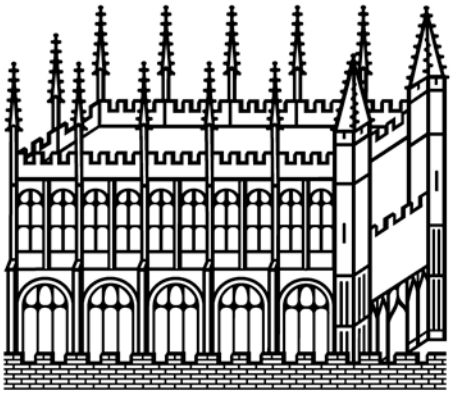

Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks



This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.



INDIAN INSTITUTE

مسلسل مرقوم ہی ذکر اولیاء اللہ عہد اکبر شاہی کا بیان حاتم سنبھلی سے شیخ عبدالواحد بلگرامی تک مسطور ہی ذکر علماے عہد اکبری مولانا عبداللہ سلطان پوری سے مولانا آلہ داد امروہوی تک لکھا ہی۔ ذکر حکماے عہد اکبری حکیم الملک گیلانی سے حکیم فتح اللہ گیلانی و شیخ مینا تک قلمبند ہی۔ ذکر شعراء زمانہ اکبر شاہی ملا غزالی مشہدی سے محمد ہاشم تخلص ہاشم تک سلسلہ وار مسطور ہی اور ہر ایک کا کلام لطافت انضمام نہایت حسن و خوبی سے تحریر کیا ہی یہ کتاب دلچسپ و دلپذیر علم تواریخ مین بینظیر ہی

تاریخ فرمانروایان اودھ۔ یہ نہایت مختصر تاریخ اردو زبان جسمین کیفیت خاندان نواب منصور علی خان کی اور ہر ایک مسند نشین کا حال تا زمانہ انتزاع سلطنت و عملداری سرکار انگریزی کمال صحت و اختصار سے لکھا ہی۔ مولف اسکے ماہر فن تاریخ خوشحال منشی رادھے لال صاحب رئیس قصبہ موہان ہین سلیس زبان فصیح بیان خوش عنوان لائق ملاحظہ شائقان ہی عمدہ طور سے کیفیت خاندان شاہی کو مسلسل ربط تحریر مین کیا ہی کیفیت مفصل خاندان نواب منصور علی خان بہادر اولاد قرا یوسف ہمشیرہ زادہ نواب سعادت خان بہادر ذکر مسند نشینی نواب شجاع الدولہ بہادر۔ کیفیت مفصل معرکہ نواب شجاع الدولہ بہادر با سرکار انگلشیہ۔ ذکر مسند آرائی نواب آصف الدولہ یحیی علی خان بہادر۔ ذکر مسند نشینی وزیر علی خان بہادر پروردہ نواب آصف الدولہ بہادر۔ ذکر مسند آرائی نواب سعادت علی خان بہادر۔ ذکر مسند آرائی غازی الدین حیدر شاہ اودھ ذکر تخت نشینی بادشاہ نصیر الدین حیدر شاہ اودھ۔ ذکر مداخلت سلطنت فریدون بخت عرف منا جان بلا استصواب راے سرکار انگریز بہادر۔ ذکر زیب دہی سلطنت محمد علی شاہ بن نواب سعادت علی خان۔ ذکر سلطنت امجد علی شاہ بن محمد علی شاہ شاہ اودھ۔ ذکر تخت نشینی و جلوس فرمائی سلطان بن السلطان محمد واجد علی شاہ بادشاہ اودھ مختتم ریاست۔ ذکر انتظام سرکار ذی اقتدار انگریز بہادر بعد انتزاع ریاست۔ ذکر دریاؤن صوبہ اودھ کا۔ ذکر پیداوار زمین صوبہ اودھ کا ذکر پیداوار میوہ جات موسم گرما۔ میوہ جات فصل سرما کا حال۔ گرمی کی ترکاریون کا بیان۔ سردی کی ترکاریون کا بیان۔ ذکر آبادی کل صوبہ کا ذکر لکھنؤ کی اشیاے مشہورہ کا ذکر لکھنؤ کی سڑکون کا۔ ذکر خاص شہر لکھنؤ مقام صدر الصدور۔ ذکر بازار شہر۔ ذکر ضلعجات صوبہ اودھ۔ ذکر قصبہ جات ضلع لکھنؤ مع تقسیم اضلاع و کیفیات کمال حسن و خوبی سے لکھا ہی روسا نامدار و امراے عالی وقار کے واسطے موجب آگاہی و اطلاع اپنے آبا و اجداد کے حالات سے نہایت عمدہ و نادر یہ مختصر کتاب مطبع ہذا مین کاغذ سفید پر چھپی ہی۔

کتب تواریخ سلاطین فارسی

تزک جہانگیری۔ کہ جو بنفس نفیس خود جہانگیر بادشاہ نے ہر ایک روئداد کو اوسط سال ۱۷ جلوس تک تحریر فرمایا من بعد تا شروع سال ۱۹ معتمد خان نے مسودات حالات مابعد کے بعد ملاحظہ بادشاہ کے شامل کیے بعد ازان منشی مرزا محمد ہادی نے ترتیب دیکر دیباچہ لکھکر تکمیل کو پہونچایا۔

تاریخ فرشتہ۔ کامل مشہور و معتبر تاریخ کی کتاب ہی جسمین حالات راجگان و سلاطین ہند تا عہد اکبر شاہ بشرح و بسط مرقوم ہین مصنفہ ملا حیدر قاسم ہندو شاہ استرآبادی دو جلد۔

طبقات اکبری۔ اس کتاب مین زمانہ سبکتگین سے تا عصر جلال الدین محمد اکبر بادشاہ مفصل احوال ہی سات طبقہ مین مصنفہ مولانا نظام الدین احمد۔

۱۔ طبقہ۔ ذکر سلاطین دہلی۔
۲۔ طبقہ۔ ذکر سلاطین دکن۔
۳۔ طبقہ۔ ذکر سلاطین جونپور۔
۴۔ طبقہ۔ ذکر سلاطین مالوہ۔
۵۔ طبقہ۔ ذکر سلاطین بلاد کشمیر۔
۶۔ طبقہ۔ ذکر سلاطین سندھ
۷۔ طبقہ۔ ذکر سلاطین ملتان۔

حدیقۃ الاقالیم۔ بادشاہون اور اہل کمالون کا احوال اور ملکون کا جغرافیہ بتوضیح و تصریح لکھا ہی اور کیفیت تنبیہ و تادیب سرکشان ہند کی خوب لکھی ہی مصنفہ منشی مرتضی حسین۔

مفتاح التواریخ۔ حالات ہر سنہ کے ابتدائی احوال نبی اسلامی سے تا زمان فتح پنجاب اور ہر ایک کے احوال کے ساتھ مصارع مادہ تاریخی واقعات کے اور کتبہ عمارات اور مقابر بلدہ اکبر آباد کی تاریخین مولفہ تامس ولیم صاحب بہادر جنکو کمال درجہ کا لائق پروفیسر زبان فارسی کا کہنا چاہیے۔

عماد السعادت۔ خاندان شاہان و وزراے اودھ کا حال ہی مصنفہ غلام علی خان بریلوی۔

تاریخ راج پرستی - کارنامہاے راناے اودیپور راجپوتانہ جو ملک میواڑ مین راج سمندر تالاب کے اوپر طاقون مین کندہ ہین اُسکو میجر ایس بروس صاحب بہادر اور کپتان جے جے بلیر صاحب بہادر اسسٹنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے ایک عالم برہمن جادو راے نام سے اُن کتبون کو انگریزی مین نقل کرایا اور مورخ کامل الفکر منشی دیبی پرساد نے نہایت صحت کے ساتھ سنسکرت سے اردو ترجمہ کیا اور جو نام وغیرہ ایسے تھے کہ جنکا اردو پڑھنا دشوار تھا اُنکو دیوناگری مین بھی لکھدیا لائق دید ہی۔

تاریخ گلشن پنجاب - مع نقشجات مولفہ پنڈت دیبی پرساد ڈپٹی کلکٹر ممالک مغربی وشمالی۔

انیس السیاحین - یہ اوٹ لین صاحب کی جاگرفی کا ترجمہ ہی تین حصہ مین مولفہ منشی درگا پرساد ہیڈ ماسٹر نارمل اسکول لکھنؤ۔

تاریخ انگلستان - شاہان انگلستان کا احوال جسکو میجر سدرلینڈ صاحب بہادر نے باعانت منشی فرید بخش انگریزی سے ترجمہ فرمایا۔

وقائع نگار انگلستان - احوال سلطنت رومیون اور انگلستان کا مترجمہ جناب کالیر صاحب بہادر۔

مرآۃ السلاطین - ترجمہ اردو سیر المتاخرین کامل ہر سہ جلد کا جنمین حالات شاہان دہلی ابتداے حکومت راجاؤن سے شاہ عالم تک ہی مترجمہ منشی گوکل پرساد۔

تاریخ مخزن پنجاب - بہت مفصل تاریخ پنجاب ہی مولفہ مفتی غلام سرور لاہوری۔

کارنامہ سکندری - تاریخ سکندر بادشاہ مولفہ منشی گوکل پرساد۔

ترجمہ منتخب التواریخ - یہ کتاب نادر ونایاب سلاطین ماضیہ وبادشاہان گذشتہ کے حالات کل تواریخ کا لُب لُباب قابل معاینہ اولوالالباب ہی عہد دولت مہد جلال الدین محمد اکبر بادشاہ مین فرید دہر وحید عصر مولوی عبد القادر صاحب بدایونی نے عبارت سلیس زبان فارسی نفیس مین تصنیف کی تھی فی زماننا کسی قدر رواج اس زبان کا کم ہی وفارسی زبان کے ادراک مطالب ومعانی سے ہر ایک عام کا قاصر فہم ہی بنابر افادۂ عوام حسب الایماے مالک مطبع اودھ اخبار افضل الفضلا زبدۃ العلما مولوی احتشام الدین صاحب مرادآبادی نے اردوے معلی عام فہم شیوا زبان صاف صاف بیان مین تالیف کیا سبحان اللہ اخبار وتواریخ بھی کیا آئینۂ اسرار ہی جس سے ہر وقت ایک تازہ حالت صفحۂ دل پر آشکار ہی سچ تو یہ ہی کہ نواع انواع کی کیفیتین طرح طرح کی حالات پڑھکر قدرت خدا یاد آتی ہی جو بے اختیار زنگ طبیعت کے لیے مصقلہ بنجاتی ہی اور غبار کدورت باطنی مٹاتی ہی مقام عبرت وجاے حیرت ہی کہ کیسے کیسے سلاطین نامدار کیسے کیسے شاہان باوقار گذرے کہ جنکے رعب وداب شان وشوکت کا سکہ نہ صرف ہندوستان مین بلکہ تمام جہان مین جاری تھا ایک طرفۃ العین ایک چشم زدن مین کیا سے کیا ہوگیا بمرور دہور صفحۂ ہستی سے نام ونشان تک اُنکا مٹ گیا اگر اُنکی قبرون پر جاکر دیکھے تو کسی کی خاک کا بھی نشان باقی نہین ہی خوش نصیب وہ ہین جنکا نام نامی نیکی کے ساتھ اس دار فانی مین یادگار ہی اگر ارباب سیر وتواریخ تمامی حالات زبان وزمانیان رطب ویابس جہان کو قلمبند نکر جاتے تو کسکو یاد رہتا اور کون یاد دلاتا کہ کسکے زمانے مین کیا کیا حادثات وواقعات واقع ہوے علم تواریخ ایک دریاے زخار ہی جسمین غواصی کرنا کار دشوار ہی اپنے اپنے وقت وزمانہ مین ہر ایک مورخ نے کمال تحقیق وتدقیق سے کشف حالات وتحریر مقالات مین دقتین وموشگافیان کین اور جو جو کیفیات پایۂ ثبوت واعتماد مین پہونچے ربط تحریر مین لائے سلف سے خلف تک اسی طور سلسلہ وار حالات عبرت ناک وواقعات وسوانحات پُر از نصائح ودستور العمل معاش ومعاد لکھتے چلے آئے ہین جب تک زبان فارسی کی قدر ومنزلت امرا وسلاطین کرتے رہے اور دفاتر شاہی مین اسکا رواج رہا اسی زبان کو تمام عالم نے پسند کیا عبارت سلیس ومضامین نفیس مین ہر ایک علم وفن کی کتابین تصنیف ہوتی رہین خصوص کتب سیر وتواریخ من بعد مرور زمان سے اس زبان کے فہم سے ہر ایک عام عاجز ہوا اور چرچہ ہر ایک کا مفقود ہونے لگا ہر ایک کتاب کا ترجمہ اردوے معلی مین ہونے لگا ہر ایک داناے روزگار وعقلاے نامدار نے پسند کیا اس کتاب نادر نایاب مین ذکر سلاطین اہل اسلام بدین ترتیب تحریر ہی پہلا طبقہ غزنوی بادشاہون کا ذکر سلطان ناصر الدین سبکتگین سے جلال الدین محمد اکبر شاہ تک

خاتمۃ الطبع و تواریخ منقول از مطبوعہ سابقہ

حمد و نعت کے بعد معلوم ہو شہرۂ عالم علی العموم ہو کہ حاضر و غائب لوگ سوانح غدر سُننے کے مشتاق ہین دریافت وقائع کی خواہش مین مردم آفاق ہین مگر افواہ عوام پر اکثرون کی نظر ہی سچے حالات کی خبر کمتر ہی جسنے جیسی سُنی پہونچائی کسی نے محض بے پر کی اُڑائی حقیقت واقعی کا انکشاف نہ تھا کوئی بیان بخلاف نہ تھا بات پسند یا ناپسند ہو خلق کی زبان کیونکر بند ہو بے اصل روایات سے یہ ہوتا ہی کہ جھوٹ سچ کا اعتبار کھوتا ہی اسلیے دانائے روزگار واقف رموز اسرار سخن فہم خرد اساس ہنرمند نکتہ شناس ستودہ منش نیک خصال پنڈت منشی کنھیا لال نے جنکو انگریزی مین بھی دستگاہ کامل ہی تحریر و تقریر کی مہارت کُلی حاصل ہی اور آگے انگریزی کے مترجم تھے محکمہ چیف کمشنر مین ملازم تھے تاریخ صحیح لکھنے پر عزیمت درست کی ہمہ تن مستعد ہوے کمر ہمت چست کی تفتیش حقائق مین بہت محنت اُٹھائی ہر واقعے کی راست خبر بہم پہونچائی انگریزی چٹھیون سے مضمون معتبر رقم کیا جو کچھ گذرا تھا بعینہ حوالۂ قلم کیا کسی طرف کی مراعات نہین جانبداری کی کوئی بات نہین جب یہ کتاب تیار ہوئی پسندیدۂ اولی الابصار ہوئی ہمنے بھی چاہا کہ سبھون کی سچی خبر دین گڑھی ہوئی باتین ذہنون سے دور کر دین نقش باطل صفحۂ دہر سے اُٹھا لین حرف غلط لوح روزگار سے دھو ڈالین لہذا اُسکو چھاپ کر مشہور انام کیا قابل نظارۂ خاص و عام کیا تصحیح لفظ و معنی مین جیسا چاہیے خوب اہتمام ہوا غرض دیکھنے پر ماجرا مفصل کھلجائیگا بلوے کا اتنا حال تحقیق کہین ہاتھ نہ آئیگا مطبع کے بعض کارگزارون نے طبع آزمائیان کین یادگار زمان و اہل زمان کے واسطے تاریخین کہین

قطعۂ تاریخ از نتائج افکار معجز آثار افضل دوران اکمل زمان جناب مولوی محمد ہادی علی اشک

جب مصنف نے یہ کتاب لکھی — جو خبر راست و معتبر تھی لی
اب چھپی اشک نے کہی تاریخ — کہ یہ ہین واقعات تفصیلی
۱۲۷۸ھ

طبعزاد سخندان خوش بیان منشی اشرف علی اشرف شیرین زبان

طبع گردید چون بغاوت ہند — شد جہان را پسند این تاریخ
اشرف نکتہ سنج و نکتہ سرا — گفت تاریخ او بہین تاریخ
۱۲۷۸ھ

نتیجۂ فکر شاعر شیوا زبان منشی توتا رام شایان

کتاب بغاوت ہوئی طبع جب — گیا شہرہ اُسکا عجم تا عرب
اُٹھا فکر تاریخ مین جو قلم — کیا موجبات بغاوت رقم
۱۸۶۱ع

ایضاً

لکھی اُسکی تاریخ پھر دوسری — بجا اب کتاب بغاوت چھپی
۱۸۶۷ع

خاتمۃ الطبع جدید ہزاران ہزار شکر خالق بیچون و آفرینندۂ ربع مسکون کہ یہ کتاب مسمی محاربۂ عظیم جسمین حال غدر کا ہو ہو درج ہی بار ثالث بہ مزید خواہش و خواستگاری شائقان علم و ہنر و واقفان تاریخ و سیر مطبع نامی منشی نولکشور مین مقام لکھنؤ بماہ جنوری ۱۸۸۳ع مطابق ماہ صفر ۱۳۰۰ھ منطبع ہوئی

تاتیا صاحب شکست کھاکر بجانب بٹھور فراری ہوا جنرل صاحب ممدوح اسکے تعاقب مین گئے اس عرصے مین جو رسد وسامان جنگ فوج انگریزی کے ساتھ تھا وہ سب صرف مین آگیا اور جنرل صاحب واسطے بہم رسانی سامان کے واپس بجانب کانپور روانہ ہوے اور سامان سب لیکر بتاریخ ۲۷ جولائی عبور دریاے کے ملک اودھ مین داخل ہوے اور بمقابلۂ دشمن مقام اونام تک پہونچے وہان دشمنون کو شکست دیکر بجانب فتحپور جو اسی کوچ فرما ہوے اور مقام مذکور کو بعد جنگ قبضہ کرلیا یہان کچھ کمک اور آنے والی تھی اور جب آئی تو جنرل صاحب پھر بجانب کانپور نہضت فرما ہوے جب مقام کانپور مین بتاریخ ۱۹ ماہ ستمبر فوج کمک آگئی تو جنرل صاحب پھر عبور دریاے کے داخل اودھ ہوے اور بمقام منکرا دشمنون سے دوچار ہوے اس مقام پر چار گھنٹہ لڑائی رہی آخر کو دشمن پسپا ہوے اور سات ضرب توپ میدان جنگ مین چھوڑکر و بفرار لائے آخر کار فوج سرکاری قریب لکھنؤ کے پہونچی اس مقام سے دو یا تین میل آگے بڑھکے دشمنون نے مورچال نہایت مضبوط اور مستحکم بنا رکھے تھے اور پچاس ضرب توپ ان مورچال پر موجود تھین اس مقام پر جنگ سخت ہوئی اور نوبت بجنگ سنگین پہونچی اور فوج سرکاری نے دشمنون کو سنگینین مار مار کر پس پا کیا مگر یہانسے اب ہر قدم پر لڑائی ہونی شروع ہوئی اور فوج سرکاری بھی جنگ جنگان اور حرب کنان پیشتر قدم زن تھی اور رفتہ رفتہ ایک گروہ سپاہ نصرت پناہ کا داخل بیلی گارد ہوگیا اس فوج کے دیکھتے ہی محصورین بیلی گارد خوشی سے بدن مین نہ سمائے اور آسمان تک آواز مکالمہ خوشی آمیز پہونچی یہ فوج بروقت بیلی گارد مین پہونچی کیونکہ مفسدین نے ایک سرنگ ایسی بھاری لگائی تھی کہ اگر چند روز اور فوج سرکاری داخل لکھنؤ نہوتی تو وہ نثار ہوجاتے اور اسی کے اڑنے سے محصورین مین سے ایک بھی زندہ نہ رہتا القصہ جب ایک گروہ فوج سرکاری داخل بیلی گارد ہوا دشمنون نے جمع ہوکر اور جرأت کرکے پل جو راستے پر قریب شہر کے واقع تھا توڑ ڈالا اسکے شکست ہونے سے فوج ہیولوک صاحب کی جو داخل بیلی گارد ہوئی تھی اور محصورین کی کمک کو آئی تھی خود محصور ہوگئی اور اس وقت تک دشمنون سے لڑتی رہی جب تک صاحب کمانڈر انچیف صاحب بہادر مع فوج تشریف لائے اور لکھنؤ کو فتح کرکے تمامی مفسدین کو لکھنؤ اور اسکے قرب وجوار سے نیست ونابود کردیا اب فتح لکھنؤ امر یقینی ہوگیا بعد ازین جنرل ہیولوک صاحب بمقام کانپور تشریف لے گئے اور وہان بعارضۂ پیچش وغیرہ مبتلا ہوکر بہشت نصیب ہوے صاحب ممدوح کے مرجانے کا ایسے نازک وقت مین بڑا افسوس ہوا۔

سر کولن کیمپبل صاحب جو جنگ روس مین بھی شامل تھے اور اب سپہ سالار فوج مقرر ہوکر رونق افروز ہندوستان ہوے تھے لکھنؤ کو فتح فرماکر بمقام کانپور تشریف لے گئے اور وہان سے مفسدین گوالیار کو شکستہاے فاش دیکر اور فتحگڈھ وغیرہ شہرون کو فتح کرکے انتظام اس نواح مین دوبارہ قائم کیا۔

خاتمۂ تالیف

الحمد للہ والمنۃ کہ بعون قادر بیچون یہ چند اجزا ختم ہوے اور راقم بھی بہار فرمایش دوستان صادق الولا سے سبکدوش ہوا یہ کتاب ہرچند کچھ طویل ہوگئی مگر مفصل حال چند مقامات مثل دہلی ولکھنؤ تحریر نہوسکا کیونکہ جب یہ کتاب ختم ہوئی اسوقت تک کوئی مفصل حال صحیح اور قابل اعتبار راقم کے پاس نہین پہونچا تھا اور سواے اسکے اگر حالات مقامات مذکورہ کا بتفصیل لکھا جاتا تو اور بھی طوالت ہوتی اور قیمت بڑھجاتی اور شائقین کو فی الجملہ وقت اسکے خرید کرنے مین ہوتی لہذا اسی قابل اکتفا کرکے یہ عزم نہاد رکھتا ہے کہ اگر زمانے نے فرصت دی تو انشاء اللہ تعالی مفصل حال علیحدہ جلد مین تحریر ہوگا فقط

لوگون کو اُن کارتوس کے کاٹنے کا جنکے بنانے مین چربی لگی تھی حکم دیا اس حالت مین اگرچہ مسلمان سپاہیون نے خیال کیا کہ ان کارتوسون کے کاٹنے سے مذہب ہنود کا صرف جاتا رہیگا لیکن تاہم اُنھون نے اُنکے کاٹنے سے انکار کیا تب اُن سپاہیون کو جنھون نے کارتوس کاٹنے سے انکار کیا تھا انگریزون نے توپ سے اُڑا دیا یہ ظلم شدید دیکھکر سپاہ نے انگریزون کا قتل شروع کیا اور جہان کہین فرنگی کو پایا مار ڈالا اور بفضل یزدی و امداد سرمدی بالفعل اُن تدابیر مین مشغول ہین جیسے کہ چند انگریز جو کہین کہین باقی رہ گئے ہین وہ بھی نیست و نابود ہو جاوین اور ہمارا یقین واثق ہی کہ اگر اب انگریز ملک ہندوستان مین رہینگے تو کل اس ملک کے آدمیون کو مار ڈالینگے اور ہمارے مذہبون کو مٹا دینگے ہر چند بعض آدمی ہمارے ملک کے اب بھی انگریزون سے موافقت رکھتے ہین بلکہ اُنکی طرف سے لڑتے بھڑتے ہین اُنکے حال پر بخوبی غور کیا گیا تو یہی ظاہر ہوا ہی کہ انگریز نہ اُنکا مذہب چھوڑینگے اور نہ تم سب کا پس اس صورت مین ہم تمسے پوچھتے ہین کہ تمنے اپنے ایمان اور جان کی سلامتی کے واسطے کیا تدبیر کی ہی اگر ہماری اور تم سب کی رائے متفق ہو تو بہت آسانی سے انگریزون کو غارت کر کے اپنے ملک اور ایمان کو بچا سکتے ہین چونکہ تم سب کو ہندو اور مسلمان کی بہتری پیش نظر ہی اور انگریز دونون فرقون کے دشمن ہین لہذا تمھارے مذہب کی حمایت کا پاس اور خیال کر کے اور بنظر اندفاع اعداے دین بذریعۂ اس فرمان مطبوعہ کے اعلان کیا جاتا ہی کہ اہل ہند کو گنگا جی اور تلسی اور سالگرام کی قسم ہی اور مسلمانون کو قرآن شریف کی قسم ہی کہ وہ بالاتفاق شامل ہو کر اپنی جان اور ایمان کی حفاظت کے واسطے انگریزون کا قتل اپنے ذمہ فرض سمجھین اور چونکہ گاے کے ذبح کرنے مین ہندو کے مذہب کی اہانت ہی بدین نظر رؤساے اہل اسلام نے یہ عہد و پیمان کیا ہی کہ اگر ہنود قتل عیسائیون مین گرم جوش اور مسلمانون کے شامل ہونگے تو اُسی روز سے گاے اور بیل کا ذبح ہونا موقوف ہو جاویگا اور بعد اسکے اگر کوئی مسلمان خلاف اس عہد کے کاربند ہوگا تو وہ پیرو قرآن نہ سمجھا جاویگا اور جو مسلمان گاے کا گوشت کھائیگا وہ اُسکو سور کے گوشت کے برابر ہوگا اور اگر اہل ہنود قتل عیسائیان اور فرنگیان مین کمربستہ اور آمادہ نہونگے تو وہ خدا کی نظر مین اُتنے ہی گنہگار ہونگے جیسا اُنھون نے گاے ذبح کی یا اُسکا گوشت کھایا شاید اہل فرنگ بھی اپنی مطلب براری کے واسطے ہندوون سے بحلف ایسا ہی اقرار کرینگے الا کوئی عقلمند اس دام فریب مین نہ آئیگا کیونکہ اقرار اہل فرنگ ہمیشہ مملو بفریب ہوتے ہین اور جہان ایک مرتبہ اُنکا مطلب نکل آیا پھر وہ فوراً اپنے عہد و پیمان کو بالاے طاق رکھ دیتے ہین اور ہر غریب اور امیر ہند پر روشن اور ہویدا ہی کہ فریب انگریزون کی عادت جبلی ہی اور ہمیشہ دغابازی اُنکا شعار ہی اسی واسطے انگریزون کے کہنے پر کبھی یقین نہ لاؤ اور یقین واثق جانو کہ پھر کبھی ایسا موقع جو بالفعل موجود ہی ہاتھ نہ آویگا فقط

اب ہم پھر کچھ مختصر حال اُن تدابیر کا لکھتے ہین جو سرکار انگریزی نے واسطے اطفاے نائرۂ فساد ملک اودھ وغیرہ مین بروے کار لائی تھین۔

جنرل ہیولوک صاحب جنرل نیل صاحب کو کمان کانپور پر چھوڑ کر آپ واسطے رہائی اُن محصورین ہیلی گارد لکھنؤ کے روانہ ہوے جنھون نے اسقدر عرصہ دراز تک بخلاف مفسدین خونخوار کے اپنے تئین بچا رکھا تھا اس دستۂ فوج کو فتوحات کبری نصیب ہوئین اول روز اُسنے دشمنون کی بیس ضرب توپ چھین لین اور دوسرے روز چھتیس ۳۶ اور اُس روز

یادگاری ہر صفحۂ روزگار نخواہد ماند الکنایۃ ابلغ من التصریح وقت انتظار جواب تصور فرمایند و ہر چہ ارقام خواہند فرمود حرف بحرف بملاحظہ صاحبان عالیشان خواہد گذشت فقط ۔ قلم شکستم و مضمون مختصر کردم ۔ کہ نیست طرز من این گفتگوے طولانی ۔

اس مقام پر ایک فرمان بادشاہی بھی درج کیا جاتا ہے جو بنام جمیع رؤسا و راجگان ہندوستان جاری ہوا تھا اُسکے ملاحظے سے معلوم ہوگا کہ مضمون فرمان کسقدر راست اور درست ہے اور کیا کیا اتہام اور بہتان بے بنیاد بنسبت سرکار انگلشیہ لگایا گیا تھا ۔

فرمان بادشاہ دہلی

جمیع راجگان و رؤساے ہند پر واضح و لائح ہو کہ تم بہ وجوہ نیکی و نیک خصلتی اور فیاضی مین مشتہر الدہر و العوام ہو اور تمھاری حسن حمایت طریز اور فہم و درایت سے مذاہب ہندوستان کی اعانت ہے لہذا از راہ خیر اندیشی تمھاری تمکو ہدایت ہوتی ہے کہ خداے تعالے نے تمکو اپنے مختلف مذاہب کے قائم کرنے کے واسطے پیدا کیا ہے اور تم پر فرض ہے کہ اپنے عقائد اور قوانین مذہبی کو بخوبی درست جانو اور انپر ثابت قدم رہو کیونکہ خداوند تعالی نے تمکو یہ مرتبۂ عالی اور ملک و دولت اور حکومت اسی واسطے بخشی ہے کہ تم اُن لوگون کو جو تمھارے مذہب مین رخنہ اندازی کرین قید کرو اور جو اشخاص کہ تم مین سے صاحب طاقت ہین اُنکو ضرور ہے کہ وہ اُن لوگون کو جو تمھارے مذاہب کو بگاڑنا چاہتے ہین نیست و نابود کرین اور جو اتنی قدرت نہین رکھتے وہ بدل و جان ایسی تدبیرون مین مشغول رہین جنسے اُنکے مذاہب کے دشمنون کی پائمالی ہو اور یہ تمھارے عقائد کی کتابون مین لکھا ہے کہ مذہب بدلنے سے مرجانا بہتر ہے اور واقع مین یہی حکم خداوند تعالی کا بھی ہے جو خاص و عام پر روشن ہے انگریز جملہ مذاہب کو غارت کیا چاہتے ہین اور ہندوستانیون کے تخلل مذاہب کے واسطے اُنھون نے ایک مدت سے بہت سی کتابین لکھوا کر اپنے پادریون کے ہاتھ سے سب ملک مین تقسیم کرائی ہین اور پادریون کو بلوا کر اپنے مقولون کا اعلان کیا ہے سمجھنے کی بات ہے کہ انگریزون نے کیا کیا تدبیرین واسطے غارتی ہمارے مذاہب کے کی ہین اوّل یہ کہ جب ایک مرد مرجاوے تو اُسکی بیوہ دوبارہ شادی کرلے دوسرے یہ کہ ستی ہونے کی ایک رسم مذہبی قدیم تھی جسکو انگریزون نے اپنے قوانین کے رو سے موقوف کیا تیسرے یہ کہ اُنھون نے تمام خلقت کو علانیہ سمجھایا کہ اگر وہ اُنکا مذہب قبول کرینگے تو سرکار مین اُنکی توقیر ہوگی اور یہ بھی ہدایت کی کہ تم عیسائی کلیساؤن مین جاکر وعظ سنو علاوہ اسکے اُنھون نے یہ حکم قطعی دیا ہے کہ صرف حقیقی اولاد راجگان و رئیسان ہند کی مسند نشین ہوگی اور گود لی ہوئی اولاد کا کچھ حق نہوگا حالانکہ ازروے شاستر دس طرح کے مختلف وارث فرزاد سلطنت ہو سکتے ہین اس تدبیر سے اُنکا مطلب خاص ہے کہ آخر کو تمھاری ریاستین اور جاگیرین چھین لین جیسا کہ اُنھون نے فی زمانہ ریاستہاے لکھنؤ اور ناگپور مین عمل کیا و رائے ازین ایک اور تدبیر اُنھون نے یہ بھی کی ہے کہ قیدیان جیلخانہ کو جبراً کھلائی ہوئی روٹیون کے کھانے کا حکم دیا اور اکثر قیدیون نے تو یہ امر قبول کیا بھوکے مرگئے اور بہتون نے ناچار ہوکر روٹی کھانا قبول کیا اور اپنا مذہب کھو دیا جب یہ تدبیر انگریزون کی اچھی طرح نہ چلی تو اُنھون نے آٹے اور شکر مین ہڈیان پسوا کر ملائین تاکہ لوگ اسکو بلا کسی ظن اور شبہہ کے کھا کے اپنا ایمان کھو دین اور چھوٹے چھوٹے ٹکڑے استخوان اور گوشت کے جانورون کے ساتھ ملوا کر اُنکو سر بازار بیچا علاوہ اسکے اُنھون نے ہر ایک تدبیر ایسی کی جس سے ہمارے مذاہب غارت ہون انجام کار بعض بنگالیون نے بعد غور یہ امر قرار دیا کہ اگر ابتدا مین اہل فوج اس معاملۂ مذہبی مین پیرو رائے انگریزان ہوجاوین تو فرقۂ بنگالیان بھی انھین کی رائے کے مطابق کاربند ہوگا انگریزون نے اس تدبیر کو بہت پسند کیا اور بے اندیشہ اس مثل کے کہ چاہ کندہ را چاہ در پیش ہر ہمنان اور افضل قوم کے

ہم اس خبر فرحت اثر کو سُن کے سوخدا نے ہماری مراد بر لائی یہ فرما کر یہاں تک خوش ہوے کہ بیہوش ہو گئے تھوڑے عرصے بعد ہوش مین آئے اور فرمایا کہ ہم اب بیفکر اور رنج کے مرینگے اور بتاریخ ۲۴ ماہ مذکور اس دار فانی کو چھوڑ کر بجانب ملک جاودانی عازم ہوے اور داغ رشک اور افسوس کا سینۂ دوستان و بیگانگان پر چھوڑ گئے۔

اب ہم ایک خط بھی یہاں لکھتے ہین جو مولوی رجب علی خان بہادر سابق میر منشی پنجاب رفیق کپتان ہاڈسن صاحب نے منجانب سرکار بنام حکیم احسن اللہ خان تحریر کیا تھا اُس سے صاف تر اوش ہوتا ہی کہ اگر اسوقت بھی شاہ دہلی ہمرہی مفسدین سے باز آتے تو سرکار اُنکی خطاہاے ماضیہ معاف کر دیتی۔

نقل خط اسمی حکیم احسن اللہ خان مورخہ ۳۰ جولائی ۱۸۵۷ء ۔ نصیحتے کنمت بشنو و بہانہ مگیر ۔ ہر آنچہ ناصح دلسوز گوید بپذیر۔ حکیم صاحب فلاطون فطنت ارسطو حکمت یکتاے زمان دانای دوران سلامت۔ رسوم عرفیہ برطرف حرف مطلب این کہ از عرصۂ دو ماہ کم و بیش کہ سپاہ نمکخوار سرکار گردون وقار انگریزی از ناعاقبت اندیشی بمقام دہلی رسیدہ گرد فتنہ و فساد بلند کردہ نام حضرت جہان پناہ بادشاہ را بدنام ساختہ قدم از اندازۂ خود بیرون نہادہ خود را بمقابل دولت دوران عداوت انگلشیہ قرار میدہد بعینہ مطابق شعر عارف رومی است ۔ آن مگس بر برگ کاہ و بول خر ۔ ہمچو کشتیبان ہمی افراشت سر ۔ بر ضمیر منیر شاہی و آن مشفق و عقلاے ہفت کشور عظمت و اقتدار سرکار انگلشی معلوم و حال معرکۂ روس چون آفتاب نیم روز ظاہر ست گواز پیشگاہ ملکۂ انگلستان خلد اللہ ملکہا و سلطانہا اعانت سلطان عبد المجید خان بادشاہ روم و صرف زر خطیر از ابیض و احمر و مامور ی افواج ظفر امواج بر بحر و بر محفوظ داشتن سلطنت اسلامیہ و پسند کردن نقصان خود در حفظ حقوق رومیہ با وجود اتحاد و ملت با روسیان چہ قدر سعی جزیل و کوشش جلیل بظہور آمدہ گاہے از ابتداے تسلط بر کشور ہند تعلیم و تلقین احدی از اہل اسلام و ہنود بالاجبار برای اختیار مذہب مسیحی نبودہ بلکہ خلایق بہر رو شی کہ در امورات دنیا و آخرت خواستہ آزادانہ زیست کردہ و میکنند باقی تفاصیل محول برای صائب کہ بتطویل غیر مقصود است حال ابو الفتح جلال الدین محمد اکبر شاہ کہ بر ازو قباے شاہی کشور ہند بر قد کسے است نیامدہ از تاریخ فرشتہ واضح است کہ در عہد قوت و شوکت پادشاہ ممدوح در ہندوستان جہازات شاہی کہ از ہندوستان روانہ حجاز براہ دریا شدہ بود دست بُرد دولت انگریزی شدہ بآن بیدخلی کہ سرکار انگریزی را در ہند بود داد احمال و اثقال جہازات شاہ جمجاہ کردن نتوانست حالا اگر عرصۂ ہند از دریاے شور تا پشور پامال ملازمان دولت انگلشی ست چگونہ کسی با این حکماے عصر و شجاعان دہر مقابلہ کردن میتواند اگر تراخی و تاخیر بایصال کیفر کردار ناآگاہان عاقبت کار بوقوع آمد حمل بر زعم عوام نمی تواند شد بلکہ امتحان دوست و دشمن و تفرقہ دانا و نادان وغیرہ مصالح ملکی پیش نظر است و تا وقتیکہ گروہ مفسد قدم انداز دہلی نہ شدہ بود از جانب ملازمان شاہی ہم امرے خلاف رضاے اہالیان سلطنت انگریزی بظہور نہ رسیدہ حالا چہ انقلاب بر روے کار آمدہ و کدام امید و ملت کدامی بسوے اختیار بودہ خانہ زادان راسخ الاعتقاد با وجود تخلی و تحلی عقل و دانش بنا التفاتی چرا در پاے اطفاے نور این سراج ہند شدند و بچہ سبب در نفع عاجل و اجل این فروغ دودمان چغتائی صرف وقات نمی نمایند این چہ خیال محال بدماغ اہالیان سرکار شاہی پیچیدہ و اگر این امر نیست تا امروز چرا شرحی درین باب نہ رسیدہ و کوشش در رفع این مفسدہ نشدہ صلاح صواب اگر در رای ارباب دربار شاہی مستحسن متصور شود این ست کہ مخطورات و مکنونات خاطر را اصالتاً

شہر دہلی ایسی سخت جنگہاے متواترہ کے بعد قبضۂ سرکاری مین آیا اور اس شہر مین تیس ہزار فوج مفسد جو سب طرح کے قواعد انگریزی سے واقف بھی جمع تھی اور سرکاری فوج اُسکے مقابل مین عشر عشیر بھی نہ تھی مگر آفرین انگلستان کو کرنی چاہیے کہ ایسے ایسے شجاع وہان پیدا ہوتے ہین اور نفرین ہندوستان کو کہ جسکی اسقدر فوج سے بھی کچھ نہو سکا اور آخر کار سواے فرار کے اور کچھ چارہ اُنکو نہ رہا جنگہاے دہلی مین فوج انگریزی کے گیارہ سو سپاہی کام آئے اور دو سو پچاس افسر فوج مذکور کے داد شجاعت دیکر اور نام دلاوری باقی چھوڑ کر خود ملک بقا کو چلے گئے۔

فتح دہلی کے ایک یا دو روز بعد وہ سفید ریش احسان فراموش جسنے ارادۂ تخت نشینی کیا تھا اور جسنے حکم قتل زن و بچہ معصوم انگریزان کا دیا تھا گرفتار ہوا مگر تعجب کہ سرکار نے اُسکی بھی جان بخشی کی گو اُسکی اولاد کو اُسکے روبرو قتل کیا اور جو بعد ازین گرفتار ہوے تھے وہ بھی قتل ہوے مگر اس محسن کش کی جان بچ گئی۔

بعد ازین بندوبست اور انتظام دوبارہ شہر دہلی مین قائم ہوا اور مفسدین گرفتار شدہ کو سزاے اعمال ملنی شروع ہوئی۔

سابق کئی مقام پر ہمنے احوال شجاعت جنرل نکلسن صاحب کا تحریر کیا ہی اور لکھا ہی کہ ایسے افسر شجاع کے مرنے کا سرکار کو نہایت افسوس ہوا اب ایک تحریر زبانی خواجہ خان ولایتی کے جو سابق تھانہ دار پشاور تھا اور نکلسن صاحب کے ساتھ وہان سے بمقام دہلی آیا تھا اور ہمیشہ صاحب کی اردلی مین رہا کرتا تھا ہمارے پاس آئی چونکہ اُسکا درج کرنا اس مقام پر بمجمل متصور نہوگا اسواسطے مختصر احوال لکھا جاتا ہی۔

خواجہ خان بیان کرتا ہی کہ بتاریخ ۱۴- ماہ ستمبر وقت چار بجے صبح کے جنرل نکلسن صاحب نے اپنا دستہ فوج تیار کیا اور جانب کشمیری دروازۂ شہر دہلی نہضت فرما ہوے قدم آگے بڑھاتے ہوے فصیل دیوار شہر پناہ تک پہونچے یہان دیوار صدمات گولہ سے شق ہوگئی تھی اُسکی راہ سے درمیان بارش غلولہاے دشمن داخل شہر ہوے اور اتوا پ دشمن پر قبضہ کرکے پیشتر قدم رکھا اور گرجا گھر کے مورچے کو بھی لے لیا یہان سے آگے قدم زن ہوتے تھے کہ کسی مفسد کی گولی جنرل صاحب کو لگی داہنی بغل مین لگی اور بائین مین سے پار نکل گئی مین صاحب کو ڈولی مین ڈال کر ہسپتال لیگیا وہان ڈاکٹر صاحب نے کچھ دوا دی جس سے صاحب کو کچھ تخفیف ہوئی وہان سے صاحب نے حکم دیا کہ ہم میجر ڈیلی صاحب کے خیمے مین جاوینگے مین حسب الحکم صاحب کو وہان لیگیا دوسرے روز صاحب نے حکم دیا کہ کپتان لیک صاحب حاکم رسالہ ملتانی کو ہمارا سلام دو مین گیا اور کپتان صاحب سے مین نے سلام کہا کپتان صاحب خود سوار ہوکر جنرل صاحب کے پاس آئے صاحب کو طاقت گفتگو کی نہ تھی اسلیے کچھ لکھکر کپتان صاحب کو دیا کپتان صاحب نے اُسکے جواب مین کچھ تقریر کی اور اسمین نام کشن گنج اور پتلی دروازہ کا معلوم ہوا بعد ازین کپتان صاحب رخصت ہوکر اپنے رسالے کو گئے اور وہان جاکر حکم در باب ان دونون مقامون کے صادر فرمایا بروز دوم جنرل صاحب نے برگیڈیر جنرل چمرلین صاحب کو بلوایا برگیڈیر صاحب آئے انسے کچھ گفتگو در باب کشن گنج اور سلیم گڈھ کے بڑی دیر تک رہی برگیڈیر صاحب بعد ازین رخصت ہوکر شہر مین گئے اور حکم مارنے توپون کا اور سلیم گڈھ کے نافذ فرمایا بعد ازین بتاریخ ۲۰- ماہ ستمبر شہر دہلی مفسدین سے خالی ہوگیا اور مین نے خبر خالی ہوجانے تمام شہر کی جنرل صاحب کو سنائی صاحب اس خبر کو سنکر بہت خوش ہوے اور فرمایا کہ ہم بھی چاہتے تھے کہ اپنے مرنے سے پیشتر

شجاعان ولایت کی تھی مگر شمار مین بہت کم تھی اور سوا سے اسکے دشمن پناہ دیوار مین لڑتے تھے اور اُسکو اُنھون نے خوب آراستہ کیا تھا کیونکہ قواعد انگریزی سے وہ بخوبی واقف تھے اور اُسی سرکار کی ملازمی مین یہ سب قواعد اُنھون نے سیکھے تھے آخر ش ۱۴ ستمبر آئی اور حکم حملہ کرنے کا صادر ہوا اور ایک دستہ فوج نگلسن صاحب زیر حکم لفٹنٹ فٹز جرلڈ صاحب کی اول آگے بڑھی اور جو شگاف فصیل مین ہوگیا تھا وہان جا پہونچی ہر چند دشمن اوپر سے گولیان مارتے تھے مگر کچھ خوف جان نہ کرکے وہ شگاف کی راہ سے گھس گئے اور وہان اپنے تئین جمع کرکے بجانب است فصیل پر چلے اور دشمنون کو مارتے ہوے اور زمین کو اُنکی لاشون سے بھرتے ہوے آگے بڑھے یہ نگلسن صاحب وہی ہین جنھون نے فوج باغی کو چند روز پیشتر بمقام نجف گڈھ شکست فاش دی تھی اور جنھون نے قبل ازین پنجاب مین کارہاے نمایان سے فتح و نصرت کو وابستۂ دامن کیا تھا شہر مین یہ حال تھا کہ بامہا دو دیکھا دیوارہاے مکانات سے اس فوج نصرت موج پر گولیان برستی تھین اور توپ آہنی دشمن کی فوج انگریزی داخل شہر کا سخت نقصان کرتی تھی اور غلولہاے بنادق ہر چہار طرف و کوچہ و بازار سے اُنپر علی الاتصال پڑتے تھے اور سپاہی فوج انگریزی اگرچہ گرتے جاتے تھے مگر قدم آگے بڑھا کر مرتے تھے اسی ہنگامے مین نگلسن صاحب زخمی شدید ہوکر عقب فوج مین لیجاے گئے اور کپتان پروک صاحب نے جب دیکھا کہ سپاہی بہت ضائع ہوتے جاتے ہین اور تھوڑے عرصے مین ساری فوج داخل شدہ کٹجاویگی اُنھون نے حکم دیا کہ بجانب کابلی دروازہ کوچ ہو دوسرا دستہ فوج انگریزی جو پیچھے دستہ اول کے داخل شہر ہوا تھا وہ بھی لڑتا ہوا اور دشمنون کو پس پا کرتا ہوا بمقام کابلی دروازہ دستہ اول سے جاملا کیونکہ اُس روز قدم پیشتر اندرون شہر بڑھانا ناممکن تھا اور وہان دشمن بحفاظت دیوارہاے مکانات لڑتے تھے اور اسی سبب اُنکو آسیب نہین پہونچتا تھا اور فوج سرکاری ناحق تلف ہوتی جاتی تھی اس مقام پر ہر مکان بمنزلہ ایک کوٹ کے تھا اور ہر گھر ایک گڈھی بنا ہوا تھا اور اُسکی حفاظت مین دشمن دلاور ان انگریزی کو ہر قدم پر مارتے تھے اور کسی طرح اُنکو آسیب بھی نہین پہونچتا تھا جو جو کارہاے نمایان سپاہیان سرکاری نے یہان کیے وہ بشرح سے بعید تھے اور بغیر دیکھنے کے اُنکا اعتبار قرین قیاس نہین سارجنٹ کامیکیل صاحب نے باروت زیر دروازہ جاکر رکھدی گو دشمن اوپر سے گولیان مارتے تھے مگر افسوس کہ وقت واپسی جان بحق ہوے لفٹنٹ ہڈسن صاحب شتابہ اُس باروت مین لگانے آگے گئے اور جسوقت شتابے مین آگ دینے کو تھے اُسی وقت راہی ملک بقا ہوے فوراً کارپورل ہیبرن صاحب نے شتابہ صاحب موصوف کے ہاتھ سے لیکر آگ سے روشن کیا اور اُسی مقام پر داد شجاعت دیکر اس فانی سے رخصت ہوے آگ کے لگتے ہی دروازہ اُڑ گیا اور دستہ فوج سرکاری داخل شہر ہوے اور ہر قدم پر لڑتے ہوے اور دشمنون کو پس پا کرتے ہوے قدم بڑھاتے گئے آخر کار بہت سا اتلاف جان اُٹھا کر قریب جامع مسجد پہونچے اس مقام کو دشمنون نے خوب مضبوط کر رکھا تھا اسی سبب سے فوج سرکاری نے یہان قیام کرنا مناسب سمجھا اور وہین قریب مکان چھاپہ خانہ کے شب باش ہوئی اُس شب مین فوج جیلی بھی زیر حکم بریگیڈیر یونگفیلڈ صاحب داخل شہر ہوکر آشامل ہوئی اب فوج انگریزی کشمیری دروازے سے مکان گارد ہوتی ہوئی تا مکان مدرسہ جاگزین ہوئی اول روز کا کام یہ تھا جو مذکور ہوا دوسرے روز صبح کو فوج آگے بڑھی اور رفتہ رفتہ جتنے مقامات مورچال دشمنون نے بنائے تھے سب قبضۂ دلاوران انگریزی مین آگئے اور جب قلعہ پر گولہ باری ہوئی تو سب مفسد شہر چھوڑ کر بھاگ نکلے۔

۲۰ ستمبر کو تمام شہر قبضۂ اولیاے دولت قاہرہ مین آگیا مفسد نہایت خوب لڑے مگر فوج انگریزی کا کچھ نہ کرسکے اور وہ آخر تک جس مقام پر پہونچ گئے تھے وہانسے ایک قدم پیچھے نہٹے ہر چند شہر دہلی تو بعد جنگہاے متواترہ وعظیمہ قبضۂ سرکار مین آگیا مگر سرکار کا بھی بہت نقصان باعث مارے جانے افسرون کے ہوا خصوصاً اُس افسر فوج کے جسکا غم ابتک ایک متعلق فوج کو ہے اور وہ ببرگیڈیر جنرل جون انکلس صاحب تھا جو بیداری اپنی فوج کے اول حملہ شہر مین گیا تھا اور داخل شہر ہوکر فوج کو آگے بڑھاتا تھا کہ ایک گولی آکر لگی اور اُسکے صدمے سے جان بر نہوا۔

فوراً بعد فتح دہلی کے ایک دستہ فوج بجانب والیہ روانہ ہوا تاکہ مفسدین مفرورین کو سزا دے اور دستکات سرکاری ضلعجات مین قائم کرے شاہ دہلی مع رفقا اور عزیزون کے ایک مقام پر ملا اور مقید ہوکر شہر دہلی مین آیا کپتان ہودس صاحب مع اپنے سوارون کے شاہ دہلی کو گرفتار کرکے لائے تھے اس سفید ریش دشمن خلق خدا کو کپتان ہودس صاحب نے بڑی کوشش اور حکمت عملی سے گرفتار کیا تھا۔

ایک وقائع نگار احوال جنگ دہلی کا کچھ تفصیل کے ساتھ درج کرتے ہین چونکہ اُسکا ہونا بھی اس مقام پر خالی از فائدہ متصور نہین لہذا درج ذیل کیا جاتا ہی۔

جو فوج کہ حتی الامکان جمع ہوسکی وہ سب زیر حکم جنرل برنارڈ صاحب کے ہوکر دہلی گئی مگر وہ اسقدر نہ تھی کہ دشمنون کا جو انسے بارہ مرتبہ زیادہ تھے باعتبار قلعہ مقابلہ کرسکتی جو مقام یعنی شہر دہلی جو دشمنون نے مضبوط کیا تھا نہایت مستحکم تھا اور نفری سپاہی کی بھی بہت زیادہ تھی اور سامان جنگ و رسد بھی اُنکو بکثرت دستیاب ہوتا تھا اور اُنکے پاس موجود تھا اور قواعد جنگی بھی اُنکو خوب معلوم تھے اور فوج انگریزی شمار مین بہت کم تھی اور موسم بھی خلاف طبائع انگریزان تھا یعنی موسم بہت گرم تھا اور علاوہ ان سب امور کے باعث سیلابی اوگندگی مقام فوج انگریزی بیماری پیچش اور وباے ہیضہ اُنمین بشدت تمام تھی ان وجوہ سے فوج انگریزی بمقابلۂ فوج باغی ہر طرح کم تھی اور اسی سبب سے چند مرتبہ یہ تجویز قرار پائی تھی کہ یہانسے چلا جانا بہتر ہی اور میرٹھ اور علی گڈھ مین قیام کرنا مناسب مگر اُسکے نتیجے پر کوئی خیال نہ کرتا تھا ہان البتہ صاحب افسر کمانڈنگ اُنکے مشورے کے شریک نہ تھے اور اُنھون نے اس صلاح کو منظور نہ کیا اور اسی باعث سے یہ فعل نامناسب ظہور مین نہین آیا ہر چند سر جان لارنس صاحب نے فوج روانہ کرکے پنجاب کو خالی کردیا تاہم فوج انگریزی کافی بمقابلۂ باغیان متصور نہین ہوتی تھی مگر چونکہ آمد کمک پنجاب سے جاری تھی اس وجہ سے توقع تھی کہ دن خوشی کا نزدیک آتا جاتا ہی اس عرصے مین جنرل برنارڈ صاحب ہیضہ کرکے راہی ملک بقا ہوے اور جنرل ریڈ صاحب جو بجاے صاحب موصوف کے سپہ سالار مقرر ہوے تھے باعث بیماری ناچار ہوکر روانہ کوہ شملہ ہوے آخرش حکومت فوج کی سپرد بریگیڈیر ولسن صاحب کے ہوئی بتاریخ ۶ ستمبر فوج انگریزی نے دو مضبوط مورچال روبرو کشمیری دروازے کے بفاصلہ ۵۰ گز کے دروازۂ مذکور سے تیار کرنے شروع کیے کیونکہ اسی دروازے پر حملہ کرنا قرین مصلحت سمجھا گیا تھا یہ دونون مورچال اور قریب دس اور مورچال کے تا تاریخ ۸ تیار ہوگئے اور توپین بھی اُن سب پر چڑھ گئین اور گولہ اندازی شروع ہوئی سات شبانہ روز ان مورچال سے گولے شہر مین برستے رہے بتاریخ ۱۲ ایک اور موچہ متصل دریا کے تیار ہوا اور اُسپر سے بھی گولے شہر مین برسنے لگے اسقدر گولہ اندازی سے کئی روز بعد دو مقام سے کنگورہ تفصیل شہر گر گئے اور قریب ساٹھ فٹ کے درز درمیان مین ہوگئی جنرل ولسن صاحب کے خیال مین آیا کہ فتح بیشک نصیب اولیاے دولت ہوگی مگر یہ بھی خیال تھا کہ فوج انگریزی ہر چند

کاغانیون نے قتل یا گرفتار کرلیے تھے یہ چار سو نفری باقی ماندہ بماہ جولائی کوہستان کشمیر مین سرگرداں پھرتے تھے اور آخر کار اکثر اُنمین کے شدت ماندگی اور گرسنگی سے جان برنہوے اور کچھ پھر کاغانیون کی بنا دیق سے نہ بچے الغرض بماہ اگست ۱۵ء نفر تو کشتہ اور مردہ شمار مین آئے اور ۱۵ سپاہی جو باقی رہے تھے وہ بھی دو تین تین الہلیان پولس و دیہات قریب جوار کے گرفتار ہوکر آتے تھے۔

ایک قریب رشتہ دار نواب راینہ کا جو ملک بھٹیانہ مین واقع ہے واسطے حفاظت سرحد کے منجانب سرکار مقرر ہوا تھا اور بجاے حفاظت کے اُسنے از جانب بادشاہ دہلی شہر مذکور اور دیگر مقامات کو خوب لوٹا تھا گرفتار ہوکر آیا اور حکم پھانسی کا نسبت اُسکے نافذ ہوا اور بتاریخ ۵ اماہ اگست پھانسی بھی پا گیا نواب راینہ بھی ہنگام فرار ہونے کے ضلع لودھیانہ مین گرفتار ہوا۔

ایک گروہ دو ہزار پانچ سو گورکھیون کا بدین حکم نیپال سے آیا کہ شامل فوج انگریزی کے ہوکر امداد فوج مذکور کی کرے اور اس گروہ نے بمقام گورکھپور پہونچ کر اور ساتھ ایک دستہ فوج گورہ اور چند سواران روانہ ہوکر عبور دریاے گھاگھرہ کیا تاکہ ساتھ فوج جنرل ہیولوک صاحب کے شامل ہوجاوین۔

مہاراجہ پٹیالہ نے بہ فوج وزر بدل کوشش بیح مدد کرنے سرکار کے کی اور راناے بلسال کوٹ اور راناے گنگوتھال تراٹی نے اور راجاے بیکانیر اور جھند وغیرہ نے بھی صفائی قلوب ساتھ سرکار انگریزی کے رکھی۔

ولی داد خان جو رشتہ دار شاہ دہلی کا تھا اور ضلع بلند شہر پر قبضہ کرلیا تھا اور جو مقام بالاگڈھ مین جو نصف راہ میرٹھ اور علی گڈھ مین واقع ہے بمضبوطی تمام قائم ہوا تھا اُسکی سرکوبی کے واسطے ایک دستہ فوج گورہ میرٹھ سے روانہ ہوا اور مقام ہاپور مین اُس سے اور دستہ مذکور سے لڑائی ہوئی اس لڑائی مین ولی داد خان شکست کھاکر پیچھے پا ہوا۔

حکام پنجاب نے بدین غرض کہ پوربی لوگ شامل مفسدین سیالکوٹ و دیگر مقامات کے نہو سکین اور نیز بہ این ارادہ کہ وہ کسطرح لائق امداد اور کمک کرنے مفسدین کے نہین بتاریخ ۱۰ جولائی حکم صادر فرمایا کہ جتنی پوربی فوج پولس مین نوکر ہین سب خاست کردیجاوین۔

اس عرصے مین مقام دہلی پر بھی مفسد غافل نہ تھے وہ بھی ہمیشہ بدین ارادہ شہر سے باہر آکر جنرلی فوج انگریزی پر حملہ آور ہوتے تھے کہ اُنکو پہاڑی پر سے نکال دین مگر اُنسے کچھ نہو سکتا تھا اور ہمیشہ شکستہاے فاش کھاکر شہر مین گھس جایا کرتے تھے اور فوج سرکاری قدم آگے بڑھاتی جاتی تھی۔

اب مفسدین کو خبر پہونچی کہ توپخانہ قلعہ شکن مقام پیلور سے قریب دہلی کے آپہونچا یہ خبر سُنکر فوج کثیر مفسدین کی جنمین فوج کمپوے بیح اور بریلی کی تھی باہر آئی اور بجانب کرنال بدین عزم روانہ ہوئی کہ راستہ روک کر اُسکو آگے نہ آنے دین اثناے راہ مین بمقام بغھ گڈھ فوج انگریزی سے جو بسرکردگی بریگیڈیر ینگلس صاحب پنجاب سے آتی تھی دوچار ہوئی اور بازار جنگ طرفین سے گرم ہوا آخرش مفسد بھاگ نکلے اور تیرہ ضرب توپ میدان کارزار مین چھوڑ گئے اس لڑائی مین مفسدین درمیان تین اور چار سو نفری کے مارے گئے اور الوا پ مذکورہ بالا بھی سپاہ سرکاری کے قبضے مین آگئین۔

توپخانہ مذکورہ بالا دہلی پر پہونچا اور شروع ماہ ستمبر مین مقامات مناسبہ پر قائم کیا گیا اور اب محاصرہ شہر دہلی شروع ہوا بتاریخ ۱۴ ماہ مذکور وقت صبح شہر پر حملہ آور ہوا اور اُسی روز فوج سرکاری داخل شہر ہوگئی مگر شہر مین بھی کئی روز لڑائی سخت رہی در بتاریخ

مفسدین کو نکال کر امن قائم کی اس رستے کے ساتھ دو ہزار سات سو نفر سپاہی مہاراجہ بیکانیر کے تھے یہ فوج مقام فیروزپور مین جمع ہوکر بجانب سرسہ روانہ ہوئی اور بتاریخ ۱۷ ماہ جون مقام اودھ مین فوج مفسدین سے دوچار ہوئی اور ہنگامۂ جدال و قتال گرم ہوا دشمن کے پچاس سپاہی مارے گئے اور فوج انگریزی کے دو سپاہی اور مفسد یہان سے بھاگ گئے بتاریخ ۱۹ مفسد بمقام کھبرا کا برلب نالہ کاگرا قائم ہوے فوج سرکاری بھی وہان پہونچی اور دشمنون کو وہان سے بھی نکال دیا اس لڑائی مین دو سو نفر مفسد قتل ہوے اس لڑائی کے بعد پھر اس نواح مین کوئی جنگ نہوئی اور مقامات سرسہ و حصار دوبارہ قبضۂ سرکاری مین آگیا ان مقامون مین اکثر صاحب زندہ ملے جنکے مارے جانے کا خیال تھا جو خفیہ جان بچائے کہین کہین پڑے ہوے تھے۔

بفور اطلاع یابی ہنگامہ و فساد غربی کے حکم فوراً روانہ ہونے فوج کا مقام کلکتہ سے صادر ہوا اور نواب گورنر جنرل لورڈ کاننگ صاحب بہادر نے حکم فرمایا کہ افواج انگریزی مقامات مندراس و سیلون و بارشیس اور کیپ سے بھی روانہ ہوکر اضلاع غربی ہندوستان کو جاوین اور جو فوج ولایت انگلستان سے بجانب چین روانہ ہوئی تھی اُسکو بھی حکم ہوا کہ راستے مین سے بجانب ہندوستان آجاوے اور فوج مذکور آکر داخل کلکتہ ہوگئی لیکن اس فوج کے آنے تک اضلاع شرقی مین بھی فساد ہوگیا اور اسی باعث سے کرنیل نیل صاحب بروقت واسطے کمک فوج دیلر صاحب کے جو بمقام کانپور مورچون مین محصور تھی پہونچ نہ سکے اور جب تک کرنیل صاحب موصوف بعد فرو کرنے آتش فساد بمقامات بنارس اور الہ آباد کے کانپور تک پہونچین قتل عام انگریزان و عیسائیان ہوچکا تھا تاہم بزودی ہرچہ تمام تر انھون نے چار سو گورہ اور پانچ سو سکھ بسرکردگی میجر رنیارڈ صاحب بجانب کانپور روانہ کیا اور ۱۰ جولائی کو جنرل ہیولوک صاحب مع بارہ سو گورہ کے روانہ کانپور ہوے اور بتاریخ ۱۲ شامل فوج رنیارڈ صاحب کے ہوکر بتاریخ ۱۳ فوج باغی نانا صاحب کو بمقام فتحپور شکست دی اور ۱۵ تاریخ کو پھر بمقام بڈانڈی کے شکست دیکر بتاریخ ۱۶ ماہ مذکور داخل کانپور ہوے اور نانا صاحب بجانب بٹھور فراری ہوا۔

ایک دستہ فوج مقام کامیٹی سے جو اضلاع ساگر و نربدا مین واقع ہی تیار ہوکر روانہ ہوئی اور مقام ساگر کو مفسدین سے چھین لیا۔

مہاراجہ گلاب سنگھ بہادر والی کشمیر نے باستماع خبر ہنگامہ پردازی درخواست دی کہ جسقدر فوج اور روپیہ درکار ہو مجھسے لیا جاوے سرکار نے یہ درخواست اُسکی منظور کی اور جب تک فوج وغیرہ کی اُس سے طلب ہو مہاراجہ صاحب تو راہی ملک بقا ہوے مگر اُنکے جانشین مہاراجہ رنبیر سنگھ بہادر نے فوج کثیر بمقام دہلی واسطے کمک فوج سرکاری کے بھیجی۔

اسی اثنا مین فوج انگریزی کلکتے سے دوادو چلی آتی تھی اور ۲۵ جولائی تک چھ پلٹن ہاے گورہ اور بہت سا توپخانہ راہ تری و خشکی طی کرکے بمقام الہ آباد وارد ہوگیا اور سر پی گرانٹ صاحب بہادر سپہ سالار جدید واسطے جلدی روانہ کرنے فوج کے مقام کلکتہ مین رونق بخش رہے۔

مہاراجہ گوالیار نے ہر موقع پر دوستی سرکار قائم رکھی اور حتی المقدور فوج ذاتی کو شامل فوج کنٹنجنٹ نہونے دیا اور حکام انگریزی کو جو کچھ حال گوالیار کا ہوا کرتا تھا اُس سے اطلاع دیا کرتا تھا اور ہر طرح افعال نمک حلالی اور دوستی بروے کار لاتا تھا۔

۸۷۱ سپاہ مفسد جنھون نے مقام پشاور مین فساد کیا تھا اور جنمین کے قریب چار سو نفری کے بچے تھے کیونکہ باقی تو سب

نہر پر بنایا جہان پل سابق فوج انگریزی نے توڑ ڈالا تھا جب یہ پل تیار ہوا تو پانی نہر کا طغیانی پر آیا اور پل نو تعمیر کو بہا کر لیگیا یہ دیکھکر مفسد واپس شہر مین آئے اور وہان اور فوج مفسد بھی اُنکے شامل ہوئی اب اُنھین نے انگریزی فوج کے بازوے راست پر حملے متواتر کرنے شروع کیے مگر ہر بار شکست کھاتے تھے اسی طرح تمام شب گذر گئی اور کچھ عرصے تک بروز دوم بھی یہ حملہ آوری جاری رہی اسمین بھی دشمن کا بہت اتلاف جان ہوا۔

بعد ازین تا تاریخ ۱۱۔ ماہ اگست جنگہاے خفیف ہوتی رہین بتاریخ ۱۲۔ ایک دستہ فوج انگریزی نے بسرکردگی بریگیڈیر شودر صاحب کے دشمن کے مورچہ پر جو درمیان کشمیری دروازہ اور مورچہ انگریزی کوٹھی ٹیکف صاحب کے واقع تھا حملہ کیا اور ایک نقارہ ۲۴ پنی اور دو ضرب توپ لوہنی اور ایک چھ پنی دشمنون سے چھین لین اس تاریخ کو فوج بریگیڈیر جنرل نکلس صاحب شامل فوج انگریزی اس مقام پر ہوئی۔

اسوقت مین کہ فوج انگریزی واسطے برباد کرنے مفسدین مقیم دہلی کے روبروے شہر دہلی کے جمع ہوتی تھی اور اضلاع مین بھی تدابیر اندفاع فساد مین حکام انگریزی غافل نہ تھے یعنی اضلاع شمالی و مغربی و ملک پنجاب و بنگال مین بھی تدابیر واسطے سزا دہی مفسدین عمل مین آتی جاتی تھین تاکہ وہان سے کوئی شعلۂ فتنہ اُٹھکر ایسی سربلندی نہ حاصل کرے کہ جس سے مفسدین دہلی کو اور دلاوری اور پُردلی حاصل ہو مگر افسوس کہ فوج گورہ بہت کم تھی اور وہ بھی بہ گروہ ہاے خرد جا بجا منتشر ہو رہی تھی اور اسی سبب سے قتل انگریزان مقامات مختلفہ مین یک تبہ بند نہو سکا تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ۔

مقام پشاور مین بھی فساد ہوا تھا اور اُسکے اندفاع کی تدبیر جیسا کہ سابق حالات مقام پشاور مین درج ہو چکا ہے عمل مین آئین۔

مقام بلند شہر مین بھی فساد ہوا اور مقام ویرہ سے سرمور پلٹن کو حکم کوچ کا ہوا راستے مین چونکہ قفلی نمر کی مفسدین نے دور کر ڈالی تھی وہ عبور نہ کر سکے مگر اُنھون نے دو گانون کو جو قریب مین آباد تھے بشبہہ ہنگامہ پردازی نرغہ کیا اور ہنگام تلاشی بہت سامان مغرورتہ اُنمین سے برآمد ہوا اس سبب سے دونون گانون کو جلا دیا اور ۱۳ نفر مفسدین کو گولی سے مار دیا۔

بتاریخ ۱۶ جون دس نفر سپاہی ۵۴ رجمنٹ ہندوستانی جو مفسد ہو گئے تھے بمقام انبالہ توپ سے اُڑا دیے گئے اور عمل پھانسی اور اُڑانے کا ہر جگہ جہان کہین کچھ بھی شبہہ سرکشی کا پایا گیا جاری ہوا اور اسکی تعمیل مین کسی طرح کا فروگذاشت نہ ہوا۔

ایک دستہ فوج بطور موڈیل کو یم بمقام مؤ علاقہ بنبئی تیار ہوا یہ سب سامان و باربرداری سے اسطرح مکمل تھا کہ جس وقت حکم ہوا اُسی وقت وہ روانہ ہو سکتا تھا اسمین دو سو اڈرن ڈریگورن شاہی کے اور ۲۵ رجمنٹ ہندوستانی اور ایک توپخانۂ شاہی تھا اور کمانڈنگ اس دستے کے میجر جنرل وڈبرن صاحب مقرر ہوے تھے۔

ایک روز اسی طرح کا دستہ پنجاب سے بسرکردگی بریگیڈیر نکلسن صاحب بجانب دہلی آیا اور بتاریخ ۱۱۔ ماہ اگست شامل فوج روبروے دہلی کے ہوا۔

ایک روز اسی طرح کا دستہ بسرکردگی جنرل ونن کوٹلنڈ صاحب پنجاب سے تیار ہو کر روانہ ہوا تاکہ حصار و ہرہ اضلاع سے

اُنکی کمک کو گیا اور دشمنون کو پھر نصیب کالکھا آگے آیا اور پس پا ہوکر دو بگر یزلائے دوسرے روز وقت صبح دشمنون نے پھر حملہ کیا اور پھر شکست کھاکر بھاگ گئے اِس جنگ مین بھی اُنکا بہت نقصان ہوا ایک توپ اور دو پیٹیان سامان جنگ کی میدان مین رہ گئین جید والون نے بڑی مردانگی کی اور قریب دوسو سپاہی مفسدین کو تہ تیغ کیا بتاریخ ۲۳ مفسد پھر آمادۂ جنگ ہوکر باہر شہر کے آئے اِس روز تا بہ شام لڑائی قائم رہی اور فوج مفسد کو دیوار ہاے باغات سے بہت پناہ ملی مگر آخرکار چار سو سپاہی اُنکے مارے گئے تو میدان چھوڑکر رو بفرار لائے۔

بتاریخ ۲۷۔ دشمن پھر دیوارون کی پناہ لیکر مستعد ہوے اور اِس روز کئی مرتبہ اُنھون نے پرۂ سرکار پر حملہ کیا اور ہر مرتبہ پس پا ہوے اِس روز الوا پ سرکاری نے بڑا کام کیا انگریزی فوج کے صرف بارہ سپاہی قتل ہوے اور مفسدین میدان مین صدہا کشتہ یکجا پڑے تھے اِس سے خیال کیا گیا کہ قریب ہزار سپاہی مفسد اُس روز مارے گئے اور جن دیوارون کی پناہ مین وہ لڑتے تھے اُنکا قبضہ بھی فوج سرکاری نے اِس مرتبہ کرلیا۔

بتاریخ ۳۰ خفیف لڑائیان بمقام سبزی منڈی رہین کیونکہ مفسد اپنے مقامات چھوڑکر باہر نہین آئے۔

بتاریخ ۵۔ جولائی جنرل برارڈ صاحب نے بعارضۂ ہیضہ مبتلا ہوکر رخت ہستی اِس جہان سے اُٹھالیا اور جنرل ریڈ صاحب بجاے اُنکے سپہ سالار افواج انگریزی مقرر ہوے۔

بتاریخ ۸۔ جولائی ایک دستہ فوج سرکاری واسطے توڑنے پُل نہر جو متصل مقام بسی کے واقع تھا مامور ہوا یہ مقام قریب پانچ میل شہر دہلی سے واقع ہی اور فوج مذکورہ نے پُل مذکور کو توڑ دیا اور نتیجہ اِس امر کا بہت اچھا ہوا کیونکہ اِسی رستے سے رسد وغیرہ مفسدین کی آتی تھی بتاریخ نہم جولائی مفسدین نے جانب راست سے آکر عقب فوج انگریزی پر حملہ کیا مگر شکست فاش کھاکر شہر مین بھاگ گئے اِس لڑائی مین قریب ایک ہزار سپاہ دشمن کی تہ تیغ ہوئی مفسد دوبارہ بروز دوم شہر سے باہر آئے اور جو سپاہ انگریزی قرب وجوار مین بکار مورچہ سازی و دیگر سامان مشغول تھے اُسپر حملہ آور ہوے مگر بارش باران اِس زور شور سے نازل ہوئی کہ وہ شہر مین جاکر پناہ گیر ہوے۔

بتاریخ ۱۴ مفسد بمقام سبزی منڈی آکر ایک جگہ پر قائم ہوے اور دلاوران انگریزی نے پھر اُنکو شہر مین بھگا دیا اِس مرتبہ میدان کارزار بہت گرم ہوا اور مفسدین کا اسقدر نقصان ہوا کہ پہلے کسی لڑائی مین نہین ہوا تھا۔

بتاریخ ۱۸ مفسدین سے پھر ایک لڑائی ہوئی اور اِسمین بھی مفسد پس پا ہوے دوسرے روز بتاریخ ۱۹۔ اُنھون نے پھر ارادۂ جنگ کیا مگر صورت دیکھکر شہر مین بھاگ گئے۔

بتاریخ ۲۴ مفسد بکثرت جمع ہوکر الوا پ فیلڈ ہمراہ لیکر دروازۂ کشمیری سے باہر شہر کے آئے اور ہمارے موریچہ گاہ کوٹھی مٹکاف صاحب پر حملہ آور ہوے اور فصیل شہر پناہ پر سے بھی توپ چل رہی تھی اِس ہنگامہ مین خوب بازار قتال وجدال گرم ہوا بریگیڈیر شودر صاحب نے اپنی فوج سے بازوے دشمن پر حملہ کیا اور ایسی حکمت عملی سے جنگ آور ہوے کہ دشمن نے دست وپا گم کیا اور بھاگ نکلے مگر الوا پ اپنی بھی ساتھ لیگئے اگر جلدی نہ بھاگتے تو اِس مرتبہ اُنکی سب توپین رہ جاتین۔

بتاریخ ۲۷۔ ایک گروہ کثیر مفسدین کا بجانب ہتک روانہ ہوا اور اُنھون نے ایک پُل بھی متصل مقام بسی کے اُس جگہ

بتاریخ مذکورۂ بالا یعنی ۲۷- ماہ مئی فوج میرٹھ بسرکردگی بریگیڈیر ولسن صاحب مقام میرٹھ سے واسطے روانگی دہلی کے روانہ ہوئی بتاریخ ۳۰- فوج مفسدین نے دہلی سے کوچ کیا اور دریاے ہنڈل پر فوج بریگیڈ پر ولسن صاحب پر حملہ آور ہوے یہان خوب لڑائی ہوئی اور شکست فوج مفسدین کو ہوئی چار ضرب بھاری توپین ایک ۲۴ پنی خمپارہ اور بکثرت سامان جنگ اور آلات مورچہ سازی فوج سرکاری کے ہاتھ لگا بروز دوم مفسدین دوبارہ جنگ آور ہوے اور شکست فاش کھاکر پس پا ہوے ہرچند مفسدین پانچ ہزار اور فوج سرکاری آٹھ سو لنڈی شمار مین تھی تاہم کچھ پیش نہ چلی اور آخر کو ہزیمت اٹھاکر بھاگ نکلے۔

فوج میرٹھ بتاریخ ۳- ماہ جون بمقام رائی جو دہلی سے بیس ۲۰ میل کے فاصلے پر ہی وارد ہوئی اور الوداپ محاصرہ کن یعنی سیج برٹین بتاریخ ۶- بمقام علی پور پہونچین اور فوج میرٹھ عبور دریا کرکے بتاریخ ۷- شامل کمپو کے سپہ سالار بہادر بمقام دہلی ہوے۔

فوج سرکاری نے بسرکردگی جنرل برنارڈ صاحب بوقت نواخت ۲ گھنٹہ صبح بتاریخ ۸ مفسدین دہلی پر حملہ کیا مقامات بیرونی شہر اُنسے چھین لیے اور چھبیس ۲۶ ضرب توپ مفسدین کی بہادران سرکاری کے ہاتھ لگین یہ لڑائی دو بجے سے نو بجے تک رہی اسمین کرنیل چیسٹر صاحب اجیٹن جنرل اور لفٹنٹ رسل صاحب متعلقہ ۵۴ رجمنٹ مارے گئے اور قریب پچاس گورے ۵۰ رجمنٹ شاہی کے کام آئے الوداپ مفسدین مورچال گرد نواحی مقام جھنڈہ یعنے فلیک سٹیف تھین مگر سب مقامات مورچال سے ہٹا دیے گئے ایک دستہ فوج سرکاری تو ٹرک کلان کے راستے سے آیا اور دوسرا دستہ چھاؤنی کی طرف سے اور اسطرح دونون طرف سے اُنکو ہٹا دیا اب بھاری توپین پہاڑی پر قائم کی گئین مفسدین نے بتاریخ ۹- اوپر فوج سرکاری کے حملہ کیا کچھ خفیف لڑائی رہی اس لڑائی مین گائیڈ کورنے کارہاے نمایان کیے اور دشمنون کا تعاقب تا بہ دیوار شہر کیا۔

بتاریخ ۱۲ مفسدین نے شہر سے نکل کر دو جانب سے فوج انگریزی پر حملہ کیا ایک تو مٹکاف صاحب کی کوٹھی کی طرف سے اور دوسرے سبزی منڈی کی جانب سے مگر دونون سمت اُنکو ہزیمت نصیب ہوئی اس حملہ مین اُنکے ۴۵۰ سپاہی مارے گئے۔

دوسرے روز وقت شام دشمن پھر روبرو ہوے اور اپنے نصیب کا لکھا دیکھ کر واپس بھاگ گئے اور بہت سپاہی مقتول اور مجروح میدان کارزار مین چھوڑ گئے۔

بتاریخ ۱۵- دشمن پھر میدان مین آئے اور اس مرتبہ اُنکا ارادہ یہ تھا کہ انگریزی فوج کو نیست و نابود کرکے شہر مین واپس آوین مگر تقدیر سے ناچار تھے اور بطور سابق صدہا خستہ چھوڑ کر شہر مین بھاگ گئے بتاریخ ۱۸- جنرل صاحب نے حکم دیا کہ مورچہ دشمن پر جو مفسدین نے باہر شہر کے بدین مراد قائم کیا تھا کہ فوج انگریزی کے مقامات پہرہ وغیرہ کو دق کرتے رہین حملہ کیا جاوے اس حملہ مین خوب زد و ضرب رہی آخر کار دشمن بھاگ نکلے اور نقصان کثیر اُٹھاکر شہر مین گھس گئے اس لڑائی مین ایک توپ دشمن کی ملی اور اتلاف جان سرکار کی جانب بہت کم ہوا بتاریخ ۱۹- وقت شام مفسدین نصیر آباد نے عقب فوج انگریزی پر آکر حملہ کیا اُنکے ساتھ چھ ضرب توپ تھین اول فوج راجہ جھجر نے اُنکا مقابلہ کیا بعد ازان فوج سرکاری مین سے تونجانہ اور ۹ لینسر

ولایتی چھاونی رجمنٹ ۲۱ ہندوستانی کے جانب گئے اور رجمنٹ مذکور کو حکم پریٹ کا ہوا سب حاضر ہوے بعد ازان اُنکو حکم ہوا کہ ہتھیار دیدو سب نے بغیر عذر کے اپنے اسلحہ رکھ دیے اور کچھ اظہار ناخوشی نہین کیا وقت شب چند سپاہی اُنمین کے روبفرار لائے تھے مگر گرفتار ہوکر آئے اور سزاے اعمال پائی یعنی توپ سے اُڑائے گئے اسکے سواے اور کچھ نہوا اور سارے ضلع مین امن وامان رہا۔

مقدمہ

بفور پہونچنے خبر مفسدۂ مقامات میرٹھ اور دہلی کے نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اضلاع شمالی ومغربی نے تین قطعہ اشتہا بخلاصۂ مضمون مندرجۂ ذیل جاری فرمائے۔

اول یہ کہ ہر ایک تعلقہ دار یا زمیندار یا کوئی شخص جسکے پاس کچھ زمین ہو اگر مفسدین سے شامل ہوکر خلاف سرکار کریگا اُسکا استحقاق زمینی ضبط ہوکر اُس شخص کو ملیگا جو سرکار کے شریک رہیگا۔

دوم یہ کہ سب کو جو رفیق سرکار ہین اور جو رعایا نمک حلال اور وفادار سرکار ہو اُسکو چاہیے کہ بہت ہوشیاری سے ایسی ترکیب کرے کہ مفسد بغیر سزایابی کے بچ نجائین۔

سوم یہ کہ قانون جنگی مقامات میرٹھ اور مظفر نگر اور بلند شہر اور دہلی مین جاری ہو۔

تدابیر قرار واقعی واسطے سزادہی مفسدان اور قاتلان جنھون نے ایسے خون ناحق کیے تھے شروع ہوئین احکام بنام افواج ولایتی مقام میرٹھ اور انبالہ اور پنجاب اور کوہستان کے اس مضمون سے جاری ہوے کہ سب آکر مقام کرنال مین جمع ہون اور وہان سے افواج کمک راجپوتانہ اور راجہ پٹیالہ کے جنھون نے از خود استدعا خدمت گزاری کی کی تھی شامل ہوکر بیچ سزادہی گنہگاران کے کوشش بلیغ کرین۔

افواج مفصلۂ ذیل بجانب شہر دہلی معین ہوئی — دو تروپ توپخانۂ اسپی — نوان لینر ایک دستہ — چہارم لینر ۷۵ رجمنٹ شاہی — اول فیوزلیر — اور چھ کمپنیان دوم فیوزلیر اس فوج گارد پیشین بتاریخ ۱۹ ماہ مئی بمقام کرنال جمع ہوا اور اور فوج درمیان بتاریخ ۲۲ ماہ مذکور انبالہ سے بجانب کرنال روانہ ہوئی تفصیل فوج میرٹھ کی جسکو حکم شامل ہونے کا اس فوج کے ساتھ ہوا تھا یہ ہی چار تروپ ششم کاربائین چھ کمپنیان ۶۰ رجمنٹ رائفل شاہی تین ضرب توپ اسپی نمبر ۱۴ باٹری اسپی تین ضرب توپ ۱۸ اپنی تین کمپنیان سوم پلٹن توپخانہ پیدل چند سپاہ سفر مینا اور پلٹن سرمور سواے اُنکے ایک توپخانہ اتواپ قلعہ شکن مقام آگرہ سے روانہ ہوا اور ایک توپخانہ قلعہ شکن کو حکم ہوا کہ مقام پہلور سے آکر شامل ہو اور پلٹن گائیڈ کور اور چہارم سکھ کو بھی حکم ہوا کہ اس فوج کے ساتھ آملین۔

یہ فوج بمجبوری عرصے تک کرنال مین مقیم رہی اور وجہ مجبوری علاوہ اور باغیون کے یہ بڑا باعث تھا کہ باربرداری نہین ملتی تھی اسی اثنا مین صاحب کمانڈر انچیف بہادر یعنی سپہ سالار فوج بعارضۂ ہیضہ بیمار ہوکر بتاریخ ۲۷ ماہ مئی اس جہان فانی سے رخصت ہوے اور بجاے صاحب محتشم الیہ کے جنرل برنارڈ صاحب سپہ سالار فوج مقرر ہوے

نہوسکا مگر تاہم قریب بارہ سوار اُنھون نے بھی مارے اور مفروروں کی شامت ایام سے اُنکو راستہ شہر کا بلا جب شہر مین آئے تو شہر والون نے اُن سب کو گرفتار کرکے حوالہ سرکار کردیا اور سرکار نے سرغنۂ مفسدین کو سزاے قرار واقعی دی تاکہ اورون کو عبرت ہو فقط

مندراس

بتاریخ ۱۰- ماہ اگست اُس رسالہ کشادہ مندراس حاط نے جسکو حکم تھا کہ ہمراہ اور فوج مندراس کے جسکو کایم مندراس کہتے تھے کلکتہ کو روانہ ہو فساد برپا کیا اس فوج نے خود درخواست دی تھی کہ ہمکو کچھ خدمت کرنے کا بخلاف سرکشون کے حکم ہو اور بطبق اُسکے وہ مقام بنگلور سے روانہ ہوکر بمقام مندراس آئے تھے کہ یہان سے کشتیون پر سوار ہوکر روانہ کلکتہ ہون اثناے راہ مین جب وہ بمقام سنری پورمٹور جو بفاصلہ ۲۶ میل مندراس سے واقع ہی وارد ہوے تو اُنھون نے درخواست دی کہ اگر تنخواہ اور بھتہ اور آئین پنشن موافق احکام ۱۸۳۲ع کے مقرر ہو تو ہم آگے جاوینگے ورنہ ہم میدان کارزار نہ دیکھینگے کیونکہ تعداد تنخواہ وغیرہ سنہ مذکور کی تعداد حال سے زیادہ اور فائدہ بخش سپاہ تھی ایسے وقت مین اسطرح کی درخواست بہت رنج افزا و فکر آمیز حکام تھی مگر تاہم چند افسر ڈاک پر سوار ہوکر واسطے تصفیہ اس مقدمہ کے بمقام مندراس روانہ ہوے اور وہان جاکر گورنر بہادر کو اطلاع دی نواب گورنر بہادر نے اقرار سفارش کرنے کا بخدمت نواب گورنر جنرل بہادر کلکتہ کے کیا اور افسران مذکور بمقام سنری پورمٹور واپس آئے اور سپاہ سے کہا کہ تمھاری درخواست نواب گورنر بہادر مندراس نے منظور فرمائی یہسنکر سپاہ مذکور روانہ آیندہ ہوئی اور بمقام پوناملی جو بفاصلہ ۱۳ میل مندراس سے ہی اگر راز نہفتہ آشکارا کیا اور کہا کہ ہم کسی طرح آگے نجاوینگے اور اپنے ہموطنون کے مقابلہ مین جنگ نکرینگے قدرت خدا کا تماشا دیکھنا چاہیے کہ اسی وقت دو توپین اور کچھ گولنداز مقام پوناملی مین وارد ہوے اُنکے آنے سے ایسی تقویت ہوئی کہ اُسی وقت رسالہ مفسدہ کو حکم ہوا کہ ہتھیار دیدے اور اُنسے گھوڑے اور پستول اور ٹوپی اور دیگر سامان جنگ زبردستی چھین لیا صرف شمشیر اُنکے پاس ہین یہ سب امر بآسانی و معمولیت عمل مین آیا کسی نے سرنہ اُٹھایا بعد اسکے رسالہ کو حکم ہوا کہ اسی مقام مین قیام کرے بعد انقضاے چند روز رسالہ مذکور کو قلعہ مین کارچوکی و پہرہ وغیرہ کا حکم ہوگیا فقط

حیدرآباد سندھ

اِس بلاے عالمگیر سے جو تمام ہندوستان مین مبسوط ہوگئی تھی اگر بچا تو ضلع سندھ بچا کیونکہ سندھ کے اضلاع مین کہین کوئی علامت فساد یا ہنگامہ پردازی کی ظاہر نہین ہوئی مگر مقام حیدرآباد خاص مین کچھ توہم پیدا ہوا تھا لیکن اُس سے کوئی نتیجہ بد ظاہر نہین ہوا-

حال اُسکا یہ ہی کہ بتاریخ ۱۲- ماہ ستمبر کو خبر اس مضمون کی میجر نیک گریکر صاحب کمانڈنگ ۲۲ رجمنٹ ہندوستانی کو پہونچی کہ کچھ سپاہ ناراض اور مستعد ہنگامہ پردازی معلوم ہوتی ہی اور اُسکی مدد باشندگان شہر کرینگے اس خبر کے سُنتے ہی صاحب موصوف نے بندوبست خزانہ اور بے افسر اور سکوٹ گھر کا کرکے توپخانہ اسپی اور دو دم مجبٹ

گھوڑون پر سوار ہوئین اور کچھ جنکے ساتھ بچے تھے وہ شتر پر اس طور سے سوار ہوئین کہ اُنکے بستر پشت شتر پر باندھدیے اور وہ اُسمین بیٹھین مگر باعث کم ہونے رسّی کے بندش درست نہ تھی اور حرکت جو اُنکو ہوتی تھی اُس سے اُنکے بچون کو زیادہ صدمہ پہونچتا تھا اور وہ زار زار روتے تھے مگر اِسکا کچھ چارہ نہ تھا اور وہ تمام شب اِسی طرح روتے رہے مین اور میرا لڑکا بھی ایک اونٹ پر سوار ہوے اُسپر سوائے کجاوہ چوبین کے اور کچھ نہ تھا اُس سے مجھے اور میرے لڑکے کو بھی نہایت تکلیف ہوئی بلکہ کئی مرتبہ ناچار ہوکر مین شتر پر سے اُترکر اور لڑکے کو ساتھ لیکر کئی کوس پیادہ پا چلا لیکن تو اس تکلیف سے بسر کی مگر روز جب روشن ہوا تو اور زیادہ تکلیف ہوئی یعنی شدت تمازت آفتاب و عدم دستیابی سایہ حرارت ریگ راہ اور بھی رنج دیتی تھی غرض کہ اُفتان و خیزان ہم پل آلہ آباد تک پہونچے وہان دیکھا کہ نہ کوئی سپاہی اور نہ کوئی توپ وغیرہ موجود ہی سب توپین مفسدین لیگئے تھے اور ہماری حفاظت کے واسطے بھی کوئی سپاہی قلعے سے نہین آیا اب سوائے حافظ حقیقی کے اور کوئی محافظ نہ تھا اور خدا ہی جانتا ہی کہ کس اندیشہ مین ہمنے عبور دریا کیا اور بعد نواخت دو گھنٹہ روز ہم قلعے مین وارد ہوے جسوقت وہان پہونچے تو ماندگی راہ و تشنگی سے ہم سب بیجان ہو رہے تھے یہان ہمکو ایک خیمہ رہنے کو ملا اور یہ حکم ہماری نسبت جاری ہوا کہ یہان کسی کے رہنے کا حکم نہین ہی اِسواسطے ایکے جو جہاز دخانی کلکتہ کو جاویگا اُسمین سوار ہوکر سب کو کلکتہ جانا ہوگا تعمیل حکم کے سوا اور کچھ چارہ نہ تھا اور اگر کپتان جہاز مہمان نوازی نہ کرتا اور سب کو کھانے کو نہ دیتا تو ہم سب گرسنگی سے راہی مین مرجاتے یہان سے روانہ ہوکر چوبیس روز مین ہم براہ سندربن کلکتے مین وارد ہوے اور یہان چند روز خیرات خانہ مین رہے اور کچھ بوسیدہ اور کہنہ کپڑے اور بیس روپیہ نقد واسطے اخراجات ضروریہ کے یہان ہمکو ملے۔

اورنگ آباد

ایک سپاہی متعلقۂ توپخانہ اور ایک سپاہی رجمنٹ پیادگان مین سے ہر وقت دریا پر انگیختہ کرنے اور ترغیب دینے اور سپاہیون کے جو مقام مذا مین مقیم تھے رہے شدہ شدہ یہ ہوا کہ تمام سپاہ اورنگ آباد آمادہ فتنہ پردازی ہوگئی اور چونکہ انگریزی فوج یہان اسقدر نہ تھی کہ سپاہ مذکور کے ہتھیار لے لیتی اور یا اُنپر غالب آتی لہذا اُنھون نے تجاہل کو کام کیا اور اِسطرح اُنسے آمیختہ رہے کہ سپاہ مذکور کے دل مین یقین بدگمانی کا اُنکی طرف سے متمکن ہوا۔

بتاریخ ۲۳- ماہ جون جنرل ڈوڈ وبران صاحب کا برگیڈ وارد ہوا اور اب یہ تجویز قرار پائی کہ مفسدہ کو کلیتہً دفع کرنا مناسب ہی بدین خیال برگیڈ مذکور کو وہان لیگئے جہان سپاہیون کی چھاونی تھی اور وہان پہونچکر سپاہیون کو حکم ہوا کہ اپنے ہتھیار دیدو اِس حکم کی تعمیل سوائے ایک ترپ کے اور سب نے کی۔

جنرل صاحب نے اِس ترپ کو حکم دیا کہ دس منٹ کی مہلت تمکو دیجاتی ہی اِس عرصے مین اپنا نیک و بد سمجھکر جیسا تمھارے دل مین آوے ویسا کرو اسپر بھی جب اُنکا ارادہ نہ پایا تو توپخانہ کو حکم گولہ اندازی کا ہوا ایک فیر مین چند سپاہی تو کام آئے اور باقی فرار ہوگئے اُنکے تعاقب مین ڈراگون روانہ ہوا مگر باعث ماندگی راہ کے زیادہ تعاقب

بچاکر ابھی پرتاب گڈھ سے لایا ہون اُسکے ساتھ ایک رشتہ دار بابو گلاب سنگھ مسمی اجیت سنگھ بھی تھا اور اُسنے کہا کہ اگر تم بھی ہمراہ
چلو تو تمھاری حفاظت گلاب سنگھ کے قلعے مین بخوبی ہو سکیگی اب خیال کرنا چاہیے کہ یہ بات کس مشکل سے قبول ہو سکتی ہی
کیونکہ صبح تو ایسی کج خلقی سے ہم سب کو اُسنے اپنے قلعے مین سے نکالا تھا اور شام کو اس پیغام کا آنا اور ہماری طرف سے
قبول ہونا کیسا مشکل اور بیرون از قیاس تھا مگر بخیال اسکے کہ شاید وہان کوئی صورت حفظ جان کی ہو اور یہان تو اُسکا
ہونا غیر ممکن تھا کیونکہ سب دیہاتی جمع تھے اور سب لوگ بدخواہ ہو گئے تھے ہمنے اس پیغام کو منظور کیا اور اُسکے ساتھ روان ہوے
اور یہ سوچتے تھے کہ ایکبار اور ہندوستانی کی حفاظت مین چلتے ہین آیندہ جیسا ہونا ہوگا ویسا ہوگا اب اجیت سنگھ مذکور نے
اپنی طرح پر ہماری نہایت خاطرداری کی ہمکو شربت پلائے اور کھانے کو دال اور چپاتی دی اور ہمارے بستر کے واسطے اپنے
دیہ سے کپڑے طلب کیے مگر وہ ایسے تھے کہ اگر ایسا وقت نہوتا تو شاید ہم اُنکو ہاتھ بھی نہ لگاتے مگر اب بمجبوری اُنھین کو لینا پڑا
اور خالی زمین سے اُنکو بہتر تصور کیا اور ہم سب نے بستر برابر برابر لگائے اور اُنپر سوئے اکثر صاحبون کا تو یہ حال تھا کہ اب ہم
دوسرے روز آفتاب کی صورت نہ دیکھینگے یعنی شب کو قتل کیے جاوینگے مگر تاہم تمام شب اپنی حفاظت کے واسطے کوئی جاگتا رہا
اور کوئی سو گیا یہان سے مین نے ایک آدمی تا بہ پرتاب گڈھ روانہ کیا کہ وہان جاکر دریافت کرے کہ ہمارے ہمراہی جتنے صاحب
سابق مین تھے وہ سب قتل ہوے یا زندہ ہین یہ شخص دوسرے روز واپس آیا اور آن کر اُسنے اطلاع دی کہ سب صاحب
زندہ ہین مگر بابو گلاب سنگھ کی قید مین ہین اور بابو نے کئی مرتبہ اُنسے اقرار کیا کہ مین چھوڑ دونگا مگر ابھی تک چھوڑا نہین ہی
اور اگر کوئی صاحب تم مین وہان جاوے تو وہ سب آجاوینگے یہ سُنکر ایک صاحب طیار ہوے مگر ہمنے یہ خیال کیا کہ اگر
وہ جاوینگے تو زندہ نہ آوینگے اسلیے اُنکو جانے سے ممانعت کی اور ہر چند اُنکی مرضی کے خلاف تھا مگر ہمنے نجانے دیا تماشا
یہ ہی کہ اسی روز سب قیدیان مذکور ہمارے پاس آگئے اسکے بعد اجیت سنگھ مذکور نے ہمکو پانچ روز اور اپنے پاس رکھا مگر
اب ہماری خورد و نوش کی فکر اُسنے کم کر دی تھی بلکہ یک لخت ترک کر دی تھی دو صاحب اور سوار ہمراہی اب یہان سے
بدین خیال روانہ ہوے کہ جاکر حال راستۂ الہ آباد کا دریافت کرین اگر صاف ہو تو یہان سے روانہ ہو جاوین مگر چند میل
راہ طی کر چکے تھے کہ مفسدین نے اُنکو آگھیر لیا یہ حال دیکھ کر وہ بھاگے اور بمشکل تمام جان بچاکر واپس ہمارے پاس آئے
اب ہم از حد تنگ تھے اور ہمنے تین آدمی مع چٹھیات الہ آباد کو روانہ کیے مگر کوئی اُنمین سے واپس نہ آیا آخر کار ناچار ہو کر
سوار ہمراہی کو جو نمک حلال تھا آمادہ جانے الہ آباد پر کیا اور وہ بھی اس امر کو قبول کر کے اور اپنے تئین بہ لباس فقیرانہ
بناکر اور چٹھی لیکر راہی ہوا اور الہ آباد مین پہونچا چٹھی مذکور صاحب کلکٹر کو دی صاحب ممدوح نے ایک پروانہ بنام اجیت سنگھ
بدین مضمون جاری کیا کہ سرکار کو بخوبی معلوم ہی کہ تمھارے پاس تینتالیس ۴۳ انگریز زن و مرد ہین اگر انمین سے
کسی کو بھی کچھ ہوا تو تم اُسکے ذمہ دار ہو اور اگر تم اُنکو بحراست و سلامت الہ آباد تک پہونچا دوگے تو تمکو انعام
قرار واقعی ملیگا اس پروانہ نے بڑا کام کیا اب اجیت سنگھ ہماری از حد خاطرداری کرنے لگا اور ہمارے واسطے
سواریون کی تجویز بھی کی اور دو سو بندوقچی ہماری ہمراہی کے واسطے ملازم رکھے تاہم راہ امن سے جو بالا بالا راستہ عام
و دیہات سے تھی جائین اسواسطے گھوڑے اور شتر ہماری سواری کے واسطے طیار ہوے کچھ ہم عورتین بغیر زین زنانہ کے

ہمارا بچاؤ اُسمین ہو ایسے ایسے امور سے ناچار ہو کر ہم سب اُسکے پاس گئے اُسنے از حد خاطرداری کی اور ہر طرح کی حفاظت کا اقرار کیا مگر
ایک آدمی گھنٹہ کے بعد آیا اور آکر کہنے لگا کہ مفسدین بہت ہین اور اُسکے پاس اسقدر جمعیت نہین کہ وہ اُنکا مقابلہ کر سکے اسواسطے بہتر
کہ صاحب بنارس کو چلے جاوین اور کہا کہ سواری اور سپاہی ہمراہی کا سرانجام بھی وہ کریگا القصہ سامان روانگی طیار ہوا اور ایک
صاحب کی بگھی کے پاوان مین نیچے لڑکے کو گود مین لیکر جا بیٹھا میرا لڑکا آج بہت بیمار تھا یہان تک کہ اُس سے کھڑا نہین رہا جاتا تھا
غرضکہ جب سب سوار ہو چکے تو یہانسے روانہ ہوے اور تھوڑی دور چل کر جو صاحب لوگ آگے تھے اُنکو کچھ سوار ملے اور طلبگار روپیہ ہوے
قریب تین سو روپیہ اُنکے پاس ایک تھیلی مین تھا وہ تھیلی اُنھون نے پھینک دی اور ادھر تو سواران مذکور اُسکے اُٹھانے مین
مصروف ہوے اور ادھر ہم وہان سے روانہ ہوے مگر اس روپیہ کے پھینکنے سے ایک اور بڑی خرابی رونما ہوئی یعنی صدہا
دیہاتی تلوار اور برچھیان لیکر ہمارے درپے ہوے بلکہ کچھ آدمیون نے آکر جس بگھی مین مین تھا اُسکو پکڑا مگر جب صاحب مالک
بگھی نے اپنی شمشیر نیام سے کھینچی وہ سب بگھی چھوڑ کر پراگندہ ہو گئے اور ہم وقت کو غنیمت سمجھ کر وہان سے راہی پیشتر ہوے۔
باقی جتنے صاحب ہمارے ساتھ تھے وہ سب گرفتار ہو گئے اور اُنکے ساتھ جتنا ہمارا اسباب تھا وہ بھی مفسدین کے قبضے مین آگیا
مین نے دیکھا کہ ایک سوار نے ایک صاحب کو گھوڑے پر سے نیچے پھینک دیا اور ایک دوسرے صاحب کے اوپر حملہ آور ہوا اس صاحب نے
دل مین یہ خیال کیا کہ ہم سب قتل ہو گئے اس واسطے اُسنے بجاے اسکے کہ مفسدین کے ہاتھ گرفتار ہو جاوے ایک چاہ مین جو متصل تھا
کود پڑا اور چاہا کہ وہان غرق آب ہو مگر ہو نہ سکا اسی عرصے مین جب مفسدین نے اُسکو چاہ مین گرتے ہوے دیکھا تو وہ بھی وہان گئے
اور اوپر سے پتھر مارنے شروع کیے ان پتھرون سے بھی جب وہ نہ مرا تو اُنھون نے ایک سّی ڈالی اور اُسکو اوپر کھینچا اور باہر لا کر
بہت سخت و سست کہنا شروع کیا اور کہا کہ کہو اب بہشت مین جاؤ گے یا کہین اور اور یہ بتلاؤ کہ تمہارا کونسا عضو اول کاٹین غرض
ایسی ایسی باتین اُنکو بہت سی کہتے رہے اس عرصے مین ہم وہان سے دور نکل گئے مگر جہان جاتے تھے یہی سُنتے تھے کہ ہر طرف
مفسد جمع ہین ایک صاحب ہم مین ایسے تھے کہ بغیر صلاح یا مشورہ کے تنہا گانوٗن مین چلے جاتے تھے تاکہ وہان کچھ امن ملے مگر بجاے
حفاظت کے صدہا دیہاتی اُنکے تعاقب مین ہم پر آکر جمع ہوتے تھے الغرض سب سے بچتے ہوے ہم روان تھے اب گھوڑون کا
یہ حال ماندگی سے ہو گیا تھا کہ اُنکے پا حرکت سے باز رہے تھے اور بگھی اُنسے نہ کھینچتی تھی اس میدان مین ریگ بھی بہ کثرت تھی اور
یہ موقع آبنا تھا کہ کوئی کسی کی خبر نہ لیتا تھا آخرکار بناچاری ہمنے بگھی چھوڑ دی اور پیادہ پا چلنا شروع کیا مگر میرا لڑکا کہ دو دن سے
گھر سنہ تھا چل نہ سکتا تھا جن صاحب کی بگھی پر مین سوار تھا وہ صاحب بھی میرے ساتھ پیادہ پا چلتے تھے اور اُنھین سے
اس موقع پر میری مدد بھی کی یعنے میرے لڑکے کو گود مین لیکر دور تک چلے مگر نہایت ماندے ہو گئے ناچار مین نے اُسکو اپنی پشت پر
بٹھایا اور روان ہوا اب حال یہ تھا کہ ایک تو اندیشۂ جان اور دوسرے ماندگی راہ اور تیسرے لڑکا پشت پر اور چوتھے ریگ گرم پر کہ
تمام پیر اُسمین ڈوبتا تھا چلنا یہ سب تکالیف گوارا کرنی پڑین کیونکہ سواے ان دو امور کے اور کچھ نہ ہوتا تھا کہ یا تو یہ سب گوارا ہون
اور یا تنہا پیچھے رہتا ہون اور تنہا رہنے سے سب کے ساتھ رہنا مناسب بلکہ ضروری معلوم ہوتا تھا۔
اسی طرح غرض کہ تمام روز بسر کیا وقت شام ایک باغ انبہ مین پہونچے اور وہان خیلے مکث کیا تمام باشندے آکر
گرد جمع ہو گئے اور ہمنے یہ سمجھا کہ اب زندگی دشوار ہے مگر اسی عرصے مین ایک سوار آیا اور آکر کہنے لگا کہ مین ایک صاحب کو

ایک گارد، اجمیٹ ہندوستانی کا جسمین پندرہ سپاہی بھی کمسریٹ کے گودام پر تعینات تھے اُنکے ہتھیار چھین لیے گئے اور جب اُنکے اسلحہ کو دیکھا تو بندوقین بھری ہوئی تھین مگر یہ نہین معلوم کہ اُنکا ارادہ فساد کا تھا یا نہین لیکن اُنکا ایک اسطرح گستاخی سے پیش آیا تھا کہ اُسکے ہاتھ مین ہتھکڑی ڈالی گئی اور اُسکے خلاف اکثر تصورات ثابت ہوتے جاتے ہین باقی سپاہی جسقدر تھے سب پہاڑ سے اُتار دیے گئے۔

سلطان پور اودھ

یہان شہرت یہ ہوئی کہ ایک بڑا گروہ مفسدین کا سلطان پور کو آتا ہی یہ خبر سُنکر سب لائی انگریز وغیرہ جو تینتالیس ۴۳ شمار مین تھے دو مکانون مین آکر جمع ہوے اور اُسمین جتنے صاحب لوگ تھے اُنھون نے یہ سمجھ لیا تھا کہ اگر مفسد آئین تو اِن دونون مکانون مین وہ جان بچا سکینگے مگر یہ خبر غلط نکلی اور اندیشہ رفع ہوا بعد ازین اُن سب نے یہ ارادہ کیا کہ یہان سے فرار ہو جانا بہتر ہے الغرض وہ سب بجانب الہ آباد روانہ ہوے تاریخ روانگی اُنکی ۷ جون تھی اور اس تاریخ کو تمام سپاہ موجودہ برسرہنگامہ پردازی تھی مگر کوئی اُنکی روانگی مین مزاحم نہوا بلکہ بارہ سوار اور کچھ پیدل حفاظت راہ کے واسطے اُنکے ہمراہ ہوے۔

ایک صاحب اِس گروہ مین سے حال راستے کا اسطرح پر بیان کرتے ہین کہ ہم شب روانگی تو بخیر و عافیت روان تھے مگر جب بوقت نواخت تین گھنٹہ صبح ہم سب ایک مقام پر واسطے تبدیل کرنے سواریون کے قرار گزین ہوے تو وہان کے اہالیان پیش نے ہمکو اطلاع دی کہ پانچ گھنٹہ ہوا ہوگا کہ ایک بڑا گروہ مفسدین کا اِس راہ سے گذر گیا ہی اِس خبر نے ہمارا اندیشہ دوبالا کیا اور ہم وہان سے آگے بڑھے ایک اور آبنا متصل پرتاب گڈھ کے طے کرنی تھی اُسکو ہم عبور کرتے تھے کہ جس سواری مین مین اور میرا لڑکا تھا وہ پانی مین الٹ کر رہ گئی اسی عرصے مین مین نے دیکھا کہ کچھ ہندوستانی بھی عبور کر رہے ہین اُنکو مین نے اشارے سے بُلایا وہ میرے پاس آئے اور میرے کہنے کے بموجب عبور آب مین میری مدد بھی اُنھین نے کی ہر چند ایک نے اُنمین سے اول بہ کراہیت میرے لڑکے کی طرف دیکھا اور پھر منہ پھیرا اور اُسکو اُٹھا کر پار پہونچا دیا اُسکی کراہیت کی وجہ مجھے ایک معلوم ہوئی اور وہ یہ تھی کہ وہ ہندو تھا اور اُسکو جو میرا لڑکا گود مین اُٹھانا پڑا اِسواسطے شاید اُسکے دل مین کراہیت آئی تھی مگر خیال کرنے کا مقام ہی کہ جب ہم عبور دریا کر چکے وہان ہمنے سُنا کہ یہ لوگ جنھون نے میری مدد کی تھی یہ قیدی جیلخانہ الہ آباد کے تھے اور کچھ عجب نہین تھا اگر وہ بجاے امداد کچھ فساد یا شرارت برپا کرتے مگر شکر خدا کہ وہ ایسی حرکت سے باز رہے اور یہ بھی ہمنے سُنا کہ الہ آباد قبضہ مفسدین مین ہی اور تمام شہر مین لاشین کشتون کی پڑی ہین یہ سُنکر اب ہم اِس شش و پنج مین ہوے کہ کدھر جائیے کیونکہ الہ آباد تو اُسی شب ہم پہونچنے کو تھے مگر یہ حال سُنکر وہان کے جانے کو بھی دل راضی نہوتا تھا آخر کار یہ صلاح قرار پائی کہ مقام پرتاب گڈھ چل کر کچھ تجویز مناسب کیجاویگی یہ قرار دیکر وہانسے روانہ ہوے اور وارد پرتاب گڈھ ہوکر تجویز سواریون کی کرکے عزم بنارس کیا اِس مقام پر ہمکو قریب ایک گھنٹے کے عرصہ ہوا تھا کہ بابو گلاب سنگھ نے یہ کہلا بھیجا کہ اگر وہ مفسدین ہماری جانب آتے تھا اور اگر سب صاحب اُسکے قلعہ مین آجاوینگے تو وہ بدل ہماری حفاظت کریگا اِس پیغام سے بعضون کی راے تو یہ ہوئی کہ اُسکے پاس جانا مناسب نہین شاید اِس پیغام مین کچھ دغا ہو مگر باقی ماندہ کی راے مین اُسکے قلعہ مین جانا واجب تھا کیونکہ اُنھین کی یہ راے تھی کہ اگر اُسکے پیغام کو نہ مانین تو گویا اُسکی بے اعتباری ظاہر ہوگی اور ایسے وقت مین یہ امر مناسب نہین سواے اُسکے جس مکان مین ہم گئے وہ اِس قابل بھی نہ تھا کہ اگر مفسدین آجاوین تو کسطرح کا

تفصیل اس اجمال کی یہ ہی کہ بوقت نواخت پانچ گھنٹہ صبح روز دوم یہ سپاہی اور گروہ مین تقسیم ہوگئے اور بارک سیاہ مقیم اور کپتان ہال صاحب پر حملہ آور ہوے اس صبح کو ایسی تاریکی تھی اور کوہرا ایسا بھاری تھا کہ پندرہ گز کے فاصلے کی چیز نظر نہ آتی تھی جو سپاہ کہ بارک مین تھی وہ سب متعجب ہوئی کہ یہ کیا ہوا اور گولیان دیوار ہاے خام کو پھوڑ کر ادھر آنے لگین اس سپاہ نے بزودی ہرچہ تمام تر وردی پہنی اور در وازے اور دریچے سے گولی مارنی شروع کی اور ایسی غلولہ بازی کی کہ مفسد میدان پریٹ سے فراری ہوے اور ایک انمین کا مجروح وخستہ وہان پڑا رہا اور تمامی مجروحین کو وہ اٹھا کر لیگئے کوئی سپاہی ۸۳ رجمنٹ کا زخمی نہوا اور یہ باعث نہایت استعجاب کا ہی اور وہ گروہ جو کپتان ہال صاحب کے قتل کے واسطے گئے تھے اسی برامدہ کوٹھی مین کھڑے ہوکر براہ دروازہ ہاے مکان گولی مارنی شروع کین مگر کپتان صاحب مع عیال واطفال ایک اور راہ سے نکل کر مکان اسکول گھر مین بسلامت پہونچ گئے تھے جنرل لارنس کے بیٹے آئے لارنس صاحب نے جب آواز بندوق بجانب کوٹھی کپتان ہال صاحب کے سُنی تو وہ خود برائے تفتیش احوال اُس سمت کو روانہ ہوے راستے مین مفسدین نے اُنکو دیکھ کر بہ غلولہ تفنگ زخمی کیا مگر شکر خدا کا کہ زخم شدید نہین ہی بعد ازین مفسدین بجانب بازار روانہ ہوے اور بازار کو لوٹ کر جیلخانے مین جو پانچ قیدی تھے اُنکو رہا کرکے ڈاک بنگلے کو توڑ ڈالا اس عرصے مین اکثر باشندے شہر کے اسکول گھر مین آگئے اور تھوڑی سپاہ بھی واسطے حفاظت کے وہان پہونچ گئی اب یہ صلاح قرار پائی کہ قیام گاہ مفسدین دریافت کرنا چاہیے اور ہمین خیال کپتان ہال صاحب ایک گروہ سپاہ کا ہمراہ لیکر اسکول سے بجانب دفتر اجنٹی روانہ ہوے جب قریب دفتر مذکور کے پہونچے تو ایک گروہ مفسدین لبسر گروہی ایک شخص سوار جو غالب ہی کہ اودان سنگھ تھا نظر پڑا مابین مین گولیان چلین اور مفسدین پسپا ہوے مگر افسوس کہ بخیال حفاظت بارک واسپتال واسکول گھر کے اُسکا تعاقب نہوا مگر مفسد بھی بعد ازین وہان نہ ٹھہرے اور نہ پھر کبھی نظر آئے مفسدین وہان سے فراری ہوکر بمقام انندرا وارد ہوے اور مقام مذکور کو لوٹ کر اور گاڑی ہاے باشندگان کوہ آبو گرفتار کرکے اُنپر مال غارتگری بارکر کے بجانب سروہی روانہ ہوے مگر تعجب یہ ہی کہ کسی صاحب کا بنگلہ نہ لُٹا اور اکثر بنگلون مین تو مفسد گئے بھی نہین تا شام سب صاحب اسکول گھر مین جمع ہوے اور ہرچند مکان مین قلت تھی اور یہ بھی خیال تھا کہ شاید بوقت شب کچھ شغل کرنا ہو اور اسی لحاظ سے تمام شب گشت اور روند کرتے رہے مگر تمام شب بہ آرام گذری اور کوئی مفسد برو نہوا۔

اس ہنگامے مین صرف ایک صاحب یعنی لارنس صاحب بیٹا کرنیل لارنس صاحب کا زخمی ہوا مگر زخم خفیف زانوے چپ پر لگا ہی اور شام تک جتنے صاحب لوگ پہاڑ پر تھے سب آکر اسکول گھر مین جمع ہوے اور بخیال اسکے کہ شاید شب کو کچھ معرکہ رونما ہو برآمدے کے گرد ایک دیوار کھینچ کر اُسمین سوراخ کیے مگر مفسدین بہت ہوشیار تھے اور دوبارہ اُدھر کو نہ آئے جب یہ ہنگامہ ہوا اُسوقت ۶۵ انگریز کوہ مذکور پر موجود تھے اُسمین سے چھ یا آٹھ صاحب بیمار بھی تھے مگر تاہم اگر تاریکی نہوتی تو مفسدین کی سزا دہی کو کافی تھے۔

بظاہر یہ معلوم ہوتا ہی کہ مفسدین کوہ آبو سے باربرداری وغیرہ لیکر بجانب پنیورہ روانہ ہوے کیونکہ اُنکی چھاونی کی جگہ ہی۔

اور جو دس نفر انگریزان مع زن وبچہ وہان ہین اُنکے جانب سے بڑی فکر ہی۔

یہان سے روانہ ہوا اور مین نے یہ سمجھا تھا کہ میری والدہ کو بہ لباس ہندوستانی کوئی نہ شناخت کر سکیگا مگر ہمارے برقندازون نے اُسکو پہچان کر قتل کیا ہسبک صاحب جو اِس صدمے سے دیوانہ وار پھر رہا تھا اُسکو بھی مفسدین نے گرفتار کر کے قتل کیا اور دوبل صاحب اور اُنکے عیال و اطفال کو مفسدین نے ایک گانؤن سے لاکر جہان وہ پناہ گیر ہوے تھے اور بمقام چوک متصل کالپی لیجا کر رہا کیا مگر وہ سب تمازت آفتاب اور ماندگی سفر سے جان بر نہوے الا اُنکا ایک فرزند زندہ رہا۔

گورسراے راؤ نے اِس ضلع کا قبضہ کر لیا ہی اور اپنے عہدہ دار مقرر کیے ہین اور مہاجن اور متمول باشندون سے روپیہ بہ زبردستی لیتا ہی اور اُسکے بیٹے نے جسنے کالپی وغیرہ پر دخل کیا ہی مشہور ہی کہ اُسنے صرف باشندگان کالپی سے تیس ۳۰ ہزار روپیہ وصول کیا ہی۔

مصیبت اب یہ ہوئی کہ ہم اُس کمپنی مفسدین کے ہاتھ گرفتار ہوے جو خزانہ لیکر گوالیار کو جاتی تھی صورت اُسکی یہ ہوئی کہ ہم بمقام کوواری مقیم تھے اور کمپنی مذکور آکر بمقام باگرہ فروکش ہوئی اور بفور سُننے اِس خبر کے کہ ہم فلانے مقام پر ہین وہ دوڑ پڑے اور یہان آکر ہمکو گرفتار کر کے لیگئے اور چھ روز ہمکو قید رکھا جو مال و اسباب ہمارے پاس تھا سب لوٹ لیا وہان سے رہا ہو کر جو ہم روانہ ہوے تو راؤ صاحب کے آدمیون نے ہمکو گرفتار کر کے مقام اوریا مین لاکر کے جب مفسدین للت پور یہان آئے تو ہمکو اُنکے حوالے کر دیا مگر شکر خدا کہ اُسکے احسان سے ہم سب کی جان بچی رہی بعد ازین راؤ کے بیٹے مسمی تانتیا نے جو کالپی مین تھا ہمکو گرفتار کیا اور چاہتا تھا کہ ہمکو بمقام کانپور پاس نانا راؤ کے روانہ کرے کہ ایسے مین خبر شکست نانا راؤ کی اُسکے پاس پہونچی اور ہماری روانگی نہوئی اِس خبر کے بعد ہمپر کچھ کچھ رعایت بھی ہونے لگی اور ہم بطور قیدی نہ بطور مظلوم رہنے لگے مین نے ایک ترکیب نکال کر چٹھی اپنے حال کی بخدمت جرنل نیل صاحب بمقام کانپور روانہ کی اُسکے جواب مین صاحب ممدوح نے کئی پروانے بنام راؤ مذکور اِس مضمون کے جاری کیے کہ ہمکو روانہ کانپور کرے راؤ مذکور نے اول نہایت تامل کیا مگر جب اور کچھ بن نہ آیا ناچار ہمکو روانہ کیا اور ہم بتاریخ ۴۔ ماہ حال (شاید ماہ اگست سے مراد ہو) بمقام کانپور بسلامت وارد ہوے

کوہ آبو

سپاہ جودھپور لجن نے جو یہان تعینات تھی بتاریخ ۲۱۔ ماہ اگست درمیان چار اور پانچ بجے صبح کے ہنگامہ برپا کیا صورت اِسکی یہ ہوئی کہ کپتان ہال صاحب کمانڈنٹ نے اِس سپاہ کی ایک کمپنی کو حکم دیا کہ مقام ارنیورہ سے بمقام انندرا روانہ ہو اور یہ بھی کہا کہ ہم بھی مقام مذکور مین آشامل ہونگے اور وہان سے ایک گانؤن پر جو متصل مقام مدارا کے راستۂ ڈیسا پر واقع ہی چڑھائی ہوگی کیونکہ اُس جانب چند ٹھاکرون نے غارتگری شروع کی ہی بشب بستم اگست کمپنی مذکور بمقام انندرا وارد ہوئی یہ مقام دو میل کے فاصلے پر گھاٹ یعنی دامن کوہ سے اور سات میل چھاونی سے واقع ہی اُسی شب قریب ۷۵ سپاہی کمپنی مذکور کے کوہ متصلہ پر چڑھ گئے اور وہان جاکر اپنے باقی ماندہ سپاہیون کو طلب کیا اور کہا کہ ہنگامہ برپا کر کے تمام انگریزون کو قتل کرو۔

اور بچے اور ایڈورڈ اور مین اور ایک بچہ اسقدر تو ہم آدمی تھے مگر ہمارے ساتھ کسی کے کچھ کھانا سوائے دو بسکٹ اور رورٹ جو ایک قسم کا کھانا ولایتی ہوتا ہے اور قدرے چاے کے موجود نہ تھا اُن دو بسکٹ مین سے ایک میرے پاس تھا اور دوسرا ایبی صاحب کی میم کے پاس الغرض تین روز تک ہمکو فاقہ تھا کیونکہ آرورٹ تو بچون کے واسطے ہمنے رکھچھوڑے تھے اور کوئی کوئی میم کسی وقت کچھ اُسمین سے کھالیتی تھی ہم باقی ماندہ کو کبھی نان آردنیم پختہ ملجاتی تھی اسپر بھی زیادہ سختی یہ تھی کہ گرمی کشتی پر بشدت تھی اور ہم مین سے کسی کے پاس دوسرا جوڑا پارچہ پوشیدنی کا نہ تھا اور اگر کسی کے پاس کوئی شوز اضافہ بھی تھی تو وہ مفسدین نے لوٹ لی تھی ایک شب ہماری کشتی کو مفسدین نے روکا اور ہم وہان سے کچھ خوش آمد اور کچھ پیشکش کرکے بچ گئے مگر اُنھون نے دوسرے گانون والون کو اطلاع ہمارے آنے کی دی اور اُنھون نے کشتی گرفتار کرکے کنارے پر لگادی اور طلب کا ہاتھ دراز کیا وہ قریب دوسو آدمیون کے تھے اور اُنکا سردار بھی اُنکے ساتھ تھا جو کچھ اُنھون نے طلب کیا اور ہمارے پاس موجود تھا وہ ہمنے اُنکو دیا کپتان اور صاحب نے سردار کو بخوش آمد اور چاپلوسی کہا کہ ہم تمھارے اختیار مین ہین چاہو مارو چاہو زندہ رکھو مگو ہمارے مارنے سے تمکو کچھ فائدہ نہین ہوگا آیندہ تمکو اختیار ہے غرض ایسی خوش آمد آمیز باتون سے سردار مذکور بہت خوش ہوا اور اُسنے ہمکو چھوڑ دیا مگر یہ کہا کہ کپتان ریڈ صاحب ایک چٹھی اِس مضمون کی لکھدین کہ اُنسے یہان کوئی کسی طرح پر مزاحم نہین ہوا ہے یہان سے روانہ ہوکر راستہ قلیل طے کیا تھا کہ یہ صلاح قرار پائی کہ آگے جانا مناسب نہین اور بہتر ہے کہ بالومان سنگھ کے قلعے مین چندے اقامت کرین غرض وہان گئے اور پانچ روز تک بطور چاکرکشان اُنکے کارخانے مین دال روٹی کھاکر بسر کرتے رہے اور بباعث تعفن اور غذاے مختلف کے اکثر بچے بیمار ہوگئے بلکہ نوبت یہانتک ہوئی تھی کہ اگر چندے دیگر وہان اور قیام ہوتا تو مین اِس بیان کے کرنے سے محروم ہوتی یعنی مین زندہ ہوتی اور نہ یہ حال لکھتی القصہ ہم مین سے کسی کو باعث نہ معلوم ہوا کہ راجہ نے ہمکو اتنے دن اپنے پاس کیون رکھا مگر بعد ازان کچھ ملاح اور سپاہی ہمراہ دیکر روانہ کیا مگر یہ سپاہی ایسے تھے کہ جب کوئی وقت آتا تو وہ کنارہ کش ہوجاتے تھے جب ہم قلعہ سے روانہ ہوے تو ایک مقام پر جسکا نام نجور تھا پہونچے وہان ہماری کشتی کو مفسدین نے روکا اور جو افسر سپاہ راجہ نے ہمارے ساتھ کیا تھا اُسنے ہماری حفاظت کے واسطے اقرار ڈھائی سو روپئے کے دینے کا کیا جب ہماری کشتی روکی گئی تھی تو ہم سب کشتی مین چھپتے پھرتے تھے اِس دار و گیر مین ایڈورڈ صاحب اور متیہوس صاحب تو مارے گئے مگر بوشیر صاحب بچ رہے فقط

اوریا

پسانا صاحب مع گرنٹھ صاحب کے جو اِس مقام سے فراری ہوکر جان بہ سلامت لیگئے تھے اِسطرح حال ہنگامہ مقام اوریا جو بتاریخ ۱۴ ماہ جون واقع ہوا تھا بیان کرتے ہین۔

ہنگام قریب آنے مفسدین جھانسی کے راقم مع اپنے اور گرنٹھ صاحب کے عیال و اطفال کے بتاریخ ۱۴ جون

سارجنٹ میجر اور لفٹنٹ برایٹ صاحب تو مارے گئے مگر مجکو ایک گولنداز نے بچاکر سرائے بیگم گنج مین پوشیدہ رکھا اور بعد ازان تبدیل لباس کراکر مجکو وہان سے روانہ کیا جب ہم صوبہ دار مذکورۂ بالا سے گفتگو کر رہے تھے اُسوقت پندرہ یا سولہ سوار اور دس یا بارہ پیدل سپاہی دریا کی تلاش باقی ماندہ صاحبان جو کشتیون پر تھے گئے اور ہمنے بگوش خود آواز تفنگ جانب دریا سے سُنی تھوڑے عرصے کے بعد سواران مذکور واپس آئے اور بیان طراز ہوے کہ اُنھون نے کرنیل گولڈنی صاحب اور چھ اور صاحب لوگون کو قتل کیا اور تین صاحب لوگ بھاگ گئے جب مین بتاریخ ۱۰ — بمقام ٹانڈہ آیا تو وہان لوگون کی زبانی سُنا کہ چھ یا سات صاحب لوگ تو مارے گئے اور دو یا تین کو زمینداران ضلع گورکھپور نے بچالیا بعد ازین مین براہ متولپور اور شاہ گنج اور جونپور کے ادھر چلا آیا کپتان ریڈ صاحب ڈپٹی کمشنر اور کپتان اُور صاحب اسسٹنٹ کمشنر اور برد وفورڈ صاحب اور کپتان تھربرن صاحب راجہ مان سنگھ کے پاس پہونچے اور راجہ نے اقرار اُنکی حفاظت اور پناہ دہی کا کیا جب مین بمقام متولپور مین تھا تو مین نے سُنا تھا کہ صاحبان مذکورۂ بالا بہراہی و حفاظت گارد راجہ مان سنگھ بسواری کشتی اپنے اپنے عیال و اطفال کے پاس جاتے ہین اور بمقام ٹانڈہ امیرے یہ گوش زد ہوا تھا کہ فنس جرلڈ صاحب کرانی دفتر صاحب ڈپٹی کمشنر اور سارجنٹ برسٹ صاحب کچھ سارجنٹون کے عیال و اطفال لیکر براہ سلطان پور الہ آباد کو جاتے تھے کہ مع زن و بچہ راستے مین مارے گئے اور مجھے کچھ معلوم نہین کہ اُن صاحبون کا کیا حال ہوا جو ہمارے پیچھے کشتیون پر بوقت روانگی فیض آباد سے سوار ہوے تھے۔

فنس جرلڈ صاحب کی میم کو جو جو مصائب اور صعوبات مقام فیض آباد سے روانہ ہوکر پیش آئے تھے اُنکا بیان ذیل مین کیا جاتا ہی۔

بتاریخ ۶ — جون مین یعنی میم صاحبہ موصوفہ قلعہ راجہ امام سنگھ مین گئی وہان اور بھی کچھ عیسائی پناہ گیر تھے مگر افسوس میرا ایڈورڈ صاحب یعنی شوہر مجھسے چند گھنٹہ پیشتر وہان سے روانہ ہوچکا تھا پوربیون نے راجہ امام سنگھ کو پیغام بھیجا کہ سب انگریزون کو اُنکے حوالے کردے راجہ نے بجواب کہلا بھیجا کہ کوئی صاحب میرے یہان نہین ہی پھر اُنھون نے دوبارہ سوال کیا کہ جو میم وغیرہ ہون اُنکو دیدے یہ سُنکر راجہ نے اُسی شب حکم دیا کہ آٹھ سو جوان ہمراہ میم صاحبون کے جاوین اور ہمکو اپنے قلعہ مین سے روانہ کردیا مین صاحب ڈپٹی کمشنر کی میم کے ساتھ ایک گاڈی پر سوار تھی ہم آٹھ بجے شب کے روانہ ہوے اور سولہ میل سے زیادہ فاصلے تک راستا بچاتے ہوے کھیتون مین سے جاتے تھے اثنائے راہ مین بباعث صدمہ گاڈی کے تین روز رہے تھے آخرکار بوقت صبح ہم گھاٹ پر پہونچے وہان ایک کشتی ہمارے واسطے موجود تھی اور ہم ۲۹ آدمی اُسمین سوار ہونے والے تھے تفصیل سوارون کی یہ ہی کپتان ریڈ صاحب ڈپٹی کمشنر مع میم صاحبہ اور دو بچے کپتان تھربرن صاحب مع میم اور بچے کے اور اُنکی میم صاحبہ کے ایک اور ہونے والا تھا کپتان ڈاسن صاحب مع میم اور چار بچے کپتان بی صاحب مع میم اور اُنکی سالی مع پانچ بچون کے لفٹنٹ براڈفورڈ صاحب اور میم ہرسٹ صاحب مع میم

پیش آنے کا کیا ایک میم کو جسکے عنقریب بچہ ہونے والا تھا اُسکا شوہر جو کپتان ۲۲ رجمنٹ کا تھا چھاونی مین لیگیا اور اُسنے وہان سپاہ سے کہا کہ اگر تم مجکو مار ڈالوگے تو اس میم کی حفاظت ضرور کرنا یہ سُنکر ایک حوالدار جسکا مکان قریب اُس جانب دریا کے تھا اُٹھا اور بہ اجازت سپاہ دونون کو اپنے مکان مین لیگیا اور ایک ڈاکٹر بھی اُنکے پاس سپاہ نے بھیجدیا بعد فساد کے بھی سپاہی افسران انگریزی کی سلامی دیتے تھے اور اُنکے ساتھ باادب پیش آتے تھے بلکہ اکثر سپاہی تو آبدیدہ ہوکر نہایت تاسّف ظاہر کرتے تھے اور بیان کرتے تھے کہ ہمارا کچھ چارہ نہین ہے جب سب سپاہ نے ہنگامہ برپا کیا ہم بھی ناچار اُنکے شامل ہوگئے القصہ فیض آباد سے روانہ ہوکر یہ سب افسر بمقام اجودھیا وارد ہوے وہان کے رئیس نے اُنکی بہت خاطرداری کی اور بہ تواضع وتکریم پیش آیا اور اُسنے اقرار بہم پہونچائے بڑی کشتیون کا کیا مگر وہان سے روانہ ہوکر جو نو دن اُنکو راستے مین گذرے اُن دنون مین اُنکو بڑی صعوبتین رونما ہوئین اور بعضے بعضے مقام سے تو بمشکل جان بر ہوے کیونکہ اگر گڈھی ہاے خام جو برلب دریاے گھاگھرہ واقع ہین اور اُنمین مسلح مفسد آمادہ بفساد جمع تھے اُنکے ہاتھ سے بچنا فی الحقیقت بہت مشکل تھا۔

ایک صاحب ہیوگل نواز تو پخانہ مسمّی جارج دی ہمن اسطرح پر اپنا حال بیان کرتا ہے کہ جب ہم کشتی پر سوار ہوتے تھے تو ہمنے دیکھا کہ سپاہی ۲۲ رجمنٹ کے بجانب خزانۂ سرکاری روان اور دوان تھے اُس روز کپتان ڈرم منڈ صاحب کوٹھی مین جہان خزانہ بہ نظر حفاظت رکھا تھا دو لاکھ چالیس ہزار روپیہ موجود تھا غرض کہ فیض آباد سے روانہ ہوکر بیگم گنج مین جو قریب دس میل کے فاصلے پر نیچے فیض آباد کے ہے پہونچے وہان دیکھا کہ مفسد جمع ہین قریب نواخت یک ونیم گھنٹے کے اُن لوگون نے ہم پر بندوقین سر کین وہان قریب آٹھ یا نو سو مفسد جمع تھے اُنمین سے سو آدمیون نے ہم پر وار کیا تھا مگر ہم اُنسے چھ سو گز کے فاصلے پر تھے اور کرنیل گولڈنی صاحب نے یہ صلاح دی کہ دوسرے کنارے کی جانب گھاگھرہ کے کشتی لیجاوین اُدھر جاتے ہوے ہماری کشتی ایک جھاؤ کے کھیت مین اٹک گئی مفسدون نے کشتیون پر سوار ہوکر ہمارا تعاقب کیا ہم بھی اُس کھیت سے بجانب کشتی جو آگے تھی روان ہوے اب ہم مین اور مفسدین مین چالیس یا پچاس گز کا فاصلہ باقی رہ گیا تھا اُس دوران دوش مین میجر فلسن صاحب غرق آب ہوگئے اور سارجنٹ میجر اور لفٹنٹ برایٹ صاحب اور راقم چٹھی گرفتار ہوگئے مفسدین ہمکو مقام قیام گاہ بدمعاشان پر لے گئے وہان ۱۔ رجمنٹ اور ۳۔ رجمنٹ پیادہ ہندوستانی اور ۱۔ رجمنٹ سوار ان کشادہ موجود تھے القصہ ہمکو روبرو صوبہ دار کے جو کمانڈنگ مفسدین کا مقرر ہوا تھا لیگئے مین اُسکا نام نہین جانتا مگر وہ ہندو تھا اور ۱۔ رجمنٹ مین سابق ملازم تھا آدمی معمّر اور پتلے جسم کا تھا قد اُسکا پانچ فٹ آٹھ انچ بلند تھا اور بال سفید تھے اُسکے چہرے پر کوئی بال نہ تھا اور رنگ سیاہ تھی جب ہم اُسکے روبرو پہونچے اُسنے ہم سے سوال کیا کہ تم کون ہو ہمنے جواب دیا کہ ہم فلانے ہین بعد ازین اُسنے اہل اسلام سے تو قرآن کی اور ہنود سے گو یعنی گاؤ کی قسم اِس بات کی لی کہ وہ ہمکو نہ مارینگے اور قسم لیکر ہمکو چھوڑ دیا جب ہم وہان سے روانہ ہوے تو دو سپاہی ۷۔ رجمنٹ کے آگے بڑھے اور ہم پر حملہ آور ہوے اُنکی گولیون سے

راجہ مذکور اور اُسکے فرزند کے بخوبی پایۂ تحقیق کو پہونچا بعد تحقیقات اور ثبوت جرم حکم اُڑا دینے کا توپ سے نسبت ہر دو مجرموں کے نافذ ہوا اور بتاریخ ۱۸- وقت صبح تعمیل اس حکم کی حاطہ کوٹھی رزیڈنسی مین عمل مین آئی-

فیض آباد مین مضافات ملک اودھ

بتاریخ ۸- ماہ جون بوقت شب ششم اودھ پیادگان نے بیوگل ہنگامہ پردازی کا بجایا اور ۲۲ رجمنٹ ہندوستانی نے اُسکی تعمیل کی اور ہر ایک سپاہی اپنے ہتھیار لینے کو دوڑا یہ خبر سُنکر میجر فلسن صاحب نے اپنی سپاہ کو حکم دیا کہ توپون پر جاوین وہ بموجب حکم کے چلے مگر دوم کمپنی ۲۲ رجمنٹ نے جو توپون پر تعینات تھی جمع ہوکر سنگین اپنی آگے کر دین اور کسی گولنداز کو توپ کے قریب نہ آنے دیا بعد ازین میجر فلسن صاحب نے حکم آگے بڑھانے توپون کا دیا مگر سپاہ مذکور نے اُسکی تعمیل بھی نہونے دی اور نہ کسی افسر کو نزدیک توپون کے آنے دیا-

بیان ہنگامہ پردازی سپاہ ۲۲ رجمنٹ کا عجب تماشے کا ہے یعنی گو اُنھون نے فساد کیا مگر ہنگام فساد مین بھی اپنے افسرون کی جان اور مال کی حفاظت کی اُنکے بنگلہ کو بچایا اور گاردہاے سپاہ میگزین اور دیگر اسباب سرکاری پر تعینات کیے اور جا بجا پہرہ ہاے جنگی نصب کیے تاکہ دہاتی اور شہری لوگ دست غارتگری دراز نہ کرین اور ایک کونسل سب سپاہ کی واسطے انتظام آیندہ کے قرار دی اُسمین فسٹ صاحب کے رسالے والون نے صلاح بیچ قتل کرنے افسران انگریزی کے دی مگر ۲۲ رجمنٹ نے اُسکے خلاف راے دی اور سب افسران انگریزی کو کہا کہ تم جہان چاہو وہان چلے جاؤ بلکہ اپنے اسلحہ خانگی اور اسباب بھی اپنے ساتھ لیجاؤ مگر اسباب وسامان سرکاری نہ ملیگا کیونکہ وہ سب اب شاہ اودھ کا مال ہی یہ سُنکر افسرون نے کشتیان واسطے سواری اور باربرداری کے طلب کین سپاہ نے ایک رسالہ دار کو جو کمشنری جنرل مقرر ہوا تھا حکم دیا کہ کشتیان ہم پہونچا دو اُسنے کشتیان دین مگر ایسی چھوٹی تھین کہ سوائے ایک دست بقچے کے افسران مذکورین اور کچھ ہمراہ نہ لے سکے وقت روانگی مفسدین نے نو سو روپیہ خزانہ سرکاری مین سے نکال کر واسطے خرچ راہ کے اُنکو دیا یہ حال دیکھ کر جب افسران مذکورین نے پھر اُنکو فہمایش درباب رفاقت کے کی تو اُنھون نے بادب تمام جواب دیا کہ ہم اب زیر حکم اپنے ہندوستانی افسرون کے ہین اور صوبہ دار میجر ۲۲ رجمنٹ کا کمانیر چھاونی مقرر ہوا ہی اور ہر ایک کمپنی نے اپنے اپنے افسر کو سردار مقرر کیا ہی-

جس روز افسران انگریزی اس مقام سے روانہ ہوے تھے اُسی روز خبر آنے، ۱ رجمنٹ کی جو مستعد بہنگامہ پردازی تھی پہونچی بلکہ ایک روز پیشتر حسب معمول گاردرسد کا بھی فیض آباد مین آگیا تھا اور دوسرے روز گاردآخر، ۱ رجمنٹ مذکور کا بر لب دریا وارد ہوا کرنیل اوبراین صاحب متعلق ششم پیادگان اودھ اور اندرس صاحب متعلق ۲۲ رجمنٹ اور لفٹنٹ گوردن صاحب ششم پیادگان اور لفٹنٹ پرسیول صاحب متعلق توپخانہ مقام دیناپور مین بسلامت پہونچے اور دو افسر جو اُنکے ساتھ کشتی پر سوار ہوے تھے کسی مقام پر اثناے راہ مین بارادہ جانے گورکھپور کے اُتر گئے تھے اور شاید مفسدین کے ہاتھ سے کہین مارے گئے ہونگے راجہ مان سنگھ نے جسکو شاہ دہلی نے سپہ سالار ملک اودھ کا مقرر کیا تھا بہت مہم لوگون کو اپنی حفاظت مین رکھا اور اقرار بہ مہربانی

اُنکو قتل کرینگے یہ خبر سُنکر ایک سَو سپاہ پیادہ مندراجی اور چند سواران مندراجی واسطے حفاظت جیلخانہ کے روانہ کیے گئے اور چند لحظہ تمام سپاہ پہرہ وغیرہ کی اپنے اپنے مقامات پر مستعد ہوگئی اور دو ضرب توپ مع ۱۹ نفر گولندازان گورہ اور ایک سَو سپاہ پیدل اور باقی ماندہ سواران مندراجی کمربستہ طیار ہوے کہ جہان ضرورت ہو وہان روانہ ہون پہرہ ہاے جنگی سوار اور پیادے کے گرد رزیڈنسی کے قائم کیے گئے اور دو غول سوارون کے بطور پترول گرد چھاونی کے گشت کرنے پر آمادہ کیے گئے قریب ایک بجے تک کوئی واردات وقوع مین نہ آئی اِس نظر سے وہ سپاہی جو کام پر تعینات نہوے تھے اپنے اپنے بستر پر جاکر لیٹ رہے لیکن آدھے گھنٹے کے بعد اندیشۂ فساد جو دلون مین تھا ظاہر ہوگیا اور لین کی طرف سے آوازہاے تفنگ گوش زد ہونے لگی آخرش یہ خبر بایۂ صداقت کو پہونچی اور تمام فوج ہمراہی دوبارہ طیار ہوئی عرصۂ قلیل کے بعد بعضے افسر ہندوستانی اور کوارٹر ماسٹر سرجنٹ رزیڈنسی مین آئے اور صداقت خبر رہائی چند مقیدین کی کی اور بیان کیا کہ چند بدمعاشون نے یہ ہنگامہ کرکے تفنگ اندازی کی تھی انسپیر شمار سب سپاہ کا ہوا جس سے معلوم ہوا کہ آٹھ سپاہی ۵۲ رجمنٹ کے اور ایک سپاہی گارد عقب کا مع اپنے ہتھیارون کے مفرور تھے۔

اِس عرصے مین شور و غل آتش زدگی کا بلند ہوا اور دریافت ہوا کہ ایک چھوٹا سا بنگلہ جو قریب لین کے واقع تھا مفرورین مذکور نے جلایا تھا تمام سپاہی ہمراہی صبح تک مسلح رہے اور کوئی علامت فساد کی ظاہر نہوئی سوائے ازین دلیل اور قواعد وغیرہ حسب دستور سب ہوا اور ظاہر مین کوئی علامت ہنگامے کی موجود نہ تھی اور سپاہ سب نیک رویہ معلوم ہوتی تھی۔

قریب تین بجے صبح کے وہ قیدی جنکی رہائی مشہور ہوئی تھی جیلخانے سے لاکر توپخانے مین رکھے گئے اور جو سپاہ مندراجی جیلخانے پر تعینات ہوئی تھی اُنپر کئی گولیان آئین مگر کسی کو آسیب نہ پہونچا اور نہ سرکرنے والا اُن گولیون کا معلوم ہوا۔

اِس سے بھی زیادہ وحشت انگیز تر واقعات درپیش ہوے یعنی قریب عرصہ دو یا تین مہینے سے راجہ شنکر شاہ جو خاندان راجہ گونڈ مین سے ہے تدابیر واسطے بربادی صاحبان انگریز مقیم جبلپور و آتش زنی بنگلہ ہا و غارتگری خزانہ ورعایا مین مصروف تھا اور اُسکے ساتھ رگھوناتھ شاہ اُسکا فرزند و دیگر مفسدین سازش رکھتے تھے اِس سرکشی کی اطلاع صاحب ڈپٹی کمشنر لفٹنٹ کلارک صاحب کو پہونچی صاحب موصوف نے ایک چپراسی کو بلباس فقیرانہ واسطے دریافت حال کے روانہ کیا اور اُسکی زبانی صداقت خبر کی ظاہر ہوئی لہذا حکم ہوا کہ ایک گروہ کثیر سپاہ پولس کا اوپر بنگلہ کلارک صاحب کے جمع ہوا و جب وہ سب جمع ہوے تو صاحب موصوف اُنکو لیکر بجانب مکان راجہ مذکور روانہ ہوے جب مکان قریب ایک میل کے فاصلے پر رہا تو صاحب موصوف سوارون کو لیکر دوڑ پڑے اور جاکر گانوں کو گھیر لیا اور بروقت پہونچنے سپاہ پیدل پولس کے مفسدین کو گرفتار کرلیا۔

دو روز تحقیقات اِس مقدمہ کی روبرو لفٹنٹ کلارک صاحب کے ڈپٹی کمشنر جبلپور اور لفٹنٹ ڈاوگلٹن صاحب ڈپٹی کمشنر اضلاع منڈل اور کپتان مولسن صاحب متعلقہ ۵۲ رجمنٹ ہندوستانی کے ہوتی رہی اور جرم سرکشی کا نسبت

ناگود

بتاریخ ۱۴- ماہ ستمبر خبر اس امر کی بمقام ناگود پہونچی کہ مفسدین دیناپور و رام گڈھ بمراہی جرگو سین مفسد کے مقام باندا سے روانہ ہوکر عازم ناگود ہین بشب ۱۶ مفسدین مذکور بفاصلہ ۲۰ میل کے مقام مذکور سے تھے اور عہدہ داران ہندوستانی نے بیان کیا کہ مردم مقام مذکور ہمراہ اُنکے رہ کر مستعد جنگ و پیکار ہونگے ہمین خیال ایک مقام واسطے جنگ گاہ کے برلب نالہ آب تجویز ہوا جو سامان جنگ کا فاضل تصور کیا گیا تھا اُسکو خلاصیان رجمنٹ نے باندا و سپاہ مذکور چاہات قرب جوار مین ڈال دیا اور طیاری جنگ کی عمل مین آئی۔

ایک صاحب اسطرح بیان کرتے ہین کہ بتاریخ ۱۶- وقت نواخت نو گھنٹہ صاحب کلکٹر نے کہلا بھیجا کہ مفسد قریب ہین اور صبح کو ہمپر حملہ آور ہونگے اُسی وقت رجمنٹ موجودہ کو پریٹ کا حکم ہوا اور اُنکے سامنے آٹھ سو ہتھیار جو فاضل تھے توڑے اور جو چھپنی تو یین موجود تھین اُنمین میخ ماردی بعد اسکے رجمنٹ بجانب کمپو روانہ ہوئی جب ہم سب کمپو مین پہونچے صاحب کمانڈنگ افسر نے چاہا کہ رجمنٹ کو آگے بڑھا دے اور قریب دو سو گز آگے گئے تھے کہ ایک سپاہی نے جو گارد اول مین تھا حکم مقام کا اور طیاری ہتھیار کا دیا اور اُسکے حکم کی سب رجمنٹ نے تعمیل کی جب ہمنے آواز بنا دیق کے پُر کرنے کی سُنی ہمکو یہ خیال آیا کہ وقت کو غنیمت سمجھ کر بھاگ جانا چاہیے اور ہمنے ایسا ہی کیا اور کسی سپاہی نے ہمپر گولی نہ چلائی ایک افسر جو پیادہ تھا اُسکو اُنھون نے گرفتار کیا اور جا بجا پھرایا بعد ازان کسی نے کہا کہ اُسکو مار ڈالو مگر اور سپاہیون نے اُسکو نہ مارنے دیا اور کہا کہ مارنے سے کیا ہوگا اُسے چھوڑ دو بعد از پندرہ روز کے ہر زہ گردی اور بیابان نوردی کے ہم بمقام مرزاپور وارد ہوے اور ہمارے ساتھ دو سو پچاس سپاہی وغیرہ جو شامل ہمارے تھے مقام مذکور مین آئے بعد از ہم لوگون کے بھاگ جانے کے سپاہ واپس ناگود کو روانہ ہوئی اور وہان تمام میگزین درمیان سپاہ ۱۴ و ۵۰ رجمنٹ کے اور درمیان پلٹن رام گڈھ کے جو دوسرے روز مقام مذکور مین وارد ہوے تھے برابر تقسیم کر دیا سپاہ مذکور دو روز ناگود مین رہی اور اس عرصے مین تمام بنگلہ جلاکر بجانب باندا واپس روانہ ہوئی صوبہ دار ۵۰ رجمنٹ جو نہایت حرام زادہ اور واقف زبان انگریزی سے تھا میجر جنرل فوج مذکور کا مقرر ہوا اس فوج کو صرف اسی ہزار روپیہ خزانے سے دستیاب ہوا سب افسر انگریزی بسلامت مقام مرزاپور تک پہونچے اور راستے مین سوائے شدائد موسم کے اور کسی طرح کی تکلیف منجانب مفسدین نہوئی۔

جبلپور

۵۲ رجمنٹ ہندوستانی جو یہان مقیم تھی مدت تک نمک حلال رہی مگر اُنکی وفاداری پر بدگمانی بہت تھی اور اس امر کے انتظار تھے کہ دیکھیے کب تک یہ ایسے نمک حلال رہتے ہین سپاہ رجمنٹ مذکور کو کہا گیا تھا کہ اگر وہ نمک حلال سرکار رہینگے تو اُنکو دو چند بھتا ملیگا اس اقرار سے بہت کام نکلا یعنی ماورائے اُنکے اپنے فساد نہ کرنے کے اُنھون نے فرو کرنے ہنگامے مین جو بندیلون نے برگنہ سرحدات پر کیا تھا خوب کوشش کی بتاریخ ۱۵ ستمبر وقت نواخت نو گھنٹہ شب یہ خبر پہونچی کہ سپاہ مستعد اس امر پر ہے کہ جو لوگ بجرم ہنگامہ پردازی مقید ہوے ہین اُنکو جیلخانے سے رہا کرین اور جتنے انگریز مقام مذکور پر موجود تھے

سپاہی گورہ بھی زخمی ہوے تھے۔

حیدرآباد

بماہ جولائی افواج نظام حیدرآباد خودسر ہوگئی ۱۲ نفر سواران اول رسالہ نظام جنھون نے بمقام اورنگ آباد مفسدہ پردازی کی تھی بتاریخ ۷۔ جولائی گرفتار ہوکر واسطے سزاے اعمال قبیحہ سپرد صاحب رزیڈنٹ بہادر کے کیے گئے تھے اس امر سے جس سے نظام اور اُنکے رکن سلطنت کی نمک حلالی بہ نسبت سرکار انگریزی کے ظاہر ہوتی تھی شہر والون کو نہایت تعجب ہوا بلکہ سب لوگ متوحش ہوگئے بتاریخ ۱۷۔ ایک گروہ کثیر نے جمع ہوکر محل نظام کو نرغہ کرلیا اور بہ سختی و درشتی پیش آکر طلبگار رہائی مجرمان مذکورۂ بالا ہوے یہ گروہ اول مولوی صاحب کلان کے مکان پر جاکر مستدعی حکم اور دعا کے ہوے مگر جب مولوی صاحب نے حکم دینے سے انکار کیا بلکہ اس امر کے باز آنے کی فہمایش کی تو اُنھون نے اپنا غصہ مولوی صاحب پر چھاڑا یعنی اُنھین کا سر دوش سے اول جدا کیا بعد ازین وہ سب بجانب محلات روانہ ہوے اور جاکر محل کو گھیر لیا اور شور و غل مچانا شروع کیا اور درخواست رہائی مجرمان کی کی یہ خبر فوراً صاحب رزیڈنٹ کو دی گئی اور صاحب موصوف نے اسکی اطلاع صاحب کمانڈنٹ کنٹنجنٹ فوج نظام کو بذریعہ تار برقی دی حکم مناسب کرنیل فورڈ صاحب کمانڈنگ توپخانہ کو بھی دیے گئے توپ جو علامت اندیشہ کے ظاہر کرنے کے واسطے مقرر تھی سر ہوئی اور پریٹ پر جو چہارم توپخانہ موجود تھا اُسکے ساتھ افواج مفصلہ ذیل شامل ہوگئی چار توپین توپخانہ اسپی اور ہفتم سواران کشادہ سوم رجمنٹ گورہ اور یکم اور ۲۲ اور ۴۱ اور ۴۳ رجمنٹ ہاے ہندوستانی منجملہ انکے نصف توپخانہ اسپی اور دو رسالہ ہفتم سواران کشادہ اور بہت سے پیدل سپاہی بجانب کوٹھی رزیڈنسی روانہ ہوے اور وہان پہونچ کر میجر برانس صاحب کے توپخانے کے ساتھ جو کام مین وہان مصروف تھے شامل ہوگئے یہ کوٹھی شہر سے باہر بفاصلہ چند میل چھاونی سے تعمیر کی گئی ہے رکن سلطنت سالار جنگ نے صاحب رزیڈنٹ کو کہلا بھیجا کہ ایک گروہ کثیر شہر سے وقت شب بہ ارادہ حملہ آوری کے کوٹھی کی طرف روانہ ہوے ہین اور عجب نہین کہ وہان آکر فساد کرین یہ خبر سنتے ہی طیاری جنگ شروع ہوئی اور سوارون کو حکم آگے جانے کا ہوا اور جسوقت توپخانہ احاطہ رزیڈنسی سے باہر نکلا اُسی وقت گروہ مذکور نظر آئے توپخانے نے بہ مجرد دیکھنے کے گولہ رانی شروع کی اور تھوڑے عرصے مین مفسدین کو منتشر کردیا اکثر مفسدین میدان جنگ مین کشتہ پڑے تھے اور بہت مفسد گرفتار ہوکر پھانسی پاگئے۔

سواے حیدرآباد کے اس نواح مین اور چند مقامات مین بھی مفسدہ پردازی ہوئی تھی مگر وہ ایسی نہین کہ اُسکا بیان علحدہ علحدہ تحریر کیا جاوے لہذا اُنکے نام ذیل مین درج کرکے اکتفا کیا گیا وہ مقامات یہ ہین اسیرگڈھ گولاپور۔ اور دو چار اور چھوٹے چھوٹے مقامات تھے جنھین فساد نے کچھ منھ دکھایا تھا مگر اقبال صدومال سرکار دولت مدار کے ہاتھون منھ کی کھاکر پشت دکھاکر بیٹھ گیا تھا اور اُسکے بانی مبانی سیاست حکومت سرکار سے سزاے اعمال نکو ہیدہ کو پہونچ کر نیست و نابود ہوگئے تھے۔

نکال دیا تھا تمام مقامات مین منتشر ہو گئی یہ سپاہ سب سے زیادہ مفسد تھی کار قتل و خونریزی مین اور سپاہیون سے گوے سبقت لیگئی تھی آخر کار یہ بھی روبفرار لائی اور سپاہ سکھ ایک طرف کو اور سپاہ ہندوستانی بجانب دیگر فرار ہوگئی اور شہر مین دوبارہ صورت امن کی پیدا ہوئی تمام میم لوگ اور صاحبان ملکی کو حکم ہوا کہ ٹکسال مین جاکر رہین یہ مکان بہت مضبوط تھا اور اُسکے بالاخانے پر مورچال کے موقع موجود تھے اور شہر بنارس مین آئین جنگی جاری ہوا جو مفسد گرفتار ہوکر آتا تھا اُسکو پھانسی ہوتی تھی چھ چھ اور دس دس مفسدین کو ایک ایک مرتبہ پھانسی دی گئی اور چند عرصے کے بعد کمک کلکتے سے آگئی اور اُسنے افکار آیندہ بھی رفع کر دیے اس کمک کی سرداری مین کرنیل تیل صاحب تھے اور فوج مندراس فیوزلیر رجمنٹ تھی۔

ایک صاحب جو اس فسدے مین موجود تھے اسطرح پر حال بیان کرتے ہین کہ میری دانست مین کبھی انگریزون نے اسقدر شجاعت و مردانگی نہ کی ہوگی جیسی یہ ہوئی ہر ایک انگریز خواہ ملکی یا سپاہی دوسرے سے سبقت لیجانے کی خواہش رکھتا تھا اور سارجنٹ میجر جل صاحب سے جو متعلق سپاہ سکھ ہین کوئی شجاع تر اور دلاور تر نہ تھا جب وہ کمپو مین آئے تو تمام خون آلود تھے اور اُنکی تلوار اُنکا حال کارزار بیان کرتی تھی اور اسی صاحب نے اول میری میم کی خبر زندگی کی مجھے دی تھی اُنکا حال یہ ہوا کہ جب میرے مکان سے سب صاحب لوگ جو وہان موجود تھے ہمراہ میجر ہرٹ صاحب کے روانہ ہوے تو میری میم کو ساتھ لینا بھول گئے تھوڑی دور جاکر جو یاد آئی تو میجر صاحب نے کہا کہ مین جاکر اُنکو لاتا ہون مگر ایک سپاہی گورہ نمبر ۱ نے کہا کہ مین جاکر لاتا ہون اور بھاگ کر اُنکو بغل مین لیکر بارش غلولہاے مفسدین مین زندہ لے آیا جب فساد کچھ کم ہوا تو ہم لین سواران کی طرف گئے اور وہان طیاری شب باشی کی کی قریب نواخت دو گھنٹے صبح مین نے سنا کہ میری میم کپتان برون صاحب کے بنگلے مین ہین سنکر مین اور سارجنٹ میجر جل اور ایک سپاہی ۱۰ رجمنٹ کا تینون گئے اور دیکھا کہ میری میم اور کپتان برون صاحب اور اُنکی میم اور بچے سب زندہ ہین مگر طویلے مین خفیہ ہین غرض کہ وہان سے اُنکو نکال کر لین سواران مین لائے یہان کے مفسدین کی ایک تعریف کرنی چاہیے کہ اُنھون نے کسی میم یا بچے کو نہین مارا اور نہ خزانہ لوٹا صرف اپنی رجمنٹ کا خزانہ لوٹ لیا اور کسی سے کچھ نہ بولے مین اب مقام جونار مین ہون اور یہان اسطرح آیا کہ راجہ رام نگر نے ایک کشتی بھیجی تھی اُسمین مین اور میجر ہرٹ صاحب اور کپتان ڈینار صاحب و النسین بلٹن صاحب اور گیارہ سپاہی ۸۴ رجمنٹ کے اور تین یا چار اور نمک حلال آدمی جنھون نے ہتھیار بخلاف سرکار نہین اُٹھائے تھے ہم سب سوار ہوکر اس مقام کی حفاظت کے واسطے آئے ہین اور یہان ہم اسقدر سب طرح کے سامان سے درست ہین کہ کچھ ہوا اس مقام کو نہ چھوڑینگے جب مین بتاریخ ۶۔ بنارس سے روانہ ہوا تھا اُسوقت تک میجر گالیس صاحب سالار اکے اور تین سپاہی ۱۰ رجمنٹ کے اور جیکسن صاحب اپوتھی کیری یعنی ڈاکٹر خرد دفن ہو چکے تھے۔

النسین جیمین صاحب زخمی شدید ہوے تھے اُنکے مُنھ مین زخم آیا تھا جسکے صدمے سے اُنکا تالو بھی پھٹ گیا تھا اور ہیٹر صاحب ۲۵ رجمنٹ کے جو ۳۷ رجمنٹ کے ساتھ کام دیتے تھے اُنکی دونون ٹانگین شکست ہوگئی تھین اُنمین سے ایک تو براے ڈاکٹر صاحب کاٹی گئی اور ٹونڈی صاحب ۳ رجمنٹ کے بازو مین زخم آیا تھا اور دس یا پندرہ

عرصے مین بیل تو بند ہوگئے اور اُنھون نے کیا دیکھا کہ توپخانہ اور گورے پیدل چلے آتے ہین اس حال کے دیکھنے سے سپاہ کے دل مین خوف غالب ہوا اور وہ بیلون کی طرف بھاگی اور اُنکے قفل توڑکر ہتھیار نکالے اور ہندوستانی رجمنٹ شاہی کو جو ہتھیارون کا قبضہ کرنے کو آتی تھی مارنی شروع کین سپاہ گورہ نے بھی بنادیق سے کام لیا غرض کہ طرفین سے خوب گولی چلی آخر کو سپاہ ہندوستانی اپنی لین کی طرف بھاگی اور وہان دیوارہاے لین کو دیوار پناہ قرار دیکر اُسکے پشت سے گولیان مارتے تھے کرنیل سپوٹس واڈ صاحب نے جب دیکھا کہ سپاہ ہندوستانی دیوارون کی پناہ مین ہوکر گولیان مارتے ہین اُنھون نے تمام لین کو آگ لگادی اور ہوا جو موافق تھی تمام دھوان اور تیزی آگ کی بجانب مفسدین شدت سے ہوئی یہان تک کہ تاب نہ لاکر مفسدین بھاگ نکلے اور بہت سے اُسمین جل گئے کیونکہ روز وہ جب وہان جاکر دیکھا تو خاکستر مین سے بوے گوشت سوختہ بکثرت آتی تھی۔

اب اور دشمن میدان مین آنے والے تھے یعنی جب کپتان ڈوجسن صاحب ۳ رجمنٹ مین گئے اور جاکر اُنکو اطلاع دی کہ چونکہ اُنکا کمانڈنٹ مارا گیا اسواسطے بریگیڈیر پوئنسونی صاحب نے اُنکو یعنی کپتان صاحب کو حکم دیا ہے کہ اُنکے رسالے کی کمان کرین تو سب سوارون نے اپنی تلوارین کھینچین اور اُنسے کچھ گفتگوے ناخوشی کی بلکہ ایک سوار نے پستول صاحب موصوف کے مارا جسکے صدمے سے بازو کپتان صاحب کا جدا ہوگیا اب اور دشمن روبرو ہوئے یعنے جب کپتان صاحب کا بازو جدا ہوگیا اور اُنکا گھوڑا اُنکو لیکر بھاگا سکھان رجمنٹ لدھیانہ نے گورون کی طرف بنادیق سر کین اور دو تین مرتبہ ایسا ہی کیا اور گورہ سپاہ ہندوستانی کے نکالنے مین مصروف تھی اور ادھر کا گمان بھی نہ تھا اس لحاظ سے سب کو اس امر کا تعجب رہا اور جب گورے اسطرح گولیون مین ادھر اودھر پھر رہے تھے سکھون نے باعانت کچھ سوارون کے اُنپر حملہ کیا اور باقی سوار علحدہ کھڑے ہوکر تماشا دیکھتے تھے اب سپاہگری سپاہ گورہ کی ظاہر ہوتی ہے یعنی سامنے سے تو ۳۷ رجمنٹ ہندوستانی بارش غلولہ کر رہی تھی اور ایک جانب سے سکھ اور دوسری طرف سے سوار بھی اُنپر گولیان مار رہے تھے کہ سپاہ گورہ ہوشیار ہوکر گروہ اُنکا تو بجانب سکھ سپاہ گیا اور اُنکو مار کر بھگا دیا اور دوسرا گروہ ۳۷ رجمنٹ کی لین مین گھس گیا اور وہان سنگینون سے مار کر سپاہ مفسد کو کوئی راستہ سوائے فرار کے نہ چھوڑا۔

اسی طرح سے دشمنون سے فراغت حاصل کرکے سپاہ گورہ حفاظت میم صاحبان اور صاحبان ملکی مین مصروف ہوئی اور اُنکو بحفاظت تمام مکان ٹکسال مین پہونچا دیا ادھر تو یہ ہو رہا تھا اور سپاہ گاردہاے خزانہ و کچہری و مسکوٹ و ہسپتال وہان سے جب دیکھا کہ کوئی پرسان حال نہین اُنھون نے دست غارتگری دراز کیا اور تمام چھاونی کو لوٹ کر بجانب بنگلہاے صاحبان بارادۂ قتل روانہ ہوے اُنکے بنگلون مین آنے سے پیشتر سب صاحب لوگ بھاگ کر مکانات شاگرد پیشہ و دیگر مکانات مین جو اُنکے نزدیک محفوظ تھے متواری ہوگئے تھے مگر سپاہیون نے اُنکو وہان بھی نہ چھوڑا اور وہان سے بھی تلاش کرکے نکالا اور بیدریغ تمام قتل کیا سوائے اُن سپاہیون گاردہاے مذکورۂ بالا کے جنھون نے چھاونی کو لوٹا تھا اور سپاہ ۳۷ رجمنٹ بھی جسکو گورون نے سنگینون سے مار کر لین مین سے

اعظم گڈھ

بتاریخ دوم جون ۱۷ رجمنٹ ہندوستانی نے یہان فساد برپا کیا اور لفٹنٹ ہچنسن صاحب کو تو جان سے ہلاک کیا اور مین صاحب سارجنٹ میجرون کو زخمی شدید کرکے سات یا آٹھ لاکھ روپیہ اور توپون کا قبضہ کرکے بروز دوم روانہ ملک اودھ ہوے بتاریخ چہارم زمیندار اور دیگر بدمعاشان شہر آمادۂ فساد ہوے ساکنین شہر مکانات مخفی مین متواری ہوے اور تا تاریخ ۱۸ ماہ مذکور مخفی رہے اس تاریخ کو وینبل صاحب اور ڈن صاحب کچھ سوار اور پیدل لیکر آئے اور ساکنین کو طمانینت بخشی کہ وہ اپنی اپنی حفاظت گاہ سے باہر آئے اور اپنے کاروبار مین بدستور مصروف ہوے۔

منگیر

بتاریخ ششم جولائی صاحب مجسٹریٹ کو ایک عیسائی ہندوستانی نے آکر خبر دی کہ کل شام کو ایک چپراسی ملازم حاجی احمد سوداگر کا ایک آدمی کو دو روپیہ دیکر کہتا تھا کہ ایک چٹھی جو اُسکے پاس موجود تھی مقام پٹنہ علی حسین خان ناظر فوجداری کے پاس لیجا اور وہ بباعث شورش راہ اس سے انکار کرتا تھا بلکہ اُسنے چٹھی نہ لی ہر چند چپراسی مذکور نے اُسکو بہت دھمکایا اور سخت سُست کہا مگر اُسنے نہ مانا اور وہ نہ گیا اس خبر سے صاحب موصوف کے دل مین شک پیدا ہوا اور یہ سمجھ کر کہ آدمی نہین لیگیا تو چٹھی ڈاکخانے کے ذریعے سے روانہ ہوئی ہوگی خود ڈاک خانے مین گئے اور صندوق حساب جو کھلوایا تو چٹھی مذکور بجنسہ دستیاب ہوئی اُسکا مضمون یہ تھا کہ روپیہ جو واسطے ترغیب آمادگی فساد مرسل ہوا تھا پہونچا اور بروز عید یعنی ۳ اگست قریب ایک ہزار چار سو آدمی آمادۂ فساد ہوکر تمام انگریزون کو قتل کرینگے فقط آپسمین کچھ اشخاص اہل اسلام باشندۂ منگیر خاص اور پٹنے اور بھاگل پور کے شامل تھے اور اکثر انمین کے ایسے تھے کہ وہ علاقجات معزز سرکاری مین نوکر تھے اس چٹھی کے حال سے واقف ہوکر تدبیر گرفتاری منشی ذکی الدین وکیل عدالت دیوانی اور حاجی احمد کاتب چٹھی مذکور کی عمل مین آئی اور وہ دونون گرفتار ہوکر واسطے تحقیقات کے روانہ بھاگل پور ہوے۔

بنارس

بتاریخ ۴ ماہ جون رجمنٹ ۳۷ ہندوستانی اور لدھیانہ رجمنٹ سکھ اور ۳ سواران کشادہ نے ہنگامہ سازی کی اور مابین نو اخت چار اور پانچ گھنٹے سہ پہر سکھون کو دیکھا کہ وردی پہن کر پریڈ پر جمع ہوتے ہین اور سپاہ ہندوستانی نے بھی وردی پہننی شروع کی کیونکہ اُنکو حکم تھا کہ جب کچھ اندیشۂ فساد معلوم ہو تم سب تیار ہوکر میدان کوارٹر گارد مین آکر جمع ہونا اس عرصے مین دو یا تین افسر انگریزی گھوڑون کو پاشنہ ڈالے ہوے لین مین آئے اور بیوگل واسطے باہر آنے فوج کے بجا مطابق آواز بیوگل کے سب سپاہی باہر میدان مین آئے مگر دھوتی اور کُرتی پہن کر آئے پاجامے وردی نہین پہنے تھے اس لیے حکم ہوا کہ اپنے نیلے رنگ کے پاجامے پہن کر آؤ چند سپاہی بمتابعت حکم پاجامہ پہننے گئے اب انکو حکم ہوا کہ اپنے ہتھیار بیلون مین رکھدو اُنھون نے رکھ دیے اور واپس اپنے افسرون کے پاس آتے تھے کہ اس

عرصے مین

گرادیا اور بعدازان تلوارون سے اُنکے جسم کو پارہ پارہ کیا اسوقت افسران ۲۳ رجمنٹ سارجنٹ میجر صاحب کے بنگلے مین جسمین مسکوٹ مقرر ہوا تھا کھانا کھاکر چورٹ پی رہے تھے کہ یکایک آواز تفنگ لین سواران سے گوش زد ہوئی اور ایک لحظہ نہ گذرا تھا کہ ویسی ہی آواز لین کمپنی گرانڈ پر ۲۲ رجمنٹ سے سماعت مین آئین اور چونکہ یہ لین دو بروآس بنگلے کے تھی جہان وہ سب صاحب مقیم تھے سوائے آواز کے گولیان بھی صاحبان موصوفین کے گرد و پیش آنے لگین اور اب تمام چھاونی پیدل مین سوائے گولی کے اور کچھ نظر نہ آتا تھا چند صاحبون نے یہ تصور کیا کہ فوج ہلکر نے شاید چھاونی پر حملہ کیا ہو اور اس خیال سے اپنی اپنی کمپنی کے کوارٹر گارد کی جانب روانہ ہوے اور وہان پہونچکر اور معاملہ دگرگون دیکھکر ہرچند سپاہ کو فہمایش کی مگر کچھ فائدہ مترتب نہوا اور سپاہ نے اتنی گولیان مارین کہ سوائے گولی کے اور کچھ وہان نظر نہ آتا تھا کرنیل بلیٹ صاحب نے بعد چھین لینے ہتھیار سپاہ گارد قلعہ سے جنکی بندوقین بھی پر تھین حکم دیا کہ توپخانہ چھاونی پیدل کو روانہ ہو مگر اب بھی کرنیل صاحب کے دل مین اسقدر اعتبار سپاہ کا جاگیر تھا کیونکہ موسم گرماے گذشتہ مین جب صاحب موصوف مستعد جانے سپاہ گورہ مین تھے تو سپاہ مذکور نے اُنکو عرضی دی تھی کہ وہ اُنکو چھوڑکر نجاوین اور اسطرح اپنی محبت و وفاداری ظاہر کی تھی کہ وہ بغیر انتظار کرنے توپخانے کے کپتان میگین صاحب اجیٹن کو ساتھ لیکر چھاونی کو تنہا روانہ ہوے اور وہان سپاہ کو فہمایش کر رہے تھے کہ اس عرصے مین کچھ سوار آئے اور سپاہ سے بیان طراز ہوے کہ ہمنے اپنے کمان افسر کو مار ڈالا اب تم کیا کیا چاہتے ہو یہ سُنکر سپاہ مین سرگوشی ہونے لگی اور نتیجہ اُسکا یہ نکلا کہ کرنیل الیٹ صاحب اور کپتان فیگن صاحب بھی وہین مارے گئے اور اُنکی لاشین دوسرے روز روبرو سے لین کمپنی نمبر ۷ کے اِس حال سے قیمہ کی ہوئی ملین کہ کرنیل صاحب کے دونون رخسارے اُڑ گئے تھے اور اُنکی پشت سوراخ سوراخ ہوگئی تھی دونون رانون کا گوشت اُتر گیا تھا اور زنخدان اُنکے مُنھ مین چلی گئی تھی اور تین زخم تلوار کے اُنکے مُنھ اور کھوپری پر تھے اور ایک گردن پر اس زور کا ہاتھ لگا تھا کہ جس سے اُنکا سر شانے سے جدا ہوگیا تھا اب توپخانہ مذکورہ بالا پہونچا اور مفسدون پر اور گولہ رانی شروع ہوئی مگر قبل از اُسکے آنے کے مکان مسکوٹ اور مکان پادری صاحب اور اور مکانات کو جو قلعے کی توپون کی زد سے باہر تھے مفسدین نے لوٹ کر جلا دیے تھے دوسرے روز وقت صبح دو توپین جنکے ساتھ وہ صاحب لوگ صرف تھے جو بضرورت جنگی بنگئے تھے واسطے نکالدینے باقی ماندہ مفسدین کے جو لین سواران کے نزدیک پھرتے ہوے نظر آتے تھے آئین اکثر گروہ مفسدین نظر آئے مگر توپون کو دیکھتے ہی وہ سب بھاگ گئے اب اکثر مکانات جنمین مفسدین پناہ گیر ہوے تھے جلا دیے گئے اور لاشین کرنیل بلیٹ صاحب اور میجر ہیرسن صاحب اور کپتان فیگن صاحب اور دیگر صاحب لوگون کی لاکر دفنائی گئین ہلکر نے اپنی دوستی و وفاداری ثابت کرنے کو چار لاکھ روپیہ نقدی اور غلہ اور سامان جنگی بکثرت ہمارے پاس بھیجا اور اسقدر امداد کی کہ ہمارا امن گاہ ایسا مضبوط ہوگیا کہ اگر مفسد ہمارا محاصرہ بھی کرلین اور وہ مدت تک جاری بھی رہتا تو بھی ہم اُسکے متحمل ہوسکتے تھے۔

فوج بھرتی کرون اور نہ جسونت راؤ ہلکر اسقدر روپیہ چھوڑ کر مرے ہین کہ جو اس مہم کے واسطے کفایت کرے اور مہاراجہ صاحب نے یہ بھی کہا کہ مذہب ہنود مین یہ کہان لکھا ہی کہ عورات اور معصوم بچون کو قتل کرو القصہ ایسی ایسی باتین نصیحت آمیز اُنسے کہکر اور اُنکو اس خونریزی سے منع کرکے مہاراجہ صاحب محل سرائے کو روانہ ہوے اور مفسدین نے خزانہ لوٹنا شروع کیا اور شامل مفسدین کمپوے مئو کے ہوکر روانہ دہلی ہوے فقط

مئو

افواج مقیم مئو نے بھی اُسی روز سرکشی شروع کی تھی جس روز فوج اندور نے سر بشورش اُٹھایا تھا بتاریخ ۳۰ جون ایک جاسوس متعلقۂ پولس نے آکر کرنیل پلیٹ صاحب کمانیر چھاونی کو خبر دی کہ ایک جھنڈہ سبز نصب ہوا ہی جس سے مراد یہ ہی کہ سب آدمی جو دین دار ہین اور جو سرکار کی حرکات سے ناراض ہین وہ آکر اُسکے گرد جمع ہون مگر اُس روز اس خبر کو پایۂ اعتبار سے ساقط سمجھا تھا بروز دوم یعنی یکم جولائی بدستور سابق سب فوج کی پریڈ ہوئی اور کسی کی حرکات سے یہ نہ پایا گیا کہ وہ آمادۂ فساد ہین قریب آٹھ بجے کے آوازہاے الوداع اندور کی جانب سے گوش زد ہوئین اور تھوڑے عرصے کے بعد ایک چٹھی کرنیل ڈیورنڈ صاحب کی جو میل سرمہ سے لکھی ہوئی تھی آئی اُسمین یہ مضمون درج تھا کہ توپخانۂ گورہ ازراہ مہربانی بھیجدو ہلکر ہم پر بمقام رزیڈنسی حملہ آور ہوا ہی بطبق اسکے فوراً توپخانہ روانہ ہوا مگر بوقت سہ پہر واپس آیا کیونکہ صاحب رزیڈنٹ اندور سے روانہ ہوگئے تھے کپتان ہنگرفورڈ صاحب کمانیر توپخانۂ مذکور نے صلاح دی کہ قلعۂ مئو پر تسلط توپخانہ بہت ضرور ہی اور یہ صلاح بعد قدرے تامل کے منظور ہوئی میم لوگ اور بچے بھی داخل قلعہ ہوے اور ایک پہرہ جنگی توپخانہ لیٹ کا بفاصلۂ پانچ میل جانب اندور نصب کیا گیا اور پچاس سپاہی بجانب شمال چھاونی کے تعینات ہوے بنظر اسکے کہ سپاہ ہندوستانی کے دلون مین کسی طرح سے بے اعتباری کا گمان نہو پہرہ ہاے ہندوستانی جو قلعے مین تھے اُنکی نفری زیادہ کی گئی اور اُنکے افسر تمام روز اُنکی لین مین رہے تاکہ فساد نہو اور اُنکے دلون مین اعتبار منجانب سرکار رہے سوا ے ازین افسران توپخانہ کو حکم ہوا کہ شب کو اپنے سوارون کے ساتھ لین مین رہین مگر سب افسر جب مس کوٹ مین کھانا کھا رہے تھے ایک سوار خفیہ اُنکے پاس آیا اور اُسنے آکر کہا کہ اس حکم کی تعمیل نہ کرنا مگر اس اطلاع خیر خواہی کا کسی نے خیال نہ کیا اور بعد کھانے کے سب صاحب لین کو گئے اور لفٹنٹ فارٹن صاحب متصل گارد جھنڈہ لین کے ایک سوار سے کچھ گفتگو کر رہے تھے کہ یکایک سوار مذکور نے اپنی قرابین اُٹھاکر سر کی اُسکی آواز سے اور سب افسر انگریزی اپنی اپنی آرام گاہ سے اُٹھکر بھاگے اب یہ حال تھا کہ سوار اور پیادہ متعلقہ رجمنٹ ۲۳ کے سب بندوقین مار رہے تھے غرض کہ اسی بارش گلولہ ہاے تفنگ مین سب صاحب لوگ اپنے اپنے مقام سے بھاگے قبل از اس واردات کے کچھ سواران مفسدین سے جدا ہوکر راستے پر اس ارادے سے کھڑے ہوے کہ جسوقت میجر ہیرسن صاحب اُنکا کمانڈنٹ آوے اُسکو فوراً قتل کرین اور یہ ارادہ اُنکا پورا ہوا یعنی جسوقت صاحب موصوف اپنے بنگلے سے اُٹھکر اُنکے نزدیک آئے اُنھون نے فوراً گولی مار کر اُنکو مین

اب یہان شور محشر سے کم نہ تھا ایک جانب تو سپاہ غل مچاتی تھی اور دوسری جانب آواز توپ و تفنگ آسمان تک پہونچتی تھی اور ادھر شور مظلومون کا اور گریہ و زاری ستمدیدگان کی طبق آسمان کو توڑتی تھی اس عرصے مین وہ باز و ے رجمنٹ گوالیار کا جو ہسپتال مین تھا اُسکو اندر قلعے کے بصد وقت لے گئے اور وہان اُنکو گولی وغیرہ سامان جنگ دیا گیا تاکہ قلعے کو مفسدین سے بچاوین اور ایک صوبہ دار اور دو ولایتی سارجن اور بیس چیدہ سپاہی واسطے حفاظت دروازہ قلعہ کے تعینات ہوے چار گھنٹے یہ ہی حال رہا اور قلعہ بند رہا مگر بعد اسکے دو آواز توپ کی باہر سے سر ہوئین جسکے سنتے ہی گوالیار کی فوج جو قلعے مین تھی وہ بھی مستعد بہ فساد ہوئی اور صوبہ دار نے حکم دیا کہ دروازہ کھول دو ہر چند لفٹنٹ روز صاحب اور گوردن صاحب اور دیول پورٹ صاحب نے فہمایش کی مگر کچھ اثر نہوا اور صوبہ دار نے خفا ہوکر یہ کہا کہ یہان سے چلے جاؤ ورنہ تمھاری زندگی نہ رہیگی سوار آکر تمکو مار ڈالینگے ناچار وہ تینون صاحب باہر قلعے کے آئے اور تھوڑے عرصے تک انتظار فوج کمکی کا کیا مگر جب کچھ چارہ باقی نہ رہا تو وہ وہان سے روانہ ہوے اور چونکہ کوئی سوار یا اسباب اُنکے پاس نہ تھا اسواسطے پیادہ پا چلتے چلتے اُنکے پیرون مین چھالے پڑ گئے جس گانون مین جاتے تھے وہان کے لوگ اُنکو ہنستے تھے اور اُنکی تضحیک کرتے تھے اور اپنے مکان پر رہنے نہین دیتے تھے کہین کہین اُنکو خشک روٹی بصد ذلت و خواری نصیب ہوتی تھی یہ سب لوگ پندرہ نفر تھے اور اُنکے ساتھ چھ میم اور دس بچے تھے الغرض بصد ذلت و خواری یہ سب مقام دوکلا مین پہونچے یہان رانا ے اودے پور نے کچھ سوار تعینات کر رکھے تھے یہ سوار اُنکے ہمراہ ہوے اور اُنکو بحفاظت مقامات محفوظ مین رکھا اسطرح ان سب صاحبون کی تکلیف ختم ہوئی اور آیندہ جور و ستم مفسدین سے اُنکو نجات ملی۔

اندور

بعد از مفسدہ گوالیار جو بتاریخ ۱۴ جون برپا ہوا تھا اندور مین بھی بتاریخ یکم جولائی فساد برپا ہوا اور شروع فساد مین کرنیل دیورند صاحب رزیڈنٹ دربار ہلکر کو مہاراجہ صاحب نے دو کمپنی پیادہ اور تین ضرب توپ واسطے حفاظت رزیڈنسی کے دی تھین تھوڑے عرصے بعد نواخت آٹھ گھنٹے صبح کے ان سپاہیون نے باتفاق دیگر سپاہ ہلکر خلاف حکم مہاراجہ صاحب رزیڈنسی پر حملہ کیا اور اکثر انگریز متعلقۂ دفتر تار برقی کو قتل کیا اب ہیو گل بجنا شروع ہوا فوج بھیل مع سپاہ سہور اور مہدپور حسب الحکم آکر موجود ہوئین مگر سپاہ سہور اور مہدپور نے کرنیل دیورند صاحب کے حکم سے انحراف کیا اور اسوقت مین تنبیہ اور تادیب سپاہ مذکور کی بیجا اور بیکار تھی کیونکہ یہ امر ظاہر تھا کہ جب دوسرے روز مفسدین سوا اُنکے ساتھ شامل ہوینگے تو قتل عام انگریزان ہوگا بدین خیال میم صاحبان اور چھوٹے بچون کو پٹی الواب کوہی پر سوار کروا کر ہمراہی فوج بھیل روانہ سہور کیا اور اس مقام سے بھی بناچاری وہ سب بھاگ کر مقام ہوشنگ آباد کو گئے کیونکہ فوج مقیم سہور نے بھی مفسدہ پردازی پر کمر چست باندھی تھی بعد ازین مفسدین نے مہاراجہ ہلکر سے شرائط پیش کین اُسنے سب منظور کین مگر حوالہ کر دینا انگریزان کا نہ مانا اور مہاراجہ صاحب خود فوج مفسدین مین گئے وہان مفسدین نے اُنکو صلاح دی کہ تم بھی اپنی فوج طیار کر کے دہلی کو چلو اُنھون نے بجواب یہ کہا کہ مجھ مین اتنی قدرت ہی کہ مین

آکر اس قلعے کی تبدیلی کرادی۔

لیکن جو ولایتی لوگ مقام نیمچ مین تھے اُنکو ابھی اور بھی تکالیف اُٹھانی تھین تفصیل اُسکی یہ کہ بتاریخ ۳۔ نومبر وقت شام مفسدین قریب چار ہزار سوار و پیادہ مع تین ضرب توپ مندسور کی جانب سے اس قلعے پر عازم ہوے اور اس قلعے مین ۳۲۷ نفر لائق کارزار اور ۴۵۱ نفر بیمار تھے مگر سامان خورد و نوش اور اسباب جنگ بکثرت تھا اس تاریخ کی شام سے صبح ۲۲۔ تک فوج قلعگی نے جو دشمنون سے محصور ہو رہی تھی بہ دلیری و مردانگی تمام زیر حکم کپتان سمپسن صاحب متعلقۂ رسالہ دوم اپنے تئین بچایا اور جو حملہ دشمنون نے کیا اُسکو روکا اور ایسی ترکیب سے جنگ آور ہوے کہ ہر ایک حملے مین دشمنون کا بہت نقصان جان ہوا اور بتاریخ ۲۱۔ وقت صبح دشمنون نے ارادہ مصمم زینہ لگا کر قلعے مین گھس آنے کا کیا تھا مگر یہ بھی پیش رفت نہوا۔

بتاریخ ۱۱۔ وقت صبح فوج قلعگی نے دیکھا کہ فوج زیر حکم لفٹنٹ فارگیو ہارسن صاحب متعلقہ رسالہ دوم نے مقام باگنا سے دشمنون پر حملہ کیا اور بیس ۲۰ مفسدین کو قتل کیا مگر یہ فوج نیمچ کے قریب نہ رہ سکی کیونکہ فوج مفسدین کی بکثرت تھی اور گرداگرد جا بجا پڑی ہوئی تھی۔

بعد از اس ہنگامے کے جب روز روشن ہوا تو معلوم ہوا کہ مفسدین ایک جھنڈہ سبز جسپر نام پنجاب کا درج تھا اور چار زینے چھوڑ گئے اور اس جھنڈے اور زینون کو نہایت دھوم دھام سے حوالدار ٹیکا مصر اور مالا ناخان بلوچ سپاہی اور چند باجے والے متعلقہ رسالہ دوم جو اس کام کے واسطے عین بارش گولہ مین دیوار کی راہ نیچے اُتر کر گئے تھے قلعے مین لائے اور جب بتاریخ ۲۲۔ وقت صبح خبر روانگی فوج برگیڈیر سٹوارٹ صاحب کی مقام مؤ سے بجانب مندسور پہونچی اور فوج مذکور اثناے راہ مین اس مقام نیمچ مین آئی اُسی وقت مفسدین اس مقام کو چھوڑ کر بھاگ گئے اور مقام نیمچ مفسدہ پردازون سے خالی ہو گیا۔

ایک وقائع نگار احوال اس مقام کا اس طور پر تحریر کرتا ہی کہ جب فوج نصیر آباد نے ہنگامہ برپا کیا تو فوج نیمچ نے بھی اُنکی پیروی کی یعنی اس فوج نے بھی فساد شروع کیا اسوقت یہان ۷۲ رجمنٹ پیادگان بنگال اور ایک رجمنٹ سواران بنگال اور کچھ توپخانہ بنگال اور ۷ رجمنٹ گوالیار کنٹنجنٹ موجود تھی اور قلعے مین بازوے راست ۷ رجمنٹ کا مقیم تھا اور بازوے چپ رجمنٹ مذکور کا ایک خالی ہسپتال مین تھا بتاریخ ۳۰۔ اور ۳۱۔ مئی اور یکم۔ جون کو کچھ علامات بیقراری کے بشرۂ سپاہ سے نمودار ہوے مگر بروز دوم وہ سب ناپدید ہوے اور سپاہ نے دوبارہ قول و قسم از روے دھرم اور ایمان کے کیا مگر یہ قول اُنکے بھی ایک فریب کے ساتھ تھے کیونکہ بتاریخ ۳۔ جون توپخانے سے ایک آواز توپ کی آئی اور پھر دوسری آئی جسکے سُنتے ہی سب فوج آمادۂ پرخاش ہوئی اور تمام چھاونی مین منتشر ہو کر بازار کشت و خون و آتش زنی گرم کیا اور سوارون نے تمام چھاونی کا نرغہ کر لیا اور جو سامنے آیا اُسکو قتل کرنا شروع کیا مکانات صاحبان مین آگ لگی پیادے تو لوٹ اور آگ لگانے مین مشغول تھے اور سوار چارون طرف بنگلون کے پھرتے تھے تاکہ جو صاحب لوگ بنگلے سے باہر آوے اُسے قتل کرین

پکڑکر اُنکو شعلے مین ڈال کر جلا دیا تھا۔

ایک صاحب بنجارا صاحبان مفرورین اپنا حال فرار ہونے کا اسطرح پر بیان کرتے ہین کہ مین مع دیگر صاحبان مفرورین بیچ کے جو بتاریخ ۳۰ وقت شب فرار ہوے تھے اب حفاظت رانا صاحب مین ہون اور رانا صاحب بہت خاطرداری اور مدارات سے پیش آتے ہین اور جو صاحب لوگ مقام ارنپورہ اور کوہ آبو مین ہین اُنھون نے ہمارے پاس بہت سامان پارچہ پوشیدنی و دیگر ضروریات کا جسکی ہمکو از حد ضرورت تھی بھیجا کیونکہ ہم لوگ مقام بیچ سے صرف پارچہ جو جسم پر تھے اور جان جو تن مین تھی لیکر فرار ہوے تھے اور ہم اپنی خوش نصیبی اسی مین تصور کرتے ہین کہ جان سلامت رہی کپتان اینلی صاحب اسسٹنٹ پولیٹکل اجنٹ میوار ہمارے محافظ ہین اور اُنکے احسانات سے ہم بہت شکر گذار ہین تمام افسران فوج بنگال جو بیچ اور نصیر آباد مین تھی اُنکو حکم آگرے جانے کا ہی اور راجپوتانہ مین پھر فوج بمبئی حاظہ فوراً آنے والی ہی ہمارے ساتھ ہین صاحبان مفصلۂ ذیل ہین لفٹنٹ ڈاکٹر صاحب لفٹنٹ گوردن صاحب اور ڈاکٹر کلارک صاحب متعلقۂ فوج بنگال اور ڈاکٹر کوٹ صاحب اور ڈاکٹر جین صاحب اور لفٹنٹ در صاحب لفٹنٹ دیون پورٹ صاحب اور سارجن برپی زون صاحب متعلقۂ فوج بمبئی اور پانچ میم لوگ اور دس بچے اور مقام شکر ہی کہ ابتک سب سلامت ہین۔

خبرین درباب قتل سارجن میجر سیمپل صاحب کی میم اور اُنکے تین بچون کی بہت مختلف ہین یہ صاحب متعلقۂ توپخانہ اسپی تھے اور میم صاحبہ نے اپنے تئین مکان مین جو اُنکا اپنا تھا اور بہت پختہ بنا ہوا تھا بند کر لیا تھا اور دشمن اُنکو اسمین سے جب کسی طرح نکال نہ سکے تو دروازون کی راہ سے بندوقین مار کر اُنکو ہلاک کیا۔

تین ہفتے بعد اس فساد کے اُن افسرون کو جو قلعے مین تھے پھر کچھ اندیشہ پیدا ہوا اور اُنھون نے یہ تصور کیا کہ مفسدین مؤ اُنپر حملہ آور ہونگے اسی لحاظ سے تمام میم اور بچون کو بمقام نصیر آباد جہان فوج گورہ بکثرت موجود تھی روانہ کیا اور اُنکے ہمراہ افسران ۲ رجمنٹ گئے اور یہان قلعے مین صرف گیارہ صاحب لوگ رہ گئے اُن صاحبون کا نام جو گیارہ صاحب واسطے حفاظت قلعے کے رہ گئے تھے ذیل مین درج کیے جاتے ہین میجر برٹن صاحب کپتان شوردر صاحب کپتان لائڈ صاحب کپتان لاری صاحب اور سرجی ہل صاحب اور لفٹنٹ ریشی صاحب اور لفٹنٹ بارنس صاحب اور لفٹنٹ ایلیسن صاحب اور لفٹنٹ سٹیپل ٹن صاحب اور لفٹنٹ ولیمس صاحب اور ڈاکٹر مری صاحب۔

بتاریخ ۱۲ ماہ اگست وقت شب چند سوارون نے مفسدہ پردازی کر کے اپنے کمان افسر پر تین گولی چلائین اور صاحب ممدوح نے سپاہ گورہ کو حکم دیا کہ اُنکو مار کر جس مکان مین وہ گھس بیٹھے ہین اسمین سے نکال دو جب گورے نزدیک آئے تو مفسد بھاگے مگر بھاگتے بھاگتے ایک گورے کو اُنھون نے جان سے مار ڈالا اور دو کو زخمی کیا اور ایک افسر کو مجروح کیا بعد ازین تمام فوج گورہ کو حکم طیاری کا ہوا بخیال اسکے کہ شاید کل سوار مفسدہ پردازی کر کے بمقابلہ فوج گورہ پیش آوین مگر ایسا نہوا اور بعد چند روز کے فوج مؤ نے

پہنے ہوے کرنیل لارنس صاحب کے بنگلے پر آئے اُنکو دیکھکر ہمارا گاردطیار ہوا اور ہمنے بندوقین بھر کر اُنسے کہا اگر تم نزدیک آؤگے تو ہم مارینگے یہ سُنکر نایک نے کہا کہ تم ایک دین یا دو دین ہمنے کہا ایک دین کیونکہ ہمکو بھوانی بخش جمعدار چپراسیان نے سمجھا رکھا تھا کہ تم سے جو یہ سوال کرین تو اُسکا ایسا جواب دینا ورنہ وہ تمکو مار ڈالینگے جب ہم نے اُنکو جواب ایک دین کا دیا تو نایک اور چارون سپاہی سُنکر چلے گئے بوقت نواخت سات بجے کے چار سوار آئے اور شمشیر ہاے برہنہ ہاتھ مین لیے ہوے ہمارے سامنے آکر کھڑے ہوے ہمنے اُنکو بھی دھمکایا جیسے ہمنے پہلے سپاہیون کو دھمکایا تھا کہ آگے آؤگے تو ہم بندوق مارینگے اِسپر اُنھون نے بھی وہی سوال کیا کہ تم ایک دین یا دو دین ہمنے جواب دیا ایک دین یہ سُنکر اُنھون نے کہا پھر مقابلہ کرنے کی کیا ضرورت ہی ہتھیار دھردو اور وردی اُتار کر ہمارے ساتھ چلو ہمنے ہتھیار رکھنے سے انکار کیا بعد ازین دو دو سوار ہمارے دونون طرف ہوکر ہمکو لے چلے اب سپاہ قلعہ کی روبرو پھرتی تھی اور پیادہ سپاہ ہمراہ توپخانے کے مقابلے مین تھی سواران مذکور ہمکو جرنیلی صوبہ دار بہادر کے پاس لے گئے یہ شخص پست قد بہت لحیم و شحیم سفید بروت کرکے وردی سپاہ پیدل کی پہنے ہوے بیٹھا تھا سپاہ مفسد نے خزانہ نکالا تھا اور دو ماہہ ہر ایک شخص کو دیتے جاتے تھے جرنیلی صوبہ دار نے ہمسے کہا کہ اگر تم فوج کے ساتھ کوچ کروگے تو کل کے روز تمکو بھی دو ماہہ ملجاویگا اور جو ہمراہی سے انکار کروگے تو تمھارے ہتھیار چھین کر تمکو اسی جگہ مار ڈالینگے ہمنے بناچاری اقرار ہمراہی کا کیا اور روانہ ہوے قلعے سے پہلے ہمکو چھاؤنی مین لے گئے یہان وہ سب مال مغرورتہ جمع کرتے تھے اور یہان سے گاڑی اور بگھی مین بار کرکے لیجاتے تھے قریب نواخت دو گھنٹہ روز یہان سے روانہ بجانب مقام نیمیاگڈھ ہوے اور بدانتظامی سواے اِسکے اور کچھ نہ تھی کہ پیش فوج اور پس فوج اور سوار وغیرہ مین فاصلہ بہت تھا پیادہ وسپاہ آگے تھی اُسکے بعد توپخانہ اور عقب مین سوار اِس ہیئت سے وہ روانہ ہوے اور اُس شب کو مقام نوگانوہ مین وارد ہوے ہمارے گاردنے تجویز فرار ہونے کی کی اور جب قریب نوگانوے کے پہونچے تو ہم ایک باولی مین اُترے گویا پانی پینے جاتے تھے سوارون نے ہمسے کہا کہ چلے آؤ ہمنے جواب دیا کہ چلو آتے ہین ذرا رفع تکان کرلین اُس مقام پر ہمنے حقہ کشی شروع کی اور جبتک تاریکی شب محیط زمین ہوئی بیٹھے رہے اور بعد تاریکی کے جنگل کی راہ لی اور اب چھ روز کے عرصے مین براہ ڈاردو بہندز یہان وارد ہوے۔

سپاہی بیان کرتے تھے کہ اکثر افسر لوگ مارے گئے مین نے خود سُنا کہ اکثر بنگلون مین سے آواز تفنگ آتی تھی اور وہ شعلہ ور تھی اور آتش زدگی کی گرم بازاری تھی اور سپاہیون نے مجھے یہ بھی کہا تھا کہ برگیڈیر میجر صاحب بھی مارے گئے تھے۔

سپاہ نے ہمکو اُنکے ساتھ دہلی جانے کو کہا تھا اور یہ بیان کرتے تھے کہ وہان بادشاہ ہمکو چودہ روپیہ للویہ ماہوار دیگا اور یہ بھی کہتے تھے کہ ہم براہ چتور گڈھ پندرہ روز مین مقام دہلی پہونچ جاوینگے مین نے یہ بھی سُنا تھا کہ ایک یا دو میم صاحبہ بھی ماری گئین اور جس مکان مین وہ تھین اُسمین بچے بھی تھے اور مفسدین نے اُنکی ٹانگین

اور دیگر صاحبان سے جو قریب پندرہ صاحب لوگون کے اور پانچ میم صاحبون کے تھے ملاقات ہوئی سواران رسالہ از حد مفسدہ پردازی پر آمادہ تھے اور جو صاحب لوگ اُنکے سامنے آیا اُسکو اُنھون نے ہلاک کیا مفسدین نے شیخ ارادت علی صوبہ دار رسالہ یکم کو برگیڈیر مقام نیمچ کا مقرر کیا اور برگیڈیر مذکور نے حکم از جانب شاہ دہلی اجرا کرنا شروع کیا اور خزانہ نیمچ کا درمیان سپاہ کے تقسیم کیا ہر ایک امر نمود اور شان سے ہوتا تھا ایک خیمہ کلان نصب کیا اور اُسکے روبرو جھنڈہ قائم کرکے واسطے رہنے برگیڈیر مذکور کے مقرر ہوا اور اُسنے صوبہ دارون اور جمعدارون کو کرنیل اور میجر مقرر کیا ایک صوبہ دار شیخ قاسم نامے رجمنٹ ہفتم گوالیار پر حکمرانی کرتا ہی لائٹ صاحب کے پاس ایک رپوٹ اس مضمون کی آئی کہ ارادہ گوالیار والون کا یہ ہی کہ مقام نیمچ مین ایک نیا راج قائم ہوا اور ایک مختار گوالیار مفسدین کے ساتھ سازش بھی رکھتا ہی میکڈونلڈ صاحب نے یہ چاہا تھا کہ اپنے تمغے وغیرہ ساتھ لیجاوین مگر مفسدین نے اُنکے ہاتھ مین سے چھین لیے ایبٹ صاحب نے بتاریخ دوم وقت سہ پہر ارادہ فہمایش کرنے سوارون کا کیا اور کہا کہ جو اُنھون نے عہد وفاداری کا کیا ہی تو اُنکو لازم ہی کہ اُسکو وفا کرین مگر اُنھون نے متفق اللفظ یہ درجواب کہا کہ تمنے کیون سرکار لاہور اور شاہ اودھ سے عہد شکنی کی اور اب تم ہمارے مذہب مین کیون خلل انداز ہوا چاہتے ہو مگر یہ نہوگا۔

اب زیادہ تحریر کی گنجایش نہین نہ تو مجھے زیادہ فرصت ہی اور نہ دل چاہتا ہی کہ مفصل حال کشت وخون کا بیان کیجیے پس اسقدر کافی ہی کہ جہان جہان قتل ہوا ہی اُس سب سے نیمچ مین زیادہ تر بیرحمی ظہور مین آئی اور وہ چیزین اور مکانات جو آتش زدگی سے محفوظ رہے تھے اُنکو مفسدین نے کلھاڑون سے توڑکر خراب وخستہ کیا غریب پستونجی سوداگر کو مفسدین نے توپ سے باندھکر اُڑا دیا اور مشہور ہی کہ اُنھون نے چند میم صاحبون کو بھی اسی طرح اُڑایا تھا اب مفسدین بجانب دہلی روانہ ہوگئے اور شوور صاحب بروقت یہان نہ پہونچے مفسدین کے روانہ ہونے کے بعد آئے۔

ایک سپاہی بنام قادر بخش جو بتاریخ دہم جون بمقام خیرواڑہ گرفتار ہوا تھا اُسکے اظہار مین اکثر باتین ایسی ہین جو کاتب حالات مذکورۂ بالا سے رہ گئی ہین اسواسطے اُسکا بیان بھی ذیل مین درج کیا جاتا ہی۔

مین اوپر بنگلۂ کرنیل لارنس صاحب کے پیچ گارد راجیا حوالدار کے جسمین آٹھ جوان تھے تعینات تھا ایک روز یہ خبر وحشت انگیز مشہور ہوئی کہ گورے آتے ہین اسکے سُننے سے تمام رجمنٹ طیار ہوکر میدان مین آئی اور دیوارہاے قلعہ پر سپاہی متعین ہوے آخرکار یہ خبر غلط نکلی اور فیما بین صاحب لوگون اور سپاہیون کے عہد وپیمان ہوے بتاریخ سوم قریب نواخت گیارہ گھنٹے شب کے آواز بنادیق از طرف توپخانہ گوش زد ہوئی اور دوسرے روز جو مین نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ سوارون نے تمام مقام گھیر لیا تھا اور سپاہ پیدل بھی طیار ہوکر میدان مین آئی تھی اس عرصے مین آواز بنادیق بنگلۂ برگیڈیر میجر صاحب سے سُننے مین آئی اور فوراً اُس بنگلے مین سے شعلۂ آتش نکلتے ہوے نمودار ہوے مفسدین گروہ باندھکر پھرتے تھے اور جہان تہان بنگلون مین آگ لگاتے تھے بوقت نواخت چار گھنٹہ صبح ایک نایک اور چار سپاہی وردی سواے پتلون کے

بھیجا ہی مگر اُنکو اجازت چھاونی مین آنے کی نہوئی دوسرے روز دوسو سوار راجہ داوری کے بمقام روہتک جو بین ہانسی اور دہلی کے واقع ہی آئے اور خزانہ سرکاری کو اور شہر کو لوٹا اور قرب وجوار کے دہات پر بھی دست اندازی کی بعدازان اُنکا ارادہ ہوا کہ بمقامات ہانسی وحصار وسرسا بھی آکر وہی عمل کرین مگر جب اُنھون نے یہ سُنا کہ سپاہ گورہ مع دو ضرب توپ اُنکے مقابلے کو آتی ہی وہ واپس دہلی کو چلے گئے۔

بتاریخ ۲۹ - جون فساد شروع ہوا اور تمام میم صاحبون کو ایک مرتبہ بمقام حصار روانہ کیا۔

چپراسیان پرمٹ ونہر اور بدمعاشان شہر نے سبز کپڑے پہنے اور ظاہر کیا کہ ہم دہلی شہید ہونے جاتے ہین ایک گروہ کثیر انکا متوقع شہادت کا متصل آسیا یعنی پن چکی کے جمع ہوا اب ہریانہ پلٹن بھی برملا مفسد ہوگئی پیٹرول صاحب کا بنگلہ جلاکر تمام چھاونی کو آگ لگادی جو صاحب لوگ یہان تھے وہ بمشکل جان بسلامت لیگئے کیونکہ بہت دور تک مفسدون نے اُنکا تعاقب کیا تھا سکتر صاحب نے کل حال اپنے فرار ہونے کا اور جو جو مشکلات اور شدائد اُنکو پیش آئی تھین چھپوا دیا ہی غرضکہ بعد کچھ عرصے کے صاحب موصوف بمقام راج گڈھ وارد ہوکر راجہ بیکانیر کی محافظت مین پہونچ گئے اور وہ اور چند صاحب مقام مذکور مین بہ امن وامان زندہ رہے۔

راقم کا ارادہ تھا کہ احوال سکتر صاحب کا جو اُنھون نے خود چھپوایا ہی اِس مقام پر تحریر کرے چنانچہ ایک چٹھی بہ طلب حال مذکور خدمت مین صاحب موصوف کے روانہ کی مگر اُسکا جواب باصواب نہ ملا یعنی احوال مذکور دستیاب نہوا ناچار احوال ہانسی کو اتنا ہی لکھ کر ختم کیا فقط

نیمچ

بہ شب ۳ - جون بوقت نواخت گیارہ گھنٹے شب چھاونی مین ایک توپ سر ہوئی جسکی آواز سے سب کے کان کھڑے ہوے اور فوراً دیکھا کہ چند بنگلے شعلہ ور ہو رہے ہین۔

ایک صاحب فی الحال اودے پور مین ہین حال اِس کشت وخون کا اِسطرح پر بیان کرتے ہین۔

کہ ایک بازو فوج گوالیار کا زیر حکم میکڈونلڈ صاحب قلعے مین موجود تھا اور بازوے ثانی ماتحت زور صاحب کے خالی اسپتال مین مقیم تھا جب خوف بلوہ عام ہوا تو زور صاحب نے ارادہ کیا کہ اپنے بازو کو بھی قلعے مین بھیجا وین مگر سب سپاہیون نے اِنکار کیا بلکہ ایک شخص نے اپنی بندوق صاحب موصوف کی طرف چھتیا کے سر کی مگر صاحب کی خوش نصیبی سے نشانے نے خطا کی تھوڑے عرصے کے بعد میکڈونلڈ صاحب آئے اور بازو چپ کو قلعے مین لے گئے اب سپاہ نے جبراً و قہراً کچھ اسباب محافظت کے جمع کرنے مین کوشش کی مگر یہ بھی کہا کہ اگر توپ ہمارے سامنے آویگی تو ہمکو خواہ مخواہ اُنکی اطاعت کرنی ہوگی بعد تھوڑے عرصے کے ایک سوار نے آکر کہا کہ طیار ہو اور اگر ہمارے ساتھ شامل ہو آخر کار سپاہ نے میکڈونلڈ صاحب اور روز صاحب سے کہا کہ اب تم بھاگ جاؤ ورنہ تمھاری جان پر آسیب آویگا اور یہ سوار آپکو زندہ نہ چھوڑینگے یہ حال سنکر میکڈونلڈ صاحب اور روز صاحب اور اجیٹن صاحب جنکا نام معلوم نہین اور ڈرن فورٹ صاحب بھاگ کر بجانب مقام ڈاردروانہ ہوے اور اثناے راہ مین افسران رسالہ مثل کوٹ صاحب

نکلین اور صاحب مجسٹریٹ نے بعد ازین اونکو حکم چلے جانے کا دیا۔

بتاریخ ۳۔ قریب پانچ بجے شام کے پھر خبر صاحب مجسٹریٹ کو پہونچی کہ کچھ آدمی مسلح ایک گانؤن مین جو قریب ۶ میل کے فاصلے پر واقع ہی جمع ہوتے جاتے ہین دس بجے رات کے صاحب مجسٹریٹ مع بارہ سوار اور پندرہ چوکیدارون کے گانؤن مذکور پر گئے اور بعد تجسس اور تلاش بسیار کے وقت صبح دریافت ہوا کہ ساکنان دیہ مذکور مفسدین کو پوشیدہ رکھتے ہین اور صاحب مجسٹریٹ کو مغالطہ دیتے ہین اسواسطے صاحب موصوف نے اُس گانؤن کو جلا دیا اور وہان سے جون صاحب کے کارخانۂ نیل مین جو متصل تھا گئے اور وہان سے سواران ہمراہی اور چند چوکیدارون کو بھیجا کہ ایک دوسرے گانؤن کو جو قریب اُس مقام کے تھا جا کر جلا دین اسی عرصے مین قریب پانچ یا چھ سو مفسد کے جمع ہوے اور جا کر کارخانۂ نیل پر حملہ آور ہوے ایک چوکیدار نے بھاگ کر بمقام گوپی گنج خبر دی کہ مفسدون نے کارخانہ گھیر لیا اور صاحب مجسٹریٹ اندر گھر کے گئے یہ خبر قریب ایک بجے بعد نصف شب کے یہان پہونچی تھی اور اُسی وقت ایک گروہ سپاہ ولایتی زیر حکم لفٹنٹ دولہوس صاحب روانہ ہوے اور زود ترین زود وارد مقام مذکور ہوے مگر دیکھا کہ کارخانۂ مذکور مین آگ لگا دی تھی اور لاش صاحب مجسٹریٹ کی بیسر پڑی تھی کیونکہ مفسدین اُسکا سر کاٹ کر لے گئے تھے قریب سو گز کے فاصلے پر اُنھون نے دیکھا کہ لاش جون صاحب کی اور لاش اُنکے خسر پورہ کی جو قریب پندرہ برس کی عمر کے تھا پڑی ہی جسوقت لفٹنٹ دولہوس صاحب نے لاش صاحب مجسٹریٹ کو اسطور پر دیکھا اُنھون نے حکم دیا کہ جو سامنے آوے اُسے مار دو اور کسی کو نہ چھوڑو اب تعاقب مفسدین دو یا تین میل تک کیا گیا اور جن دو گانؤن مین وہ چھپے تھے وہان سے اُنکو نکال کر خوب مارا اور اُن گانؤن کو جلا دیا اور اکثر مفسدین اس معرکہ مین مارے گئے اور اُنکی لاشین واسطے طعمہ زاغ و زغن و دیگر حیوانات شکاری کے میدان مین چھوڑ دی گئین۔

اب گورہ لوگ واپس کارخانۂ مذکور مین آئے اور ہر چند تمازت آفتاب سے اور تعاقب و جنگ مفسدین سے ماندے ہو گئے تھے مگر تاہم بخوشی تمام تینون لاشون کو گوپی گنج تک جو چھ میل یہان سے تھا لیگئے گوپی گنج سے لاش صاحب مجسٹریٹ کی مرزاپور مین لیجا کر اُنکے بھائی نے وہان دفن کی اور لاش جون صاحب اور اُنکے خسر پورہ کی مقام گوپی گنج مین بتاریخ ۵۔ دفن ہوئین۔

ہانسی

بروقت قتل انگریزان بمقام دہلی یہان دو رجمنٹ موجود تھین ایک اُنمین کی یعنی رسالہ چہارم تو قریب ۱۵۔ ماہ جون کے یہان سے کوچ کر کے شامل سپاہ ہو گیا تھا اور اُسی روز وقت شب چند انبار گیاہ مین جو احاطہ لفٹنٹ باردیل صاحب مین جمع تھے آگ لگی مگر بہ کوشش افسران جلدی فرو ہو گئی چند روز کے بعد یہ خبر شہر مین مشہور ہوئی کہ غارتگر نزدیک آ گئے ہین کپتان سٹافورڈ صاحب جو صرف حاکم ساتھ ہریانہ پلٹن کے اسوقت موجود تھے ایک کمپنی کو ساتھ لیکر باہر گئے مگر کوئی نظر نہ آیا دو یا تین روز کے بعد چالیس یا پچاس سوار مقام بھوانی کی جانب سے آتے ہوے نظر پڑے اور بروقت استفسار اُنھون نے بیان کیا کہ ہمکو راجہ دادری نے واسطے حفاظت شہر ہانسی کے

جو علاقۂ پٹیالہ مین واقع ہی چلے گئے ڈونلڈ صاحب اسسٹنٹ ثانی صاحب سپرنٹنڈنٹ مع میم صاحبہ اور ایک بچہ خرد سال اور تین دختر ڈونلڈ صاحب اور ملیارڈ صاحب کی میم مع دو بچون کے اور ایک بچہ خرد ایک ہفتے کی عمر کا اور روٹسلی صاحب کلکٹر پرمٹ مع میم صاحبہ کے اور پول صاحب اسسٹنٹ پترول مع میم صاحبہ اور دو دختر ون کے اور ڈاکٹر نیس صاحب مع میم صاحبہ اور ایک بچے کے اور مور صاحب جونیر اسسٹنٹ اور سپرنٹنڈنٹ۔

ہم سب بغیر مزاحمت کے روان تھے کہ بموضع گودھا معروف بہ برنوالہ ایک گاڑی جسمین پول صاحب وغیرہ تھے اور جو پیچھے رہ گئے تھے لُٹ گئے بعد ازان بموضع بڑاپچ جہان ہم قریب دو بجے بعد دوپہر کے پہونچے تھے دہاتی ہمارے تعاقب مین آئے اور شور وغل مچاتے ہوے چلے آتے تھے کہ ہمنے دو تین بندوقین جو سرکین تو قریب دو میل تعاقب کرکے واپس چلے گئے بتاریخ ۱۳۔ قریب تین بجے صبح کے ہم موضع اوری مین پہونچے اس مقام مین اہالیان پولس اور نمبردار نے اقرار ہماری اعانت اور حفاظت کا کیا مگر جسقدر دن آتا جاتا تھا اُنکی نیت برگشتہ ہوتی جاتی تھی اور آخر کار قریب نواخت تین گھنٹہ بعد دوپہر کے ظاہرا حملہ آوری پر مستعد اور آمادہ ہوے ساڑھے چار بجے ان سب بدمعاشون نے ہمکو گھیر لیا اور ارادہ حرکات خصومت آمیز کا شروع کیا مگر تھانہ دار دیہ نے جسکا نام بھجو سنگھ تھا چار یا پانچ سپاہیان خیر خواہ ونمک حلال سے سب کو دور رکھا کسی کو ہمارے پاس تک نہ آنے دیا اور اُسی کی ہوشیاری اور دلاوری اور چالاکی اور شمولیت باعث ہماری زندگی کی ہوئی۔

بتاریخ دوم ماہ جون وقت نواخت دو گھنٹہ بعد دوپہر سو سوار مہاراجہ پٹیالہ نے بھیجے اور اُنکی حفاظت مین ہم موضع دودھال مین پہونچے اور بمقام سنادر نفری صاحب پترول مقام دھودہ ہمسے ملے تھے دس روز مین ہم بمقام پٹیالہ پہونچے اور مہاراجہ نے ہمکو جگہ باغ بارہ دری مین دی اور مہاراجہ صاحب بہت تواضع وتکریم سے پیش آئے کھانے اور میوہ جات بکثرت ہمارے پاس بھیجے ہم پندرہ روز تک اُنکے مہمان رہے مین ایک روز کے واسطے انبالے گیا تھا بعد ازان سب میم صاحبون کو بکوہ کسولی روانہ کرکے ہم پھر بتاریخ ۳۰۔ جون وقت صبح وارد سرساہوے۔

گوپی گنج

بتاریخ یکم جولائی وقت شام دو سوارون نے آکر صاحب مجسٹریٹ کو اطلاع دی کہ اٹھارہ سپاہی ۴۰ رجمنٹ کے مسلح بدین خیال راستہ چھوڑ کر چلے جاتے ہین کہ جو گارد ۴۰ رجمنٹ شاہی کا راستے پر تعینات ہی اُس سے بچ کر نکل جاوین یہ سُنکر صاحب مجسٹریٹ مع لفٹنٹ دولموس صاحب اور بیس سپاہیان گورہ کے روانہ ہوکر جسوقت وہ ایک گانون کے اندر جاتے تھے اُسی وقت اُنکو جا لیا اور صاحب مجسٹریٹ نے جو اُنسے حال دریافت کیا تو اُنھون نے کہا کہ ہم ۴۰ رجمنٹ مقیم مرزاپور کے سپاہی ہین اور رخصت پر جاتے ہین مگر اُن سب کی بندوقین بھری ہوئی تھین اسکا سبب اُنھون نے کہا کہ ہمنے اپنی حفاظت کے واسطے بھر رکھی ہین صاحب مجسٹریٹ نے اُنسے ہتھیار رکھ دینے کو کہا اور اُنھون نے تعمیل حکم کیا مگر ایک سپاہی نے حسب الحکم نہین دیے تھے اور چاہتا تھا کہ سرکرے مگر فوراً گرفتار ہوا اور ہتھیار اُسکے چھین کر دو دو جن بید اُسکو لگوائے بروقت تلاشی کے اُنکے پاس چٹھیات رخصت

چلے جاوین اور ایسا ہی کیا مگر دوسرے روز جو پھر بلند شہر مین آئے تو شہر مذکور کو قبضۂ ملازمین ولی داد خان مین جو رشتہ دار شاہ دہلی کا ہی پایا۔

جب یہ لوگ قریب شہر کے پہونچے تو دیکھا کہ مفسد بصف جنگ مع تین توپون کے آراستہ ہین مگر صاحب لوگون نے جنمین کپتان تروٹ صاحب اور سیبٹ صاحب اور لال صاحب اور کلیفورڈ صاحب اور اندرسن صاحب تھے اور بہ وجوہ ۱۴ سوار اُنکے ہمراہ تھے چاہا کہ دشمن پر بہ این جمعیت قلیل حملہ آور ہون اور اس خیال سے آگے بڑھے اور دشمن پر حملہ کیا مگر دشمنون نے گراب مارا اُس سے تین سوار اُڑ گئے مگر کسی صاحب لوگ کو آسیب نہ پہونچا ناچار سب صاحب واپس پھر کو چلے آئے اور شہر بلند شہر کو قبضۂ ولی داد خان مذکور مین چھوڑ دیا۔

سرسا

بتاریخ ۲۹ ماہ مئی خبر اس مضمون کی آئی کہ چار ہزار بدمعاش متصل فتح آباد کے جمع ہوے ہین اور اُنکا ارادہ یہ ہی کہ اُس شہر کو تاخت و تاراج کرین کپتان روبرٹسن صاحب نے جب یہ خبر سُنی تو ارادہ کیا کہ کچھ سپاہ واسطے حفاظت شہر مذکور کے روانہ کرنی چاہیے اور اسی خیال سے ایک کمپنی ہریانہ پلٹن کی اور پچاس سوار چہارم رسالے کے بسرکردگی لفٹنٹ ایلیارڈ صاحب کے روانہ کیے گئے یہ سپاہ بنواخت ایک گھنٹہ بعد نصف شب بتاریخ ۳۰ روانہ ہوئی اور اُسی تاریخ دو شتر سوار حصار سے بوقت ۵ بجے صبح کے آئے اُنکے پاس دو چٹھیان تھین ایک تو صوبہ دار پلٹن ہریانہ کی طرف سے اور دوسری رسالہ دار رسالے کی طرف سے تھی اور غالب کہ اُنمین قتل انگریزان جو بمقام ہانسی و حصار سپاہ نے اور سوار ان جھجھر نے کیا تھا لکھا ہوگا اور یہ بھی لکھا ہوگا کہ تم بھی یعنی سپاہ موجودہ بمقام سرسا بھی ویسا ہی کرے فوراً بعد اسکے ایک قاصد حصار سے آیا اور اُسنے ایک چٹھی فتح چند خزانچی کو دی اُسمین بھی حال قتل کا جو مفسدون نے صداقت کیا تھا درج تھا اس خبر کے سُنتے ہی سب میم صاحبون کو روانہ مقام ساہو والہ کیا اور صاحب لوگ سب یہان موجود رہے قریب ساڑھے نو بجے دن کے جب یہ معلوم ہوا کہ سپاہ پیدل نے خزانے پر قبضہ کر لیا اور کچھ سوار واسطے حملہ کرنے اوپر شہر کے تیار ہوتے ہین ہر چند ابتک یہ یقین تھا کہ اکثر اُنمین کے مع افسران ہندوستانی خیر خواہ سرکار ہین اور جب یہ دریافت ہوا کہ جو چپراسیان پرمٹ حسب الحکم صاحب کلکٹر پرمٹ یہان آکر واسطے حفاظت شہر کے بکثرت جمع ہوے تھے وہ دروازہ کھولنے مین انکار کرتے ہین تو سب نے یہ صلاح کی کہ یہان سے جلد جانا مناسب ہی اور مقام ساہو والہ مین جاکر اپنے عیال و اطفال سے ملنا بہتر اور انسب ہی تھوڑے عرصے بعد وارد ہونے ان سب صاحبون کے بمقام ساہو والہ مین خبر پہونچی کہ چپراسیان پرمٹ نے شہر سرسا کو لوٹ لیا اور سوار بتلاش صاحبان چہار طرف سرسا کے منتشر ہو گئے ہین اور قیدی سب آزاد کیے گئے اور پلٹن پولس شامل غارت گرون کے ہو گئی۔

ایک صاحب تحریر فرماتے ہین کہ صاحبان مفصلۃ الذیل فوراً ساہو والے سے روانہ ہو کر بمقام دھنوال

اور واپس بلند شہر کو آیا کیونکہ اُسکو خبر ملی تھی کہ باعث بلوۂ میرٹھ کے آگے جانا بہتر و مناسب نہین ہی چند روز مین کئی مسافر صاحب لوگ جو بجانب غرب جانے والے تھے یہان آکر مقیم ہوے یہ سب مسافر قریب بیس صاحب لوگون کے جمع ہو گئے تھے اور جو خبر بلوۂ میرٹھ کی اور نیز یہ کہ بلوائیون کو کچھ سزا نہ ملی اور نہ کچھ تدارک اُنکا ہوا تمام مین مشہور ہو گئی اسنے دیگر مفسدان ضلع بلند شہر کے دلون مین حوصلہ مفسدہ پردازی کا پیدا کیا بسیٹ صاحب مجسٹریٹ اور کلکٹر کے پاس سوائے ایک کمپنی ۹ رجمنٹ ہندوستانی اور کچھ سواران رخصتی اور اُسقدر فوج کے جسقدر وہ نوبھرتی کر سکے اور کچھ سپاہ نہ تھی پس اسقدر آدمیون سے صرف شہر کا بندوبست کرنا مشکل تھا چہ جاے آنکہ کل ضلع کا بندوبست کرتے اسواسطے تمام ضلع گوجرون کے اختیار مین ہو گیا مگر تاہم ایک یا دو مرتبہ صاحب موصوف نے جرأت کر کے گوجرون کو سزا دی اور کچھ گوجر گرفتار کر کے جیلخانے مین قید کیے اور اسی طرح کچھ بندوبست تا تاریخ ۲۱ ماہ مئی رکھا مگر جب خبر بلوہ و پردازی ۹ رجمنٹ کی جنھون نے بمقام علیگڈھ فساد برپا کیا تھا اس شہر مین پہونچی تو تمام میم صاحبون کو ہمراہی اُن صاحب لوگون کے جو یہان آکر مقیم ہو گئے تھے اور کچھ سوارون کے بمقام میرٹھ روانہ کیا مگر سب حکام یہان رہے اور ٹرنبل صاحب بھی جسکی بدلی بسیٹ صاحب سے چند روز پیشتر کی تھی اس مقام مین تھے۔

اب یہ بات مشہور ہوئی کہ مفسد پانچ بجے شام کے بلند شہر پر حملہ آور ہونگے یہ خبر سُنکر کچھ عرصہ قبل وقت معہودہ کے حکام نے خزانہ بند کرنا شروع کیا اور اُنکو یہ خیال تھا کہ ۹ رجمنٹ ہندوستانی کا گارد آکر اُسکو میرٹھ لیجاویگا مگر یہ خزانہ بند ہی کر رہے تھے کہ ایک گروہ کثیر گوجرون کا شہر مین گھس آیا غرضکہ فوراً اُنکا مقابلہ کیا اور کئی گوجر مارے گئے گوجرون سے اور تو کچھ ہو نہ سکا مگر اُنھون نے جیلخانہ توڑ دیا اب ایک گارد ۹ رجمنٹ کا خزانے پر قائم تھا بعد از نکال دینے گوجرون کے حکام نے چاہا کہ ایسے گارد ۹ رجمنٹ کو تہ غیب دیکر ہمراہ خزانے کے بمقام میرٹھ روانہ کرین اور وہ بھی جانے پر راضی ہوے مگر بجاے میرٹھ جانے کے اُنھون نے راستہ دہلی کا لیا اور چلتے ہوے سب حکام وغیرہ عیسائیون سے کہ گئے کہ تم سب میرٹھ چلے جاؤ اور حکام نہین جاتے تھے مگر مجبوری گئے اور وہان سے کچھ سوار زیر حکم کپتان تروٹ صاحب کے لیکر ایک یا دو روز بعد پھر بلند شہر مین آئے اور دیکھا کہ سپاہ گورکھ وہان موجود ہین اور قریب دو سو سوار رسالۂ رام پور کے بھی ہین ان سواروں نے دو یا تین روز بعد فساد برپا کیا مگر سوائے فرار کے اور کچھ اُنسے نہو سکا بھاگتے بھاگتے اُنھون نے مکانات جلا دیے اور سرکاری اور رعایا کے مکانات کو لوٹ لیا بتاریخ ۳۰ مئی سپاہ گورکھ کو واسطے شامل ہونے ساتھ کمپو سپہ سالار بہادر کے یہان سے روانہ ہوئی اور دوسرے روز گوجرون نے سکندر آباد کو حملہ کر کے خوب لوٹا اور چونکہ وہ جانتے تھے کہ سپاہ سرکار موجود نہین ہی کہ اُنکی سزا دہی کو پہونچیگی اس خیال سے اُنھون نے اس شہر سکندر آباد کو بطمانیت تمام غارت کیا سکندر آباد ایک بڑا شہر نو میل کے فاصلے پر واقع ہی اور ہزارہا لوگ اُسمین آباد ہین بتاریخ ۱۰ جون اس مضمون کی خبر پہونچی کہ سواران مفسد خورجے مین آگئے ہین اس خبر کے سُنتے ہی ایسا ہراس سپاہ موجودہ مین پیدا ہوا کہ اکثر اُنمین کے بھاگ گئے اور قریب تیس آدمی حکام کے پاس رہے اور انپر بھی چندان اعتبار نہ تھا کہ بروقت حملہ مفسدان یہ بھی قائم رہین پس یہ مناسب متصور ہوا کہ مقام گلوٹی مین جو بارہ میل بجانب شمال بلند شہر کے واقع ہی

باشندے وہان کے بھاگ گئے ہین ایک بنیا وہان موجود تھا اور باقی سب معلوم ہوا کہ رسد وغیرہ لیکر سواران ہولکر مین گئے ہین اور یہ سوار اُس گھاٹ پر موجود ہین جس گھاٹ سے ہم عبور کرکے بمقام ہوشنگ آباد پہونچے جو باشندے وہان موجود تھے وہ سب بتعظیم وتکریم پیش آئے اور اُنکے اوضاع واطوار سے معلوم نہین ہوتا تھا کہ یہ خبر غلط مشہور کرتے کیونکہ اُنکو اُس سے کیا فائدہ تھا اسی نظر سے ہمنے خبر مذکور کو غلط نہ سمجھا اور ہر ایک سے مستفسر رہے غرضکہ جس سے سُنا کچھ نہ کچھ اختلاف خبر مذکور مین پایا گیا اس سبب سے ہمکو چندان اعتبار اُسکا نہ رہا اور بتاریخ ۱۵ وقت صبح ہم یہان سے روانہ ہوکر قریب نواخت دو گھنٹہ بعد دوپہر کے بمزاحمت وارد بود ھامی گھاٹ ہوے اور راستے مین کسی طرح کا اندیشہ نہوا یہان سے ہمکو وہ زمین نظر پڑی جسمین امید زیست کی تھی اور جسکے واسطے اسقدر کوشش وتردد ہم کرتے آتے تھے ہماری شکر گزاری اُس رحیم وکریم کی ازحد وقیاس تھی جسنے ہماری نگہبانی اور حفاظت بارہ دن ایسی تکالیف اور شدائد مین کی کہ جسمین ہر روز موت کا سامنا تھا اور ہر لحظہ احوال دگرگون ہوتا تھا اور جسنے ایسی راہ ہاے سخت ودشوار گزار مین ہماری رہبری کرکے ہمکو مقام محفوظ ومنزل مقصود کو پہونچایا تھا۔

القصہ بوقت نواخت تین گھنٹے بعد دوپہر کے ہمنے عبور دریاے نربدا کیا اور اُس کنارے پر میجر گارڈ صاحب نے جو سہور سے آگئے تھے اور کپتان ڈوڈ صاحب کمشنر نے بطیب خاطر وخوش دلی ہمسے ملاقات کی اور جو جو مہربانیان وہان کے سب صاحبون نے خصوصاً کرنیل ہالبین صاحب اور دیگر افسران ۲۸ رجمنٹ مندراس مقیم مقام مذکور نے ہمپر کین اُنکا بیان نہین ہوسکتا اور اسقدر نہین کہ اُنپر کسی عنوان زیادتی کا تصور بھی نہین ہوسکے اس مقام مین اور بہت سے مفرورین اندور وسہور مثل ہم لوگون کے وارد ہوے تھے اس سبب سے کوئی مکان خالی نہ تھا مگر تاہم جیسے مندراس والے مہمان نواز مشہور ہین ویسا ہی اُنھون نے کیا اور ایک گھنٹے مین ہمارے واسطے سب سامان مہیا کردیا اور کسی طرح کی تکلیف اب باقی نہ رہی زیادہ تر خوشی ہمکو ایک اور امر سے ہوئی کہ ایک میم صاحبہ جو ہمارے ساتھ مین تھی اُسکی گود مین ایک بچہ بارہ دن کا تھا اور اُسکا شوہر گم تھا بلکہ ہم سب کو یقین ہوگیا تھا کہ وہ قتل ہوگیا ہوگا مگر اس میم صاحبہ نے بڑی ہمت وجرأت کرکے مع اپنے بچے کے اِن سب تکالیف کو گوارا کیا اور اب اُسکا نتیجہ یہ ملا کہ اُسکا شوہر یہان زندہ اُسکو ملا اس صاحب کا نام کپتان ہارلسن صاحب ہے اور یہ صاحب کمانیر ثانی رسالۂ دوم گوالیار کنٹنجنٹ کے تھے اور ان صاحب کے درپے بھی بابا اٹپے اور اُسکے سوار جو ہمارے تعاقب مین بھی آئے تھے کئی روز رہے تھے اور یہ صاحب بھی بہ افضال الٰہی اُنکے ہاتھ نہ آکر جان بہ سلامت اس مقام مین پہونچے تھے۔

بلند شہر

خبر مفسدہ میرٹھ کی جسنے اول مقام بلند شہر مین پہونچائی تھی وہ ایک صاحب افسر تھا جو میرٹھ جاتا تھا اور اثناے راہ مین مابین ہاپور اور میرٹھ کے اُسکو مفسدین نے لوٹ لیا تھا ناچار وہ وہان سے آگے نہ گیا

مقامات لار کوئی اور پیلی نو درسے ہوئی اُسنے بہت خاطر داری کی اور کہا کہ اُسکے علاقے مین ہمکو سب طرح سے امنیت حاصل ہوگی اور خاص لار کوے مین جہان ہمکو دوسرے روز جانا تھا سب طرح کی آسائش اور خاطر داری ہوگی بروز دوم تاریخ ۱۳- کو ہم بمقام لار کے پہونچے یہ منزل بہت بڑی تھی اور راستے مین تکلیف بہت ہوئی کیونکہ کئی میل تک اِس منزل مین بڑے گھن کا جنگل طے کرنا پڑا یہان پہونچ کر ہمکو از حد استعجاب ہوا جب ہمنے دیکھا کہ کوئی خبر بھی نہین لیتا گو کمال الدین اِسقدر اطمینان کر آیا تھا بہرحال ہمنے یہ تصور کیا کہ اب خطرۂ جان نہین ہی اور اِس خیال سے ہم ایک بقال کے مکان کے برآمدے مین بیٹھے تھے کہ ایک شخص کندن سنگھ نامے آیا اور بچشم خشم آگین اور آواز مہیب بولا کہ مین جاسوس ملازم مہاراجہ ہولکر اور سندھیہ ہون اور مجھے حکم یہ ہی کہ کوئی فرنگی اِس ضلع مین سے زندہ نہ چلا جاوے یہ کہکر خوب دھمکایا اور کہنے لگا کہ وہ پہاڑ جو سامنے نمودار ہی اور قریب پانچ کوس کے فاصلے پر اِس مقام سے واقع ہی وہان پانچ سو سوار مفسد موجود ہین اور میرے زیر حکم ہین مگر چونکہ میرا اخلاص صاحب لوگون سے ہی اِسواسطے تمھاری زندگی کی کچھ فکر کرونگا اور اِدھر اُدھر کی باتین کرکے بہ لطائف الحیل بیان کیا کہ کرنیل دبورنڈ صاحب رزیڈنٹ اندور تین روز ہوے کہ اِسطرف سے گئے ہین اور اُنھون نے ہماری خدمتگزاری کے عوض پانچ سو روپیہ دیا اور کئی بندوقین اور تلوارین ہمکو دین۔

یہ سب اُسکی باتین سُنکر ہمکو از حد تعجب ہوا بلکہ ہم بہت تنگ اور ضیق ہوے کہ کمال الدین نے کیا اقرار کیا تھا اور یہان کیا وقوع مین آتا ہی القصہ ہمنے یہ ارادہ مصمم کیا کہ شب یہان بسر کرکے صبح آگے کو روانہ ہون خیر جو کچھ ہوگا سو سمجھ لینگے آخر کار ہم سب بہ شب تاریخ ۱۴- روانہ ہوے دلون مین فکر و تردد تھا اور خیال مین یاس و ناامیدی ہماری دانست مین ہماری زندگی کندن سنگھ مذکور کے ہاتھ مین تھی اور اُسکی حفاظت کا ذریعہ یعنی روپیہ ہمارے پاس موجود نہ تھا اور چونکہ روپیہ بھی نہ تھا اور اُسکا قول سُن ہی چکے تھے پس اِس حالت مین ہتھیار بھی جیسے وہ کہ گیا تھا اُسکو دینے مناسب بلکہ غیر ممکن نہ تھے مجھے اب افسوس اِس امر کا آیا کہ وہ حرامزادہ جو چند ساعت تنہا ہمارے پاس آکے ہم کلام ہوا تھا اور اِسقدر کلمات بیہودہ اُسنے کہے تھے اُسی وقت مین اُسکو کیون نہ مار ڈالا کہ اب خوف اُسکی جانستانی کا باقی نہ رہتا اور اُسوقت اُسکا قتل کرنا کچھ مشکل نہ تھا مگر اب کیا ہوسکتا تھا ہم آگے کو قدمزن تھے اور ہمنے دیکھا کہ کندن سنگھ مذکور اپنے سوارون کی طرف گیا چند ساعت کے بعد ہمکو دریافت ہوا کہ یہ کندن سنگھ برادر سوم دلیپ سنگھ و نرپت سنگھ جاگیرداران ضلع ہذا کا ہی اور اُن سب کی یہ صلاح قرار پائی ہی کہ جو کچھ ہمارے پاس ہی وہ سب چھین لین اِس حال کے سُننے سے کچھ فکر ہماری کم ہوئی اور افضال الٰہی پر نظر کرکے جسنے ابتک ایسی ایسی آفات سے محفوظ رکھا تھا بیشتر بجانب موضع گوارئیا قدمزن ہوے۔

قریب آٹھ بجے شب کے ہم بمقام گوارئیا وارد ہوے اور دیکھا کہ یہ مقام ویران سا ہو رہا ہی

تاکہ مقام ببراشیا سے بچے ہوے چلین کیونکہ یہ شہر بلب دریاے پارتبی علاقۂ سیندھیہ مین تھا اور اس مقام مین سوار وپیادہ مفسدین بکثرت موجود تھے اب ہمارا ارادہ یہ تھا کہ مقام موریا مین کچھ کمک کرین اور آرام لین مگر جب ہمنے یہ سُنا کہ یہ مقام قریب دو میل کے فاصلے پر سمور سے ہی ہمنے اُسکو بھی پیچھے چھوڑ دیا اور آگے روانہ ہوکر مقام سولامین جو ایک چھوٹا سا گانوں تھا قریب چار گھنٹے کے آرام لیا مگر چونکہ یہان رسد وغیرہ بہم پہونچ سکی اسواسطے یہان سے بھی روانہ ہوکر مقام ایجادر کو جو بڑا شہر پانچ کوس کے فاصلے پر واقع تھا چلے اور اس شہر مین قریب نو اخت گھنٹہ شب بتاریخ ۱۱ وارد ہوے۔

ایجادر ایک شہر ہی اور اُسکے گرد فصیل تعمیر کی ہوئی ہی اور جب ہم اس شہر مین پہونچے تو دروازۂ شہر بند تھے مگر کچھ عرصے کے بعد ہمارے واسطے دروازہ کھل گیا اور ہم شہر مین داخل ہوے اور حاکم شہر نہ کو رنام جان ڈی سلوا جو بنام جان صاحب مشہور تھا ہمکو اپنے مکان مین لے گیا اور خبر گیری خورد ونوش ہماری اور ہماری سواریون کی بخوبی کی اور سب طرح باادب وتعظیم تمام پیش آیا اُسکی خاطر داری کی ہمنے نہایت قدر کی کیونکہ تمام اس سفر مین سواے الفاظ زشت وزبون سماعت مین نہین آئے تھے اور سب یہ کہتے تھے کہ ان نالائق فرنگیون کا اب راج جاتا رہا اس مصیبت کے بعد جو یہ راحت نصیب ہوئی تھی تو اسکی بڑی قدر تھی اور ہر ایک صاحب بدعاے خیر کا مدار وحاکم ایجادر کو یاد رکھیگا یہ جان ڈی سلوا یا جان صاحب جس نام سے وہ یہان مشہور تھا از ملک پرتگال تھا مذہب عیسائی اُسنے اختیار کیا تھا اور لباس مسلمانی پہنا کرتا تھا از بس بے تکلف تھا اور ماہیت ادویہ سے بھی کچھ واقفیت رکھتا تھا اس سبب سے اُسکو ساکنین ہمدان جانتے تھے اور اُسکا نہایت پاس اور لحاظ کرتے تھے اُسنے ہمکو اپنا صندوق ادویہ دکھایا اور اُسکے پاس اکثر ادویہ انگریزی وہندوستانی موجود تھے اور اِنکے باعث ہزارہا آدمیون کے علاج بھی وہ کرتا تھا۔

اکثر معمر فرانسیس یورپ والے بھی یہان رہتے ہین یہ لوگ بھی فرانس سے ہنگام سرکشی فرانس چلے آئے تھے انمین سے اکثر تو ملازم سرکار انگلشیہ ہوگئے تھے اور اب پنشن پاتے ہین اور ہر ایک نے نام اپنا مسلمانی رکھ لیا ہی ایک خیرخواہ آدمی نکولس ریلی نامے نہایت ہوشیار ہمارے پاس آیا یہ اپنے تئین ساکنین آئرلینڈ بتلاتا ہی آئرلینڈ ایک جزیرہ متعلق انگلستان کے ہی بلکہ یہ اور جزیرہ انگلینڈ دونون بلکہ بنام جزائر انگلستان مشہور ہین یہ بھی لباس ہندوستانی پہنتا ہی اور زبان انگریزی خوب بولتا ہی اسکے سبب سے ہمکو بہت حال اس ملک کا معلوم ہوا اسکی پیدایش کانپور ہی اور یہ ملازم بیگم ووالھن صاحبہ کا ہی جسکی جاگیر مین شہر ایجادر شامل ہی اس بیگم کا اصلی نام الپرتیہہ ہی اور یہ بھی عیسائی تھی مگر حکیم شہزادہ مثل کے ساتھ اُسکی شادی ہوگئی تھی اور یہ دونون یعنی بیگم صاحبہ مع اپنے شوہر کے حسب الطلب سکندر بیگم کے بھوپال گئے ہین یہان موجود نہین۔

اس مقام مین ہمنے مفصل حال مفسدہ اندور کا سُنا اور جو قتل وہان ہوا تھا وہ بھی مشروحاً دریافت ہوا اس مفسدے کا حال قبل ازین مشہور ہوگیا ہی حاجت تحریر کی نہین بوقت سہ پہر یہان ہماری ملاقات کمال الدین کامدار

حافظ حقیقی بیشتر قدم زن ہون اور دل مین یہ خیال تھا کہ کوئی نہ کوئی ضرور مقام سمور سے آکر ہم سے راستے مین ملیگا۔

جب ہم اِس مقام انجود سے روانہ ہونے کو تھے تو ہمنے سُنا تھا کہ مفسدین مؤداندو اِس جانب چلے آتے ہین بلکہ یہانتک خبر تھی کہ دو منزل تک پہونچ گئے ہین یہ سُنکر اول ہی ہر چند ہمارا حال خراب تھا اب زیادہ نازک وقت گذرا لیکن بصد دقت وخرابی دو گھنٹے مین ہمنے عبور دریا کیا اور وہان سے آگے بڑھے مگر سیاہ مٹی یہان کی ایسی چکنی تھی کہ بمشکل ہمنے شام تک چار کوس طے کیے اور رات جنگل مین بسر کی۔

بتاریخ ۱۰۔ قریب نواخت ۵ بجے صبح کے ہم یہان سے روانہ ہوے اور مقام چمنیر کی جو علاقۂ بیگم صاحبہ مین واقع تھا راہ لی کپتان کارٹر صاحب اور راقم آگے سب کے گئے کہ جاکر تحقیق حال سمور کا دریافت کرین جسوقت ہم شہر مذکور مین پہونچے اور بازار مین گھوڑون پر سے اُترے کہ ہمکو ایک ہاتھی اور ایک چپراسی نظر پڑا اُسکو دیکھکر ہم نہایت خوش ہوے اور چپراسی مذکور نے ہمکو ایک چٹھی بھی دی اُسمین میجر رکٹ صاحب نے لکھا تھا کہ مقام سمور مین ہرگز مت جانا اور سیدھے ہوشنگ آباد کو روانہ ہونا اور ہوشنگ آباد مین جو چمنیر سے چھ منزل آگے تھا سب طرح کی آسایش اور امنیت ملیگی یہ چٹھی ہمکو اس پریشانی وحیرانی مین گویا باعث حیات وخوشی خاطر ہوئی سوائے اِسکے میجر صاحب نے ہمارے واسطے اقسام اقسام کا اکل وشرب بھی روانہ کیا تھا اور ملبوسات چھوٹے بڑے بھی سب قسم کے بھیجے تھے کھانے مین تو روٹی گوشت چاے شکر وغیرہ اور پینے کو بیر شراب وبن شراب اور برانڈی واسطے رفع ماندگی وکسل کے بھیجی تھی اور ملبوسات مین گرم کپڑے اور سفید کپڑے بچون کے اور بڑون کے واسطے ارسال کیے تھے فی الحقیقت یہ سب چیزین اِس افراط سے اور اِسقدر اقسام کی بھیجی تھین کہ اِس سے صاف ظاہر تھا کہ میجر صاحب موصوف کو کسقدر خوشی ہماری ملاقات کی ہوگی ہماری زبان نہین جو وہ خوشی بیان کرین جو ہمکو بروقت اُٹھانے سرپوش خوانون کے اور دیکھنے اِسقدر اجناس نفیسہ کے حاصل ہوئی تھی۔

مگر چونکہ مسافت روانگی مقام سمور سے ہمکو کمال تعجب تھا اِسواسطے ہمنے اُس چپراسی سے حال مفصل دریافت کیا یہ چپراسی ایک مسلمان تھا مگر نہایت فہمیدہ اور ہوشیار اِسنے سب حال مفصل ہمسے کہا کہ حسب صلاح ودرخواست سکندر بیگم والی بھوپال سب صاحب لوگ ہوشنگ آباد کو چلے گئے ہین اور میجر صاحب بھی بروقت روانگی چپراسی مذکور روانہ ہونے کو طیار تھے اور بیگم صاحبہ نے یہ بھی اقرار کیا ہی کہ حفاظت ملک ونیک رعیت کی سپاہ کنٹنجنٹ اُسکے ذمے ہی چپراسی مذکور نے یہ بھی بیان کیا کہ بیگم صاحبہ کے پاس ایک اشتہار شاہ دہلی کا اِس مضمون سے آیا ہی کہ بقاعدۂ مسلمانان باایمان جھنڈہ محمدی کھڑا کرے اور سب فرنگیون کو بیخ وبن سے نیست ونابود کرے لیکن بیگم صاحبہ کی بروقت اطلاع کرنے افسران کنٹنجنٹ سے اور اُنکے بسلامت روانہ ہونے سے ظاہر ہی کہ اُسکی شرکت ساتھ مفسدین کے برائے نام ہی۔

اپنی سواریان ہمنے یہان ہی چھوڑ دین اور اُسی شب روانہ بسمت مقام املاہ ہوے اور تین کوس کا چکر کھایا

کماشدار مذکور نے یہ بھی اقرار کیا کہ ہماری چٹھی وہ صاحب رزیڈنٹ سہور کے پاس بھجوادیگا سوائے اسکے اُسنے ہمسے کہا کہ شہر کے اندر مکان موجود ہی وہان چل کر آرام کرو مگر وہان جاکر جو ہمنے دیکھا تو مکان نہایت غلیظ تھا اس سے ہم وہان نہ گئے اور درخت کے نیچے ہی قیام کیا کماشدار مذکور نے کہا کہ رسد وغیرہ بھی یہان آجاویگی۔

تھوڑا عرصہ ہمکو یہان پہونچے ہوا تھا کہ طوفان بارش و باد شروع ہوا اور ناچار ہوکر ہم شہر مین چلے گئے کیونکہ دس لحظہ بعد شروع ہونے بارش کے تمام اُس جگہ پر پانی پھیل گیا اور کہین کسی چیز کے رکھنے کا ٹھکانا نہ رہا ایک نالہ راستے مین تھا مابین ہمارے مقام قیام اور انجود کے واقع تھا اور اب بارش کے سبب سے اُسمین طغیانی بھی بہت ہوگئی تھی یہان جو تکالیف ہمپر گذرین اُسکا بیان جسقدر مبالغے سے کیا جاوے تھوڑا ہی ہم سب بناچاری اُس نالے مین گئے اور زور وشور پانی کا ایسا تھا کہ وہان ٹھہرنا مشکل تھا مگر چونکہ کنارے پر بھی قیام بباعث بارش و باد کے نہایت تکلیف دہ تھا اسواسطے ہمنے خطرۂ جان کو اُسپر ترجیح دی اور عبور کرنے مین کوشش کی کوئی تو بچون کو دوش پر اُٹھائے ہوئے تا بہ گلو پانی مین تھا اور ہر وقت یہ اندیشہ ہوتا تھا کہ اب بہا اِسپر بارش اور باد کا طوفان اور طوفان برپا کر رہا تھا ہر ایک صاحب دوسرے کی صورت دیکھتا تھا اور اپنی تکالیف و بدنصیبی پر شکر ادا کرتا تھا ہم ۲۷ زن و مرد باہم تھے اور سب بالکل تر تھے اور گرسنہ و سرمازدہ مٹی پر برآمدۂ دوکان بقال مین جو قریب ۴۲ فٹ طول مین اور ۸ فٹ عرض مین تھا سب یکجا گل دلائے مین بیٹھے تھے یہان ایک انگشت برابر جگہ خشک بھی نہ تھی ناچار کچھ کنبل ہم پہونچائے اور تھوڑی گھاس بچھا کر اُسپر کنبل ڈال کر ایک بستر ایسا بنایا کہ شب بسر ہو اب ہم جان سے تنگ ہوگئے تھے کیونکہ تکلیف پر تکلیف ہوتی جاتی تھی اور کوئی وقت ایسا نہ تھا کہ ہم فکر سے خالی ہوتے اسواسطے جانا کہ اگر کچھ دیر نیند آوے تو غنیمت ہی کہ تکلیف تری و گرسنگی و سردی کی نہ معلوم ہوگی اس خیال سے ہم سب وہان دراز ہوئے۔

تمام شب باد و باران کا گذر برآمدے مین بھی پہونچتا رہا اور گریۂ وزاری بچہ ہائے گرسنہ کی اور شور و غل گھوڑون نے جو چھوٹ کر آپسمین لڑتے تھے ہرگز ایک لحظہ بھی سونے نہ دیا بلکہ اکثر صاحب تو اپنے گھوڑون کے پاس کھڑے رہے کہ وہ چھوٹ نہ جاوین اور کئی چھوٹے ہوؤن کے پکڑنے مین رہے بتاریخ ۸۔ بھی بارش جاری رہی مگر اس روز ہمکو کچھ چپاتیان اور دودھ بلا وقت شام پھر علامات تکالیف شب گذشتہ نمودار تھین اور شب بھی ویسی ہی تکالیف مین گذر گئی۔

بتاریخ ۹۔ کچھ مطلع آسمان صاف ہوا مگر ندی نیود جسکو عبور کرنا تھا نہایت طغیانی پر تھی یہ روز بھی ہمنے بہ امید رسید جواب چٹھی سہور بسر کیا مگر کوئی چٹھی نہ آئی ناچار بوقت نواخت سات گھنٹہ شام بہ غم و افسوس تمام یہان سے روانہ ہوئے اس مقام کے عامل نے جو ایک روز پیشتر نہایت شرافت و خاطرداری سے پیش آیا تھا اب بالکل انحراف قبول کیا حتی کہ اُسنے قلی تک ہمکو نہ دیا اور نہ کوئی راہبر یا چوکیدار دیا ناچار بلا راہبر کے ہمکو ندی مذکور عبور کرنی پڑی اس امر کو ہمنے اپنے نزدیک نہایت زبون اور بدمین تصور کیا مگر تاہم سوائے اسکے اور کچھ چارہ نہ تھا کہ بربری و حفاظت

معلوم ہوتی تھی مگر ہمنے کچھ خیال نہ کیا اور وہان سے روانہ ہوے اور یہی خیال بہت صاحبون کے دل مین تھا کہ ہم اُن آدمیون مین
جو گرد دیوار کے جمع ہین مرنے جاتے ہین مگر ہمکو نہایت تعجب ہوا کہ جب ہم اُنکے برابر سے نکلے تو کسی نے نہ تو بندوق سر کی اور نہ کچھ
زبان سے کہا جب ہمنے عبور دریا کیا اور خار وغیرہ طے کرنے لگے جہان معلوم ہوتا تھا کہ قبل اِسکے سوار مقیم تھے ایک شور برپا ہوا
اور آدمی بکثرت پہاڑی کے اوپر جو ہمارے سامنے تھی گئے بظاہر یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ بہ نیت اُسکے قبضہ کرنے کے گئے تھے ہم جب
عبور نالہ کر رہے تھے ایک آدمی ہمکو ملا اور اُسنے اقرار کیا کہ وہ ہمکو راستہ بتلا دیگا اِس سے ہمکو نہایت تقویت ہوئی اور اکثر
ہم مین سے جنگلون مین جاتے تھے کہ سوارون کا مقابلہ کرین ہم اپنی راہ چلتے تھے اور کوئی مزاحم نہ تھا ہرچند ہمکو یہ یقین تھا
کہ ہر قدم پر مرگ موجود تھی مگر کوئی امر ایسا واقع نہوا اور سوائے عنایت الٰہی و افضال خدا اور کون ایسے وقت مین محافظ
اور نگہبان ہمارا تھا اور کون ہمکو بچا سکتا تھا۔

قلیل راہ اور ہمنے طے کی اور ایک اور واقعہ رونما ہوا یعنی ایک گاڑی جو ہمارے ساتھ تھی اُلٹ گئی اور اندیشہ
ایذا رسی سواران گاڑی مذکور پیدا ہوا ہر چند یہ جگہ مقام لارا اوڈ سے صرف ایک کوس کے فاصلے پر تھا مگر ساکنین وہ
جو اِس مقام کے قریب واقع تھے بہت خاطرداری سے پیش آئے اور ہر طرح کی مدد اُنھون نے ہماری کی حتےٰ کہ
پٹیل وہ مذکور نے خود بلا اُجرت خواہش کی کہ وہ ہمارے ساتھ تا عبور دریاے کالا سندھ ہمراہ رہیگا اور یہ شخص اپنے
قول کا بڑا سچا تھا اور مقام مذکور تک ہمراہ رہا لیکن ہمنے بھی اُسکی خاطرداری اور تواضع جسقدر لازم تھی کی اِس
وقت تک ہمارے دل مین راہنماے سابق الذکر کی طرف سے بہت شبہہ باقی تھا مگر رفتہ رفتہ ہمارا اعتبار اُسپر ہونے لگا
بلکہ دلیل اِس اعتبار کی یہ ہی کہ ہمنے اُسکو کچھ روپیہ پیشگی بابت اُجرت اُسکی رہبری کے دیدیا تاہم اُسکی نگہبانی ضرور متصور
ہوئی اور ہم مین سے فی کس اپنی اپنی نوبت سے اُسکی نگہبانی مین مشغول رہا کرتے تھے قریب نصف شب کے راستہ
گم ہوگیا اور کئی گھنٹے تک ہماری سواری کے جانور کھیتون مین پھرتے رہے آخرکار ایک موضع مین وارد ہوے اور
دریافت کرنا راہ مقام انجود مناسب متصور ہوا مگر ہنوز ہم دریافت نہ کرنے پائے تھے کہ لوگون نے ہم پر بندوق سر کین
اور ہم یہان سے بھی بنا چاری بھاگے مگر یہ معلوم نہ تھا کہ ہم راہ راست پر ہین یا کسی غلط راستے پر جاتے ہین اور نہ یہ
معلوم تھا کہ ہم کہان جاتے ہین۔

چند کوس آگے جاکر ہم ایک چارون کے گانون مین پہونچے اور یہان ہمکو معلوم ہوا کہ ہم کہان ہین اور اب کدھر
جانا چاہیے اور یہان ہمکو ایک آدمی بھی ملا جسنے راستہ مقام انجود کا نشان دیا اور اُسکی نشان دہی پر چلے اور قریب
صبح کے بتاریخ ۷ ماندہ وگرسنہ مقام مذکور مین وارد ہوے یہ مقام شروع علاقہ بیگم بھوپال پر واقع ہی اور یہان پہونچ کر
ہمنے شکر ادا کیا اور سمجھا کہ اب ہم مقام امن و آسایش مین پہونچے کیونکہ بیگم بھوپال اب تک خیر خواہ و شریک سرکار تھی
قریب پاؤ کوس باہر مقام مذکور کے ہمنے ایک درخت املی کے نیچے قیام کیا اور کہا شدار ہمارے پاس آیا اور اُسنے
احوال خیریت اشتمال مقام سہور کا بیان کیا یہ سُنکر ہمکو نہایت خوشی ہوئی کیونکہ ہمارا ارادہ یہ تھا کہ ہم مقام سہور جاوین اُسکے
ذریعے سے ہمکو کچھ دودھ میسر آیا اور اُس سے ہمنے لڑکون کی گرسنگی جس سے وہ قریب بمرگ ہو رہے تھے قدرے کم کی

حملے کا تھا جب ہم نزدیک موضع کے پہونچے اور ہمنے دیکھا کہ ہمارے تعاقب مین کوئی شخص قوم لوندیا سے نہین آتا تو ہم آگے زیادہ آدمی رکھکر داخل موضع ہوے ہمنے یہ قرار دیا تھا کہ خاموشی تامکی کرنے موضع مذکور کے بہت مناسب ہی تاکہ کسی کو معلوم نہو کہ کون جاتا ہی مگر بباعث شور وغل سگ دہاتی وروشنی مکانات دیہ اور آواز سُم اسپہاے سواری خفیہ روی ممکن نہ تھی ہم چوکی دیہ سے بھی گذر گئے اور کوئی آدمی سواے ایک شخص کے جو ہمکو دیکھکر اندر مکان کے چلا گیا تھا اور اُسکے جانے سے ہمکو گمان تھا کہ وہ صرف نشان دہی کے واسطے گیا ہوگا اور پھر جلدی آجاویگا اور کوئی نظر نہ پڑا اور تمام راستہ بغیر جنگ وقتال کے طی ہوا جب ہم باہر دیہ مذکور کے پہونچے تو کچھ اطمینان ہوا اور ہم سب آپسمین مبارکبادی بخیریت طی ہونے اِس موضع کے کرنے کو تھے کہ ہم مین سے ایک صاحب سے ایسی حرکت سرزد ہوئی کہ جس سے سب کو اندیشۂ تباہی پیدا ہوا یعنی بندوق جو اُسکے ہاتھ مین تھی یکایک سر ہوگئی۔

بتاریخ ۶۔ قریب تین بجے صبح کے ہم مقام لارادڈ مین پہونچے اور قریب ایک گھنٹہ ہم یہان روکے گئے اور اسقدر عرصہ ہر ایک مقام پر ہنگام وارد ہونے کے ہمکو توقف ہوا کرتا تھا اور بعد از ایک گھنٹے کے ہمکو اجازت ہوئی کہ گڈھی کہنہ مین جسمین راجہ رہتا تھا جاؤ گڈھی مذکور کے اندر اور باہر کچھ عجب حال بیسروسامانی کا نظر آتا تھا کہ ہمکو وہان رہنے سے کوئی توقع آرام کی معلوم نہین ہوتی تھی جو مکان ہمارے رہنے کے واسطے تجویز ہوا تھا وہ لائق بود وباش نہ تھا اسواسطے ہم سب نے یہ صلاح کی کہ اُس مکان کے باہر کی دیوار کے سائے مین رہنا بہتر ہی اور یہ سمجھ کر ہم وہان جاتے ہی کچھ آرام لین اِس عرصے مین ایک شخص نے بُرج گڈھی پر سے پکارا سوار سوار یہ سُنکر ہم سب اندر مکان کے بھاگ گئے اور گو اس اندیشے کی کچھ اصل نہ تھی تاہم اِسکے انجام کا خیال سب کو نہ رہا کیونکہ یہ حرکت خالی از سبب نہ تھی تھوڑے گندہ دانہ انبہ ہمارے کھانے کو آئے اور ہم اِس خیال مین تھے کہ ہمارے گھوڑون کے واسطے کچھ گھاس وغیرہ بھی آتی ہوگی اِس عرصے مین ہمکو خبر پہونچی کہ راجہ صاحب بخیال نام آوری اپنی کے دو روپیہ یومیہ ہم لوگون کے مصارف کے واسطے خرچ کیا چاہتے ہین عرصۂ قلیل چند گھنٹہ تک تو راجہ صاحب اور اُنکے ملازم ہمسے ملتے رہے اور بخاطرداری پیش آتے رہے مگر چند گھنٹے کے بعد سب کے اوضاع واطوار مین فرق آگیا اور کوئی چیز جو ہمکو درکار تھی ہمکو نہ ملی قبل ازین ہمکو سب طرح کی توقع راجہ لارادڈ سے تھی مگر جب اُس سے امر خلاف چشمداشت عمل مین آیا یہانتک کہ راہبر یعنی اگوا بھی اُسنے ہمکو نہ منگوادیا تو جو ناامیدی ہمکو ہوئی اُسکا بیان ممکن نہین صرف تصور پر منحصر ہی زیادہ تر ناامیدی ہمکو اِس سے ہوئی کہ منشی رام راؤ اور اونکا رسنگھ چپراسی نے بھی ہمارے ساتھ چلنے سے انکار کیا اور کہا کہ ہم حسب الحکم راجہ صاحب یہان سے آگے نہ جاوینگے۔

ایسی حالت مین اور ایسے موقع پر اِس مقام مین ٹھہرنا بعید از عقل ودانائی تھا اسواسطے فوراً طیاری روانگی عمل مین آئی اب وقت قریب چار بجے سہ پہر کا تھا ہمنے سفر بھی بہت کیا تھا اور ہمارے پاس کوئی شی خوردنی بھی موجود نہ تھی اور گریۂ وزاری بچہ ہاے گرسنہ جگر کو خون خون اور دل کو پارہ پارہ کرتی تھی جب ہم طیار ہوے تو مسلح آدمی بکثرت گرد دیوار قلعہ کے جس جانب ہمارا راستہ تھا جمع ہوے یہ حال دیکھکر ہماری روانگی بظاہر متعذر

اُنکے کلام سنتے تھے اُسی قدر وہ گفتگو و رباب نیست و نابود ہونے عملداری سرکار انگریزی باندازِ طعن و تشنیع زیادہ بیان کرتے تھے کوئی مکان واسطے شب گزاری کے نہین ملتا تھا اور قدرے شیر و نان جو گرسنہ بچون کے رفع جوع کے واسطے درکار تھی بصد دقت و خواری نصیب ہوئی اِس مقام منڈوا سے ہم بجانب مقام سراود براہ سارنگ پور روانہ ہوے یہ مقام قریب تین میل کے فاصلے پر واقع تھا مگر راستے مین دو بڑے حائل تھے ایک تو دریاے کالاسند اور دوسری سڑک کلان۔

ہمسے قریب چار میل سارنگ پور باقی رہ گیا تھا یہان ہمنے سُنا کہ مقام مذکور پر غارتگر قابض ہو گئے ہین اور ایک رجمنٹ رسالہ مع چند افسرون کے مقام مذکور مین مقیم ہی بلکہ ہر ایک قدم راستے کا غارتگرون کے قبضے مین ہی اور اگر یہان سے روانہ ہوے تو اُنکے ہاتھ سے سلامت جانا ناممکن ہی یہ سُنکر اب ضرور ہوا کہ مقام مذکور مین نہ جانا چاہیے بلکہ اِس راستے کو بھی چھوڑ دینا بہتر ہی یہان سے چلکر ہمنے راستۂ کلان تو چھوڑ دیا اور راہ غیر آباد کو اختیار کیا اور ایک گھنٹے مین قریب ایک میل کے راستہ طے کرتے ہوے بجانب راجہ سراود جو دوست سرکار تھا روان ہوے اور قریب ۵ میل راہ طے کی تھی کہ چند دہاتی ہمارے پاس آئے اور بیان طراز ہوے کہ چند میل پیشتر صدہا سوار و پیادہ ہمارے منتظر مقیم تھے ایسی خبر سُنکر جو شخص ہماری سی مصیبت مین ہوگا اُسکا دل کب قوی رہتا ہی اور ہماری فکر کچھ اپنے واسطے نہ تھی اِسواسطے کہ ہمارے پاس ہتھیار تھے اور ہم جانتے تھے کہ ہم تو لڑتے بھڑتے اپنا راستہ نکال ہی لینگے مگر ہمکو فکر بیم لوگون کی اور بچون کی از حد تھی کیونکہ اُنکی حفاظت ہمارے ذمے تھی اِس عرصے مین ہزارہا دہاتی وہان آکر جمع ہو گیا اور ہر ایک کی صورت سے اندیشہ و خوف معلوم ہوتا تھا۔

بتوسط رام راؤ مذکور کے ہمنے چاہا کہ کچھ روپیہ دیکر کوئی صورت گزارے کی شہر مذکور مین پیدا ہو اور رام راؤ نے کہا کہ سردار شہر یہ بات کر سکتا ہی اور فیما بین یہ شرائط قرار پائین مگر تاہم سردار مذکور کو کچھ تامّل آگے چلنے مین تھا اِس سبب سے ہمکو بھی کچھ شبہہ در باب فریب کے پیدا ہوا اور اِسی نظر سے رام راؤ مذکور نے سردار مزبور کو علیحدہ لیجاکر عہد و پیمان کیے اِسپر بھی ہمکو اعتبار نہ آیا اور رام راؤ کے بشرے سے ثابت ہوتا تھا کہ وہ بھی مطمئن نہ تھا بلکہ اُسنے صاف ہمکو کہدیا کہ اِن لوگون سے کچھ توقع نہین ہی انبوہ شہریون کا ہر آن زیادہ ہوتا جاتا تھا اور توپین پہنچتے ہی سردار شہر ہمارے پاس سے چلا گیا اور منشی رام راؤ بھی علیحدہ ہوا انبوہ مذکور ہمارے قریب آتا جاتا تھا ہم سب ایک میدان مین یکجا جمع تھے اور ہر لحظہ خیال حملہ انبوہ مذکور کا دل مین آتا تھا۔

اب ہمکو یہ ثابت ہوا کہ یہ موضع جسمین ہم تھے قوم لوندیرن کا تھا اور یہ قوم ہمسے منحرف تھی اور جو لوگ ہم مین سے اِس قوم کی عادت سے واقف تھے وہ نہایت خوف دل مین رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم سب بڑے اندیشے مین تھے اِس عرصے مین شب قریب آتی جاتی تھی اور اِس مقام مین شب باش ہونا گویا معرض تلف مین اپنے تئین ڈالنا ہی کیونکہ اِسمین کچھ شک نہ تھا کہ تاریکی شب مین ہزارہا دہاتی جو گرد ہمارے تھے وہ ضرور حملہ آور ہوتے اِس خیال سے اب یہ ہمنے قرار دیا کہ یہان سے چلنا بہتر ہی اور خدا کو یاد کرکے اور اُسکی حفاظت کو عمدا اپنا سمجھ کر سب جمع ہو کر اور خوب سب طرح مضبوط کرکے یعنی عقب مین زیادہ آدمی اور آگے کم رکھکر ہم اُسی موضع کی طرف روانہ ہوے جسمین اندیشہ

باقی ماندہ بھی ایک گاڈی مین سوار ہوکر بھاگین مگر میم جیمس صاحب کا حال تحقیق معلوم نہین ہوا کیونکہ ڈاکٹر جیمس صاحب جنھون نے میرے عوض چند روز کام بھی کیا تھا ہوا خوری کو سوار ہوکر نکلے تھے اور میم صاحب بھی اُنکے ساتھ سوار ہوئی تھین بنگلے سے نکلتے ہی ڈاکٹر صاحب کو تو کسی سپاہی نے بندوق مار کر مار ڈالا تھا اور میم صاحب کا گھوڑا آواز تفنگ سے چونک کر بھاگا تھا اور میم صاحب اُسپر سے گر پڑی تھین اور جہان وہ گری تھین وہان سے کچھ آواز نرم بھی آتی تھی کہ کوئی اُٹھاؤ مگر اِسوقت مین اُنکی مدد کو جانا بعید از عقل تھا بلکہ بعید از قیاس اِس سے ظن غالب ہو کہ یہ میم صاحب بھی قتل ہوئی ہونگی مگر کوئی تحقیق خبر معلوم نہین ہوئی منجملہ ذکر افسران عیسائی جو غیر متعدد مقام اوڈگر مین تھے اُنمین سے دو صاحبون نے جو متعلق پنجم رجمنٹ کے تھے اور ایک جو توپخانہ مہدپور مین تھے خبر معلوم نہین اور نہ اُنکے عیال و اطفال کا کچھ حال معلوم ہوتا ہو مگر جیسا ہم لوگ اعتبار اپنی سپاہ کا کرتے تھے اگر ویسا ہی اعتبار اُنھون نے بھی کیا ہوگا تو ضرور وہ سب قتل کو پہونچے ہونگے ۔

بیچ عرصۂ بارہ منٹ یعنی بارہ لمحے کے شروع فساد سے یہ جزوی گروہ مفرورین بجانب جنگل روان ہوے اور کسی کے پاس سواے پارچہ جو جسم پر تھے اور کچھ نہ تھا بلکہ بعضے اُنمین کے پوشاک شبینہ مین تھے کیونکہ خبر مفسدہ سنتے ہی اپنے بسترون سے اُٹھ کر اُسی طرح روانہ ہوگئے تھے بعضے برہنہ پا و برہنہ تا بزانو تھے اور کسی کو یہ معلوم ہوتا تھا کہ کدھر جاتے ہین اور کہان جاوین کسی کے ساتھ خدمتگار نہ تھا اور نہ کوئی شی خوردنی ہمراہ تھی اور چلتے ہوے عقب کو جو نظر کرتے تھے تو جن مکانون مین اُنکا تمام مال و اسباب تھا اُنمین سواے شعلۂ تیز کے اور کچھ نظر نہ پڑتا تھا اِسطرح روان تھے اور موضع راتر سے گذر کر شہر مندو وا مین جو بفاصلۂ چار میل کے مقام سارنگ پور سے واقع ہو وارد ہوے اور اِس شہر مندو وا مین ہمنے باقی ماندہ شب گذرانی یہان ہمارے ساتھ دو صاحب مع اپنے عیال و اطفال کے ملے یہ دونون صاحب سربراہ راستے کے تھے اور بباعث فساد مجبوری اپنے علاقے کے راستے کو جو درمیان اندور اور پاجور کے واقع تھا چھوڑ کر فراری ہوے تھے اب ہمارے گروہ مین صاحبان مفصلۂ الذیل تھے کپتان کارٹر صاحب کمانیر پنجم رجمنٹ گوالیار کنٹنجنٹ مقیم مقام اوڈگر کپتان میک ڈوکل صاحب کمانیر ثانی رجمنٹ مذکور میجر میکفرسن صاحب کمانیر سوم رجمنٹ گوالیار کنٹنجنٹ مقیم مقام سپری کپتان رابل صاحب کمانیر ثانی رجمنٹ مذکور ڈاکٹر سلیفنٹ صاحب متعلقۂ رجمنٹ مذکور کپتان لیمارشنڈ متعلقۂ سوم توپخانہ میم برلٹن صاحبہ مع بچہ میم ہرلسن صاحب مع تین بچہ میم ہمین صاحبہ مع مس یعنی دختر ہمین صاحب واٹ صاحب اور اکفیلڈ صاحب ولایتی سربراہان راستہ مع عیال و اطفال اور راقم وسطر راہ مین مقامات اوڈگر اور مندو وا مین ہمکو دو سوار ملے ایک اُنمین سے منشی رام راؤ تھا اور دوسرا اونکار سنگھ چپراسی اور بعد از قیل و قال بسیار ہمکو دریافت ہوا کہ یہ دونون بطور جاسوس ملازم میجر رچرڈ صاحب رزیڈنٹ بھوپال کے تھے اِن دونون نے ہمسے کہا کہ علاقہ بیگم بھوپال مین جانا مناسب ہی اور اقرار کیا کہ کچھ سپاہی ہمراہی کو دینگے جو ہمکو تا بہ مقام سمور پور پہونچا دینگے ایسے مقام مندو وا مین ہمکو کچھ مزا اُس بدبختی اور بدنصیبی کا ملا جو بعد ازین ہمارے گروہ کے واسطے مقسوم تھا یعنی ہر ایک باشندہ اِس مقام کا ہمسے بدزبانی اور بدوضعی سے پیش آتا تھا اور جسقدر زہر خندہ کرکے ہم لوگ

ہوا کرتی تھی بلکہ اُس شب کی گفتگو سے بھی جو روز مفسدہ سے پہلے گذری تھی کوئی شبہہ اُنکی نمک حلالی مین پایا نہین جاتا تھا مگر افسران بباعث آنے ۳۰ رجمنٹ گوالیار کنٹنجنٹ اور صاحب کمانیر توپخانہ مقام سیسری جس مقام مین تمام فوج نے فساد برپا کیا تھا اور بہ سبب سُننے خبر سرکشی مقامات اندور اور مئو جہان سپاہ ہولکر بھی شامل فساد ہوگئی تھی اور بباعث انکار کرنے صوبۂ ملک کے بیچ دینے تنخواہ رجمنٹ کے یہ لوگ بھی فساد پر آمادہ ہوے تھے بہرحال تاریخ ۴ - جولائی تک یہان سب بخوشی و بہ آرام رہے اور وقت صبح بتاریخ مذکور تمام سپاہ پہرہ سشن حسب دستور قدیم بنگلہ ہاے افسران سے اپنی اپنی لین کو روانہ ہوے -

بیان مندرجۂ ذیل جسمین حالات فساد و فراری ہونا چند صاحبان و میم لوگون کا درج ہی ایک ڈاکٹر صاحب متعلقۂ گوالیار کنٹنجنٹ نے تحریر فرمایا ہی -

قریب ساڑھے پانچ بجے اردلی کپتان کارٹر صاحب کمانیر کاروان دوان دروازے پر آیا اور آکر بیان طراز ہوا کہ لین مین بڑا ہنگامہ ہو رہا ہی اور سپاہی ادھر اودھر بھاگتے پھرتے ہین یہ سُنکر کپتان صاحب نے وردی پہنی اور لفٹنٹ اوڈڈ صاحب اجیٹن کو کہا کہ جلدی میرے ساتھ چلو لیکن لفٹنٹ صاحب کا گھوڑا طیار کھڑا تھا اور کپتان صاحب کا طیار ہوتا تھا اس سبب سے لفٹنٹ اوڈڈ صاحب بغیر انتظار کرنے کپتان صاحب کے سوار ہو کر لین کی جانب روان ہوے اور وہان پر پہونچتے ہی اُنکے ایک گولی لگی جسکی ضرب سے وہ وہین مر گئے جتنے عرصے مین کپتان صاحب کا گھوڑا طیار ہوا اُس عرصے مین اور اردلیون نے آکر خبر دی کہ گروہ کثیر پیدل اور سوارون کا میدان پریٹ پر جمع ہی اور جمع ہوتا جاتا ہی یہ خبر سُنکر کپتان صاحب کپتان لیمارشنڈ صاحب کے بنگلے پر سیدھے گئے تاکہ اُنکو بھی کہین کہ جو دو توپین مہدپور کنٹنجنٹ کی مقام کوارٹر گارد مین رکھی ہین اُنپر قبضہ کر لین یہ حکم کپتان لیمارشنڈ صاحب کو دیکر کپتان کارٹر صاحب پھر بجانب لین روانہ ہوے اور راہ مین میجر صاحب کوارٹر ماسٹر سرجنٹ سے جو بندوق کاندھے پر رکھے ہوے چلا جاتا تھا ملے اور اُنکی زبانی حال صحیح سُنا کہ رجمنٹ بگڑ گئی ہی اور سارجنٹ صاحب کو اُنھون نے خود کہا تھا کہ بھاگ جاؤ نہین مارے جاؤگے یہ سُنکر بھی کپتان صاحب پھر بجانب لین روانہ ہوے مگر جب آگے جاکے چار سپاہیون نے جو راستے مین جاتے تھے نہایت لجاجت اور خوش آمد سے کہا کہ واپس جاؤ ورنہ مفت مین جان جاتی رہیگی اور اس عرصے مین آواز ہاے تفنگ بکثرت لین کی جانب سے سمع مین آئی تو کپتان صاحب نے خیال کیا کہ اسوقت لین مین جانا بیفائدہ بلکہ بیوقوفی ہی تو واپس بنگلے کو آئے ہمنے بزودی ہر چیز تمامتر سامان محافظت میم صاحبان اور بچگان کا کیا چونکہ میری گاڈی دوہری نشست کی تھی اور گھوڑے بھی بہت مضبوط تھے بہ عنایت ایزدی مین باعث حفاظت میم برلٹن صاحب اور میم ہرلسن صاحب جن دونون کی گود مین بچے تھے ہوا اور مین نے دونون میم صاحبون کو گاڈی مذکور مین جا دی اِن دونون میم صاحبون کے خاوند جو رسالۂ دوم مین بھرتی تھے یہان موجود نہ تھے جس عرصے مین سائیس نے گھوڑے جوتے اُس عرصے مین دیگر ملازمین نے کچھ کمبل اور بستر بھی ہماری گاڈی مین ڈال دیے اور یہی اسباب ہمارا بچا باقی سب غارت ہوا میم ہاے

اور دیگر صاحبان سے جو قریب پندرہ صاحب لوگون کے اور پانچ میم صاحبون کے تھے ملاقات ہوئی سواران رسالہ از حد مفسدہ پردازی پر آمادہ تھے اور جو صاحب لوگ اُنکے سامنے آیا اُسکو اُنھون نے ہلاک کیا مفسدین نے شیخ ارادت علی صوبہ دار رسالدار یکم کو بریگیڈیر مقام نیمچ کا مقرر کیا اور بریگیڈیر مذکور نے حکم از جانب شاہ دہلی اجرا کرنا شروع کیا اور خزانہ نیمچ کا درمیان سپاہ کے تقسیم کیا ہر ایک امر نمود اور شان سے ہوتا تھا ایک خیمہ کلان نصب کیا اور اُسکے روبرو جھنڈہ قائم کرکے واسطے رہنے بریگیڈیر مذکور کے مقرر ہوا اور اُسنے صوبہ دارون اور جمعدارون کو کرنیل اور میجر مقرر کیا ایک صوبہ دار شیخ قاسم نامے رجمنٹ ہفتم گوالیار پر حکمرانی کرتا ہی لائڈ صاحب کے پاس ایک رپوٹ اِس مضمون کی آئی کہ ارادہ گوالیار والون کا یہ ہی کہ مقام نیمچ مین ایک نیا راج قائم ہوا اور ایک مختار گوالیار مفسدین کے ساتھ سازش بھی رکھتا ہی میکڈونلڈ صاحب نے یہ چاہا تھا کہ اپنے تمغے وغیرہ ساتھ لیجاوین مگر مفسدین نے اُنکے ہاتھ مین سے چھین لیے ایبٹ صاحب نے بتاریخ دوم وقت سہ پہر ارادہ فہمایش کرنے سوارون کا کیا اور کہا کہ جو اُنھون نے عہد وفاداری کا کیا ہی تو اُنکو لازم ہی کہ اُسکو وفا کرین مگر اُنھون نے متفق اللفظ یہ درجواب کہا کہ تمنے کیون سرکار لاہور اور شاہ اودھ سے عہد شکنی کی اور اب تم ہمارے مذہب مین کیون خلل انداز ہوا چاہتے ہو مگر یہ نہوگا۔

اب زیادہ تحریر کی گنجایش نہین نہ تو مجھے زیادہ فرصت ہی اور نہ دل چاہتا ہی کہ مفصل حال کشت وخون کا بیان کیجیے پس اِسقدر کافی ہی کہ جہان جہان قتل ہوا ہی اُس سب سے نیمچ مین زیادہ تر بیرحمی ظہور مین آئی اور وہ چیزین اور مکانات جو آتش زدگی سے محفوظ رہے تھے اُنکو مفسدین نے کلھاڑون سے توڑکر خراب وخستہ کیا غریب پستونجی سوداگر کو مفسدین نے توپ سے باندھکر اُڑا دیا اور مشہور ہی کہ اُنھون نے چند میم صاحبون کو بھی اِسی طرح اُڑایا تھا اب مفسدین بجانب دہلی روانہ ہوگئے اور شوور صاحب بروقت یہان نہ پہونچے مفسدین کے روانہ ہونے کے بعد گئے۔

ایک سپاہی بنام قادر بہیل جو بتاریخ دہم جون بمقام خیرواڑہ گرفتار ہوا تھا اُسکے اظہار مین اکثر باتین ایسی ہین جو کاتب حالات مذکورۂ بالا سے رہ گئی ہین اِسواسطے اُسکا بیان بھی ذیل مین درج کیا جاتا ہی۔

مین اوپر بنگلۂ کرنیل لارنس صاحب کے بیچ گاردراجیا حوالدار کے جسمین آٹھ جوان تھے تعینات تھا ایک روز یہ خبر وحشت انگیز مشہور ہوئی کہ گورے آتے ہین اِسکے سُننے سے تمام رجمنٹ طیار ہوکر میدان مین آئی اور دیوارہاے قلعہ پر سپاہی متعین ہوے آخرکار یہ خبر غلط نکلی اور فیما بین صاحب لوگون اور سپاہیون کے عہد وپیمان ہوے بتاریخ سوم قریب نواخت گیارہ گھنٹے شب کے آواز بنادیق از طرف توپخانہ گوش زد ہوئی اور دوسرے روز جو مین نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ سوارون نے تمام مقام گھیر لیا تھا اور سپاہ پیدل بھی طیار ہوکر میدان مین آئی تھی اِس عرصے مین آواز بنادیق بنگلۂ بریگیڈ میجر صاحب سے سُننے مین آئی اور فوراً اُس بنگلے مین سے شعلۂ آتش نکلتے ہوے نمودار ہوے مفسدین گروہ باندھکر پھرتے تھے اور جہان تہان بنگلون مین آگ لگاتے تھے بوقت نواخت چار گھنٹہ صبح ایک نایک اور چار سپاہی وردی سواے پتلون کے

بھیجا ہو مگر انکو اجازت چھاونی مین آنے کی نہوئی دوسرے روز دوسو سوار راجہ داوری کے بمقام روہتک جو بین ہانسی اور دہلی کے واقع ہی آئے اور خزانہ سرکاری کو اور شہر کو لوٹا اور قرب وجوار کے دہات پر بھی دست اندازی کی بعدازان انکا ارادہ ہوا کہ بمقامات ہانسی وحصار وسرسا بھی آکر وہی عمل کرین مگر جب انھون نے یہ سُنا کہ سپاہ گورہ مع دو ضرب توپ انکے مقابلے کو آتی ہی وہ واپس دہلی کو چلے گئے۔

بتاریخ ۲۹۔ جون فساد شروع ہوا اور تمام میم صاحبون کو ایک مرتبہ بمقام حصار روانہ کیا۔

چپراسیان پرمٹ ونہر اور بدمعاشان شہر نے سبز کپڑے پہنے اور ظاہر کیا کہ ہم دہلی شہید ہونے جاتے ہین ایک گروہ کثیر انکا متوقع شہادت کا متصل آسیا یعنی پن چکی کے جمع ہوا اب ہریانہ پلٹن بھی برملا مفسد ہوگئی پیٹرول صاحب کا بنگلہ جلاکر تمام چھاونی کو آگ لگادی جو صاحب لوگ یہان تھے وہ بمشکل جان بسلامت لیگئے کیونکہ بہت دور تک مفسدون نے انکا تعاقب کیا تھا سکنر صاحب نے کل حال اپنے فرار ہونے کا اور جو جو مشکلات اور شدائد انکو پیش آئی تھین چھپوادیا ہی غرضکہ بعد کچھ عرصے کے صاحب موصوف بمقام راج گڈھ وارد ہوکر راجہ بیکانیر کی محافظت مین پہونچ گئے اور وہ اور چند صاحب مقام مذکور مین بہ امن وامان زندہ رہے۔

راقم کا ارادہ تھا کہ احوال سکنر صاحب کا جو انھون نے خود چھپوایا ہی اس مقام پر تحریر کرے چنانچہ ایک چٹھی بطلب حال مذکور خدمت مین صاحب موصوف کے روانہ کی مگر اسکا جواب باصواب نہ ملا یعنی احوال مذکور دستیاب نہوا ناچار احوال ہانسی کو اتنا ہی لکھ کر ختم کیا فقط

نیچ

بہ شب ۳۔ جون بوقت نواخت گیارہ گھنٹے شب چھاونی مین ایک توپ سر ہوئی جسکی آواز سے سب کے کان کھڑے ہوے اور فوراً دیکھا کہ چند بنگلے شعلہ ور ہو رہے ہین۔

ایک صاحب فی الحال اودے پور مین ہین حال اس گشت وخون کا اسطرح پر بیان کرتے ہین۔

کہ ایک بازو فوج گوالیار کا زیر حکم میکڈونلڈ صاحب قلعے مین موجود تھا اور بازوے ثانی ماتحت زور صاحب کے خالی اسپتال مین مقیم تھا جب خوف بلوہ عام ہوا تو زور صاحب نے ارادہ کیا کہ اپنے بازو کو بھی قلعے مین بھیجا وین مگر سب سپاہیون نے انکار کیا بلکہ ایک شخص نے اپنی بندوق صاحب موصوف کی طرف چھتیا کے سر کی مگر صاحب کی خوش نصیبی سے نشانے نے خطا کی تھوڑے عرصے کے بعد میکڈونلڈ صاحب آئے اور بازو چپ کو قلعے مین لے گئے اب سپاہ نے جبراً وقہراً جو اسباب محافظت کے جمع کرنے مین کوشش کی مگر یہ بھی کہا کہ اگر توپ ہمارے سامنے آویگی تو ہمکو خواہ مخواہ انکی اطاعت کرنی ہوگی بعد تھوڑے عرصے کے ایک سوار نے آکر کہا کہ طیار ہو اور اگر ہمارے ساتھ شامل ہو آخر کار سپاہ نے میکڈونلڈ صاحب اور روز صاحب سے کہا کہ اب تم بھاگ جاؤ ورنہ تمھاری جان پر آسیب آویگا اور یہ سوار آپکو زندہ نہ چھوڑینگے یہ حال سنکر میکڈونلڈ صاحب اور روز صاحب اور اجیٹن صاحب جنکا نام معلوم نہین اور ڈرن فورٹ صاحب بھاگ کر بجانب مقام ڈارد روانہ ہوے اور اثناے راہ مین افسران رسالہ متنل کو ملنا

نکلین اور صاحب مجسٹریٹ نے بعد ازین اونکو حکم چلے جانے کا دیا۔

بتاریخ ۴۔ قریب پانچ بجے شام کے پھر خبر صاحب مجسٹریٹ کو پہونچی کہ کچھ آدمی مسلح ایک گانوں مین جو قریب ۱ میل کے فاصلے پر واقع ہی جمع ہوتے جاتے ہین دس بجے رات کے صاحب مجسٹریٹ مع بارہ سوار اور پندرہ چوکیدارون کے گانوں مذکور پر گئے اور بعد تجسس اور تلاش بسیار کے وقت صبح دریافت ہوا کہ ساکنان وہ مذکور مفسدین کو پوشیدہ رکھتے ہین اور صاحب مجسٹریٹ کو مغالطہ دیتے ہین اسواسطے صاحب موصوف نے اُس گانوں کو جلا دیا اور وہان سے جون صاحب کے کارخانۂ نیل مین جو متصل تھا گئے اور وہان سے سواران ہمراہی اور چند چوکیدارون کو بھیجا کہ ایک دوسرے گانوں کو جو قریب اُس مقام کے تھا جاکر جلادین اسی عرصے مین قریب پانچ یا چھ سو مفسد کے جمع ہوے اور جاکر کارخانۂ نیل پر حملہ آور ہوے ایک چوکیدار نے بھاگ کر بمقام گوپی گنج خبر دی کہ مفسدون نے کارخانہ گھیر لیا اور صاحب مجسٹریٹ اندر گھر کے گئے یہ خبر قریب ایک بجے بعد نصف شب کے یہان پہونچی تھی اور اُسی وقت ایک گروہ سپاہ ولایتی زیر حکم لفٹنٹ دولموس صاحب روانہ ہوے اور زود ترین زود وارد مقام مذکور ہوے مگر دیکھا کہ کارخانۂ مذکور مین آگ لگا دی تھی اور لاش صاحب مجسٹریٹ کی بیسر پڑی تھی کیونکہ مفسدین اُسکا سر کاٹ کر لے گئے تھے قریب سو گز کے فاصلے پر اُنھون نے دیکھا کہ لاش جون صاحب کی اور لاش اُنکے خسر پورہ کی جو قریب پندرہ برس کی عمر کے تھا پڑی ہی جسوقت لفٹنٹ دولموس صاحب نے لاش صاحب مجسٹریٹ کو اسطور پر دیکھا اُنھون نے حکم دیا کہ جو سامنے آوے اُسے مارو اور کسی کو نہ چھوڑو اب تعاقب مفسدین دو یا تین میل تک کیا گیا اور جن دو گانوں مین وہ چھپے تھے وہان سے اُنکو نکال کر خوب مارا اور اُن گانوں کو جلا دیا اور اکثر مفسدین اس معرکہ مین مارے گئے اور اُنکی لاشین واسطے طعمہ زاغ و زغن و دیگر حیوانات شکاری کے میدان مین چھوڑ دی گئین۔

اب گورہ لوگ واپس کارخانۂ مذکور مین آئے اور ہر چند تمازت آفتاب سے اور تعاقب و جنگ مفسدین سے ماندے ہو گئے تھے مگر تاہم بخوشی تمام تینون لاشون کو گوپی گنج تک جو چھ میل یہان سے تھا لیگئے گوپی گنج سے لاش صاحب مجسٹریٹ کی مرزاپور مین لیجا کر اُنکے بھائی نے وہان دفن کی اور لاش جون صاحب اور اُنکے خسر پورہ کی مقام گوپی گنج مین بتاریخ ۵۔ دفن ہوئین۔

ہانسی

بروقت قتل انگریزان بمقام دہلی یہان دو رجمنٹ موجود تھین ایک اُنمین کی یعنی رسالہ چہارم تو قریب ۱۵۔ ماہ جون کے یہان سے کوچ کر کے شامل سپاہ ہو گیا تھا اور اُسی روز وقت شب چند انبار گیاہ مین جو احاطہ لفٹنٹ باردیل صاحب مین جمع تھے آگ لگی مگر بہ کوشش افسران جلدی فرو ہو گئی چند روز کے بعد یہ خبر شہر مین مشہور ہوئی کہ غارتگر نزدیک آگئے ہین کپتان سٹافورڈ صاحب جو صرف حاکم ساتھ ہریانہ پلٹن کے اسوقت موجود تھے ایک کمپنی کو ساتھ لیکر باہر گئے مگر کوئی نظر نہ آیا دو یا تین روز کے بعد چالیس یا پچاس سوار مقام بھوانی کی جانب سے آتے ہوے نظر پڑے اور بروقت استفسار اُنھون نے بیان کیا کہ ہمکو راجہ دادری نے واسطے حفاظت شہر ہانسی کے

جو علاقہ پٹیالہ مین واقع ہی چلے گئے ڈونلڈ صاحب اسسٹنٹ ثانی صاحب سپرنٹنڈنٹ مع میم صاحبہ اور ایک بچہ خرد سال اور تین دختر ڈونلڈ صاحب اور ملیارڈ صاحب کی میم مع دو بچون کے اور ایک بچہ خرد ایک ہفتے کی عمر کا اور رونسلی صاحب کلکٹر پرمٹ مع میم صاحبہ کے اور پول صاحب اسسٹنٹ پترول مع میم صاحبہ اور دو دختر ون کے اور ڈاکٹر نیس صاحب مع میم صاحبہ اور ایک بچے کے اور مور صاحب جونیر اسسٹنٹ اور سپرنٹنڈنٹ۔

ہم سب بغیر مزاحمت کے روان تھے کہ بموضع گودھا معروف بہ برنوالہ ایک گاڑی جسمین پول صاحب وغیرہ تھے اور جو پیچھے رہ گئے تھے لٹ گئے بعد ازان بموضع بڑا بیج جہان ہم قریب دو بجے بعد دوپہر کے پہونچے تھے دہاتی ہمارے تعاقب مین آئے اور شور و غل مچاتے ہوے چلے آتے تھے کہ ہمنے دو تین بندوقین جو سر کین تو قریب دو میل تعاقب کر کے واپس چلے گئے بتاریخ ۳۱۔ قریب تین بجے صبح کے ہم موضع اوری مین پہونچے اس مقام مین اہالیان پولس اور نمبردار نے اقرار ہماری اعانت اور حفاظت کا کیا مگر جسقدر دن آتا جاتا تھا اُنکی نیت برگشتہ ہوتی جاتی تھی اور آخر کار قریب نو اخت تین گھنٹہ بعد دوپہر کے ظاہر احملہ آوری پر مستعد اور آمادہ ہوے ساڑھے چار بجے ان سب بدمعاشون نے ہمکو گھیر لیا اور ارادہ حرکات خصومت آمیز کا شروع کیا مگر تھانہ دار دیہہ نے جسکا نام بنجو سنگھ تھا چار یا پانچ سپاہیان خیر خواہ و نمک حلال سے سب کو دور رکھا کسی کو ہمارے پاس تک نہ آنے دیا اور اُسی کی ہوشیاری اور دلاوری اور چالاکی اور شمولیت باعث ہماری زندگی کی ہوئی۔

بتاریخ دوم ماہ جون وقت نو اخت دو گھنٹہ بعد دوپہر سو سوار مہاراجہ پٹیالہ نے بھیجے اور اُنکی حفاظت مین ہم موضع دودھال مین پہونچے اور بمقام سنار نفری صاحب پترول مقام دھودہ ہمسے ملے تھے دس روز مین ہم بمقام پٹیالہ پہونچے اور مہاراجہ نے ہمکو جگہ باغ بارہ دری مین دی اور مہاراجہ صاحب بہت تواضع و تکریم سے پیش آئے ٹھانے اور میوہ جات بکثرت ہمارے پاس بھیجے ہم پندرہ روز تک اُنکے مہمان رہے مین ایک روز کے واسطے انبالے گیا تھا بعد ازان سب میم صاحبون کو بکوہ کسولی روانہ کر کے ہم پھر بتاریخ ۲۰۔ جون وقت صبح وارد سرسا ہوے۔

گوپی گنج

بتاریخ یکم جولائی وقت شام دو سوارون نے آکر صاحب مجسٹریٹ کو اطلاع دی کہ اٹھارہ سپاہی ۴۰ رجمنٹ کے مسلح بدین خیال راستہ چھوڑ کر چلے جاتے ہین کہ جو گارد ۴۰ رجمنٹ شاہی کا راستے پر تعینات ہی اُس سے بچ کر نکل جاوین یہ سُنکر صاحب مجسٹریٹ مع لفٹنٹ ڈولموس صاحب اور بیس سپاہیان گورہ کے روانہ ہو کر جسوقت وہ ایک گانون کے اندر جاتے تھے اُسی وقت اُنکو جا لیا اور صاحب مجسٹریٹ نے جو اُنسے حال دریافت کیا تو اُنھون نے کہا کہ ہم ۴۰ رجمنٹ مقیم مرزاپور کے سپاہی ہین اور رخصت پر جاتے ہین مگر اُن سب کی بندوقین بھری ہوئی تھین اسکا سبب اُنھون نے کہا کہ ہمنے اپنی حفاظت کے واسطے بھر رکھی ہین صاحب مجسٹریٹ نے اُنسے ہتھیار رکھ دینے کو کہا اور اُنھون نے تعمیل حکم کیا مگر ایک سپاہی نے حسب الحکم نہین دیے تھے اور چاہتا تھا کہ سرکرے مگر فوراً گرفتار ہوا اور ہتھیار اُسکے چھین کر دو دن بعد اُسکو لگوانے بروقت تلاشی کے اُنکے پاس چٹھیات رخصت

چلے جاوین اور ایسا ہی کیا مگر دوسرے روز جو پھر بلند شہر مین آئے تو شہر مذکور کو قبضۂ ملازمین ولی داد خان مین جو رشتہ دار شاہ دہلی کا ہی پایا۔

جب یہ لوگ قریب شہر کے پہونچے تو دیکھا کہ مفسد بصف جنگ مع تین توپون کے آراستہ ہین مگر صاحب لوگون نے جنمین کپتان تروٹ صاحب اور سیبٹ صاحب اور لال صاحب اور کلیفورڈ صاحب اور اندرسن صاحب تھے اور بہ وجوہ ۱۴ سوار اُنکے ہمراہ تھے چاہا کہ دشمن پر بہ این جمعیت قلیل حملہ آور ہون اور اس خیال سے آگے بڑھے اور دشمن پر حملہ کیا مگر دشمنون نے گراب مارا اُس سے تین سوار اُڑ گئے مگر کسی صاحب لوگ کو آسیب نہ پہونچا ناچار سب صاحب والپس مہم کو چلے آئے اور شہر بلند شہر کو قبضۂ ولی داد خان مذکور مین چھوڑ دیا۔

سرسا

بتاریخ ۲۹ ماہ مئی خبر اس مضمون کی آئی کہ چار ہزار بدمعاش متصل فتح آباد کے جمع ہوے ہین اور اُنکا ارادہ یہ ہی کہ اُس شہر کو تاخت و تاراج کرین کپتان روبرٹسن صاحب نے جب یہ خبر سُنی تو ارادہ کیا کہ کچھ سپاہ واسطے حفاظت شہر مذکور کے روانہ کرنی چاہیے اور اسی خیال سے ایک کمپنی ہریانہ پلٹن کی اور پچاس سوار چہارم رسالے کے بسرکردگی لفٹنٹ ایلیارڈ صاحب کے روانہ کیے گئے یہ سپاہ بنواخت ایک گھنٹہ بعد نصف شب بتاریخ ۳۰ روانہ ہوئی اور اُسی تاریخ دو شتر سوار حصار سے بوقت ۵ بجے صبح کے آئے اُنکے پاس دو چٹھیان تھین ایک تو صوبہ دار پلٹن ہریانہ کی طرف سے اور دوسری رسالہ دار رسالے کی طرف سے تھی اور غالب کہ اُنمین قتل انگریزان جو بمقام ہانسی و حصار سپاہ نے اور سواران جھجھر نے کیا تھا لکھا ہوگا اور یہ بھی لکھا ہوگا کہ تم بھی یعنی سپاہ موجودہ مقام سرسا بھی ویسا ہی کرے فوراً بعد اسکے ایک قاصد حصار سے آیا اور اُسنے ایک چٹھی فتح چند خزانچی کو دی اُسمین بھی حال قتل کا جو مفسدون نے صداقت کیا تھا درج تھا اس خبر کے سُنتے ہی سب میم صاحبون کو روانہ مقام ساہووالہ کیا اور صاحب لوگ سب یہان موجود رہے قریب ساڑھے نو بجے دن کے جب یہ معلوم ہوا کہ سپاہ پیدل نے خزانے پر قبضہ کر لیا اور کچھ سوار واسطے حملہ کرنے اوپر شہر کے طیار ہوتے ہین ہر چند ابتک یہ یقین تھا کہ اکثر اُنمین کے مع افسران ہندوستانی خیر خواہ سرکار ہین اور جب یہ دریافت ہوا کہ جو چپراسیان پرمٹ حسب الحکم صاحب کلکٹر پرمٹ یہان آکر واسطے حفاظت شہر کے بکثرت جمع ہوے تھے وہ دروازہ کھولنے مین انکار کرتے ہین تو سب نے یہ صلاح کی کہ یہان سے جلد جانا مناسب ہے اور مقام ساہووالہ مین جاکر اپنے عیال و اطفال سے ملنا بہتر اور انسب ہی تھوڑے عرصے بعد وارد ہونے ان سب صاحبون کے بمقام ساہووالہ مین خبر پہونچی کہ چپراسیان پرمٹ نے شہر سرسا کو لوٹ لیا اور سوار بہ تلاش صاحبان چہار طرف سرسا کے منتشر ہو گئے ہین اور قیدی سب آزاد کیے گئے اور پلٹن پولس شامل غارت گرون کے ہو گئی۔

ایک صاحب تحریر فرماتے ہین کہ صاحبان مفصلۃ الذیل فوراً ساہووالے سے روانہ ہو کر بمقام دھوال

اور واپس بلند شہر کو آیا کیونکہ اُسکو خبر ملی تھی کہ بباعث بلوۂ میرٹھ کے آگے جانا بہتر و مناسب نہین ہی چند روز مین کئی مسافر صاحب لوگ جو بجانب غرب جانے والے تھے یہان آکر مقیم ہوے یہ سب مسافر قریب بیس صاحب لوگون کے جمع ہو گئے تھے اور جو خبر بلوۂ میرٹھ کی اور نیز یہ کہ بلوائیون کو کچھ سزا نہ ملی اور نہ کچھ تدارک اُنکا ہوا تمام مین مشہور ہو گئی اسنے دیگر مفسدان ضلع بلند شہر کے دلون مین حوصلہ مفسدہ پردازی کا پیدا کیا بسیٹ صاحب مجسٹریٹ اور کلکٹر کے پاس سوائے ایک کمپنی ۹ رجمنٹ ہندوستانی اور کچھ سواران رخصتی اور اُسقدر فوج کے جسقدر وہ نو بھرتی کر سکے اور کچھ سپاہ نہ تھی پس اسقدر آدمیون سے صرف شہر کا بندوبست کرنا مشکل تھا چہ جاے اُنکو کل ضلع کا بندوبست کرتے اسواسطے تمام ضلع گوجرون کے اختیار مین ہو گیا مگر تاہم ایک یا دو مرتبہ صاحب موصوف نے جرأت کر کے گوجرون کو سزا دی اور کچھ گوجر گرفتار کر کے جیلخانے مین قید کیے اور اسی طرح کچھ بندوبست تا تاریخ ۱۲ ماہ مئی رکھا مگر جب خبر بلوہ و پردازی ۹ رجمنٹ کی جنھون نے بمقام علیگڈھ فساد برپا کیا تھا اس شہر مین پہونچی تو تمام میم صاحبون کو ہمراہی اُن صاحب لوگون کے جو یہان آکر مقیم ہو گئے تھے اور کچھ سوارون کے بمقام میرٹھ روانہ کیا مگر سب حکام یہان رہے اور ٹرنبل صاحب بھی جسکی بدلی بسیٹ صاحب نے چند روز پیشتر کی تھی اس مقام مین تھے۔

اب یہ بات مشہور ہوئی کہ مفسد پانچ بجے شام کے بلند شہر پر حملہ آور ہونگے یہ خبر سُنکر کچھ عرصہ قبل وقت معہودہ کے حکام نے خزانہ بند کرنا شروع کیا اور اُنکو یہ خیال تھا کہ ۹ رجمنٹ ہندوستانی کا گارد آکر اُسکو میرٹھ لیجاویگا مگر یہ خزانہ بندی کر رہے تھے کہ ایک گروہ کثیر گوجرون کا شہر مین گھس آیا غرضکہ فوراً اُنکا مقابلہ کیا اور کئی گوجر مارے گئے گوجرون سے اور تو کچھ ہو نہ سکا مگر اُنھون نے جیلخانہ توڑ دیا اب ایک گارد ۹ رجمنٹ کا خزانے پر قائم تھا بعد از نکال دینے گوجرون کے حکام نے چاہا کہ ایسے گارد ۹ رجمنٹ کو ترغیب دیکر ہمراہ خزانے کے بمقام میرٹھ روانہ کرین اور وہ بھی جانے پر راضی ہوے مگر بجاے میرٹھ جانے کے اُنھون نے راستہ دہلی کا لیا اور چلتے ہوے سب حکام وغیرہ عیسائیون سے کہ گئے کہ تم سب میرٹھ چلے جاؤ اور حکام نہین جاتے تھے مگر مجبوری گئے اور وہان سے کچھ سوار زیر حکم کپتان تروٹ صاحب کے لیکر ایک یا دو روز بعد پھر بلند شہر مین آئے اور دیکھا کہ سپاہ گورکھ وہان موجود ہین اور قریب دو سو سوار رسالۂ رام پور کے بھی ہین ان سواروں نے دو یا تین روز بعد فساد برپا کیا مگر سوائے فرار کے اور کچھ اُنسے نہو سکا بھاگتے بھاگتے اُنھون نے مکانات جلا دیے اور سرکاری اور رعایا کے مکانات کو لوٹ لیا تا تاریخ ۳۰ مئی سپاہ گورکھ واسطے شامل ہونے ساتھ کیپو سپہ سالار بہادر کے یہان سے روانہ ہوئی اور دوسرے روز گوجرون نے سکندر آباد کو حملہ کر کے خوب لوٹا اور چونکہ وہ جانتے تھے کہ سپاہ سرکار موجود نہین ہی کہ اُنکی سزا دہی کو پہونچیگی اس خیال سے اُنھون نے اس شہر سکندر آباد کو بطمانیت تمام غارت کیا سکندر آباد ایک بڑا شہر نو میل کے فاصلے پر واقع ہی اور ہزارہا لوگ اُسمین آباد ہین بتاریخ ۱۰ جون اس مضمون کی خبر پہونچی کہ سواران مفسد خورجے مین آگئے ہین اس خبر کے سُنتے ہی ایسا ہراس سپاہ موجودہ مین پیدا ہوا کہ اکثر اُنمین کے بھاگ گئے اور قریب تیس آدمی حکام کے پاس رہے اور انمین بھی چندان اعتبار نہ تھا کہ بروقت حملۂ مفسدان یہ بھی قائم رہین پس یہ مناسب متصور ہوا کہ مقام گلوٹی مین جو بارہ میل بجانب شمال بلند شہر کے واقع ہی

باشندے وہان کے بھاگ گئے ہین ایک بنیا وہان موجود تھا اور باقی سب معلوم ہوا کہ رسد وغیرہ لیکر سوار ان ہو لکر مین گئے ہین اور یہ سوار اُس گھاٹ پر موجود ہین جس گھاٹ سے ہم عبور کرکے بمقام ہوشنگ آباد پہونچے جو باشندے وہان موجود تھے وہ سب بتعظیم وتکریم پیش آئے اور اُنکے اوضاع واطوار سے معلوم نہین ہوتا تھا کہ یہ خبر غلط مشہور کرتے کیونکہ اُنکو اُس سے کیا فائدہ تھا اِسی نظر سے ہمنے خبر مذکور کو غلط نہ سمجھا اور ہر ایک سے مستفسر رہے غرضکہ جس سے سُنا کچھ نہ کچھ اختلاف خبر مذکور مین پایا گیا اِس سبب سے ہمکو چندان اعتبار اُسکا نہ رہا اور بتاریخ ۱۵ وقت صبح ہم یہان سے روانہ ہوکر قریب نو اخت دو گھنٹہ بعد دوپہر کے بیرامت وار و بودھامی گھاٹ ہوے اور راستے مین کسی طرح کا اندیشہ نہوا یہان سے ہمکو وہ زمین نظر پڑی جسمین امید زیست کی تھی اور جسکے واسطے اِسقدر کوشش وتردد ہم کرتے آتے تھے ہماری شکر گزاری اُس رحیم وکریم کی ازحد وقیاس تھی جسنے ہماری نگہبانی اور حفاظت بارہ دن ایسی تکالیف اور شدائد مین کی کہ جسمین ہر روز موت کا سامنا تھا اور ہر لحظہ احوال دگرگون ہوتا تھا اور جسنے ایسی راہ ہاے سخت ودشوار گزار مین ہماری رہبری کرکے ہمکو مقام محفوظ ومنزل مقصود کو پہونچایا تھا۔

القصہ بوقت نو اخت تین گھنٹے بعد دوپہر کے ہمنے عبور دریاے نربدا کیا اور اُس کنارے پر میجر گارڈ صاحب نے جو سہور سے آگئے تھے اور کپتان ڈوڈ صاحب کمشنر نے بطیب خاطر وخوش دلی ہمسے ملاقات کی اور جو جو مہربانیان وہان کے سب صاحبون نے خصوصاً کرنیل ہالپن صاحب اور دیگر افسران ۲۸ رجمنٹ مندراس مقیم مقام مذکور نے ہمپر کین اُنکا بیان نہین ہوسکتا اور اِسقدر نہین کہ اُنپر کسی عنوان زیادتی کا تصور بھی نہین ہوسکے اِس مقام مین اور بہت سے مفرورین اندور وسہور بمثل ہم لوگون کے وارد ہوے تھے اِس سبب سے کوئی مکان خالی نہ تھا مگر تاہم جیسے مندراس والے مہمان نواز مشہور ہین ویسا ہی اُنھون نے کیا اور ایک گھنٹے مین ہمارے واسطے سب سامان مہیا کردیا اور کسی طرح کی تکلیف اب باقی نہ رہی زیادہ تر خوشی ہمکو ایک اور امر سے ہوئی کہ ایک میم صاحبہ جو ہمارے ساتھ مین تھی اُسکی گود مین ایک بچہ بارہ دن کا تھا اور اُسکا شوہر گم تھا بلکہ ہم سب کو یہ یقین ہوگیا تھا کہ وہ قتل ہوگیا ہوگا مگر اِس میم صاحبہ نے بڑی ہمت وجرأت کرکے مع اپنے بچے کے اِن سب تکالیف کو گوارا کیا اور اب اُسکا نتیجہ یہ ملا کہ اُسکا شوہر یہان زندہ اُسکو ملا اِس صاحب کا نام کپتان ہارلسن صاحب ہے اور یہ صاحب کمانیر ثانی رسالۂ دوم گوالیار کنٹنجنٹ کے تھے اور اِن صاحب کے درپے بھی بابا اٹپے اور اُسکے سوار جو ہمارے تعاقب مین بھی آئے تھے کئی روز رہے تھے اور یہ صاحب بھی بہ افضال الٰہی اُنکے ہاتھ نہ آکر جان بہ سلامت اِس مقام مین پہونچے تھے۔

بلند شہر

خبر مفسدہ میرٹھ کی جسنے اول مقام بلند شہر مین پہونچائی تھی وہ ایک صاحب افسر تھا جو میرٹھ جاتا تھا اور اثناے راہ مین مابین ہاپور اور میرٹھ کے اُسکو مفسدین نے لوٹ لیا تھا ناچار وہ وہان سے آگے نہ گیا

مقامات لار کوئی اور پیلی نو درسے ہوئی اُسنے بہت خاطر داری کی اور کہا کہ اُسکے علاقے مین ہمکو سب طرح سے امنیت حاصل ہوگی اور خاص لار کوے مین جہان ہمکو دوسرے روز جانا تھا سب طرح کی آسائش اور خاطر داری ہوگی بروز دوم تاریخ ۱۳- کو ہم بمقام لار کے پہونچے یہ منزل بہت بڑی تھی اور راستے مین تکلیف بہت ہوئی کیونکہ کئی میل تک اِس منزل مین بڑے گھن کا جنگل طے کرنا پڑا یہان پہونچ کر ہمکو از حد استعجاب ہوا جب ہمنے دیکھا کہ کوئی خبر بھی نہین لیتا گو کمال الدین اِسقدر اطمینان کر آیا تھا بہرحال ہمنے یہ تصور کیا کہ اب خطرۂ جان نہین ہی اور اِس خیال سے ہم ایک بقال کے مکان کے برآمدے مین بیٹھے تھے کہ ایک شخص کندن سنگھ نامے آیا اور بچشم خشم آگین اور آواز مہیب بولا کہ مین جاسوس ملازم مہاراجہ ہولکر اور سندھیہ ہون اور مجھے حکم یہ ہی کہ کوئی فرنگی اِس ضلع مین سے زندہ نہ چلا جاوے یہ کہکر خوب دھمکایا اور کہنے لگا کہ وہ پہاڑ جو سامنے نمودار ہی اور قریب پانچ کوس کے فاصلے پر اِس مقام سے واقع ہی وہان پانچ سو سوار مفسد موجود ہین اور میرے زیر حکم ہین مگر چونکہ میرا اخلاص صاحب لوگون سے ہی اِسواسطے تمھاری زندگی کی کچھ فکر کرونگا اور اِدھر اُدھر کی باتین کرکے بہ لطائف الحیل بیان کیا کہ کرنیل دبورنڈ صاحب رزیڈنٹ اندور تین روز ہوے کہ اِسطرف گئے ہین اور اُنھون نے ہماری خدمتگزاری کے عوض پانچ سو روپیہ دیا اور کئی بندوقین اور تلوارین ہمکو دین۔

یہ سب اُسکی باتین سُنکر ہمکو از حد تعجب ہوا بلکہ ہم بہت تنگ اور ضیق ہوے کہ کمال الدین نے کیا اقرار کیا تھا اور یہان کیا وقوع مین آتا ہی القصہ ہمنے یہ ارادہ مصمم کیا کہ شب یہان بسر کرکے صبح آگے کو روانہ ہون خیر جو کچھ ہوگا سو سمجھ لینگے آخر کار ہم سب بہ شب تاریخ ۱۴- روانہ ہوے دلون مین فکر و تردد تھا اور خیال مین یاس و ناامیدی ہماری دانست مین ہماری زندگی کندن سنگھ مذکور کے ہاتھ مین تھی اور اُسکی حفاظت کا ذریعہ یعنی روپیہ ہمارے پاس موجود نہ تھا اور چونکہ روپیہ بھی نہ تھا اور اُسکا قول سُن ہی چکے تھے پس اِس حالت مین ہتھیار بھی جیسے وہ کہ گیا تھا اُسکو دینے مناسب بلکہ غیر ممکن نہ تھے مجھے اب افسوس اِس امر کا آیا کہ وہ حرامزادہ جو چند ساعت تنہا ہمارے پاس آکے ہم کلام ہوا تھا اور اِسقدر کلمات بیہودہ اُسنے کہے تھے اُسی وقت مین نے اُسکو کیون نہ مار ڈالا کہ اب خوف اُسکی جانستانی کا باقی نہ رہتا اور اُسوقت اُسکا قتل کرنا کچھ مشکل نہ تھا مگر اب کیا ہوسکتا تھا ہم آگے کو قدمزن تھے اور ہمنے دیکھا کہ کندن سنگھ مذکور اپنے سوارون کی طرف گیا چند ساعت کے بعد ہمکو دریافت ہوا کہ یہ کندن سنگھ برادر سوم دلیپ سنگھ و نرپت سنگھ جاگیرداران ضلع ہذا کا ہی اور اُن سب کی یہ صلاح قرار پائی ہی کہ جو کچھ ہمارے پاس ہی وہ سب چھین لین اِس حال کے سُننے سے کچھ فکر ہماری کم ہوئی اور افضال الٰہی پر نظر کرکے جسنے ابتک ایسی ایسی آفات سے محفوظ رکھا تھا بیشتر بجانب موضع گورارئیا قدمزن ہوے۔

قریب آٹھ بجے شب کے ہم بمقام گورارئیا وارد ہوے اور دیکھا کہ یہ مقام ویران سا ہو رہا ہی

تاکہ مقام ہر اشیا سے بچے ہوے چلین کیونکہ یہ شہر برلب دریاے پارتبی علاقۂ سیندھیہ مین تھا اور اس مقام مین سوار وپیادہ مفسدین بکثرت موجود تھے اب ہمارا ارادہ یہ تھا کہ مقام موریا مین کچھ کمک کرین اور آرام لین مگر جب ہمنے یہ سنا کہ یہ مقام قریب دو میل کے فاصلے پر سمور سے ہی ہمنے اُسکو بھی پیٹھ پر چھوڑ دیا اور آگے روانہ ہوکر مقام سہولا مین جو ایک چھوٹا سا گانوں تھا قریب چار گھنٹے کے آرام لیا مگر چونکہ یہان رسد وغیرہ ہم پہونچ سکی اسواسطے یہان سے بھی روانہ ہوکر مقام ایجاور کو جو بڑا شہر پانچ کوس کے فاصلے پر واقع تھا چلے اور اس شہر مین قریب نو اخت گھنٹہ شب بتاریخ ۱۱ وارد ہوے۔

ایجاور ایک شہر ہی اور اُسکے گرد فصیل تعمیر کی ہوئی ہی اور جب ہم اس شہر مین پہونچے تو دروازۂ شہر بند تھے مگر کچھ عرصے کے بعد ہمارے واسطے دروازہ کھل گیا اور ہم شہر مین داخل ہوے اور حاکم شہر مذکور بنام جان ڈی سلوا جو بنام جان صاحب مشہور تھا ہمکو اپنے مکان مین لے گیا اور خبر گیری خورد ونوش ہماری اور ہماری سواریون کی بخوبی کی اور سب طرح باادب وتعظیم تمام پیش آیا اُسکی خاطر داری کی ہمنے نہایت قدر کی کیونکہ تمام اس سفر مین سواے الفاظ زشت وزبون سماعت مین نہین آئے تھے اور سب یہ کہتے تھے کہ ان نالائق فرنگیون کا اب راج جاتا رہا ہم مصیبت کے بعد جو یہ راحت نصیب ہوئی تھی تو اسکی بڑی قدر تھی اور ہر ایک صاحب بدعاے خیر کا ہار وحاکم ایجاور کو یاد رکھیگا یہ جان ڈی سلوا یا جان صاحب جس نام سے وہ یہان مشہور تھا از ملک پرتگال تھا مذہب عیسائی اُسنے اختیار کیا تھا اور لباس مسلمانی پہنا کرتا تھا از بس بے تکلف تھا اور ماہیت ادویہ سے بھی کچھ واقفیت رکھتا تھا اس سبب سے اُسکو ساکنین ہمدان جانتے تھے اور اُسکا نہایت پاس اور لحاظ کرتے تھے اُسنے ہمکو اپنا صندوق ادویہ دکھایا اور اُسکے پاس اکثر ادویہ انگریزی وہندوستانی موجود تھے اور انکے باعث ہزارہا آدمیون کے علاج بھی وہ کرتا تھا۔

اکثر معمر فرانسیس یورپ والے بھی یہان رہتے ہین یہ لوگ بھی فرانس سے ہنگام سرکشی فرانس چلے آئے تھے انمین سے اکثر تو ملازم سرکار انگلشیہ ہوگئے تھے اور اب پنشن پاتے ہین اور ہر ایک نے نام اپنا مسلمانی رکھ لیا ہی ایک خیرخواہ آدمی نکولس ریلی نامے نہایت ہوشیار ہمارے پاس آیا اپنے تئین ساکنین آئرلینڈ بتلاتا ہی آئرلینڈ ایک جزیرہ متعلق انگلستان کے ہی بلکہ یہ اور جزیرہ انگلینڈ دونون بلکہ بنام جزائر انگلستان مشہور ہین یہ بھی لباس ہندوستانی پہنتا ہی اور زبان انگریزی خوب بولتا ہی اسکے سبب سے ہمکو بہت حال اس ملک کا معلوم ہوا اسکی پیدایش کا مقام کانپور ہی اور یہ ملازم بیگم ڈولھن صاحبہ کا ہی جسکی جاگیر مین شہر ایجاور شامل ہی اس بیگم کا اصلی نام الپرتیہہ ہی اور یہ بھی عیسائی تھی مگر حکیم شہزاد مثل کے ساتھ اُسکی شادی ہوگئی تھی اور یہ دونون یعنی بیگم صاحبہ مع اپنے شوہر کے حسب الطلب سکندر بیگم کے بھوپال گئے ہین یہان موجود نہین۔

اس مقام مین ہمنے مفصل حال مفسدہ اندور کا سُنا اور جو قتل وہان ہوا تھا وہ بھی مشروحاً دریافت ہوا اس مفسدے کا حال قبل ازین مشہور ہوگیا ہی حاجت تحریر کی نہین بوقت سہ پہر یہان ہماری ملاقات کمال الدین کامدار

حافظ حقیقی بیشتر قدم زن ہون اور دل مین یہ خیال تھا کہ کوئی نہ کوئی ضرور مقام سمور سے آکر ہم سے راستے مین ملیگا۔

جب ہم اس مقام انجود سے روانہ ہونے کو تھے تو ہمنے سُنا تھا کہ مفسدین مؤداندو اس جانب چلے آتے ہین بلکہ یہانتک خبر تھی کہ دو منزل تک پہونچ گئے ہین یہ سُنکر اول ہی ہر چند ہمارا حال خراب تھا اب زیادہ نازک وقت گذرا لیکن بصد دقت وخرابی دو گھنٹے مین ہمنے عبور دریا کیا اور وہان سے آگے بڑھے مگر سیاہ مٹی یہان کی ایسی چکنی تھی کہ بمشکل ہمنے شام تک چار کوس طے کیے اور رات جنگل مین بسر کی۔

بتاریخ ۱۰- قریب نواخت ۵ بجے صبح کے ہم یہان سے روانہ ہوے اور مقام چمنیر کی جو علاقۂ بیگم صاحبہ مین واقع تھا راہ لی کپتان کارٹر صاحب اور راقم آگے سب کے گئے کہ جاکر تحقیق حال سمور کا دریافت کرین جسوقت ہم شہر مذکور مین پہونچے اور بازار مین گھوڑون پر سے اُترے کہ ہمکو ایک ہاتھی اور ایک چپراسی نظر پڑا اُسکو دیکھکر ہم نہایت خوش ہوے اور چپراسی مذکور نے ہمکو ایک چٹھی بھی دی اُسمین میجر رکٹ صاحب نے لکھا تھا کہ مقام سمور مین ہرگز مت جانا اور سیدھے ہوشنگ آباد کو روانہ ہونا اور ہوشنگ آباد مین جو چمنیر سے چھ منزل آگے تھا سب طرح کی آسایش اور امنیت ملیگی یہ چٹھی ہمکو اس پریشانی وحیرانی مین گویا باعث حیات وخوشی خاطر ہوئی سوائے اسکے میجر صاحب نے ہمارے واسطے اقسام اقسام کا اکل وشرب بھی روانہ کیا تھا اور ملبوسات چھوٹے بڑے بھی سب قسم کے بھیجے تھے کھانے مین تو روٹی گوشت چاے شکر وغیرہ اور پینے کو بیر شراب وبن شراب اور برانڈی واسطے رفع ماندگی وکسل کے بھیجی تھی اور ملبوسات مین گرم کپڑے اور سفید کپڑے بچون کے اور بڑون کے واسطے ارسال کیے تھے فی الحقیقت یہ سب چیزین اس افراط سے اور اسقدر اقسام کی بھیجی تھین کہ اس سے صاف ظاہر تھا کہ میجر صاحب موصوف کو کسقدر خوشی ہماری ملاقات کی ہوگی ہماری زبان نہین جو وہ خوشی بیان کرین جو ہمکو بروقت اُٹھانے سرپوش خوانون کے اور دیکھنے اسقدر اجناس نفیسہ کے حاصل ہوئی تھی۔

مگر چونکہ مسافت روانگی مقام سمور سے ہمکو کمال تعجب تھا اسواسطے ہمنے اُس چپراسی سے حال مفصل دریافت کیا یہ چپراسی ایک مسلمان تھا مگر نہایت فہمیدہ اور ہوشیار اسنے سب حال مفصل ہمسے کہا کہ حسب صلاح ودرخواست سکندر بیگم والی بھوپال سب صاحب لوگ ہوشنگ آباد کو چلے گئے ہین اور میجر صاحب بھی بروقت روانگی چپراسی مذکور روانہ ہونے کو طیار تھے اور بیگم صاحبہ نے یہ بھی اقرار کیا ہی کہ حفاظت ملک ونیک رویکی سپاہ کنٹنجنٹ اُسکے ذمے ہی چپراسی مذکور نے یہ بھی بیان کیا کہ بیگم صاحبہ کے پاس ایک اشتہار شاہ دہلی کا اس مضمون سے آیا ہی کہ بقاعدۂ مسلمانان باایمان جھنڈہ محمدی کھڑا کرے اور سب فرنگیون کو بیخ وبن سے نیست ونابود کرے لیکن بیگم صاحبہ کی بروقت اطلاع کرنے افسران کنٹنجنٹ سے اور اُنکے بہ سلامت روانہ ہونے سے ظاہر ہی کہ اسکی شرکت ساتھ مفسدین کے برائے نام ہی۔

اپنی سواریان ہمنے یہان ہی چھوڑ دین اور اُسی شب روانہ بسمت مقام املاہ ہوے اور تین کوس کا چکر کھایا

کماشدار مذکور نے یہ بھی اقرار کیا کہ ہماری چٹھی وہ صاحب رزیڈنٹ سہور کے پاس بھجوادیگا سوائے اسکے اُسنے ہمسے کہا کہ شہر کے اندر مکان موجود ہی وہان چل کر آرام کرو مگر وہان جاکر جو ہمنے دیکھا تو مکان نہایت غلیظ تھا اس سے ہم وہان کے اور درخت کے نیچے ہی قیام کیا کماشدار مذکور نے کہا کہ رسد وغیرہ بھی یہان آجاویگی۔

تھوڑا عرصہ ہمکو یہان پہونچے ہوا تھا کہ طوفان بارش و باد شروع ہوا اور ناچار ہوکر ہم شہر مین چلے گئے کیونکہ دس لحظہ بعد شروع ہونے بارش کے تمام اُس جگہ پر پانی پھیل گیا اور کہین کسی چیز کے رکھنے کا ٹھکانا نہ رہا ایک نالہ راستے مین مابین ہمارے مقام قیام اور انجود کے واقع تھا اور اب بارش کے سبب سے اُسمین طغیانی بھی بہت ہوگئی تھی یہان جو تکالیف ہمپر گذرین اُسکا بیان جسقدر مبالغے سے کیا جاوے تھوڑا ہی ہم سب بناچاری اُس نالے مین گئے اور زور و شور پانی کا ایسا تھا کہ وہان ٹھہرنا مشکل تھا مگر چونکہ کنارے پر بھی قیام بباعث بارش و باد کے نہایت تکلیف دہ تھا اسواسطے ہمنے خطرۂ جان کو اُسپر ترجیح دی اور عبور کرنے مین کوشش کی کوئی تو بچون کو دوش پر اُٹھائے ہوئے تا بہ گلو پانی مین تھا اور ہر وقت یہ اندیشہ ہوتا تھا کہ اب بہا اِسپر بارش اور باد کا طوفان اور طوفان برپا کر رہا تھا ہر ایک صاحب دوسرے کی صورت دیکھتا تھا اور اپنی تکالیف و بدنصیبی پر شکر ادا کرتا تھا ہم ۲۷ زن و مرد باہم تھے اور سب بالکل تر تھے اور گرسنہ و سرمازدہ مٹی پر برآمدۂ دوکان بقال مین جو قریب ۲۴ فٹ طول مین اور ۸ فٹ عرض مین تھا سب یکجا گل دلائے مین بیٹھے تھے یہان ایک انگشت برابر جگہ خشک بھی نہ تھی ناچار کچھ کنبل ہم پہونچائے اور تھوڑی گھاس بچھاکر اُسپر کنبل ڈال کر ایک بستر ایسا بنایا کہ شب بسر ہو اب ہم جان سے تنگ ہوگئے تھے کیونکہ تکلیف پر تکلیف ہوتی جاتی تھی اور کوئی وقت ایسا نہ تھا کہ ہم فکر سے خالی ہوتے اسواسطے جانا کہ اگر کچھ دیر نیند آوے تو غنیمت ہی کہ تکلیف تری و گرسنگی و سردی کی نہ معلوم ہوگی اس خیال سے ہم سب وہان دراز ہوے۔

تمام شب باد و باران کا گذر برآمدے مین بھی پہونچتا رہا اور گریۂ وزاری بچہ ہاے گرسنہ کی اور شور و غل گھوڑون کے جو چھوٹ کر آپسمین لڑتے تھے ہرگز ایک لحظہ بھی سونے نہ دیا بلکہ اکثر صاحب تو اپنے گھوڑون کے پاس کھڑے رہے کہ وہ چھوٹ نہ جاوین اور کئی چھوٹے ہوون کے پکڑنے مین رہے بتاریخ ۸۔ بھی بارش جاری رہی مگر اِس روز ہمکو کچھ چپاتیان اور دودھ بلا وقت شام پھر علامات تکالیف شب گذشتہ نمودار تھین اور شب بھی ویسی ہی تکالیف مین گذر گئی۔

بتاریخ ۹۔ کچھ مطلع آسمان صاف ہوا مگر ندی نیود جسکو عبور کرنا تھا نہایت طغیانی پر تھی یہ روز بھی ہمنے بہ امید رسید جواب چٹھی سہور بسر کیا مگر کوئی چٹھی نہ آئی ناچار بوقت نواخت سات گھنٹہ شام بہ غم و افسوس تمام یہان سے روانہ ہوے اِس مقام کے عامل نے جو ایک روز پیشتر نہایت شرافت و خاطرداری سے پیش آیا تھا اب بالکل انحراف قبول کیا حتی کہ اُسنے قلی تک ہمکو نہ دیا اور نہ کوئی راہبر یا چوکیدار دیا ناچار بلا راہبر کے ہمکو ندی مذکور عبور کرنی پڑی اِس امر کو ہمنے اپنے نزدیک نہایت زبون اور بدیمن تصور کیا مگر تاہم سواے اِسکے اور کچھ چارہ نہ تھا کہ بربری و حفاظت

معلوم ہوتی تھی مگر ہمنے کچھ خیال نہ کیا اور وہان سے روانہ ہوے اور یہی خیال بہت صاحبون کے دل مین تھا کہ ہم اُن آدمیون مین جو گرد دیوار کے جمع ہین مرنے جاتے ہین مگر ہمکو نہایت تعجب ہوا کہ جب ہم اُنکے برابر سے نکلے تو کسی نے نہ تو بندوق سر کی اور نہ کچھ زبان سے کہا جب ہمنے عبور دریا کیا اور غار وغیرہ طے کرنے لگے جہان معلوم ہوتا تھا کہ قبل اِسکے سوار مقیم تھے ایک شور برپا ہوا اور آدمی بکثرت پہاڑی کے اوپر جو ہمارے سامنے تھی گئے بظاہر یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ بہ نیت اُسکے قبضہ کرنے کے گئے تھے ہم جب عبور نالہ کر رہے تھے ایک آدمی ہمکو ملا اور اُسنے اقرار کیا کہ وہ ہمکو راستہ بتلا دیگا اِس سے ہمکو نہایت تقویت ہوئی اور اکثر ہم مین سے جنگلون مین جاتے تھے کہ سوارون کا مقابلہ کرین ہم اپنی راہ چلتے تھے اور کوئی مزاحم نہ تھا ہرچند ہمکو یہ یقین تھا کہ ہر قدم پر مرگ موجود تھی مگر کوئی امر ایسا واقع نہوا اور سوائے عنایت الٰہی و افضال خدا اور کون ایسے وقت مین محافظ اور نگہبان ہمارا تھا اور کون ہمکو بچا سکتا تھا۔

قلیل راہ اور ہمنے طے کی اور ایک اور واقعہ رونما ہوا یعنی ایک گاڑی جو ہمارے ساتھ تھی اُلٹ گئی اور اندیشہ ایذا رسی سواران گاڑی مذکور پیدا ہوا ہرچند یہ جگہ مقام لارا وڈ سے صرف ایک کوس کے فاصلے پر تھا مگر ساکنین وہ جو اِس مقام کے قریب واقع تھے بہت خاطرداری سے پیش آئے اور ہر طرح کی مدد اُنھون نے ہماری کی حتےٰ کہ پٹیل وہ مذکور نے خود بلا اُجرت خواہش کی کہ وہ ہمارے ساتھ تا عبور دریاے کالا سندھ ہمراہ رہیگا اور یہ شخص اپنے قول کا بڑا سچا تھا اور مقام مذکور تک ہمراہ رہا لیکن ہمنے بھی اُسکی خاطرداری اور تواضع جسقدر لازم تھی کی اِس وقت تک ہمارے دل مین راہنماے سابق الذکر کی طرف سے بہت شبہہ باقی تھا مگر رفتہ رفتہ ہمارا اعتبار اُسپر ہونے لگا بلکہ دلیل اِس اعتبار کی یہ ہی کہ ہمنے اُسکو کچھ روپیہ پیشگی بابت اُجرت اُسکی رہبری کے دیدیا تاہم اُسکی نگہبانی ضرور متصور ہوئی اور ہم مین سے فی کس اپنی اپنی نوبت سے اُسکی نگہبانی مین مشغول رہا کرتے تھے قریب نصف شب کے راستہ گم ہو گیا اور کئی گھنٹے تک ہماری سواری کے جانور کھیتون مین پھرتے رہے آخرکار ایک موضع مین وارد ہوے اور دریافت کرنا راہ مقام انجود مناسب متصور ہوا مگر ہنوز ہم دریافت نہ کرنے پائے تھے کہ لوگون نے ہم پر بندوقین سر کین اور ہم یہان سے بھی بنا چاری بھاگے مگر یہ معلوم نہ تھا کہ ہم راہ راست پر ہین یا کسی غلط راستے پر جاتے ہین اور نہ یہ معلوم تھا کہ ہم کہان جاتے ہین۔

چند کوس آگے جاکر ہم ایک چارون کے گانون مین پہونچے اور یہان ہمکو معلوم ہوا کہ ہم کہان ہین اور اب کدھر جانا چاہیے اور یہان ہمکو ایک آدمی بھی ملا جسنے راستہ مقام انجود کا نشان دیا اور اُسکی نشان دہی پر چلے اور قریب صبح کے بتاریخ ۷ ماہ مذکور مین وارد ہوے یہ مقام شروع علاقہ بیگم بھوپال پر واقع ہی اور یہان پہونچ کر ہمنے شکر ادا کیا اور سمجھا کہ اب ہم مقام امن و آسایش مین پہونچے کیونکہ بیگم بھوپال اب تک خیر خواہ و شریک سرکار تھی قریب پاؤ کوس باہر مقام مذکور کے ہمنے ایک درخت املی کے نیچے قیام کیا اور کماشدار ہمارے پاس آیا اور اُسنے احوال خیریت اشتمال مقام سہور کا بیان کیا یہ سُنکر ہمکو نہایت خوشی ہوئی کیونکہ ہمارا ارادہ یہ تھا کہ ہم مقام سہور جاوین اُسکے ذریعے سے ہمکو کچھ دودھ میسر آیا اور اُس سے ہمنے لڑکون کی گرسنگی جس سے وہ قریب بمرگ ہو رہے تھے قدرے کم کی

حملے کا تھا جب ہم نزدیک موضع کے پہونچے اور ہمنے دیکھا کہ ہمارے تعاقب مین کوئی شخص قوم لوندیا سے نہین آتا تو ہم
آگے زیادہ آدمی رکھکر داخل موضع ہوے ہمنے یہ قرار دیا تھا کہ خاموشی تاطی کرنے موضع مذکور کے بہت مناسب ہی
تاکسی کو معلوم نہو کہ کون جاتا ہی مگر بباعث شور وغل سگ دہاتی وروشنی مکانات دیہہ اور آواز سُم اسپہاے سوار کی
خفیہ روی ممکن نہ تھی ہم چوکی دیہہ سے بھی گذر گئے اور کوئی آدمی سواے ایک شخص کے جو ہمکو دیکھکر اندر مکان کے چلا گیا تھا
اور اُسکے جانے سے ہمکو گمان تھا کہ وہ صرف نشان دہی کے واسطے گیا ہوگا اور پھر جلدی آجاویگا اور کوئی نظر نہ پڑا اور تمام
راستہ بغیر جنگ قتال کے طی ہوا جب ہم باہر دیہہ مذکور کے پہونچے تو کچھ اطمینان ہوا اور ہم سب آپسمین مبارکبادی بخیریت
طی ہونے اِس موضع کے کرنے کو تھے کہ ہم مین سے ایک صاحب سے ایسی حرکت سرزد ہوئی کہ جس سے سب کو
اندیشۂ تباہی پیدا ہوا یعنی بندوق جو اُسکے ہاتھ مین تھی یکایک سر ہوگئی۔

بتاریخ ۶۔ قریب تین بجے صبح کے ہم مقام لاراڈ مین پہونچے اور قریب ایک گھنٹہ ہم یہان روکے گئے اور اسقدر
عرصہ ایک مقام پر ہنگام وارد ہونے کے ہمکو توقف ہوا کرتا تھا اور بعد از ایک گھنٹے کے ہمکو اجازت ہوئی کہ گڈھی
کہنہ مین جسمین راجہ رہتا تھا جاؤ گڈھی مذکور کے اندر اور باہر کچھ عجب حال ہیبر وسامانی کا نظر آتا تھا کہ ہمکو وہان رہنے سے
کوئی توقع آرام کی معلوم نہین ہوتی تھی جو مکان ہمارے رہنے کے واسطے تجویز ہوا تھا وہ لائق بود وباش نہ تھا
اِسواسطے ہم سب نے یہ صلاح کی کہ اُس مکان کے باہر کی دیوار کے سائے مین رہنا بہتر ہو اور یہ سمجھ کر ہم وہان چاہتے ہے
کہ کچھ آرام لین اِس عرصے مین ایک شخص نے بُرج گڈھی پر سے پکارا سوار سوار یہ سُنکر ہم سب اندر مکان کے بھاگ گئے
اور گو اِس اندیشے کی کچھ اصل نہ تھی تاہم اِسکے انجام کا خیال سب کو نہ رہا کیونکہ یہ حرکت خالی از سبب نہ تھی تھوڑے
گندہ دانہ انبہ ہمارے کھانے کو آئے اور ہم اِس خیال مین تھے کہ ہمارے گھوڑون کے واسطے کچھ گھاس وغیرہ بھی
آتی ہوگی اِس عرصے مین ہمکو خبر پہونچی کہ راجہ صاحب بخیال نام آوری اپنی کے دورویہ یومیہ ہم لوگون کے مصارف کے
واسطے خرچ کیا چاہتے ہین عرصۂ قلیل چند گھنٹہ تک تو راجہ صاحب اور اُنکے ملازم ہمسے ملتے رہے اور بخاطر داری پیش آتے رہے
مگر چند گھنٹے کے بعد سب کے اوضاع واطوار مین فرق آگیا اور کوئی چیز جو ہمکو درکار تھی ہمکو نہ ملی قبل ازین ہمکو سب
طرح کی توقع راجہ لاراڈ سے تھی مگر جب اُس سے امر خلاف چشمداشت عمل مین آیا یہانتک کہ راہبر یعنی اگوا بھی اُسنے ہمکو
نہ منگوا دیا تو جو نا امیدی ہمکو ہوئی اُسکا بیان ممکن نہین صرف تصور پر منحصر ہی زیادہ تر نا امیدی ہمکو اِس سے ہوئی
کہ منشی رام راؤ اور اونکار سنگھ چپراسی نے بھی ہمارے ساتھ چلنے سے انکار کیا اور کہا کہ ہم حسب الحکم راجہ صاحب
یہان سے آگے نہ جاوینگے۔

ایسی حالت مین اور ایسے موقع پر اِس مقام مین ٹھہرنا بعید از عقل ودانائی تھا اِسواسطے فوراً طیاری روانگی
عمل مین آئی اب وقت قریب چار بجے سہ پہر کا تھا ہمنے سفر بھی بہت کیا تھا اور ہمارے پاس کوئی شی خوردنی بھی
موجود نہ تھی اور گریۂ وزاری بچہ ہاے گرسنہ جگر کو خون خون اور دل کو پارہ پارہ کرتی تھی جب ہم طیار ہوے
تو سو لے آدمی بکثرت گرد دیوار قلعہ کے جس جانب ہمارا راستہ تھا جمع ہوے یہ حال دیکھکر ہماری روانگی بظاہر متعذر

اُنکے کلام سنتے تھے اُسی قدر وہ گفتگو ورباب نیست ونابود ہوئے عملداری سرکار انگریزی باندازطعن وتشنیع زیادہ بیان کرتے تھے کوئی مکان واسطے شب گزاری کے نہین ملتا تھا اور قدرے شیر ونان جوگر سنہ بچون کے رفع جوع کے واسطے درکار تھی بصد دقت وخواری نصیب ہوئی اس مقام منڈوا سے ہم بجانب مقام سراود وبراہ سارنگ پور روانہ ہوے یہ مقام قریب تین میل کے فاصلے پر واقع تھا مگر راستے مین دو بڑے حارج تھے ایک تو دریاے کالاسند اور دوسری سڑک کلان۔

ہمسے قریب چار میل سارنگ پور باقی رہ گیا تھا یہان ہمنے سُنا کہ مقام مذکور پر غارتگر قابض ہوگئے ہین اور ایک رجمنٹ رسالہ مع چند افسرون کے مقام مذکور مین مقیم ہی بلکہ ہر ایک قدم راستے کا غارتگرون کے قبضے مین ہی اور اگر یہان سے روانہ ہوے تو اُنکے ہاتھ سے سلامت جانا ناممکن ہی یہ سُنکر اب ضرور ہوا کہ مقام مذکور مین نہ جانا چاہیے بلکہ اس راستے کو بھی چھوڑ دینا بہتر ہی یہان سے چلکر ہمنے راستۂ کلان تو چھوڑ دیا اور راہ غیر آباد کو اختیار کیا اور ایک گھنٹے مین قریب ایک میل کے راستہ طے کرتے ہوے بجانب راجہ سراود جو دوست سرکار تھا روان ہوے اور قریب ۵ میل راہ طے کی تھی کہ چند دہاتی ہمارے پاس آئے اور بیان طراز ہوے کہ چند میل پیشتر صدہا سوار وپیادہ ہمارے منتظر مقیم تھے ایسی خبر سُنکر جو شخص ہماری سی مصیبت مین ہوگا اُسکا دل کب قوی رہتا ہی اور ہماری فکر کچھ اپنے واسطے نہ تھی اسواسطے کہ ہمارے پاس ہتھیار تھے اور ہم جانتے تھے کہ ہم تو لڑتے بھڑتے اپنا راستہ نکال ہی لینگے مگر ہمکو فکر یہم لوگون کی اور بچون کی از حد تھی کیونکہ اُنکی حفاظت ہمارے ذمے تھی اس عرصے مین ہزارہا دہاتی وہان آکر جمع ہوگیا اور ہر ایک کی صورت سے اندیشہ وخوف معلوم ہوتا تھا۔

بتوسط رام راؤ مذکور کے ہمنے چاہا کہ کچھ روپیہ دیکر کوئی صورت گزارے کی شہر مذکور مین پیدا ہو اور رام راؤ نے کہا کہ سردار شہر یہ بات کرسکتا ہی اور فیما بین یہ شرائط قرار پائین مگر تاہم سردار مذکور کو کچھ تامّل آگے چلنے مین تھا اس سبب سے ہمکو بھی کچھ شبہہ درباب فریب کے پیدا ہوا اور اسی نظر سے رام راؤ مذکور نے سردار مزبور کو علٰحدہ لیجاکر عہد وپیمان کیے اسپر بھی ہمکو اعتبار نہ آیا اور رام راؤ کے بشرے سے ثابت ہوتا تھا کہ وہ بھی مطمئن نہ تھا بلکہ اُسنے صاف ہمکو کہدیا کہ ان لوگون سے کچھ توقع نہین ہی انبوہ شہریون کا ہر آن زیادہ ہوتا جاتا تھا اور توریٔ پھکتے ہی سردار شہر ہمارے پاس سے چلا گیا اور منشی رام راؤ بھی علٰحدہ ہوا انبوہ مذکور ہمارے قریب آتا جاتا تھا ہم سب ایک میدان مین یکجا جمع تھے اور ہر لحظہ خیال حملہ انبوہ مذکور کا دل مین آتا تھا۔

اب ہمکو یہ ثابت ہوا کہ یہ موضع جسمین ہم تھے قوم لوندیرن کا تھا اور یہ قوم ہمسے منحرف تھی اور جو لوگ ہم مین سے اس قوم کی عادت سے واقف تھے وہ نہایت خوف دل مین رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم سب بڑے اندیشے مین تھے اس عرصے مین شب قریب آتی جاتی تھی اور اس مقام مین شب باش ہونا گویا معرض تلف مین اپنے تئین ڈالنا ہی کیونکہ اسمین کچھ شک نہ تھا کہ تاریکی شب مین ہزارہا دہاتی جو گرد ہمارے تھے وہ ضرور حملہ آور ہوتے اس خیال سے اب یہ ہمنے قرار دیا کہ یہان سے چلنا بہتر ہی اور خدا کو یاد کرکے اور اُسکی حفاظت کو عمدا اپنا سمجھ کر سب جمع ہوکر اور خوب سب طرح مضبوطی کرکے یعنی عقب مین زیادہ آدمی اور آگے کم رکھکر ہم اُسی موضع کی طرف روانہ ہوے جسمین اندیشہ

باقی ماندہ بھی ایک گاڈی مین سوار ہوکر بھاگین مگر میم جیمس صاحب کا حال تحقیق معلوم نہین ہوا کیونکہ ڈاکٹر جیمس صاحب جنھون نے میرے عوض چند روز کام بھی کیا تھا ہوا خوری کو سوار ہوکر نکلے تھے اور میم صاحب بھی اُنکے ساتھ سوار ہوئی تھین بنگلے سے نکلتے ہی ڈاکٹر صاحب کو تو کسی سپاہی نے بندوق مار کر مار ڈالا تھا اور میم صاحب کا گھوڑا آواز تفنگ سے چونک کر بھاگا تھا اور میم صاحب اُسپر سے گر پڑی تھین اور جہان وہ گری تھین وہان سے کچھ آواز نرم بھی آتی تھی کہ کوئی اُٹھاؤ مگر اِسوقت مین اُنکی مدد کو جانا بعید از عقل تھا بلکہ بعید از قیاس اِس سے ظن غالب ہو کہ یہ میم صاحب بھی قتل ہوئی ہونگی مگر کوئی تحقیق خبر معلوم نہین ہوئی منجملہ ذکر افسران عیسائی جو غیر متعمد مقام اوگر مین تھے اُنمین سے دو صاحبون نے جو متعلق پنجم رجمنٹ کے تھے اور ایک جو توپخانہ مہدپور مین تھے خبر معلوم نہین اور نہ اُنکے عیال و اطفال کا کچھ حال معلوم ہوتا ہی مگر جیسا ہم لوگ اعتبار اپنی سپاہ کا کرتے تھے اگر ویسا ہی اعتبار اُنھون نے بھی کیا ہوگا تو ضرور وہ سب قتل کو پہونچے ہونگے ۔

بیچ عرصۂ بارہ منٹ یعنی بارہ بجے کے شروع فساد سے یہ جزوی گروہ مفرورین بجانب جنگل روان ہوے اور کسی کے پاس سوائے پارچہ جو جسم پر تھے اور کچھ نہ تھا بلکہ بعضے اُنمین کے پوشاک شبینہ مین تھے کیونکہ خبر مفسدہ سنتے ہی اپنے بسترون سے اُٹھ کر اُسی طرح روانہ ہوگئے تھے بعضے برہنہ پا و برہنہ تا بہ زانو تھے اور کسی کو یہ معلوم ہوتا تھا کہ کدھر جاتے ہین اور کہان جاوین کسی کے ساتھ خدمتگار نہ تھا اور نہ کوئی شی خوردنی ہمراہ تھی اور چلتے ہوے عقب کو جو نظر کرتے تھے تو جن مکانون مین اُنکا تمام مال و اسباب تھا اُنمین سوائے شعلۂ تیز کے اور کچھ نظر نہ پڑتا تھا اسطرح روان تھے اور موضع راتر سے گذر کر شہر مندو وا مین جو بفاصلۂ چار میل کے مقام سارنگ پور سے واقع ہو وارد ہوے اور اِس شہر مندو وا مین ہمنے باقی ماندہ شب گذرانی یہان ہمارے ساتھ دو صاحب مع اپنے عیال و اطفال کے ملے یہ دونون صاحب سربراہ راستے کے تھے اور بباعث فساد مجبوری اپنے علاقے کے راستے کو جو درمیان اندور اور پاجور کے واقع تھا چھوڑ کر فراری ہوے تھے اب ہمارے گروہ مین صاحبان مفصلۃ الذیل تھے کپتان کارٹر صاحب کمانیر پنجم رجمنٹ گوالیار کنٹنجنٹ مقیم مقام اوگر کپتان میک ڈوکل صاحب کمانیر ثانی رجمنٹ مذکور میجر میکفرسن صاحب کمانیر سوم رجمنٹ گوالیار کنٹنجنٹ مقیم مقام سپری کپتان رامل صاحب کمانیر ثانی رجمنٹ مذکور ڈاکٹر سلیفنٹ صاحب متعلقہ رجمنٹ مذکور کپتان لیمارشنڈ متعلقہ سوم توپخانہ میم برلٹن صاحبہ مع بچہ میم ہرلسن صاحب مع تین بچہ میم ہمین صاحبہ مع مس یعنی دختر ہمین صاحب واٹ صاحب اور اکفیلڈ صاحب ولایتی سربراہان راستہ مع عیال و اطفال اور راقم وسطراہ مین مقامات اوگر اور مندو وا مین ہمکو دو سوار ملے ایک اُنمین سے منشی رام راؤ تھا اور دوسرا اونکار سنگھ چپراسی اور بعد از قیل و قال بسیار ہمکو دریافت ہوا کہ یہ دونون بطور جاسوس ملازم میجر رچرڈ صاحب رزیڈنٹ بھوپال کے تھے ان دونون نے ہمسے کہا کہ علاقہ بیگم بھوپال مین جانا مناسب ہو اور اقرار کیا کہ کچھ سپاہی ہمراہی کو دینگے جو ہمکو تا بہ مقام سہور پور پہونچا دینگے ایسے مقام مندو وا مین ہمکو کچھ مزا اُس بدبختی اور بدنصیبی کا ملا جو بعد ازین ہمارے گروہ کے واسطے مقسوم تھا یعنی ہر ایک باشندہ اِس مقام کا ہمسے بدزبانی اور بدوضعی سے پیش آتا تھا اور جسقدر زہر خندہ کرکے ہم لوگ

ہوا کرتی تھی بلکہ اُس شب کی گفتگو سے بھی جو روز مفسدہ سے پہلے گذری تھی کوئی شبہہ اُنکی نمک حلالی مین پایا نہین جاتا تھا مگر افسران بباعث آنے مہرجمبٹ گوالیار کنٹنجنٹ اور صاحب کمانیر توپخانہ مقام سیسری جس مقام مین تمام فوج نے فساد برپا کیا تھا اور بہ سبب سُننے خبر سرکشی مقامات اندور اور مئو جہان سپاہ ہولکر بھی شامل فساد ہوگئی تھی اور بباعث انکار کرنے صوبۂ ملک کے بیچ دینے تنخواہ جمبٹ کے یہ لوگ بھی فساد پہ آمادہ ہوے تھے بہرحال تاریخ ۴ - جولائی تک یہان سب بخوشی و بہ آرام رہے اور وقت صبح بتاریخ مذکور تمام سپاہ پہرہ سشن حسب دستور قدیم بنگلہ ہاے افسران سے اپنی اپنی لین کو روانہ ہوے -

بیان مندرجۂ ذیل جسمین حالات فساد و فراری ہونا چند صاحبان و میم لوگون کا درج ہی ایک ڈاکٹر صاحب متعلقۂ گوالیار کنٹنجنٹ نے تحریر فرمایا ہی -

قریب ساڑھے پانچ بجے اردلی کپتان کارٹر صاحب کمانیر کا روان دوان دروازے پر آیا اور آکر بیان طراز ہوا کہ لین مین بڑا ہنگامہ ہو رہا ہی اور سپاہی ادھر اودھر بھاگتے پھرتے ہین یہ سُنکر کپتان صاحب نے وردی پہنی اور لفٹنٹ اوڈڈ صاحب اجیٹن کو کہا کہ جلدی میرے ساتھ چلو لیکن لفٹنٹ صاحب کا گھوڑا طیار کھڑا تھا اور کپتان صاحب کا طیار ہوتا تھا اِس سبب سے لفٹنٹ اوڈڈ صاحب بغیر انتظار کرنے کپتان صاحب کے سوار ہو کر لین کی جانب روان ہوے اور وہان پر پہونچتے ہی اُنکے ایک گولی لگی جسکی ضرب سے وہ وہین مرگئے جتنے عرصے مین کپتان صاحب کا گھوڑا طیار ہوا اُس عرصے مین اور اردلیون نے آکر خبر دی کہ گروہ کثیر پیدل اور سوارون کا میدان پریٹ پر جمع ہی اور جمع ہوتا جاتا ہی یہ خبر سُنکر کپتان صاحب کپتان لیمارشنڈ صاحب کے بنگلے پر سیدھے گئے تاکہ اُنکو بھی کہین کہ جو دو توپین مہدپور کنٹنجنٹ کی مقام کوارٹر گارد مین رکھی ہین اُنپر قبضہ کرلین یہ حکم کپتان لیمارشنڈ صاحب کو دیکر کپتان کارٹر صاحب پھر بجانب لین روانہ ہوے اور راہ مین میجر صاحب کوارٹر ماسٹر سرجنٹ سے جو بندوق کاندھے پر رکھے ہوے چلا جاتا تھا ملے اور اُنکی زبانی حال صحیح سُنا کہ جمبٹ بگڑ گئی ہی اور سارجنٹ صاحب کو اُنھون نے خود کہا تھا کہ بھاگ جاؤ نہین مارے جاؤگے یہ سُنکر بھی کپتان صاحب پھر بجانب لین روانہ ہوے مگر جب آگے جاکے چار سپاہیون نے جو راستے مین جاتے تھے نہایت لجاجت اور خوش آمد سے کہا کہ واپس جاؤ ورنہ مفت مین جان جاتی رہیگی اور اِس عرصے مین آواز ہاے تفنگ بکثرت لین کی جانب سے سمع مین آئی تو کپتان صاحب نے خیال کیا کہ اِسوقت مین لین مین جانا بیفائدہ بلکہ بیوقوفی ہی تو واپس بنگلے کو آئے ہمنے بزودی ہر چہ تمامتر سامان محافظت میم صاحبان اور بچگان کا کیا چونکہ میری گاڈی دوہری نشست کی تھی اور گھوڑے بھی بہت مضبوط تھے بہ عنایت ایزدی مین باعث حفاظت میم برلٹن صاحب اور میم ہرلسن صاحب جن دونون کی گود مین بچے تھے ہوا اور مین نے دونون میم صاحبون کو گاڈی مذکور مین جادی اِن دونون میم صاحبون کے خاوند جو رسالۂ دوم مین بھرتی تھے یہان موجود نہ تھے جس عرصے مین سائیس نے گھوڑے جوتے اُس عرصے مین دیگر ملازمین نے کچھ کمبل اور بستر بھی ہماری گاڈی مین ڈال دیے اور یہی اسباب ہمارا بچا باقی سب غارت ہوا میم ہاے

بعد قیام چھ گھنٹہ مقام بھگوارے سے روانہ ہوکر قریب نو اخت دس گھنٹہ شب وارد مقام بہلور ہوے اسی عرصے مین رکٹ صاحب ڈپٹی کمشنر لدھیانہ نے یہ تدبیر کی جس سے صاحب موصوف مفسدین کی پیش روی مین سدراہ ہوسکتے تھے اور ادھر تو انھون نے ایک چٹھی اس مضمون کی بریگیڈیر صاحب موصوف یعنی جونشٹن صاحب کو تحریر فرماکر روانہ کی کہ ہمارا ارادہ روکنے مفسدین کا ہی اور وہ بہت قریب آگئے ہین اور ادھر جب مفسدین نے عبور دریا کیا تو صاحب موصوف برسر مقابلہ آئے صاحب موصوف کے ساتھ چار کمپنیان سکھون کی تھین جنکو انھین صاحب نے بھرتی کیا تھا اور اب وہ زیر حکم لفٹنٹ ولیمس صاحب کے تھین اور وہ سپاہ راجہ نابھا کی تھی جو دو ضرب توپ لیکر انکی کمک کو آئی تھی صاحب موصوف نے گولہاے گریپ سے مفسدین کا استقبال کیا اور غلولہاے بندوق بھی انکی تذکین اور کچھ عرصے تک یہ مدارات بدین خیال جاری رکھی کہ عقب سے بریگیڈیر صاحب اپنی فوج لیکر انکی خوب تواضع کرینگے مگر بریگیڈیر صاحب تو تشریف نہ لائے اور صاحب موصوف کا سب سامان جنگ ختم ہوگیا اب ناچار اور کچھ چارہ سواے گریز کے باقی نہ رہا مگر یہ امر بھی صاحب ممدوح الوصف نے اس خوش اسلوبی کے ساتھ کیا کہ کچھ انتظام مین خلل نہوا شب کو قریب دو بجے صبح کے جب فوج گورہ نے آواز توپ و تفنگ سے سُنی تو انھون نے درخواست موقع واردات پر جانے کی کی مگر انکے شجاع اور دلاور بریگیڈیر صاحب نے گو انکو بخوبی دریافت ہوگیا تھا کہ مفسدین کا مقابلہ رکٹ صاحب کرتے ہین اور اسوقت مین بہت سود مند ہوگی اور یہ موقع واسطے نیست اور نابود کرنے مفسدین کے بہت خوب ہی مگر صرف یہ ارشاد فرمایا کہ مفسدین کی تلاش تو صبح بھی ہوسکتی ممکن ہی یہ جواب اسقدر ناگوار سپاہ کینہ خواہ کو ہوا کہ وہ خود پیچ و تاب کھاکر خاموش ہورہی اور آخر کار اس شب کی صبح بھی نمودار ہوئی تسپر بھی صاحب شیر دل نے کوچ نہ فرمایا اور حکم دیا کہ کشتیان واسطے عبور کرنے کے مہیا کرو اس تگ و دو اور جستجو مین بھی قریب پانچ گھنٹہ اور بسر ہوگئے اب صاحب بہادر نے عبور دریا فرمایا اور مقام لدھیانے مین پہونچے اور اب انکی سپاہ کا صرف یہ کام باقی رہ گیا تھا کہ محافظت خزانہ اور کچہری کی کرین کیونکہ مفسد تو دبا بھی آگے روانہ ہوچکے تھے القصہ صاحب بہادر نے کچھ فوج واسطے حفاظت خزانہ اور کچہری کے مقام لدھیانے مین چھوڑی اور مابقی سپاہ ہمراہ لیکر تعاقب مفسدین مین بجانب انبالہ روانہ ہوے اب بھی اگر چستی اور چالاکی کام مین آتی تو کچھ نہ کچھ فائدہ بخشتی مگر اب بھی یہ ہوا کہ جب دریا پر وارد ہوے تو اسوقت تک حکم عبور دریاے بیاس صدور نہوا جبتک ایک ایک متنفس مفسدین کا عبور نہ کرگیا اس انتظام کو کیا کہتے ہین اور یہ مفروری اور جان بری مفسدین کی کیسی تھی۔

اس ہنگامے مین گو سب حال شجاعت اور مردانگی انگریزان ظاہر ہوا اور پایۂ ثبوت کو پہونچا کہ ایک ایک متنفس نے لاثانی کیا کیا کارہاے عجیب کرسکتا ہی مگر یہ بھی واضح ہوا کہ بعضے بعضے نے انمین سے پاس وردی اور انسانیت اور خاصیت انگریزان کو داغ لگایا الغرض بریگیڈیر جونشٹن صاحب اس علاقۂ جلیلہ سے پایۂ تنزل مین آگئے۔

اڈگر متعلق گوالیار

پنجم رجمنٹ گوالیار کنٹنجنٹ مقیم مقام اڈگر ہر روز اپنا اعتبار افسرون کے نزدیک بڑھایا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ ہم کبھی دغا نہ کرینگے اور اگر کوئی فوج مفسد آویگی اسکا مقابلہ کرینگے ہر آن جو گفتگو سپاہ مذکور اور انکے افسرون سے

اندیشہ ناک معلوم ہوئی اسواسطے سپاہ نوواردکو اُسی روز وقت شام حکم ہوا کہ وہان سے روانہ ہوجاوین صاحب افسر کمانڈنگ افواج جلندھر کے لفٹنٹ کرنیل مون نیگ سے جونسٹن صاحب متعلق ۸۷ رجمنٹ شاہی کے تھے اور اُنکی کارگزاری سے جو بہنگام فساد اُنسے وقوع مین آئی تھی اور جسکا بیان آگے تحریر ہوتا ہے دانائی اُس حکم کی ظاہر ہوگی جسکے بموجب صاحب موصوف افسر کمانڈنگ تمام فوج قسمت سرہند کے مقرر ہوے تھے بتاریخ ۷ ماہ جون روز یکشنبہ اگرچہ فوج مین کچھ انتشار پایا جاتا تھا مگر کوئی امر فساد انگیز تر وقوع مین نہین آیا الا بوقت نو اخت ۱۱ گھنٹہ شب یکایک ۳۶ رجمنٹ کی لین مین آگ نمودار ہوئی اور جو افسر وہان خبر آتش زدگی استماع کرکے فوراً پہونچے تھے اُنپر گولیان سر ہوئین فوراً بعد اسکے چند سوار ان کشادہ رسالہ ششم سوار ہوکر ۳۶ اور ۶۱ رجمنٹ کی لین مین گئے اور اُنکے شامل ہوکر بہ قتل افسران انگریزی مشغول ہوے اور اول بیگشا صاحب اجیٹن ۳۶ رجمنٹ کو جو سپاہ کو فہمایش کر رہے تھے بغلولۂ تفنگ زخمی کیا یہ زخم صاحب موصوف کو ایسا کاری لگا تھا کہ بعد چند روز کے صاحب موصوف نے اسی زخم کے شدائد کے باعث جان بحق تسلیم کی بعد ازین سواران مذکور نے الواپ اسپی پر حملہ کیا تاکہ اُسکا قبضہ کرلین مگر دو گولہاے گریپنے اُنکے بہت سے گھوڑے بے سوار کر دیے یہ توپخانہ گو ہندوستانی سپاہ کے قبضے مین تھا مگر ایسے بندوبست سے سپاہ گورہ اُنکے عقب مین موجود تھی کہ اگر سپاہ توپخانہ ارادہ شامل ہونے مفسدین کا بھی کرتی تاہم الواپ مذکور اُنکے قبضے مین نہ آتین اور سپاہ گورہ اُنکی حفاظت مین فوراً موجود ہوتی آواز الواپ سُنکر دو کمپنیان ۸۱ رجمنٹ شاہی کی مع دو ضرب توپ موقع واردات پر آموجود ہوئین اور اُنپر مفسدین نے حملہ کیا مگر سپاہ گورہ نے بغلولہاے تفنگ اُنکا استقبال کیا اور اسقدر گولیان اُنکی مذکین کہ وہ لے نہ سکے اور آخر کار میدان کارزار سے روبفرار لائے اور مقام جلندھر کی جانب پھر رُخ بھی نہ کیا صبح کو دریافت ہوا کہ مفسدین بجانب قلعہ بہلور فراری ہوے ہین یہ سُنکر فوراً اطلاع فساد اور فراری ہونے مفسدین کی بذریعۂ تار برقی مقام مذکور کو بھیجی گئی اُسی مین یہ بھی درخواست کی گئی تھی کہ پل دریاے ستلج جو قریب قلعہ مذکور کے ہے اُسکو توڑ دین تاکہ مفسد عبور دریا نہ کرسکین مگر اتفاقاً اہل کار تار برقی مقیم قلعۂ مذکور اُسوقت نشۂ شراب مین سرشار تھا اور اُسنے اِس خبر کا جواب نہ بھیجا نا چار ادھر سے دوبارہ بھیجنے خبر کا ارادہ کیا مگر مفسدین نے چالاکی کرکے تار مذکور کو راستے مین توڑ دیا تھا اور خبر جلندھر قلعہ مذکور کی سپاہ کو نہ پہونچی جب یہ حال معلوم ہوا تو تعاقب مفسدین مذکور کا بہت ضروری ہوا کیونکہ اگر وہ کسی اور مقام مین پہونچ جاتے تو وہان بھی وہ فساد برپا کرکے رعایا کو خراب کرتے مگر اس تجویز مین بہت عرصہ گذر گیا یہانتک کہ دوسرے روز کہین ۷ بجے تک فوج بسرکردگی بریگیڈیر جونسٹن صاحب تعاقب مفسدین کے واسطے طیار ہوکر روانہ ہوئی اور اُس آرام سے کوچ کرتی ہوئی چلی کہ نو میل چل کر مقام بھگواری مین چھ گھنٹے واسطے کھانا کھانے کے قیام کیا فی الحقیقت ایسے موقع پر اسقدر ہی عرصہ کھانا کھانے مین صرف کرنا لازم تھا اس عرصہ چھ گھنٹے مین ہر چند سپاہ نے کئی بار چاہا کہ یہان سے جلدی روانہ ہوکر کچھ سیر میدان کارزار مین دیکھین مگر اُنکے افسر بالادست کی مرضی نہوئی ناچار دل ہی دل مین افسر ممدوح کی تعریف کرتے رہے اور وہان مفسدین نے بہلور مین وارد ہوکر اور ۳۶ رجمنٹ ہندوستانی کو ہمراہ لیکر اور معبر کہنانا اور بسارا کو اپنے قبضے مین کرکے عبور دریا کیا اور وہان سے بجانب لدھیانہ روانہ ہوے اور ادھر بریگیڈیر صاحب

جلندھر

بتاریخ ۷ - جون روز یکشنبہ قریب گیارہ بجے شب کے ۳۶ رجمنٹ کی لین مین آگ لگی اور سب افسر حسب الحکم اپنی اپنی لین کو روانہ ہوے بعضے افسرون کو معلوم ہوتا ہی کہ سپاہ سے اطلاع اس امر کی ہوگئی تھی مگر بہتون کو اطلاع بھی نہ تھی کہ یکایک اُنپر گولی پڑنے لگی عرصۂ قلیل کے بعد شعلہ ور ہوے آتش زدگی کے چند سواران رسالہ ششم لین سپاہ رجمنٹ مذکورین نمودار ہوے اور کسی نے ان سوارون مین سے لفٹنٹ بیگشا صاحب کو جو اجیٹن رجمنٹ مذکورۂ بالا کے تھے گولی ماری تھی جسکے زخم سے صاحب موصوف جان بر نہوے اور آخر کار بتاریخ ۲۰ رہ سپرلک بقا ہوے اور اُنکے مرنے کا دیگر افسرون کو نہایت رنج و افسوس ہوا صاحب ممدوح کو اسوقت مین گولی لگی تھی کہ جب وہ سپاہ کو سمجھا رہے تھے اور بارش غلولہاے تفنگ مین ہر طرح کی کوشش بیچ باز رکھنے سپاہ کے کر رہے تھے۔

تھوڑے عرصے کے بعد شروع ہوے تفنگ اندازی کے دو کمپنی ۸ رجمنٹ گورہ مع دو توپون کے اپنی بارکون سے نکل کر بجانب لین توپخانہ روانہ ہوے اس عرصے مین ایک دستہ رسالہ ششم اُنپر حملہ آور ہوا اور اُنسے ارادہ لے لینے توپون کا کیا مگر اب کی بار نہ سہ سکے ادھر سے ایسی گرا اُن دو توپون سے جو چند روز پیشتر ہوشیار پور سے آئی تھین چلی کہ سواران مذکور تاب نہ لاکر روبفرار لائے عرصۂ قلیل کے بعد سپاہ گارد ۳۶ رجمنٹ جو خزانے پر تعینات تھے مع خزانہ جسمین سوا ہزار روپیہ تھا بارک توپخانہ مین آئے اس گارد کے افسر کی تعریف بیان سے باہر ہی کیونکہ چند روز قبل اس خدمت کے اُنسے ایک پیغامبر کو بھی جو اُسکی سپاہ کی لین مین آکر سپاہ کو جھوٹی باتین کہہ کر آمادہ سرکشی کیا چاہتا تھا گرفتار کر کے حوالۂ سرکار کر دیا تھا۔

دوسرے روز وقت صبح دریافت ہوا کہ تمام سپاہ بجانب قلعہ فلور روانہ ہوگئی مگر تین سو یا چار سو سپاہی بجانب دامن کوہ کچھ خزانہ لیکر چلے گئے ہین قریب نو اخت نو گھنٹہ روز برگیڈیر جونسٹن صاحب دو سو گورہ ۸ رجمنٹ شاہی کو مع چھ ضرب توپ اپنی اپنے ساتھ لیکر تعاقب سپاہ مفرور مین روانہ ہوے مگر اب کوئی قابو یا موقع اُنکی گرفتاری کا باقی نہ رہا تھا کیونکہ مفسدین مذکور کو بہت عرصہ فرار ہوے ہو چکا تھا۔

قبل از فرار ہونے کے سپاہ مفسد نے میگزین ۳۶ رجمنٹ کو جا کر توڑا تاکہ سامان جنگ ہمراہ لیجاوین مگر شتاب زدگی اور زود باز و دین بجاے لیجانے کارتوس گولی دار کے ستر ہزار کارتوس خالی لیگئے اُنمین شاید کوئی گولی دار ہو تو ہو اور وہ خزانہ بھی اُنکے ہاتھ لگا جو گارد ۶۱ رجمنٹ مین تھا سواے لفٹنٹ بیگشا صاحب کے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہی ایک اور افسر سال بھی ۳۶ رجمنٹ مین زخمی خفیف ہوا تھا اور ایک افسر کا بازو ضرب گولے سے اُڑ گیا تھا اور ۶۱ رجمنٹ مین دو افسر زخمی خفیف ہوے تھے اور ایک کو زخم شدید لگا تھا۔

ایک وقائع نگار احوال ہنگامہ مقام جلندھر کو اسطرح تحریر کرتا ہی کہ اس مقام مین بھی شامل مقامات دیگر شروع فساد آتش زدگی سے ہوا یعنی بتاریخ ۳ رجون لین ۳۶ رجمنٹ مین آگ لگی اور بشب دوم بنگلہ ہسپتال آتش دیدہ ہوا بتاریخ ۶ رجون ایک تروپ توپخانہ اسپی کا اور چہارم رجمنٹ سکھ جلندھر مین وارد ہوئی مگر چونکہ سپاہ قدیم اُنکے ورود سے

گارد سپاہ ہندوستانی کی بدلی سپاہ گورہ سے کی اسطرح ایک ہی حربے مین مین نے قلعہ اور میگزین اور خزانے لیا
تمام میم لوگون کو اور بچون کو وہان رکھ کر دوسرے روز کہ یوم یکشنبہ تھا کچھ اسباب ضروری مثل اسباب خانہ داری
و پارچہ وغیرہ بھی روانہ قلعہ کیا روز دوشنبہ جسوقت قواعد سوارون کی ہوئی تھی مین نے کمپنی گولندازان اور نمبر ۴ فیلڈ
باٹری کو بھی داخل قلعہ کیا اور تمام عیسائیون کو بھی حکم قلعے مین آنے کا ہوا اور سب امن وامان سے ہو بیٹھے بعد ازین
مین نے تمام ہندوستانی افسران فوج کو بلوایا اور سب مفسدے کا حال بیان کیا اور کہا کہ تم بہت آدمی ہو اور تم خود کہتے ہو
کہ ہم نمک حلال اور خیر خواہ ہین مگر تم دیکھتے سب کچھ ہو اور کرتے کچھ نہین اور اگر تمھاری مرضی یہ ہی کہ بدمعاش تمھاری عزت
خراب کرین اور تمھاری رجمنٹ کو برباد کرین تو مین تم پر بھی اعتماد نہ کرونگا اور ایسے آدمیون کے ساتھ مین افسر انگریزی
نہ رکھونگا جنھون نے میرے نزدیک اپنا اعتبار اور وثوق کھو دیا ہوگا اگر تم اپنی عزت اور رجمنٹ کو بچایا چاہتے ہو
تو مفسدین کو گرفتار کر کے ہمارے سپرد کر دو یہ سنکر سب متامل ہوے اور مین بھی باستقلال تمام کھڑا رہا آخرش
ان سب باتون کا انھون نے اقرار کیا دوسرے روز مین نے ایسی ہی گفتگو ہندوستانی افسران رسالہ سوم سے کی
اور انھون نے بھی اسی طرح سب باتون کا اقرار کیا مگر ایمان داری اور حیثیت مسلمانون کی دیکھو کہ دوسرے روز
بعد گنتی کے کپتان مین صاحب میرے پاس آکر بیان طراز ہوے کہ انکے سپاہیون نے تلوارین تیز کی ہین اور اب
نماز اور دعا کرنے مساجد مین گئے ہین اور انکو کہدیا ہی کہ یہان سے بھاگ کر اپنی جان بچاؤ ان صاحب کو بڑا اعتماد اپنے
سپاہیون پر تھا اور اسی خیال سے وہ قلعے مین نہین آئے تھے اور اب تک اپنی سپاہ کے ساتھ تھے ۴۲ رجمنٹ تو
شامل رسالہ سوم کے ہوگئی تھی مگر ۳۱ ابتک علیحدہ تھی بنگلے اور بازار سب لٹ گئے مگر چونکہ ایک کمپنی بھی میرے پاس
ایسی نہ تھی جسکے ذمے تو یخانہ ہوتا اسواسطے مین نے حرکت نہ کی بتاریخ ۷ - ایک سوار نے ایک سپاہی ۳۱ رجمنٹ کو
گولی ماری اور سپاہی نے سوار کو اسکے عوض ایسی گولی ماری کہ وہ مر گیا اب آپسمین سپاہ کے جنگ
قائم ہوئی ایک جانب تو ۴۲ رجمنٹ اور رسالہ سوم تھے اور دوسری جانب ۳۱ رجمنٹ اس ۳۱ رجمنٹ نے ہم سے
مدد مانگی مین نے بھی وہ ۶۰ سوار جو ہمارے ساتھ رہ گئے تھے بھیجے اور خوب گولہ رانی طرفین سے ہوئی ۴۰ سپاہی اول
کمپنی ۳۱ رجمنٹ کے جاکر شامل مفسدین ہو گئے بوقت شام ۳۱ رجمنٹ نے پھر استدلال کمک کی کی اور درخواست کی
کہ دو توپین بھیجدو مین نے بجواب کہلا بھیجا کہ اب وقت تنگ ہو گیا ہی کل کے روز وقت صبح مدد کیا بلکہ فتح بھیجدی جاوینگی
مفسدین یہ سنکر دو بفرار لائے اور ۳۱ رجمنٹ اور ۶۰ سوار مسلح ہمارے انکے تعاقب مین چند میل تک گئے
جب یہ حال فوج مقیم کمپو نے سنا تو وہ توپین لیکر چھاؤنی کی جانب روانہ ہوئی اور ڈیسن ندی کے نزدیک جو راہ مین
پڑتی تھی انھون نے دیکھا کہ کچھ سپاہی پیدل اور سوار انکے واسطے موجود ہین القصہ مفسدین جسمین تمام رسالہ
سوم تھا اور ہندوستانی افسران و سپاہ ۴۲ رجمنٹ اور کچھ سپاہی ۳۱ رجمنٹ کے تھے شب کو فرار ہو گئے
اور اسطرح ہنگامہ اس مقام کا ختم ہوا اگر ابھی کچھ اور ہونا ہی تو میری خواہش دلی یہی ہی کہ بس اسی قدر
ہو کر آئندہ ختم ہو فقط

شب کو آپسمین ملتے تھے اور بہ آواز بلند اپنے ارادے کو ظاہر کرتے تھے ایسے موقع مین ایک درخواست مقام للت پور سے
جو بجانب شمال ساگر کے واقع ہی باستدعاے کمک وصول ہوئی اُسمین درخواست توپون کی مع سامان جنگی کے کی گئی تھی
ایک کمپنی اور ایک تروپ کو مع دو نوپی توپون کے حکم روانگی حسب درخواست مذکور ہوا اور شک اِس امر مین تھا کہ وہ
تعمیل حکم کرتے یا نہین گو اُنھون نے متابعت حکم کی مگر اول ہی مقام پر اِس امر مین صلاح ہوئی کہ افسرون کو قتل کرکے
واپس چلے جاوین مگر اِس صلاح مین جو ۴۲ رجمنٹ کے سپاہیون نے کی تھی ۳۱ رجمنٹ والے شامل نہوئے اِسواسطے
اِس روز ظہور اِس امر کا ملتوی رہا اور دوسرے روز پھر کوچ کرکے دوسرے مقام پر قیام پذیر ہوے چار سپاہیون
۴۲ رجمنٹ کے نے اِس وستۂ فوج کو کہلا بھیجا کہ سپاہ گورہ اُنکی سزا دہی کو آتی ہی اِسواسطے بہتر ہی کہ وہ واپس آوین ہمارا
اپنا دل ہی ہمکو نامرد کرتا ہی ورنہ مفسدین کا کچھ حوصلہ نہین ہی غرضکہ بریگیڈیر سیج صاحب نے پیغام برار چار دن سپاہیان
مرسل کو گرفتار کرکے تحقیقات اُنکے جرم کی کورٹ مارشل مین کی اور بعد ثبوت جرم حکم قید مع مشقت شاقہ کا نسبت اُنکے
بوقت نواخت چھ گھنٹہ شام صادر فرمایا اور بروقت نصف شب وہ لوگ پابزنجیر ہوکر روانۂ جیلخانہ ہوشنگ آباد ہوے
مقام للت پور مین فوج نے فساد برپا کیا اور راجہ بادپور نے ملک اپنے قبضے مین کرلیا میجر گوسن صاحب جو کمانڈر
فوج للت پور تھے اُنھون نے درخواست کمک کی روانہ کی بریگیڈیر سیج صاحب نے چار سو پیدل اور ستو
سوارون کو روانہ ہونے کا حکم دیا مگر جس روز اِنکی روانگی قرار پائی تھی اُس سے اول شب ہنگامہ برپا
کرنے کے واسطے تجویز ہوچکی تھی مگر بریگیڈیر صاحب نے اُنکو اُسی روز روانہ کیا اور نگرانی کمال رکھی ایک سپاہی نے
کرنیل والنرل صاحب کمانڈر ۴۲ رجمنٹ کے مارنے کا قصد کیا مگر شخص مذکور گرفتار ہوکر جیلخانے مین بھیجا گیا خوف
اور اندیشہ ازبس سب کے دلون مین پیدا ہوا اور یہ بات مشہور ہوئی کہ نگہبانی جان انگریزان خصوصاً جان میم
صاحبان و بچگان عمل مین نہین آتی صاحب کمان افسر آپ بھی اِس امر کے منتظر تھے کہ کوئی ظاہر حرکت سرکشی ظہور مین
آوے تو وہ بھی کچھ تدابیر عمل مین لاوین مگر یہ بھی جلدی شہود مین آگیا ایک چھوٹی سی گڈھی نام زدبہ بالا بیت مین
فساد ہوا مگر میجر گوسن صاحب کی سپاہ نے حملہ کرکے گڈھی مذکور لے لی اور سولہ سپاہی گرفتار کیے سپاہ ۳۱ اور
۴۲ رجمنٹ نے جنمین پہلے کے سپاہی مقید تھے میجر صاحب سے بہت ضد اور اصرار درباب اُنکی رہائی کے کیا اور میجر
صاحب نے اُنکو رہائی دی راجہ بادپور نے جسکے یہ سپاہی مقیدین تھے چھاونی مین لکھ بھیجا کہ اگر سپاہی اپنا سامان
جنگی اور ہتھیار لیکر اُسکے پاس آجاوین تو بارہ روپیے ماہوار فی سپاہی کو دیا جاویگا اِسمین کیا شک و شبہہ تھا۔

ایک صاحب اِسطور پر تحریر فرماتے ہین کہ چونکہ مقام قیام ہمارا مٹھن مین تھا اور یہ مقام صرف ۳۰ میل ساگر سے ہی
تو راجہ اور سپاہ مفسد جسوقت چاہینگی توپخانہ اور ہماری ۳۸ نفری گورے کی عقب مین آجاوینگی اور اِس حالت مین
مفسدین چھاونی اُنکے روبرو اور سوارون کے بازو مین ہونگے اِس نظر سے مقام تجویز کرکے مین نے اپنا کام
شروع کردیا یعنی اول توخزانے کو قلعے مین بھیجدیا بعد ازان میگزین بیرونی اور میگزین توپخانہ روانہ کیا اور اُسکے بعد
میم اور بچے اور اسباب کمپنی گولندازان گورہ بھی داخل قلعہ کیا یہ سب امر طے کرکے مین خود قلعے مین گیا اور

بتاریخ ۱۱- جون یعنی چند روز بعد مفسدہ کانپور کے اس مقام ہمیرپور مین بھی بلوہ ہو گیا چند روز تک شب و روز آواز توپون کی اس مقام مین سُننے مین آتی تھی جسکے سُننے سے شہر مین اندیشہ پیدا ہو گیا تھا مگر نوٹ صاحب کلکٹر اور مجسٹریٹ اور گرینٹ صاحب جنٹ مجسٹریٹ نے حتی المقدور کوئی دقیقہ انسداد بلوے مین باقی نہین رکھا تھا اور غالب تھا کہ اگر سوار ان راجہ کساجی جو قریب پانسو نفری کے تھے اور برقندار جو چھ سو نفر تھے نمک حلال رہتے تو اس مقام مین فساد نہوتا اور کوشش دونون صاحبون مذکورہ بالا کی کارگر ہوتی اور وہ دونون ابتک زندہ رہتے مگر بتاریخ ۱۴- ماہ مذکور سواران مذکورین مع بدمعاشان شہر مسلح شمشیر اور لاٹھی سے ہو کر شہر مین گشت کرنے لگے اور جو اُنکے سامنے پڑ گیا انگریز اور کیا بنگالی اور کیا ہندوستانی جنکی نسبت اُنکو شبہہ انگریزی دانی کا بھی ہوا اُسکو اُنھون نے مارنا شروع کیا یہ لوگ ہندوستانی ڈاکٹر کے جو قوم بنگالی کا تھا در پے جان ہوے مگر وہ خوش قسمتی سے بچ گیا چند روز تک تو وہ چھپتا پھرا بعد اُسکے شہر چھوڑ کر فراری ہو گیا ۱۴ تاریخ ماہ مذکور کے نانا صاحب نے واسطے قتل عام بنگالیون کے بیچ کانپور اور اور شہرون قرب و جوار کے مقرر کیا تھا اور اگر فوج انگریزی نہ آپہونچتی تو وہ یہ امر قبیح ضرور عمل مین لاتے ڈاکٹر ہندوستانی جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہی دو مہینے تک دیہاتیون مین خفیہ رہا بعد اُسکے جان بچا کر اب وارد کلکتہ ہی زوجہ صوبہ دار ہمیرپور کو شاباش ہی کہ اُسنے اپنے شوہر کو قتل انگریزان و بنگالیان سے بہت منع کیا تھا اور صوبہ دار بھی اُسکی نصیحت انسانیت آمیز پر کاربند ہونے کو مستعد ہوا تھا مگر سپاہ خونخوار نے ہرگز نہ مانا اور قتل شروع کر دیا مفسدین نے نوٹ صاحب کو پریڈ پر لیجا کر بطور حیوانات زانو کے بل کھڑا کیا اور اُنپر گولیان مارنی شروع کین اول دو گولیان تو خطا گئین مگر تیسری صاحب کے بازو پر لگی اور یہ بھی کچھ کاری نہ لگی تھی یہ زخم کھا کر صاحب نے آہ بھی نہ کی اور عقب کی طرف رُخ کر کے بہت مایوسانہ پوچھا کہ ابھی سپاہ انگریزی نہین آئی اسکے بعد سپاہ نے چاروں طرف سے اُنکو گھیر کر بضربات شمشیر راہی مُلک بقا کیا بعد ازین صوبہ دار بجانب کچہری کلکٹری گیا اور لاش کو وہین خون مین آغشتہ پڑا رہنے دیا-

ساگر

تمام فسادات مین جنسے چھاونی ہاے مختلفہ مین خونریزی ہوئی تھی ایک ہی طریق مرعی رہا ہی یعنی افسرون نے اپنی سپاہ پر اعتماد کلی رکھا تھا گو کہ اُنکی بدوضعی ظاہر و ثابت ہوتی تھی اور ہمیشہ اُسدم تک اپنی سپاہ کے ساتھ شب باش ہوتے رہے جبتک سپاہ نے سب تدابیر درست کر کے اُنکو بارایا ذبح کیا اس مقام ساگر مین دو رجمنٹ پیدل کی اور ایک سوارون کی تھی اور صرف ۶۸ نفر گولندازان گورہ موجودہ تھے اور قلعہ اور میگزین اور توپخانہ قلعہ کہن تو ایک سرے پر چھاونی کے تھے اور توپخانہ دیگر دوسرے سرے پر اور ان دونون مین فاصلہ سوا تین میل کا تھا اور اسی سبب سے ان دونون مقامون کی حفاظت غیر ممکن تھی اور توپخانے مین جو ایک پہاڑی کے اوپر واقع تھا رسد موجودہ نہ تھی اور نہ مکانات کافی واسطے جمع کرنے رسد کے طیار تھے اور پانی بھی پہاڑی کے نیچے سے جاتا تھا اور حال یہ تھا کہ خزانہ اور قلعہ تو سپاہ کے قبضے مین تھا بلکہ تمام شہر اُنکے اختیار مین تھا اور سپاہ تینون جمعدار مذکورہ بالا

اُسوقت رحم مفقود تھا اور امان خواب مین بھی نظر نہین آتی تھی اور سکھون نے اپنے رفیقون کے خون بہانے مین بہت بہت آدمیون کے مکانون مین گھس گھس کر قتل کیا ادھر تو سکھ بازار جدال و قتال گرم کر رہے تھے اور ادھر سے سپاہ دولتر نے جہاز پر سے شہر مین گولے مارنے شروع کیے اور اکثر مکانات شہر کو گولون سے منہدم کر دیا فوج سکھ اور فیروزپور نے شہر مین منتشر ہو کر خوب گولیان ہر طرف شہر کے سر کین اور آواز تفنگ و شور و غل اُن آدمیون نے جنھون نے اپنے وقت پر رحم نہین کیا تھا اور اب امان و رحم کے طلبگار تھے آسمان تک پہونچایا تھا ایک عرصے تک اِن ستمگارون نے خون بیگناہان و بیکسان مین خوشی حاصل کی تھی اور اب وہ وقت آگیا تھا کہ اُسکا عوض اُنسے لیا جاوے اور اب جو یہ وقت آیا تو وہ لوگ ہماری سپاہ کے روبرو امان جو اور عذر خواہ ہوتے تھے مگر کچھ سود مند نہوا کچھ عرصے کے بعد دھوان آسمان تک ہر جانب شہر سے اُٹھا اور شعلہ مکانات کے گرد معلوم ہوا گویا یہ شعلہ چاہتا تھا کہ مکانون مین جاکر اپنا زور دکھاوے اور اپنا سکہ خطبہ وہان بٹھاوے۔

جب مفسدین تشنہ خون اسطرح خوب سزایاب ہو چکے تو ایک کمیشن مقرر ہوا جسمین بلوہ پردازون کی تحقیقات ہونی شروع ہوئی اور جو لوگ سنگین اور گولی سے بچ گئے تھے اُنکو جلادون کی رسی اور لکڑی سے سزا ملی یعنی اُنکو بعد تحقیقات اور ثبوت جرم پھانسی دی گئی اب الہ آباد نمونہ ویران آباد کا ہو گیا جس مقام پر مکانات خوش قطعہ اور باغیچہ ہاے خوش اسلوب تھے اب وہان دیوارہاے آتش دیدہ اور مکانات ویران گردیدہ نظر آتے ہین۔

ہم یہان ایک حال عجیب و غریب تحریر کرتے ہین اور وہ یہ ہے کہ جب سپاہ نے بلوہ کیا اور اپنے افسرون کو قتل کیا تو ایک النسائن جسکا نام آرتھر گس ہل چنگ تھا اور وہ پسر اوسوالڈ چیک صاحب ٹوان کلارک مقام ابوٹشام کا تھا اور چند ماہ پیشتر ہنگامہ کے رجمنٹ ششم مین آشامل ہوا تھا اور اس کو ٹکڑی مین بمنزلہ مرد تصور کر کے مفسدین اسکو وہان ہی چھوڑ گئے تھے بعد چند عرصے کے ہوش مین آیا اور وہان سے گو زخمی تھا مگر ایک خندق مین آہستہ آہستہ چلا گیا اور وہان ایک درخت کے سہارے سے جا بیٹھا پانچ روز تک یہان متواری رہا مگر بروز پنجم مفسدین نے اُسکو دیکھ لیا اور اپنے حاکم کے روبرو لے گئے وہان اُسنے دیکھا کہ ایک اور شخص جو سابق مین مسلمان تھا اور اب کرسٹان ہو گیا تھا موجود ہی اور سپاہ اُسکے درپے ہین کہ پھر مسلمان ہو جائے بلکہ شخص مذکور بنظر حفظ جان راضی اِس امر پر ہو گیا اور چاہتا تھا کہ کلمۂ محمدی پھر پڑھے کہ اِس النسائن نے اُسکو اِس حال مین اور آمادہ اِس امر کا دیکھ کر اسطرح پر کہا کہ ای دوست میرے جو ہو سو ہو مگر ایک لحہ بھی حضرت عیسیٰ کو دل سے مت بھول یہ کلمات وہ کہہ ہی رہا تھا کہ خبر آمد فوج کرنیل ہیل صاحب کی وہان پہونچی اور مفسدہ یہ سنتے ہی دست و پا گم کر کے بھاگے اور شخص مذکور اُنکے ہاتھ سے بچ رہا جب مفسد بھاگ گئے تو شخص مذکور نے چاہا کہ شکر اِلہ النسائن مذکور کا واسطے ایسی نصیحت پر ہدایت کے ادا کرے اور جسوقت اُسنے رخ کیا تو دیکھا کہ وہ شہید ہو چکا تھا اور طاقت اور جبر مفسدین سے باہر ہو کر امن آباد مدامی جاگزین ہوا انتہا یہ قصہ قابل تحریر تھا اِسواسطے درج کیا۔

ہمیر پور

مگر افسران ۶ رجمنٹ کو اپنی سپاہ کی طرف سے بالکل اطمینان تھا بتاریخ ۴ - ماہ جون ایک حکم برگیڈیر صاحب مقیم کانپور کا آیا کہ قلعہ پر سپاہ گورہ تعینات کرنی چاہیے اور حتی المقدور مقابلہ مفسدین کا بہت ضرور ہی وہ صاحب لوگ جو فوج سے علاقہ نہین رکھتے تھے اُنکو بھی ہتھیار دیے گئے اور اُنکے گروہ ملیشیا کہلاتے تھے اور اُنکو بھی حکم ہوا کہ قلعے مین جاکر تحت حکم صاحب کمانڈنگ کے کارپرداز ہون اس مقام مین قریب تیس انویلڈ سپاہی یعنی جنگ گاہ مین کسی طرح معذور ہو گئے تھے موجود تھے اور کچھ کمسریٹ اور میگزین کے سپاہی تھے غرضکہ سب قریب سو جوان کے تھے اور دروازے قلعے کے سپاہ ۶ رجمنٹ اور چار سو سکھون کے پہرے مین تھے بتاریخ ۵ - ماہ جون خبر قتل اور ہنگامہ پرداز ی مقام بنارس کی یہان آئی اور بتاریخ ۶ - ماہ مذکور قریب نو اخت ۹ گھنٹہ شب بیوگل اطلاعی بجا اور آواز توپون کے چلنے کی اُس جانب سے جدھر دو توپین زیر حکم کپتان ہارورڈ صاحب بمراہی دس کمپنی ہاے ۶ رجمنٹ واسطے حفاظت پل گنگا براہ بنارس کے مرسل ہوے تھے گوش زد ہوئی اور اس کثرت سے آواز آتی تھی کہ قلعہ والون کو یقین ہوا کہ رجمنٹ مذکور نمک حلال ہی اور بخلاف مفسدین بنارس کے گولہ رانی کر رہی ہی مگر عرصہ قلیل کے بعد کپتان ہارورڈ صاحب نے قلعے مین آکر جب بیان کیا کہ رجمنٹ مذکور بگڑ گئی اور سپاہ نے اُنکے حکم کو کچھ نہ مانا اور توپون کو اپنے قبضے مین کر لیا تو معاملہ راست راست معلوم ہوا جب بیوگل اطلاعی بجا تھا تو سب افسر مس کوٹ گھر مین تھے اُسکی سماعت کرتے ہی سب پریٹ کی جانب روانہ ہوے اور وہان پہونچتے ہی سپاہ نے اُنکو چپ دراست مارنا شروع کیا پانچ افسر تو گولیون سے مارے گئے اور نو افسر گرفتار ہو کر سنگین سے قتل ہوے سپاہ نے خزانہ لوٹ لیا اور قیدیون کو جیلخانے سے آزاد کیا مکانات کو لوٹا اور جلا دیا اور قتل عام شروع کیا اور یہ حرکات اُنکی ایسی قبیح تھین کہ قلم اُسکے شمہ بیان سے قاصر بلکہ عذر خواہ ہی اسی قدر کافی ہی کہ ارجر صاحب کی میم کو اُنھون نے بصد ایذا رسانی قتل کیا اور بولیر وصاحب کو مع اُنکے عیال و اطفال کے درختون سے باندھا اور اول اُنکی انگلیان تراشین من بعد اُنکے بازو کاٹ ڈالے اور بعدہ اُنکو زندہ جلا دیا دیوار ہاے قلعہ پر چند سپاہ گورہ نصب کی گئی اور اُنھون نے ایسے گورے سیل اور گراب کے شہر کی جانب روان کیے کہ اُنکے سامنے جو آیا خواہ مکان خواہ مفسد بے ایمان سب کو اُنھون نے ایک ہی راستہ بتلایا اس شہر سے گروہ بھاگتے نظر آتے تھے مگر فوج قلعہ کو اندیشہ درباب فوج سکھ کے باقی تھا کہ آیا یہ کیا کرتے ہین جو پہرہ ۶ رجمنٹ کی سپاہ کا قلعے کے دروازہ کلان پر تعینات تھا اُنکے ہتھیار چھین لیے اور جب دیکھا تو اُنکی بندوقین بھری ہوئی تھین آخرکار کرنیل نیل صاحب مع ایک گروہ فیوزلیر کے وارد وقت ہوے اور فوج قلعہ مع ۶۰ سکھ جو اُنکے ہمراہ رہی تھی قلعے سے باہر آئی اب کارمعاوضہ شروع ہوا فوج سرکاری شہر مین آگئی اور جو مفسد سامنے آیا اُسکو اُنھون نے دارالبوار کو بھیجا فوج سکھ جو اُنکے ساتھ تھی اور جسمین کے دو ایک سپاہی کوچہ ہاے شہر مین لڑتے ہوے مارے گئے تھے اُنھون نے حکم قتل مانگا اور کرنیل نیل صاحب نے بخوشی حکم اصدار فرمایا اس حکم کے پاتے ہی سکھ لوگ جو خون عیال و اطفال انگریزان دیکھ کر نہایت رنجیدہ اور غصے مین تھے شہر مین گھس گئے اور جو باشندے خون انگریزان سے بہت راضی ہوے تھے اُنکو نتیجہ اس اعمال زشت کا دکھایا

قلع قمع کرکے بزور تیغ بیدریغ اپنی کے خاک مین ملا دین اور باقی ماندون کو اس ملک سے بھگا دین پھر باطمینان حکومت عدالت اسلام فرماوین اب بسبب خوف طوالت کے تمام کرکے چند آیات طیبات ذیل عبارت مرقومۂ بالا مع ترجمہ ہندی درج ہی۔

قال اللہ تبارک وتعالے فی سورۃ التوبۃ الذین اٰمنوا وہاجروا وجاہدوا فی سبیل اللہ باموالہم وانفسہم اعظم درجۃ عند اللہ

فرمایا خدائے پاک وبرتر نے سورۂ توبہ مین جو یقین لائے اور گھر چھوڑ آئے اور لڑے اللہ کی راہ مین اپنے مال وجان سے اُنکو بڑا درجہ ہی اللہ کے پاس

واولئک ہم الفائزون یبشرہم ربہم برحمۃ منہ ورضوان وجنات لہم فیہا نعیم مقیم خالدین فیہا ابدا ان اللہ عندہ اجر عظیم یا ایہا الذین

اور وہ پہونچتے ہین مراد کو خوشخبری دیتا ہی اُنکو پروردگار اپنی رحمت اور رضامندی کی اور باغون کی جنمین اُنکو آرام ہی ہمیشہ کا رہا کرین اُنمین بیشک اللہ کے

آمنوا لا تتخذوا اٰباءکم واخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر علی الایمان ومن یتولہم منکم فاولئک ہم الظالمون قل ان کان اٰباءکم

پاس بڑا ثواب ہی اے ایمان والو نہ پکڑو اپنے باپون کو اور بھائیون کو رفیق اگر وہ عزیز رکھین کفر ایمان سے اور جو تم مین اُنکی رفاقت کرے سو وہی لوگ ہین گنہگار تو کہدے اگر ہین تمہارے

وابناءکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال نِ اقترفتموہا وتجارۃ تخشون کسادہا ومساکن ترضونہا احب الیکم من اللہ

اور بیٹے اور بھائی اور عورتین اور برادری اور مال جو کماتے ہو اور سوداگری جسکے بند ہونے سے ڈرتے ہو اور حویلیان جو پسند رکھتے ہو تمکو عزیز زیادہ اللہ سے

ورسولہ وجہاد فی سبیلہ فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ واللہ لا یہدی القوم الفاسقین یا ایہا الذین اٰمنوا مالکم اذا قیل لکم انفروا

اور اُسکے رسول سے اور لڑنے سے اُسکی راہ مین تو راہ دیکھو جبتک بھیجے اللہ حکم اپنا اور اللہ راہ نہین دیتا نافرمان لوگون کو اے ایمان والو کیا ہوا ہی تمکو جب کہا جاتا ہی کوچ کرو

فی سبیل اللہ اثاقلتم الی الارض ارضیتم بالحیوۃ الدنیا من الاٰخرۃ فما متاع الحیوۃ الدنیا فی الاٰخرۃ الا قلیل الا تنفروا یعذبکم

اللہ کی راہ مین گڑ پڑے ہو طرف زمین کے کیا راضی ہو گئے تم دنیا کی زندگی پر آخرت کو چھوڑ کر سو کچھ نہین دنیا کا نفع آخرت کے حساب مین مگر تھوڑا اگر نہ نکلوگے دیگا تمکو دکھ کی

عذابا الیما ویستبدل قوما غیرکم ولا تضروہ شیئا واللہ علی کل شئ قدیر انفروا خفافا وثقالا وجاہدوا باموالکم وانفسکم

مار اور بدل لاویگا اور لوگ تمہارے سوا اور کچھ نہ بگاڑوگے اُسکا اور اللہ سب چیز پر قادر ہی نکلو ہلکے اور بوجھل اور لڑو اللہ کی راہ مین اپنے مال سے

فی سبیل اللہ ذٰلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون قال اللہ تعالیٰ وتبارک فی سورۃ الصف ان اللہ یحب الذین یقاتلون

اور جان سے یہ بہتر ہی تمہارے حق مین اگر تمکو سمجھ ہی فرمایا خدا برتر اور پاک نے سورہ صف مین اللہ چاہتا ہی اُنکو جو لڑتے ہین اُسکی راہ مین قطار باندھکر

فی سبیلہ صفا کانہم بنیان مرصوص یا ایہا الذین اٰمنوا ہل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم تومنون باللہ ورسولہ

جیسے دیوار مین سیسہ پلائی اے ایمان والو بتاؤن تمکو ایک سوداگری کہ بچاوے تمکو دکھ کی مار سے ایمان لاؤ اللہ پر اور اُسکے رسول پر

وتجاہدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم ذٰلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون یغفر لکم ذنوبکم ویدخلکم جنت تجری من تحتہا

اور لڑو اللہ کی راہ مین اپنے مال سے اور جان سے یہ بہتر ہی تمہارے حق مین اگر سمجھ رکھتے ہو بخشے تمہارے گناہ اور داخل کرے تمکو باغون مین

الانہار ومساکن طیبۃ فی جنات عدن ذٰلک الفوز العظیم واخری تحبونہا نصر من اللہ وفتح قریب وبشر المومنین

جنکے نیچے ستھری نہرین بہتی اور عمدہ گھرون مین ہمیشگی کے باغون مین یہ بڑا ملنا ہی اور دوسری جزا کہ جسکو تم بہتر جانتے ہو مدد اللہ کی طرف سے اور فتح شتاب اور خوشی سنا ایمان والون کو

ایک وقایع نگار احوال اس مقام الہ آباد کا اسطرح تحریر کرتے ہین کہ مقام الہ آباد مین چند عرصے تک نہایت اندیشہ فساد کا جاری رہا ساکنین عیسائی مقام ہذا کو اندیشہ تھا کہ باشندگان شہر بلوہ پردازی کرینگے

اشتہار ثانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ ذی المجد والکرم والصلوٰۃ علی نبیہ الاکرم صلے اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ وصحبہ ناصبی لواء اسمہ وجمیع متبعی الدین والشرع الاعظم
بعد حمد وصلوٰۃ کے واسطے رفع حجت بروز قیامت وتبلیغ احکام شریعت کہ طریقہ سنت ہی خادم الطلبہ واحقر الفقرا امید وار رحمت
رب غنی محمد لیاقت علی الٰہ آبادی چند باتین ضروری فرمان واجب الایقان اعنی قرآن مجید وفرقان حمید اور ارشاد فیض بنیاد
برگزیدہ لم یزلی حضرت نبوی صلعم سے بخوبی ثابت ومتحقق کرکے مسلمانان باایمان کو سناتا ہی کہ جو بدعات ظلم وفساد ساری
سلطنت ہندوستان مین خصوص ضلع الٰہ آباد مین کفرہ فجرہ نصارا کا علی العموم اوپر ہر ایک مومنین متبع اسلام کرام کے
از قبیل غارتگری وآتش زدگی وقتل وپھانسی وگندیدگی مکان وچھاپہ زنی وخونریزی علما ومشائخان واحراق کلام اللہ
واحادیث وکتب فقہ وغیرہ ہورہا ہی اظہر من الشمس ہی اس صورت مین ہر ایک مومنین مخلصین کو لازم ہی کہ مستعد جہاد
ہوجاوین بموجب ارشاد فیض بنیاد آنحضرت صلعم کے لکل نبی حرفۃ وحرفتی الجہاد واسطے ہر نبی کے پیشہ ایک مقرر رہا ہی
اور پیشہ میرا جہاد ہی فائدہ بیشک جسنے کہ پیشہ اپنا چھوڑ دیا وہ ذلیل وخوار اور فقر وفاقہ مین گرفتار ہوا فقط اب بموجب ان
الجنۃ تحت ظلال السیوف فائدہ اخروی اٹھاوین اور درجہ شہادت کا جسمین زندگی ہمیشہ کی ہی اور نعمائے جنت اور ازواج
حوران بہشت پاوین اور کسی طرح کا شک وخطرۂ بدل مین نہ لاوین اور جان ومال سے اور تکثیر سواد ورای صائب وتھیار
وغیرہ سے جہان تک ممکن ہو شرکت بجالاوین ایسا نہ کرین کہ اوقات سعید وآوان حمید مین شرکت سے محروم رہین اور پچھتاوین
اور جو شخص کہ اس مقدمہ مین پیشوائی کرے اسی کو اپنا امام سمجھ کر بموجب الجہاد واجب علیکم مع کل امیر برا کان او فاجرا کی تابعداری
کرین کیونکہ قرآن مجید وفرقان حمید فضائل جہاد سے بھرا ہوا ہی ظاہر ہی کہ سورۂ توبہ مین جابجا ارشاد ہی اور احباب سے امید ہی
کہ انتظار عامہ وپیام نام بنام جداگانہ نہ کرین صرف اس اعلام کو کافی ووافی بوجھ کر ہر صاحب اپنے ملاقاتی واحباب سے
ارشاد کردین اور جہاد مین بڑا سامان یہ ہی کہ بندے توکل بخدا کرین اور امداد جانب خالق کون ومکان سے ہو سوا مدد
غیبی صریح ظاہر وباہر کہ مسلمانان ہندوستان کے بسبب بے استطاعتی زر وعدم موجودگی گولہ باروت وتوپ و
لشکر مجبور وناتوان ہورہے تھے سو اس خالق احد اللہ الصمد نے دین احمد صلعم کو جیسا کہ باطنا قوی وتوانا کیا ہی
ویسا ہی ظاہرا ہی سب سامان واسطے تسکین خاطر فاترم ضعفا مسکینان اور امداد دین متین کے انھین کفار نابکار
نصارا بد اطوار سے بلاسبب وکوشش ہم لوگون کے دلا دیا چنانچہ لشکر سوار وپیادہ وتوپ وگولہ باروت وزر کثیر
خصوصا قطعہ شقہ عطیہ حضرت فرمان روائے کشور ہند ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی بادشاہ دہلی خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ وعموما
امداد وعساکر وانواب ومیگزین جناب برجیس قدر ادام اللہ حشمتہم والی لکھنؤ سے اور ہمراہی تمام راجگان قلمرو لکھنؤ واجگان
قرب وجوار الٰہ آباد وغیرہ اور اخلاق واتفاق سارے ہندوستان مین باوصف ہونے اختلاف اقوام ومذاہب کے
سو یہ سب دلائل کامل وبراہین مدلل کربندی اوپر اندفاع اس قوم نصارا طاغی باغی کے ہی مناسب ہی کہ جو بھائی مسلمان اس
خبر فرحت اثر کو سنے وہ فورا مستعد ہوکر کمر ہمت جہاد باندھین اور تا شہر الٰہ آباد تشریف لاوین اور قلعہ بند کفار نابکار کو

اتواپ انگریزان کو بیکار کر دیا ہی مگر یہ خیالات اُنکے جلدی ختم ہو گئے کیونکہ بتاریخ ۱۶ ماہ مذکور ایک گروہ کثیر پیادہ گان سکھ کا بجانب دریا باد جہان مفسدین میواتی قیام پذیر تھے روانہ ہوا اور اُسی جانب کو ایک گروہ سپاہ گورہ کا بہ سواری جہاز دخانی براہ دریاے جمن روانہ کیا گیا اور اِن دونون فوجون نے وہان جاکر خوب قتل عام کیا اور مسلمانون کو اچھی طرح نصیحت دی مفسدین کو شکست فاش نصیب ہوئی اور اسی شب مولوی صاحب مع اپنی کتاب کے فرار ہو گئے اِسطرح چندروزہ حکومت مولوی صاحب کی ختم ہوئی ایسا خیرہ شخص کبھی دنیا کے پردے پر دوسرا پیدا نہین ہوا ہوگا اور اِس شخص کے سبب سے ساکنین الٰہ آباد کے نام پر داغ لگا۔

اِسی مولوی صاحب نے دو اشتہار بنام شاہ اودھ الٰہ آباد اور دیگر مقامات قرب وجوار مین مشتہر کیے تھے اور وہ دونون ایک صاحب کی توجہ سے راقم کو دستیاب ہوے چنانچہ اُنکی نقل بھی ذیل مین واسطے آگہی ناظرین کتاب ہذا کے درج ہوتی ہی۔

اشتہار اول منظوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد تحمید خدا نعت رسول اکرم — یہ رسالہ ہی جہاد یہ کہ لکھتا ہی قلم — واسطے دین کے لڑنا نہ پے طمع بلاد — اہل اسلام اسے شرع مین کہتے ہین جہاد

ہی جو قرآن و احادیث مین خوبی جہاد — ہم بیان کرتے ہین تھوڑا سا اسے کرو یاد — فرض ہی تمپہ مسلمانو جہاد و کفار — اُسکا سامان کرو جلد اگر ہو دینا

جسکے پیرون پہ پڑی گرد صف جنگ جہاد — وہ جہنم سے بچا نار سے وہ ہی آزاد — جو مسلمان رہ حق مین لڑا الحظ پھر — روضۂ خلد برین ہو گیا واجب اُسپر

ای برادر تو حدیث نبوی کو سن لے — باغ فردوس ہی تلوارون کے سایے کے تلے — دل سے اِس راہ مین پیسا کوئی دیوے گا اگر — سات سو اُسکو خدا دیوے گا روز محشر

زر بھی گر خرچ کیا اور لگائی تلوار — پھر تو دیوے گا خدا اُسکی عوض سات ہزار — جو کہ مال اپنے سے غازی کو بنا دے اسباب — اُسکو بھی مثل مجاہد کے خدا دیگا ثواب

جو نہ خود جاے لڑائی مین خرچے کچھ مال — اُسپہ ڈالیگا خدا پیشتر از مرگ وبال — جو رہ حق مین ہوے ٹکڑے نہین مرتے ہین — بلکہ وہ جیتے ہین جنت مین خوشی کرتے ہین

مدت العمر کے مٹتے ہین گناہ شہدا — کیون نہ جنگ مین کٹواتے ہین سر بہر خدا — ایسے صدمون سے شہیدون کو نہین ہی کچھ ڈر

حق تعالیٰ کو مجاہد وہ بہت بھاتے ہین — مثل دیوار جو صف باندھ کے جم جاتے ہین — چلو اب اُن کی طرف مت کرو گھر بار کو دیکھ

مال و اولاد کی اور گھر کی محبت چھوڑو — راہ مولا مین خوشی ہو کے شتابی دوڑو — اور گے مارے تو جنت کو چلے جاؤ گے

دین اسلام بہت سست ہوا جاتا ہی — غلبہ کفر سے اسلام مٹا جاتا ہی — ہند پھر کسطرح اسلام سے ہوتا آباد

زور شمشیر سے غالب ہے اسلام ہمیشہ — سستی اگلے جو کبھی کرتے تو ہوتا گمنام — اپنی سستی کا جزا افسوس پھل پاؤ گے

ابتو غیرت کرو نامردی کو چھوڑو یارو — ملو چل چل کے امام اپنے سے کافر مارو — حیف اِس دولت بیدار سے مومن بھاگے

ہی مسلمان پریشان بغیر از اسباب — شکر سب تو نے دیا اے میرے رب الارباب — سب یا تو نے ہمین اور کیا پھر سردار

بات ہم کام کی کہتے ہین سنو اے یارو — یعنی اسباب لڑائی کا جو کچھ تھا درکار — وقت آیا ہی کہ تلوار کو بڑھ بڑھ مارو

تمام شد

قیدی گرد نواح مین پھیل گئے بعضے تو اپنے گھرون کی طرف بھاگ گئے اور کچھ سپاہ مفسد نے اسباب مغرورتہ کی باربرداری کے واسطے گرفتار کیے اور اکثرون نے غارت کرنا اسباب رعیت کا شروع کیا دوسرے روز یعنی بروز یکشنبہ تاریخ ۷۔ ماہ مذکور سب سپاہ میدان پریٹ پر جمع ہوئی اور سب کی یہ صلاح قرار پائی کہ اس خزانے کو جو تعداد مین بیس لاکھ روپیہ تھا آپسمین تقسیم کرلین گو یہ امر قرار داد سابق سے خلاف تھا کیونکہ اول یہ مشورہ ہوا تھا کہ سب خزانہ لیکر روبرو شاہ دہلی کے رکھینگے اور خود بجاآوری احکام شاہ مین مصروف رہینگے مگر طمع نے سب صلاح پھیر دی اور جتنے مشورے تھے سب پر طمع غالب آئی اور قریب نواخت دو گھنٹے بعد دوپہر صندوق خزانے کے کھلے اور کسی سپاہی نے تین توڑے اور کسی نے چار توڑے روپیے کے اُٹھائے فی توڑا ہزار روپیے کا تھا جب وہ سب اُٹھا چکے اور زیادہ اُٹھانے کی طاقت کسی مین نہ رہی تب اُنھون نے قیدیون اور بدمعاشان شہر کو حکم دیا کہ باقی ماندہ روپیہ وہ آپسمین تقسیم کرلین۔

فوراً بعد اِس واقعہ کے ایک مسلمان جہادی نے جسکا نام ابتک بخوبی صحت کو نہین پہونچا مگر نامزد بہ مولوی صاحب تھا جھنڈہ سرکشی بخلاف سرکار انگریزی قائم کرکے اکثر بدمعاشون کو جمع کیا مشہور یہ ہی کہ یہ شخص کوئی مولوی مکتب مین پڑھاتا تھا لیکن جب اِن احسان فراموش و محسن کش سپاہ نے بلوۂ عام کیا اور سپاہ گورہ اُنکی سرکوبی کو موجود نہ تھی تو اسنے بھی بخلاف سرکار ابدپائدار سرکشی اُٹھایا تھا اُسکی حکومت اگرچہ چند روزہ تھی مگر یہ دو امر ظاہر تھے ایک تو یہ کہ اتفاق مسلمانون مین جیساکہ مشہور ہی بہت ہی اور دوسرے یہ کہ مسلمان انگریزون کو کلیتہً ناپسند کرتے ہین کیونکہ جسوقت مسلمانون نے سُنا کہ ایک مولوی کھڑا ہوا ہی صدہا ہر روز آکر جمع ہوتے تھے اور غرض سب کی یہ تھی کہ گورہ لوگ یعنی انگریزون کو بیخ و بُن سے نیست و نابود کردین۔

مولوی مذکور کا اجلاس اُس باغ مین ہوا کرتا تھا جو جانب گوشہ جنوبی و مغربی چھاونی کے واقع ہی اور مشہور بنام سلطان خسرو کا باغ ہی اِس باغ مین اُسنے اپنی ایک ہفتے کی خیالی حکومت کو کیا اور اکثر وعظ اور نماز مین اوقات بسر کرتا تھا اور اکثر بہ آواز بلند یہ کہتا تھا کہ ای مجاہدین قلعہ پر جاؤ کہ فرنگی اب نابود ہین اور قرآن سے فال نیک و اعلان اِس امر کا نکلتا ہی اور کئی مرتبہ اُسکی ہدایت سے مسلمان جو اُسکے پیرو تھے صف بستہ بجانب قلعہ آتے تھے مگر توپون کو دیکھ کر جو فصیل قلعہ پر چڑھی تھین واپس آتے تھے اور راہ مین رعیت کی کم بختی لاتے تھے اِسی طرح کئی مرتبہ وہ قلعے پر آئے مگر مایوس ہوکر واپس گئے اور کبھی گولے کے نزدیک نہ آئے دور ہی دور سے توپون کو دیکھ کر ہٹ جاتے تھے۔

بتاریخ ۱۴۔ صاحبان قلعہ نے کچھ سپاہ سکھ بسرکردگی ایک افسر انگریزی کے واسطے سزا دہی مفسدین کے باہر قلعہ کے بھیجی مگر چونکہ گروہ مولوی بہ کثرت تھا اور اِسی سبب سے سپاہ مذکور کے قابو کا موقع نہ تھا وہ قلعے مین واپس چلی گئی اِس ہٹ جانے نے مولوی اور اُسکے رفیقون کا اور بھی دل بڑھایا اور مولوی اب یہ کہتا تھا کہ خدا نے میری دعا قبول کی اور دیکھو بہ مدد ایزدی اب انگریزون کو نکال دیتے ہین اور سوائے اِسکے جب اُنھون نے دیکھا کہ جو گولہ قلعہ سے آیا اُسنے کسی کا نقصان نہ کیا اور نہ کوئی اُس سے مارا گیا تو اُنھون نے یہ خیال کیا کہ مولوی صاحب نے اپنی قوت سحر سے

اور اسطرح سب متفق ہوکر بجانب لین رجمنٹ روانہ ہوے راہ مین جو کوئی ملتا تھا خواہ انگریز یا ہندوستانی اُسکو قتل کرتے چلتے تھے اور جب وہ میدان پریٹ پر پہونچے تو بیوگل بجا اب ٹھیک نو گھنٹے شب کے بجے تھے اور ہم ایک باغ مین جو متصل میرے مکان کے تھا گنجفہ کھیل رہے تھے کہ اِس عرصے مین ایک سوار اردلی جسٹس صاحب کمشنر نے آکر خبر اس بلوے کی دی تمام سپاہ جو پیرے وغیرہ پر چھاونی اور دیگر مقامات پر تعینات تھی سب آکر میدان پریٹ پر جمع ہوئی مگر افسرون مین سے کوئی تو مس کوٹ مین تھا اور کوئی اپنے مکان مین اور اُنمین سے کسی کو شبہہ بھی اِس امر کا نہ تھا کہ اُنکی سپاہ موجودہ الہ آباد کسی طرح کا فساد برپا کریگی اِس عرصے مین جب آواز بیوگل کی ہوئی تو سب اپنے اپنے سپاہ کی لین کی طرف اِس خیال سے بھاگے کہ اُنکی افسری مین دشمنون کا مقابلہ کرین اور اِس چستی اور زودی سے گئے کہ کوئی تو وردی پہنے ہوے گیا اور کوئی اپنی پوشاک روزمرہ ہی مین روانہ ہوا اِن افسرون کو اِس حالت مین دیکھکر سپاہ بہت خوش ہوئی گویا اُنکا مددگار آیا اور ایک مرتبہ ایسی مارگولیون کی ماری کہ جتنے صاحب لوگ وہان موجود تھے سب کے سب جان سپرد ہوے اِسی عرصے مین کپتان برچ صاحب اجیٹن قلعہ اور کپتان اتیس صاحب متعلقہ بارک ماشتری جو دونون ایک مکان مین رہتے تھے شور وغل اور آواز بیوگل سُنکر باہر مکان کے آئے اور سپاہ پہرہ والے سے جو اُنکے مکان کے روبرو تھا دریافت کیا کہ یہ شور وغوغا کیا ہی سپاہیون نے اپنی لاعلمی بیان کی یہ سُنکر دونون صاحبون کے دل مین خیال آیا کہ شاید کوئی دشمن آگیا اور بہتر ہی کہ محافظت خزانہ کیجاوے یہ خیال کرکے سپاہ پہرہ والے سے کہا کہ دو سپاہی ہمارے ساتھ تا بہ کچہری کلکٹری کہ وہان خزانہ ہی چلو سپاہی راضی ہوے اور اُنکے ساتھ چلے جب قریب خزانے کے پہونچے تو اُنھون نے چاہا کہ دونون صاحبون کو قتل کرین مگر ایک ملازم صاحبان ممدوحین کے جو ہمراہ تھا دونون صاحبون کو خبر کردی اور اُنھون نے اپنے گھوڑے اُلٹے پھیرے درباب اِن دونون صاحبون کے ایک روایت تو یہ ہی کہ اِن دونون نے ارادہ جانے قلعے کا براہ باغزہ فتح پور کیا تھا مگر جب راستے مین شہر والون نے اُنکو گھیرا تو وہ بجانب باپامؤ روانہ ہوے اور بعضے یہ کہتے ہین کہ اُنھون نے ایک کشتی پکڑلی تھی اور ایک صاحب تو اُسپر سوار ہوگئے تھے اور دوسرے سوار ہونے کو تھے کہ سپاہ نے گولیون سے اُن دونون کا کام تمام کیا القصہ بعد ازین مفسدین نے ایک شور برپا کیا اور خوب غل مچاکر رام چندر جی کی جے بولے اور چند اُنمین کے بجانب جیلخانہ روانہ ہوے وہان اُنھون نے ڈھائی ہزار قیدی کو جو نامی اور مشہور تھے بلکہ درخلائق اُنکو کہنا چاہیے رہا کیا اُنکی رہائی نے تمام ساکنین الہ آباد کو متوحش اور پریشان کیا اور اُنکی زنجیرون کی آواز کئی گھنٹے تک شہر مین آتی تھی تمام قیدی متفق ہوکر بجانب مساکن صاحبان روانہ ہوے اور تمام بنگلون کو جلا دیا اول اُنھون نے اور سپاہ مفسد نے بنگلہ اجیٹن صاحب ۶ رجمنٹ کو جو متصل اور قریب ترلین چھاونی کے تھا جلایا بعد ازان برل صاحب کی کوٹھی مین آگ لگائی اور جلاتے جلاتے تا بہ ڈاک خانہ پہونچے اور میل صاحب کے بنگلے کو اور کپتان برچ صاحب کی کوٹھی کو جو نہایت آراستہ تھی اور ایسیلی ہوس کو اور بنگلہ ہاے میجر ہورہوس صاحب اور میم ہملٹن صاحب اور پام صاحب کو جلا کر خاک سیاہ کردیا بعد ازجلانے بنگلہ ہاے صاحبان اور لوٹ لینے اسباب کے

صاحب کو ایسی تقویت ہوئی کہ گویا آب رفتہ پھر جو آیا مقام ہلدوانی سے صاحب موصوف ایک چارپائی پر لیٹ کر تا بمقام نینی تال آئے اور یہان توجہ ڈاکٹر بوہل صاحب سے اب اُنکو بہت آرام ہی۔

الٰہ آباد

بتاریخ ۶ ماہ جون مقام الٰہ آباد مین مفسدہ برپا ہوا چند روز قبل از روز قیامت ساکنین الٰہ آباد کیا انگریز کیا ہندوستانی کے دلون مین نہایت خوف پیدا ہوا تھا اور اکثر انگریز اور میم لوگ قلعے مین جاکر پناہ گیر ہوے تھے گو چند روز بعد اُسکے وہ سب پھر قلعے سے باہر آکر اپنے اپنے مکانون مین جاگزین ہو گئے تھے ایک روز قبل از برپا ہونے فساد کے یعنی بتاریخ ۵ ماہ مذکور بنارس سے خبر اس مضمون کی آئی تھی کہ ہندوستانی سپاہ مقیم مقام مذکور نے فساد برپا کیا تھا مگر توپخانۂ گورہ نے مفسدین مین سے ایک ایک کو اُڑا دیا تھا ایسی ایسی خبرین جو بنارس اور دیگر مقامات سے آئی تھین اُنسے انگریزان الٰہ آباد کو اس امر کا خیال ہو گیا تھا کہ کچھ تدابیر واسطے حفاظت جان کے بہت ضرور ہی مگر اُنکو ہرگز یہ گمان نہ تھا کہ رجمنٹ فساد کریگی کیونکہ چند روز پیشتر رجمنٹ مذکور نے خود درخواست کی تھی کہ ہمکو بمقابلہ مفسدین دہلی روانہ کردو اور اُنکو یہ بھی خیال تھا کہ درحالت قول وقسم کے جو پریڈ پر رجمنٹ مذکور نے کیے تھے وہ کبھی مصدر ایسے حرکات ناشایستہ و بیحیائی کے نہونگے اور اسی خیال سے اُنکو یہ توقع تھی کہ اگر سپاہ مفسد بنارس یا اور کسی مقام کی اُنپر حملہ آور ہوگی تو یہ رجمنٹ اُنکی محافظ جان رہیگی اور اسی سبب سے پہرہ جنگی رجمنٹ مذکور کے جابجا گرد اس شہر کے قائم کیے گئے تھے۔

ایک صاحب شروع مفسدے کا حال اسطور پر بیان کرتے ہین کہ الٰہ آباد مین ایک دستہ سپاہ جسمین پیدل اور توپخانہ تھا واسطے حفاظت راج گھاٹ کے تعینات کیا گیا تھا اُنکی افسری مین ایک صاحب تھے اور اُنکو سامان جنگ بھی دیا گیا تھا اور دو توپین اُنکے ساتھ دی گئین تھین مشہور یہ ہی کہ ان ہی احسان فراموش حرامزادون نے اول فساد شروع کیا تھا اور بہانہ فساد کا یہ ہوا تھا کہ افسر سپاہ مذکور کو حکم ہوا کہ توپ اور سامان جنگی سب قلعے مین بھیجدو اور حسب الحکم صاحب افسر ممدوح نے سپاہ کو تعمیل حکم کا حکم دیا مگر اُنھون نے ماورا نافرمانی حکم مذکور کے یہ ظاہر کیا کہ ہمارا ارادہ توپ اور سامان کے پریڈ پر لیجانے کا ہی اور وہان اور سپاہ سے ملکر اپنے فائدے کے کام مین ہم اُسکو صرف کرینگے اور یہ کہکر اپنے مقام سے کوچ کرکے الوپی باغ مین آئے جہان رسالہ سواران مقیم تھا کپتان الگزینڈر صاحب نے جب شور وغل آمد سپاہ مفسد کا سُنا اُنھون نے اطلاع فساد کی دی اور رسالے کو طیار ہونے کا حکم دیا سواران رسالہ نے اُنکے حکم کی تعمیل تو کی یعنی وردی وغیرہ پہن کر ہتھیار باندھے اور سوار ہوے مگر جب صاحب ممدوح نے اُنکو حکم سر کرنے اسلحہ آتش بار کا کیا تو اُنھون نے اپنے طپانچے سب باد ہوائی چھوڑ دیے تاکہ کسی کو سپاہ مفسد مین سے نہ لگے اور جب سپاہ مذکور قریب رسالے کے پہونچی تو کچھ اشارات آپس مین ہو گئے اور رسالہ بھی جاکر بیچ امر قبیح قتل وغیرہ کے اُنکے شامل ہو گیا سپاہ مفسد نے امتحان رفاقت رسالے کے واسطے سوارون کو بھی کہا کہ تم اپنے افسر کو خود قتل کرو اور اُنھون نے ایسا ہی کیا اور اس مقام پر اور اسطرح کپتان الگزینڈر صاحب کو جو افسرون مین نہایت لئیق اور شجاع تھے قتل کیا بعد از قتل کرنے کپتان صاحب کے مفسدین نے اور دو صاحبون کو جنکو وہ گھاٹ سے دست و پا بستہ ساتھ لائے تھے اسی مقام پر قتل کیا

عرصے مین والدن صاحب کے کئی ضرب لگی اور ایک زخم برچھی کا سینے پر ایسا لگا کہ وہ مثال مُردہ زمین پر گر گئے اور سیٹھل صاحب بھی کہ جو ایسی جرأت اور شجاعت سے کام کر رہے تھے زخمی ہو کر مر گئے ایک لوہانی لٹھ اُنکے مغز پر لگا جسکی ضرب سے وہ جان بر نہوے بعد از اس واقعہ کے گانوں والون کو نہایت مایوسی ہوئی کیونکہ اُنکے پاس کوئی شی قیمتی نہ تھی اور سوائے ٹوپی اور پگڑی اور بوٹ کے اور کوئی شی اُنکے کار آمد نہ تھی الغرض گانوں والون نے اُن دونون لاشون کو کھینچ کر اُس نالے کے پاس ڈالدیا جہان اِن دونون سپاہیون نے پانی پیا تھا اور جب والدن صاحب نے جنمین کچھ جان باقی تھی پڑے پڑے یہ سُنا تھا کہ گانوں والے اُنکو نالے مین ڈالدینگے اُنکے دل مین نہایت فکر ہوا تھا کیونکہ اُنکو شناوری نہین آتی تھی مگر تاہم اُنھون نے کسی حرکت سے علامت بقیۂ جان ظاہر نہ کی اور جب اُنکو کنارے پر ڈالدیا تو اُنکو اسطرف سے بھی اطمینان ہوا گانوں والے اُن دونون کو وہان ڈال کر بخوشی تمام واپس گانوں مین آئے سیاران کتاب ہذا کو کچھ تعجب یہ سُنکر نہونا چاہیے کہ سرغنہ اِس ہنگامے کے بمثل دیگر ہنگامہ ہا ہمارے ہی اہل پولس تھے اب راقم اُن ہی صاحبون کے تصور پر احوال والدن صاحب کو چھوڑتا ہی کہ جب وہ کئی گھنٹے کے بعد ہوش مین آئے تو اُنپر کیا گذرتا ہوگا حال اُنکا یہ تھا کہ اُنسے حرکت بلکہ جنبش بھی نہ کی جاتی تھی اور تشنگی و سیلان خون سے جان ہلاکت کو پہونچی تھی اُنکے ایک زخم نہایت عمیق زانو پر لگا تھا اور اُنکے جسم پر کئی اور زخم لگے ہوے تھے جنکے درد کے باعث اُنکو اور بھی تکلیف تھی اور تمازت آفتاب بھی بدرجہ اتم تھی مگر اِن سب تکالیف کو گوارا کر کے اور کسی طرح آپکو جمع کر کے لاش سیٹھل صاحب تک بصد وقت اپنے تئین پہونچایا مگر دیکھا وہ بالکل سرد ہو گئے تھے بعد ازین صاحب مذکور سرکتے سرکتے نالۂ مذکور تک گئے اُسکے پانی نے اُنکی نہایت تسکین کی اور بوقت شب اُنکو اِسقدر قوت حاصل ہوئی کہ وہ اُٹھکر جنگل مین جو متصل تھا چلے گئے اور دل مین سوچا کہ لقمۂ شیر و گرگ ہونا بہتر اِن آدم صورت بہایم سیرت کے پنجے مین پھنسنے سے ہے مگر باوجود اِس عہد اور ارادے کے بعد ازین صاحب موصوف کئی بار گرفتار ہوے اور کئی بار اُنکی تلاشی ہوئی اور کپڑے چھین گئے اور جھپوٹے بڑے سب اُنکو ہنستے تھے اور طعنہ زنی کرتے تھے ایک شخص کہتا تھا کہ یہان سے چلا جا اور جب وہ تھوڑی دور چلے جاتے تھے تو دوسرا اُنکو پھر بُلا لیتا تھا اور جب وہ نزدیک آتے تھے تو اُنکو دیکھکر ہنس دیتا تھا اور لڑکے اُنکو پتھر مارتے تھے اور بُرا کہتے تھے کوئی اُنکو پانی تک بھی پینے کو نہین دیتا تھا اور لاکھ لجاجت اور سماجت اُنکی اُن بیرحمون کو برسر رحم نہین لاتی تھی وہ شخص جسنے اِس مصیبت کا سفر کیا ہوگا کہ بماہ جون گرم ریگ پر چلا ہو اور اُسکا سر برہنہ ہو اور ۲۴ یا ۲۸ گھنٹے تک اِس شدت گرما مین اور ایسی تکالیف مین اُسکو پانی بھی نہ ملا ہوگا وہ سارجنٹ والدن صاحب کے حال پر اختلال پر خیال کر سکتا ہی سوائے اِسکے سارجنٹ صاحب موصوف کئی مرتبہ سیلان خون زخم سے کمزور ہو کر گر گر پڑتے تھے اور جان سے ہاتھ دھوتے تھے ایک مرتبہ برکیلی صاحب کا ہاتھی مقام ہلدوانی سے واپس آتے ہوے اُنکو ملا اور اُنھون نے مہاوت سے کہا کہ سوار کر دا کر اُنکو لیجاوے مگر اِس کمبخت نے بھی نہ مانا اور صاحب کو اُسی حال مین چھوڑ کر آپ اپنی راہ لی اِس عرصے مین بمقام نینی تال خبر پہونچی کہ چند صاحب مجروح راستے پر پڑے ہین ایک ہاتھی وہان سے روانہ ہوا اور اُسنے والدن صاحب کو سوار کر کے بمقام ہلدوانی پہونچا دیا اِس مقام پر اُنکو کچھ کھانا ملا اور اِس خیال سے کہ اب بمقام نینی تال پہونچ کر میم سے ملاقات ہوگی اور وہ ہر طرح خبر گیران رہیگی سارجنٹ

پس ایسی حالت مین اگر کوئی شخص بھاگ کر چاہے کہ ان غارتگرون سے جان سلامت رہے تو امکان بشری سے باہر تھا مگر
ایسا ہی احوال سارجنٹ والدن صاحب کی چٹھی سے جسکا مضمون ذیل مین درج ہی واضح ہوتا ہی کہ یہ سارجنٹ صاحب اور
سارجنٹ سیٹھل صاحب دونون دلیر وقوی تھے بلکہ سیٹھل صاحب کو تو رستم ثانی کہنا بجا ہی ان دونون نے گھوڑون کے
طیار ہونے کا حکم دیا اور طیار بھی کروائے مگر لگام کسی کی بھی نہ تھی مفسد لیکر بھاگ گئے تھے اب ان دونون صاحبون نے
تجویز کی کہ کچھ اور شی بجاے لگام کے گھوڑون کے مُنھ مین دیکر سوار ہون جب تک یہ تلاش مین ہی تھے کہ گولیان اُنکے نزدیک
آکر پڑنے لگین اور توپین بھی سیدھی ہونے لگین اُنکے قدیم دوستون نے یعنی بعضے گولندازون نے یہ کہا کہ اگر یہان سے نہین
بھاگتے ہو تو گولہ تمھارے پاس آتا ہی ناچار ہوکر اُنھون نے ارادہ پیادہ روی کا کیا اور شمشیر اور طمانچے ساتھ لیکر باین ارادہ
روانہ ہوے کہ کوہ نینی تال پر چلے جاوین کیونکہ اُنکے عیال واطفال سب وہان تھے اِس روز وہ دونون صاحب اسقدر
دور نکل گئے کہ فوج مفسد کا وہان اندیشہ نہ تھا یہان تمام چھاونی شعلہ ور ہوئی اور کئی میل تک میدان اُس سے روشن
ہوگیا تھا اور کئی دیہات اور انبار گاہ جو وہان تھے سب مین آگ لگ گئی تھی اور یہ شعلہ اور غل مفسدین کا شہر بریلی اور
بیرونجات مین پھیل گیا تھا اور ان دونون صاحبون کی تنہائی اور بیکسی یہان تک تھی کہ کھانا پاس تھا نہ کچھ پینے کو
موجود تھا اور نہ کوئی ایسا رفیق نظر آتا تھا کہ جس سے اعانت چاہین اِن خیالات سے ان دونون صاحبون کا دل پراگندہ
ہوتا تھا مگر چونکہ شب ماہ تھی اِسواسطے یہ دونون صاحب چار وناچار آگے قدم زن ہوے اور بدل چاہتے تھے کہ کوئی
مفرورین مین سے اُنکو ملجاوے یا کسی کی خبر ملے اور اگر کچھ اور نہین تو پانی تو کہین ملے کہ یکبارگی عطش سے نجات
پاوین اُنکو ہر چند راہ مین کئی کنوین ملے مگر اُنکے پاس کوئی شی نہ تھی کہ جسکے ذریعے سے پانی کھینچ کر پیتے بلکہ اُنکے ملنے سے
اور پانی نہ ملنے سے اُنکی تشنگی اور دوبالا ہوتی تھی مگر ناچار آگے کو قدم زن تھے اور یہ دل مین سوچتے تھے کہ مقام پہاڑی
پہونچ کر سب اندیشون سے بری ہوجاوینگے بلکہ وہان پولس سرکاری ہی وہ اُنکی کچھ مدد بھی کرینگے آخرکار رفتہ رفتہ بوقت صبح
دونون صاحب مقام پہاڑی کے قریب وارد ہوے اور اُسکے باہر ایک نالہ گندہ پانی کا جاری تھا مگر اِسوقت مین وہ بھی
غنیمت سمجھکر دونون صاحبون نے اُسمین سے خوب پانی پیا اور آتش تشنگی کو منطفی کیا اِس عرصے مین چند گانون والے
اپنی مویشی لیکر باہر آتے تھے اُنھون نے جو ان دونون صاحبون کو دیکھا تو نہایت خوش ہوے اور ایک آواز دی جسکو
سُنکر سب گانون والے باہر آئے اور ان دونون صاحبون کو گھیر کر کہنے لگے کہ ہتھیار دیدو نہین تو جو کچھ ہتھیار رکھنے کا نتیجہ
ہوگا وہ تم دیکھ لوگے دونون صاحبون نے آپسمین صلاح کی اور چونکہ اُنھون نے یہ بھی دیکھا کہ گانون والے اکثر مسلح باسلحہ
ہیجگانہ تھے اُنھون نے یہی مصلحت سمجھی کہ دیدینا مناسب ہی بعدازین اُنھون نے گانون والون سے کہا کہ ہم پستول تمکو
اِس شرط پر دیتے ہین کہ تم مین سے چند آدمی ہمراہ ہمارے ہوکر ہمکو دوسرے تھانے تک پہونچادو یہ امر گانون والون نے مان لیا
مگر بعدازلے لینے پستولون کے کہا کہ تلوار بھی دیدو اب اِن دونون صاحبون نے یہ سوچا کہ تلوارین بھی جاتی ہین اب بالکل
مایوس ہوگئے مگر چونکہ کچھ چارہ نہ تھا والدن صاحب نے تلوار بھی پھینکدی مگر سیٹھل صاحب نے صرف میان تلوار نمبردار
دیہہ کے سامنے پھینکدیا اور شمشیر پکڑکر مثال شیر نر اُنمین گھس گیا اور پانچ چھ گانون والون کو خستہ ومجروح کیا اِس

فساد بریلی سے بھاگ کر اُس روز قتل سے بچ گئے تھے مگر بعد ازاں گرفتار ہو کر بادشاہ نو کے روبرو لائے گئے اور قتل ہوئے یہ امر بھی یعنی اُن سب کا گرفتار ہو کر آنا اور بحکم شاہ نو قتل ہونا راست اور صحیح ہی۔

صوبہ دار توپخانۂ بریلی نے اپنے تئین سپہ سالار قرار دیا اور بریگیڈیر سب بولڈ صاحب کی گاڑی مین سوار ہو کر باشان و شوکت مع ہمراہیان کثیر پھرا کرتا ہی اور دیگر افسران ہندوستانی بگھی و گاڑی و دیگر سواریون مین جو صاحب لوگ مجبوری چھوڑ گئے تھے سوار ہو کر پھرتے ہین سرغنۂ مفسدین مقام مذکور نے ہر ایک انگریز وغیرہ کو جو اُسکے ہاتھ لگا پھانسی پر چڑھا دیا اور باقی ماندہ کی گرفتاری وغیرہ کے واسطے انعام مقرر کیا ہی یہ شخص سب سے زیادہ خونخوار اور حرامزادہ معلوم ہوا اور امید یہ ہی کہ یہ شخص مع دیگر مفسدین کے جلدی کیفر کردار کو پہونچیگا۔

یہ ترجمہ ایک خط کا ہی جو مقام دہلی سے بریلی کو آتا تھا اور راستے مین بمقام ہاپوڑ گرفتار ہوا از جانب افسران فوج دہلی بنام افسران رجمنٹہاے مقیم بریلی و مراد آباد یہ کہ اگر تم ہماری مدد کو آتے ہو تو تمکو چاہیے کہ اگر کھانا وہان کھاؤ تو ہاتھ یہان آکر دھونا کیونکہ یہان انگریزون سے لڑائی شروع ہوگئی ہی اور ہر چند بفضل الٰہی یہان فوج بہت جمع ہی مگر تاہم درصورتیکہ ہمکو ایک بھی شکست ہوئی تو انگریزون کی دس شکست کے برابر ہوگی اب تمھارا آنا پر ضرور ہی کہ شاہنشاہ فیض بخش و فیضرسان شاہ دہلی انعامات و علاقجات جلیل خیر خواہون کو بخشینگے ہم تمھارے انتظار مین بہمہ تن چشم بنگئے ہین اور ع چون گوش روزہ دار بر اللہ اکبر ست رہ ہورہے ہین ہمارے گوش مشتاق تمھاری الوداع کی آواز کے ہین اور ہماری آنکھین مثال قاصد تمھاری راہ پر لگی ہوئی ہین اب یہ بھی تمکو مناسب ہی کہ اس طلب کو بہت ضروری تصور کرکے چلے آؤ اور ہمارے گھر کو اپنا دولتخانہ تصور کرو فقط

صاحبان مفصلۃ الذیل ہنگامۂ بریلی مین مقتول ہوے روبرٹ سن صاحب جج ایک صاحب سشن جج ڈاکٹر ہی صاحب اور آر صاحب ڈپٹی کلکٹر اور بچ صاحب پرنسپل مدرسہ اور ڈاکٹر ہنس برو صاحب مہتمم جیلخانہ ان سب صاحبون کو مردمان شہری نے قتل کیا اور النساین ٹکر صاحب اور کوارٹر ماسٹر سرجنٹ ہنری صاحب متعلقہ ۶۸ رجمنٹ کو سپاہ رجمنٹ مذکور نے اور اسپنل صاحب کو مع اُنکی والدہ اور میم اور دو بچون کے اور لارنس صاحب کو مع اُنکے عیال و اطفال اور ڈیوس صاحب اور فیلن صاحب اور بیل صاحب اور ایلون صاحب مع عیال و اطفال کو مسلمانان شہر قدیم دلونے قتل کیا اور ڈی کیمپ صاحب ساکن پیلی بھیت اور پرایر صاحب اور سارجنٹ ہاردی صاحب مع عیال و اطفال اور ہاردی سپاہی گورہ ۳۲ رجمنٹ شاہی مفرور ہوگئے۔

چند صاحب لوگ اسطرح جان بچاکر فرار ہوے کہ سواے تائید ربانی و افضال سبحانی کسی طرح اُنکا جان بر ہونا ممکن نہ تھا چنانچہ اُنمین سے ایک صاحب کا حال چٹھی مندرجۂ ذیل مین ثبت ہی اُس سے واضح ہوگا کہ جو جو تکالیف سارجنٹ والدن صاحب نے اُٹھائین طاقت بشری سے باہر تھین۔

احوال مفسدہ بریلی اور فرار ہونا صاحبان کا مقام مذکور سے تمام شہر مین مشہور گیا تھا اور اقوام پٹھان و گوجر و بنجارہ و کنجر وغیرہ اپنی عادات قدیمہ دزدی و آتش زنی و قتل بیکسان و غریبان پر آمادہ و مستعد ہوگئے تھے

جب یہ حال فساد کا دیکھا تو اپنا سب اسباب لین مین چھوڑ کر ہمراہ اپنے افسرون کے وہ بھی بھاگ نکلے اور یہ ارادہ مصمم کرلیا کہ جو صاحبون پر گذریگی اُسکے شریک ہم بھی رہینگے اور مفسدین کی شراکت اختیار نہ کرینگے وہ صاحب لوگ جنکا پتا ابتک نہین لگتا خدا جانے اُنکا کیا حال ہوا مگر اسمین شک نہین کہ قتل اور خونریزی انگریز بریلی مین ہوئی ہے اور یہ اگر زیادہ نہین تو کشت وخون وحرکات زبون موقوعہ مقامات دہلی ومیرٹھ سے کم بھی نہین ہوا دشمن جانی ان مفسدین مین ایک صوبہ دار توپخانہ تھا جسنے اپنے تئین برگیڈیر جنرل افواج کا قرار دیا تھا اور جھنڈہ سبز استادہ کرکے حکم لوٹنے اور مسمار کرنے چھاؤنی کا دیا تھا اور چونکہ اس عرصے مین شب ہوگئی تھی اُسکے رفیقون نے شب کے وقت خوب لوٹا اور بازار آتش زنی تیز کیا غرضکہ صبح کو چھاؤنی مین سوائے انبار خاکستر کے اور کچھ نظر نہین آتا تھا اگر شہر بریلی تباہ وبرباد نہوگا تو انگریزون کی تباہی اور بربادی کا نشان قائم رہیگا اور یہ یادگار رہیگا کہ اس شہر مین بیرحمی ہائے بے اندازہ نسبت انگریزون کے وقوع مین آئی تھین اور مرد اور عورت اور بچے انگریزون کے جو گرفتار ہوے تھے سب بیرحمی سے مارے گئے تھے ایک شخص خان بہادر خان پنشن خوار سرکار نے اپنے تئین شاہ روہیلکھنڈ قرار دیا تھا اور اُسنے جو چند ساعت پیشتر امیدوار اس امر کے رہا کرتا تھا کہ صاحبان عالیشان بخوشی وخندہ روئی جو اُسکے ساتھ شامل ہوگئے تھے اُس سے ملاقات کرین حکم قتل اُنھین صاحبون کا صادر کیا اور اُسکے بےحیثیت دیندارون نے تعمیل حکم بجان ودل کیا اور اول اُسکے پنجے مین بلکہ پنجۂ اجل مین کہنا چاہیے وہی دو صاحب جج اور دو ڈاکٹر صاحب اور دو ڈپٹی مجسٹریٹ گرفتار ہوے جنکے ساتھ وہ ہمیشہ ملاقات کیا کرتا تھا اور اُسنے انعام واسطے اُن صاحبون کے مقرر کیا جو فرار ہوگئے تھے اور ایک ہزار روپیہ واسطے سر صاحب کمشنر کے قرار دیا۔

ایک دلیل سپاہیون کی دغابازی صریح کی یہ ہے کہ بمقام بریلی ایک روز پیشتر برپا ہونے فساد ۱۸ رجمٹ کے سپاہ وافسران ہندوستانی نے اپنے اپنے افسران انگریزی سے یہ کہا تھا کہ اپنی اپنی میم صاحبون کو اور بچون کو پہاڑ سے واپس طلب کرلو اور یہ بھی کہا تھا کہ دیکھو سب طرح امن وامان ہے اور اس امر کا قسمیہ عہد کیا تھا کہ اگر کچھ بھی فساد ہوا تو اپنے اپنے افسران وغیرہ کی جان بچانے کو اپنی جان تک سے دریغ نہ کرینگے تاہم تمام روز کچھ سپاہی منتصل ایک پُل کے خفیہ بیٹھے تھے کہ اگر صاحب کمانڈنگ افسر اودھر سے نکلین تو اُنکو قتل کرین اور نیز دو کمپنیان تعینات ہوئی تھین کہ صاحب موصوف کا بنگلہ جاکر گھیر لین اور ایک کمپنی براہ فتح گڈھ مقرر ہوئی تھی کیونکہ مفسدین نے یہ خیال کیا تھا کہ افسر لوگ براہ مذکور فرار ہونگے ۱۸ رجمٹ کے مس کوٹ گھر کے گارد نے افسرون پر گولیان سرکین اور افسران مذکورین ہر چہار طرف روان اور گریزان تھے اور اُس سنتری پہرے والے نے جسنے چند لحظہ پیشتر نواحت گیارہ گھنٹے کے ایک افسر کو سلامی دی تھی اُسی سنتری نے اُسی افسر کو بعد سر ہونے توپ اطلاعی فساد کے گولی ماری غارت گری اور قتل سپاہ کی عین خواہش معلوم ہوئی تھی اور یہ وہ آدمی ہین جنکی ہمنے پرورش کی تھی اور جو ہم دل ہندو اور دلاور سپاہی کہلاتے تھے۔

اُن غریب بیکسون کا خیال کرنا چاہیے جو افسران ملکی وعسکری وکرانی اور دو میم اور بچے تھے جو بردزادل

نہ لگی اور وہ بسلامت بھاگ گئے لفٹنٹ روجر صاحب متعلقہ ۶۸ رجمنٹ کو ایک گروہ مفسدین نے نرغہ کر لیا اور چاہتے تھے کہ اُنکا گھوڑا چھین کر اُنکو مار ڈالین مگر صاحب موصوف نے اپنے گھوڑے کو پھندایا اور سپاہ کے اوپر سے پھاند کر بھاگ نکلے اور ہر چند مفسدین مذکورین نے اُنپر گولیان چلائین مگر اُنکو ایک بھی نہ لگی دو کمپنیان کرنیل کولن ٹروپ صاحب کے بنگلے کو چلین کہ وہان جاکر صاحب کا کام تمام کرین مگر سوائے مایوسی کے اور کچھ اُنکے نصیب نہوا کیونکہ صاحب موصوف اُنکے پہونچنے سے پیشتر بنگلہ چھوڑ کر چلے گئے تھے کپتان پٹرسن صاحب اور کپتان جیپ صاحب اور لفٹنٹ وارد صاحب متعلقہ ۶۸ رجمنٹ قریب لین کے رہتے تھے اُنکے بنگلے مین اور لین سپاہ مفسدین کوئی سو گز کا فاصلہ تھا اور اُنکو جاکر سپاہ نے گھیر لیا مگر اُنکے گھوڑے جلدی طیار ہو گئے تھے اور وہ تینون صاحب اپنے اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر ساری پریٹ کے سامنے ہوتے ہوے بھاگے ہر چند سپاہ نے باڑ پر باڑ گولیون کی ماری مگر قدرت خدا سے ایک گولی بھی کسی کے نہ لگی ماورا اِسکے ایک اور امر ایسا وقوع مین آیا کہ جس سے قدرت حافظ حقیقی نمایان اور آشکارا تھی یعنی ساری پریٹ پر اِسطرح بچتے ہوے جب توپخانے کے روبرو وارد ہوے تو جتنی توپین موجود تھین سب اُنکے اوپر سر ہوئین اور سب مین گراب بھری تھی اور صرف فاصلہ بھی کوئی دو سو گز کا تھا مگر اُسکی شان دیکھیے کہ ایک کو بھی آنکر گراب کی گولیون سے آسیب نہ پہونچا سائن ٹکر صاحب سارجنٹ میجر صاحب کی مدد کرتے ہوے مارے گئے برگیڈیر سب بولڈ صاحب کے ایک گولی سینے پر لگی اور صاحب موصوف گو زخمی شدید ہوے تھے مگر گھوڑے سے جدا نہوے اور مقام قیام گاہ صاحبان تک پہونچے اور وہان وارد ہوتے ہی گھوڑے سے زمین پر گر کر جان سپرد ہوے قریب تین صاحب لوگون کے ملکی و لشکری مقام قرار داد پر پہونچے اور ایک گھنٹہ وہان اُنھون نے بدین نیت قرار کیا کہ اگر کوئی اور صاحب فرار ہو کر جان بسلامت بچا ہو تو وہ بھی آکر اُنکے شامل ہو جائے ہر ایک مکان چھاونی کا اب شعلہ ور تھا اور آواز تفنگ و توپ و شور سپاہ سے ظاہر ہوتا تھا کہ گشت و خون ہو رہا ہے تینون قسم کی سپاہ توپخانہ سوار و پیادہ سرکشی مین متفق ہو گئے تھے پس اِسقدر سپاہ کے سامنے جزوی انگریز جو موجود تھے کیا کر سکتے تھے بلکہ کچھ ارادہ مقابلہ یا فحایش بھی دیوانہ پن مین شامل تھا اِسواسطے سب صاحبون نے گھوڑے پھیرے اور بجانب کوہ نینی تال روانہ ہوے کوہ نینی تال یہان سے ۴۰ میل کے فاصلے پر تھا اور صاحب لوگ ۲۴ گھنٹے برابر گرمی و تکان راہ کا کچھ خیال نہ کر کے روان تھے صرف ایک گھنٹہ راستے مین مکث کیا تھا تاکہ کچھ رفع تکان گھوڑون کا ہووے آخر کار بغیر کسی ہنگامہ کے تمام راستے طے کر کے بسلامت مقام مقصود پر فائز ہوے۔

ایک صاحب اِسطرح تحریر کرتے ہین کہ سب صاحب لوگ بالکل ماندہ و پریشان ہو گئے تھے کیونکہ راستے مین تمازت آفتاب بھی بہت تھی اور کھانا بھی اُنکو نہین ملا تھا مگر جب وہ مقام ہلدوانی مین جو زیر کوہ واقع تھا پہونچے اور وہان کپتان رامزی صاحب کمشنر کماؤن اُنکو ملے اور صاحب نے اُن سب کو خوب اچھا کھانا کھلایا اور تجویز سواریون کی کر کے اُسی شب بمقام نینی تال پہونچا دیا تو کوئی شخص ایسا شکر گزار اور احسان مند خدا ے تعالی کا نہین تھا اور نہوگا جیسے یہ صاحب تھے یہان یہ بھی بیان کرنا ضرور ہی کہ رسالۂ ہشتم کے دو افسر ہندوستانی اور ۲۴ سوار اپنے نمک پر قائم تھے اور اُنھون نے

کہتے تھے کہ کچھ بھی نہ ہوا الغرض شہر اور فوج مین ہر روز گمانہاے بدترقی پکڑتے جاتے تھے اور صاحبان لشکری وملکی ہر ایک تدبیر واسطے حفاظت امن اور انتظام شہر کے کر رہے تھے اور مضبوطی ہر ایک امر کی کرتے تھے کہ اگر اتفاقاً کچھ ضرورت پڑے تو اُسوقت حفظ جان ہوسکے اور یہ قرار پایا کہ اگر سپاہ حملہ کرے یا فساد برپا کرے تو سب صاحبان بمقام لین رسالۂ ہشتم جمع ہوجاوین القصہ ۲۹ تاریخ تک سب بدستور رہا اور کچھ فساد ظاہر مین نہ آیا مگر اس تاریخ ایک خبر مشتہر ہوئی کہ آج سپاہ فساد کرنے پر آمادہ ہی یہ خبر افسران وغیرہ کو بھی پہونچی تھی اور ہر ایک منتظر اُسوقت کا تھا مگر یہ روز بھی بامن گذر گیا اور سپاہ نے اِنکار بجہت اِس خبر کی اطلاع سے کیا اور کہا کہ ہمکو کچھ خبر نہین کہ کسنے یہ خبر دروغ مشتہر کی بعد ازین معلوم ہوا کہ یہ خبر اور لوگون نے مشہور کی تھی تاکہ بدنظمی ہوجائے اور اُنکو قابو لوٹ اور غارتگری کا ملے اور انگریزون کے بنگلے لوٹنے اور جلانے سے اُنکو فائدہ حاصل ہو اِسی روز صوبہ دار میجر ۶۸ رجمنٹ کا اجیٹن صاحب کے پاس آیا اور آبدیدہ ہوکر نسبت اپنے اور اپنی رجمنٹ کے بیان طراز ہوا کہ ہم سب جیسے خیرخواہ اور نمک حلال تھے ویسے ہی ہین اور آپ میم صاحبون کو اور بال بچون کو چھاونی مین دوبارہ بھیجدیجیے بتاریخ ۳۰ روز شنبہ کو بھی کوئی امر خلاف دستور وقوع مین نہین آیا اور ہرچند بروز گذشتہ بھی کچھ نہین ہوا تھا مگر ہر ایک کے دل مین یہ یقین ہوگیا تھا کہ کچھ امر زشت اور زبون ہونے والا ہی اِس روز وقت شام مفرورین ۴۵ رجمنٹ بہ کثرت اِس شہر مین آئے اور اُنھون نے اکثر خبرین متوحش چھاونی مین مشہور کین اُنھون نے لوگون کو یہ کہا کہ سپاہ انگریزی قریب آگئی ہی اور گورہ لوگ اپنا بغض نکالنے مین اور سب کو تباہ کرتے ہوے چلے آتے ہین اِس شب کو سپاہیان رخصتی بھی آکر شامل رجمنٹ ہوے اُنھون نے اور بڑی خبرین بیان کین اور جو اثر ۴۵ رجمنٹ فیروزپور والی کی خبرون نے کیا تھا اُنکو اُنھون نے اور صداقت دی اور اُنکی تائید کی ایسی ایسی خبرین متوحش سُنکر اِس شب تمام سپاہی لین مین آپسمین مشورے مین رہے اور کوئی اپنے مکان لین مین تمام شب نہ آیا دوسری صبح کو یکشنبہ تھا اور سب صاحب لوگ گرجا گھر مین گئے آج یہان بڑا انبوہ تھا ہندوستانی افسرون نے اور اور لوگون نے بیان کیا کہ سب خیریت ہی اور یہ بھی کہا کہ آج سپاہی بہت خوش ہین نقشجات مسٹر رول یعنی اسم شماری سپاہ اور حساب تنخواہات سب اچھی طرح طیار ہوے چٹھیاٹ رخصت بھی درست ہوکر صبح ہوئین اور سپاہ نے دغابازی کو اِس خوبصورتی سے اپنے دل مین رکھا تھا کہ کچھ بھی علامت اُسکی ابتک ظاہر نہوئی تھی عین بوقت نواخت گیارہ گھنٹہ روز ایک توپ سر ہوئی اُسکے بعد فوراً لین مین غل وشور مچ گیا اور گولیان مکانات مین سے چلنے لگین اکثر سپاہی لین مین سے بھاگ کر آئے اور اپنے افسرون کو کہا کہ بھاگ جاؤ اور پریٹ کے قریب مت آؤ کیونکہ سپاہ کا کھیل خوب بنگیا تھا مسلح سپاہی دیوانہ وار چارون طرف بھاگتے پھرتے تھے اور جو سامنے آتا تھا اُسکو گولی مارتے تھے ایسی جلدی یہ فساد برپا ہوا کہ اکثر افسرون کو اُسکی خبر بھی نہین پہونچی تھی کہ اُنکے بنگلے مین سپاہ مفسد پہونچ گئی تھی اور گولیان اُنپر چلنی شروع ہوگئی تھین اکثر افسر جو اِس روز جان بہ سلامت لیکر بھاگے تھے خداساز اور اتفاق سے بچ گئے تھے لفٹنٹ مارویل صاحب متعلقہ ۱۸ رجمنٹ کو مفسدین نے گھوڑے سے نیچے اوتار دیا اور اُنکا گھوڑا لیگئے بعد ازان اُنپر بہتیری گولیان چلین مگر اُنکو ایک بھی

ڈپٹی اجنٹ محال افیون نے مع اپنے عیال و اطفال کے اور کوک صاحب اور ہیملٹین صاحب اور اکسٹائن صاحب نے مع عیال و اطفال کے ایک کشتی کرایہ کی اور ارادہ کیا کہ جو ہو سو ہو اُسپر سوار ہو کر بمقام دیناپور جلیں اور روانہ بھی ہوئے زیادہ تر راہ تو ہمنے بے ہنگامہ و مزاحمت کے طے کی اور تمام راستہ اسطرح کا نہ تھا کیونکہ جب ہم سے قریب تیس میل کے فاصلے پر رونگنج رہا جہان دریاے گنگ ملتا ہی تو کچھ مفسد کشتیون پر سوار ہو کر ہمپر حملہ آور ہوے مگر ہمارے پاس بھی بہت ہتھیار تھے اور جو بیس سپاہی ہمنے معرفت راجہ لوہرپور کے رکھے تھے وہ بھی مسلح تھے اور خوب مستعد جب مفسدین نے ہمپر گولیان مارین ہمنے بھی ایک مرتبہ مین بیس گولیان اُنپر برسائین اسمین کئی مفسد مارے گئے اور باقی فرار ہو گئے مابقی راستہ ہمنے بغیر ہنگامے کے طے کیا شکر اُس خداے برحق کا ہی جسنے ہمکو ہزارہا مفسدین سے جو در پی ہمارے قتل کے تھے بچایا ہوج کنس صاحب اور دونون آرچر صاحب تو بہ سلامت ہمارے پاس پہونچ گئے مگر میرے کرانی دوم اور اُسکے بھائی اور عیال و اطفال کا کچھ پتا نہین لگتا کچھ عجب نہین کہ وہ کہین مفسدین کے ہاتھ سے مارے گئے ہون۔

بریلی

بتاریخ ۱۵ ماہ مئی خبر سرکشی مقامات دہلی اور میرٹھ کی اِس مقام مین پہونچی اِس تاریخ تک مقام ہذا مین کوئی امر مشتبہ نسبت نمک حلالی سپاہ کے وقوع مین نہین آیا تھا اور کئی روز تک بعد وصول ہونے خبر مذکورۂ بالا کے بھی کوئی علامت فساد کی ظاہر نہوئی پریڈ و دلیل وغیرہ سب حسب دستور سابق ہوتی رہین اور اگرچہ واقعات میرٹھ اور دہلی کے ہر ایک سپاہی کو لین مین معلوم ہو گئے تھے مگر اُنکے طریق اور رویہ مین کچھ فرق نہ آیا تھا اب اکثر مفرورین مقامات مختلفہ کے اِس شہر مین آنے شروع ہوے اور ہر روز بہ کثرت آتے تھے اور اخبارات متوحش و خوف دہندہ مشتہر کرتے تھے اُنکے بیانات نے آخر کار تخم عناد کا سپاہیون کے دلون مین بویا ہر چند افسران ہر دو رجمنٹ مقیم مقام ہذا اپنے سپاہیون سے ہر روز فہمائش کرتے تھے مگر اب معلوم ہوا کہ اُنکا کہنا چندان موثر اور متاثر نہ تھا اور سپاہی اُنکے قول پر اعتبار کم کرتے تھے چونکہ فوج بریلی مین حسب تفصیل ذیل ہندوستانی تھی یعنی ۱۸ اور ۶۸ رجمنٹ اور ہشتم رسالہ غیر آئین اور کرنی صاحب کی باٹری اور گو کہ سپاہ مذکور سے کوئی امر بدوضعی کا ظہور مین نہین آیا تھا تاہم یہ مصلحت قرار پائی کہ سب میم صاحبون کو اور بچون کو یہان سے روانہ کر دینا چاہیے اور موافق قرارداد کے تا تاریخ ۲۰ ماہ مئی سب مقام نینی تال کو روانہ ہو گئے اِس عرصہ مین مفسدین شہرہاے مختلفہ آکر لین مین سازش کرنے لگے پیغامبر مقام دہلی سے بھی آئے اور اقرار انعامات گران بہا کا کیا اور ترغیب اور تحریص سے سپاہ کو آمادہ ترک کرنے شراکت اور دوستی سرکار پر کرتے تھے مگر خوف انگریزان سپاہ کے دل مین بہت غالب تھا ہر چند مثال طفلان وہ ہر ایک چیز معتبر سمجھتے تھے اور فہمائش اور اقوال افسران پر اعتبار نہ کرتے تھے اور بازار مین تحقیقات اصل حال کی کرتے تھے اور اُن لوگون سے دریافت حال کرتے تھے جنکو کچھ خبر تھی اور گو کہ اب تک کوئی امر سوء ادب اور نافرمانی کا سپاہ سے ظہور مین نہین آیا تھا تاہم سب پر آشکار ہو گیا تھا کہ اُنکے دل مین کچھ تردد لاحق ہی اکثر آدمی سمجھتے تھے کہ مقدمہ بگڑ گیا بعضے اپنے دل مین یہ خیال کرتے تھے کہ فساد ہو چکا اور بعضے یہ تصور کرتے تھے کہ اب کچھ اندیشہ نہین اور جو لوگ گمان بد اپنے دل مین رکھتے تھے اُنکو اور لوگ ہنستے تھے اور

تمام اضلاع اودھ مین نہایت خونریزی ہوئی اکثر صاحب جو مفصل مین تھے وارد لکھنؤ ہوے۔

سکرورہ ضلع اودھ

بتاریخ ۹ - جون وقت شب فوج اس مقام کی جسمین دوم رجمنٹ پیادہ کشادہ اور اول رسالہ غیر آئین اور نمبر اول فیلڈ باٹری اسپی تھی باوجود عہد و پیمان خیر خواہی و نمک حلالی کے برگشتہ ہو گئے۔

ایک صاحب یہان کا حال اسطرح تحریر فرماتے ہین کہ ونگفیلڈ صاحب کمشنر قسمت جو سکرورے مین مقیم تھے سوار ہو کر بمقام گونڈا تشریف لائے اور آکر ہم سب کو کہا کہ جہان تمھارے نزدیک جان کی حفاظت ہو وہان تم بھاگ جاؤ شکر اس حافظ حقیقی کا کہ میری خوش نصیبی سے اسوقت میرے حاطے مین اٹھارہ کہار موجود تھے اور یہ تجویز مین نے دو روز پیشتر سے کر رکھی تھی کیونکہ مجھے خبر پہونچ گئی تھی کہ سپاہ سکرورہ بگڑنے والی تھی بعد از ہمراہ لینے ایسی چیزون کے جو ضروری تھین اور جو عرصۂ قلیل مہلت چند گھنٹے مین لے سکے لیکر ہم گونڈا سے بوقت نو اخت دو گھنٹہ صبح بتاریخ ۱۰ جون روانہ ہوے اور مین نے یہ سمجھ کر کہ سوائے راجہ بلرام پور کے اور کوئی بچانے والا نہین نظر آتا بلرام پور کی راہ لی ہمارے اس جرگے مین مین تھا اور میری والدہ اور سار لوٹ اور دو بچے میرے دفتر کا کرانی دوم اسکا بھائی اور دو لڑکے اور ہوج کنسن صاحب اور لنج صاحب کی میم اور ایک بچہ اس عرصے تک کسی افسر نے گونڈا سے کوچ نہین کیا تھا مگر ہمکو دو گھنٹے بھی بلرام پور مین وارد ہوے نہ گذرے تھے کہ سب افسر لوگ بھاگتے ہوے مقام مذکور مین پہونچے قریب تین روز ہم بلرام پور مین مقیم تھے کہ راجہ صاحب کو معرفت اُن سوارون کے جنکو راجہ صاحب نے براہ گونڈا اور سکرورہ تعینات کر رکھا تھا خبر پہونچی کہ فوج مفسدین دریے صاحبان آتی ہی اس خبر کے سُنتے ہی راجہ نے ہمسے کہا کہ یہان مقام کرنا مصلحت نہین اور اُسنے ایک چٹھی بنام کسی صوبہ ملازم راجہ نیپال کے لکھکر تمام عیال دار صاحبون کو اودھ روانہ کیا چٹھی مذکور مین یہ لکھا کہ جہان تک ممکن ہو ان سب کی حفاظت کرنا اور ایک اور چٹھی بنام اپنے برادر زن کے جو راجہ پارسی ضلع گورکھپور ہی لکھکر اُن صاحبون کو دی جو مجرد تھے اسمین بھی مضمون مصرحۂ بالا درج تھا ہم بلرام پور سے روانہ ہونے کو تھے کہ جسس آرچر صاحب اور جورج آرچر صاحب دونون مقام بہرائچ سے آئے اور ہمارے ساتھ علاقۂ نیپال مین چلے مقام مقصود تک ہم سب سلامت پہونچے اور وہان قریب ایک مہینے کے مخفی رہے کیونکہ ہمیشہ یہ خبر آتی تھی کہ سپاہی اور سوار مفسد ہمارے دریے قتل ہو کر آتے ہین چند روز بعد ہمارے یہان پہونچنے کے ہمارے جرگے مین تفرقہ پڑا دونون ارچر صاحب اور ہوج کنسن صاحب پیشتر اندر علاقۂ نیپال کے چلے گئے اور میر اکرانی دوم اور اُسکا بھائی اور سار جنٹ میجر لنج مع اپنی میم کے بمقام گورکھپور گئے اور مین مع اپنے عیال و اطفال کے بمقام توہو اُسوقت تک رہے جب تک گورکھپور مین فساد رہا اور جب ہمنے سُنا کہ مقام مذکور مین اب فساد باقی نہین ہم بھی وہان چلے گئے مقام گورکھپور مین ہم ایک مہینا اور دو روز رہے بعد اسکے باعث غلط فہمی کسی حاکم کے مقام مذکور کو خالی کر دیا اب پھر ہمکو حکم ہوا کہ جہان حفظ جان معلوم ہو وہان تم چلے جاؤ کیونکہ ہمراہ فوج گورکھ صاحبان عیال دار کا مقام بنارس تک جانا ممکن نہین یہ سُنکر مین نے اور اُسیورن صاحب

وہ بھاگ گئے کیونکہ مفسدین کے پاس سوائے شمشیر کے اور کوئی سلاح آتش بار نہ تھا کپتان جیمس صاحب جو بیمار تھے یہ سُنکر خود گھوڑے پر سوار ہوکر پریٹ پر گئے کہ شاید اُنکی فہمائش سے سپاہ پھر راہ راستی پر آجائے مگر صاحب موصوف وہان پہونچتے ہی قتل ہوے اور سارجنٹ میجر صاحب بھی اُسی مقام پر مارے گئے ڈاکٹر پولنگ صاحب اپنی گاڈی پر چلے جاتے تھے کہ اُنکے گولی لگی وہ بھی وہین رہ گئے باقی ہوے اکثر افسران انگریزی وساکنین عیسائی بمقام پوائین بھاگ کر راجہ مقام مذکور کے حفاظت مین آئے مگر راجہ مذکور نے اُنکو دوسرے روز نکال دیا ناچار ہوکر سب صاحب وہان سے روانہ ہوکر بمقام محمدی وارد ہوے کپتان اور صاحب احوال قتل اُن ۱۳ صاحبون کا جو بعد ازین وقوع مین آیا تھا اور بتائید الٰہی اپنے اور اپنی میم اور دختر کے فرار ہونے کا حال اسطرح پر بیان کرتے ہین ۔

جب مجھے یہ خبر یعنی خبر مفسدی کی پہونچی مین نے فوراً میم صاحبہ کو مع دختر کے ایک راجہ کے مکان پر جو متصل تھا بدین خیال روانہ کیا کہ یہ سپاہ بھی موافق سپاہ ۲۸ رجمنٹ کے کارپرداز ہوگی اور اسمین میری غلط فہمی بھی نہ تھی کیونکہ بتاریخ ۴ جون سپاہ موجودہ یعنی تین کمپنیان نہم اودھ رجمنٹ کی جو میرے ہی ہاتھ کی بملازمی شاہ معزول بھرتی کی ہوئی تھی اور کچھ سپاہ پولس جنگی نے آمادہ فساد ہوکر خزانے پر قبضہ کیا اور مجھسے کہا کہ ہم اپنے مقام صدر یعنی سیتاپور کو جاتے ہین مین نے اُنکو بہت فہمائش کی اسمین اُنھون نے کہا کہ اگر سب صاحب ہمارے ساتھ چلینگے تو ہم قسمیہ اقرار کرتے ہین کہ کسی قسم دست درازی نہ کرینگے جب کچھ اور تدبیر نہ بن پڑی تو ناچار ہم سب اُنکے ساتھ اس شب روانہ ہوے اور تمام سپاہ راضی اور خوش معلوم ہوتی تھی اور نہایت خوش رویہ تھی دوسری صبح بھی ہمنے اُنکے ساتھ کوچ کیا کوئی گھوڑے پر سوار تھا اور کوئی پیادہ چلتا تھا اور میم لوگ میری بگھی مین سوار تھین جب ہم نزدیک اورنگ آباد کے پہونچے جو ۱۰ میل بجانب شرق محمدی واقع ہے ایک سپاہی نے یکایک پستول ایک انگریز سے چھین کر شبل صاحب متعلقہ دفتر ڈاکٹری اسپتال کو جو نہایت معمر تھے یعنی کوئی ۷۵ برس کی اُنکی عمر تھی مارڈالا بعد ازین کشت وخون جاری ہوا سپاہیون نے ہر طرف سے گھیر کر قتل کرنا شروع کیا ہم سب ایک درخت کے نیچے جمع ہوکر کھڑے رہے اور گولیان چارون طرف سے ہمپر برستی تھین ہم مین سے کسی نے بندوق وغیرہ فیر کرنا مناسب نجانا کیونکہ اُس سے کچھ فائدہ نہوتا سوار ہمارے چارون طرف کچھ فرق سے نرغہ کیے کھڑے تھے تھوڑے عرصے تک تو مین بھی سب صاحبون کے پاس کھڑا رہا مگر پھر مجھے خیال آیا کوئی نہ کوئی تو سپاہ مین سے جو میرے ہاتھ کے ملازم رکھوائے ہوے ہین مجھے بچالینگے اس خیال کے دل مین آتے ہی مین مفسدین کی طرف بھاگ کر چلا گیا اور ایک سپاہی نے مجھے دیکھکر کہا کہ اگر اپنا طپانچہ شش نال مجھے دیدو تو مین تمکو بچا لونگا اور مین نے فوراً ایسا ہی کیا اور سپاہی مذکور نے میرے اور اپنے رفیق سپاہیون کے درمیان آکر مجھے بچالیا اس عرصے مین کچھ اور سپاہی بھی میری جانب آئے اور مجھے اپنے کمپو مین لے گئے اور وہان سے ایک راجہ کے مکان پر جو متصل تھا مجکو پہونچایا اور اس مقام پر ہم جنگلون مین مخفی رہے اور چند روز تک تو ہمنے نہایت احتیاط کی مگر جب سپاہ مفسد اُس نواحی سے روانہ ہوگئی ہم سب راجہ مذکور کے مکان پر واپس آئے اور قریب دو مہینے کے اُسکے پاس رہے اس عرصے مین کچھ سپاہی پھر اس نواح مین آئے اور ہم پھر جنگلون مین مخفی ہوبیٹھے

قلعے مین قائم رہ سکتے تھے مگر ہندوستانی ملازمین نے جو قلعے کے اندر تھے اُنسے فریب کیا کپتان گوردن صاحب کے اِس روز ایک گولہ لگا جسکی ضرب سے وہ فوراً مر گئے بعد ازین ملازمین ہندوستانی نے ایک کھڑکی جو قلعے مین تھی کھولدی اور کچھ مفسد اندر قلعے کے آگئے کپتان پودسن صاحب نے ایک دغاباز کو مار ڈالا مگر مقتول کے بھائی نے اُنکو ایک ایسی گولی ماری کہ وہ بھی وہین گر کر مر گئے جزوی انگریز جو قلعہ مین تھے اب حیران ہوے کہ کیا کرین مفسد اندر بھی آگئے اور باہر بھی موجود تھے مگر پھر دل قوی کرکے اوپر بالاخانے کے چڑھ گئے اور وہان سے مفسدین پر غلولہ اندازی کرتے رہے جب مفسدین نے دیکھا کہ اب بھی صاحب لوگ قابو مین نہین آتے اُنھون نے وقفہ چاہا اور اِس عرصے مین بخلف انگریزون سے کہا کہ اگر تم ہمارے پاس چلے آؤ اور ہتھیار دیدو تو ہم تمکو بے مزاحمت جانے دینگے اِس بات پر سب صاحب لوگ بیوقوفی سے راضی ہوے اور جب وہ ہتھیار دیکر قلعے کے باہر نکلے اُسی وقت مفسدین نے اُنکو نرغہ کر لیا اور گرفتار کرکے جھوکن باغ مین لیگئے اور وہان اُنکو تین صفون مین تقسیم کیا ایک مین مرد اور دوسری مین عورات اور تیسری مین بچے کھڑے کیے بعد ازین قتل عام شروع ہوا داروغہ محبس نے اول شمشیر نیام سے نکال کر کپتان سکین صاحب کو قتل کیا بعد ازین سب سپاہی جو موجود تھے تلوارین لیکر اُنپر گرے اور اول تو مردون کو قتل کیا من بعد عورات کو اور بعدہ بچون کو مار کر اِس حرکت ناخدا ترسی کو ختم کیا۔

کپتان سکین صاحب نے قبل از مرنے کے ایک سپاہی سے جو متصل اُنکے کھڑا تھا کہا کہ یہ خیال خام اِن مفسدین کا ہے کہ اِن چند انگریزون کے مرنے سے ملک انگلستان شجاعان آزمودہ کارون سے خالی ہوجاویگا اور کارشور صاحب کے پسر کلان نے بزبان ہندی مفسدین سے یہ کہکر امان جان مانگی کہ تمنے میرے والد اور والدہ کو تو قتل کیا اب بھی کیا تمھارا غصہ فرو نہین ہوا جو تم مجکو بھی مارنے ہو مگر اُنھون نے ایک نہ سُنی اور اُسکو بھی وہین تہ تیغ کیا کپتان گوردن صاحب اور سکین صاحب اور اُنکی میم صاحبہ جنکے پاس اسلحہ اور سامان جنگ بہ کثرت تھا مع چند چپراسیون کے جو اُنکے ساتھ رہ گئے تھے خوب لڑے اِن صاحبون نے اِسقدر مفسد مارے کہ جتنی مرتبہ سکین صاحب کی میم بندوق بھر سکی اور ۳۰ مفسدین کو اِسطرح دار البوار کو بھیجا آخر کار جب اُنھون نے دیکھا کہ مفسدین سے لڑکر فائدہ مترتب نہوگا اور خصوصاً جب سکین صاحب نے دیکھا کہ گوردن صاحب بھی مر گئے تو صاحب موصوف نے اپنی میم صاحبہ کو گلے لگایا اور اُسکی پیشانی چوم کر اُسکو گولی سے مار دیا اور بعد ازان خود بھی گولی کھاکر مر گئے۔

شاہ جہان پور

بتاریخ ۳۱ ماہ مئی روز یکشنبہ بوقت صبح ۸ بجے ہندوستانی مقیم شاہ جہان پور نے فساد برپا کیا چند سپاہیان مفسد گرجا گھر مین جسوقت نماز ہو رہی تھی آئے اور رکٹ صاحب کلکٹر اور ایک کرانی کو قتل کیا اور انسائن سیس صاحب متعلقہ ۲۸ رجمنٹ کو زخمی کیا اور میک کیلم صاحب پادری کے مقتول ہونے کا بھی گمان ہے کیونکہ کسی نے پادری صاحب موصوف کو بعد از سپاہ مفسد کے گرجا مین آنے کے اور صاحبون کے مخفی ہونے کے ایک مکان متعلقہ گرجا گھر مین نہین دیکھا تھا جب گرجا گھر مین شور و غل مفسدین کے آنے کا ہوا تو چند صاحب لوگ جو متصل معبد مذکور رہتے تھے بنا دلیق و طپانچہ لیکر واسطے امداد صاحبون کے آئے اور جب سپاہ نے اِن صاحبون کو مع بنا دلیق وغیرہ آتے ہوے دیکھا

رانی نے اپنی محل سرا کے دروازون پر پہرے وغیرہ مضبوط کرکے آپ اندر بیٹھ رہی اور دروازے بند کرلیے کپتان سکورون صاحب نے رانی سے استدعا کی کہ ایسے نازک وقت مین مدد کرنی ضرور ہے مگر وہ اُس درخواست کو منظور نہ کرسکی کیونکہ مفسدین نے اُسکو دھمکایا کہ اگر تم انگریزون کی مدد کروگی تو ہم تمکو مار ڈالینگے اور محل سرا کو جلاکر خاک سیاہ کردینگے بعد ازین پہرے والے رانی سے بھی شامل مفسدین ہوگئے۔

اب مفسدین بجانب قلعہ اس ارادے سے روانہ ہوے کہ حملہ کرکے قلعہ لے لین مگر شجاعت انگریزان نے اُنکو نزدیک نہ آنے دیا اور اُنکے اکثر سپاہی بندوق انگریزان سے مارے گئے جب مفسدین کی کچھ پیش رفت نہوئی تو اُنھون نے گارد سوارون کے اور مسلمان چپراسیان پرمٹ اور پولس کے دروازون پر چھوڑے اور آپ واپس چلے آئے۔

شب تو بے جنگ وجدل گذر گئی دوسرے روز وقت صبح ایندروصاحب اور پریسیل صاحب اور سکوٹ صاحب بلباس مسلمانان قلعہ سے باہر نکلے تاکہ رانی کے پاس جاکر اُس سے کچھ تجویز مدد کی کرین مگر اُنکا بھیس معلوم ہوگیا اور مفسدین اُنکو گرفتار کرکے رانی کے پاس لیگئے رانی صاحبہ نے اُنسے ملاقات بھی نہ کی اور اندر سے کہلا بھیجا کہ اِنکو رسالہ دار مفسدین کے پاس واسطے حکم کے لیجاوین رانی صاحبہ کے یہ الفاظ نسبت اِن صاحبون کے تھے کہ مجھے کچھ علاقہ انگریزی سوارون کے ساتھ نہین یہ گویا حکم قتل تھا کیونکہ رانی کا حکم سُنکر مفسد اُن تینون صاحبون کو محل سرا کے باہر کشان کشان لیگئے اور ایندروصاحب کو روبرو دروازۂ محل سرا کے جھاؤ کمہار کے بیٹے نے جو صاحب موصوف کا کسی وجہ سے دشمن ہوگیا تھا قتل کیا اور باقی ماندہ دو صاحبون کو باہر دیوار شہر کے بدار البقا پہونچایا اِس روز بوقت سہ پہر مفسدین نے پھر ارادہ حملہ کرکے لینے قلعہ کا کیا مگر اپنا عزم پورا نہ کرسکے اور بطور روز گذشتہ گارد وغیرہ دروازون پر چھوڑکر واپس اپنے مقام پر آئے۔

بروز سوم اب غارتگری اموال و انتقال صاحبان و بنگالیان و دیگر عمال شروع ہوئی بنگالیون کو اسواسطے تلاش کرکے مارتے تھے کہ ایک بنگالی نے جو دفتر ڈاک خانے مین ملازم تھا ایک صاحب فلیمنگ نامے کو اپنے گھر مین پوشیدہ رکھا تھا اور مفسدین نے سراغ لگاکر اُسکو نکالا اور اُسی بنگالی کے گھر مین اُسکو مار ڈالا تھا بروز دوم صبح سے تلاش بنگالیون کی ہوئی اور مین اور دو اور بنگالی اُن حرام زادون کے ہاتھ لگ گئے وہ ہم تینون کو روبرو رسالہ دار کے لیگئے جسنے حکم دیا کہ تا افتتاح قلعہ انکو قید رکھو۔

بعد از ہمارے گرفتار ہونے کے مفسدین نے ایک مرتبہ پھر ارادہ حملہ کرنے قلعے پر کا کیا اور رانی کو دھمکایا کہ اگر شامل مفسدان نہوگی تو اُسکو فوراً مار ڈالینگے ناچار رانی اُنکی شریک ہوئی اور ایک ہزار آدمی مع دو ضرب توپ کلان جو اُسنے زمین سے کھدوائین مفسدین کے ساتھ دین ہمنے سُنا کہ یہ توپین تین سال سے زمین مین دفن تھین اِسطرح قوی تر ہوکر قلعے پر گولہ رانی شروع کی مگر کچھ نقصان محصورین کا نہوا اور قلعے کی ایک خشت بھی اپنی جگہ سے نہلی کیونکہ تمام گولے دیوار پر لگتے تھے بلکہ جو گولیان محصورین کی آتی تھین اُنسے بہت نقصان اور اتلاف جان ہوتا تھا اور محصورین چند مرتبہ اور بھی

کھڑے ہوے کہ دیکھین کیا ہوتا ہی جب یہان سے کچھ معلوم نہوا تو ہمنے ارادہ کیا کہ پریٹ پر سے ہوتے ہوے شہر کو جاوین اور چند قدم بجانب پریٹ گئے تھے کہ ایک سپاہی نے دور سے ہمسے کہا کہ ادھر مت آؤ کیونکہ کچھ سپاہی ۱۲ رجمنٹ کے نے بگر کر میگزین پر اپنا قبضہ کرلیا ہی مگر ہمنے اُسکی ممانعت کا کچھ خیال نہ کیا اور آگے قدم زن ہوے اور آگے جاکر دیکھا کہ افسران ۱۴ رجمنٹ رسالہ کچھ سوار اپنے ساتھ لیکر سپاہ ۱۲ رجمنٹ سے گرم سخن سازی ہین اور اُنکو فہمایش کر رہے ہین کہ تم حق نمک فراموش کرو یہ دیکھتے ہوے ہم شہر مین چلے گئے ہم راستے ہی مین تھے کہ ہمنے چند سپاہیون کو سکین صاحب اور گوردن صاحب کی کچہری کی طرف جاتے ہوے دیکھا اور اُنکا ارادہ زشت اور زبون اُنکے بشرے اور وضع سے پایا جاتا تھا مگر چونکہ صاحبان موصوفین مع دیگر صاحبان و عیسائیان ساکن مقام ہذا بہ استثناے افسران رجمنٹ قبل ازین محافظت سواران رسالہ ۱۴ مین آگئے تھے اِس لیے سپاہ مذکور اِس روز قتل صاحبان نہ کرسکی بعد ازین سب صاحب لوگ وغیرہ سواے افسران رجمنٹ قلعے مین چلے گئے اور سکین صاحب نے حکم دیا کہ دروازہ ہاے شہر بند کیے جاوین اور کوئی شخص بے اجازت افسر پولیس کے داخل شہر نہونے پاوے۔

بروز دوم وقت صبح مین نے یہ سُنا کہ ۵۲ سپاہی ۱۲ رجمنٹ نے فساد برپا کرکے میگزین کا قبضہ کرلیا ہی باقی ماندہ سپاہ موجودہ مقام ہذا نے بروز مفسدہ و شب روز مذکور بظاہر کسی طرح کا فساد نہ کیا مگر دل مین سب انحراف پر مستعد اور آمادہ تھے کیونکہ افسران انگریزی نے جتنی اُنکو نصیحت کی اُنھون نے ایک بھی نہ سُنی اور ہر چند افسران مذکورین نے اُنکو حکم دیا کہ حملہ آور ہوکر مفسدین کو گرفتار کرین مگر اُنھون نے تعمیل حکم نہ کی اور مفسدین کو بھی گوحرفہاے امید و بیم کہے گئے مگر سود مند نہوے اور وہ دوبارہ اپنے کار سرکار پر آکر حاضر نہوے۔

اُن ۵۲ سپاہیون نے بروز مفسدہ ایک جھنڈا دین کا متصل میگزین کے نصب کرکے سب اہل دین کو صلاے عام شامل ہونے کی دی تھی اور اقرار کیا تھا کہ جو شخص آکر اُنکے ساتھ خدمت کریگا اُسکو بارہ روپے ماہواری ملیگا مفسدین مذکور متصل میگزین و گرد جھنڈے مذکور کے اپنے مقام پر تا تاریخ ششم قائم رہے اور اِس تاریخ کو باقی ماندہ سپاہ بھی یعنی سپاہ ۱۲ رجمنٹ اور سواران رسالہ ۱۴ اُنکے ساتھ شامل ہوگئے یہ مفسدین اول اپنے افسران انگریزی پر جنھون نے ایک لمحہ بھی اپنے سپاہیون کو نہ چھوڑا تھا حملہ آور ہوے اور اول لفٹنٹ کیمپبل صاحب کو زخمی کیا مگر صاحب موصوف اپنے گھوڑے سے جدا نہوے اور گھوڑا اُنکا ایسا چالاک تھا کہ وہ ایک دیوار پھاند کر صاحب کو قلعے مین لے گیا لفٹنٹ نولپ صاحب اور لفٹنٹ فیلر صاحب بھاگ نہ سکے اور مفسدین کے ہاتھ سے قتل ہوے اور مفسدین کا غصہ اول اِن دونون صاحبون پر نکلا انمین سے ٹیلر صاحب کو دو حوالداروں نے اور ایک سپاہی نے ایک چارپائی کے نیچے چھپا بھی رکھا تھا مگر کچھ فائدہ مترتب نہوا اور آخر کار صاحب موصوف سپاہ کے غضب مین گرفتار ہوکر جان بر نہوے بعد ازین مفسدین گروہون مین منقسم ہوگئے اور کسی نے بنگلہ ہاے صاحبان کو آگ لگادی اور کسی نے قیدیون کو جیلخانے سے رہائی دی ایک گروہ جسمین پچاس سوار اور تین سو سپاہی تھے مع دو توپون کے اور بہت سے چپراسیان پرمٹ اور پولیس بسرکردگی داروغہ محبس متصل شہر کے آئے اور بہ آواز بلند بولے کہ دین کی جے یہ آواز سنتے ہی دروازہ کھلا اور وہ شہر مین داخل ہوے یہ حال دیکھکر

اور اس ہجو اسی سے بھاگے تھے کہ بہت تو ڈوب گئے اور اکثر مقتول ہوے اور جو باقی رہے تھے اُنکو دیہاتیان قرب و جوار نے گرفتار کرکے روبرو ے حکام کے لانا شروع کیا یہانتک کہ بیچ عرصے ہفتے عشرے کے جتنے سپاہی اس جمبٹ کے تھے سب گرفتار ہوکر سزایاب ہوے اور نام و نشان اس جمبٹ کا گم ہوگیا اسی عرصے مین کپتان لارنس صاحب واسطے دوبارہ قائم کرنے انتظام کے لاہور سے ضلع سیالکوٹ کو روانہ کیے گئے تھے اور صاحب موصوف رسن اور توپ کو ایسا کام مین لایا کہ عرصۂ قلیل مین بخوبی انتظام تمام ضلع کا ہوگیا یہان اسقدر اور تحریر کرنا مناسب ہی کہ رسن سے تو مراد گل دینے سے ہی اور توپ سے غرض توپ سے باندھ کر اڑا دینے سے ہی یعنی صاحب موصوف نے گل دینے اور توپ سے اڑا دینے مفسدین کے سے بخوبی اور بزودی تمام کل ضلع کا بندوبست کرلیا۔

جونپور

شروع ماہ جون مین فوج ہندوستانی نے اس مقام مین فساد برپا کیا اور خزانہ لوٹ کر کارخانہ کلنجرہ مع دیگر عمارات کے جلا کر خاک کردیا کیپیج صاحب اور ٹریلینڈ صاحب مع میم اور دو بچون کے قتل ہوے اور فین صاحب کلکٹر اور ڈاکٹر پارک صاحب مع میم صاحبہ کے اور پادری روتھر صاحب مع میم صاحبہ کے اور سیمز صاحب مع میم صاحبہ اور بینون صاحب اور سٹل صاحب اور ورڈسورتھ صاحب اور ہوورڈ صاحب اور کولس صاحب اور بریڈفورڈ صاحب اور فلیوٹ صاحب متعلقہ کارخانۂ نیل بھاگ کر بسلامت مقام بنارس مین پہونچے اور ولیسکی صاحب مع میم صاحبہ اور ایک لڑکے کے مقام تھیل مین محفوظ اور مصئون رہے۔

جھانسی

اُن ۷۲ صاحبون مین سے جو اس مقام مین تھے صرف ایک صاحب لفٹنٹ رایوز نامے متعلقہ ۱۲ رجمنٹ بسلامت فرار ہوکر بچے اُنکی زبانی احوال قتل جو مفسدین نے کیا تھا معلوم ہوا حال خونریزی جو ذیل مین درج ہوتا ہی حسب بیان ایک بنگالی کے جو صاحب کلکٹر پرمٹ مقام جھانسی کے دفتر مین ملازم تھا تحریر ہوا۔

بتاریخ ۵ جون گذشتہ قریب نواخت ۳ گھنٹہ بعد دوپہر ہم سب دفتر مین بیٹھے تھے کہ میگزین کی طرف سے آواز بندوق گوش زد ہوئی ہمارے دل مین نہایت تردد پیدا ہوا بعد ازین فوراً دو چپراسی اور ایک دفعدار برقندازان پرمٹ جنکو کارشور صاحب نے ایک ہزار پانچ سو روپیہ آمدنی پرمٹ لیکر خزانہ ڈپٹی کمشنر مین بھیجا تھا واپس آئے اور بیان طراز ہوے کہ بعضے سپاہی خزانے مین یہ کہتے تھے کہ خبر گرم ہی کہ ایک گروہ قزاقان خزانے کو آکر لوٹینگے ہمارے دفتر کے بند ہونے کا فوراً حکم ہوا اور چپراسیان دفتر کو یہ حکم ہوا کہ مسلح طیار رہین اور احاطۂ دفتر سے باہر نجاوین کہ بروقت ضرورت موجود ہون اس عرصہ مین ولٹن صاحب دور سے بے تحاشا بھاگتے ہوے نظر پڑے اور نزدیک آکر اُنھون نے کارشور صاحب سے کہا کہ جلد مع عیال و اطفال کے یہان سے بھاگو سپاہ بگڑ گئی اور اب کچھ باقی نہین رہا یہ سُنکر کارشور صاحب مع عیال و اطفال کے بگھی مین سوار ہوے اور ولیٹن صاحب کو ساتھ لیکر ڈاک بنگلی مین بسلامت پہونچے مین اور دیگر عمّال دفتر اب دفتر سے باہر آئے اور چپراسیون کو احاطے مین چھوڑ کر ایک مقام پر جو راستے سے الگ تھا جا کر

مفسدین نے اب یہ چاہا کہ بجانب شمال مقام بسرور راہی ہو کر بتاریخ ۱۲- ماہ جولائی تر موگھاٹ سے عبور دریاے راوی کریں یہ خبر فوج گشتی کو جو متصل امرت سر کے مقیم تھی پہونچی اسکے سنتے ہی فوج مذکور نے وہان سے کوچ کیا اور دو منزل کر کے مقام قیام گاہ مفسدین تک تا بہ سہ پہر وار دہوئی ۴ رجمنٹ کو دیکھا کہ اُسکے دونون جانب سواران رسالے اور اُنمین کے دور دور تک آگے چلے گئے تھے فوج گشتی یہ دیکھکر اور آگے بڑھی اور جب بفاصلہ ۳۰ گز کے پہونچی تو ادھر سے غلولہ رانی رائفل کی ۲ رجمنٹ شاہی سے شروع ہوئی طرفین سے خوب گولیان چلین بعد ازان ادھر سے توپ سر ہونی شروع ہوئی اُنمین اول گولے چلے اور بعد ازان گراب دشمنون نے بھی ہمارے بازوے راست پر بشجاعت و مردانگی حملہ کیا اور فوراً ہمارے بازوے چپ اور عقب پر بھی حملہ آور ہوے اسکے دیکھنے سے دشمنون کا کچھ دل بڑھا اور اُنھون نے آگے بڑھکر توپون پر بھی حملہ کیا اور کوئی ۲۵ گز کے فاصلے تک آپہونچے یہ حال دیکھکر سپاہ گورہ نے اُنپر تاخت کیا اور ایک لحہ مین اُنکو پس پا کیا سوم پنجاب پیادہ نے اُنکا تعاقب کیا اور جو کچھ اسباب و سامان جنگ دشمنون کے پاس تھا سب اسی مقام مین چھوٹ گیا صرف ایک توپ دشمنون کی دوسرے کنارے دریاے راوی پر تھی اور وہ اب ہمپر گولہ ران ہوے ادھر سے بھی دو یا تین توپین اُنکے مقابلے پر طیار ہوئین اور ایسے گولہاے گراب وغیرہ سر ہوے کہ دشمنون کا نہایت نقصان ہوا سپاہ مفسدین سے دو سو نفری خستہ و کشتہ ہوے۔

ادھر تو سپاہ مفسد جو مفرور ہو گئی تھی بدست دہاتیان قرب و جوار اور ملازمان و رعایاے مہاراجہ گلاب سنگھ بہادر گرفتار ہو کر آتے تھے اور ادھر چند مفسد قریب تین سو سپاہیون کے ایک جزیرہ دریاے راوی مین قائم ہو کر مستعد بجنگ و پیکار ہوے اور کرنیل نکلسین صاحب کمانڈنگ فوج گشتی نے طیاری حملہ کرنے کی کر دی دشمنون نے جو ایک توپ اُنکے پاس تھی اُسکو کنارہ جزیرۂ مذکور پر نصب کیا اور اُس سے جواب میجر لوسیر صاحب کے غبارون اور دونون پیٹی توپون کا دیتے رہے اسی حالت مین بارش گولہاے طرفین مین ۲ رجمنٹ شاہی نے بتاریخ ۱۶- ماہ جولائی وقت صبح کشتیون پر عبور دریا کرنا شروع کیا اور عین ہنگامے مین کچھ خوف جان نہ کر کے اس مہم کو سر کیا اس مقام پر اس کنارے سے دریاے جزیرۂ مذکور تک قریب پون میل کے عریض تھا اور اسی سبب سے بہت وقت پیچ طی کرنے کے اُٹھانی پڑی زیادہ تر سپاہ گورہ تا نواخت ۷ گھنٹہ صبح عبور دریا کر کے جزیرے تک پہونچ گئی تھی اور باقی ماندہ کو خود جنرل نکلسین صاحب نے آگے بڑھایا یہ حال دیکھکر مفسدین نے اپنی توپ اُن گورہ سپاہ پر جو اُنکے قریب پہونچ گئی تھی پھیر کر مار کرنی شروع کی اس توپ پر گولہ انداز برگیڈیر برایڈن صاحب کا خانسامان تھا یہ شخص اول گولہ انداز تھا اور کسی سبب سے ترک روزگار کر کے برگیڈیر صاحب موصوف کی خدمت مین بطور خانسامان کارگزار تھا جب اودھر سے توپ اسطرف کو پھری تو ہمنے بھی دو توپ اپنی بجانب دشمن لگائین مگر مفسدین نے عرصۂ قلیل تک تو خوب دلیری اور مردانگی کو کام دیا لیکن آخرکار جب فوج گورہ وہان پہونچی تو اُنھون نے پہونچتے ہی توپ دشمن پر قبضہ کر لیا اور مفسد روبہ فرار لائے اس مقام پر لڑائی سنگین سے ہوئی اور سپاہ گورہ نے ایسی داد شجاعت کی دی کہ مفسد سب براہ دریا فراری ہوے

آخر کار یہی امر ظاہر ہوا یعنی جب شروع ماہ جون سیاہ گورہ حسب الحکم مع دو ضرب توپ شامل فوج گشتی ہوئی اور برگیڈیر برائینڈ صاحب نے اُنکے جانے مین تکرار کی مگر کچھ فائدہ مترتب نہوا بلکہ اُنکو لکھا گیا کہ سیاہ ہندوستانی کے ہتھیار لیلو اور اُنھون نے مصلحتاً اُسوقت ایسا نہ کیا بلکہ جب فوج گشتی مقام مذکور مین پہونچی اُسوقت بھی اُنکو ہتھیار لینے مین انکار رہا اور سیاہ گورہ شامل فوج گشتی ہوکر وہان سے روانہ ہوئی اور سیالکوٹ مین سوائے فوج ہندوستانی کے اور کوئی فوج موجود نہ رہی تو نتیجہ اِس ہتھیار نہ لینے کا جلدی ظاہر ہوا تفصیل اِس اجمال کی یہ ہی کہ جب مختلف خبرین فوج کے ہتھیار چھین لینے کی اور بعضی رجمنٹ کے برخاست ہوجانے کی اور واقعات پشاور وغیرہ کی ۶۴ رجمنٹ کو پہونچی تو بے شبہ اُنکے دل مین بھی کچھ تردّد پیدا ہوا یہ حال دیکھکر اب برگیڈیر برائینڈ صاحب کو خیال آیا کہ اگر فوج گورہ موجود ہوتی تو بہتر تھا تاکہ فوج ہندوستانی کو قابو واسطے بلوہ پردازی کے باقی نہ رہتا مگر اِسوقت فوج گورہ تو کیا ایک گورہ بھی فوج گشتی مین سے علٰحدہ نہین ہوسکتا تھا صاحب موصوف نے وہ موقع تو فروگذاشت کیا تھا جو اُسوقت مین دستیاب ہوا تھا یعنی جب فوج گورہ اور فوج گشتی مقام موجود تھی اُسوقت تو ہتھیار نہ لیے اب اُنکو ویسا قابو ملنا دشوار تھا ناچار تن بہ تقدیر سپرد کیا اِس فوج نے ابتک تو اِسقدر نمک حلالی ظاہر کی کہ بماہ جون ایک بازو نہم رسالہ غیر آئین کے نے خود آکر درخواست دی کہ جہان کہین سرکار ہمکو بھیجے اور جو کام ہمارے سپرد کرے اُسکے بجالانے مین ہمکو کچھ عذر نہین ہی مگر یہ باتین صرف اِسواسطے تھین کہ افسران انگریزی دھوکھا کھاکر اُنکا اعتبار کرین اور اِس اعتبار مین وہ اپنا کام یعنی بلوہ پردازی بسہل الوجوہ کرلین اِسی اثنا مین دس میل کے فاصلے تک پترول نصب ہوے اور ایک گارد دریاے چناب پر اور ایک وزیر آباد کے پھاٹ پر مقرر ہوا بلکہ اور سب تدابیر عمل مین آئین جنسے یقین حفاظت چھاونی سیالکوٹ کا ہوسکتا تھا جب ہم خیال کرتے ہین کہ کیا کیا واقعات اور مقامون مین ظہور مین آئے ہین تو برگیڈیر برائینڈ صاحب کا ہتھیار نہ لینا اور اسقدر اعتبار سیاہ ہندوستانی کا کرنا اور جیسا اور حکام پنجاب نے بنسبت سیاہ ہندوستانی کے کیا تھا ویسا نہ کرنا داخل جرم متصور ہوسکتا ہی مگر چونکہ اِس حرکت بیوقوفی مین اُنکی جان بھی جاتی رہی اِسواسطے کوئی نکتہ چین اب نسبت صاحب موصوف کے نہین کرسکتا اور سواے ترحم اور افسوس کے اُنکو یاد نہین کرسکتا۔

آخر کار نائرۂ فساد جو پیش پا اُفتادہ تھا شعلہ ور ہوا اور بتاریخ ۹ - جولائی ۶۴ رجمنٹ ہندوستانی اور ایک بازو نہم رسالہ غیر آئین نے فساد برپا کیا وجہ یہ کہ فساد جہلم کی خبر سیاہ سیالکوٹ کو پہونچ گئی تھی اور یہ کافی باعث بلوہ پردازی کا واسطے اِس سیاہ کے تھا اور سیاہ نے اپنی تدابیر اِس خوبی سے کی تھین کہ صبح ہوتے تک سب پترول وغیرہ اُنکے سوارون کے مقرر ہوگئے برگیڈیر برائینڈ صاحب اثناے راہ قلعہ مین گولی سے زخمی ہوے اور قلعے مین آکر اُنھون نے جان دی کپتان بشوپ صاحب بھی قلعہ کی راہ مین ایک سوار کے ہاتھ سے زخمی ہوکر مرگئے ڈاکٹر گریم صاحب بھی اپنی بیٹی کو لیکر قلعے کو جاتے تھے اثناے راہ مین ایک سوار نے اُنکے گولی ماری اور وہ گولی کھاکر اپنی بیٹی کی گود مین گر کر مرگئے اور پادری ہنٹر صاحب بھی مع اپنی میم اور بچے کے اُسی وقت مفسدین کے ہاتھ سے جان بر نہوے مفسدین بعد خراب کرنے اور لوٹنے اسباب کے بگھیون مین اور گاڑیون مین جو اُنھون نے لوٹی تھین سوار ہوکر بجانب شرق روانہ ہوے

اور جب دوسرا میگزین اُڑا تو اس کثرت سے آدمیون کے قدم کی آواز آتی تھی کہ ہمکو گمان قوی اِس امر کا ہوا کہ مفسدین نے یہان لاکر توپ لگائی ہی اور گولے مار کر ہمکو یہان سے نکالینگے اور قتل کرینگے وہم و تردّد از پس ہم پر طاری تھا آخر کار جب دونون خیال باطل نظر آئے تو ہمنے سمجھا کہ مفسدین نے میگزین اُڑا دی ہوگی اِس عرصے مین ایک شخص آیا اور دریچے کی راہ سے اندر دیکھ کر واپس غل مچاتا ہوا چلا تا گیا اب ہمکو بالکل یقین ہوا کہ ایام زندگانی آخر ہوے کیونکہ یہ شخص جو دیکھ گیا ہی یہ ضرور اور مفسدون کو لاویگا اور ہمارے دروازے پر کئی مرتبہ کسی نے دستک بھی دی بلکہ ایک شخص نے تو جو نہایت خونخوار نظر آتا تھا ایک صدمہ بھی بڑے زور سے اُنپر مارا مگر توڑ نہ سکا بعد ازان وہ بھی دریچہ مذکور کے نزدیک آکر اندر جھانکنے لگا اِسمین مین نے اپنے طپانچے سے خوب شست درست کرکے ایسی گولی ماری کہ وہ اُلٹا گر پڑا اور اُسکے دم واپسین کی صدا تھوڑی دیر تک سُنی بعد اُسکے وہ وہان ہی مر گیا بعد ازین چوکیدار دوبارہ ہمارے پاس آیا اور قدرے پانی اور میوہ وغیرہ لایا اور یہ کہہ گیا کہ جسوقت سب سپاہی چلے جاوینگے اُسوقت مین تمکو اطلاع دونگا اور جسوقت باہر نکلنے کا موقع ہوگا اُسوقت مین تمکو باہر لیجاؤنگا بعد ازمارے جانے اُس شخص خونخوار کے پھر کوئی ہماری جانب نہین آیا میرے لڑکون مین سے ایک کو ایک دائی دودھ پلاتی تھی اور مین نے اور میم صاحبہ نے یہ صلاح کی کہ یہ لڑکا اِسی دائی کے سپرد کردو اور چونکہ وہ ذات کی سکھنی تھی اُسنے کہا کہ مین چوکیدار کے ساتھ یہان سے نکل جاؤنگی اور شام تک اُسکے پاس رہ کر رات کو اپنے گھر چلی جاؤنگی یہ تجویز ہمنے اِس خیال سے کی تھی کہ ہم سب تو یہان قتل ہونگے مگر اِس دائی کے سبب یہ لڑکا بچ جاوے تو بہتر ہی قریب سات بجے شب کے ہم گودام سے باہر آئے اور قلعے تک جو قریب ایک میل پاؤ بالا کے فاصلے پر تھا پیادہ گئے اور وہان سب دوستون نے بخوشی تمام مبارکباد دی کیونکہ ہمارے آنے سے پیشتر ہمارا قتل ہونا قلعے مین مشہور ہوگیا تھا۔

ایک وقائع نگار احوال بلوہ سیالکوٹ کا اِسطرح تحریر فرماتے ہین کہ جن ایام مین واقعات مفسدانہ دیگر مقامات پنجاب مین وقوع مین آتے تھے سپاہ چھاونی سیالکوٹ اپنے امور متعلقہ کو بخوبی و نمک حلالی سرانجام دیتی تھی اور برگیڈیر برائینڈ صاحب کمانڈنگ مقام مذکور ہر طرح کا اعتبار سپاہ مذکور کا اپنے دل مین رکھتے تھے اور ہر چند اُسوقت اکثر اصحاب کی یہ رائے تھی کہ اِسقدر اعتبار سپاہ کا بہت مناسب اور لائق تھا مگر آخر کار بخلاف اِسکے ثابت ہوا کیونکہ وبای فساد کو بہت عرصہ سیالکوٹ تک پہونچنے مین نہ لگا برگیڈیر جرائینڈ صاحب موصوف تدابیر عمل مین لائے جنسے سپاہ کے دل مین بھی اعتبار اپنے افسرون کا باقی رہا اور اُنکو کوئی موقع بلوہ پردازی کا ہاتھ نہ آیا اور صاحب موصوف نے اُنکو بالکل تیقّن کروادیا کہ سرکار گورنمنٹ راست کرداری اور راست بازی سے اُنکے ساتھ پیش آویگی صاحب ممدوح نے پیرول شب کے واسطے مقرر کیے اور پہرے اور گشت قائم کیے اور سپاہ گورہ کو مقامات ضروری پر نصب کیا اور توپون کو متصل بارک گورہ کے لاکر قائم کیا اور ہر طرح کی خبرداری اور ہوشیاری عمل مین لائے جنسے مفسدین چھاونی میان میر کو چھاونی بذا مین دخل اور بار نہو اِس سپاہ کی جادۂ راستی پر راسخ دم اور ثابت قدم رہنے کا یہ باعث تھا کہ سپاہ گورہ اُنکی سرکوبی کو موجود تھی ورنہ یہ بھی مثال دیگر سپاہ مفسد بلوہ پردازی کرتی اور

جب سوار مذکور نزدیک آیا تھا تو ہمارے نوکرون نے ہمسے کہا تھا کہ اندر کوٹھی کے جاکر دروازہ بند کرلو کہ پلٹن آتی ہے ہمنے ایسا ہی کیا اور ہم تین صاحب یکجا تھے اور ہر ایک کے پاس ہتھیار موجود تھے پس ہمنے یہ صلاح کی تھی کہ مرتے دم تک لڑنا بہتر ہے اب ہمارے پاس دو عورات ہندوستانی جو ہماری ملازم تھین موجود تھین اور ہمارے عیال و اطفال سب دس نفری تھے اور گریہم صاحب کی بیٹی گیارھوین تھی قریب دس لحظ بعد آنے سوار مذکور کے ایک جماعت سپاہیان ۴۶ رجمنٹ کی یہ آواز بیوگل آئی کہ کار خونریزی کرین مگر خدا نے جو قادر مطلق اور رحیم برحق ہے اُنکو اس حرکت سے باز رکھا یہان جتنی میم صاحبان موجود تھین سب غسلخانے مین جاکر متواری ہوئین الا میس گریہم صاحبہ وہان نہ گئین سپاہ ۴۶ رجمنٹ اب کوٹھی کے دروازے توڑتی تھی اور بندوقین مارتی تھی اسمین ایک شخص غسل خانے کے قریب آیا مین نے اُسکی جانب اپنا طپانچہ راست کیا یہ شخص سپاہی معلوم نہوتا تھا بلکہ کوئی خدمتگار جو ہماری جاے پناہ مفسدین کے بتلانے کو آیا تھا کیونکہ جسوقت اُسنے میرے طپانچہ کو دیکھا اور دیکھا کہ مین نے اُسکے پایے چڑھائے وہ اُلٹا بھاگا اور یہ کہتا تھا صاحب لوگ وہان ہین ہم نہین جائینگے وہ مارنے کو مستعد ہین اس عرصے مین سب ہمارے عیال و اطفال غسلخانے سے زنانہ خانے مین گئے اور وہان گودام مین پوشیدہ بیٹھ رہے مس گریہم صاحبہ یہ حال دیکھکر ہمسے جدا ہوئی اور باغ مین جاکر خفیہ کہین بیٹھ رہی ہم سب گودام مین چلے گئے تھے کہ سپاہی غسل خانے مین آئے اور کوٹھی کے اندر آکر تمام دروازے توڑ ڈالے اور ہر کمرے مین بندوقین مارین بعد ازان زنانہ خانے مین بھی آئے اور وہان بھی دروازے پر بندوقین خوب مارین گیرو صاحب جو میرے برابر کھڑے تھے اُنھون نے ایک سپاہی ۴۶ رجمنٹ کو جو دشمنون کے طور سے وہان کھڑا تھا گولی ماری مگر اُسکو نہ لگی ہمکو اب یہ خیال ہوا کہ شاید اور سپاہی اب ہماری تلاش مین آوینگے مگر بجاے اورون کے آنے کے وہ سپاہی بھی جو وہان کھڑا تھا چلا گیا اور پھر نہ آیا ہم اپنے اس مقام سے خود سنتے تھے کہ سپاہی چوکیدار سے بار بار دریافت کرتے تھے کہ صاحب لوگ کہان ہین مگر وہ یہ ہی کہتا تھا کہ وہ بھاگ گئے مجھسے بیان نہین ہوسکتا کہ کسقدر فکر اور تردد لاحق حال ہمارے وقت صبح سے گیارہ بجے دن تک رہا مگر بعد ازان چوکیدار ہمارے پاس آیا اور اُسنے کہا کہ ابھی خاموش رہو سپاہی واپس چلے گئے ہین مگر سوار ابھی آتے جاتے ہین اور حاطے مین آکر مستفسر ہوتے ہین کہ صاحب لوگون کو کیا ہوا اور اب مکان لٹتا ہے شور و غل کہ ہو رہا تھا اور آواز شکستن جو غارت گرون کی الماری وصندوق وغیرہ توڑنے سے آتی تھی ہمکو زیادہ خوف زدہ کرتی تھی اور ہم آواز سم ستوران مفسدین چہار طرف سے سنتے تھے اور چوکیدار نے یہ بھی کہا تھا کہ خاموش رہو مگر جہان آٹھ بچے ہون وہان خاموشی بہت مشکل ہوتی ہے اور ہمکو یہ بھی اندیشہ تھا کہ اگر ذرا بھی غل ہوا اور مفسدین کے کان تک پہونچا تو ہمارا قیام گاہ اُنکو معلوم ہو جاویگا اس عرصے مین چوکیدار مذکور ہمارے واسطے چپاتیان اور پانی لایا اس گودام مین خدا ساز دو دریچے تھے اور اُنمین سے ایک شکستہ تھا جسمین سے کچھ کچھ ہوا ہم تک پہونچتی تھی مگر تاہم گرمی اور عفونت اس مکان مین بہت سخت تھی دوسرا گودام جو ہماری جاے امن کے نزدیک تھا اُسکو مفسدین نے توڑ ڈالا اور جب اُنھون نے ایک میگزین اُڑا دیا تو ایسا صدمہ اس مکان مین معلوم ہوا کہ شاید مفسدین نے دیوار مکان مذکور کو سرنگ لگاکر اُڑا دیا

یہ ہی کہ ساڑھے چار بجے صبح ایک نوکر میری خوابگاہ مین بے تحاشا چلا آیا اور کہنے لگا صاحب صاحب جلدی اُٹھو سوار لوگ
بندوق چلاتے ہین اور پلٹن بگڑی ہی فوراً مین اُٹھا اور مین نے کپڑے پہن کر ہتھیار باندھے اور سب عیال و اطفال کو بیدار کیا
اور خود باہر برآمدے مین گیا تاکہ دیکھون کیا ہوتا ہی وہان جاکر مین نے دیکھا کہ بہت سے سوار پھرتے ہین کوئی آہستہ اور کوئی
پاشنہ کوب اور آواز سر ہونے پستولون کی بھی کئی مقام سے میرے گوش زد ہوئی مین منتظر اِس امر کا تھا کہ کوئی حکم ہدایتی
آتا ہوگا مگر کوئی نہ آیا مین لفٹنٹ سانڈرس صاحب کوارٹر ماسٹر رسالہ نہم کے ساتھ رہتا تھا اور ہمنے یہ قرار داد کیا تھا کہ اگر فساد
برپا ہوگا تو فوراً گاڑیان طیار کروا کر عیال و اطفال کو قلعے مین روانہ کر دینگے بموجب اسکے گاڑیان مین نے طیار کروائین اور جو جو
اسباب لیجانا منظور تھا وہ اُنمین رکھا مگر ہنوز ہمارے عیال و اطفال اُنمین سوار نہوے تھے کہ سانڈرس صاحب گھوڑے
سوار ہوکر بجانب مسکوٹ رسالہ جو قریب تین سو گز کے فاصلے پر تھا گئے وہان اُنکو تین سوار ملے صاحب نے اُنسے
دریافت کیا کہ لین مین کیا ہوتا ہی سوارون نے صرف اتنا کہا کہ بھاگ جاؤ اور یہ کہکر اپنے راستے پر جدھر جاتے تھے
اودھر چلے گئے مین اپنے برآمدے مین کھڑا ہوا اُنکو دیکھ رہا تھا جب وہ ہمارے حاطے کے دروازے پر آئے تو وہان ایک
یا دو لحظہ ٹھہرے اور آپسمین کچھ مشورہ سا کیا بعد ازان گھوڑون کے مُنھ پھیر کر سامنے کو چلے گئے اِسوقت دو یا تین غول
سوارون کے بجانب ۴۶ رجمنٹ کے تھے اور کچھ سوار بطور پٹرول ہر راستے پر گشت کرتے تھے اب مجھے کوئی نصف گھنٹہ برآمدے مین
آئے ہوے گذرا ہوگا کہ ہمارے دست چپ کی جانب ایک پستول کی آواز آئی اور جو ہمارے نوکر کوٹھی کے اندر آکر
جمع ہوگئے تھے اُنھون نے کہا وہ ڈاکٹر صاحب کی بگھی آتی ہی یہ سُنکر مین نے جو اُس جانب نظر کی تو دیکھا کہ گریہم صاحب کی
بیٹی سوار بگھی مین بظاہر تنہا چلی آتی ہی اور زار زار گریہ و زاری کر رہی ہی مین نے اُسکو پکڑ کر نیچے بگھی کے اُتارا اور
جو آواز پستول مین نے سُنی تھی وہ اُنھون نے کہا کہ ایک سوار نے کی تھی جو اُنکے درپے ہوا تھا اور اُنکی طرف سے گریہم
صاحب کی جانب جاکر صاحب کو گولی سے مار دیا تھا گریہم صاحب کی بیٹی نے یہ بھی مجھسے کہا کہ مفسدین نے اُس پل پر قبضہ
کر لیا ہی جو قلعہ کی راہ مین پڑتا ہی بعد ازان مین نے اور اُنھون نے لاش گریہم صاحب کو بگھی سے اُتار کر ایک علیحدہ
مکان مین رکھا اور عہد کیا کہ قلعے کی جانب نجانا چاہیے مگر کچھ خیال مین نہ آتا تھا کہ کیا تجویز حفاظت جان کی کرنی چاہیے
اِس عرصے مین گیرو صاحب ڈاکٹر اسپان میرے پاس خوش خوش آئے اور کہنے لگے کہ اُنکے نزدیک تھوڑے سے
سوار بگڑ کر چلے گئے اور یہ کہ اُنھون نے یہ بھی سُنا ہی کہ برگیڈیر صاحب ایک اور کسی صاحب کو اپنی بگھی مین سوار کرکے
رسالے کی لین کی جانب گئے ہین مگر یہ خبر غلط تھی کیونکہ اکثر سوار اب بھی ادھر اودھر جاتے ہوے ہمارے حاطے کے نزدیک سے
گذرتے تھے مگر ہماری جانب کوئی نہین آتا تھا اور آوازہاے پستول بھی ہوتی تھین ہمنے یہ بھی سُنا تھا کہ درصورت
برپا ہونے فساد کے ایک گروہ سوارون کا ہمارے پاس تعینات کیا جاویگا اور وہ ہمکو بحفاظت قلعے تک پہونچا دیگا
اب ہم اُس گروہ کے انتظار مین تھے مگر وقت انتظار مین گذرتا جاتا تھا اور ہمارے حاطے کا دروازہ جانب راست تو
بند تھا اور جانب چپ مثال چشمان منتظر کھلا ہوا اب ایک سوار آیا اور اُسنے روبرو دروازے کے آکر اور قرابین
دکھا کر نوکرون سے کہا کہ یہان سے چلے جاؤ ورنہ مارے جاؤگے اور کوچوان کو کہا کہ گاڑی لین مین لیجاؤ

فساد برپا کیا اور بعد از قتل کرنے اکثر صاحبون کے اور کرنے ہر طرح کی خرابی بیچ ضائع کرنے مکانات اور اسباب وغیرہ کے بجانب مشرق روانہ ہوے اور گاڑی اور بگھی وغیرہ مال یغما اپنے ساتھ لیچلے صاحبان مفصلۃ الذیل مقتول ہوے کپتان پشوب صاحب متعلقہ ۶۴ رجمنٹ ڈاکٹر گریم صاحب جرنیلی ڈاکٹر اور پادری ہنٹر صاحب مع میم و بچہ مگر برگیڈیر ڈائیڈ صاحب صرف زخمی ہوے اور باقی ماندہ صاحب لوگ مع میم اور باجے والون کے قلعہ مین جاکر پناہ گیر ہوے اور اکثر میم صاحبان اور بچون کو اُن ہی سپاہیون اور سوارون نے قلعہ تک بحفاظت پہونچا دیا جو بعد از پہونچانے کے شامل مفسدین ہو گئے تھے۔

مفسدین ایسے خونخوار ہو گئے تھے کہ اُنسے زیادہ کوئی خونریز نہوگا اُنکی تدابیر سب دشمنان عقیل کے مانند تھین مبنی نہین ہونے پائی تھی کہ سوار بطور پیرول اور سکرمشر کے تمام مقامات مین چھاونی سے قلعے تک مقرر ہو گئے تھے اور یہ صاحب لوگ جو زندہ رہے صرف خدا کی مہربانی اور اُسکے رحم سے بچے کہ اُسنے اپنی قدرت سے ایسا کیا کہ قاتلون کی گولیان سب خالی گئین معلوم ہوتا ہے کہ مفسدین نے میم لوگون کے اور بچون کے مارنے سے پرہیز کیا تھا برگیڈیر صاحب کا گمان نمک حلالی سپاہ کا آخر تک اُنکے دل مین رہا بلکہ اِسی سبب سے صاحب ممدوح بجاے بھاگنے کے آہستہ آہستہ قدم زن تھے اور اُسکا نتیجہ یہ ہوا کہ تین سوارون نے آکر تین گولیان اُنکو مارین جنمین سے ایک اُنکی پشت تک پہونچی تھی اسی وقت کپتان بالمین صاحب اور کپتان چیمبر صاحب بھی دروازے سے نکل کر بھاگے اور گولیان اُنکے چارون طرف چلتی تھین کپتان پشوب صاحب متصل قلعے کے پہونچ کر جب وہ نالے کے پار ہوتے تھے مارے گئے ایک سوار نے اُنکو پوشیدہ مقام مین بیٹھ کر تاک کر ایسی گولی ماری کہ وہ جان بر نہوے ڈاکٹر گریم صاحب جرنیلی ڈاکٹر اپنی بیٹی کو بگھی مین سوار کر کے لیے جاتے تھے کہ کچھ سوار سامنے سے آئے صاحب نے کہا مت مارو مگر وہ صاحب کو دیکھ کر خوب قہقہہ مار کر ہنسے اور گولی ماری جسکی ضرب سے صاحب مر کر اپنی بیٹی کی گود مین گر پڑے بس گریم صاحبہ یعنی بیٹی گریم صاحب نے گھوڑا دوسری جانب پھیرا اور وہان سے بھاگین اور ٹیلر صاحب کے گروہ مین اُنکو پناہ ملی مگر اُنھون نے وہان سے بھی جاکر باغ مین پوشیدہ رہنے کا ارادہ کیا اور جب وہان سے روانہ ہوئین تو چند سوار اُنکے تعاقب مین چلے اور دریا اُنکے قتل کے ہوے مگر مس صاحبہ نے بعاجزی تمام ہاتھ جوڑ کر امان جان مانگی مفسدین نے اُنکو ہاتھ پکڑ کر برگیڈیر صاحب کے بنگلے مین پہونچایا وہان بھی چند مفسد دریا اُنکی جان ستانی کے ہوے مگر جو سوار اُنکو وہان لیگئے تھے وہی درمیان مین پڑ کر اُنکو وہان سے بچا کر گارد سواران مین لیگئے جہان کمپبل صاحب موجود تھے یہان درمیان مفسدین کے درباب تقسیم روپیہ خزانے کے تکرار ہوئی اور اِس ہنگامے مین قابو کو غنیمت سمجھ کر سب صاحب لوگ بھاگے اور کمپبل صاحب کے گروہ کے ساتھ تین سوار اور ایک حوالدار ہوے اور اُنکو بحفاظت قلعے تک پہونچا دیا۔

بیان ذیل ڈاکٹر ٹیلر صاحب نے جو ڈاکٹر رسالہ نہم کے تھے اور مع اپنی میم اور بچے کے اور دختر گریم صاحب کے مرتے مرتے بچے تھے تحریر کیا ہے۔

احوال جو میرے عیال و اطفال پر اور میرے اوپر ساڑھے چار بجے صبح سے آٹھ بجے رات تک گذرا جسکے بعد ہم قلعے مین گئے تھے اور ہمنے اپنے تئین وہان محفوظ تصور کیا تھا نہایت بیکسی اور ناامیدی کا وقت تھا تفصیل اِس اجمال کی

حمد و ثنا اُس خدا کی ہے جسنے ہم پر سب طرح رحم کیا۔

طریق اور رویہ سپاہ سکھ کا بہ ایام محاصرہ لائق تعریف کے ہی اور کوک صاحب کی محنت اور کوشش دائمی بھی توصیف کے شایان ہی ان صاحب نے ہر ایک کام مین مدد دی ہی اور ویل صاحب نے سوائے نگہبانی دشمنان اپنے علم انجنیری سے قلعہ کو جہان جہان وہ کم مضبوط ہوا مستحکم کیا و نیک صاحب ہمیشہ خوش و بشاش رہتے تھے اور سکھون کا دل بڑھاتے رہتے تھے اور کوک صاحب کھانا تک پکایا کرتے تھے الغرض ہر ایک شخص نے ہمہ تن مصروف ہوکر کوشش بلیغ ہر امر مین کی ہی اور اس لیے بعوض ہمت مردانہ کے مستحق پانے ایسی چیز کے سوائے خالی شکر گزاری گورنر جنرل اور لفٹنٹ گورنر کے ہین جو پائدار اور قیام پذیر تر الفاظ دل خوش کن سے ہو۔

مہدپور

بتاریخ ۸۔ نومبر روز یکشنبہ وقت صبح فوج مجموعی مالوا کنٹنجنٹ و لاہتی روہیلے اور بکرانی مع بدمعاشان شہر بسرکردگی عملدار مہدپور حملہ آور ہوے یہ مفسد چار یا پانچ ہزار آدمی مسلح بہ بنادیق و شمشیر وغیرہ تھے اور باوجود اسقدر کمی سپاہ کنٹنجنٹ کہ صرف دو سو پچاس نفری تھی اور بیشی سپاہ مفسد جسکا ذکر اوپر آچکا ہی آٹھ گھنٹے ہنگامہ کارزار جاری رہا یعنی سات بجے صبح سے تین بجے بعد دوپہر تک لڑائی رہی آخرش مفسدین نے ہماری توپین چھین لین اور ہم سے سوائے پس پا ہونے کے اور کچھ نہو سکا اب جتنے مسلمان کنٹنجنٹ مین تھے وہ سب ہم سے منحرف ہوگئے اور مفسدین سے جا ملے کپتان ملس صاحب کمانڈنگ پیادہ کنٹنجنٹ کے جب سواران گوالیار کنٹنجنٹ کو لڑا رہے تھے اور جب کنٹنجنٹ مذکور کارہاے نمایان کر رہے تھے بہ ضرب گولی مقتول ہوے ڈاکٹر کیری صاحب ہنگام مراجعت مارے گئے اور سارجنٹ میجر روکونبل اور سارجنٹ میجر نیسن جو دونون توپخانے کے تھے وہ بھی اُسی موقع پر قتل ہوے میجر مٹس صاحب بہمراہی باقی ماندہ سپاہ دوم رسالہ گوالیار کنٹنجنٹ فوج مالوا مین آکر شامل ہوگئے اور حال تحسن صاحب کی مہم کا کچھ معلوم نہوا کیونکہ اُنکے گھوڑے کی ٹانگ وقت مراجعت ضرب گولی سے ٹوٹ گئی تھی باقی ماندہ افسرون نے جدھر امن اور حفظ جان سمجھا اودھر روانہ ہوے اس ہنگامے مین قریب ایک سو پچاس سپاہی کنٹنجنٹ کے ہماری جانب کام آئے اور قریب چار سو مفسد مارے گئے بعد از سفر کرنے ایک شبانہ روز بیچ جنگل اور جھاڑیون کے سب صاحب لوگ بمقام اوجین وارد ہوے اور یہان ایک صاحب بڑیڈ شا نامے بمشکل جان بر ہوے کیونکہ ولایتی اور دیگر مسلمانان اوجین ورپے اُنکے قتل کے تھے مگر یہ معلوم نہین کہ وجہ اس درپے قتل ہونے کی بجا تھی یا بیجا یہان سے بھاگ کر صاحب موصوف بتاریخ دہم بمقام اندور پہونچے یہان مہاراجہ صاحب نے آخر نہایت مہربانی کی پوشاک و پاپوش اور خوراک اور شراب بکثرت دی اور ہر طرح اُنکی آسائش اور آرام کے طلبگار رہے بتاریخ گیارھوین صاحب موصوف بہنگام نو اخت یازدہ گھنٹہ نصف بالا قبل از دوپہر بمقام مئو وارد ہوے اُنکی ہمراہی مین ایک صوبہ دار اور سینتیس ۳۷ جوان کنٹنجنٹ کے تھے اور اب وہ بسلامت موجود ہین۔

سیالکوٹ

بتاریخ ۹۔ جوائی فوج سیالکوٹ نے جسمین ایک بازدہم رسالہ غیر آئین کا اور ۴۶ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کی تھی

سر کے برابر سے نکل گئین اس موقع پر کبھی کبھی سکھ سپاہی جاکر اُنکی جگہ پر سے بندوقین مارتے تھے اور اُنکو دم لینے کی فرصت نہ دیتے تھے۔

تاریخ دوم ماہ اگست روز یکشنبہ۔ اِس روز دشمن سُرنگ کھودنے مین بہت مصروف تھے اور بویل صاحب نے دو اور کوک صاحب نے چار مفسد گولیون سے عین سُرنگ کے مُنھ پر مارڈالے بعد ازین حاضری کھانے آئے اور بعد حاضری پھر اپنے مقام پر جاکر قائم ہوے اور اُنکے تفنگ اندازی سے مفسد سرنگ کے پاس کمتر آسکتے تھے اب گوڈفری صاحب نے خود درخواست کی کہ مین بہ تبدیل لباس دیناپور جاؤنگا اور اُنکی درخواست سب نے منظور کی اور اُنکے بال اور مونچھین مثال مسلمانان درست کرکے اُنکو پوشاک مسلمانی جو ڈپٹی کلکٹر ہندوستانی سے لی تھی پہنائی اِن صاحب کا بچانا بہت مشکل تھا کیونکہ یہ زبان ہندی خوب صاف بولتے تھے اِس روز ہمنے دیکھا کہ مفسد بہت جلد مثال ڈاک بجانب غرب کچہری کلکٹری براہ بی بی گنج بھاگے جاتے ہین اور قریب آٹھ بجے شب کے جب ہم سونے جاتے تھے ہمنے بڑا شور وغل سُنا کہ ایک بازار مین جو ہماری شرق کی طرف واقع تھا ہوتا تھا ہم نے بغور جو سُنا تو معلوم ہوا کہ ہمارے نوکر کچھ خوش خبر لائے ہین ہمنے صرف دو آدمیون کو قریب آنے دیا اور اُنھون نے ہمکو خبر دی کہ دشمن بھاگ گئے اور اُنکو میجر ایر صاحب کے کمپو نے شکست دی یہ سُنکر ہمکو خوشی ہوئی مگر احتمال فریب کا بھی ہوا کہ شاید یہ لوگ اِس بہانے سے ہمکو باہر نکالتے ہون اِس خیال سے ہمنے ایک رسّی لٹکائی اور ایک کو اوپر کھینچ لیا اور دوسرے کو ایک چٹھی دی کہ ڈاک کی طرح جلدی اُسکو بمقام دیناپور پہونچادے عرصۂ قلیل کے بعد اکثر عیسائی زن ومرد جو مقام آرے مین رہتے تھے ہمارے پاس آئے مگر اِس ہیئت تباہ سے کہ اُنکے پاس پورا کپڑا بھی ستر پوشی کو نہ تھا یہ لوگ بروز دوم مفسدہ گرفتار ہوکر مقید ہوگئے تھے اور مفسدین نے اِس خیال سے اُنکو زندہ رکھا تھا کہ جب ہم سب بھی اُنکے ہاتھ لگ جاتے تو وہ سب کو یکجا اور یک مرتبہ قتل کرتے مگر مشیت ایزدی اور طرح پر تھی بعد ازین ہم سب مع سکھ باہر آئے اور بویل صاحب کے بنگلے پر گئے وہان ہر شی کا بُرا حال دیکھا ہر شی شکستہ تھی اور کتابین اور تصویرین اور کاغذ اور کواغذ حساب کتاب پارہ پارہ کیا ہوا تھا اور جا بجا پاشیدہ پڑا تھا پنکھے بھی سب اُتار کر توڑ ڈالے تھے چونکہ تضیع اوقات واجب نہ تھی اِس لیے ہم بالاخانے پر گئے اور وہان سے توپین اور جسقدر بارود موجود تھی لاکر اپنے مقام پر رکھی اور وہ مکان جسمین سے اُنھون نے سرنگ لگائی تھی اُسکو مسمار کردیا اور اُنکی سرنگ کو توڑ دیا بعد ازین اپنے مقام پر آکر بہ آرام تمام شب بسر کی۔

تاریخ ۳۔ اگست روز دوشنبہ اِس روز بعد از پینے قہوہ اور چاے کے ہمنے دیکھا کہ کیلی صاحب اور نکولس صاحب جو مقام بکسر مین رہا کرتے تھے گھوڑون پر سوار ہمارے احاطے مین چلے آتے ہین اُنکو دیکھ کر ہمنے تین چیئرز خوشی کی ماریں اور نیچے اُتر کر دروازہ کھولدیا یہ دونون صاحب اندر آئے اور بخوشی تمام ملے دیک صاحب اور کوک صاحب دونون گھوڑون پر سوار ہوکر میجر ایر صاحب کے کمپو کو جو اُس پار بر باس ندی کے بفاصلہ قریب پانچ میل کے مقام آرے سے پڑا تھا چلے کمپوے مذکور مین سب صاحب ایسی نہایت خوش دلی سے ملے بعد ازین وہان سے کوچ ہوا اور یہ دونون صاحب بھی فوج کے ساتھ مقام آرے مین واپس آئے اِسی طرح بعد از محاصرہ سات دن کے ہم بتاریخ ۳۔ ماہ اگست ۱۸۵۷ء بہ ہوے

ایسی تفنگ زنی کی کہ سوائے دو توپون کے اور سب بنا دیق وغیرہ اُنکی بند کر دین مگر توپین بمثل روزہاے گذشتہ چلتی رہین ہماری چونکہ پانی کم ہوگیا تھا ہم کھودنے ایک نئے چاہ کے مین مشغول ہوے اور ہمارے سکھون نے دس گھنٹے مین اٹھارہ فٹ عمیق کنوا کھود کر طیار کر دیا اور اِس چاہ مین نہایت شیرین اور بکثرت پانی نکلا اِس عرصے مین مفسدین نے اکثر ترغیبین سپاہ سکھ کو دین کہ ہتھیار رکھدو اور صاحب لوگون کو سپرد کر دو مگر اُنھون نے ایک نہ مانی اور اُنکو جواب بدشنام دیا اور ثابت قدم اور خوشدل رہے اور مانند صاحب لوگون کے جنکی رفاقت مین وہ تھے کسی سے خوف نہ کرتے تھے بعد محاصرہ ہونے آج کے اول مرتبہ ہم مین سے کئی صاحبون نے غسل کیا اور دن مین ہم لوگ بویل صاحب کے باغ مین حملہ کر کے گئے اور وہان سے پانچ بھیڑیان لائے اور فوراً اُنسے فوج کر کے تقسیم کر لین بوقت صبح ایک سکھ سپاہی قرابین اور تلوار لیے ہوے ہماری دیوار کے پاس کسی طرح آگیا اور آکر خواستگار اندر آنے کا ہوا چونکہ اُسنے بیان کیا کہ مین اُس فوج کے ساتھ تھا جو کمک کو آتی تھی اِس لیے ہمنے تیغا کھول کر اُسکو اندر قلعے کے بار دیا اُسنے سب حال فوج کمک کی شکست کھانے کا اور اُنکی تعداد نفری اور مقام جنگ کا بیان کیا یہ سب حال سُنکر ہمنے آیندہ جلدی کمک کے آنے کی توقع منقطع کر دی اور عزم مصمم لڑکر مر جانے کا کیا قریب شام کے ہمارے دل پھر از خود محظوظ ہوے اور فکر ہمارے دل سے دور ہوگئی ہم زمین پر دراز ہوکر سکھون سے ادھر اودھر کی باتین کرتے ہوے سو گئے۔

بتاریخ ۳۰۔ روز جمعہ آج مفسدین نے توپ مورچال سے ہٹاکر بالاخانہ بنگلہ بویل صاحب پر قائم کی اور اُنکے سامنے روک ایک دیوار کی تھی اِس توپ سے اُنھون نے گولہ رانی کی مگر ہمارا کچھ نقصان نہوا صرف ایک گولہ دروازۂ کمرے مین لگا تھا اور اُسکو توڑ کر دالان مین سیدھا چلا گیا اِسی طرح کئی گولیان بھی اندر آئین مگر سوائے سوراخ کرنے دروازے اور کچھ نقصان ہمارا نہ کیا اب مفسدین نے توپ آہنی جانب شرق سے لاکر عقب بنگلے پر نصب کی اور اپنے سامنے دیوار باغ بطور روک رکھی اور اُس دیوار مین ایک سوراخ کیا اور اُسکی راہ گولہ مارنا شروع کیا اُنکے گولے دیوار قلعہ پر لگتے تھے مگر دیوار مین ایک نشان سا پڑ جاتا تھا اور گولہ اُس سے رُک کر نیچے گر پڑتا تھا اب دریافت ہوا کہ دشمن ایک مکان سے جو عقب قلعہ مین واقع تھا سُرنگ لگاتے تھے یہ خبر سُنکر ہمنے بھی ادھر سے سُرنگ لگانی شروع کی کہ اُنکی سرنگ کو بیکار کر دین اِس کام مین ہم سب بخوش دلی و بے تردد مشغول تھے مگر ایک یا دو روز کے بعد سُننے اِس خبر کے کہ اب سُرنگ لگتی ہی سپاہ مفسد کہین کہین قرب وجوار مین نظر آتی تھی اِس لیے ہمنے ایک دیوار خام چار فٹ بلند اوپر بالاخانے کے تعمیر کی اور اُسمین سوراخ رکھے اور اُن سوراخون کی راہ مفسدین پر ایسی تفنگ زنی کی کہ وہ نزدیک آکر سرنگ نہ کھود سکے بوقت شب ہم سب پھر حسب دستور قدیم اپنے اپنے مقام پر سونے کو گئے۔

اور بتاریخ یکم اگست روز شنبہ آج کے روز کوئی امر لائق تحریر کے وقوع مین نہین آیا صرف یہ کہ دشمن توپون سے گولہ رانی کرتے رہے آج دو باقی ماندہ بھیڑ بھی سکھون مین اور ہم مین تقسیم ہوئین صبح کو بویل صاحب اور کوک صاحب نے تیغے کے برابر جاکر چند مفسدین کو غلولہاے تفنگ سے زخمی کیا اور یہ صاحب بھی بہت بچ گئے کیونکہ کئی گولیان دشمنون کی اُنکے

للانصب کی اور ایک اور ضرب لاکر ہمارے شرق کی طرف لگائی اور اُنسے گولہ رانی شروع کی مگر اُنکا فن گولہ اندازی کا کامل نتھا اسواسطے اکثر گولے بالا بالا جاتے تھے اور بعضے دیوار کو لگ بھی جاتے تھے مگر اُس سے چندان نقصان نہوتا تھا اور اِس روز بنادیق کم کام مین آئین صرف توپ ہی چلتی رہی ایک ہمارا سکھ سپاہی مجروح غلولۂ بندوق سے ہوا یہ شخص قریب سورج کے جو دیوار مین واسطے تفنگ زنی کے کر رکھا تھا کھڑا تھا کہ گولی آکر اُسکے سر مین پیچھے کی طرف گردن سے اوپر لگی مگر ڈاکٹر بال صاحب نے اِس حکمت سے اُسکا معالجہ کیا کہ اب وہ اپنے رفیقون کے ساتھ کار سرکار مین مصروف اور سرگرم ہے اب دشمنون نے یہ چاہا کہ ہماری دیوار مین بجانب شرق وجنوب شق کردین اور بیچ پناہ دیوار کہنہ کے جمع ہو کر اِسکی تدبیر مین تھے کہ ہمارے سکھ سپاہیون نے اُنپر حملہ کیا اور بندوقین مارین ایک سکھ نے دلیری کرکے جو شق کہ دیوار مین ہوا تھا اُسکو زیادہ کرکے دو عدد بیلچہ اور کلھاڑی دیگر جنسے وہ کھودتے تھے اندر کھینچ لی جس سے بعد ازین بہت کام برآمد ہوا اب باقی ہمارے پاس کم پانی رہا اور کھانا بھی کم وزن ملنے لگا صرف دال اور چاول اور قدرے چنے کھانے کو ملتے تھے اور نمک نہ رہا تھا ہم تدبیر حزم اور احتیاط کی جو ضرورت تھین عمل مین لاکر خواب کرنے اپنے اپنے مقامون پر گئے اور ہم مین سے چار صاحب لوگ اور جسقدر سکھ سپاہی منظور ہوتے تھے ہمیشہ جاگا کرتے تھے اور اِنکی تبدیلی دو دو گھنٹے بعد ہوا کرتی تھی۔

تاریخ ۲۸۔ روز چہارشنبہ قریب چھ بجے صبح کے ہوگل واسطے جمع ہونے تمام فوج کے بلند آوازہ ہوا اور تینون رجمنٹ آکر پریٹ پر جمع ہوئین اُنکی وردی بھی اُنکے جسم پر تھی مگر پائجامے وردی کے نہ تھے سوا اِنکے سو آدمی اور بھی اور دو ہزار آدمی گورسنگھ کے موجود تھے آٹھ بجے گورسنگھ مذکور ایک تام جام یعنی ہوادار پر سوار آیا اور ملاحظہ اپنی فوج نمک حلال کا کرکے احکام ضروری دیے بعد ازین سب سپاہی بجانب شہر روان ہوے اور پانچ سو آدمی ہماری حفاظت اور نگہبانی کو وہان رہ گئے جسوقت یہ سب فوج جمع ہوئی تھی اُسوقت ہمکو کمال اندیشہ ہوا تھا کہ اب ہمارا اخیر روز زندگانی کا آگیا کیونکہ ایک گروہ بیشمار مفسدین کا جمع تھا اور ہم یہ سمجھ چکے تھے کہ سب ملکر ہمارے قلعے پر حملہ آور ہونگے اور زینہ وغیرہ لگاکر ہم سب کا کام تمام کرینگے مگر ہماری خوش نصیبی سے یہ نہوا اِسی اثنا مین فیلڈ صاحب بویل صاحب کوک صاحب لوئن صاحب اور والیرین صاحب نے جو ہم سب مین فن بندوق رانی مین قادر انداز تر تھے اپنے اپنے موقع کی جگہ پسند کرکے نشانے لگا رکھے تھے اور مفسدین نے بنگلہ بویل صاحب پر جاکر اُسکے گوشہ ہاے جنوب و شرقی وجنوبی غربی پر مورچال قائم کیے اور توپ برنجی اُسپر قائم کین اور دمدمے میز اور الماری وغیرہ کا انبار کرکے طیار کیے اور اِن مورچال سے اب گولہ رانی شروع کی۔

تاریخ ۲۹۔ روز چہارشنبہ قریب ایک بجے بعد نصف شب کے خوب آواز بندوقون کی بفاصلہ قریبا ایک کوس کے گوش زد ہوئی اس سے ہمنے جانا کہ ہماری مدد قریب آپہونچی مگر ہمکو ابھی اور سختیان اُٹھانی باقی تھین کیونکہ آواز مذکور شدہ شدہ موقوف ہوگئی اور ہمکو یقین ہوا کہ ہمارے دوستون کو شکست ہوئی ہوگی اِس سبب سے کہ مفسدین یہان بکثرت جمع تھے اِسیسے وقت مفسدین نے ہم پر بھی حملہ کیا مگر ہم ہر وقت ہوشیار رہا کرتے تھے اور ہم نے

شریک ہوگئے اور سرغنۂ مفسدین کو اپنے ہتھیار بطور نذر دکھلائے سپاہیان مذکورین نے نشان خزانے کا بھی دیا اور ہمارا مقام بھی بتلادیا اور ہیو گل بجا اور قریب دو ہزار آدمی مفسد ہماری جانب آئے مگر ہم چند آدمیون نے اُنکو متعجب اور ناچار کردیا آخرش سوائے واپس جانے کے اور کچھ اُنسے نہو سکا چند مفسدین نے درختون کی پناہ لی اور بعضے بویل صاحب کے بنگلے مین جاکر پناہ گیر ہوے کچھ جنوب کی جانب اور کچھ شمال کی طرف چلے گئے اور سب طرف سے ہم پر گولیان برسانی شروع کین مگر اُنسے ہمارا چندان نقصان نہوا قریب ایک بجے دن کے مفسدین نے پھر ہماری قیام گاہ پر حملہ کیا اور وہی نتیجہ پھر اُٹھایا یعنی شکست کھاکر بھاگ گئے اب اُنھون نے اور تدابیر ہمارے قلعے سے نکالنے کی کین اور وہ یہ تھی کہ ایک گاڑی بھر کر بانس اور گھاس لائے اور پانچ یا چھ تھیلی فلفل سرخ کی اُسمین رکھکر بجانب شرق قلعے کے بفاصلہ ۳۰ گز ہم لوگون سے انبار کرکے اُسمین آگ لگادی دھوان گھاس وغیرہ کا اور بو فلفل سُرخ کی سے دم بند ہوتا تھا مگر ہماری خوش نصیبی سے اُسوقت ہوا شرقی بہ تیزی تمام چلنی شروع ہوئی اور تمام دھوان وغیرہ سب مکان کے اندر کمرے مین سے اُڑگیا ایک حوالدار رجمنٹ کا نزدیک ایک درخت کی اوٹ مین کھڑا ہوکر سپاہ کو کہہ رہا تھا کہ حملہ کرو اور ہم لوگون کو بدشنام یاد کر رہا تھا کہ فیلڈ صاحب خطرۂ جان کرکے اوپر بنگلے کے گئے اور وہان سے ایسی گولی ماری کہ حوالدار مذکور مرگیا چند آدمی جو اُسکے پاس کھڑے تھے اُنھون نے لاش کو اُٹھاکر آگ مین ڈال دیا اور اِسطرح اُس آگ مین شعلہ ور اور منغفن کیا اب ایک گھنٹے کی مہلت ہوئی یعنی ادھر سے کوئی گولی نہ چلی اِس عرصے مین ہم لوگون نے کچھ بسکٹ کھائے اور پھر شراب پی قریب پانچ بجے شام کے مفسدین بہ مرتبہ سوم حملہ آور اور پس پا ہوے بعد ازان تمام شب گولہ رانی موقوف رہی ویک صاحب نے شب کو پہرے وغیرہ مقرر کیے اور تمام روز نہایت تحمل اور مردانگی سے کام کیا تھا اور کہتے تھے کہ تم سب ناامید اور دل شکستہ نہو اِس قلعے مین ایسے ایسے شیر دل اور مردانہ آدمی ہین کہ اُنکا مغلوب کرنا آسان نہین اور وہ ایسے نہین کہ ہم غفیر مفسدین خون تشنہ کی دیکھ کر خوف زدہ یا دل باختہ ہون اور دیکھو تمنے کئی مرتبہ دلیری اور مردانگی مفسدین کی آج بھی دیکھ لی ہے غرض کہ سب پہرے والے تو اپنے اپنے مقامات پر تعینات ہوے اور مابقی قدرے آرام لینے اپنے قیام گاہ پر گئے ہمارے پاس ایک یا دو چٹائی یعنی بوریہ فرش تھے اِسواسطے ہم اکثر لوگون مین سے خالی زمین پر سوئے اور خشت بجاے بالش کے سر کے نیچے رکھی شب کو کوئی امر لائق تحریر وقوع مین نہ آیا مگر مفسدین کبھی کبھی ایک دو گولیان ہمارے مکان کے برآمدے پر مار دیتے تھے تاکہ ہم غافل نہوجاوین جو حملے مفسدین نے ہمپر کیے تھے اُنمین اُنکے قریب تیس آدمی مقتول اور مجروح ہوے تھے اور ایک شخص درخت پر چڑھ کر ہماری طرف جھانکتا تھا کہ اِسمین ہماری ایک گولی نے اُسکو درخت سے زمین پر گرادیا اور وہ تین روز تک تڑپتا رہا اور بعد تین روز کے مرگیا جب تک وہ زندہ تھا مگر اُسکی طاقت نشست برخاست کی طاق ہوگئی تھی اکثر دیکھنے مین آیا کہ جانوران گوشت خوار مثل زاغ وزغن اُسکا گوشت نوچ نوچ کر کھاتے تھے اور کبھی وہ دست و پا اُنکے اُڑانے کو ہلاتا بھی تھا مگر چونکہ طاقت کافی اُنکے اندفاع کی نہ رکھتا تھا اِسواسطے اُنکو دور نہ کرسکتا تھا۔

تاریخ ۲۷- روز سہ شنبہ اِس روز وقت صبح مفسد ایک برنجی توپ چھوٹی لائے اور بویل صاحب کے بنگلے پر

اُنھون نے یہ تجویز کی کہ بویلیٹ صاحب بارک ماسٹر کے بنگلے مین پناہ گیر ہون کیونکہ بنگلہ مذکور ہر طرح مضبوط اور جنگی بنایا گیا تھا اور اُسمین رسد وغیرہ بھی جمع تھی اور یقین تھا کہ وقت ضرورت اُسمین حفاظت جان بھی ہوگی چونکہ صاحبان متعلقہ سڑک آہنی کو خبر اِس فساد کی نہین پہونچی تھی اِسواسطے کوک صاحب نے خود درخواست دی کہ مین جاکر اُنکو لے آتا ہون اور جاکر مین صاحب اور ڈاکٹر صاحب اور مین صاحب کو جنکا بنگلہ ساڑھے تین میل کے فاصلے پر مقام آرے سے تھا اطلاع دی اور مین صاحب کو مع میم اور بچے کے بہ سلامت لے آئے مگر جب قریب بنگلے کے پہونچے تو اُنھون نے دیکھا کہ دھوان اِس جانب دریا سے بکثرت اُٹھتا ہی یہ دیکھکر اُنھون نے مصلحت آپسمین سمجھی کہ موضع عنایت مین جو قریب لین سپاہ کے واقع تھا جاکر پناہ گزین ہون اور اُنکو یہ توقع تھی کہ اُنکے ملازم اُنکو وہان بچا رکھینگے اور ملازمین نے بھی اُنکی توقع کو قوی کیا اور کہا کہ ہم تمکو بچاوینگے اور موضع مذکور مین کچھ اندیشہ نہین ہی اور ویکٹر صاحب نے بھی بہ صلاح ملازمین یہ ہی صلاح مستحسن سمجھی کہ مع میم صاحبہ اور پانچ بچون کے موضع مذکور مین جاگزین ہون الاملن صاحب مع میم صاحبہ اور پانچ بچون کے بجانب برار گھاٹ جو آٹھ میل آرے سے برلب دریاے گنگ واقع ہی روان ہوے اور وہان سے بہ سلامت دیناپور پہونچ گئے چونکہ اُس روز مفسدین کے آنے کا امکان نہ تھا اِسواسطے کوک صاحب پھر موضع عنایت مین گئے اور مین صاحب کو مع میم صاحبہ اور بچے کے آرے مین لے آئے صاحب موصوف نے ڈاکٹر صاحب کو بھی بہت فہمائش آرے آنے کی کی تھی مگر اُنھون نے کچھ نہ مانا اور اپنے ملازمون کے کہنے سے مقام مذکور ہی مین رہے مین صاحب وغیرہ کو مع ولسن صاحب اور اُنکی میم کے جو اُسی روز وارد آرہ ہوے تھے روانہ گھاٹ کیا اور وہان سے صاحبان ممدوحین بحفاظت حافظ حقیقی بہ سلامت مقام دیناپور مین پہونچ گئے اگرچہ اُنپر راستے مین بہت تکلیف اور سختی گذری مگر جان بہ سلامت رہے۔

ایک صاحب حال اِس مقام کا اِسطرح بیان کرتے ہین کہ بعد از کھانا کھانے کے بنگلہ بویل صاحب مین ہم سب بتفصیل ذیل قلعہ مین جاکر شب باش ہوے اور ہم نے تمام شب بہ آرام تمام بسر کی تفصیل یہ ہی یعنی نٹل ڈیل صاحب ویک صاحب کوم صاحب کولون صاحب بویل صاحب فیلڈ صاحب کوک صاحب ہیلی صاحب انڈرسن صاحب نیٹ صاحب ڈی کوسٹا صاحب ڈی سوزا صاحب گوڈفری صاحب ڈلیرن صاحب ہویل صاحب اور سید عظیم الدین حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر مع سپاہ سکھ غرض کہ یہ سب صاحب بہ آرام تمام شب قلعے مین رہے بروز دوم یعنی بتاریخ ۲۷ وقت صبح چونکہ مفسدین اب تک نہین آئے تھے ہم سب باہر قلعے کے آئے اور حاطے مین چاے پی رہے تھے کہ خبر اِس امر کی ہمارے پاس آئی کہ گورسنگھ کے آدمیون نے آکر بویل صاحب کے سائیسون کو مارا اور گھوڑے صاحب کے چھین کر لے گئے یہ خبر سُنکر ویک صاحب مع چند دیگر صاحبون کے اور سکھون کے طیار ہوے کہ جاکر گھوڑے چھین لاوین اِس عرصے مین ایک چپراسی نے آکر خبر دی کہ سپاہ مفسد بازار مین آگئی لابد اب تضییع اوقات مناسب نہ تھی اِسواسطے ہم سب قلعہ مین گئے اور دروازہ ہاے قلعہ کو اندر سے تیغا کر دیا اور چار گھوڑے ایک احاطہ متصل بنگلہ مین جو بجانب شمال واقع تھا طیار رہے چند ساعت ہمکو گذری تھی کہ مفسد بسرکردگی صوبہ دار بہادر احاطہ کچہری کلکٹری مین جاتے ہوے نمودار ہوے اب وقت چھ بجے کا تھا اور سپاہ نجیب جنمین سے ۵۰ نفری مقام آرے مین موجود تھی استقبال مفسدان کرکے اُنکے

ایک طرف تو یہ حال تھا اور جانب دیگر مقام ہذا کے ۲۱ رجمنٹ کو حکم ہوا تھا کہ اپنی لین سے باہر آکر صف آرا ہون اور جب وہ پکارے گئے تو کئی سپاہی غیر حاضر تھے اور اُنکے اکثر اسلحہ بھی موجود نہ تھے بعد ازین فوراً دوبروے توپخانہ اور بحاضری سپاہ دوم رجمنٹ گورہ سپاہ ۲۱ رجمنٹ ہندوستانی کے ہتھیار چھین لیے اس عرصے مین کوئی علامت فساد کی ۴۰ رجمنٹ ہندوستانی سے ظاہر نہین ہوئی ہرچند بعض بعض شخص یہ کہتے ہین کہ جب ۲۱ رجمنٹ کو حکم لین سے باہر آنے کا ہوا تھا اُسوقت ۴۰ رجمنٹ بھی خود بخود بدین ارادہ طیار ہوئی تھی کہ درصورت ضرورت اور موقع وقت کے وہ بھی شامل رجمنٹ ۲۱ ہو جاویگی مگر ۴۰ رجمنٹ مین اتفاق کل سپاہ غیر ممکن تھا لیونکہ اُسمین اکثر سپاہی تو قوم یہودی تھے اور باقی پوربیہ اور یہ امر راست اور درست ہی کہ اُسمین بھی دوسو سپاہی پوربیہ تھے مگر یہ دوسو نفر موجودگی باقی ماندہ سپاہ رجمنٹ مذکور کے جو اُنسے درباب فساد کے کبھی متفق نہوتے کوئی امر مفسدانہ ظہور مین لاتے۔

کپتان صاحب پولس نے بفور فرار ہونے چند سپاہ ۲۱ رجمنٹ اپنی سپاہ پولس کو اُنکے تعاقب مین روانہ کیا اور روز دوم وہ دس سپاہی گرفتار کرکے لائے اُنمین سے سات کو پھانسی ہوئی اور تین توپ سے اُڑا دیے گئے جسوقت ان سپاہیون کے گلے مین پھانسی ڈالی وہ رو دئے اور خواستگار امان جان کے ہوے اور یہ عذر کیا کہ یہ ہمارا پہلا قصور ہی اور ہم بخوف تو یہا جو ہمارے سامنے نصب کی گئی تھین بھاگ گئے تھے مگر کمبختون کو یہ یاد نہ رہا کہ وہ مسلح بھاگے تھے اور اُنھون نے سپاہ پولس کا مقابلہ کیا تھا سوائے اُسکے ایسے سپاہی جو صرف توپ کو دیکھ کر بھاگ جاوین اُنکا قتل بھی بعلت نامردانگی واجب اور لازم ہی توپ سے اُڑانے کا موقع لائق دیکھنے کے نہین ہوتا جب مجرمون کو توپ سے باندھا تو اُنکی زبان سے ایک حرف بھی نہ نکلا اور جسوقت حکم ہوا اُسی وقت پارچہ ہاے گوشت اُڑتے ہوے نظر پڑے بعضے اعضا تڑپتے ہوے ۴۰ رجمنٹ کے سامنے گرے جسکے دیکھنے سے اکثر دلون مین ایسا اثر پیدا ہوا کہ بہت آدمی حالت غشی مین گر گئے سر اور شانے مجرمون کے توپ سے بندھے رہے اور آنکھین اُنکی پتھرا کر ایسی ہو گئی تھین جیسے کسی آسیب یا بھوت کی آنکھین ہوتی ہین۔

آرہ

رجمنٹ ۷۰ مقیم مقام دیناپور ۲۴ - ماہ اگست تک خیر خواہ مشہور تھی مگر اُس روز بوقت نو اخت دو گھنٹہ بعد دوپہر سب سپاہی اپنے اپنے ہتھیار باندھ کر روانہ بطرف دریاے سون ہوے اور شبانہ شب وار دبر کنار دریاے مذکور ہوے بروز دوم یعنی یکشنبہ وقت صبح تمام عمارات متعلقہ مردمان سڑک آہنی جو برلب دریاے مذکور واقع تھین شعلہ ور نظر آئین اور ایک چٹھی ڈیک صاحب مجسٹریٹ کے پاس کسی شخص مقیم دیناپور کی بہ اطلاع اس امر کے آئی کہ آج یعنی بتاریخ ۲۴ سب سپاہ تینون رجمنٹ کی فساد برپا کریگی سوارون نے اور اور اشخاص نے بھی خبر دی کہ سپاہ مفسد دوسرے کنارے پر آگئی اور غارتگری اور آتش زنی ہنگامہ کر رہی ہی یہان خوبی قسمت سے پینتالیس سپاہ سکھ اور چار افسر ہندوستانی بمقام آرہ اُنکے پاس تھے اور صاحب مجسٹریٹ نے اِن سب سپاہیون کو حکم دیا کہ صاحب جج کے حاطے کو جاکر مضبوط اور محفوظ کرین اِس عرصے مین ڈلیپین صاحب اور ہویل صاحب اسسٹنٹ گھوڑا دوڑاتے ہوے آئے اور آکر خبر دی کہ سپاہ مفسدین نے ایک کشتی اپنے قبضے مین کرلی ہی اور اُسمین تھوڑے تھوڑے سپاہی سوار ہوکر اس کنارۂ دریا کے آتے ہین اور کل مفسدین کی تعداد قریب دو یا تین ہزار کے بتلائی چونکہ سب ساکنین اِس شہر کے ایکجا جمع ہو گئے تھے

راہ سے بسمت مقام بیورراہی ہوے بعد از طے کرنے ۱۰ میل کے صاحبان مفرورین افسران ۳۰ رجمنٹ ہندوستانی سے جو قبل از صاحبان مذکورین چھاونی نصیر آباد سے مفرور ہوے تھے ملاقی ہوے اور یہان کرنیل پینی صاحب نے بباعث ہجوم افکار اور گر پڑنے گھوڑے سے جان بحق تسلیم کی باقی ماندہ صاحبان راستے مین نہایت تکلیف از طرف خورد و نوش اٹھا کر اور اکثر خطرات سے بمشکل جان بچا کر بتاریخ ۳۰ ماہ مئی ۱۸۵۷ء بوقت نواخت ۱۱ گھنٹہ روز وارد مقام بیورہوے اور آیندہ تکلیفات سے خیلے محفوظ رہے۔

کرانچی

اس مقام مین بھی ویسا ہی اندیشہ لوگون کے دل مین غالب ہوا تھا جیسا اکثر مقامون مین جنکا ذکر سابق ہو چکا ہے پیدا ہوا تھا بتاریخ ۱۳ ستمبر علامات انحراف ظاہر ہوے گو تدابیر مستحکم حکام وقت سے علامات مذکورہ بہت جلد رفو ہو گئی تھین۔

بروز یکشنبہ بہنگام گیارہ یا بارہ بجے شب کے میجر میک گریگر صاحب کمانیر ۲۱ رجمنٹ ہندوستانی کو ایک حوالدار اور دو اور شخصون نے آکر اطلاع دی کہ فوج مین کچھ فساد ہونے والا ہے اور اگر تدابیر مستحکم عمل مین نہ آئین تو اسی شب فساد عظیم برپا ہوگا میجر صاحب نے اسکی اطلاع فوراً جنرل صاحب کو کی اور توپخانہ اور جسقدر گورے دوم رجمنٹ شاہی کے موجود تھے چشم زدن مین طیار ہو کر میدان مین آگئے خبر اس طیاری کی ایسی جلدی مشتہر ہو گئی جیسے کہ آگ ہوا سے پھیل جاتی ہے اور تمام شہر مین تہلکہ مچ گیا اب سوائے اسکے اور کوئی آواز گوش زد ہوتی تھی کہ کہین سے آواز گاڑی کی اور کہین سے آدمیون کے چلنے کی آتی تھی اور کسی طرف سے گھوڑون کی ٹاپ کی اور کسی جانب سے توپون کے پہیون کی کان مین آتی تھی افسر لوگ گھوڑون کو پاشنہ ڈال کر سانکنین کو اس حال سے اطلاع کرتے تھے لوگون کو گمان قبل از اس واردات کے بھی اس سرکشی کا نہ تھا اور اسی سبب سے یکایک جو یہ موقع ظاہر ہوا تو انکے دلون مین تردد اور ہراس از حد پیدا ہوا خیر خواہ لوگون کو فوراً اطلاع اس سرکشی کی دی گئی مگر انکو نوبت مکان محفوظ بنانے کی نہ آئی اسواسطے چند اشخاص تو توپخانے کے کوارٹر گارد مین اور بعضے فیوزلیر کے مکان گارد مین بھاگ کر پوشیدہ ہوے بعضے اول رجمنٹ گورہ کی ڈپو مین جا چھپے اور جو لوگ واقف اور ہوشیار تھے وہ گودام میگزین مین متواری ہوے مگر ایک بڑا گروہ جسمین اکثر میم لوگ تھین جا کر مکان مس کوٹ دوم رجمنٹ گورہ مین پناہ گیر ہوا مگر یہ مکان محفوظ اور لائق پناہ دہی کے نہ تھا کیونکہ اسمین دروازے اور دریچے بکثرت تھے لیکن خوف اور ہراس مین ہوش لوگون کے بجا نہین رہا کرتے اور اسوقت مس کوٹ مین عجب کیفیت گذرتی ہوگی جو میم لوگ اپنے مکانون سے گھبرا کر بھاگی تھین انمین سے کسی کے پیر مین تو جوتا بھی نہ تھا اور کوئی پوشاک شب خوابی ہی پہنے ہوے بھاگی آتی تھی کوئی کسی طرح اور کوئی کسی ہیئت سے چلی آتی تھی غرض کہ یہ عالم بھی دیدنی تھا اور صاحب لوگ پائجامہ شب خوابی پہنے ہوے اور بنادیق اور شمشیر وغیرہ ہاتھون مین لیے ہوے اسی طرح چلے آتے تھے جیسے ترک دشمنون کے قتل پر آمادہ ہوتے ہین اور بہ نظر اسکے کہ لوگون پر کچھ ہراس ثابت نہو انگریز چورٹ پی رہے تھے اور برانڈی اور پانی مخلوط کر کے استعمال مین لاتے تھے اور اسکے نشے مین خود ہتھیار یعنی شمشیر وغیرہ کو حرکت دیتے تھے تو ایک عالم رستخیز نمودار ہوتا تھا

ہندوقین سرکین مگر کسی کو زخم بھی نہ پہونچا فتوک صاحب اور ہارکورٹ صاحب اور ہوڈ صاحب اور اندروصاحب بسلامت مقام اجمیر مین پہونچے کرنیل بینی صاحب کمانیر رسالہ راستے مین ہیضہ آتے ہوے گھوڑے سے گر کر مر گئے۔

ایک وقائع نگار احوال اس مقام کا اسطرح تحریر کرتے ہین کہ جب فساد میرٹھ وغیرہ مین ہوا اُسکے بعد فوراً نائرہ ہنگامہ پردازی اس نواح مین بھی شعلہ ور ہونے لگا اور اول فساد ان اضلاع مین جو ہوا وہ اس مقام نصیرآباد مین ہوا تھا اور حسب دستور جیسے جو امر ہونے والا ہوتا ہے اُسکے علامات اول ہی نمودار ہوتے ہین ویسے ہی اس بلوے کے بھی علامات یعنی ناخوشی اور نارضامندی سپاہ کی تمام باشندگان مین مشہور ہوئی اس شہرت کے باعث سے جو تجاویز ممکن تھین وہ عمل مین آئین یعنی اول بمبئی لانسر کو حکم ہوا کہ شب کو مسلح رہا کرین اور کچھ اُنمین کے چھاونی مین گشت کیا کرین اور توپین تمام شب بلکہ ہر وقت کسی ہوئی رہتی تھین اور اُنمین گراب بھری ہوئی رہتی تھی اور گولنداز گو ہندوستانی تھے مگر اُنکی وفاداری اور نمک حلالی پر اعتماد تھا۔ ۲۵ گورہ - ۸۳ رجمنٹ شاہی اور کچھ گولنداز گورے مقام ڈیسا سے جو قریب دو سو میل کے فاصلے پر نصیرآباد سے بجانب جنوب واقع ہے طلب ہوے ان تجاویز سے گونہ اطمینان باشندگان چھاونی نصیرآباد کا ہوا تھا مگر بتاریخ ۲۸ - ماہ مئی بوقت نو ساعت ۳ گھنٹہ سہ پہر فوج ہندوستانی نے جسمین ۱۵ اور ۳۰ رجمنٹ تھی بلوہ شروع کیا اور سب سپاہ اپنی لین سے باہر نکلی اور بندوقین بھر کر اپنی لین کے آگے کالم بنا کر کھڑی ہوئی اس عرصے مین کچھ سپاہ مفسدان رجمنٹ کی بجانب توپخانۂ ہندوستانی گئی اور وہان گولندازون کو ترغیب دیکر سب توپین اپنے قبضے مین کرلین شروع بلوے مین تو اکثر سپاہی ان دونون رجمنٹ کے تابعدار اور فرمان بردار معلوم ہوے اور اُنھون نے اپنے افسرون کے تمام احکام کی تعمیل بھی کی مگر جب اُنکو حکم ہوا کہ اپنی رجمنٹ والون پر جنھون نے قبضہ توپون کا کرلیا تھا فیر کرین اُنھون نے اس حکم کی تعمیل نہ کی کیونکہ اُنکا یہ ارادہ تھا کہ آخر کو مفسدین کے شامل ہونگے یہ حال دیکھ کر افسران انگریزی کو اور کوئی امر سوائے واپس آنے کے اپنی فوج مین سے باقی نہ رہا اور جب وہ واپس آئے تو سپاہ نے بہت شور و غل کیا اور کچھ کچھ بدزبانی بھی کی اور گولیان بھی اُنپر چلائین بعد بلوے کے چند لمحہ مین تمام اول بمبئی لانسر طیار اور مسلح ہو کر اور کالم جنگی باندھ کر بجانب توپخانہ پاشنہ کوب روانہ ہو کر جب نزدیک پہونچے تو توپخانے سے ایک ایک فیر اُنپر ہوئی اُدھر سے حکم حملہ کرنے کا ہوا اور توپخانے پر حملہ ہوا تو دپ ششم نے بسرکردگی کپتان سپوٹس وڈ صاحب کے حملہ کیا اور اُنکے بعد اورون نے بھی اپنے اپنے افسر کے ماتحت توپخانے پر حملہ کیا مگر توپون نے ایسی بارش آہن کی کہ بہت آدمی اور گھوڑے غرق دریاے فنا ہوے بلکہ امید فتح کی منقطع ہوگئی تھی اسپر کرنیل بینی صاحب نے حکم تعاقب تبدیل کرکے حکم مراجعت کا صادر فرمایا اور تمام سپاہ اس ترکیب سے ہٹتی ہوئی واپس آئی کہ اگر مفسدون کا تعاقب کرتے تو کچھ فائدہ نہ اُٹھاتے اس ہنگامے مین گورنٹ نیوپوری صاحب کئی گولیان کھاکر جان سے سیر ہوکر زمین پر گرے اور مفسدین نے اُنکی لاش کو بہ ضربات شمشیر پارہ پارہ کرڈالا کپتان سپوٹس وڈ صاحب بھی عین ہنگامے مین کام آئے اور کپتان پوچ صاحب اور کپتان ہارڈی صاحب دونون زخمی ہوے بعد ازین مفسدین نے بنگلہ ہاے انگریزان جلانا شروع کیا اور عرصۂ قلیل مین تمام چھاونی نصیرآباد شعلہ ور تھی وہ صاحب لوگ جو آتش فنا سے محفوظ رہے تھے بجانب مقام اجمیر روانہ ہوے اور کشتہاے مزروعہ اور کوہ ہاے گرد نواح کی

چودہ رجمنٹ ہندوستانی مقیم مقام ہذا نے علامات فساد ظاہر کیے اسلیے مناسب تصور ہوا کہ ۲۴۷ گورہ ۲۴ رجمنٹ شاہی مع تین ضرب توپ زیر حکم لفٹنٹ کوک صاحب کے اور کسی قدر سواران ملتانی نو ملازم تحت حکم لفٹنٹ لنڈ صاحب کے راول پنڈی سے جاکر سپاہ رجمنٹ مذکور کے اسلحہ چھین لین اور بتاریخ ۷ ماہ جولائی قریب نواخت ۴ گھنٹہ شام کے یہ فوج مقام دینا سے بجانب میدان پریٹ جہان ۱۴ رجمنٹ آمادہ فساد ہوکر مستعد کھڑی تھی روانہ ہوئی اس سب فوج کی افسری پر کرنیل امیس صاحب متعلقہ ۲۴ رجمنٹ شاہی مقرر ہوے تھے جب سپاہ مفسدین نے اس فوج گورہ کو آتے دیکھا پریٹ سے بھاگے اور اپنے افسرون پر ایک فیر کرکے اپنی لین اور دیگر مقامات پہرہ مین پناہ گیر ہوے اور وہان سے بنادیق سر کرنا شروع کین ۲۴ رجمنٹ شاہی نے توپین لین کی جانب کرکے اُنپر حملہ کیا مگر مکانات چھاونی کی پناہ اُنکو ایسی اچھی تھی کہ ہمارا نقصان اس حملے مین بہت ہوا کپتان سپرنگ صاحب کو زخم کاری لگا اور وہ بعد ازین مرگئے کرنیل ایلس صاحب اور لفٹنٹ سٹریٹ فیلڈ صاحب زخمی شدید ہوے اور لفٹنٹ حجر صاحب کے زخم سخت پہونچا دو سارجنٹ اور ایک کورپوریل اور ۲۱ گورہ قتل اور ۳۸ زخمی ہوے اور مفسدین کے ۶۸ سپاہی بعد از جنگ مذکورۂ بالا گرفتار ہوے اور توپ سے اُڑا دیے گئے اور بعد ازان ہر روز کچھ کچھ سپاہی گرفتار ہوکر اُڑائے جاتے ہین اور اب تک یقین ہے کہ کل رجمنٹ مفسد تباہ اور برباد ہوگئی ہوگی کچھ سپاہ مفسد بجانب راول پنڈی اور تھوڑی سی بسمت جھنگ فراری ہوئی مگر گرفتار ہوکر اُڑا دی گئی دو کمپنیان اس رجمنٹ کی جو بجانب راول پنڈی ہمراہ خزانہ سرکاری کے روانہ ہوئی تھین اُنھون سے بھی کچھ علامات فساد کے ظاہر ہوے اور اسی سبب سے اُنکے بھی ہتھیار چھین لیے تھے اسپر بھی وہ جادۂ راستی پر نہ آئے لہذا تھورنٹین صاحب کمشنر قسمت جہیلم نے اُنکی نسبت حکم قید کا صادر فرمایا اور وہ جیلخانہ ضلع مین مقید ہوے اور زنجیرین بہت بھاری اُنکے ڈالی گئین یہ سپاہی اسقدر مفسد تھے کہ گو گرفتار ہوکر جیلخانے مین مقید ہوے تھے مگر تاہم وہ لوگ برملا حکام کو دشنام دیتے تھے اور بہت سخت اور درشت کلمات کہتے تھے —

نصیر آباد

بتاریخ ۲۸ ماہ مئی بوقت نواخت ۴ گھنٹہ شام دو کمپنی ۱۵ رجمنٹ نے فساد برپا کرکے توپون پر قبضہ کرلیا اور لیکر اپنے پاس رکھین ہر چند رسالے نے دو تین حملے بھی کیے مگر توپین اُنسے نہ لے سکے کپتان سپوتسود صاحب اور گورنٹ نیوبری صاحب قتل ہوے کپتان ہاردی صاحب اور لفٹنٹ لوک صاحب زخمی ہوے مگر تیس رجمنٹ ۴ بجے سے ۷ بجے تک قائم رہی اور ۷ بجے اُنکو ۱۵ رجمنٹ نے کہا کہ آکر ہم سے ملجاؤ ورنہ توپ لاکر تمپر گراب مارینگے کرنیل کیمبل صاحب نے مرتبہ آخر ایکبار پھر سپاہ کو سمجھایا مگر اُن سب نے صاحب کو صلاح دی کہ مقام نصیر آباد مین نہ رہو اور کہین اور بھاگ جاؤ ورنہ ہم ذمہ دار آپکی جان کے نہ ہوسکینگے یہ سُنکر سب صاحب مقام بنور کو بوقت شب روانہ ہوے اور اُنکے روانہ ہوتے ہی سب بنگلون مین سے شعلہ ظاہر ہوا —

رسالہ بھی مع افسران پانزدہم رجمنٹ روانہ بیور ہوے اور مقام مذکور مین سب افسرون پر اُنکی اپنی سپاہ نے

سواران ملیشیا نے اُن مفسدین پر حملہ کیا تھا جو ہماری فوج راست پر تاخت لائے تھے اور جب پانچ آدمی مفسدین کے قتل ہوئے اور کچھ زخمی تو تمام مفسد اُس جانب سے بھاگ کر اپنی باٹری کے پاس جا کر جمع ہوئے اِنکے اِسطرف جانے سے وہ توپ دشمن کی بند ہو گئی جو وہان دیئے دوانستہ لائی گئی تھی اور اگر وہ چلتی تو ہر ایک سوار جو میدان مین تھا اُسکی ضرب زد سے اُڑ جاتا۔

گولہ رانی موضع مذکور پر کامل ایک گھنٹے تک جاری رہی اور اِس عرصے مین مخالفین بھی ہمپر آتش باری بنادیق و دیوار و بالاخانہ مکانات سے کرتے تھے وہ کمپنی سپاہ گورہ بعد ازین موضع مذکور مین بہ شجاعت تمام گھس گئے اور دشمنون کو دست بدست مارتے جاتے تھے اور اُنکو اجازت ہوتی تو وہ یہ امر بہ آسانی تمام کرتے جب تک گورہ مذکور موضع مزبور سے باہر آئے باٹری دست چپ نے گولہ رانی موقوف کی تھی مگر باٹری دست راست جواب گولہ ہاے دشمن کا ہنوز دیتی جاتی تھی اور تھوڑے عرصے قبل از زخمی شدید ہونے کپتان ڈی اویلی صاحب کے اِس باٹری نے الواپ دشمن کو بند کر دیا تھا بروقت زخمی ہونے کپتان صاحب موصوف کے ہماری باٹری مین گولے کم ہو گئے تھے اِسپر بھی کپتان صاحب گو زخمی شدید تھے ایک پیٹی توپ پر بیٹھے رہے اور حکم سر کرنے توپ کا دیتے رہے اور یہ باٹری اِسی سبب سے اِسوقت تک جاری رہی جب تک کوئی باقی نہ رہا باعث موجود نہ ہونے سوارون کے ہم دشمنون کا تعاقب نہ کر سکے گو ہمنے اُنکو اِس قدر محنت اور مشقت سے شکست دی تھی اور ہمکو اور کوئی امر سوائے اِسکے باقی نہ رہا تھا کہ واپس مراجعت کر کے قلعے مین چلے آوین اور یہ امر ہمنے حتی الامکان بہ انتظام تمام شروع کیا جب دشمنون نے یہ دیکھا کہ ہم مراجعت بجانب قلعہ کرتے ہین تب اُنھون نے تو پین لیکر ہمارا تعاقب کیا اور تمام راستے مین آگرے تک گولہ رانی اِس طور سے جاری رکھی کہ اچھا تجربہ کار جسطرح کرتا ہی اور اُنکے سوار جو ق جو ق ہمارے چپ و راست آکر اِسقدر تنگ کرتے تھے کہ ہم سے ایک گولہ بھی بعد ازین سر نہو سکا۔

آخر کار تمام فوج ساڑھے چھ بجے شام کے بعد از جنگ سخت تین گھنٹے کے قلعے مین پہونچی۔

جب یہ فوج واپس آتی تھی اُنکو ملیشیا سے پیادہ راستے پر ملے اور اپنی فوج کے عقب مین آکر اُسکی حفاظت کی اور اُسوقت تک اُنکے عقب مین آئے جب تک یہ فوج ماندہ و کار دیدہ قلعے مین پہونچ گئی ہر چند یہ تدبیر محافظت کی عمل مین آئی تھی تاہم سواران مفسدین بجانب چھاونی آگرہ روان ہوے اور جب تک یہ فوج گورہ قلعے مین گئی اُنھون نے چند مکانات کو آگ لگا دی تھی بعد از غروب آفتاب برجہاے قلعہ سے اکثر مکانات شعلہ ور نظر آتے تھے اور شب دوم کو بھی یہی حال رہا غرض کہ کوئی مکان چھاونی ایسا نہ تھا جسکو گزند آتش کا نہ پہونچا ہو اور اگر کوئی مکان یا بغیر آگ سے بچی تھی اُسکو مفسدین نے اور طرح خراب اور برباد کیا تھا دروازے دریچے چوکھاٹ وغیرہ سب نکال کر لے گئے بلکہ لکڑی کا نام بھی باقی نہ رکھا اور سوائے دیوار خشتی کے مکانات مین اور کچھ نظر نہ آتا تھا بروز دوم دشمن ناپدید ہو گئے اور تمام مفسد بجانب متھرا پور روانہ ہو گئے اور یہان انتظام آگرہ بخوبی ہو گیا۔

جھیلم

اور آٹھ ضرب توپ درمیان تین سو گز کے فاصلے کے ایک میدان مین جو عقب موقع مسمیا واقع متصل چہارم سنگ میل آگرہ سے براہ فتح پور سیکڑی واقع ہی آکر خیمہ زن ہوے بعد از دو پہر روز کے ہماری فوج روبرو موضع مذکور کے پہونچی لیکن بجاے فوراً قبضہ کر لینے موضع مذکور کے جس سے دشمنون کو سواے میدان مین آکر لڑنے کے اور کوئی صورت باقی نہ رہی ہماری فوج نے اول ہی کچھ فاصلے سے توپ سر کرنی شروع کی اور دشمنون کو وقت اور قابو موضع مذکور کے لے لینے کا دستیاب ہوا اور اس سبب سے اُنکو جاے محفوظ ملی اور بدقت وہان سے نکالے گئے اس ہنگامے مین ہمارا بہت اتلاف جان ہوا۔

بیان جنگ ۱۵-جولائی اسطرح پر ہی کہ جو فوج بمقابلہ دشمن بتاریخ ۱۵- یہان سے گئی تھی وہ قریب گیارہ بجے دن کے روانہ ہوئی تھی اور بجانب موضع شاہ گنج جو قریب چھ میل کے فاصلے پر آگرے سے واقع ہی روان ہوئی اور اُنھون نے اُس میدان مین پہونچ کر جو بجانب راست راستے کے واقع ہی صف جنگ آراستہ کی اور اسی ہیئت سے آگے قدم زن ہوے یہان سے فوج دشمن بخوبی نمودار تھی اور بجانب راست موضع مذکور کے جوق جوق جمع تھی ہماری فوج اسطرح آراستہ ہوئی تھی کہ ایک ایک فیلڈ باٹری ایسی دونون جانب فوج کے قائم کیے گئے تھے اور پیادے وسطے مین تھے اور سواران ملیشیا کچھ ایک عقب مین تھے جب قریب چھ سو گز کے فاصلے پر ہماری فوج پہونچی تو مفسدین نے ہماری باٹری پر جو بجانب راست تھی گولہ رانی شروع کی اور گولے اور گراب اوسیل بگشت آنے اودھر سے بھی گولہ چلنا شروع ہوا اور اس خوبی سے یہان کے گولے کی زد پڑتی تھی کہ دو دو گولے ہماری توپون سے چلے تھے کہ دشمن بھاگ نکلے چال دیکھکر از جانب باٹری راست شور و غل خوشی کا مچا اور یہ صدا بلند آواز ہوئی کہ اُنکا تعاقب کرو اور اسمین شک نہین کہ اگر اسوقت تعاقب ہوتا اور ہماری فوج حملہ آور ہوتی تو دشمن اپنے مقام سے میدان مین نکال دیے جاتے اور اُنکی سب توپین ہمارے قبضے مین آتین بلکہ جنگ بھی ختم ہو جاتی اور نقصان جان بھی اسی قدر رہتا جسقدر بعد ازین وقوع مین آیا ہماری توپون نے آخر کار جنبش کی اور فوج صف بستہ پیشتر قدم زن ہوئی لیکن دشمن اپنی الوآپ کے گرد جمع ہوے اور چونکہ ہم سب اُنکی شست کے اندر تھے اُنھون نے ایسی گولہ رانی کی کہ ہمارا اُس سے بہت نقصان جان ہوا اور ہمارے اکثر سپاہی اور گھوڑے مجروح و مقتول ہوے اور ہم آگے بڑھتے جاتے تھے اور گولہ رانی کرتے تھے یہان تک کہ ہم دو سو گز کے فاصلے پر موضع مذکور کے پہونچے وہانسے ہمنے دیہ مذکور پر گولے مارے مگر میرے نزدیک چند ان نقصان دشمنون کا نہوا ہوگا ناواقف اور ناآزمودہ آنکھ بھی دیکھ سکتی تھی کہ ہمارے گولے ایک دیوار بلند پر لگتے تھے جسکو الوآپ قلعہ شکن صرف توڑ سکتی تھین اور اگر ہماری توپ جانب راست ایک پچاس گز بھی پیشتر بڑھ جاتی تو اُنکی زد اُن اضراب مفسدین پر پڑتی جسکے گولے اسقدر ہمارا نقصان کر رہے تھے نتیجہ اس بدنظمی کا وہی ہوا جو تصور مین تھا یعنی دشمنون کا اور دل قوی ہوا اُنکے سوار ہماری فوج راست کو آکر بہت دق اور تنگ کرتے تھے اور اُنکے پیادے منتشر بقاعدہ سکرمش ہوکر اپنے رائفل سے ہمکو نہایت ضیق مین کرتے تھے اور چونکہ ہمارے ساتھ سوار نہ تھے اسواسطے ہمسے دربارہ اُنکے اندفاع کے کچھ کوشش نہو سکی ایک گروہ اُنکے سوارون کا دلیری کرکے ہمارے عقب پر آیا اور ہماری فوج کے وسط مین ہوکر اپنی فوج وسطی کے جانب نکل گیا یہ تو سچ ہی کہ ہمارے

صاحب ششن جج کو بھی مع میم صاحبہ اور تین بچون کے اور ایک انگریزی آیا کے کانپور مین لیجا کر بتاریخ مذکور قتل کیا۔

لوگ خیال کرتے ہین کہ پادری صاحب جنکے تعلق مدرسہ یتیمون کا تھا مع چند اور عیسائیون کے کارخانہ منگلین صاحب مین جو متصل مقام مہدی گھاٹ کے واقع ہی مع منگلین صاحب کے قتل ہوے۔

مشہور ہی کہ دو صاحب کلکٹر اور دو اجنٹ محال افیون اور ایک میم صاحبہ اور تین بچے سادھو سنگھ زمیندار کے پاس جو قریب پانچ کوس فتح گڈھ سے بملک اودھ رہتا ہی جاکر پناہ گیر ہوے تھے اور اُسکی حفاظت مین زندہ اور موجود ہین۔

آگرہ

جب خبر وحشت اثر فساد اور قتل کی جو بمقامات میرٹھ اور دہلی وقوع مین آئی تھی یہان پہونچی تو کولون صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر نے سب فوج ہندوستانی اور گورہ کو جمع کیا اور اُنکو ایسی فہمایش کی کہ جس سے سپاہ مذکور مرتکب کسی امر قبیح کی نہوئی مگر اسکا اثر چند روزہ تھا کیونکہ آخر مین یہ سپاہ بھی شامل مفسدین ہوگئی تھی حال اسکا بتفصیل ذیل مین درج ہی۔

بآخر ماہ جون ایک شب کو یہ شبہہ پیدا ہوا بلکہ بتحقیق معلوم ہوا کہ ایک بڑا گروہ مفسدین کا جسمین وہ خاص گروہ سپاہ کا ہی جسنے بمقامات نصیر آباد و نیمچ سرکشی کی تھی قریب آگرے کے آگئے ہین بدین خیال طیاری واسطے اُنکے استقبال کے بلکہ لفظ اندفاع یہان نہایت موزون ہی عمل مین آئی یہان تک ہر روز عیسائی ساکنین شہر اپنے اپنے مکانات چھوڑ کر قلعے مین چلے جاتے تھے جسکو حکام نے اول ہی صاف کرکے حتی الامکان جہان تک ممکن تھا قابل بود و باش کے بنا لیا تھا اور سواے اسکے قلعہ مذکور کو جسقدر ممکن تھا مضبوط اور محفوظ بھی کر لیا تھا اور توپین اور دیگر سامان جنگ اسمین بکثرت جمع کیا تھا مگر اچھے ہوشیار گولنداز کم تھے۔

بتاریخ ۲- جولائی فوج کوٹہ کنٹنجنٹ کو جسمین سوار اور پیادے مع توپخانہ تھے اور اس لحظہ تک سب صاحب اُنکو خیر خواہ جانتے تھے حکم چھاونی مین آنے کا دیا گیا اس حکم سے ساکنین کو نہایت تعجب ہوا اور زیادہ تر استغراب اس سے پیدا ہوا کہ اُنکو حکم بدلنے گارد گورہ متعینہ جیلخانہ کا جسمین چار ہزار مجرمان بدکردار مشہور اور معروف جمع تھے دیا گیا اور ایک روزگار دو اُنکا کاشانہ گورنری پر تعینات ہوا بتاریخ ۴- دریافت ہوا کہ دشمن قریب تر آگئے اسواسطے فوج مذکور کو حکم ہوا کہ آگے جاکر راستے مین خیمہ زن ہون جب فوج مذکور مقام قرار دادہ پر پہونچی تو جیسا لوگون کو یقین تھا ویسا ہی ظہور مین آیا یعنی جسوقت مفسدین نزدیک تر بمقام مذکور آئے اور اس فوج کو قابو ملا تمام و کمال فوج بغیر استثنا ایک بھی سپاہی کے جاکر شامل مفسدین ہوگئی اُسی روز بوقت سہ پہر ہر ایک میم صاحبہ اور بچے جو چھاونی اور سول لین مین تھین اور ابتک قلعہ مین نہین گئی تھین قلعے مین جاکر مقیم ہوئین اور دوسرے روز بعد از طلوع آفتاب بعض بعض آدمی سواے فوج گورہ اور اول دستہ فوج ملیشیا باہر قلعے کے تھے ورنہ سب اندر مقیم ہوگئے تھے۔

قلیل عرصہ اس روزگار کا گذرا تھا کہ قریب دس ہزار جنگی سپاہی مفسدین کے جسمین سات ہزار پیادے اور ایک ہزار پانچ سو سوار

حال کشتی اول کا اسطرح بیان کیا گیا ہے جو دو صاحب اُسمین مارے گئے تھے اُنکے سر نواب کے پاس لائے گئے اور نواب نے حکم دیا کہ شہر مین دکھاؤ اور تین میم صاحبان مع دیگر قیدیان عیسائی کے بعد از اُٹھانے انواع انواع کی تکالیف اور خواری کے جو بیان سے باہر ہین حسب الحکم نواب توپ سے اُڑائی گئین۔

ایک شخص لال خان نامے جو بائیس برس پاس کرنیل سمیتھ صاحب متعلقہ ارجمنٹ کے ملازم رہا اسطرح حال اُن صاحبون کا جو کانپور لیجائے گئے تھے بیان کرتے ہین۔

کرنیل سمیتھ صاحب متعلقہ ارجمنٹ مع میم صاحبہ کے کانپور پہونچے اور بتاریخ ۱۵۔ جولائی قتل ہوے۔

میجر منرو صاحب کے ایک گولی گردن پر لگی تھی جب وہ کشتی کو متصل شیوراج پور کے کھینچ رہے تھے اور وہ وہان ہی مارے گئے۔

میجر فلوٹ صاحب کے ایک زخم مقام سنگھی رام پور مین آیا تھا اور وہ وہان سے دریا مین کود پڑے تھے اور ڈوب گئے اور اُنکی میم صاحبہ قبل از شروع فساد مقام فتح گڈھ سے کہین چلی گئی تھین۔

کپتان فلیمور صاحب کے ایک زخم ٹانگ پر قلعہ فتح گڈھ مین آیا تھا مگر وہ ساتھ تھے اور قریب ایک میل کے فاصلے پر بٹھور سے اُنکے گولی لگی اور وہ مر گئے۔

لفٹنٹ فنس جرلڈ صاحب مقام سنگھی رام پور سے مع میم صاحبہ اور بچے کے دریا مین کود پڑے تھے۔

لفٹنٹ سوتین ہم صاحب بمقام سنگھی رام پور مارے گئے اور اُنکی میم صاحبہ مع بچے کے قبل از فساد فتح گڈھ سے کہین چلی گئی تھین۔

لفٹنٹ ہندرسین صاحب کانپور پہونچے اور بتاریخ ۱۵۔ جولائی قتل ہوے۔

ڈاکٹر میتہ کوٹ صاحب مع میم صاحبہ اور بچے کے کانپور پہونچے اور بتاریخ ۱۵۔ ماہ جولائی قتل ہوے۔

ڈاکٹر بالتی صاحب بھی کانپور مین بتاریخ مذکور قتل ہوے۔

کرنیل ٹکر صاحب تو قلعہ فتح گڈھ مین مارے گئے تھے مگر اُنکی میم اور بشیرہ تین بچے بمقام کانپور بتاریخ ۱۵۔ ماہ جولائی رہگراے ملک بقا ہوے۔

پادری فشر صاحب زخمی ہوے تھے مگر کانپور پہونچ کر بتاریخ مذکور قتل ہوے۔

کرنیل گولدی صاحب بھی زخمی تھے مگر زندہ مع ایک دختر کے بمقام کانپور پہونچے اور ساتھ دیگر صاحبان کے بتاریخ ۱۵۔ ماہ جولائی دونون راہی ملک عدم ہوے۔

جون صاحب کے سرین بمقام قلعہ فتح گڈھ اُسی روز جس روز کرنیل ٹکر صاحب مارے گئے تھے گولی لگی تھی اور ایک شبانہ روز جانکنی مین تھے بعد ازان مر گئے۔

یونس صاحب کلکٹر بھی زخمی ہوے تھے مگر مع میم صاحبہ اور دو بچون کے بمقام کانپور پہونچ کر بتاریخ ۱۵۔ جولائی رہ سپہ ملک بقا ہوے۔

نام اُن صاحبون کے یہ ہین - کرنیل گولڈی صاحب مع ایک دختر انکی دوسری دختر جو نواب فتح گڈھ کے پاس پہونچائی گئی تھی کرنیل سمیتھ صاحب متعلقہ ۱۰ رجمنٹ مع میم اور دو بچے میجر فلوٹ صاحب اور ایک میجر صاحب مع میم اور بچہ کرنیل ٹکر صاحب کی میم مع تین بچے تھورنہل صاحب مع میم اور دائی اور آیا اور دو بچے یونس صاحب مع میم اور دو بچے ایک اُن دو بچون مین سے آیا کے پاس تھا اور آیا نے اُسکو نہ دیا اور خود بھی مکان مذکور مین اُسکے ساتھ گئی اور شاید سب انگریزون کے ساتھ وہان ماری گئی پادری فشر صاحب مع بچہ جیمس صاحب اسسٹنٹ محال افیون مع اُنکے ہیر ایعنی کمار کے جو ساکن اوریا تھا اور جسنے اپنے آقا کو تا ہمرگ نہ چھوڑا اور اُنکے ساتھ خود بھی قتل ہوا جون صاحب جنکا ہمنام قلعے مین مارا گیا تھا ایک ڈاکٹر صاحب مع میم اور بچہ چند روزہ جسکو مفسدین لیکر ایک تختے مین ڈال کر دریاے گنگ مین بہاتے ہوے بٹھور سے کانپور تک لے گئے تھے اور ایک صاحب معمر مع دو سن رسیدہ لڑکیون کے جنمین سے ایک کی نسبت ایک عہدہ دار لفٹنٹ وائی بارٹ نامے کے ساتھ ہو چکی تھی اور سواے اِنکے اور کئی صاحب تھے -

مفرورین مقام بداؤن مین ایڈورڈ صاحب کلکٹر تھے اور دو صاحب اور ڈونلڈ صاحب نامے بھی اور باقی مشہور ہے کہ آگرے کو چلے گئے تھے -

سواے صاحبان مذکورۂ بالا کے کئی سارجنٹ اور کرانی اور باجے والون کے لڑکے اور افسران متعلقہ ۱۰ رجمنٹ مع عیال و اطفال کے تھے -

یہ سب صاحب لوگ چار روز بمقام کانپور مکان مذکورۂ بالا مین رہے اور وہان اور صاحب لوگ بھی جمع ہوتے گئے اِنکو سواے روٹی اور نمک اور پانی کے اور کچھ کھانے پینے کو نہ ملتا تھا اِن سب کو یہ امید تھی کہ ہم رہائی پاوینگے مگر افسوس کہ سپاہ گورہ جو آئی وہ ایسی دو منزلہ کرنے سے اور بارش سے ماندی ہو گئی تھی کہ وہ آگے نہ بڑھ سکی اور متصل کانپور کے ہی اُنھون نے مقام کیا اگر وہ اُس روز چلے آوین اور مقام نہ کرین تو سب صاحب لوگ جان سے بچ جاتے خدا خوب اِس حال سے واقف ہے مگر چند نکر ہندوستانی کا یہ قول ہے کہ ایک شب پیشتر ہماری فوج کے بمقام کانپور آنے سے جب نانا نے دیکھا کہ اب کچھ بن نہ پڑیگا اُسنے حکم دیا کہ جتنے صاحب قید ہین سب کو تہ تیغ کرو اِس حکم کے صادر ہوتے ہی ایک گروہ قصائیون کا اندر مکان کے آیا اور آکر سب کو قتل کیا -

جو تکلیفات کہ اِن صاحبون نے فتح گڈھ سے کانپور آتے تک اُٹھائی تھین نہایت شاق تھین ہاتھوں صاحبون کے جو کشتی پر سوار تھے اور کشتی کو کھینچتے تھے آبلہ دار ہو گئے تھے اور ہر وقت کی محنت شاقہ سے جو وہ قلعہ مین کرتے تھے زیادہ تر ماندے ہو گئے تھے اکثر اُنکے ملازم مقام فتح گڈھ ہی سے اُنکو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے اور میم صاحبان اور بچے بغیر نوکرون کے نہایت تکلیف مین تھے بلکہ یہ ہی میرے نزدیک باعث قوی دل شکنی محصورین کا تھا ورنہ اگر وہ چند روز اور بھی قائم رہتے اور قلعہ نہ چھوڑتے تو سب امر اچھے ہو جاتے کیونکہ مفسدین و سرکشون کے پاس سامان باقی نہ رہا تھا اور دریاے گنگ ہر روز طغیانی پر ہوتا جاتا تھا اور ہماری فوج گورہ بھی قریب لے لینے کانپور کے تھی مگر مرضی الٰہی بغیر ہوے نہین رہتی -

نواحت دو گھنٹہ صبح تین کشتیون پر جو قلعے مین تھین سوار ہوگئے تھے ایک کشتی مین صرف کرنیل گولدی صاحب کا اسباب بھر اگیا تھا اور باقی دو کشتیون مین سب صاحب اور میم صاحبان و بچہ وغیرہ سوار ہوے تھے کشتی اولین کو قبل از صبح چھوڑ دیا تھا اِنکے ساتھ صرف ایک یا دو ملاح تھے یہ سب صاحب بڑی مشکل سے کشتیان لے گئے کیونکہ یہ طغیانی اول تھی اور کچھ دریا کا حال معلوم نہوا تھا بوقت صبح وہ ایک گانون مین پہونچے جو قریب دو کوس کے مقام فتح گڈھ سے واقع تھا اور یہان کچھ روپیہ ملاحون کو دیا کہ وہ گانون مین جاکر کچھ اور ملاح نوکر رکھ کر لادین مگر بجاے ملاحون کے جب یہ خبر ملازمین نواب کو پہونچی تو ایک بڑا گروہ رہایاے مسلح کا آیا کر کشتیون کو مع سوار گرفتار کرین یہان خوب جنگ وقوع مین آئی اور جب تک کہ سب صاحب لوگ وغیرہ یکجا کشتی پر جمع ہون لفٹنٹ سمیسن صاحب کے گولی لگی اور ربگراے ملک بقا ہوے اور چونکہ سپہ صاحب تدبیر سواران کشتی کی کر رہے تھے اُنکے مرنے سے فتور عظیم واقع ہوا اور اس ہنگامے مین میم جون صاحب کی ایک دختر گولدی صاحب کی اور ایک کسی اور صاحب کی جسکا نام معلوم نہین اور ایک اور دختر قریب دوازدہ یا چہاردہ سالہ عمر کے مفسدین گرفتار کر کے نواب کے پاس لیگئے ایک سپاہی مسمی کالیخان جو متعلق رجمنٹ دہم کے تھا اس کشتی مین موجود تھا اس سپاہی نے انھد کوشش واسطے بچانے تمام گروہ کے کی تھی مگر کچھ اُس سے نہوسکا آخر کار اُسنے جون صاحب کی میم کو مخفی کیا اور اُنکے بچے کو اپنی حفاظت مین رکھا غرض کہ گولدی صاحب کی دختر کو اور دوسری مسماۃ تیسری کو جنکا ذکر اوپر ہوچکا ہے مفسدین نواب کے پاس لیگئے نواب مذکور اُنکی خویش اور سکونت کے باب مین اول بہت تکرار درمیان لائے اُنکو ایک مکان مین جو نواب کے باغ مین تعمیر کیا ہوا تھا رکھا اور جون صاحب کی میم کا حال بعد ازین کچھ معلوم نہوا کرنیل گولدی صاحب کے اسباب کی کشتی تو اول ہی چھوڑ دی گئی تھی اور دوسری کشتی جب پیچھے رہ گئی اور اسمیتھ لفٹنٹ سمیسن صاحب مارے گئے اور چند سواران کشتی مذکور گرفتار ہوے تھے اُسکو بھی چھوڑ کر باقی ماندہ صاحب تیسری کشتی مین جو ہلکی تھی اور خوب دوڑتی تھی سوار ہوکر بھاگے اِس کشتی مین خوراک اور بندوقین اور سامان جنگ بکثرت موجود تھا اور اِس کشتی مین چار سائیس اور دو خدمتگار بھی سوار تھے یہ سب مع صاحب لوگون کے جو اسپر موجود تھے بہدایت ایک ملاح کے جو باقی رہ گیا تھا کشتی مذکور کو روان کرتے تھے یہ ملاح خیر خواہ سرکار تھا اور وطن اُسکا فتح گڈھ تھا ہر چند اِس کشتی پر تمام راستہ کنارے پر سے بندوقین چلی تھین مگر مقام بٹھور تک وہ لوگ پہونچ گئے تھے وہان ملاح مذکور کو گولی لگی اور وہ مرگیا اور اُسکے مرنے سے پھر کوئی ایسا موجود نہ رہا جو حال دریا سے واقف ہوتا اِسواسطے کشتی تہ پر لگ گئی سب کشتی نشینون نے اُسکو وہان سے نکالا جب یہ خبر مفسدین کو پہونچی فوراً اُنھون نے آکر کشتی کو گھیر لیا اور سب کشتی نشینون کو مقام کانپور مین لیگئے۔

صاحبان مفصلہ ذیل جنکے نام مجھے بتلائے کشتی مذکور مین سوار تھے اور سواے اِنکے اور کئی صاحب بھی جنکے نام درج نہین غرض کہ یہ سب کانپور مین ایک مکان مین جسکو اسیمبلی روم کہتے تھے یکجا رکھے گئے چھوٹے بچون کو تو سواری گاڑی دیگئی تھی اور باقی سب پیادہ پا چلتے تھے اور راستے مین اُنسے کسی نے کلمات بے ادبانہ یا گستاخانہ نہین کہے بلکہ یہ بھی مین نے سُنا ہے کہ بعض معزز اشخاص نے اُنکی شفاعت بھی کی تھی مگر کچھ فائدہ مترتب نہوا۔

مگر مجھے اُسوقت اُنکی کچھ اعانت نہو سکتی تھی اسواسطے مین آگے کو روانہ ہوا اور تھوڑے عرصے کے بعد دیکھا کہ فشر صاحب بھی شناوری کرتے ہوے چلے آتے ہین مگر تاریکی شب نے اب ساحت دریا کو گھیر لیا تھا اسواسطے پھر اُسکا حال کچھ مجھے معلوم نہوا ایک گھنٹہ کامل بلکہ زیادہ مین شناوری کرتا کرتا آخرکار نزدیک کشتی اولین کے پہونچا یہان بھی دیکھا کہ عجب تباہ حال کشتی نشینون کا تھا روین صاحب اور چھوٹی بیٹی یعنی مس گولدی صاحب کی اور ایک اور بچہ اور ملاح موجود تھے باقی ماندہ سب قتل ہوے اور لفٹنٹ سوین ہم صاحب اور ڈاکٹر بالٹی صاحب اور ایک یاد واور صاحب زخمی پڑے ہین انکو یہ واردات روبرو سنگھی رام پور کے گذری تھی جہان سپاہیون نے جو ہمارے تعاقب مین آتے تھے دو توپین لگا رکھی تھین اور اُنمین گراب بھر کر ماری تھی جنسے یہ سب حادثہ واقع ہوا۔

ہمنے اب اس کشتی کی درست کی اور یہان سے روانہ ہوے مگر شب بھر دل مین ہراس کا مل تھا صبحی بروز دوم ایک آواز کنارے سے ہمارے گوش زد ہوئی اور مین نے پہچانا کہ آواز فشر صاحب کی ہی غرض کہ ہم اُنکو بھی کشتی پر لائے اور اُنھون نے آکر بیان کیا کہ اُنکی میم صاحبہ اور بچے دونون اُنکے ہاتھون مین سے دریا مین ڈوب گئے صاحب موصوف کو زخم بڑی تکلیف دیتا تھا کیونکہ گولی پار زانوے چپ کے ہوگئی تھی تمام روز ہم کشتی پر روان رہے اور آخرکار ایک گانون مین پہونچے جو روبرو سے قسم پور واقع ملک اودھ کے آباد تھا یہان گانون والے حاضر ہوے اور ہمنے اول یہ بھی اُنکا فریب تصور کیا مگر آخرکار ثابت ہوا کہ وہ خیرخواہ ہین پس ہمنے کشتی کنارے پر لگائی اور ہم گانون مین گئے چونکہ گرسنگی غالب تھی ہمنے اُنسے کچھ کھانے کو مانگا اور اُنھون نے چپاتیان اور دودھ ہمکو لا دیا اُسکے کھانے سے ہمکو نہایت تسکین اور تقویت ہوئی۔

میرا زخم بھی اب بہت تکلیف دیتا تھا اور میرا جسم جو سارے دن برہنہ آفتاب مین رہا تھا وہ بھی جھلاتا تھا اب مین یہ سمجھا تھا کہ کشتی شب بھر یہان رہیگی اور چونکہ مین دو روز سے سویا بھی نہ تھا مین نے ایک ٹھاکر سے کہا کہ اگر کوئی چارپائی دو تو مین تمھارے گانون مین رات کو سو رہون ٹھاکر مذکور مجھے اپنے ساتھ لیگیا اور وہان بہت سا کھانا کھلایا اور چارپائی سونے کو دی اب میری پشت مین اسقدر درد زیادہ ہوا کہ کسی پہلو مجھے آرام نہ آیا اور شب کو کرنیل سمتھ صاحب نے کہلا بھیجا کہ کشتی اب روانہ ہوتی ہی مگر مین بہت ماندہ ہوگیا تھا اور مین نہ گیا صاحب موصوف نے مکرر اور سہ کرر پیغام بھیجا مگر مین نے نہ سنا اور یہ ارادہ کیا کہ جو کچھ ہوگا یہان ہی سمجھ لینگے آخرکار کشتی روانہ ہوگئی اور چند روز کچھ خبر اُسکی نہ ملی چند روز کے بعد وہی ملاح جو کشتی کو لیگیا تھا واپس آیا اور اُسنے آکر خبر دی کہ نانا صاحب نے مقام چنور سے اُنپر گولیان مارین اور وہ سب مرگئے مین قریب ایک مہینے کے اس گانون مین رہا بعد ازان بروبائن صاحب سے جا ملا اور اُنکے ساتھ کانپور آیا سنا ہی کہ میجر رو برٹسن صاحب اور چیرچیر صاحب خرد دونون کسی گانون علاقہ اودھ مین جو متصل فتح گڈھ کے واقع ہی مخفی ہین۔

تھورنہل صاحب کے خدمتگار نے اور جیمس صاحب کے سائیس نے کچھ زیادہ حال بیان کیا وہ ذیل مین درج ہوتا ہی۔

باعث ایسی جلدی خالی کر دینے قلعہ کا معلوم نہین مگر ۱۶۔ ماہ جولائی کو سب صاحب لوگ مع میم صاحبان وغیرہ قریب

اس عرصے مین ایک توپ لاکر ہم پر گولہ رانی شروع کی مگر ہماری کشتیان بہت فاصلے پر تھین اسواسطے ہمکو کچھ ضرر اُنسے نہ پہونچا
جو گولہ آتا تھا وہ راستے مین گر جاتا تھا اسی طرح ہم موضع سنگھی ام پور تک پہونچے اور راستے مین ہر چند گانوٗن والے اور سپاہ گولہ رانی
کرتی تھی مگر ہمکو کچھ آسیب نہ پہونچتا تھا مگر کچھ نقصان کرنیل سمیٹہ صاحب کی کشتی مین عاید ہوا اور اُسکی مرمت کو ہم چند لحظہ ٹھہرے
کہ اسمین ایک گولی ایک ملاح کو لگی اور وہ مرگیا ہمارے ساتھ صرف دو ملاح تھے سو ایک اُنمین سے اِس مقام پر مارا گیا اور
دوسرا ابھی تک ساتھ تھا مرمت کشتی کی کرکے ہم آگے کو روانہ ہوے کرنیل سمیتہ صاحب کی کشتی آگے تھی ہم چند گز کے
فاصلے پر اس گانوٗن سے گئے تھے کہ ہماری کشتی تہ دریا پر جہان ریگ بہت تھی رُک گئی اور دوسری کشتی آگے چلی گئی
ہم سب پانی مین اُترے اور سب نے زور کیا کہ اُسکو جنبش دین مگر اُسنے اُس جگہ سے حرکت نہ کی غرض کہ قریب نصف
گھنٹے کے ہم اس حالت پریشانی مین تھے کہ دو بڑی کشتیان آتی ہوئی نظر آئین جب قریب بیس گز کے فاصلے پر
پہونچین تو ہمکو معلوم ہوا کہ اُنمین سپاہی مفسد ہین وہان پہونچتے ہی اُنھون نے گولیان مارنی شروع کین اور
کئی صاحبون کو قتل اور زخمی کیا اِس ہنگامے مین چرچر صاحب کے گولی سینے مین لگی اور فشر صاحب جو میرے
پیچھے کھڑے تھے اُنکے زانو مین ایک گولی لگی صاحب موصوف نے مجھے آواز دی اور مین نے ذرا ایک پنا سرکی اُنکی طرف
پھیرا تھا کہ ایک صدمہ سنگین میرے شانۂ راست پر معلوم ہوا جب مین نے شانے کو دیکھا تو ایک گولی لگی تھی اور پوست
اور کچھ گوشت بھی شانے کا اُڑ گیا تھا اور میجر روبرٹسن صاحب کے چہرے پر زخم آیا تھا اِس عرصے مین وہ دونون کشتیان
بہت نزدیک آگئی تھین بلکہ چند سپاہی ہماری کشتی پر آگئے تھے یہ حال دیکھکر میجر روبرٹسن صاحب نے میم لوگون سے کہا کہ زندہ
اِن سپاہیون کے ہاتھ مین آنے سے بہتر ہی کہ تم سب دریا مین کود پڑو یہ سُنکر سب نے دریا مین کودنا شروع کیا
مین جلدی سے کشتی پر گیا اور وہان سے ایک بندوق لیکر ایک سپاہی کو مارا اور دوسری مرتبہ بندوق بھری مگر
ٹوپی نہ ملی اور سپاہی بھی بہت جمع ہوگئے ناچار بندوق لیکر مین بھی وہان سے بھاگا اور دریا مین کود پڑا لفٹنٹ فنٹس
جرلڈ صاحب مع میم صاحبہ کے ایک گوشۂ کشتی مین بیٹھے تھے اور اُنکا لڑکا بھی اُنکے پاس تھا اور صاحب موصوف کے
ہاتھ مین ایک بندوق مع سنگین کے موجود تھی اِسوقت تک چرچر صاحب خون مین لوٹ رہے تھے اور مابقی سب صاحب
دریا مین کود پڑے تھے میجر روبرٹسن صاحب مع میم صاحبہ اور اپنے بچے کے اور مس طامس صاحبہ یکجا نزدیک کشتی کے
کھڑے تھے اور اُنکے پاس لفٹنٹ سمسن صاحب اور چرچر صاحب خرد بھی کھڑے تھے اب میرے تئین میجر فلوٹ
صاحب اور النسائن ایکفورڈ صاحب اور چند اور صاحب نظر آئے میرے خیال مین آتا ہی کہ وہ مارے گئے ہونگے
فشر صاحب مع میم صاحبہ کے قریب بیس گز کے فاصلے پر کشتی سے تھے اور صاحب کے ہاتھون مین اُنکا لڑکا تھا
اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ شاید مردہ ہی اور میم صاحبہ کا حال یہ تھا کہ پانی کے زور سے وہ ٹھہر نہین سکتی تھین اور اُنکے کپڑے
بجاے بادبان کے ہوگئے تھے اور اُنکو کھینچے کھینچے پھرتے تھے مگر صاحب موصوف اُنکو پکڑے تھے اور بہنے نہ دیتے تھے اب
مین نے یہ تجویز کی کہ یہان سے بھاگ کر اگلی کشتی سے جا ملیے کیونکہ میری دانست مین وہ کشتی بہت فاصلے پر لگی تھی اِس
ارادے سے مین دھارے پڑ لیا اور جب نزدیک فشر صاحب اور اُنکی میم کے گذرا تو دیکھا کہ وہ بڑے وقت اور تکلیف مین تھے

آپسمین مبارکباد دے رہے ہین کہ اب دھوان کم ہو تو زینہ لگاکر اس شق کی راہ سے قلعہ پر چڑھ جائیے مین نے فوراً اس امر کی اطلاع اپنے رفیقون کو بھیجی اور اُنسے درخواست مدد کی کی اور ادھر اپنی دونالی اور آٹھ بندوقین اور جو میرے پاس طیار بھری ہوئی تھین اُنسے اُن بٹھان وغیرہ پر وار کیے اِس اثنا مین ایک ہندوستانی میرے پاس جو بندوق خالی ہوئی تھی اُسے بھر تا تھا اور مین اُس سے لیکر سر کرتا تھا غرض کہ دوبارہ جو اُن بندوقون کا وار مین نے اُنپر کیا تو وہ بھاگ نکلے اور ہنوز مدد میرے پاس نہین پہونچی تھی کہ وہان مطلع صاف ہوگیا تھا اُسی روز بعد ایک عرصے کے مفسدین نے دوبارہ ارادہ حملے کا کیا مگر فتر صاحب نے اُنکو شکست دی اور اُنکے سرغنہ کو گولی سے مارا اُسکے مرتے ہی جتنے اُسکے رفیق ساتھی تھے سب پس پا ہوے اِس روز ہمارا ایک نہایت اچھا گولنداز ابھرن صاحب نامے مارا گیا اُسکے سر مین ایک گولی لگی جسوقت وہ توپ کو نصب کر رہا تھا اور وہ اِس صدمے مین جان بر نہوا۔

دشمنون نے اب ایک توپ ایسے مقام پر لاکر لگائی کہ اُسکی زد اُس بنگلے پر تھی جسمین میم صاحبان اور بچے تھے ہر چند کئی گولے اُنکے بالا بالا لگے مگر دو ایک مکان مذکور پر آلگے ایک اور توپ اُنھون نے لاکر لگائی جسکا گولہ دروازے پر لگتا تھا اور ایک دروازے کی چول بھی توڑ ڈالی اور کئی سوراخ دروازے مین کر دیے مگر ہمکو نقصان کم پہونچا کیونکہ ہمنے دروازے مین لکڑیان انبار کرکے لگادی تھین اور گولہ لکڑیون مین ہی رہ جاتا تھا عرصۂ قلیل کے بعد دو توپین ہماری اُنھون نے بیکار کردین بعد ازین دشمنون نے ایک اور سُرنگ کی طیاری کی اِس استقلال اور ارادے پر قائم رہنے مفسدین کے سے اور نقصان تین آدمیون لئیق اور کارگزار کے سے دل تمام قلعگیون کا جو ہر وقت کی مصروفیت اور نگہبانی وغیرہ سے تنگ آگئے تھے ٹوٹ گیا اور یہ بھی امر تحقیق تھا کہ اگر دوسری سُرنگ اُڑے اور ایک اور شق دیوار قلعہ مین ہوجاوے تو دور استے کو روکنا بہت مشکل پڑیگا اور مفسدین اندر قلعہ کے آجاوینگے اب صورت یاس نظر آئی اور سوائے کشتیون کے اور کوئی شکل رہائی کی ظاہر نہوئی اور اب دریا بھی بباعث بارش کے طغیانی پر تھا بعد از مشورۂ کامل کے یہ صلاح مصمم قرار پائی کہ قلعہ خالی کردینا مناسب وقت ہے اور فوراً سب سامان سفر کا درست ہوا میم لوگ اور بچے تین گروہ مین منقسم ہوے اور تینون گروہ علٰحدہ علٰحدہ کشتیون پر بوقت نصف شب سوار کردیے گئے بعد ازان ایک شخص ہر ایک پہرے پر گیا اور پہرے والون کو بھی ساتھ لے آیا قریب دو بجے صبح کے بتاریخ ۱۸ جون ہم سب کشتیون پر سوار ہوگئے تو پین جو قلعہ مین تھین اُنمین میخ ماردی اور اُنکو اسطرح بیکار کرکے چھوڑ دیا اور جو کچھ سامان جنگ قدرے باقی بچا تھا اُسکو ضائع کردیا اب حکم کوچ کا صادر ہوا اور ہم سب بہ بندوبست تمام روانہ ہوے جسوقت ہم قلعہ کی دیوار سے آگے بڑھے فوراً گولیان ہم پر برسنی شروع ہوئین اور سپاہیون نے غل مچایا کہ فرنگی بھاگے جاتے ہین مفسدین نے ایک کوس تک ہمارا تعاقب کیا اور ہم پر گولیان مارین مگر ہم دور تھے اور ہمارا کچھ نقصان اُنسے نہوا۔

ہم بہت دور نہ گئے تھے جب ہمکو معلوم ہوا کہ نیل گولدی صاحب کی کشتی بہت بڑی اور بھاری تھی اور اُسکا بہانا بہت مشکل تھا اِسواسطے یہ تجویز ہوئی کہ اُسکو خالی کرکے چھوڑ دین اِسواسطے سب سوار کشتی مذکور کے کرنیل سمتھ صاحب کی کشتی مین آگئے اِس تبدیلی کشتی مین کچھ عرصہ گذرا اور اِس توقف کا نفع سپاہ مفسد کو حاصل ہوا یعنی اُنھون نے

پناہ درختون کی اور جھاڑیون کی اور اور چیزون کی آڑ لیکر ہم پر بندوقین مارنی شروع کین اور ایسا موقع ہوا کہ ہمکو کوئی قابو اُنپر گولی مارنے کا نہ ملا اُنکی گولیان ہرچند بکثرت آتی تھین مگر ہمارا کچھ نقصان اُنسے نہوا مفسدین اسی طرح گولہ باری تا بہ دوپہر کرتے رہے بعد دوپہر کے کچھ سپاہی وہان سے ہٹ گئے اور شام تک کم ہوتے ہوتے یہ نوبت ہوئی کہ کوئی ایک آدھ گولی اُنکی چلتی تھی بوقت شب ہمنے دمدمہ لکڑیون کا بنایا اور اُنمین صرف بندوق کے مُہرے کے برابر سوراخ رکھے بروز دوم مفسدین نے دوسری جانب آکر گولہ رانی شروع کی مگر اس سے بھی ہمارا نقصان کچھ نہوا کیونکہ کوئی گولہ تو اوپر جاتا تھا اور کوئی برج مین لگتا تھا یہ گولہ رانی روز گذشتہ کی نسبت بہت سخت ہوئی اور زینہ بھی وہ لائے تھے مگر جو سپاہی زینہ لیکر قلعہ کی جانب آتا تھا جسوقت وہ گولی کی مار پر پہونچتا تھا اُسی وقت گولی اُسکے پاس پہونچتی تھی اور وہ وہین رہ جاتا تھا۔

چار روز تک مفسدین کی توپ اور بندوق اسی طرح چلتی رہی اور کئی بار اُنھون نے ارادہ زینہ لگانے کا کیا مگر کچھ سود مند نہوا۔

بروز پنجم گولہ رانی کم ہوئی مگر ایک کمپنی رائفل والون نے موضع حسین پور کے مکانون کے اوپر چڑھکر گولیان مارنی شروع کین اور از صد آتش باری کی اُسمین کپتان فلیمور صاحب اور سدرلین صاحب اور ایک یا دو ملازم زخمی ہوے چند رائفل والے ایک مکان پر جو قلعے کی دیوار سے ملحق تھا اور شش یا ہفت گز کے فاصلے پر واقع تھا چڑھ گئے اور وہان سے دیوارون مین چھید کرکے نالین بندوقون کی اُسکے باہر نکال کر ایسی آتش باری کی کہ ہماری توپین بیکار ہوگئین کیونکہ ہم بجوف گولی سر بھی اُٹھا نہین سکتے تھے اسی روز میرا بھائی کندکٹر ابھرن کو بچاتے ہوے مارا گیا اور اُسی جگہ دو چار گھنٹے کے بعد کرنیل لکر صاحب بھی گولی سے مرگئے اور یہ دونون ایک ہی قبر مین دفن کیے گئے بروز دوم وقت صبح ابھرن صاحب مذکور نے ایک گراب ایسا مارا کہ قریب بارہ آدمی مفسدین کے جو ایک دمدمہ جھاؤ اور ریت کے ٹیلون سے واسطے رائفل والون کے قریب دیوار قلعے کے زیر حفاظت رائفل والے بنا رہے تھے اُڑ گئے۔

مفسدین نے اب یہ ترکیب نہین کی کہ بلٹن سفر مینا کو حکم دیا کہ جس مقام پر لکڑیان وغیرہ بہت رکھی تھین وہان پر نقب لگاوین اور سفر مینا کندیان سُرنگ مین مشغول ہوئی یعنی اُنکو اس امر سے دانستہ منع نہ کیا کیونکہ وہان انبار لکڑیون کے اور گھاس کے پڑے تھے اور وہان سے ہمکو کچھ آسیب نہین پہونچتا تھا اسی طرح دو روز تک سفر مینا نے کھودا اور جب مفسدین اُس راہ سے مقام مذکور مین آئے ہمنے گھاس وغیرہ مین آگ لگادی اس سبب سے مفسدین بہ نقصان جان کثیر وہان سے فراری ہوے اب اُنھون نے ایک اور سُرنگ لگانی شروع کی اور دو روز تک اُسکو بھی درست کیا اور تیسرے روز وقت صبح اُسکو آگ دی زمین پھٹ اُڑی اور اُس سے نہایت اندیشہ ہوا تمام قلعہ لرزے مین آگیا اور ہمنے یہ سمجھا اب ہم سب ہو چکے مگر جب دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ صرف پانچ یا چھ گز مٹی دیوار کی اُڑ گئی تھی اور جس برج پر ہمین تعینات تھا وہ قریب اُس دیوار کے تھا جسمین سے مٹی اُڑی تھی مین دوڑ کر برج پر گیا تاکہ معلوم ہو کہ کسقدر نقصان یا مضرت ہوئی وہان جاکر دیکھا کہ چند ہمارے رفیق ایک توپ کو اُس مقام پر لیے جاتے ہین جہان باعث سُرنگ کے شق پڑ گئے تھے یہ دیکھکر مین واپس اپنے مقام پر آیا اور وہان سنا کہ قریب سو یا ڈیڑھ سو پٹھان اور سپاہی مفسدین کے

اُنکو گانوں والون نے لوٹ لیا اور کپتان گنبل صاحب کو قتل کیا اور باقی دستۂ دوم کے سپاہی دو دو تین تین ملکر اپنے اپنے مکانون کو چلے گئے اور کچھ قلیل جو یہان رہ گئے تھے اُنکو سپاہیان ۱۴ رجمنٹ نے اِس سبب سے قتل کیا کہ اُنھون نے روپیہ تقسیم کرنے مین انکار کیا تھا اور اُنکو نہ دیا تھا اِس عرصے مین کہ باقی ماندہ سپاہیان ۱۰ رجمنٹ اور سپاہیان ۱۴ رجمنٹ مین جنگ بابت روپیہ کے ہو رہی تھی تمام بنگلہ اور عمارات سرکاری کو آگ لگادی اور نواب فتح گڈھ جسکی ترغیب سے ایسا ہوا اُسنے خاص حکم واسطے منہدم کرنے مکانات عمدتاً برقی کے اور شکست کرنے تار مذکور کے دیا تھا اور کارخانجات توپ و پارچہ وغیرہ پہرے قائم کر دیے تھے۔

ہم لوگون کی قلعے مین اول یہ صلاح ہوئی کہ کشتیون پر سوار ہو کر بھاگ چلیے مگر دریا مین پانی کم تھا اِسواسطے آخر کار یہ تجویز قرار پائی کہ قلعے کو مضبوط کرنا چاہیے مگر ہم سب مع زن و بچہ ۱۱۰ انگریز تھے اور اِنمین سے تینتیس آدمی لائق کارزار تھے اور یہ ہی ہماری فوج محافظ تھی اب ہمنے طیاری مضبوطی قلعہ کی شروع کی ایک توپ چھ پنی مین گراب بھر کر ہمنے دروازے کے اوپر قائم کی اور قریب تین سو بندوق جو قلعے مین موجود تھی اُنکو بھر کر طیار رکھا کہ بروقت حروج نہوا اور تھورن ہل صاحب بندوق بھرتے تھے کہ وہ سر ہو گئی اور اُنکے ہاتھ اور بازو مین ایسا زخم آیا کہ بعد ازین وہ لائق کار نہ رہے یہ سامان کر کے ہم آپ گودام مین گئے تاکہ اسباب جنگ معلوم ہو کہ کسقدر موجود ہے مگر وہان بہت کم تھا تھوڑے گولے اور سیل کے گولے ملے اور چھ بکس کارتوس مین گولیدار کے اور اِسی قدر سادہ کارتوس کے دستیاب ہوے ہمنے سادہ کارتوسون کو توڑ کر بارود واسطے توپون کے نکالی اور جو کچھ وہان از قسم پیچ آہنی وغیرہ دستیاب ہوے اُنکو جمع کر کے رکھا کہ بجاے گراب اور گولی وغیرہ کے کام مین آوین۔

اب ہماری سب کی گنتی ہو کر تین جماعت مین ہر ایک زیر حکم افسر لشکری کے کیے گئے اور کل پر حکم کرنیل سمتیہ صاحب متعلقہ ۱۰ رجمنٹ کا قرار پایا۔

روز اول تو بغیر شورش کے گذر گیا مگر ہمنے یہ سُنا کہ ۱۴ رجمنٹ آکر لکھ بیڑا مین جو ایک باغ قریب ایک میل بجانب غرب قلعے کے واقع ہے مقیم ہوئی ہے اور طیاری گرنے کی اوپر قلعہ کے کر رہی ہے بوقت شب ہمارے پہرے ہر ایک برج قلعہ پر تعینات ہوے مگر رات بھی بغیر شور و شر کے گذر گئی بوقت صبح ہمنے ایک اور توپ مین بتی چڑھائی اور شام کو ایک اور نو پنی اغنٹ کی رسد وغیرہ بھی ہمنے اِس روز جمع کی اور قلعے کو حتی الامکان خوب مضبوط کیا حتی کہ جب ۱۴ رجمنٹ نے ہم پر حملہ کیا اُسوقت ہمارے ساتھ توپین حسب تفصیل ذیل قلعے پر طیار تھین یعنی ایک تین پنی اور ایک چھ پنی اور ایک نو پنی اور تین غبارے ایک ۱۲ اپنی دوسرا ۸ اپنی اور تیسرا ۲۴ اپنی اور ایک برنجی گردہ۔

بتاریخ ۲۶ سیا ۲۷ جون دشمنون نے ایک جماعت قلعیون پر جو قلعے کے متصل کسی دیوار کو منہدم کر رہے تھے بندوقین چلائین اُنکی آواز سُنتے ہی توپ اطلاع دہی کی سر ہوئی اور ہم مین سے ہر ایک اپنے اپنے مقام مقررہ پر جا کر حاضر ہوا بعد ازین دو چار گولیان طرفین سے چلین مگر کوئی امر لائق تحریر کے ظہور مین نہین آیا۔

بروز دوم قبل از طلوع آفتاب مفسدین نے دو توپین لاکر ہمپر گولہ رانی شروع کی مگر بباعث تاریکی کے کوئی نشان اُنسے نہ بندھ سکا غرض کہ پھر اُنھون نے توپ موقوف کی اور جب روز روشن ہوا تو پھر گولہ رانی شروع کی سپاہیان غدر

پیروبابین صاحب مع عہدہ داران ملکی قریب للف نفر ہردیوبخش زمیندار دھرم پور کے پاس جاکر پناہ گیر ہوے اور مابقی غیر معتمد ملازمین سرکار اور پادری صاحب ساکن امریکا اور لفٹنٹ مونگمٹن صاحب بسواری کشتی بجانب کانپور روانہ ہوے کیونکہ ابتک مفسدۂ کانپور کی خبر فتح گڈھ مین نہین آئی تھی تمام اس جماعت کو جسمین ۱۲۶ آدمی تھے نانا صاحب نے بصد خواری بمقام کانپور قتل کیا جماعت ثانی جو ہردیوبخش کے پاس گئی تھی وہ دس روز تک بہ آرام وتواضع تمام وہان رہی لیکن جب بمعاشان اودھ نے ہردیوبخش کو کہلا بھیجا کہ تم اگر انگریزون سے دوستی رکھوگے تو ہم تمکو مار ڈالینگے اور تمام تمھارے عیال واطفال و اسباب کو تباہ وبرباد کرینگے اس پیغام سے اُسکو نہایت ہراس پیدا ہوا اور اُسنے سب صاحبون کو چھاونی یعنی کانپور کو بجرات روانہ کیا مگر پیروبابین صاحب مع عیال واطفال اور ایڈورڈ صاحب جو بداؤن سے آئے تھے وہ ہردیوبخش کے پاس ہی مخفی رہے کرنیل سمیتہ صاحب آخرکار ۱۰ جمٹ کو بڑی غریب دیکر راہ راستی پر لایا مگر یہ واسطے چند روز کے تھا کیونکہ ۱۸ جون کو پھر سب سپاہی برملا آمادۂ مفسدہ پردازی ہوے۔

ایک صاحب حال اسکا اسطرح تحریر فرماتے ہین کہ بتاریخ ۱۸ ماہ جون وقت صبح لفٹنٹ سڈنہم صاحب نے آکر ہمکو خبر دی کہ جمٹ نے بڑا فساد برپا کرنا شروع کیا اور جیلخانہ توڑکر سب قیدیون کو رہا کیا اس خبر سے ہم سب کو بڑا تعجب ہوا کیونکہ دو روز قبل اس واردات کے ۱۰ جمٹ نے ایک چٹھی جو صوبہ دار ۱۴ جمٹ نے اُنکو لکھی تھی اور یہ ۱۴ جمٹ وہ تھی جسنے سیتاپور مین فساد کیا تھا اور وہان سے روانہ ہوکر براہ شاہجہان پور چند میل کے فاصلے پر دریاے گنگ کے اگر فروکش ہوئی تھی اپنے افسر کمانڈنگ کرنیل سمیتہ صاحب کو دی تھی مضمون اُسکا یہ تھا کہ تم اپنے افسرون اور انگریزون کو قتل کرو اور خزانہ لیکر ہمارے ساتھ آشامل ہو فقط اور صوبہ دار نے یہ بھی کرنیل صاحب کو کہا تھا کہ ہمنے اُنکو بجواب لکھ بھیجا ہے کہ ہمنے بڑی مدت نمک کمپنی بہادر کا کھایا ہے اور ہم فساد نکرینگے اور ہم سب سپاہیون کا عزم بالجزم ہے کہ ہم حقوق نمک کا پاس کرینگے اور تمکو چاہیے کہ اس راستے سے نہ آؤ اگر آؤگے تو ہم سرکار کی طرف سے جنگ کو مستعد ہین اور سواے اسکے سپاہیون نے بیچ توڑنے پل کے اور ڈوبا دینے کشتیون کے بڑی مدد کی تھی تاکہ مفسد اس پار دریاے مذکور کے نہ آسکین مگر تمام یہ امر اُنھون نے اپنا اعتبار بڑھانے کے واسطے اور حکام کو غافل کرنے کے واسطے کیا تھا کیونکہ جسوقت ۱۴ جمٹ نے عبور دریا کرکے شہر مین قدم رکھا اُسی وقت ایک کمپنی ۱۰ جمٹ نے اور گولندازون نے جو خزانے پر تعینات تھے دو توپین جو وہان پر میٹ پر موجود تھین لیجاکر نواب فتح گڈھ کو گدی پر بٹھایا اور سلامی ۲۱ ضرب توپ کی سر کی خبرون سے ایسا معلوم ہوا کہ نواب نے اُنکی سلامی وغیرہ اور اطاعت کو منظور نہ کیا اور کہا کہ اگر تمکو مجھے نواب بنانا ہی تو خزانہ مجھے لادو اور میرے پاس بطور یرغمال تم رہو مگر سپاہیون کو یہ منظور نہوا کہ روپیہ دیوین اسواسطے وہ پھر اپنی پریٹ پر واپس آئے اور جھنڈون کی سلامی اُتاری اور روپیہ آپسمین تقسیم کرلیا اُسوقت ہمارے پاس کچھ قلیل سپاہی قلعہ مین موجود تھے اور وہ بھی راستہ پکڑتے جاتے ہین ایک یا دو سپاہی ابھی آئے تھے اور اپنے لوٹے وغیرہ جو قلعہ مین رہ گئے تھے لیکر پھر چلے گئے بعد ازین یہ جمٹ دو دستون مین تقسیم ہوگئی ایک مین تو سب پورپے جمع ہوے اور وہ دریا پار ہوکر بجانب اودھ جہان اُنکے مکان تھے روانہ ہوے اور کپتان بگنل صاحب کو اپنے ساتھ لیگئے اس دستے کی خبر ہمکو یہ آئی کہ راستے مین

جب لفٹنٹ کوپر صاحب اور رونلڈ صاحب اور ایک حوالدار اور ایک سپاہی نے جو دونون ہندوستانی خیر خواہ سرکار تھے اور صاحبان موصوفین کے ساتھ بنگلے مین پناہ گیر ہوے تھے دیکھا کہ بنگلہ جلنا شروع ہوا اور اُسمین رہنا اب ناممکن ہی وہ چارون بنگلے چھوڑکر بہ ارادۂ فرار باہر آئے مگر اُنکے آتے ہی گولیان اُنپر برسنی شروع ہوئین اور دونون صاحب اور سپاہی تو وہین مارے گئے مگر حوالدار بھاگ کر بچ گیا مفسدین نے لاش کوپر صاحب کو پارہ پارہ کیا اور تلوار سے تمام جسم کو قیمہ کیا بعد ازان بجانب جیلخانہ روانہ ہوے اور قیدیون کو آزاد کیا اور خزانہ لوٹا اور شہر کو بھی تاراج کیا برہمن اور پنڈت بھی اُنکے ہاتھ سے نہ بچے اُنسے اُنھون نے سواے اور اشیاے بیش قیمت کے تین ہاتھی لیے اور یہ سب لیکر بجانب مقام روہنی روانہ ہوے اِس مقام روہنی کو بھی اُنھون نے بتاریخ دہم وقت شب خوب لوٹا اور لوٹ کر وہان سے بھی روانہ ہوے خدا کرے کہ اُنکو اِس اعمال زشت اور کردار زبون کی سزا جلدی ملے مفسدین نے ہندوستانی ڈاکٹر کو زبردستی ساتھ اپنے لیا اور سب ادویہ ہسپتال بھی ہمراہ لین اب اُنکے پاس گیارہ ہاتھی اور اسباب جنگ بہ کثرت موجود ہی اور ۲۵۰ بندوقین ہین دو آدمی لفٹنٹ رین صاحب کے ساتھ بھاگل پور گئے اور ایک ہندوستانی نے گرانٹ صاحب کو مفسدین سے بچاکر اپنے پاس مخفی رکھا تھا۔

فتح گڈھ

بتاریخ ۳۔ ماہ جون خبرین آئین کہ سپاہ نے بمقام شاہجہان پور اور بریلی فساد برپا کیا اور ایک دستۂ فوج مفسدین اودھ جسمین ایک پلٹن پیادہ اور ایک رسالہ سواران بھی فتح گڈھ کو آتے ہین اِن خبرون کے سننے سے نہایت اندیشہ پیدا ہوا کیونکہ ارجمنٹ ہندوستانی مقیم مقام ہذا آمادہ فساد تھی بلکہ بالکل بگڑ گئی تھی اُنھون نے تین لاکھ روپیہ خزانے کا اپنے پاس رکھا تھا اور جب حکام نے چاہا کہ خزانہ مذکور کو قلعے مین پہونچاوین تو اُنھون نے لیجانے نہ دیا بلکہ وہ برملا یہ کہتے تھے کہ جو ایک پلٹن اور آکر اُنسے شامل ہووے تو وہ فساد کرکے تمام انگریزون کو قتل کرینگے اُسی شب کو سب صاحب لوگ ایک مقام پر جمع ہوے اور مشورہ کیا کہ کیا کرنا چاہیے آخرکار یہ صلاح قرار پائی کہ اول سب میم لوگون اور بچون کو روانہ کانپور کرنا چاہیے اور چونکہ کشتیان موجود تھین تو یہ امر قرار پایا کہ فوراً اُنکو روانہ کرنا لازم ہی چنانچہ بتاریخ ۴۔ بوقت نواح ایک گھنٹہ شب اُنکو بسواری کشتیان روانہ کانپور کیا دوسرے روز وقت صبح افسران ارجمنٹ بھی اُن کشتیون سے جا ملے کیونکہ ارجمنٹ مذکور نے فساد شروع کر دیا تھا خزانہ لے لیا اور اپنے کرنیل سے بہ بدزبانی و دشنام دہی پیش آئے اور ایک یا دو افسرون پر گولی بھی چلائی تھی اب یہ سب متفق ہوکر روانہ ہوے اور جب روبرو موضع حسنا کھور کے پہونچے گانوں والون نے اُنپر گولیان مارنا شروع کین مگر سواے ایک آدمی کے جسکے زخم خفیف آیا تھا اور کسی کو آسیب نہ پہونچا بروز دوم وہ تھوڑی دور گئے تھے کہ اُنکو یہ خبر ملی کہ مفسدین اودھ ایک گھاٹ سے جو چند میل کے فاصلے پر ہی عبور دریا کر رہے ہین مگر یہ خبر بروقت تحقیقات غلط نکلی تاہم اندیشہ باقی رہا اور سب کی یہ صلاح ٹھہری کہ یکجا سفر کرنا خوب نہین اور متفرق رہنے سے چندان اندیشہ نہین کیونکہ یکایک کسی کا خیال جزوی آدمیون پر نہین گذرنے کا اِسلیے کرنیل ٹکر صاحب کپتان بگنل صاحب کپتان فٹس جرالڈ صاحب السائن ایکفورڈ صاحب اور السائن برن صاحب اور

تو اُنکو حکم جانے چھاؤنی میان میر کا ہوا اور وہان روبرو اور سپاہ کے جنکے ہتھیار چھین گئے تھے اُنکو توپ سے باندھکر اُڑا دیا اور اِسطرح سب سپاہ باقی ماندہ کے دل مین وہ خوف ڈالا کہ بار دیگر کوئی اُنمین سے مرتکب ایسی حرکات قبیحہ کا نہو۔

سہارن پور

بتاریخ ۱۰۔ ماہ جولائی صاحب مجسٹریٹ اور میجر سکوٹ صاحب نے گارد جیلخانے کے بغیر ہنگامہ و فساد کے ہتھیار چھین لیے ہرچند اسکی چندان ضرورت نہ تھی مگر احتیاطاً یہ امر وقوع مین آیا کیونکہ ایک خبر مشہور تھی کہ چند گارد والے سپاہی گوجران قرب وجوار سے اور بدمعاشان شہر سے کچھ سازش کیا کرتے ہین اور یہ خبر پایۂ صداقت کو پہونچ چکی تھی کہ گوجر بمقام باہرا جو چند میل کے فاصلے پر سہارن پور سے واقع ہی جمع ہوتے ہین اور یہ کہتے ہین کہ جب رانگھڑ اور راجپوت اور دیگر اقوام سرکش اُنکے ساتھ متفق ہوجاوینگے تو وہ مقام سہارن پور پر حملہ آور ہونگے اِس خبر کو تصدیق سمجھکر صاحب مجسٹریٹ نے ایک چٹھی ضروری بنام کرنیل سیٹرینج صاحب بمقام لندھور روانہ کی کہ صاحب موصوف کچھ سپاہ گورہ واسطے کمک کے روانہ کرین۔

کرنیل صاحب نے فوراً کچھ سپاہ بسواری یابو وغیرہ زیر حکم کپتان سیند صاحب اور لفٹنٹ بیرنگ صاحب بجانب سہارن پور روانہ کیے اور حکام مقام مذکور نے بگھیان اور گاڈیان اور ہاتھی وغیرہ یہان سے روانہ کیے کہ جہان سپاہ مذکور ملے وہان سے یہ سواریان اُنکو بزودی یہان لے آوین اور سپاہ مذکور بروز دوشنبہ قریب نواخت نو گھنٹہ شب وارد اِس جگہ کے ہوئی اور یکشنبہ کو بوقت نواخت تین گھنٹہ صبح وہ لوگ مقام لندھور سے روانہ ہوے تھے۔

روز مقررہ سہ شنبہ تھا جو مفسدین نے واسطے حملہ کرنے کے تجویز کیا تھا مگر بباعث آجانے اِس فوج کے اور واپس آنے ایک دستہ فوج گورکھہ زیر حکم لفٹنٹ یولس ریگن اور روبرٹسن صاحب جنٹ مجسٹریٹ اور بہ سبب موجود ہونے کچھ سپاہ روڑکی کے مع ایک ضرب توپ نوپنی زیر کمان کپتان درمند صاحب بالفعل تمام ارادہ اُنکی سرکشی کا فسخ ہوگیا۔

دیوگڈھ

شروع ماہ اکتوبر مین ۳۲ رجمنٹ ہندوستانی نے اِس مقام مین مفسدہ پردازی کرکے اپنے افسرون مین سے اکثر صاحبون کو قتل کیا اور رونالڈ صاحب اسسٹنٹ کمشنر ضلع کو بھی مار ڈالا مگر فلوریڈ صاحب سب اسسٹنٹ کمشنر جان بچاکر بھاگ گئے۔

صوبہ دار چارم کمپنی نے لفٹنٹ کوپر صاحب کو بھاگنے نہ دیا اور باقی ماندہ سپاہ کمپنی مذکور خیرخواہ ہین اور وہ فساد نہین کرینگے اور اسی عرصے مین اُنپر بارش گولیون کی ہوئی لفٹنٹ کوپر صاحب اور لفٹنٹ رین صاحب اور رونالڈ صاحب بنگلے مین بھاگے مگر دشمنون نے بنگلہ گھیر لیا اور اُسکو آگ لگادی گرانٹ صاحب جو یہان رہتے تھے وہ اول ہی آواز بندوق کی سُنکر مکان چھوڑکر فراری ہوگئے تھے اِس عرصے مین جب برآمدۂ بنگلے مین آگ لگی سپاہ نے لفٹنٹ رین صاحب سے کہا کہ تم باہر آجاؤ ہم تمکو نہین مارنے کے تم بھاگ جاؤ رین صاحب نے اُنسے عہد لیا اُنھون نے قسم کی اور اپنے قول پر ثابت رہے یعنی جب وہ بنگلے سے باہر آئے تو اُنکو قتل نہ کیا اور بہ سلامت جانے دیا صاحب موصوف اب بھاگل پور مین موجود ہین

کوارٹر ماسٹر سرجنٹ صاحب کو سپاہ مذکور نے مار ڈالا اور اپنے حوالدار میجر اور پی حوالدار کو بھی ہلاک کیا انکی تدبیر سزادہی مین کچھ دیر لگ ہوئی اور اسی سبب سے جب تک توپخانہ طیار ہوا تب تک سپاہ مفسد بجانب کوہستان روانہ ہوگئی کہ تاہم فوج سکھانے بیس آدمی سے زیادہ قتل کیے اور سوار درپی اُنکے گئے اور اُنکی لین کی تلاشی ہوئی اور بہت ہتھیار مثل تلوار و بندوق وغیرہ دیوار ہاے گلی مین سے جو لین کی تھین برامد ہوے اسی نظر سے دیوارین اور سیاہ کی لین بھی کندہ کی گئین اور اُنمین سے بھی اسلحہ برآمد ہوے اور گو دیر نگ بیچ سزادہی مفسدین مفرورین کے بروے کار آئی تھی تاہم اُنکے قلع اور قمع مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہوا اول یہ خیال مین آیا تھا کہ یہ مفسد قلعہ گوبند گڈھ مین جو امرت سر مین واقع ہی فراہم ہونگے اور اسی نظر سے فریڈرک کوپر صاحب ڈپٹی کمشنر امرت سر جو بہت لئیق اور ہوشیار افسر ہین وہ تدابیر عمل مین لائے جنسے وہ قلعہ مذکور مین جمع نہوسکین بعد ازین ایک خبر اس مضمون کی آئی کہ مفسدین مذکورین چالیس میل جاکر بر آب دریاے راوی متصل انبالہ ارادہ عبور دریا مذکور کا کرتے ہین یہ خبر دیوان پران ناتھ برادر زادۂ راجہ دینا ناتھ بہادر نے جو تحصیلدار انبالہ تھے کوپر صاحب کو بھیجی تھی اور خود بغیر انتظار تشریف آوری صاحب موصوف کے اپنے سواران پولس کو ہمراہ لیکر اُنپر حملہ آور ہوے کوپر صاحب بھی یہ خبر سنتے ہی فوراً روانہ انبالہ ہوے اور بوقت نواخت چار گھنٹہ سہ پہر وارد مقام مذکور ہوے وہان پہونچکر دیکھا کہ تحصیلدار مذکور نے اپنے سواران پولس کی مدد سے ۱۵۰ مفسدین کو تو قتل اور ۶۰ کو گرفتار کیا تھا اور ۳۵ اُنمین سے ہنگام عبور دریا غرق ہوگئے تھے اور تمام باشندگان پرگنہ مذکور حسب الحکم تحصیلدار درپی قتل اور گرفتاری مفسدین تمام شب پھرتے رہے اور صبح کو ۲۳ مفسدین کو گرفتار کرکے لائے جو مفسد گرفتار ہوے تھے اُنمین سے چند مفسد تو روانۂ لاہور کیے گئے تاکہ وہان سزاے اعمال کو پہونچین اور باقی ماندہ کو کوپر صاحب نے خود حکم قتل کا دیا اور سب گولیون سے مارے گئے اور اُنکی لاشین ایک چاہ کہنہ مین جو متصل قتلگاہ کے تھا بھردی گئین کوپر صاحب کے ساتھ سواران صاحب خان ٹوانہ اور سردار پرتاب سنگھ سندھانوالیہ اور سردار گلاب سنگھ اور جرنیل ہرسکھ راے اور سردار جودہ سنگھ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر امرت سر اور دیوان پران ناتھ تحصیلدار جنکی خدمات لائقہ کا بیان مختصراً اوپر ہوچکا ہی تھے اور ان سب صاحبون نے صاحب موصوف کے ساتھ خوب کارہاے نمایان کیے جب ہم خیال کرتے ہین کہ اگر مفسدین مذکورین اسطرح پر اپنے اعمال نکوہیدہ کی سزا پاتے اور کوہستان کو جاکر کانگڑہ اور کولو وغیرہ اضلاع کوہستان مین پہونچ جاتے تو استقلال اور چالاکی جو کوپر صاحب سے اس موقع پر ظاہر ہوئی ہی اُسکی تعریف اور توصیف جسقدر چاہیے اُسقدر نہین ہوسکتی تفصیل اسکی یہ کہ اگر مفسد کوہستان مین بھی جاکر مفسدہ انگیزی کرتے تو جتنے قلعہاے کوہی مثل کانگڑہ اور نورپور اور کولو وغیرہ تھے وہ سب بگڑ جاتے اور ان قلعجات کی استحکام اور مضبوطی کا حال زمانۂ سلف کی تواریخون سے بخوبی واضح راے ہر ایک شائق تاریخ کے ہی کہ کتنے روز قلعہ کانگڑہ شاہ اکبر کے وقت مین لڑا ہی اور کولو کیسا مضبوط قلعہ ہی الغرض کوپر صاحب ڈپٹی کمشنر امرت سر نے اس موقع پر ایسا کیا کہ جسکی کچھ تعریف نہین ہوسکتی بلکہ یہ بھی اگر یہان بیان کیا جاوے تو بجا اور درست ہی کہ صاحب موصوف کے سبب سے تمام کوہستان اس نائرہ عالم آشوب سے محفوظ رہا اب یہ تھوڑا سا حال اور یہان درج کرنا ضرور ہی کہ جو مفسد کوپر صاحب نے علیحدہ کرکے روانہ لاہور کیے تھے اُنمین ایک صوبہ دار میجر اور ایک جمعدار تھا اور دو حوالدار اور آٹھ سپاہی جو گویا بانی فساد تھے جب یہ لاہور مین پہنچے

اُنکے ہتھیار لے لینے چاہییں یہ تجویز صاحب کمان افسر بریگیڈیر سٹوارٹ کو ربٹ صاحب نے بھی پسند کی اور مطابق اُسکے تجویز عمل مین آئی یعنی بتاریخ ۱۳- ماہ مئی وقت صبح حکم پریٹ کا نفاذ پایا ۱۶ رجمنٹ اور ۲۶ رجمنٹ اور ۹۴ رجمنٹ مع ہشتم رسالہ بخیر آئین ایک قطار مین کھڑے کیے گئے اور سامنے اُنکے توپخانۂ شاہی نصب کیا گیا اور ۸۱ رجمنٹ شاہی توپخانہ مذکور کی پشت پر کھڑی ہوئی اور اسطرح قائم ہوئی کہ اُنکے گولے توپخانے کے دو جانب سے صاف نکلجاوین، توپون مین گراب بھری ہوئی تھی اور جب سب تدبیر عمل مین آچکی تو ۱۸ رجمنٹ کو حکم ہوا کہ اپنی بندوقین پُر کرین جب سب طیار ہوگئے تو ہندوستانی سپاہ کو حکم ہوا کہ ہتھیار رکھدو اِس حکم کی تعمیل بلا عذر کی گئی اور رسالے والون نے بھی اپنی اپنی تلوارین زمین پر پھینکدین سب ہتھیار سپاہ گورہ نے اُٹھاکر گاڑیون پر بار کرکے روانۂ قلعہ کیے بعد ازین سب سپاہ ہندوستانی اپنی لین مین گئی اور اسطرح بہ تدابیر صائبہ جوڈیشل کمشنر بہادر ملک پنجاب اِس آشوب عالمگیر سے محفوظ رہا اور سب کو اِس امر کا اقرار ہی کہ ملک پنجاب اگر قبضۂ سرکار مین رہا تو بباعث صاحب ممدوح الوصف کی تدابیر شائستہ و تجاویز لائقہ سے رہا اب ہم یہ توقع رکھتے ہین کہ صاحب موصوف ترقی مدارج سر روبرٹ منٹگمری کی سی ہی ہوجاوینگے جب اِن تدابیر کی اطلاع جو بمقام لاہور عمل مین آئین تھین صاحب چیف کمشنر بہادر کو جو بمقام راول پنڈی رونق افروز تھے پہونچی تو جنرل ریڈ صاحب نے جو سب حکام لشکری موجودہ پنجاب سے زیادہ تر قدیم عہدہ دار لشکری تھے حکم تمام فوج پنجاب کا اپنے ذمہ لیا اور ایک کونسل جنگی قرار پائی اُسمین بریگیڈیر کوٹن صاحب اور بریگیڈیر جیمرلین صاحب اور کرنیل ایڈورڈ صاحب اور کرنیل بکلس صاحب موجود تھے الاسب صاحبون کی یہ صلاح ٹھہری کہ ایک دستہ فوج اسطرح کا بمقام جھیلم جمع ہونا مناسب ہی جو ہر وقت سب سامان جنگی و رسد وغیرہ اپنے ساتھ لیکر تمام ملک پنجاب مین گشت کیا کرے اِس دستہ کی ترتیب کے واسطے ۲۷ اور ۴۲ رجمنٹ شاہی اور ایک باٹری توپخانہ اسپی گورہ اور ایک لائٹ فیلڈ باٹری اور گائڈ کور اور ۱۶ رسالہ بخیر آئین اور یکم پنجاب پیدل اور پلٹن کماؤن اور ایک بازو دوم رسالہ پنجاب اور نصف کمپنی سفر مینا کی مقام مذکور مین جمع ہوئی اور جب سب سامان جمع ہوگیا تو دستۂ مذکور روانۂ لاہور ہوا اثنار راہ مین اِس دستہ مین اکثر تبدیلی فوج کی ہوتی تھی کیونکہ بعض مقامات مین مناسب متصور ہوا تھا کہ کچھ فوج گورہ اِسی دستہ مین سے وہان چھوڑی جاوے اور اُسکی عوض اور سپاہ ہمراہ لیجاوے ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ ۳۵ رجمنٹ ہندوستانی کو جو اُسوقت تک نمک حلال اور باوفا تھی ہمراہ لے لیا تھا مگر قبل از وارد ہونے مقام لاہور کے کچھ شبہات نسبت اُسکے پیدا ہوے یعنی اثنار راہ مین یہ سپاہی ہمیشہ ترش رو اور ناراض معلوم ہوے اور جب وہ لاہور مین پہونچے تو وہ سپاہی اُنمین سے اِس بات کا اقرار کرکے بجانب میان میر گئے کہ جو سپاہ غیر مسلح وہان موجود تھی اُنکو ترغیب بلوہ پردازی کی دیوین مگر یہ دونون سپاہی بمقام انارکلی گرفتار ہوے اور ہنگام تحقیقات روبروے کورٹ مارشل کے اُنپر جرم ثابت ہوا اور بتاریخ ۹- جون وقت صبح یہ دونون توپ سے اُڑائے گئے یہان ہم یہ بھی بیان کرتے ہین کہ اِس رجمنٹ کے ہتھیار بعد ازین بمقام پھلور لے لیے گئے تھے اور اُسکو مقام مذکور مین چھوڑ کر باقی فوج بجانب شہر دہلی روانہ ہوئی تھی بتاریخ ۲۷- ماہ مذکور یہ صلاح مناسب وقت متصور ہوئی کہ میجر بنچیل صاحب کے باٹری کے بھی ہتھیار بمقام میان میر چھین لیے جاوین بتاریخ ۲۰- ماہ آیندہ یعنی ماہ جولائی ۲۶ رجمنٹ ہندوستانی نے یکایک بلوہ کیا یہ خبر سُنکر اُنکا کمانڈنگ افسر میجر سنیسر صاحب اُنکی لین گئے تاکہ اُنکو فہمایش کرین مگر ہنگام فہمایش اُنکو اور

وہ بیجانہ تھے مگر اُنسے اس موقع پر بھی کچھ نہو سکا تفصیل اسکی یہ ہو کہ جب مفسدین برلب دریائے گنگ پہونچے تو باعث کثرت سامان اُنکو تلاش بار برداری کی کرنی پڑی اور دریا پر صرف ایک کشتی اُنکو دستیاب ہوئی اور دو سوار پھر تلاش کرکے دو کشتیان اور بھی لائے اس بار برداری کی تلاش مین اور عبور دریا کرنے مین اُنکو بہت عرصہ گذر ازیادہ چھ گھنٹے سے اُنکو لب گنگ پر قیام کرنا پڑا اور اُسکی خبر میرٹھ مین بھی پہونچی اور اکثر عہدہ دارون نے جنرل صاحب سے کہا کہ مفسدین کو عبور دریا نہ کرنے دینا چاہیے اور یہ بھی ثابت ہوگیا تھا کہ جزوی فوج گورہ اُنکے واسطے کافی تھی مگر کسی امر نے جنرل صاحب کے دل مین جوش پیدا نہ کیا اور اُنکے عزم جوانمردی وہمت کو حرکت نہ دی آخرش یہ ہوا کہ مفسد باوجود موجود ہونے فوج گورہ کے بآرام اور آسائش تمام سب ساز وسامان لیکر بلا مزاحمت میرٹھ کے پاس گذر کر وارد دہلی کے ہوے ہرچند اُنکے دل مین نہایت خوف اس فوج گورہ مقیم میرٹھ کا تھا مگر سب رفع ہوگیا اور بخوشی وآرام تمام مقام مقصود تک پہونچ گئے یہ سب حال دیکھکر ہر ایک خیر خواہ سرکار کو موجودگی جنرل ہویٹ صاحب سے بڑا رنج ہوتا تھا مگر بعد از عرصہ دراز کے اُنکا رنج رفع ہوگیا جب اُنھون نے خبر سُنی کہ صاحب موصوف حکمرانی سے موقوف ہوے۔

لاہور

بتاریخ ۳۰۔ جولائی ۲۶ رجمنٹ ہندوستانی نے بمقام چھاونی میان میر ہنگامہ برپا کیا اور اپنے افسر کمانڈنگ اور سارجنٹ میجر کو قتل کرکے ایک جماعت باندھکر فراری ہوئی سپاہ سکھ اور بھوج پوریون کی تعریف کرنی چاہیے کہ وہ اس حرکت قبیحہ مین شامل نہوئی اس فساد کی اطلاع فوراً معبر ہاے دریاے ستلج پر بھیجی گئی اور قبل از پہونچنے مفسدین کے بندوبست ہوگیا اسی نظر سے مفسد بھی بجانب کوہ روانہ ہوے اور بحالت تباہ گرسنہ وتشنہ ومانده پیرون مین چھالے پڑے ہوے اُفتان وخیزان ایک معبر دریاے راوی پر وارد ہوے تاکہ اسکو عبور کرکے سزاے بدکرداری سے نجات پاوین مگر ایسا نہوا کیونکہ عوض لینے والے اُنکے درپے تھے اور اُنکے گرد وپیش بھی سب اُنکے دشمن تھے اب وہ عین وسط ملک مابخہ مین آئے اور سکھ لوگ سب اُنکی گرفتاری اور قتل کے درپے ہوے اور قبل از پہونچنے افسران انگریزی کے وہان کار نیست اور نابود کرنے اُن مفسدین کا شروع ہوچکا تھا اور آخر کار قریب سب مفرورین کے گرفتار ہوکر سزاے اعمال کو پہونچے مفسدین تخمیناً ۶۳۰ نفری تھے اُسمین سے ۱۱۹ مقتول اور غرق آب ہوکر اور شدت ماندگی سے بیتاب ہوکر مرگئے اور باقی جو ایک کوڑی سے بھی کم رہے تھے اُنکا حال معلوم نہوا۔

باقی ماندہ رجمنٹہاے مقیم لاہور جنکے ہتھیار چھین لیے تھے اور وہ حسب تفصیل ذیل تھین یعنی ہشتم رسالہ غیر آئین ۱۶ اور ۹۴ رجمنٹ ہندوستانی اور نیز سالم باز ونہم رسالہ غیر آئین اب مقام میان میر مین بطور قیدیان ونیز حفاظت توپخانہ وپہرہ ہاے سوار وپیادہ مین بطور مقید تھین اور حتی الامکان اُنکی حراست اور حفاظت کیجاتی ہے۔

ایک وقائع نگار جو ہنگام بلوہ خاص شہر لاہور مین مقیم تھے حال لاہور کا اسطرح تحریر کرتے ہین کہ جب خبر وحشت اثر بلوہ میرٹھ اور دہلی کی اور اطلاع اُن خرابیون اور کشت وخون کی جو وہان ہوتی تھین اس مقام مین پہونچی فوراً حکام جمع ہوے اور بہ صلاح رابرٹ مینٹگری صاحب جوڈیشل کمشنر کے یہ تجویز قرار پائی کہ فوج ہندوستانی جو یہان موجود ہین

نواب رام پور نے ہماری مقیدی کی خبر سُنی اور کچھ سپاہی ہمارے لینے کو بھیجے اور ہمکو اپنے پاس طلب کر لیا اُسکے پاس ہم بہت آسایش سے رہے اُسنے ہمکو کچھ روپیہ بھی خرچ ضروری کے واسطے دیا اور ایک حویلی مین چھ مہینے پوشیدہ رکھا اور پانچ پہرے ہماری حفاظت کے واسطے تعینات کیے آخر کار صاحب کمشنر بہادر بریلی اور صاحب کمشنر بہادر میرٹھ نے ہماری زندہ رہنے کی خبر پاکر نواب صاحب کو ہماری طلب مین لکھا اور نواب صاحب نے ہمارے ساتھ سپاہ دیکر گڈھ مکٹیسر گھاٹ تک ہمکو پہونچا دیا اور وہان سے عبور دریاے گنگ کر کے بحافظت پچاس سوار اور کوتوال اور داروغہ کے ہم بسلامت مقام میرٹھ تک پہونچ گئے فقط

ایک وقائع نگار اس مقام کا حال سواے اسکے جو سابق ذکر ہو چکا ہو اسطرح پر بیان کرتا ہو کہ ۲۹ رجمنٹ کی وفاداری اور نمک حلالی یہان تک تھی کہ سواے اُن واردا توں کے جو سابق ذکر ہو چکی ہین اور جسمین اس رجمنٹ کے سپاہیون نے کارہاے نمایان بخلاف مفسدین کے عمل مین لائے تھے ایک اور امر ایسا ہی کیا تھا کہ جس سے ہر ایک کو اُنکا اعتبار زیادہ ہوا تھا اور کسی کو یقین نہ تھا کہ یہ سپاہ بھی جادۂ راستی سے منحرف ہو کر شامل مفسدین کے ہوگی مگر بعد چند روز کے بخلاف اسکے عمل مین آیا یعنی یہ سپاہ بھی مفسد ہو گئی تفصیل اس اجمال کی یہ ہی کہ جو امر باعث تزاید اعتبار کا ہوا تھا وہ یہ تھا کہ جب سپاہ سفر پینا مقام روڑکی سے باغی ہو کر مع ساز و سامان نزدیک مقام مرادآباد کے پہونچی تو سپاہ ۲۹ رجمنٹ نے اُنپر تاخت لاکر اُنکے ہتھیار چھین لیے اور جو کچھ از قسم سامان وغیرہ اُنکے پاس تھا وہ بھی لیکر اُنکو بھگا دیا اس امر سے تو اُنکا اعتبار زیادہ ہوا تھا مگر بعد ازین خلاف چشمداشت ہر یک کس و ناکس کے وہ منحرف ہو گئے اُسکی تفصیل اسطرح پر ہی کہ جب اُنھون نے بتاریخ ۳۰- جون سُنا کہ سپاہ بریلی نے فساد برپا کیا یہ بھی اپنے طریق نمک حلالی کو چھوڑ کر راہ مفسدین پر چلنے لگے یعنی اُنھون نے اول تو خزانہ لوٹا اور جب خزانے مین سے صرف ڈھائی لاکھ روپیہ نکلا تب اُنھون نے خزانچی کو گرفتار کیا اور چاہتے تھے کہ اُسکو مار ڈالین مگر ساندرس صاحب اور ولسن صاحب جج نے اُسکی شفاعت کی اور ہر چند بعض مفسدون نے چاہا کہ ان صاحبون کو بھی اُسکے ساتھ ہی قتل کرین مگر دو حوالدار جو وہان موجود تھے اُنھون نے سپاہ کو کہا کہ تمنے اقرار کیا ہی کہ تم کسی صاحب لوگ کو نہ مارو گے اس عہد کو یاد رکھو یہ سُنکر اُنھون نے خزانچی مذکور اور دونون صاحبون کو چھوڑ دیا اس عرصے مین گو ۲۹ رجمنٹ باغی ہو گئی تھی اور وہ باقی ماندہ سپاہ کو دھمکاتے تھے تاکہ اُنکے شامل ہون مگر تاہم چند سوار ان رسالہ ہشتم غیر آئین انگریزان مفرورین کے ساتھ ہو کر اُنکی حفاظت کرتے ہوے ہمراہ رہے بعد ازین مفسدین بریلی اور باغیان مقام بدا اور ۱۸ رجمنٹ ہندوستانی جو مقام سیتاپور سے سرکشی کر کے وارد مرادآباد ہوے تھے سب اکٹھا ہو کر اور بطور بریگیڈ آراستہ ہو کر بہت سا سامان ساتھ لیکر روانہ شہر دہلی ہوے اور عبور دریاے گنگ کر کے نزدیک میرٹھ کے جو راستہ دہلی کو جاتا تھا اُس راہ سے رہسپر ہوے سابق ہم احوال میرٹھ مین تمام حال لکھ چکے ہین جس سے نالیاقتی جنرل ہویٹ صاحب کی ظاہر ہوتی ہو اور جس سے صاف ظاہر ہوا تھا کہ جنرل صاحب لائق کسی کار کے نہین تھے بلکہ ادنی کام بندوبست کا بھی اُنسے نہین ہو سکتا تھا مگر قسمت نے ایک موقع اُنکو اور دیا تھا جس سے اُنکی سب بدنامی رفع ہو جاتی اور جس سے ہر ایک شخص کو ثابت ہو جاتا کہ جو تغمہ ہاے کارگزاری اُنکو جنگہاے مقامات جاوا اور برھما مین عنایت ہوے تھے

قتل کیا اور پوول صاحب اور ہل صاحب اور میک گائر صاحب اور ورنگٹن صاحب کو ۱۸- جون کو دہلی لے گئے اور اُنکے عیال و اطفال مع عیال و اطفال کچن صاحب کو جو سب مسلمان ہو گئے تھے سپرد مجو خان کے جسکو مفسدین نے نواب مراد آباد قرار دیا تھا کیا نواب رام پور نے جسکے پاس یہ ضلع ہے ان میم صاحبون کو ہر طرح کی مدد دی اور ایک مضبوط گارڈ انپر تعینات کیا کہ آیندہ اور کوئی اُنکو دق نہ کرے اور پانچ روپیہ ماہواری ہر ایک متنفس کو واسطے خوراک کے دیا پس اب وہ بہ آرام بسر کرتے ہین اور ہمیشہ گوش بہ آواز ہین کہ کہین خبر فتح دہلی کی اور دوبارہ قائم ہونے سلطنت انگریزی کی سُنین تاریخ ۳- جون جب مکانات صاحبون کے لوٹے گئے تھے اور بعد ازان جلا دیے گئے تو مین بھی اپنا تمام اسباب اک خانہ مین چھوڑ کر ایک گانون مین جو متصل تھا بھاگ کر گیا تھا اور جب واپس آیا تو ایک پرچہ کاغذ بھی دفتر ڈاک خانہ مین باقی نہ تھا۔

ایک میم صاحب جو شریک مصیبت زدگان مقام ہرا تھین اور قدرت پروردگار سے جان بہ سلامت لیگئین تھین اپنا حال زار اسطرح پر تحریر کرتی ہین۔

بتاریخ ۳- ماہ جون اس مقام مین بلوہ شروع ہوا خزانہ سپرد سپاہیان ۲۹ رجمنٹ ہندوستانی کے ہوا اور خزانۂ جنگی سپاہ نے لوٹ لیا یہ حال دیکھ کر سب صاحب افسران ملکی بمقام میرٹھ روانہ ہوے اور اسی روز وقت شام تمام افسران جنگی و ملکی سپاہی بطور گارڈ ہمراہ لیکر بجانب مقام نینی تال روان ہوے اور مقام مذکور مین بہ سلامت پہونچ گئے اور ہم لوگون کو یہان کسی طرح کی حفاظت نہ کی مرنے کو چھوڑ گئے رات کی رات ہمنے یہان بسر کی اور ہمکو یہ یقین تھا کہ مفسد ہرگز امروز و فردا مین کُشت و خون شروع نہ کرینگے مگر بخلاف اسکے مفسدین نے بروز دوم وقت صبح ہنگامہ کُشت و خون گرم کرنا شروع کیا اور ہمارے قیام گاہ پر آکر میرے والد اور والدہ کو ہلاک کیا بعد ازان ہل صاحب کو اور میک گوائر صاحب کے پسر کلان کو اور ورنگٹن صاحب کو قتل کیا بعد قتل کرنے ان پانچ صاحب اور میم لوگون کے مفسدین ہم سب باقی ماندہ کو گرفتار کر کے اپنے کمپو مین لے گئے اور وہان ہمکو قید کیا ہم آٹھ روز تک قید رہے اور آٹھوین روز کی شام کو کچھ تدبیر کر کے ہم قید مین سے فراری ہوے اور شہر مین آکر خفیہ تین دن تک رہے بروز چہارم مفسدین مقام بریلی یہان وارد ہوے اور اُنھون نے ہمکو دوبارہ قید کیا بوقت شام مفسدین شہر مین گئے اور وہان کچن صاحب کو اور اُنکے پسر کو اور کاربری صاحب کو قتل کر کے کچن صاحب کی میم کو مع اُنکے سات بچون کے گرفتار کر کے جہان ہم قید تھے وہان اُنکو بھی مقید کیا اور ہم اس قید مین تین روز رہے بروز سوم وقت شام مجو خان نامے ایک مفسد نے جو سرغنہ اور نہایت سنگدل تھا بخدمت جنرل بخت خان عرض کی کہ میم لوگون کا کیا کرنا چاہیے اور یہ استدعا کی کہ جتنے انگریز ہین اُنکو جنرل صاحب اپنے پاس رکھین اور جتنے میم لوگ ہین وہ اُس مفسد کے پاس رہین اور مفسد مذکور اُنکی خاطر داری اور خبر گیری مین کوتہی نہین کرنے کا یہ درخواست اُسکی منظور ہوئی اور ہم سب اُس سنگدل خونخوار کے پنجے مین پھنس گئے اور ہل صاحب اور بینگ گرایر صاحب اور ورنگٹن صاحب اور پوول صاحب رجمنٹ کے ساتھ رہے اس خونخوار کے پنجے مین ہم سات دن نہایت تکلیف مین رہے ورنگٹن صاحب کے چھوٹے لڑکے دو اور بیمار ہوے اور تیسرے روز مر گئے اُسکے بعد میرے لڑکے نے بھی جان بحق تسلیم کی بعد سات روز کے

نواب

غازیون کی رام پور سے آکر برلب رام گنگا دوسری جانب شہر کے فروکش ہوئی ہو اور اب اُنکے پیغام وغیرہ ایک مولوی اور بمعاشان شہر کے ساتھ لگ رہے ہین صاحب جج یہ خبر سُنکر دو عہدہ دارون کو اور چند سوار اور سپاہیان ۲۹ رجمٹ کو ہمراہ لیکر روانہ ہوے اور مفسدین پر حملہ آور ہوکر اُنکو منتشر کر دیا اور ایک سپاہی نے ایک صاحب کے جنکے نام کا اول حرف ڈبلیو ہی اسطرح جان بچائی کہ ایک مفسد نے اپنا شمشیر برہنہ یعنی قرابین اُنپر چھترائی تھی اور مارنے ہی کو تھا کہ اس سپاہی نے دوڑکر مفسد مذکور کو گرفتار کیا اور سرغنہ اس جماعت مفسدین کا بوقت شب سپاہ پولس کے ہاتھ سے مارا گیا تھا بتاریخ ۲۳ روز شنبہ یہ خبر آئی کہ دو کمپنیان سفیر مینا کی مقام روڑکی سے بگڑکر اور سامان جنگ اور بہت سا مال لوٹ کا لیکر قریب اس مقام کے آگئی ہین بلا توقف دو توپین اور دو کمپنیان ۲۹ رجمٹ کی اور ساٹھ سوار طیار ہوے مفسدین نے جب خبر طیاری اس فوج کی سُنی وہ سب بزودی گنگا پار ہوکر ترائی مین بھاگ گئے مگر ہمارے اجنٹ مجسٹریٹ صاحب نے چار سو سوار سے جاکر اُنکو ایک باغ انبہ مین جالیا اور اُنسے اُسوقت تک لڑتے رہے جبتک یہ فوج بھی وہان جا پہونچی اور پہونچ کر اُنکے ہتھیار چھین لیے بلکہ اکثر سپاہیون کا مال و اسباب بھی لے لیا اور اُنکا تعاقب تا بہ ترائی کیا بعد ازین ۲۹ رجمٹ کے سپاہی ایسے معتبر ہوگئے تھے کہ وہ اکثر رفع فساد کے واسطے دیہات ضلع مین بھی بھیجے گئے اور اُنھون نے خدمت بھی جیسے سپاہیون کو اور خیر خواہون کو چاہیے بخوشی تمام کی اگر یہ لوگ آیندہ بھی ایسی ہی خدمت کرتے اور اسی طرح خیر خواہ سرکار رہتے تو اُنکی بڑی نیکنامی بہ سرکار گورنمنٹ لکھی جاتی اور وہ مورد توجہ سرکار ہوتے یہ دو فتح جو بخلاف سپاہیان ۲۰ رجمٹ اور سفر مینا کے حاصل ہوئی ہین اُنکے سبب اب یہ ہوا کہ جو جماعت مفسدین کی اپنے وطن کو جاتی تھی اور اس راستے اُنکو جانا تھا وہ اب اس شہر کو بلکہ ضلع کو بچاکر جاتی تھی چونکہ ہم متصل شہر دہلی کے ہین اسواسطے اکثر مفسدین یہان لین مین آکر سپاہ کو ترغیب چلنے شہر بادشاہی یعنی شہر دہلی کی دیتے ہین اور طمع دیتے ہین کہ وہان طلب تنخواہ زیادہ ملیگی فقط

یہ لائق مند ۲۹ رجمٹ اپنے بھائیون کو جو گردنواح مین تھے آمادہ سرکشی دیکھ کر اور یہ سُنکر کہ مقام بریلی مین ایسا قتل اور خونریزی ہوئی کہ جسکا بیان نہین اپنے جادۂ راستی پر نہ رہ سکے اور آخر کار بتاریخ ۳۰ جون منحرف ہوگئے۔

ہمارے پاس کوئی سلسلہ وار کیفیت اس واقعہ کی سوائے اسکے جو صاحب پوسٹ ماسٹر مقام مذکور نے تحریر کی ہی اور جو ذیل مین مندرج ہوتی ہی نہین آئی۔

پوڈیل صاحب کو جو لفٹنٹ واٹروک صاحب کے ساتھ رہتے تھے اکثر مسلمان شہر نے مجروح کیا اور بعد ازین صاحب موصوف کو مع اہل صاحب اور دیگر کرانیون کے بتاریخ ۳۰ گرفتار کیا اور واٹروک صاحب اور اُنکی میم کو اُسی روز قتل کیا عرصۂ قلیل کے بعد مفسدین نے پوڈیل صاحب اور دیگر مفسدین کو کہا کہ اگر تم مذہب اسلام قبول کرو تو تمھاری جان بخشی ہوگی ناچار جب کوئی اور موقع جان بری کا نہ رہا اُن سب نے مذہب اسلام اختیار کیا بعد ازین ایک مکان مین اُن سب کو رکھا اور کچن صاحب مع عیال و اطفال کے اب تک شہر مین کسی مقام محفوظ مین پوشیدہ تھے اور اسی طرح تا تاریخ ۱۵ مخفی رہے مگر جب فوج بریلی یہان وارد ہوئی تو پوڈیل صاحب مع دیگر صاحبان دوبارہ گرفتار ہوے اور کچن صاحب کا پتا بھی کسی مسلمان نے اُنکو بتا دیا اُنھون نے کچن صاحب اور اُنکے پسر کلان اور کاربری صاحب برادر زن کچن صاحب کو

اُنکی اپنی کمپنی والون نے دونون کو تو فوراً گرفتار کرلیا اور تیسرے نے مقام گوراٹر گارڈ مین جاکر بندوق طیار کر رکھی اور کہا کہ جو میرے پاس آنے کا ارادہ کریگا اُسکو مین مار ڈالونگا حوالدار میجر نے اپنے سپاہی ساتھ لیکر مقام مذکور کا نرغہ کرلیا بعد از عرصۂ قلیل کے سپاہی مذکور جو قوم کا برہمن تھا شمشیر علم کرکے اور پستول طیار بھر کر باہر آیا اور سپاہ کی طرف مخاطب ہوکر بولا کہ اپنے فرنگی افسرون کو مار ڈالو اور دھرم کے واسطے لڑو حوالدار میجر نے حکم دیا کہ ہتھیار رکھدے مگر اُسنے نہ مانا تب تین سپاہی کوارٹر گارڈ مذکورۂ بالا نے اُسکو گولی سے مار دیا لاش مفسد مذکور کی گو قوم کا برہمن تھا مگر مہترون کے ہاتھ سے اُٹھوا کر دریاے تیستا مین پھکوا دی گئی۔

مراد آباد

شروع مفسدہ مین ۲۹ رجمنٹ ہندوستانی مقیم مراد آباد نے بھی ہنگامہ شروع کیا تھا اور قیدیون کو جیلخانہ سے رہا کیا تھا مگر بعد ازان پشیمان ہوکر دوبارہ عہد و پیمان کیے اور مدت تک خیر خواہی سرکار مین راسخ دم اور ثابت قدم رہے ہر چند مفسدین نے جو اس شہر کی طرف سے گذرے چند بار ترغیب اور طعنہ زنی کی مگر یہ جادۂ راستی سے منحرف نہوے۔

ایک صاحب مقیم مراد آباد بتاریخ ۱۸ ماہ مئی اسطرح تحریر فرماتے ہین بتاریخ ۱۸ ماہ مئی ہمکو خبر پہونچی کہ ایک بڑی جماعت ۲۰ رجمنٹ کی جسنے بمقام میرٹھ مفسدہ برپا کیا تھا مع سامان جنگ و خزانہ ایک جنگل مین جو بجانب چپ دریاے گورکن کے اور قریب پانچ میل مقام ہذا سے واقع ہی فروکش ہین رات اندھیری تھی اور شب کے قریب گیارہ بجے تھے کہ ایک فوج مشتمل اوپر تیس ۳۰ سوار اور ایک کمپنی ۲۹ رجمنٹ کے جمع ہوکر اُنکے مقابلہ کو چلی اور ڈاکٹر صاحب چند سوار لیکر اُنکے پہلے چلے کہ جاکر پل دریاے مذکور کا قبضہ کرین اور جب سب بندوبست مناسب ہوچکا تو فوج مذکورۂ بالا بسرکردگی صاحب جج اور صاحب مجسٹریٹ اور دو اور افسرون کے اُنپر تاخت لائے اور اُنکے پہرہ والون کو مغلوب کرکے ایک کو تہ تیغ کیا اور باقی مفسدین کا یہ حال کیا کہ اُنکے گھوڑے اور ہتھیار چھین لیے اور آٹھ آدمیون کو گرفتار کیا سواے اسکے دس ہزار روپیہ نقد بھی مفسدین کا اُنکے ہاتھ لگا اور باقی مفسد بھاگ گئے کیونکہ بباعث تاریکی شب کے دوست دشمن سے شناخت نہوتا تھا مگر بروقت سر ہونے بنادیق کے جسکے شعلے سے البتہ کچھ نظر آتا تھا صورت آدمی کی نظر آتی تھی بروز دوم وقت صبح چند سپاہی مفسد دلیرانہ لین ہندوستانی مین آئے اُنمین سے ایک تو سپاہی ۲۹ رجمنٹ نے گولی سے مار دیا اور مابقی گرفتار ہوکر جیلخانہ مین مقید ہوے جو شخص کہ مفسدین مین سے لین مین مارا گیا تھا وہ ایک حوالدار تھا اور اُسکا کوئی رشتہ دار اس رجمنٹ ۲۹ مین تھا اس رشتہ دار نے جلکر قریب سو سپاہیون کے جو اُسکے دوست تھے جمع کیا اور اُنکو ترغیب مفسدہ پردازی دیکر اُنکو جیلخانہ مین لے گیا وہان سپاہیان ۲۰ رجمنٹ کو جو قیدی ہوے تھے رہائی دی اور اُنکے ساتھ چھ سو قیدی اور آزاد ہوے مابقی سپاہ رجمنٹ ۲۹ نے جب یہ حال سُنا وہ طیار ہوکر آئی اور درخواست کی کہ اگر حکم ہو تو ہم سب کو گرفتار کرکے پھر لے آوین اور حکم پاکر وہ جنگلون مین گئے اور ۱۵۰ آدمی کو گرفتار کر لائے بعد ازین اور بہت آدمی گرفتار ہوے اور اکثر خود بھی حاضر ہوگئے یہ حرکت چند سپاہیون کی دیکھکر باقی ماندہ رجمنٹ بہت نادم اور پشیمان ہوئی اور کوئی موقع اُنھون نے جو دوبارہ ثابت کرنے خیر خواہی اور اعتبار کا اُنکو ملا فروگذاشت نہ کیا بتاریخ ۲۱ خبر آئی کہ ایک جماعت کثیر

تو سپاہی مذکور گرفتار ہو گیا۔

بعد اس اندیشۂ فساد کے کرنیل بارسٹو صاحب افسر کمانڈنگ اور میجر بلیس صاحب دونوں نے اپنی سپاہ مین بے ہتھیار شب کو سونا اختیار کیا تا سپاہ کو یقین ہو کہ اعتبار اس درجہ افسرون کے دل مین ہو مگر یہ اعتبار رفتہ رفتہ فسخ ہو گیا یعنی بتاریخ ۷ ماہ جولائی یہ مناسب وقت متصور ہوا کہ سپاہ کے ہتھیار لے لیے جائین اسواسطے سب سپاہی پریٹ پر ۲۴ رجمنٹ پر جمع کیے گئے اور حکم حوالہ کر دینے اسلحہ کا سنایا گیا اسوقت سپاہ یعنی ۴ کمپنیان ۲۴ رجمنٹ شاہی کی تو سامنے جائی گئی تھین اور تین ضرب توپ توپخانہ اسپی کے وسط مین رکھی گئین یہ سب بندوبست جب ہوا تو سپاہ ہندوستانی حکم سنکر فورًا بھاگ گئی اور توپخانہ نے اور سپاہ گورہ نے چلتے ہوے ایک باڑہ بطور تواضع اپنی بندوقون اور توپون سے اُنکے پیشکش کی مفرورین اپنی لین کی جانب گئے اور وہان گرفتار ہو کر اُنھون نے تمام اسلحہ سپرد سرکار کر دیے اس ہنگامہ مین صرف کپتان پامر صاحب متعلقہ پولس کی کلائی یعنی ساعد دست پر بوقت تعاقب چند سپاہ جو ارادہ فرار کا رکھتی تھی یک زخم آیا اور کسی کو آنچ بھی نہ آئی تھی۔

پونا

بتاریخ ۵ ماہ ستمبر دو اشتہار بزبان مرہٹہ شہر مین سے دستیاب ہوے یہ اشتہار نانا صاحب بٹھور والے نے بدین مضمون جاری کیے تھے کہ سب رعایاے پونا انگریزون کو مار ڈالین بلکہ حتی الامکان گورنر جنرل اور کمانڈر انچیف کو بھی قتل کرین اور جو ایسا کریگا اُسکو انعام بتفصیل ذیل ملیگا یعنی جو گورنر جنرل کو مارے اُسکو پانچ ہزار روپیہ ملیگا مگر بدانست راقم یہ روپیہ بہت تھوڑا تجویز ہوا تھا غرض کہ اسی قبیل سے سب انگریزون کے قتل کے واسطے ایک رقم تجویز ہوئی تھی یعنی حسب رتبہ کم ہوتے جاتے تھے حتی کہ بابت قتل جج اور مجسٹریٹ کے پانچ سو روپیہ لکھا تھا اور کم سے کم رقم انعام کی سو روپیہ تک تھی اشتہار مین یہ بھی درج تھا کہ نانا صاحب ہمراہ فوج کثیر بفتح و فیروزی لینے ملک پیشوا کو آتے ہین اور وہ یہ چاہیے کہ جبتک وہ بمقام آلنڈہ پہونچین جو مقام سولہ میل کے فاصلے پر پونا سے واقع ہے اُسوقت تک شہر پونا فرنگیون سے خالی ہو جاوے مگر ایسا مشیت ایزدی مین نہ تھا۔

شکارپور

بتاریخ ۲۳ ماہ ستمبر وقت شب قریب چودہ یا سولہ گولندازون نے توپین لیکر بجانب میدان پریٹ لگادین اور کوشش بیچ برپا کرنے فساد عام کے عمل مین لائے اِن لوگون پر باقی ماندہ سپاہ کمپنی گولندازان جو مفسد نہ تھے اور سپاہ پولس زیر حکم کپتان مینگمری صاحب اور ایک دستہ ۱۶ رجمنٹ ہندوستانی حملہ آور ہوے کپتان صاحب نے چند سپاہی پولس کو توپخانہ کی پشت سے روبرو چڑھا دیا اور اسطرح توپون کو بند کر کے چھین لیا اور مفسد بھاگ نکلے تین آدمی مفسدین کے مقتول یا مجروح شدید ہو کر میدان مین پڑے رہے یہ ہنگامہ قریب دو گھنٹہ کے عرصہ مین ختم ہو گیا مگر اس عرصہ مین ایسی تاریکی تھی کہ کسی کو یہ نہ معلوم ہوا کہ کتنے سپاہی مفسد تھے اور کہان کہان تھے۔

جلیگوری

بتاریخ ۱۱ ماہ اگست تین سپاہی ۱۳ رجمنٹ ہندوستانی نے ارادہ کیا کہ سب انگریزون کو مار ڈالین یا خود مر رہین

روز دوم وقت صبح ایک کمپنی تین سو آدمیون کی اور ایک متعہد ہندوستانی افسر کی مقرر ہوئی نئے کارتوس اُنکے سامنے رکھے گئے اور سپاہ کو یقین ہوا کہ یہ وہی کارتوس ہین جو وہ سالہا سال سے کاٹتے ہین عرصہ پندرہ روز سے اکثر فقیر گرد لین ہمارے سپاہ کے پھرتے ہوے نظر آتے تھے۔

میم صاحبون نے مکان کرنیل صاحب اور قلعے مین جاکر پناہ لی اور بتاریخ ۱۵- وقت صبح ایک گروہ ۸۴ رجمنٹ شاہی کا آکر قلعے مین داخل ہوا اور کپتان ہلمبرنڈ صاحب جو مع توپخانہ کے بمقام جلندھر جاتے تھے اُنکو بھی اسی مقام مین رکھ لیا تاکہ بروقت ضرورت اُنکے توپخانے سے بھی کام لیا جاوے مگر اسکی حاجت پھر نہ پڑی اور شہر مین سب طرح امن رہا۔

راول پنڈی

اول ہی جب خبر مفسدہ میرٹھ اور دہلی وغیرہ کی یہان ہوئی تھی اُسی وقت سے تدابیر اندفاع فساد کی ہوتی تھین تاکہ اس مقام پر بھی ویسا ہی نہو گئے اور کوئی امر مشتبہ و مشکوک جس سے لوگون کو اندیشہ پیدا ہو تا تاریخ ۱۰- جون وقت سہ پہر وقوع مین نہین آیا مگر اُس روز سب کے دلون مین ایک اندیشہ پیدا ہوا اور ویسا ہی حال یہان بھی ہوا جیسا مقام کوہ شملہ پر ہوا تھا ایک صاحب تحریر فرماتے ہین کہ اس روز ہر ایک کے چہرے سے اندیشہ اور شک اور خوف ہویدا تھا کسی کو اطلاع تحریری اور کسی کو زبانی کی گئی کہ آج کی شب فساد ہونے والا ہی اسواسطے توپخانے مین حکم کیا کہ اپنی بتیان توپ کی روشن رکھین مگر تیز روشنی نہو اور جو قلیل فوج گورہ موجود تھی اُسکو حکم ہوا کہ شب کو مسلح سوویں اور نسبت سپاہ پولس بھی یہی حکم جاری ہوا افسرون کے نام حکم گیا کہ وہ شب کو اپنی سپاہ کے پاس رہین اور فوراً بوقت اطلاع طیار اور آمادہ ہو جاوین پہرہ والون اور سپاہ گشت کرنے والی کو حکم ہوشیاری کا دیا گیا ایسی ایسی تدابیر حکام سے اس مقام پر بزودی و احتیاط عمل مین آئین ایک پہرہ گرجا گھر کے واسطے تجویز ہوا جہان حکم تھا کہ میم لوگ مع دیگر متعلقین اُنکے بوقت ضرورت پناہ گیر ہون اور لین بارک بھی اُنکے واسطے جاے پناہ تجویز ہوئی تھی رات کی توپ بجنے تک بلکہ قریب تین گھنٹے بعد ازان تک یہ تردد اور نا امیدی ہر ایک کے بشرے سے نمودار تھی اور یہ ہی حال بارکون مین اور گرجا گھر مین تھا باستثناے چند صاحبون کے اور سب نے اپنے اپنے مکانات چھوڑ دیے تھے مین بہ تاسف بیان کرتا ہون کہ صرف میم لوگ اور بچے ہی پناہ گیر نہین ہوے تھے بلکہ وہ صاحب لوگ جو علاوجات جلیلہ اور عظیمہ رکھتے تھے اور جنکو لازم تھا کہ اپنے مقامون پر قائم رہتے اور اگر اُنکو چھوڑتے تو بعد از چھوڑنے اور سب لوگون کے ترک کرتے وہ ہی اول بھاگ گئے مگر شکر خدا کہ اس شب کو کچھ فساد نہوا گو اس سے اندیشہ سپاہ کے دل مین ہوا ہو مگر ظاہر نہ تھا بلکہ بتاریخ ۱۳- جون جب اُنسے احوال سپاہ بارک پور کہا گیا تو اُنھون نے نہایت تاسف کیا اور کہی کمپنی ۵۸ رجمنٹ ہندوستانی نے متفق اللفظ یہ کہا کہ ہمکو مفسدین ہوتی مردان کے مقابلہ پر بھیجدو ہم اُنکو خوب سزا اُنکی سرکشی کی دینگے مگر یہ نہوا القصہ روز دوم اندیشۂ مذکورہ بالا یعنی وقت صبح اندیشۂ شب گذر گیا اور ملازمین صاحبان پناہ گیر کے اپنے اپنے آقاکے جوڑے کپڑون کے بدلنے کے واسطے لیجاتے تھے۔

سبب اس اندیشہ بیجا کا اسطرح پر بیان کیا گیا ہی کہ ایک سپاہی ۵۸ رجمنٹ ہندوستانی کا فخریہ کہتا تھا کہ میرے پاس اب بھی دس گولیان اور سامان باقی ہی اور اگر ضرورت ہوئی تو اب کام مین آوینگی یہ خبر جب حکام تک پہونچی

اسباب رانگھڑون کا تھا لوٹ لیگئے اُسکی حفاظت کم تھی بلکہ بالکل نہ تھی کیونکہ رانگھڑ کارسکار پر اور مقامات مین تعینات تھے۔

قریب چار بجے شام کے ایک کمیٹی اسواسطے جمع ہوئی کہ جو شخص کا جنگ کیا چاہے اور سپاہی پیشہ نہو اُسکا نام درج رجسٹر کیا جاوے اور اس امر کے واسطے ۴۵ صاحبون نے درخواست کی اِنکے کمانڈنٹ کپتان جونسٹن صاحب متعلقہ پیمایش رہنو مقرر ہوے۔

صبح جمعرات کی بغیر کسی طرح فساد کے گذری مگر مفسدین نے راستے آمدورفت کے روک لیے کہ رسد وغیرہ اس مقام مین نہ آوے قریب دس بجے دن کے تجویز ہوئی کہ ایک گروہ جاکر مفسدین کو راستے مین سے ہٹادین اسمین قریب تیس انگریز اور ایک جماعت کوہی رانگھڑون کی اور ایک گروہ برقندازان پولس اور وہ لوگ تھے جنھون نے واسطے کارجنگ کے اپنے نام رجسٹر مین لکھوائے تھے یہ سب جمع ہوکر گئے اور ایک مقام پر دامن کوہ مین اُنسے مقابلہ ہوا مفسدین نے ایک باڑہ ماری اُس سے اور صاحب کے جنکا نام رجسٹر مذکور مین درج تھا ایک زخم پیر پر آیا ہمنے جو ادھر سے باڑہ ماری تو کسی سبب نامعلوم سے کسی کو ایک گولی بھی نہ لگی کیونکہ نہ تو کوئی مفسدین مین سے گرا اور نہ کوئی زخمی معلوم ہوا ہر چند فاصلہ مابین مین قریب ستر یا اسی گز کے تھا تاہم وہ لوگ بھاگ گئے اور پہاڑ کے اوپر ایسے جلدی چڑھ گئے کہ پھر گولی کے ٹپے سے باہر ہوگئے صرف ایک یا دو آدمی اُنمین سے چڑھتے ہوے گر پڑے باقی سب بزودی تمام باہر گولی کی مار سے ہوگئے گروہ انگریزون کا جو ہمراہ تھا وہ تو اسی جگہ مقیم رہا اور رانگھڑ اور پولس والے گھاٹیون مین اُتر گئے کہ دیہات کو ہی کو برباد کرین اور رجسٹری والے انگریز بطور فوج کمک متصل گروہ اول کے رہے کہ بروقت ضرورت مدد کو جلدی پہونچ جاوین۔ دس یا بارہ گانؤن مفسدین کے جلادیے مگر افسوس کہ ہماری جماعت قلیل تھی ورنہ اُنکی زراعت بھی تباہ کردیتے اور اُنکے مویشی چھین لیتے اِن گانؤن مین کسی نے مقابلہ ہمارا نہ کیا بلکہ تمام گانؤن ہمنے خالی پایا کوئی باشندہ اُنمین موجود نہ تھا یہان سے چڑھائی کوہ مری کی نہایت سخت تھی اور آدمیون نے وقت مراجعت قریب پانچ بجے شام کے یہ کہا کہ مدت سے ایسا سخت اور مشکل کام ہمنے نہین کیا تھا۔

جسوقت نیچے گھاٹی مین گانؤن جلتے تھے اُسی وقت شہنائی سامنے کے پہاڑ پر بجتی تھی اور آدمی بہ کثرت جمع ہوتے تھے یہ دیکھکر احتمال تھا کہ شب کو اس مقام پر پھر حملہ ہوگا اسی خیال سے مضبوط پہرے جابجا مقرر ہوے تھے مگر اس شب کو کچھ نہوا اور شب تا بہ امن و امان گذر گئی۔

درمیان شب کے تھارنٹن صاحب کمشنر مع چند سپاہ پولس و سکھان نو ملازم مقام راول پنڈی سے اس جگہ وارد ہوے۔

باعث ہوشیار رہوجانے سب ساکنین کے اور تدبیر اندفاع مفسدین کے پھر یہان کچھ واقعہ حادث نہوا۔

امرت سر

بتاریخ ۱۴۔ ماہ مئی وقت صبح یہ احتمال گذرا کہ مفسدین میامیر یہان آتے ہین اسواسطے ۵۹ رجمنٹ ہندوستانی کی پریڈ ہوئی اور کپتان ویڈی صاحب کے تو بخانے کو حکم ہوا کہ اپنا کام قلعے مین کرین اور رجمنٹ کو حکم ہوا کہ کمپنی کمپنی جدا ہوکر بطور پیرہ گرد شہر کے قائم ہون اور ہر ایک کمپنی کے ساتھ ایک افسر انگریز تعینات ہو اسپاہی بخوشی اپنے اپنے کام پر گئے

بتاریخ یکم ستمبر اس مقام کی امنیت مین باعث شورش کوہیان گرد نواح کے خلل واقع ہوا اور سبب اس تخلل کا یہ معلوم ہوتا ہی کہ سابق مین ایک مرتبہ ایک گانون مین جو متصل اس مقام کے ہی کچھ فساد ہوا تھا اور اُسمین خونریزی بھی ہوئی تھی اور مجرم گرفتار ہوے تھے اور بعد تحقیقات نسبت ہر ایک کے حکم قید میعاد مختلفہ کا صادر ہوا تھا مجرمون مین ایک شخص بڑا پیر تھا اُسکی تعظیم بخیال مذہب ہر ایک کو ہی کرتا تھا اور اسی لحاظ سے باشندگان ملک نے درخواست اُسکی رہائی کے واسطے کی اور اُنکی درخواست منظور بھی ہوگئی تھی بخیال اِسکے اُنکو جرأت پیدا ہوئی اور گانون والون نے ایک دوسری درخواست اِس مضمون کی گذرانی کہ جتنے مجرم مقدمہ مذکورہ مین گرفتار ہوے تھے وہ سب رہا ہو جاوین یہ درخواست اُنکی نامنظور ہوئی اسپر اُنھون نے دھمکایا تھا کہ اگر یہ حکم قید جاری رہا تو ہم کوہ مری کو لوٹ لینگے۔

بتاریخ مذکورۂ بالا ایک برقندانز حاکم خان نامے نے جو لارنس صاحب کی میم کے پاس رہتا تھا زبانی اپنی سالی یعنی ہمشیرۂ زن کے جو منکوحہ سرغنۂ مفسدین کی تھی یہ سُنا کہ آج شب کو ایک بڑا گروہ مقامات خامتک اور رواٹ اور دوباتین اور گانون سے جمع ہوکر کوہ مری پر تاخت لائینگے اور اُنکا ارادہ ہی کہ سب انگریزون کو مار ڈالین یہ سُنکر برقندانز مذکور نے قریب نو اخت نو گھنٹہ شب کے میم صاحبہ موصوفہ کو خبر دی یہ سُنکر بیٹی صاحب اسسٹنٹ کمشنر نے پہرے گورکھیون کے انگریزون کے مقامات سکونت پر قائم کیے کہ اگر مفسد آوین تو خالی نجاوین اور میم صاحبون سے کہا کہ مع بچون کے یا تو لارنس صاحب کی کوٹھی مین جاکر رہین اور یا بارکون مین جاوین کہ وہان محافظت اُنکی ہوگی۔

قریب نو اخت یک ونیم گھنٹہ شب تمام شکوک اس باب مین دفع ہو گئے یعنی قریب ساٹھ آدمیون کے یا زیادہ از جانب مقام گلدانا اس مقام مین آئے اور اپنا کار فساد انگیزی اول بنگلے سے جو اُس جانب تھا شروع کیا اس بنگلے مین ہورسٹ صاحب متعلقہ پیادیش رہتا تھا اِن صاحب کو بمشکل موقع فرار ہونے کا مع میم صاحبہ اور بچے کے ملا جسوقت مفسدین اُنکے حاطے مین آئے اُنھون نے لوٹنا شروع کیا اور جو اُنکے نزدیک شی قیمتی تھی اُسکو لے لیا اور باقی کو خراب اور ضائع کیا مفسدین نے صاحب کا گھوڑا بھی لے لیا گو یہ گھوڑا پھر ایک گانون سے جسکو سرکار نے جلا دیا دستیاب ہوگیا تھا بعد ازین وہ اب کپتان رویشن صاحب کے بنگلے پر آئے مگر یہان اُنھون نے خوب مزا چکھا کیونکہ کپتان صاحب کے پاس کوہی رانگھڑ نوکر تھے اُنھون نے تین مرتبہ مفسدین کو مار کر نکال دیا آخر کار مفسدین یہانسے بھاگے اور دو آدمی اُنکے مقتول ہوے بوقت صبح دوم دیکھا کہ مفسدین مقام گلدانا مین بہ کثرت جمع ہین اور معلوم ہوتا تھا کہ شاید پھر اس مقام پر یورش کرین یہ حال دیکھکر میم صاحبون کو صلاح پھر دی گئی کہ مع بچون کے یا تو بارکون مین چلی جاوین اور یا تھارنٹن صاحب کی کوٹھی مین رہین اِس روز مفسدین پھر نہ آئے۔

درمیان ہنگامہ شب گذشتہ کے چند ملازمین کرنیل سپارک صاحب کے یعنے چند چھپانے اور چوکیدار بھی لوٹنے نکان مین شامل تھے دو چھپانے اور چوکیدار گرفتار ہوے اور بعد تحقیقات و ثبوت جرم کورٹ مارشل سے حکم مار دینے کا نسبت اُنکے صادر ہوا جب اُنکو قصاص کے واسطے لیجاتے تھے تو چوکیدار کسی تدبیر سے بھاگ گیا اور پھر کچھ حال اُسکا سماعت مین نہ آیا مگر دونون چھپانیون کو قتل کیا بوقت سہ پہر پھر مفسدین خفیہ پہاڑ سے اُترے اور جتنا

یعنی پانچ کشتیان جنمین سپاہی مفرور بھرے ہوے تھے غرقاب کردین اور جنرل لویڈ صاحب تمام روز جہاز پر رہے۔
چار کمپنی ۲۵ رجمنٹ ہندوستانی کی جو دوسرے کنارۂ دریا پر تھین اُنھون نے بھی سرکشی اختیار کی اور شامل مفسدین
ہوگئین مفسدین چھ سو بندوق اپنی چھوڑ کر بھاگ گئے تھے اور اُنکی لین مین سے انبار گولیون کا ملا جو بندوق کے مطابق
معلوم نہوتی تھین بلکہ کچھ چھوٹی تھین اور اُنسے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ ڈھلی ہوئی نہ تھین بلکہ کوٹ کر بنی تھین اور بہت بوتلین
باروت کی دستیاب ہوئین۔
بجاے اسکے کہ اُسی وقت جسوقت وہ خوف زدہ ہوکر بھاگے تھے اُنکا تعاقب ہوتا تین دن تک کچھ تدارک اُنکا نہوا اور
اسی عرصے مین مفسدین نے بہت کچھ ایذا رسانی وغیرہ کرلی مقامات آرہ اور پٹنہ وغیرہ جو قریب تھے اُنپر مفسدین سے
بباعث سستی اور نالیاقتی حاکم اعلیٰ مقام مذکور کے بڑا صدمہ پہونچا بعد از تین روز کے ایک جماعت مشتمل اوپر ۱۱ گورہ ۳۷
رجمنٹ اور اسی قدر ۱۰ رجمنٹ شاہی کے اور ۵۰ سکھ بہ سواری جہاز دخانی مقام قریب تر یعنی مقام آرہ کو جو قریب ۱۴ میل کے براہ خشکی
واقع تھا بھیجے گئے اور بدنصیبی غریب گورہ ہاے ۱۰ رجمنٹ کی اسطرح پر بیان کی گئی ہے۔
گورے جہاز سے اُترے اور اُنکو حکم ہوا کہ آگے کو کوچ کرین چونکہ روشنی ماہتاب کی باقی تھی اُنھون نے کوچ کیا اور گیارہ بجے تک
چلے بعد ازین ماہتاب غروب ہوگیا اور اب اُنکو مقام کرنا تھا مگر بجاے مقام کرنے کے صاحب کمانڈنگ نے بہ اصرار تمام اُنکو
آگے بڑھایا حالانکہ کوئی ملک سے واقف نہ تھا اور دشمن قوی کا مقابلہ درپیش تھا اور سپاہی ماندے ہوگئے تھے اور گرسنہ بھی تھے
اور آگے جانے سے ناراض بھی تھے پس ایسی حالت مین اُنسے کیا ہوسکتا تھا آخرکار یہ ہوا کہ وہ ایک جنگل مین جا پڑے اور
وہان قریب دو ہزار مفسد کے جمع تھے کچھ اُنمین سپاہی تھے اور کچھ کورسین کے آدمی تھے جو ایک قوی زمیندار اس نواح مین تھا
جسوقت یہ مقام مذکور مین پہونچے مفسدین نے ایک باڑھ ماری جس سے بہت آدمی مارے گئے اور باقی ماندہ منتشر ہوکر
بھاگ نکلے اور ایسے منتشر ہوگئے تھے کہ ایک دوسرے سے تا بہ صبح پھر نہ ملا صاحب کمانڈنگ یعنی کپتان دینار صاحب اول ہی
باڑھ مین مارے گئے تھے مفسدین نے ہماری سپاہ پر تمام شب گولہ رانی کی اور ادھر سے بھی کچھ کچھ جواب ہوتا گیا لیکن صبح کو
ہماری سپاہ باقی ماندہ سب پیچھے ہٹ آئی تحقیقات سے مجھے معلوم ہوا کہ اگر سپاہ حاکم کا حکم نہ مانتی تو برعکس اسکے ہوتا اور
اسمین ہر ایک متنفس کا فائدہ بھی متصور تھا اس ہنگامے مین ہمارے آدمی بہت مارے گئے چار افسر اور ۱۶۰ سپاہی ۱۰ رجمنٹ کے
کام آئے اور کسی کو زخم بھی نہ آیا۔
تمام سپاہ مفسدین نے اُنکا تعاقب تا بہ نالہ کیا جسمین بہت سے ڈوب گئے کیونکہ اُنکو تیرنا بھی نہ آتا تھا ہندوستانی افسر
اپنے آدمیون کے گرد تھے تین اُنمین کے مارے گئے اُنمین کئی آدمی بوردی رائفل نظر آئے اُنکے پاس سامان جنگ نہوگا
کیونکہ اُنھون نے بوتام اور پتھر بھر کر چھوڑے تھے اُنکے پاس چھوٹی توپین تھین کہتے ہین کہ راجہ دمراؤن مع توپون کے
اُنکے شامل ہوگیا تھا افسوس کہ ایک آدمی کے باعث اتنا نقصان جان ہوا اسکا تصور بھی دل کو پارہ پارہ کرتا ہی اور اگر
وہ شخص اب زندہ ہوتے تو اُنکی نسبت کچھ اور بھی تحریر ہوتا۔

کوہ مری

کہ سپاہ کو اب بالکل ناامیدی ہوئی اور اُنھون نے دیکھا کہ وہ لوگ جو اگر اُنکی مدد قتل انگریزان اور بلوہ پردازی مین نہ کرتے تاہم اُنکے کچھ دردِ آزار بھی نہوتے اب وہ ملازم سرکار ہوکر اُنکے دشمن جانی ہوگئے اور اُنکو نہایت افسوس اِس امر کا ہوا کہ چندروز پیشتر جنکے سرکرنے کے واسطے اُنھون نے مدد سرکار کی تھی اور سرکار کی جانب سے لڑے تھے اب وہی سرکار کے جانب دار ہوکر اُنکے خلاف اپنی تیغ وتفنگ کام مین لاتے ہین اور ملک مین ایسا انتظام رکھتے ہین کہ جس سے اُنکی بلوہ پردازی نہین ہوسکتی اور نہ ملک مین کچھ خرابی واقع ہوسکتی ہے یہ خیال کرکے اور دیکھکر کہ سارا ملک اُنکا دشمن ہے اور گھاٹ اور راستے سب بندوبست سرکاری مین اور وہ خود اُن لوگون کے قبضے مین ہین جنکی قتل اور خرابی کا اُنکے دل مین ارادہ تھا وہ سب قہر درویش بجان درویش کرکے خاموش بیٹھ رہے اور پھر بھی سر نہ اُٹھایا کیونکہ اور سب امور تو اب اُنکے امکان سے باہر ہوگئے تھے مگر فرار ہونا بھی ضلع پشاور مین غیر ممکن تھا کیونکہ سب کوئی تو اُنکے دشمن تھے اور راستہ اٹک قبضۂ سرکار مین تھا اور دریا بھی تمہار درمیان مین تھا غرض ایسے ایسے خیالات سے وہ پھر آمادہ کسی فساد کے نہوے۔

دنیاپور

اِس مقام مین ۷ اور ۸ اور ۴۰ رجمنٹ ہندوستانی مقیم تھین۔

بتاریخ ۲۵ ماہ جولائی جنرل لوئیڈ صاحب کمانڈنگ نے یہ تجویز کی کہ ٹوپی ہاے بندوق جو میگزین مین متصل لین فوج ہندوستانی ہین اُٹھوا کر لین گورہ مین احتیاطاً اور حفاظتاً رکھی جاوین بوقت نواخت پانچ گھنٹہ صبح ۱۰ رجمنٹ شاہی اور توپخانہ زیر حکم کرنیل ہویش صاحب کے میدان گرینڈ سکوم پر طیار ہوکر آئے کہ بروقت ضرورت لین فوج ہندوستانی پر حملہ آور ہون بعد ازین دو چھکڑہ ہمراہ ایک صاحب افسر کے گئے اور ٹوپیان بار کرکے لے آئے تھوڑے فاصلے پر یہ چھکڑے پہونچے ہونگے کہ ایک شور لین ہندوستانی مین سے اُٹھا اور دیکھا کہ ایک سپاہی ۷ رجمنٹ نے اپنی بندوق پھرائی اور چلایا کہ صاحبون کو مارو اور ٹوپیان نہ لیجانے دو ایک پیغام لین سے اِس مضمون کا اُس مقام پر بھیجا گیا جہان فوج گورہ تھی کہ توپین اور ۱۰ رجمنٹ شاہی آجاوے مگر اِس حکم کی فوراً اِس طور پر ترمیم ہوئی کہ فوج مذکور اپنے مقام پر طیار رہے کیونکہ سپاہی توپون کے لیجانے مین زیادہ مصر اور آمادہ نہوے سپاہ گورہ کو حکم ہوا کہ اب جاوین مگر جسوقت حکم ہو فوراً میدان مین حاضر ہون قریب ایک یا دو بجے بعد دوپہر کے دو آواز بندوق کی ہسپتال گورہ سے ہوئین اور چونکہ یہ قرار داد تھا کہ باحتمال فساد یہ آواز کیجاویگی اِسواسطے توپین اور ۱۰ رجمنٹ مذکور طیار ہوکر میدان مین آئین رجمنٹ مذکور پانچ منٹ مین بعد آواز بندوق کے میدان مین موجود تھی دو کمپنی ۳۷ رجمنٹ کی بطور سکرمش یعنی جنگ منتشر آگے بڑھین اور اُنکے پیچھے توپخانہ اور ۱۰ رجمنٹ بھی روانہ ہوئین یہ فوج بجانب لین ہندوستانی روان ہوئی اور جب سپاہیون نے دیکھا کہ فوج گورہ آتی ہے اور اسٹیڈر رائفل کی گولیان چلتی ہوئی دیکھین فوراً برائے حفظ جان فرار ہوے اب توپ کے گولے اُنکے اوپر چلے مگر اثر اُنکا کم ہوا کیونکہ سپاہ مذکور بہت جلد بھاگ گئی تھی اب فوج آگے بڑھی اور لین ہندوستانی اور بہت سا بازار واؤدپور جلاکر بوقت نواخت سات گھنٹہ شام اپنی چھاؤنی مین واپس آئے اِسوقت سے سہ شنبہ کی شب تک کچھ فساد ظاہر نہوا جو جہاز دخانی گھاٹ پر تھا اُسنے بڑا کام کیا

سو مفسدین کو قتل کیا اور اسی قدر گرفتار ہوے اور مابقی فرار ہو کر بہ کوہستان سوات پناہ گیر ہوے فوج مفسدین کے جو کمانڈنگ افسر تھے یعنے کرنیل سیوٹس وڈ صاحب اُنکو اسقدر رنج اپنی فوج کے بگڑنے کا ہوا کیونکہ صاحب موصوف کئی سال سے اُنپر مہربانیاں کیا کرتے تھے کہ وہ غصہ اور رنج مین گولی کھاکر مر گئے صاحب مرحوم اسقدر بے اختیار ہو گئے تھے اور حق بجانب اُنکے ہی کیونکہ جنکو لڑکون کی طرح مدت تک دیکھا ہو اور اُنسے ایسے حرکات نادیدنی دیکھنے مین آوین تو کیونکر انسان اپنے قابو مین رہ سکتا ہی الغرض اُنکو کچھ خیال اپنی موت اور حیات کا نہ آیا اور بے تامل گولی مار کر مر رہے ایک بڑا گروہ مفسدین کا بجانب کوہ کاغان باین ارادہ روانہ ہوا کہ اُس راستے سے بمقام کشمیر جاکر پناہ گیر ہون مگر سیدان کاغان نے اُنکو خوب مارا اور باقیون کو گرفتار کر کے بخدمت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ہزارا روانہ کیا اور میجر بیچر صاحب ڈپٹی کمشنر نے اُنکی تحقیقات جرم کی کر کے سب کو پھانسی دی یہ گروہ چند روز آخون سوات کے پاس رہے تھے اور اُسکی ترغیب سے اور اپنی جان بری کے واسطے وہ سب وہان مسلمان ہو گئے تھے بعد ازین آخون مذکور نے اُنکو ایک پروانہ دیا تھا اُسمین ہر ایک مسلمان سے یہ درخواست تھی کہ حتی الامکان اس گروہ کی مدد کرنی واجب ہی سوات سے رخصت ہو کر یہ گروہ بمقام آلہی پہونچا اور وہان ایک روز مقام اور تلاش رہبرون کی کی جو اُنکو براے پکھلی اور گدھی مقام کشمیر تک پہونچا دین اس عرصے مین اُنکو خبر پہونچی کہ فوج سرکاری اُنکے تعاقب مین آتی ہی یہ سُنکر وہ سب بدحواس ہو گئے اور بھاگ کھڑے ہوے ایک جزیرہ دریاے اٹک مین جو قریب سرحد چلاس کے واقع تھا یہ گروہ وہان پہونچا جب اُنکی خبر سیدان کاغان کو پہونچی تو وہ سب اُنکے درپے آزار ہوے اور چند مفسدین کو قتل بھی کیا اور کچھ اُنمین کے غرق دریا بھی ہوے بمجبوری یہ لوگ بجانب چلاس فراری ہوے اور سیدان کاغان اُنکے تعاقب مین تھے سیدون نے پچپن ۵۵ مفسد گرفتار کیے اور اُنکی تین جماعت کر کے ایک کو تو بمقام پکھلی توپ سے اُڑا دیا اور دوسری جماعت کو بمقام مانسہرہ اور تیسری کو بمقام ایبٹ آباد یعنی ہزارا قتل کیا بتاریخ ۳- ماہ جون ۶۴ رجمنٹ کے اور پنجم رسالہ کے ہتھیار بمقام ابوی واقعہ شیقدر چھین لیے اور شغل توپ سے اُڑانے کا چند روز تک سپاہیان ۵۵ رجمنٹ نے جو گرفتار ہو کر آئے تھے جاری رکھوایا اب حکام کی یہ صلاح قرار پائی کہ ملک کی اطمینان اور تسلی اسقدر ہو کہ کوئی سر نہ اُٹھاوے اور نہ خوف زدہ ہو کر مصدر کسی بدانتظامی کا ہو ہر چند باشندگان کے دل مین کبھی کبھی رحم واسطے سپاہ ہندوستانی کے آتا تھا کیونکہ وہ دیکھتے تھے کہ کئی رجمنٹ کے تو ہتھیار چھین گئے تھے اور ایک بھاگ گئی تھی اور اُسکے سپاہی مارے بھی گئے تھے اور اکثر آپ گرفتار ہو کر آتے تھے اور توپ سے اُڑائے جاتے تھے مگر تاہم حکام نے جو تجویز نئی بھرتی کرنے کی کی اور اُن ہی باشندون مین سے ملازم رکھے تو وہ خیال رحم اب اُنکے دل سے بالکل جاتا رہا اب ایک رجمنٹ تو سکھون اور پٹھانون کی اُس فوج مین سے بھرتی ہوئی جنکے ہتھیار چھین گئے تھے اور ایک رجمنٹ پٹھان پیدل کی نو بھرتی ہوئی اور رسالہ پٹھان سوارون کا ملازم رکھا گیا اس تدبیر سے سب پٹھان جانب دار سرکار ہو گئے اور جو پٹھان اولوالعزم تھے اُنکے نوکر ہو جانے سے ملک مین بھی کچھ بدانتظامی نہوئی یہان تک کہ قوم آفریدی جو ہمیشہ ملک مین فساد رکھا کرتے تھے اب بجاے فساد انگیزی کے بخدمت صاحب کمشنر بہادر حاضر ہو کر درخواست خدمت سرکار کی کرتے تھے سو اے اِن نتیجہاے نیک کے اور ایک امر ایسا اِن تدابیر سے وقوع مین آیا جو قابل جاننے اور یاد رکھنے کے ہی وہ یہ ہی

مگر چند اُنمین کے ایسے شریر تھے کہ وہ اب تک صاحب لوگون کو اور افسرون کو سلام نہین کرتے تھے ایسے مفسدین مین سے پانچ چھ آدمیون کو پریٹ پر بیجا کر ایک ایک درجن بید لگوا دیے اور اُنکا مال و اسباب ضبط سرکار کر لیا اور اُنکو چھاؤنی سے نکلوا دیا بعد ازین اب لوگ کسی صاحب کو ایک میل سے بھی اگر دیکھین تو سلام کرتے ہین ہنگام تحقیقات فساد ۵۵ رجمنٹ اور باعث مرگ کرنیل سپیوٹس وُڈ صاحب جو قبل از پہونچنے فوج کمک بمقام ہوتی مردان کے گولی کھا کر مر گئے تھے ایسا معلوم ہوا کہ دہم رسالہ غیر آئین کی سخنان فساد آمیز بہ چھاونی ہاے نوشہرہ و ہوتی مردان کیا کرتے تھے اسواسطے یہ قرار پایا کہ اس رسالے کے بھی ہتھیار لے لینے چاہیین بلکہ اُنکے گھوڑے بھی جو رسالہ غیر آئین مین مال سوار کا ہوتا ہی چھین لین۔

یہ امور بھی عمل مین آئے اور پچاس ہزار روپیہ گھوڑون کی قیمت کا نیلام مین وصول ہوا اور قریب آٹھ ہزار روپیہ وقت تلاشی اور بہت ہتھیار اُنکے پاس سے برآمد ہوا تھا اِن سب آدمیون کو بحراست معقول تا بمقام اٹک پہونچا دیا اور اُنکو اطلاع دی گئی کہ سپاہیان پولس کو حکم قطعی ہو گیا ہی کہ جو تم مین سے راستے مین بد وضعی یا سرتابی کریگا اُسکو وہ فوراً مار ڈالینگے بعد ازین چند روز ہم امن و امان سے بیٹھے مگر قریب دس روز کے گذرتے ہین کہ خبر اِس امر کی ہمارے پاس آئی کہ جو سپاہ قلعہ میکسن مین ہی وہ کچھ سازش کوہی آدمیون سے کر رہی ہی اِس لیے دوشنبہ گذشتہ کو ایڈورڈس صاحب اور برڈھیم صاحب اور مین دو توپین توپخانہ کوہی مین سے اور ۱۵۰ مندرسین کے رائفل والے اور ۱۵۰ سواران ملتانی ہمراہ لیکر قریب نو بجے شب کے روانہ ہوے اور قریب نو اخت تین گھنٹہ پاو بالا صبح کے قلعہ مذکور پر پہونچے مین اُسی وقت قلعے کے اندر گیا اور وہان جاکر صاحب کمانڈنٹ کو کہا کہ سپاہ کو جلدی پریٹ پر باہر قلعے کے بھیجو کچھ حکم اُنکو سُنانا ہی سب آدمی باہر آئے اور طیار ہوے مین نے تب صاحب موصوف سے کہا کہ اِنکو پریٹ پر باہر قلعے کے لیچلو یہ سُنکر سپاہ بہت دیر متامل رہی اور مجھے خیال ہوا کہ شاید یہان ہمارے طمنچے وغیرہ کام آوینگے مگر آخر کار وہ سب باہر آئے اور چونکہ ہنوز تاریکی موجود تھی اُنکو کچھ نظر نہ آیا جب تک وہ قریب ۴۰ گز کے قلعے سے باہر گئے اور جب تک اُنھون نے یہ حکم نہ سُنا کہ پنجاب رائفل کو حکم ہوا کہ ڈبل کوچ کر واِنمین سے قریب پچیس ۲۵ پنجابی دروازۂ قلعے مین گھس گئے اور گارد سابق کو نکال کر دروازہ قلعہ بند کیا اب سپاہ قلعہ دار نے آواز گھوڑون کی اپنی بائین طرف سے سُنی اور اُنکے سامنے سے بھی آواز گھوڑون کی آئی اور جانب راست سے صدا زنجیرون کی اُنکے گوش زد ہوئی یہ حال دیکھ کر اور سُنکر سب سپاہ پریٹ پر متعجب ہوئی اور اِس عرصے مین جو صبح ہونے لگی اور تاریکی سب طرف ہوئی تو اُنکو معلوم ہوا کہ یہ صدا زنجیر توپخانہ کوہی سے جسکے ہمراہ ایک سو رائفل والے تھے آتی تھی اب کھیل پورا ہو گیا تھا کیونکہ قلعہ تو اُنکی پشت پر تھا اور سوار روبرو اور جانب راست اور توپخانہ بجانب چپ یہ حال مجبوری دیکھکر اُنھون نے اپنے جسم سے ہتھیار اِسطرح کھول کر پھینک دیے جسطرح آلوے خوش خوردہ اپنا پوست چھوڑ دیتا ہی اور سب نے اپنے تئین حوالہ سرکار کر دیا۔

ایک وقائع نگار احوال بلوہ مقام ہوتی مردان کا اِس طور بیان کرتا ہی کہ ۵۵ رجمنٹ ہندوستانی نے مقام مذکور مین بلوہ کر کے اپنے افسران ولایتی کو گرفتار کر لیا ایک دستہ فوج جسمین تین سو گورہ پیادہ اور دو ضرب توپ اسپی اور دو غبارے اور ایک تروپ سواران غیر آئین کا تھا پشاور سے روانہ ہوا اور مقام مذکور مین پہونچ کر مفسدین پر حملہ آور ہوا

کرنیل صاحب سے دریافت کیا اگر اُنکی سپاہ نے کچھ تکرار دینے اسلحہ مین کی ہو تو اُنھون نے مجھے جواب دیا کہ دیکھو اُنکے اسلحہ سپاہ گورہ کے قبضے مین ہین اور میرے نزدیک یہ کافی دلیل اُنکی نیک چلنی کی ہی اور تم جاکر جنرل صاحب سے کہدو کہ یہ لوگ اپنے انگریزی افسرون سے زیادہ ترنمک حلال ہین اُسی روز بوقت سہ پہر ایک رپوٹ کرنیل سیپوٹس وڈ صاحب کمانڈنگ ۵۵ رجمنٹ ہندوستانی مقیم ہوتی مردان سے اس مضمون کی وصول ہوئی کہ اُسکی رجمنٹ تمام کمال جادۂ نمک حلالی پر ثابت قدم ہی۔

بتاریخ ۲۳۔ وقت صبح خبر آئی کہ ۲۳۰ سپاہی ۵۱ رجمنٹ کے بھاگ گئے اُسی تاریخ بعد وقت حاضری کے ایک چٹھی ضروری ہورن صاحب کی جو اسسٹنٹ کمشنر ہوتی مردان مین تھے آئی اُس سے اس امر کی اطلاع ہوئی کہ ۵۵ رجمنٹ ہندوستانی نے فساد برپا کیا اور اپنے افسرون کو قید کیا ہی اُسی شب کو فوج جسمین ۷۰ رجمنٹ شاہی اور نصف تروپ توپخانہ اسپی دو توپ بار ۲۴ پنی اور چار توپین پہاڑی اور ایک رسالہ سوارا ن غیر آئین اور دو سو سوار ملتانی تھے واسطے کمک کے روانہ ہوے شب اول یہ فوج مقام دوبندی پہونچی اور صبح دریا عبور کرکے شب دوم کو بمقام ہوتی مردان وارد ہوئی جسوقت سپاہ ۵۵ رجمنٹ نے اس فوج کو آتے ہوے دیکھا وہ سب قلعہ چھوڑ کر بھاگے مگر ایک سو بتیس سپاہی رجمنٹ مذکور کے قلعہ مین رہے اور اس فوج مین سے رسالہ اور توپخانہ اسپی اُنکے تعاقب مین گیا اور ایک سو بارہ سپاہیون کو گرفتار کیا اور سو سپاہی عبور دریا کرکے حدود سوات مین چلے گئے اور باقی ماندہ قریب ۶۹۰ سپاہی تہ تیغ ہوے یہ فوج بعد ازین بجانب ابا غان اور شب فورکے گئی اور وہان ۴۶ رجمنٹ کے ہتھیار لیکر اُنکو چھاؤنی مین بھیجدیا اس عرصہ مین ہم لوگ جو پشاور مین تھے غافل نہ تھے تمام مفرورین ۵۱ رجمنٹ کو قوم آفریدی نے گرفتار کرکے حاضر کیا اُن سب کو بعد تحقیقات حکم قصاص ہوا تیرہ افسران ہندوستانی اور افسران غیر متعہد رجمنٹ مذکور کو جسمین ایک صوبہ دار میجر بھی تھا حکم پھانسی کا ہوا اور تمام فوج کے سامنے اُن سب کو پھانسی ہوئی اور باقی سپاہ کو حکم دائم الحبس آنروے دریاے شور کا ہوا جب فوج قیدیان ۵۵ رجمنٹ کو لیکر آئی تو اِن قیدیون کی بھی تحقیقات ہوئی اور جرم بھی اُنکی نسبت ثابت ہوا اُنمین سے ایک ثلث کو حکم توپ سے اُڑا دینے کا ہوا یہ پریٹ عجب دیدنی تھی کیونکہ قریب نو ہزار سپاہ کے پریٹ پر موجود تھی اُنمین سے چار ہزار تو آمادۂ فساد تھے اور بشرط امکان فساد برپا کرتے اور دو ہزار چندان آمادہ نہ تھے مگر نمک حلال بھی نہ تھے اور تین ہزار سپاہ گورہ تھی فوج بقاعدہ تین ضلع مربع کے جمائی گئی اور چوتھا ضلع دہن ضرب توپ بنایا گیا سپاہ گورہ کی بندوقین بھری ہوئی طیار تھین اور افسرون کے طپنچے لیس دو لون فیلڈ باٹری کی توپین اور سب توپہاے پہاڑی مین گراپ بھری تھی اور بتیان روشن تھین چالیس مفسد گرفتار شدہ ایک گوشہ مربع فوج مذکور مین بابز نجیر کھڑے تھے کہ جنرل صاحب پریٹ پر تشریف لائے اور اُنکی سلامی سولہ توپ توپخانہ اسپی سے دی جنرل صاحب گرد مربع پھرے اور حکم سُناتے حکم کا دیا۔ اول دہن قیدی توپ سے باندھے گئے اور افسر توپخانہ نے اپنی تلوار ہلائی اور اُسی وقت آواز توپ کی گوش دہر ہوئی اور دھوئین کے اوپر ٹانگین اور ہاتھ اور سر وغیرہ چارون طرف گرتے ہوے نظر آئے اس طرح چار مرتبہ عمل مین آیا اور ہر مرتبہ ایک طور کی سرگوشی تمام فوج مین ہوئی اور ایک طرح کا خوف سب کے دلون مین پیدا ہوا اس وقت سے ہمیشہ ہفتے مین ایک یا دو پریٹ ہوتی تھین اور عادت کو اتنا دخل ہی کہ اب ہمکو اسپی پریٹ کا کبھی کچھ خیال بھی نہین ہوتا مفسدین تو اب بالکل مغلوب ہو گئے تھے

لین ہین اُنھون نے دیکھا کہ سپاہ مفسد مذکور کو گھیرے کھڑی ہی اور وہ بہ آواز بلند اُنکو مخاطب کرکے کہہ رہا ہی کہ انگریزون کو مار
رجمنٹ مذکور نے مفسد مزبور کے حوالے کرنے سے تو انکار کیا مگر کوئی حرکت خونریزی وغیرہ کی بھی نہ کی بعد از تعمیل نہ کرنے احکام
متواترہ جو اُنکو اُنکے برگیڈیر صاحب کرنیل میکین صاحب نے اور اُنکے افسرون نے درباب قتل مفسد مذکور کے دیے تھے
اُنھون نے ایک مربع مین اپنے تئین درست کرکے گرد اُسکے کھڑے ہوے اور مفسد مذکور نے بیچ مین سے نشانہ باندھکر گولی بجانب
برگیڈیر صاحب سر کی مگر خوش نصیبی سے صاحب موصوف کے نہ لگی اِسپر چار گورے توپخانہ اسپی کے مربع سپاہ کو چیرکر اُسپر حملہ آور
ہوے اور لفٹنٹ سوین سن صاحب نے اول گولی طپنچہ سے اُسکی تواضع کی تھی بعد ازین ایک جزو ۱۲ رجمنٹ مذکور کے اسلحہ
چھین لیے اور جب اُنکی بندوقین دیکھین تو ہر ایک سے دو دو اور تین تین گولیان برآمد ہوئین۔

پشاور

کسی کے دل مین اِس امر کا خیال بھی نہ گذرتا تھا کہ فوج آنروے دریاے سندھ یعنی اٹک کی کبھی ارادۂ فساد کرے مگر اُنھون نے
بخلاف توقع ایسا ہی کیا ڈاک خانہ سے جو چٹھیان پکڑی گئین اُنسے معلوم ہوا کہ تمام فوج ہندوستانی نے سواے ۲۱ رجمنٹ
ورسالہ سواران یہ تجویز کی تھی کہ بتاریخ ۲۲ - ماہ مئی فساد برپا کرکے بخلاف انگریزان اِستادگی کرین بتاریخ ۲۰ - مئی صاحبان
کمانڈنگ تمام رجمنٹون کے بمقام کوٹھی رزیڈنسی جہان جنرل کوٹن صاحب بدین لحاظ مقیم تھے کہ یہ جگہ وسط مین تھی طلب ہوے
اور اُنسے استفسار کیا گیا کہ آیا اُنھون نے کوئی علامت فساد کی یا نارضامندی نسبت اپنے سپاہیون کے دریافت کی ہی
مگر ہر ایک صاحب کمانڈنگ نے جواب دیا کہ اُنکی سپاہ سب باوفا اور ثابت قدم تھی اِسطرح کا اعتبار کلی بھی ایک عجیب
دلیل ظہور فساد کی ہوتی ہی یعنی اِسقدر اعتبار سے کوئی صورت دفع فساد کی نہین ہوتی اِس شب کو تمام افسران سٹاف
خیمون مین جو احاطۂ رزیڈنسی مین نصب کیے گئے تھے شب باش رہے بوقت نو اخت تین گھنٹہ صبح برگیڈ میجر صاحب اور
ایک صاحب اور دونون نے دوسرے سرے چھاونی پر جاکر تدبیر زیادتی کرنے اور پر اُنکے کالے دستون کی کی یعنی
دو دستہ فوج کے کیے اور ہر ایک دستہ مین ایک رجمنٹ گورہ اور ایک توپخانہ اور ایک ترویپ توپخانہ اسپی کا تھا
جو بطور سواران رسالہ کام کرتے تھے اِن دونون دستون کو درمیان کوارٹر گارد ۱۱ اور ۷ رجمنٹ پیادگان کے پوشیدہ کرکھا
کہ جسوقت حکم ہو فوراً نکل کر مفسدین کو بیخ و بن سے برباد کردین اِسی عرصے مین ایک سرکیولر یعنی گشتی چٹھی اِس مضمون کی نام
ہر ایک صاحب کمانڈنگ کے جاری ہوئی کہ اپنی اپنی رجمنٹ کو وقت نو اخت سات گھنٹہ صبح پریڈ پر حاضر کرین۔

ایک صاحب تحریر فرماتے ہین کہ قریب پاؤ گھنٹہ سات مین باقی تھا کہ ہم سوار ہوکر چلے کہ دیکھین رجمنٹہاے جانب راست
کیونکر اسلحہ سپرد کرتی ہین ۲۴ رجمنٹ ہندوستانی نے تو بے تامل ہتھیار رکھدیے مگر اُنکو نہایت تعجب تھا کہ جب اُنھون نے
دیکھا کہ سپاہ گورہ اُنکے اور اُنکے ہتھیارون کے درمیان مین آگئی اور سب اسلحہ گاڑیون پر رکھکر روانہ ہوگئے دوسری مرتبہ
۲۶ رجمنٹ کی نوبت تھی اِسنے بھی ہتھیار بغیر تکرار دیدیے اب جنرل صاحب نے مجھے بجانب چپ روانہ کیا کہ دیکھو وہان کی
دو رجمنٹ یعنی رسالہ نجم غیر آئین اور ۵۱ رجمنٹ ہندوستانی کیونکر ہتھیار دیتے ہین وہان جاکر مین نے دیکھا کہ دونون رجمنٹ
پریڈ پر موجود ہین اور سپاہ گورہ کے قبضے مین اُنکے ہتھیار ہین مگر افسر نہایت متعجب معلوم ہوے اور جب مین نے ایک رجمنٹ کے

نواب صاحب نے میرے واسطے ایک پالکی بھیجی اور سوار ہمراہی پالکی نے مجھے خوش خبری اور دی کہ وہان ایک چھوٹا بچہ اور تین صاحب اور بھی ہین بصد جان مین نے دعا مانگی کہ یا الٰہی وہ بچہ میری پیاری لوٹی یعنی دختر عزیزہ ہووے مین وہان سے روانہ ہوکر نواب صاحب کے پاس پہونچی اور دیکھا کہ خدا نے میری مراد دی یعنی وہ بچہ فی الحقیقت میری لوٹی تھی اور تین صاحبون مین ایک کپتان سکوٹ صاحب اور دو اور صاحب اور ایک بینڈ ماسٹر تھا میری لوٹی کے بدن پر بسبب تمازت آفتاب کے آبلے پڑ گئے تھے بعد از میرے پہونچنے کے ہم وہان چودہ روز اور رہے اس عرصے مین ہماری نہایت حفاظت ہوتی تھی اور ہم احتیاط بھی بہت کرتے تھے کسی غیر شخص سے ہمکلام نہوتے تھے مگر نواب صاحب نے ہماری بڑی خاطر داری کی ہم سب ایک مکان مین رہتے تھے اور اکثر کھانا بھی کچھ واجبی ہی آتا تھا جس روز کہ کپتان صاحب وغیرہ پہونچے تھے اُسی روز شام کو بیگم صاحبہ نے میری لوٹی کو بلوایا تھا اور وقت رخصت بیس روپیہ دیے تھے اور میرے آنے تک یہ امانت رکھی تھی مین نے آکر یہ روپیہ سب کے کام مین خرچ کیا کیونکہ اسمین سے کچھ روپے کا ہمنے کپڑا منگوایا اور کچھ روئی اور سوت اور سوئی وغیرہ خریدکین اور کچھ ضروری اور کپڑے سب کے واسطے مین نے طیار کیے ہم اکثر بوقت شب بازار سے کھانا منگواتے تھے چند روز بعد میرے پہونچنے کے بیگم صاحبہ نے مجھے بلوایا اور مجھسے بڑی دیر تک ہمکلام رہین ہمارے رخصت ہونے سے ایک شب پیشتر بیگم صاحبہ نے دوبارہ مجھے طلب کیا اور وقت رخصت کچھ کپڑے انگریزی میری لوٹی کے واسطے اور بالیان میرے واسطے رکابی لفرہ پر رکھ کر دین جب تک مین مقام باندا مین قیام پذیر تھی میرے پیر مین نہایت درد تھا ایک مرتبہ مین نے ہندوستانی ڈاکٹر سے کچھ روغن مالش کے واسطے طلب کیا اُسنے ایسا تیل پارہ آمیز بھیجا کہ جسکے لگانے سے اور زیادہ سوزش ہوئی اور مین دیوانہ وار ہوگئی اب بھی کچھ اثر سودے کا میرے مزاج پر معلوم ہوتا ہی میجر ایلس صاحب نے ایک چٹھی ہمکو بھیجی اور نواب صاحب نے ایک ہاتھی ہماری سواری کے واسطے بھیجا خدا ہی جانتا ہی کہ مجھپر کیا کیا صدمے اور کیا کیا رنج گذرے میجر صاحب اور اکثر ۵۰ رجمنٹ افسرون کی میم صاحبون کی اور میجر ہمیلٹن صاحب کی مہربانیون کا شکر ادا نہین ہوسکتا اور ہم تا بہ زیست اُنکے احسان فراموش نہ کرینگے میری ملاقات میجر ہمیلٹن صاحب سے ہمارے اچھے دنون مین بمقام لاہور ہوئی تھی صاحب موصوف نے میرے واسطے اور میری لوٹی کے واسطے کپڑے عنایت کیے مین ایک دن اور ایک رات بمقام ریوا مقیم تھی اور ۵۰ رجمنٹ کے صاحبون کی میم جو وہان تھین اور کپتان اوسیورن صاحب اور جیکسن نے بڑی خاطر داری میری کی وہانسے ہم بیل ڈاک بمقام مرزاپور پہونچے۔

ڈیسا

بتاریخ دہم ماہ اگست قریب نو اخت تین گھنٹہ سہ پہر ایک سوار یکم بمبئی رسالے کا پاشنہ کوب روبرو سے لین تو بنگلہ سے گذرا اور اُسکے تعاقب مین چار سوار اُسی رجمنٹ کے آتے تھے جب وہ لین ۱۲ رجمنٹ ہندوستانی مین پہونچا تو سپاہی رجمنٹ مذکور نے اُسکو پناہ دی اور اُسکے حوالہ کر دینے سے انکار کیا سوار مذکور وہان سے بھاگ کر اپنی لین مین وارد ہوا اور تمام رجمنٹ کو سرکشی اور اُسکے ہمراہ ہونے کی ترغیب دینی شروع کی اُسنے کئی گولیان افسران ہندوستانی کو مارین اور ایک افسر کو زخمی بھی کیا جب اُسکو معلوم ہوا کہ اُسکی ترغیب سے کسی کو اثر نہوا وہ دوبارہ ۱۲ رجمنٹ کے جانب گیا اس عرصے مین سب ماجرا طشت از بام ہوگیا تھا اور تمام فوج ہمراہ ۸۳ رجمنٹ شاہی کے طیار تھی بروقت پہونچنے ہندوستانی پیادون کے

مین نے اُس سے کہا کہ تم یہان ٹھہرو مین جاکر اپنے کپڑے پانی سے تر کرکے اور ٹوپی بھر کے تمھارے واسطے لاتی ہون مین جسوقت
وہان سے پانی لینے چلی اُسی وقت وہ دونون لاٹھی والے آن پہونچے اور میرے شوہر سے اُنھون نے جو اُسکی کمر مین
بندھے تھے اور ساعت طلائی جو اُسکے پاس تھی وہ بھی لے لی میرے گلے مین ایک نہایت خوبصورت طلائی زنجیر تھی وہ بھی اُنھون نے
دیکھلی مین نالے کی طرف گئی اور جو انگشتری نکاح میرے ہاتھ مین تھی اُسکو نکال کر مین نے اپنے بالون مین چھپالیا اور اُسکے
آگے کی انگشتری پھر اُنگلی مین ڈال لی اِس عرصے مین وہ میرے پاس بھی آئے اور وہ انگشتری جو میری اُنگلی مین تھی اُسکو
نکال کر لے گئے مین نے اپنی پشواز کی دامن کا ایک ٹکڑا پھاڑ کر پانی مین تر کیا اور اپنے شوہر کے واسطے لائی مگر وہ پانی
کسی کام نہ آیا میرے آنے تک میرے پیارے کی آنکھین پتھرا گئی تھین اور زبان بند ہوگئی تھی ہر چند مین نے اُسکا نام
لے لیکر پکارا مگر کچھ جواب نہ پایا مین نے اُسکے مُنھ مین پانی نچوڑا مگر اُسکے حلق سے نہ اُترا اور پھر اُسنے مجھسے ایک بات بھی نکی
دل کی دل ہی مین رہی نہ اُسنے پھر اپنا کچھ کہا نہ میرا سُنا ناچار مین نے اُسکا سر گود مین لیا اور جب تک اُسنے دم واپسین لیا
تب تک اُسی طرح رکھا اِس حال کو دیکھ کر مین دیوانہ وار ہوگئی اور اشک بھی نہ آئے اب مین نے جانا کہ جس شخص کی
مین نے پندرہ برس رفاقت کی تھی اب وہ نہین رہا اور مین تنہا ہوگئی آخرکار اُسکا مُنھ اور اُسکی آنکھین اپنے ایک کپڑے سے
باندھ کر اُسی طرح اُسکو چھوڑ دیا افسوس یہان جگہ بھی اُسکے دفن کرنے کو نہ ملی شب و روز اُسکا رنج مجھے رہتا ہی کہ ایسے
رفیق کو بے گور و کفن چھوڑ دیا میرے دست و پا مین نہایت درد تھا اور مجھ مین چلنے کی طاقت نہ تھی اِسواسطے مین
نالے پر گئی اور وہان پانی مین ایک پتھر تھا اُسپر جاکر بیٹھ رہی کہ وقت شب اپنی لڑکی کی تلاش مین یہان سے کسی طرف کو
چلی جاؤنگی اور جب مین پانی کے پاس سے اِدھر کو آئی جدھر میرا شوہر پڑا تھا تو مین نے زنجیر ساعت اور اُسکی مُہر
پائی دونون کو اُٹھا کر مین نے نیچے کی کرتی مین چھپا رکھا یہ زنجیر لفٹنٹ کامپبل صاحب نے متعلقہ ۵۲ رجمنٹ ہندوستانی
بروقت رخصت جب وہ ہماری چار لڑکیون کو ۱۸۵۷ء مین ایرلنڈ لیجاتے تھے بطور نشانی دی تھی مجھے قریب ایک گھنٹے کے
نالے پر گذرا تھا کہ قریب تیس ۳۰ آدمی ہماری تلاش مین آئے اُنھون نے مجھے کھینچ کر پانی مین سے نکالا اور تمام کپڑون کی تلاشی لی
کہ اگر کچھ روپیہ نکلے تو لیجاوین ہر چند مین نے اُنسے کہا کہ ڈاکٹر میو صاحب میرے شوہر سے یہ لوگ سب کچھ چھین کر لیگئے مگر اُنھون نے
ایک نہ مانی اور آخرکار وہ زنجیر جو مین نے پوشیدہ رکھی تھی اُنکی نظر پڑی اور اُسکو بھی لے گئے بعد ازین وہ مجھے موضع منی پور
جو یک و نیم میل کے فاصلے پر تھا کشان کشان لیگئے اور راستے مین مجھے چھیڑتے جاتے تھے اور کہتے تھے کہ کون اِسے لیگا
اُنھون نے چند اپنے آدمی گانون مین پیشتر واسطے اطلاع کے بھیجدیے تھے اور جب مین وہان پہونچی تو سب لوگ و مرد
مجھے دیکھنے آئے مین نے ایک چارپائی اُنسے مانگی اور اُسپر باہر ایک دروازے کے لیٹ رہی اور جب مین نے دیکھا
کہ اِس گانون مین گائین بہت ہین مین نے اُنسے تھوڑا دودھ مانگا مگر کسی نے مجھے نہ دیا آخرکار جب شام ہوئی اور آمد و رفت
گانون مین بند ہوئی ایک عورت معمرہ ایک پتے مین دال اور چانول میرے واسطے لائی مگر میرا حلق ایسا خشک تھا کہ مجھسے
کھایا نہ گیا جب اُسنے یہ دیکھا کہ مجھسے کھایا نہین جاتا تو وہ پیالے مین کچھ پینے کو لائی اور کہا کہ یہ بھنگ ہی ہر روز دوم چند آدمیون نے
مجھسے کہا کہ تجھے بمقام باندا جانا ہوگا مین نے اِنکار کیا اور کہا کہ مین آگرہ آباد جانے کو راضی ہون لیکن گھنٹے کے بعد

نواب صاحب

آگرہ پہونچ جاوین اب ہمارے گروہ مین صاحبان مفصلۂ ذیل تھے کپتان گوم صاحب کپتان سکوٹ صاحب لفٹنٹ جیلسن صاحب اور لفٹنٹ باربر صاحب اور انسائن منکٹن صاحب اور انسائن فرینک صاحب اور ڈاکٹر میو صاحب اور کرک صاحب مگر یہ کرک صاحب ملازم سرکار نہ تھے اور سمیلی صاحب اور اُنکے دو بچے اور سارجنٹ کرجوف صاحب اور اُنکی میم بتاریخ ۱۰ - وقت صبح کپتان سکوٹ صاحب نے میری دختر لوٹی نامے کو اپنے گھوڑے پر بٹھالیا کیونکہ مین اور میرا شوہر دونون ایک گھوڑے پر سوار تھے اور ہم دونون مین وہ بہت دق ہوتی تھی اور کچلی جاتی تھی وہ بتاریخ یکم جون دو برس کی پوری ہوئی تھی ہم دونون بہ سبب نہ ملنے کھانے کے بہت ضعیف ہوگئے تھے اور پیاس بھی بہ شدت تھی جسپر تمازت آفتاب سے اور سوختہ ہوتی تھی اور میرے پاس اور میری لوٹی کے پاس کوئی ٹوپی وغیرہ سر کی محافظت کے واسطے بھی نہ تھی اور ڈاکٹر میو صاحب کے سر پر ایک ٹوپی سپاہی کی تھی جو ہمنے بمقام کبرئی پائی تھی فوراً بعد از طلوع آفتاب دیہ والے ہمارے قتل کے آمادہ ہوے اور لاٹھی اور برچھی لیکر دوڑے ہو ایک نے ایک لاٹھی کپتان سکوٹ صاحب کے گھوڑے کی ٹانگ پر ماری اور صاحب نے گھوڑا پھیر لیا اور اُنکے پیچھے لفٹنٹ فرینک صاحب اور لفٹنٹ رنکٹن صاحب بھی بھاگے افسوس کہ بعد ازین میرے شوہر نے اپنی لڑکی کو پھر نہ دیکھا ہم یہان سے بھی بچکر آگے بڑھے اور کئی میل آبادی کو بچاتے ہوے چلے گئے آخر کار ایک ندی پر پہونچے تشنگی از بس غالب تھی اور میرے شوہر کو نہایت تشنج اعضا مین پیدا ہوا مین اُسکو گھوڑے پر پکڑ کر بیٹھی تھی کہ وہ گر نہ پڑے اور اُسکی زندگی کی طرف سے اب مجھے بڑا اندیشہ پیدا ہوا ایک روز پیشتر اسکے مین نے دیکھا کہ طنبورچی کی بی بی چپاتی پکا رہی تھی اُس سے مین نے ایک ٹکڑا مانگا اُسنے مجھے دیا کچھ فاصلے پر ایک نالے مین پانی نمودار ہوا اور ہم سب اُس جانب روان ہوے کنارۂ نالہ بہت بلند تھا ہم سب وہان گھوڑون سے نیچے اُترے اور پیادہ پا کنارۂ نالہ سے اُتر کر ہم سب نے پانی پیا اور شعلۂ تشنگی کو منطفی کیا پانی پینے کو کوئی برتن نہ تھا اور وہ ٹوپی جو مین نے پائی تھی اُسی مین پانی لیکر سب نے پیا اور گھوڑون کو بھی پانی پلایا مین نے پانی لیکر اپنا مُنھ اور گردن دھوئی چونکہ میری جوتی شکستہ ہوگئی تھی اور جراب باقی نہ رہی تھی میرے پیر جلکر سیاہ ہوگئے تھے اور اُنمین آبلے پڑ گئے تھے ہم یہان گھوڑون کو پانی پلا ہی رہے تھے کہ دو لاٹھی والے پہاڑ کے اوپر جسکے دامن مین یہ نالہ جاری تھا نمودار ہوے اور ہمکو دیکھ کر بولے کہ یہان سے چلے جاؤ ہم سب کو نہایت خوف اُنکا غالب ہوا اور وہان سے سوار ہوکر فراری ہوے سارجنٹ کرجوف نے ہمارا گھوڑا پکڑا اور ڈاکٹر میو صاحب نے مجھے گھوڑے پر سوار کروایا اور پھر آپ بھی سوار ہوے مین نے جانا کہ اُسکو غش آگیا ہوگا کیونکہ راستے مین مین گھوڑے سے یکایک گر پڑی اور میرا شوہر میرے اوپر گرا تھوڑا عرصہ ہوا تھا کہ باربر صاحب اور میرے شوہر نے کہا تھا کہ اب ہماری زندگی کے تھوڑے انفاس باقی ہین میرے شوہر نے مجھسے کہا کہ نالے تک مین زندہ نہین پہونچنے کا اور میرے اور اپنی لڑکی کے حق مین دعاے خیر کرکے جان بحق تسلیم کی اسوقت مین میرا یہ حال ہوا کہ گویا میری آنکھین اور مغز سب جل گیا تھا کیونکہ ایک قطرہ اشک بھی آنکھون سے نہ نکلا جسوقت ہم دونون گھوڑے سے گرے سارجنٹ نے گھوڑا چھوڑ دیا اور خود چلا گیا اب ہمکو بھاگنے کی بھی کوئی تدبیر باقی نہ رہی اور ہم دونون وہان بیٹھکر منتظر مرگ رہے کیونکہ ہمکو یقین تھا کہ وہ آدمی لاٹھی والے آکر ہمکو مار ڈالینگے افسوس میرا شوہر اب نہایت ضعیف ہوگیا تھا اور تشنگی اُسپر بہت غالب تھی

مس کوٹ گھر مین ٹھہرے ہونگے جب ہمنے دیکھا کہ سپاہی توپون کے قریب آگئے ناچار ہم سب مس کوٹ گھر کو بھی چھوڑکر بھاگے اور تھوڑی دور گئے ہونگے کہ ایک گولہ ہمارے برابر سے سنسناکر نکل گیا مگر کسی کو اُس سے کچھ آسیب نہ پہونچا اول ہم اپنی بگھی پر سوار ہوکر مس کوٹ گھر سے بھاگے تھے اور بلند ماسٹر کی بگھی چلتے ہی ٹوٹ گئی تھی اسواسطے بلند ماسٹر مذکور مع میم اور بچے کے میجر کرک صاحب کی گاڑی شتری مین سوار ہوے تھے ہم سب نے صلاح کی تھی کہ چھترپور کو جانا بھتر ہی لیکن بجاے جانے سیدھے راستے سے ڈاکٹر میو صاحب اُس راستے سے چلے جو دامن کوہ کے گرد جاتا تھا اور جس راستے چند روز پیشتر کپتان سکوٹ صاحب چار گولندازون کو جنھون نے کچھ کلمات مفسدانہ زبان پر لائے تھے لیکر گئے تھے اور بوقت شب ہمکو ہر وقت یہ اندیشہ ہوتا تھا کہ مبادا اسوار ہمارے تعاقب مین ہون ہمکو اب چھاونی کی طرف شعلے ہی شعلے نظر آتے تھے ہمارے بنگلے جلتے تھے شب کو اکثر سپاہیون نے ہماری ہمراہی سے کنارا کیا مجھے معلوم نہین کہ کتنے صاحب نوگانوں سے چلے تھے مگر ہمارے ساتھ سوا آٹھ افسرون کے اشخاص مفصلۂ الذیل تھے بلند ماسٹر سارجنٹ میجر اکثر باجے والے اور اُنکے عیال واطفال اور برگیڈ میجر صاحب کی میم اور ایک مس گولنداز دوسرے روز وقت صبح ہم چھترپور مین پہونچے اور ایک سرائے مین فروکش ہوے میجر صاحب نے ایک ہزار روپیہ رانی صاحبہ سے لیا قبل از فساد کے رانی صاحبہ نے کہلا بھیجا تھا کہ میری توپین اور خزانہ سب کا سرکار مین بشرط ضرورت حاضر ہے روپیہ ہم لوگون کے پاس بہت کم تھا اور اس روز کپتان سکوٹ صاحب اور لفٹنٹ ٹولسنڈ صاحب کو حکم ہوا کہ نوگانوں واپس جاکر اگر ممکن ہو تو اسباب اور تمام سامان مس کوٹ گھر کا لے آوین میجر صاحب اور رانا صاحب مقام نوگانوں کے پاس گئے اور صاحب موصوف مع دونون صاحبان مذکورۂ بالا پھر ہمکو بمقام مہوبا لے جہان ہم گارن صاحب کے پاس فروکش تھے اور گارن صاحب بڑی مہربانی سے ہمارے ساتھ پیش آئے میجر صاحب نے ہزار روپیہ قرض لیا اور پچاس روپیے میرے شوہر اور دیگر صاحبون کو واسطے محافظت کے دیے اور سپاہیون نے کہا کہ سات روپیہ گانوں والون کو دو اسمین ہر چند چند صاحبون نے کچھ عذر بھی کیا تھا مگر آخر کار دیتے ہی بنا بوقت صبح چند بندوقچیون نے ہمپر فیر کی اب ہم یہانسے بھی بھاگے اور جتنے سپاہی ہمارے ساتھ تھے اور کہتے تھے کہ ہم ساتھ رہینگے سب بھاگ گئے کوئی دس یا بارہ سپاہی اب ہمارے پاس موجود تھے اس فیر مین لفٹنٹ ٹولسنڈ صاحب کے گولی لگی اور وہ مرگئے بعد از ہماری روانگی کے مین نے دیکھا کہ جس صوبہ دار کے گولی چھاتی پر لگی تھی وہ گھوڑے پر سوار چلا جاتا ہے اب ہمنے یہ ارادہ کیا کہ مہوبے کو واپس جاوین اور دس میل پیادہ روی کرکے آخر کار بصد تکلیف وشدائد مقام مذکور مین وارد ہوے مگر افسوس کہ یہان بھی فساد ہو گیا تھا اور اب ہمکو یہان سے بھی بھاگنا پڑا راستے مین لڑکے کو کبھی ڈاکٹر صاحب لیتے تھے اور کبھی مین لیتی تھی میم سمیلی صاحب اس مقام پر باعث شدت تمازت آفتاب بعارضہ سرسام مرگئی ہمارے پاس کھانے کو نہ تھا اور مین نہایت تھک گئی تھی افسرون مین سے ایک نے مجھے اپنا گھوڑا عاریتاً دیا اور ایک نے ڈاکٹر صاحب کو اور ہم سب بہت ضعیف اور کمزور ہو گئے تھے میجر صاحب راستے ہی درمیان مہوبا اور کیرئی کے مرگئے اُنکو وہان ہی دفن کر دیا اور سارجنٹ میجر بھی اور کچھ عورات بھی اس سفر مین مرگئین بمقام مہوبا سارجنٹ کرجوف صاحب اور اُنکی میم بتاریخ ۱۵ ہمکو ملکر ہمارے ساتھ ہو گئے تھے بتاریخ ۱۹ وقت شب تمام سپاہی اور نیز باجے والے ہمکو چھوڑکر بھاگ گئے اب پھر چند بندوقچی ہمکو ملے اور اُنھون نے ہمپر وار کیا اسواسطے ہمنے راستہ باندا کا اختیار کیا کہ کسی طرح

کمپنی نہم پلٹن توپخانہ پیادہ اور بازور است ۱۲ رجمنٹ ہندوستانی اور بازوے چپ ۱۲ رجمنٹ نے بمقام جھانسی بتاریخ پنجم ماہ جون فساد برپا کیا تھا خبر فساد اور قتل ہونے کپتان ڈنلوپ صاحب اور السانتن ٹیلر صاحب کی اور اطلاع قتل تمام عیسائی ساکنین جھانسی روز واقعہ بمقام نوگانوں پہونچی روز دوم قریب تین بجے سہ پہر کے پریٹ کا حکم ہوا اور کپتان بسکوٹ صاحب کوارٹر ماسٹر نے سب کو خبر فساد سنائی اور اپنی توقع اس امر کی ظاہر کی کہ بازو راست جادۂ راستی پر قائم رہیگا جھنڈہ ہاے رجمنٹ بیچ مین استادہ کیے گئے اور حکم ہوا کہ جو اپنے حکام کے ساتھ رہنا چاہتا ہو وہ جھنڈے کے پاس آکر کھڑا ہو وے تمام سپاہی جھنڈہ ہاے مذکور کے پاس آکر جمع ہوے مگر خاموش تھے افسران ہندوستانی سب میجر کرک صاحب کمان افسر کے پاس آکر بیان طراز ہوے کہ سپاہی درخواست خدمت کی کرتے ہین بتاریخ ۷۔ وقت شام فوج نے فساد شروع کیا میم میوصاحب ڈاکٹر نے جسکے ذمے تمام کام ڈاکٹری سواران و توپخانے کا تھا ایک مفصل بیان اس موقع کا مشتہر کیا ہی اُسمین سے ہمنے حالات مرقومۂ بالا انتخاب کیے ہین اور میم صاحبہ موصوفہ نے اپنے فرار ہونے کا اور صعوبات سفر کا اور آخر کار بسلامت پہونچنے کا بھی تحریر کیا ہی اور وہ ذیل مین درج ہوتا ہی۔

قریب نواخت پانچ گھنٹہ شام ڈاکٹر صاحب بگھی میوصاحب مین سوار ہوکر مس کوٹ گھر مین گئے کہ وہان میجر صاحب سے بلکہ اُنکے دل سے اعتبار سپاہ دور کرین اور اُنکو صلاح دین کہ ساگر یا کسی اور مقام مین جہان فوج ہو چل رہنا مناسب وقت ہی بروقت اُنکے جانے کے مجھے یہ خیال کسی طرح نہین دل مین گذرا تھا کہ اب جاکر وہ پھر اپنے دروازے کے اندر قدم نہ رکھینگے اُنکے جانے کے بعد مین نے اپنے لڑکے کی پوشاک بدل کر بہرا کے ساتھ اُسکو ہواخوری کو بھیجدیا سپاہ بازوے مذکورۂ بالا حسب معمول واسطے تقرری گارد پہرہ بموجب حکم سارجن میجر صاحب کے پریٹ پر جمع ہوئی مین پوشاک بدل رہی تھی اور میری آیا نے جو دریچے کے پاس کھڑی تھی یکبارگی غل کیا کہ یہ کیا ہوا کہ سارجنٹ میجر صاحب بھاگتے ہوے چلے جاتے ہین یہ سنکر مین نے فوراً باہر دریچۂ مذکور کے جھانکا اور دیکھا کہ مسمی سیوا کشن تلوار اپنے سر کے اوپر رکھے ہوے بھاگا چلا آتا ہی اور وہین سے مجھے دیکھ کر وہ چلایا کہ میم صاحب بھاگو سپاہ نے سرکشی کی ہی یہ سنکر مین سُن ہوگئی کیونکہ صاحب اور میرے لڑکے دونون باہر تھے اور مفسدین کے دست قدرت مین مین دوڑ کر راستے پر گئی کہ دیکھون اگر کوئی دونون سے نظر پڑے مین نے بجز شاید پنکھے والے قلیون سے کہا کہ جاکر میرے لڑکے کو دیکھو مگر وہ اپنے مقام سے نہلے اور خدمتگارون سے جو کہا تو وہ بھی نہ سرکے حالانکہ وہ قریب دروازے کے کھڑے تھے اب مین نے آواز بندوقون کی سُنی اور میرے دل مین یہ اندیشہ پیدا ہوا کہ ڈاکٹر میوصاحب شاید ہسپتال مین ہونگے اور اب مارے جاوینگے مگر کوئی ملازمین سے خبر لینے نہ گیا اور میرا حال یہ تھا کہ رستے پر کھڑے کھڑے روتی تھی کہ یکایک ڈاکٹر صاحب بگھی کو تیز چلاتے ہوے اور چابک ہلاتے ہوے نظر پڑے مین دوڑ کر اُنکے پاس گئی اور دیکھا کہ اُنکے پیچھے بہرا بھی میری دختر کو لیکر چلا آتا ہی مین نے جلدی سے لڑکی اُس سے لی اور بگھی مین سوار ہوگئی ہم وہانسے پھر مس کوٹ گھر کو روانہ ہوے کیونکہ وہان سب صاحب لوگ جمع تھے اور قریب ساٹھ یا پینسٹھ سپاہی اُنکے ساتھ ہوگئے تھے اور کہتے تھے کہ ہم تمھارے ساتھ ہین جب مین باہر راستے پر کھڑی تھی تو مین نے دیکھا کہ ایک سپاہی نے حوالدار میجر کے گولی ماری اور وہ زمین پر پیٹ پر گر پڑا ہم قریب پاؤ گھنٹے کے

اور ہر ایک مسلمان بخوشی دل وطیب خاطر یہ کہتا تھا ملک بادشاہ کا حکم شاہزادے صاحب کا اس شان وشوکت وطریق شرارت آمیز سے وہ ہر ایک کوچہ وبرزن شہر مین گیا اور قرب وجوار شہر مین گشت کی بندوقین سیر اُسکے ہمراہ تھین اور ایک محمدی جھنڈہ سبز رنگ کا ایک شخص کے ہاتھ مین جو ایک یابو پر سوار تھا اُسکی شتر سواری کے برابر جاتا تھا بعد از ملاحظہ شہر وغیرہ اور دکھلانے اپنی شان وشوکت کے وہ بمکان مولوی رکن الدین گیا اور وہان ہر ایک مسلمان نے اُسکی نہایت تعظیم و تکریم کی وہان کچھ مشورہ تا بہ نواخت ۲ گھنٹہ شب ہوتا رہا بعد ازان وہان سے بعد از نماز عشا سوار ہوکر بمقام تحصیل واپس آیا اول روز تو اُسکی اور اُسکے ہمراہیون کی دعوت کرم خان نمبردار نے کی اور دوسرے روز مولوی رکن الدین نے شاہزادہ مذکور اس روز رکن الدین کے گھر مین بیٹھا تھا کہ ایک غازی نے آکر خبر دی کہ دو صاحب تہ خانہ کوٹھی مین مخفی ہین اور اُنکا نام ٹیلر اور ہیلیب ہی یہ خبر سُنکر اُسنے سجدات شکر بدرگاہ ایزدی ادا کیے اور کہا کہ یہ دونون کافر خدا نے میرے واسطے رکھے تھے کہ مین اُنکو مار کر داخل ثواب ہون یہ کہکر حکم دیا کہ میری دونالی بندوق طیار کرکے لاؤ اور مشعل روشن کرو اور مستعد ہوا کہ جاکر دونون فرنگیون کو مارے مگر ڈپٹی کلکٹر نے اُنکو اُسوقت اس حرکت سے بدین بہانہ باز رکھا کہ یہ وقت شب ہی اسوقت تہ خانے مین جانا قرین عقل نہین شاید اول وہ دونون تہ خانے مین سے وار کر بیٹھین تو اچھا نہوگا اسوجہ سے اُسنے ایک پہرہ قلعہ مین اور اُنکے واسطے بھیجدیا اور صبح کو دوسرے روز خود سوار ہوکر اور ڈپٹی کلکٹر کو اور دیگر اہل اسلام کو ہمراہ لیکر مقام مذکور پر گیا مگر وہان کوئی صاحب لوگ اُسکو نہ ملا وہان سے مراجعت کرکے بمقام کلکٹر گیا اور مقام تحصیل مین آکر اجلاس کیا مین نے سُنا ہی کہ تمام ملازمین سرکاری وہان موجود تھے اور فرد جمع خرچ ضلع حسب الحکم طیار ہوکر گذری اور ایک فہرست عملۂ کلکٹری اور فوجداری کی بھی پیش ہوئی۔

بتاریخ یکم جون شاہزادہ موضع برولا کو گیا کیونکہ اس مقام پر کہ علاقہ مولوی رکن الدین کا ہی بروقت جانے حصار کے وہ اپنے عیال و اطفال کو چھوڑ گیا تھا اور بتاریخ چہارم واپس حصار مین آکر بسواری گاڑی سرکاری ہانسی کو بدین ارادہ روانہ ہوا کہ وہان جاکر شامل مفسدین سرسہ جو اُس روز ہانسی مین مقیم تھے ہووے۔

ایک وقائع نگار یہ بھی لکھتا ہی کہ تمام مہاجن اور ساہوکار اور دولتمند ہندو صراف سب اسقدر ان ظالمون کے ہاتھ سے تنگ ہوگئے تھے کہ اُنھون نے جب سُنا کہ جنرل کوٹ لنڈ صاحب فوج جرار لیکر واسطے سزا دہی مفسدین آتے ہین تو اُنھون نے کئی منزل پیشتر اپنے پیغام اور آدمی اُنکی خدمت مین روانہ کیے اور خدا کا واسطہ دیا کہ جلدی آکر اُنکو دست تظلم بدمعاشان سے رہائی بخشو اور جنرل صاحب نے بھی وہ طریقہ سزا دہی اختیار کیا کہ دیہات مفسدین کو سوخت اور تاراج کرکے کسی مفسد کو پھانسی دی اور کسی کو توپ سے اُڑا دیا اور اسی طرح سے باشندگان مفسد کو ایسی نصیحت دی کہ وہ کبھی حشر تک اسکو نہ بھولینگے بلکہ اُنکی اولاد بھی وہی سبق پڑھتی رہیگی۔

نوگانؤن

چند روز قبل از فساد کے میجر کرک صاحب نے سب افسرون کو حکم دیا کہ اپنی اپنی لین مین شب باش ہوا کرین تاکہ سپاہیون کے دل مین ثابت ہو کہ ہم اُنکا اعتبار کرتے ہین کل رجمنٹ اس مقام مین حسب تفصیل ذیل تھین ہفتم رسالہ غیر ائین جہام

اور ویڈربرن صاحب دس بجے سے کچہری مین تھے اور اُنکو ایک ہندو چپراسی نے خبر فساد دی تھی مگر اُنھون نے اُسکا اعتبار نہ کیا اور خود باہر برآمدہ مین نکل آئے کہ دیکھین کون سوار ہین اِس عرصے مین سمٹہ صاحب کا سائیس بگھی لیکر آیا اور اُسنے تصدیق کلام چپراسی مذکور کی کی جافری صاحب کرانی اول کلکٹری اور سمٹہ صاحب کرانی فوجداری دونون بگھی مین سوار ہوکر بھاگے مگر سواران مذکور نے اُنکو آگے سے روکا اِن دونون صاحبون نے بگھی وہان ہی چھوڑی اور پیادہ پا بیٹھر مین بھاگ گئے جافری صاحب تو ایک تالاب مین مخفی ہو رہے اور سمٹہ صاحب ایک جھاڑی مین اور ویڈربرن صاحب کو جب سوارون نے گھیر لیا تو وہ بجانب سپاہیان گئے اور اُنسے حفاظت جان چاہی لیکن سواران ہانسی آگے بڑھے اور سپاہیان گارد سے پوچھا کہ تم دین کے شریک ہو یا نہین اُنھون نے کہا کہ ہان ہین بعد ازین سوارون نے کہا کہ اگر شریک دین ہو تو کلکٹر کو مار ڈالو اور سپاہی مذکور نے گولی ماری اِسطرح ویڈربرن صاحب کے سر پر تو سپاہی نے گولی ماری اور سینے پر سوار داوری نے اور دونون گولی کھاکر صاحب نے جان بحق تسلیم کی۔

میم سمیٹہ صاحب کی مع پانچ بچون کے اُنکے اپنے دو ملازم کے ہاتھ سے جو مسلمان تھے ماری گئین اور میم جافری صاحب کو سواران داوری یعنی وہ سوار جو نو ملازم ہوے تھے اُنھون نے باہر مکان کے مار ڈالا۔

دانیل صاحب پٹرول حصار اور ہوم صاحب اسسٹنٹ اوورسیر آواز بنادیق سُنتے ہی بھاگ گئے مگر مس ہوم یعنی دختر ناکتخدا ہوم صاحب کی اپنے ملازمین کے ہاتھ آگئی تھی اور چند ملازمین تو اُسکو تنہا چھوڑ کر بھاگ گئے تھے مگر بعضے اُسکے ساتھ رہے اور اُسکو لباس ہندوستانی پہنا کر لاہور مین لے گئے اب یہ سُننے سے کہ وہ بہ سلامت لاہور پہونچ گئی ہمکو نہایت خوشی ہوئی۔

مسلمانان شہر نے تمام اسباب وغیرہ صاحبان انگریز کا خوب لوٹا اور اُنکے مکانات جلا دیے بلکہ اُنکی کڑیان اور تختے تک نکال کر لیگئے اور دیگر شہر والون نے بروز ہنگامہ تمام دفتر فوجداری و کلکٹری جلا دیا۔

صوبہ دار نے ایک عرضی کسی مسلمان وکیل سے اُردو یا فارسی مین لکھوا کر بخدمت شاہ دہلی مصحوب شتر سوار روانہ کی اور مقام سرسر مین کہلا بھیجا کہ وہان بھی فساد برپا کیا جاوے قریب نواخت دس گھنٹہ صبح سپاہی مفسدین نے خزانہ لوٹا اور ایک لاکھ پینتالیس ہزار روپیے گاڑیون مین بار کرکے روانہ دہلی ہوے۔

بتاریخ ۳۰۔ بوقت صبح یہ خبر مشتہر ہوئی کہ جاٹان مرزاپور حصار کو لوٹنے آتے ہین یہ خبر سُنکر بنیون وغیرہ نے ڈوگر اور قصابان قرب وجوار حصار کو واسطے اپنی حفاظت کے ملازم رکھا قریب بارہ بجے کے شاہزادہ محمد عظیم بیگ احسان فراموش و محسن کُش جو ملازم سرکار بعہدہ اسسٹنٹ پٹرول بہٹو تھا یہ شخص چند چپراسیان پرمٹ جو اُسکے علاقے مین نوکر تھے ہمراہ لیکر حصار مین آیا اور مقام تحصیل مین فروکش ہوا قریب چار بجے شام کے شاہزادہ مذکور ایک شتر پر اور اُسکی خواصی مین کریم خان تمندار حصار سوار ہوکر نکلا اور صدہا مسلمان اپنے تئین غازی قرار دیکر اور تلوار اور بندوق اور پستول اور برچھی وغیرہ جو جسکے پاس تھا ہمراہ لیکر اُسکے ساتھ ہوے اور یہ کہتے جاتے تھے حضور شاہزادہ صاحب سلامت شاہزادہ مذکور نے منادی پٹوائی کہ مین حاکم اِس مُلک کا ہوا اور اُسکے تصور مین یہ تھا کہ شاہ دہلی یہ خطاب اُسکو بخشینگے اِس خیال سے اُسنے ہر ایک کے دلنشین کیا

مقیم ہانسی جس رسالہ نے مقام مذکور مین سرکشی اختیار کرکے اور پال صاحب مع میم صاحبہ وسات بچون کے بمقام رائے پور واقع راستہ حصار قتل کرکے بمقام حصار وارد ہوے تھے ایک اُنمین سے سیدھا جیلخانہ کو گیا جسکا دروازہ بند تھا اُسنے وہان بہ آواز بلند برقندازون کو کہا کہ جیلخانہ کھولدو اور سب قیدیون کو آزاد کردو کیونکہ شاہ دہلی نے اِس ضلع کا قبضہ کرلیا ہی اور تمام انگریز ہانسی قتل ہوے یہ سُنکر برقندازان گارد اور امین الدین نائب داروغہ نے بلاتفتیش حال بلکہ بغیر دریافت کرنے صداقت یا کذب اِس خبر تصرف شاہ دہلی وقتل انگریزان کے دروازہ کھولدیا اور قیدیون کو رہا کیا جو سوار قلعہ کو گئے تھے اُنھون نے دروازے پر جاکر دریچہ کی راہ سے سنتری پہرہ والہ کو بُلایا کیونکہ دروازہ بند تھا اور اُس سے سرگوشی کی بعدازان سنتری مذکور نے صوبہ دار کو آواز دی مگر اُسنے نہ سُنا پھر سنتری وہان سے اپنی لین کو گیا اور وہان جاکر صوبہ دار اور سپاہیون سے کچھ کہکر واپس اپنے مقام پہرہ پر آیا اور دروازہ کھول کر سوارون کو اندر آنے دیا سوار اندر آکر روبرو کوٹھی کے بندوقین طیار کیے ہوے کھڑے ہوگئے دا اور سپاہیون نے وردی پہن لی اور ہتھیار باندھنے شروع کیے یہ حال دیکھکر لفٹنٹ بارویل صاحب زینے سے اُتر کر چھاونی گئے تاکہ اصل ماجرا معلوم ہو کر اِسمین ایک سپاہی نے اُنکو نیچے درخت نیم کے جو متصل چھاونی کے تھا گولی ماری ٹیلر صاحب اور ہیلٹ صاحب متعلقہ پریمٹ بھی مکان سے نیچے اُتر کر براہ دریچہ باہر نکل گئے نکلتے ہی اُنپر گولیان برسنی شروع ہوئین ٹیلر صاحب ایک مرتبہ مرتے مرتے بچے اور تین روز تک بیحس اور جنگل مین جو متصل تلونڈی کے ہی مخفی رہے بعدازان لباس تبدیل کرکے بمقام تھانیسر روانہ ہوے اور ہیلٹ صاحب جہنید کو چلے گئے۔

سب میم لوگ یعنی میم ڈیڈ ربرن صاحب اور میم بارویل صاحب اور میم ہیلٹ صاحب نے بام خانہ مین آپ کو پوشیدہ رکھا تھا مگر ایک حیوان مطلق ان سپاہیون مین کا کوٹھے پر چڑھا اُسکے دیکھتے ہی سب میم لوگ خوف زدہ ہوئین وہ سب کو نیچے اُتار کر حاطے مین لے گیا سب میم لوگ گریہ وزاری کرتی تھین ڈیڈ ربرن صاحب کی میم کے بغل مین بچا تھا اور وہ ہر بار اُسکے بوسے لیتی تھی اور روتی تھی اور ہر طرح عجز والحاح سے مفسدین سے پناہ وامان مانگتی تھی مگر سپاہیان اور چپراسیان پریمٹ جو شامل مفسدین ہوگئے تھے کوئی اُنکی لجاجت اور سماجت پر خیال بھی نہ کرتا تھا۔

آخرکار چپراسیان پریمٹ اُنکو کوٹھی کے اندر لیگئے اور وہان غسلخانے مین اُن سب کو قتل کیا غریب معصوم بچہ بغل مادر مین قتل ہوا اور قطرات خون ابتک دیوارہاے غسلخانہ پر نمودار ہین۔

تحصیلدار حصار ویوڈ طامسن نامے کوٹھی تھانہ مین جہان وہ مخفی تھا مارا گیا بخشی چوکیداران مسمی ہدایت خان نے سپاہیون کو کوٹھی مین لیجاکر تحصیلدار کو بتلادیا اور اُسکی لاش روبروے تحصیل بازار مین پڑی تھی اور مین نے بچشم خود دیکھا کہ چند مسلمان راستے مین گذرتے ہوے اُسکی لاش کو ٹھکراتے جاتے تھے۔

بظاہر معلوم ہوتا ہی کہ سارجن شیل صاحب اور ڈاکٹر دیگھورن صاحب کو اطلاع اِس ہنگامے کی اپنی اپنی کوٹھیون مین جو باہر شہر کے واقع ہین ہوگئی تھی اور جب بیان بندوق چلنی شروع ہوئی وہ سوار شتران ہوکر بسلامت بمقام کرنال پہونچ گئے۔

سواران وادری اور جھجھر بھراہی ایک یا دو سواران ہانسی قلعہ مین کام تمام کرکے بجانب کچہری روان ہوے

نکل کر سب فراری ہو گئے اور طامسن صاحب تحصیلدار کچہری تحصیل مین قتل ہوے مکانات سب صاحبون کے اور مقامات کچہری قوم ڈوکر اور قصابان شہر نے خوب لوٹا اور جتنے بنگلے پھوس کے تھے سب جلا دیے گئے چوکھٹ اور دروازے اور شہتیر مکانات صاحب کلکٹر اور جافری صاحب اور سمیٹھ صاحب اور چند مقامات اصطبل سرکاری کے نکال کر لے گئے اور خزانۂ حصار کو اُسی شب بمقام ہانسی اور وہان سے بمقام دہلی دہ سو نفر سپاہی جو اُسپر تعینات تھے اور چند سواران داوری لے گئے اور خزانہ مقام سرسا بھی دو کمپنی پلٹن مذکور کی بتاریخ ۳- بمقام حصار لائین اور خزانچی حصار سے پانچ ہزار روپیہ طلب کیا مگر خزانچی مذکور پوشیدہ کسی مقام مین چھپ گیا اور مرزا شاہ باز بیگ ڈپٹی کلکٹر بھی بہ قدرت و حکم الٰہی سے بچ گئے اُنکے اوپر دو مرتبہ مفسدین نے بندوقین سر کین مگر حافظ حقیقی نے اُنکی جان پر کچھ آسیب نہ آنے دیا۔

کہتے ہین کہ جافری صاحب بباعث زخمہاے کاری چار یا پانچ روز بعد ایک مقام پر متصل ہانسی کے مر گئے اور ڈاکٹر واگھورن صاحب بہ سلامت کرنال پہونچ گئے اور سمیٹھ صاحب بیکانیر کو گئے راستے مین دو مرتبہ اُنکو جاٹ ساکنین سترونڈی نے گھیرا تھا مگر دونون مرتبہ جان سے بچ گئے ایک مرتبہ تو ایسا ہوا تھا کہ وہ درختون مین بر لب نہر مخفی بیٹھے تھے کہ وہان اُنھون نے آن گھیرا جو کچھ اُنکے پاس تھا سب چھین لیا مگر وہ خود جان سے بعنایت ایزدی بچ رہے دو دن تک یہ صاحب ایک باغ مین مخفی رہے اور چار روز بواسطہ بشنوئی حصار جان بہ سلامت رہے بعد ازان رانگھڑون کو جنھون نے اُنکے عیال و اطفال کو مار ڈالا تھا معلوم ہوا کہ صاحب مخفی ہین اسواسطے وہ وہان سے بھاگ کر بجانب نہر روانہ ہوے اور سرحد بیکانیر مین بہ سلامت پہونچے وہان اُنکو معلوم ہوا کہ سکندر صاحب مع عیال و اطفال مقام راج گڈھ مین محفوظ موجود ہین یہ سُنکر صاحب بھی وہان گئے اور سکندر صاحب کو بہ سلامت کول رج صاحب کے پاس جو ملازم مہاراجہ صاحب بیکانیر ہین پایا تین دن بھی اُنکو وہان نہین ہوے تھے کہ مہاراجہ صاحب نے حکم بنام کول رج صاحب کے بھیجا کہ سب صاحب لوگون کو بحفاظت معقول بیکانیر کو بھیجدیوین اور کول رج صاحب اُنکی بڑی خاطر داری کرین سب صاحب بتاریخ ۱۵- بمقام بیکانیر پہونچے اور مہاراجہ نہایت تواضع و خاطر داری سے پیش آئے۔

بختاور سنگھ منصف نے جسکو اختیار رجسٹری کا بھی حصار مین تھا خوب مفصل احوال قتل کا اور بیان کردار اُس شخص کا جسنے اپنے تئین حاکم ضلع منجانب شاہ دہلی قرار دیا تھا لکھا ہی۔

بعد از کھانا کھانے صبح کے مین حسب معمول سویا اور قریب دو بجے دن کے میری والدہ میرے پاس آئی اور اُسنے آکر کہا کہ دروازے کے باہر کچھ غل ہو رہا ہی دروازے تک آکر مین نے دیکھا کہ صرف تین یا چار چپراسی موجود ہین اُنھون نے مجھسے کہا کہ سپاہیان متعینہ خزانے نے فساد برپا کیا اور حسب الحکم شاہ دہلی سب انگریزون کو قتل کر کے خزانے پر اپنا تصرف کر لیا ہی یہ واقعہ سُنکر مجھے نہایت افسوس ہوا بلکہ تعجب معلوم ہوا مین اپنے مکان کے کوٹھے پر جو قلعہ سے بہت فاصلے پر اور جنوبی حد شہر متصل لاہوری دروازہ واقع ہی گیا وہان سے مین نے دیکھا کہ چند سواران داوری کچہری کلکٹری سے بعد از قتل کرنے صاحب کلکٹر کے بجانب شہر آتے ہین اور ڈانیل صاحب کا بنگلہ شعلہ ور تھا ابتدا اس واقعہ ناخوش کی از روے تحقیقات اسطرح معلوم ہوئی کہ بعد نواخت ایک گھنٹہ روز بعد دوپہر تین سوار متعلقہ رسالہ چھا

جہان پچاس قیدی کام پر تھے گئے اور باقی ماندہ سوار بطرف جہلخانۂ جدید روانہ ہوے کارخانے کے قیدی بھی آزاد ہوے اور
سب گارد جہلخانہ اور قیدیون نے تمام اسباب جہلخانہ جو قیدی بناتے تھے لوٹ لیا بعد ازین مفسدین سمیٹہ صاحب اور
جافری صاحب کے بنگلون مین گئے اور سمیٹہ صاحب کے بنگلے کے پہرہ والون سے جو چھ انگھڑ اور دس چپراسی پرمٹ کے تھے
پوچھا کہ صاحب اور اُنکے عیال و اطفال کہان ہین اُنھون نے جواب دیا کہ باہر ہین یہ سُنکر مفسدین نے اُنکو خوف دیا مگر یہ قابل
یقین نہین کہ مفسدین نے دھمکایا ہو بہرحال دو رانگھڑ مسمیان بوعلی بخش اور پانڈو دونون جاے پناہ صاحب پر بغصہ تمام
جو مقام قریب دو سو قدم طویلۂ اسپان کی جانب واقع تھا گئے اور وہان سمیٹہ صاحب کی میم کو مع پانچ بچون کے قتل کیا ہر چند
میم صاحبہ نے بعجز و الحاح تمام امان مانگی اور سب زیور وغیرہ جو وہ لیکر نکلی تھین دیدیا مگر کچھ اثر پذیر نہوا جافری صاحب کی میم جو مسن تھین
سمیٹہ صاحب کی تلاش مین آتی تھین کہ اُنکو بھی سر راہ روبروے بنگلے کے مار ڈالا جبکہ سوار جہلخانۂ قدیم مین سے قیدیون کو آزاد
کرتے تھے اور ہنوز جہلخانۂ جدید مین نہین پہونچے تھے اور نہ کارخانے مین آئے تھے کہ ایک چپراسی پرمٹ صاحب کلکٹر کی
کچہری مین آیا اور آکر صاحب کلکٹر اور جافری صاحب اور سمیٹہ صاحب کو اس واقعہ کی خبر دی اِن صاحبون نے بزودی تمام
دفتر بند کیا اور باہر آکر دیکھا کہ قریب تیس سوار دروازۂ جہلخانۂ جدید پر کھڑے ہین دس لحظہ بھی نہ گذرنے پائے تھے
کہ چند جوان اُن سوارون مین کے صاحب کلکٹر اور دونون کرانیون کے تعاقب مین آئے بھاگتے ہوے صاحب کلکٹر نے
اپنا پستول ایک سوار کی جانب سر کیا مگر اُس سوار نے ایسی ایک گولی ماری کہ صاحب موصوف زمین پر گر کر جان بحق ہوے
اور جافری صاحب کے بھی ایک گولی لگی اور وہ بھی بے حس ہو کر زمین پر گرے مگر سمیٹہ صاحب بھاگ نکلے اور اصطبل کے
ایک مکان مین جسمین گھاس رہا کرتی تھی اور پر متصل تھا جا کر متواری ہوے بعد ازین سواران مذکور ڈانیل صاحب پٹرول کے
گھر پر گئے اور اُسکی جانب ایک گولی بھی سر کی مگر بہ خطا گئی اور سُنا ہی کہ صاحب موصوف صحیح و تندرست فرار ہو گئے مفسدین نے
اُنکا مال و اسباب سب لوٹ لیا اور بنگلے کو آگ لگا دی اِسکے بعد سواران مذکور بجانب کچہری کلکٹری روانہ ہوے اور سولہ
سپاہی ہریانہ پلٹن کے بھی ہمراہ لیکر خزانے کی طرف جو قلعہ مین رکھا گیا تھا گئے صندوقہاے دفتر و الماریہا و فرش و
ٹٹی وغیرہ جو کچھ وہان تھا سب مردمان ہمراہی اور ساکنان شہر نے لوٹ لیا کچہری سے چند سوار وغیرہ بجانب بنگلہ صاحب کلکٹر
جو مشہور بنام بنگلہ ڈیومرگیو صاحب تھا گئے اور جب اُنکے عیال و اطفال کو وہان نہ پایا تو تمام اسباب اُنکا لوٹ لیا اور بنگلے کو
اسطرح پر نیست و نابود کیا کہ چوکھٹ اور کڑی وغیرہ بھی نکال کر لیگئے باقی ماندہ مفسد بجانب قلعہ گئے اور جو سو جوان گارد پلٹن ہریانہ
وہان مامور تھے وہ سب اُنکے ساتھ مل گئے اور مفسدین نے جا کر خزانہ اپنے قبضے مین کر لیا لفٹنٹ بارویل صاحب اجیٹن کو
ایک حوالدار نے گولی سے مار دیا اور ایک صوبہ دار نے میم بارویل صاحب اور میم دورٹرن صاحبہ جو اپنے بچے کو لیے ہوے تھی
اور میم میلٹ صاحب کو کہا کہ کوٹھے سے نیچے آؤ مگر جب اُن سب میم صاحبون نے بعاجزی تمام امان مانگی تو صوبہ دار مذکور نے
اُنسے پھر کچھ نہ کہا اور وہان سے چلا گیا مگر چند ساعت نہ گذرنے پائے تھے کہ ایک چپراسی پرسٹ نے جو نگہبانی کے واسطے
اُنکے پاس متعین تھا اُن سب کو قتل کیا ٹیلر صاحب متعلقہ سنڈ یعنی اصطبل اسپان سرکاری اور ہیلٹ صاحب
متعلقہ پرمٹ اور قلعہ سے ڈاکٹر ویگھورن اور سارجنٹ شیل اور ہوم صاحب مع ایک دختر کے اور سمیٹہ صاحب اپنے اپنے مامن سے

کروہ تینون کسوا اسطے بھاگ گئے کیونکہ ہمتو اس حالت مجروحی اور بیکسی مین تھے پھر اُنکا بھگانے والا سوا اے حافظ حقیقی کے اور کون تھا۔

صاحب کمانڈنٹ نے فوراً سب سپاہ کو جمع کیا اور سب کی تلوارین دیکھین سب صاف تھین اور کسی پر کوئی دھبہ نہ تھا آخر کار وہ تینون آدمی گرفتار ہوئے اور کورٹ مارشل کی تجویز سے پھانسی دی گئی یہ لوگ نئی بھرتی متعلقہ رسالۂ پنجم کے تھے مگر باعث اُنکی اس حرکت قبیحہ کا ابتک معلوم نہوا۔

حصار

بتاریخ ۱۲۔ ماہ گذشتہ ڈاک معمولی جو دہلی سے آتی تھی یہان نہ پہونچی جسکے باعث خیالات چند در چند ساکنین کے دل مین گذرے مگر اصل باعث کسی کے مخیلہ مین نہ آیا بتاریخ ۱۳۔ خبر مفسدین آئی کہ مفسدین نے بلوہ کرکے شہر دہلی پر قبضہ کرلیا اور انگریزون اور دیگر عیسائیون کو قتل کیا یہ خبر سُنکر وہ ڈیرربرن صاحب کلکٹر نے خزانہ جو کلکٹری کے پاس تھا اُٹھوا کر قلعہ مین بھیجدیا اور آپ مع عیال و اطفال بنگلہ ڈیومرگیو صاحب سے جہان وہ رہتے تھے قلعہ مین نقل کرکے ہمراہ ٹیلر صاحب کے رہنے لگے خزانے پر پہرہ سو جوان سپاہی پلٹن ہریانہ کا تھا لفٹنٹ باردیل صاحب اجیٹن سپاہ ہریانہ مع میم صاحبہ کے ڈیڈرربرن صاحب کے ساتھ رہتے تھے اور اسّی سپاہی ہانسی سے واسطے کمک کے آئے اور جو سو سوار نواب داوری بسرکردگی شیخ نورخان رسالہ دار کے آئے تھے اُنکو باغ مین جگہ دی اور بیس سوار نو بھرتی باہر دروازۂ مغربی باغ کے قیام پذیر ہوے اور ایکہ گارد کچہری تحصیل اور کچہری صاحب کلکٹر مین تھا ایسے ایسے انتظام واسطے حفاظت شہر اور امنیت ضلع کے تاریخ ۲۸۔ ماہ مئی ہوتے رہے۔

قبل از فساد کے پندرہ روز تک نو سپاہی اور چپراسیون مین سے کسی نے کچھ علامت فساد کی ظاہر نہ کی اور یہ سب آدمی اندر قلعہ کے بظاہر واسطے حفاظت کے رہتے تھے اس عرصے مین ایک خبر مشہور ہوئی کہ اسسٹنٹ شیردل مقام لاروانے جو شہزادہ ہے ملازمین پلٹ کو طلب کیا ہے کہ اُسکے ساتھ ہوکر آمادۂ سرکشی ہون اور اس خبر کے سُننے سے بھی کوئی وجہ تبدیلی حرکات و عادات مائل بہ غاظہور مین نہ آئی بخیال زیادہ تر احتیاط کے ڈیڈرربرن صاحب نے پچاس سوار اور نواب داوری سے لیے مگر یہ کسی کام کے نہ تھے کیونکہ بعد از بلوہ یہ بھی مفسد ہوگئے تھے صاحب موصوف نے اور بھی تجویز بھرتی کرنے سوارون کی کی اور نئی سپاہی اور سوار بھرتی کیے مگر یہ بھی کسی کام نہ آئے کیونکہ یہ سوار باہر دروازے کے تعینات کیے گئے تھے اور سپاہی اندر قلعہ کے تھے اور دروازۂ قلعہ ہر وقت شب و روز بند رہتا تھا اور سوائے ازین وہ لوگ قلعہ کی دوسری جانب اُس مقام سے رکھے گئے تھے جہانسے کسی طرح کا اندیشۂ حملہ متصور نہ تھا۔

یہ خبر مشہور تھی کہ ۲۵۔ ماہ مئی روز عید کو فساد ہوگا مگر اُس روز سوائے تکرار فیمابین اقوام دوگر اور مالی اور کچھ نہوا بتاریخ ۲۹۔ قریب نو اخت یک و نیم گھنٹہ روز سرکشی جگر خون کن و دل شکن شروع ہوئی اول چند سواران داوری راستۂ ہانسی پر اسطرف آتے ہوے نمودار ہوے سواران مذکور اول بجانب دہلی دروازۂ شہر کے گئے اور دروازہ کھولنے کو کہا دروازہ کھلا اور چند سوار منجملہ پچاس سواران داوری جو بار دوم آئے تھے شامل اُنکے ہوگئے بعد ازان وہ سب جمع ہوکر جانب جہلمانہ قدیم روانہ ہوے وہان بھی گارد کی سپاہ اُنکے ساتھ شامل ہوئی اور دروازۂ جہلمانہ کھولدیا تمام قیدی آزاد ہوے اب چند مفسد بجانب کارخانہ

مین خون مین ڈوبا ہوا بنگلے کی طرف چلا تھا کہ زخم دھوؤن اور ڈاکٹر گرانٹ صاحب میرے پیچھے آئے مین نے دیکھا کہ ڈاکٹر صاحب کو دو زخم بڑے عمیق لگے ہین ایک بازو پر اور دوسرا کولے پر اسکے بعد ہم لیلی صاحب کو دیکھنے چلے اور دیکھا کہ زمین پر نزع مین پڑا ہوا ہے اسکو اول ہی زخم کاری لگا ہوگا کہ جسکے سبب وہ منھ کے بل زمین پر گرا تھا کیونکہ بعد ازان جتنے زخم لگے تھے سب پشت پر تھے اور ایک ایسا عمیق تھا کہ پیٹھ کاٹ کر شُش کو زخمی کر کے اُستخوان سینے تک پہونچا تھا اور کئی زخم سر پر لگے تھے مگر ابتک ہوش مین تھے اور جب مین اُنکے دیکھنے کو جھکا تو کہنے لگے آئے میک دونلڈ اسطرح پر مرنا بڑا سخت ہے اور کہا ہے میری بی بی اور بچے تمھارا کیا حال ہوگا مین نے اُنسے کہا کہ اب چند انفاس زندگی کے باقی معلوم ہوتے ہین اب تم کسکی فکر کرو تمھاری بی بی اور بچون کے واسطے جسقدر ممکن ہے رعایت ہوگی تم اپنے خدا کو یاد کرو یہ سُنکر اُنھون نے خدا کا نام لیا اور اُسکے نام کا ورد تا دم واپسین رکھا میرے پہونچنے کے بعد کوئی نیم گھنٹہ وہ زندہ رہے۔

یہ شب تار تھی اور ماہتاب بھی طلوع نہین ہوا تھا اس سبب سے جبتک وہ حرامزادے ہمارے برابر تک آگئے تب تک ہمکو کچھ خبر نہوئی اور سنتری شمال کی جانب کے دروازے پر تھا اور ہم بجانب مشرق بیٹھے تھے اور چونکہ یکبارگی ہمپر حملہ ہوا اور کچھ شور و غل بھی نہوا تھا اور کوئی ایک منٹ مین یہ واقعہ ختم بھی ہو چکا تھا کسی کو اسکی خبر نہوئی بلکہ ہمارے نوکر تک بھی اُسدم تک اِس واقعے سے خبردار نہوے جبتک ہم اُنکے سامنے خون آلودہ نہ گئے اور جب اُنھون نے یہ حال دیکھا تو ایسا گھبرائے کہ کسی مین جُرأت اتنی نہ تھی کہ چھاونی مین جاکر سب رجمنٹ کو یا جسقدر سپاہی اُس چھاونی مین موجود تھے اُنکو حکم طیاری کا دیوے۔

ایک لحظہ بعد سب سپاہی جنکا پہرہ نہ تھا ہمارے گرد آئے اور بہت نرم دلی اور رحم جتانے لگے اور اس حرکت کو نہایت قبیح بیان کرنے لگے۔

بسبب تاریکی شب کے کچھ سُراغ اُن حرامزادون کا نہ ملا چند سوار دیوگڈھ کو واسطے دریافت حال کے روانہ ہوے مگر وہان سب طرح امن تھا اور تھوڑے عرصے کے بعد لفٹنٹ کوبر صاحب کمانڈنگ ایک دستہ ۳۲ رجمنٹ ہندوستانی مع پچاس سپاہیون کے آکر وارد ہوے مگر مین نے اُنکو کہا کہ تم واپس جاکر اپنے مقام پر ہوشیار رہو میرے پاس جو سو جوان ہین وہ بقول اُن سوارون کے جسقدر مفسد آوینگے اُنکے تدارک کے واسطے بہت ہین۔

ڈاکٹر گرانٹ صاحب کہتے ہین کہ ہم دونون کو یعنی مجھے اور ڈاکٹر صاحب کو کوئی زخم کاری نہین لگا ہے اگرچہ ایک زخم سے میری کھوپری کی اوپر کی ہڈی کٹ گئی تھی اور وہ ہڈی دوسری صبح موقع واردات سے پڑی ملی اب مجھسے زیادہ نہین لکھا جاتا کہ ضعف طاری ہوتا جاتا ہے اور ہاتھ مین لرزہ سا پیدا ہوتا ہے جنھون نے ہمکو زخمی کیا اُنکی صورت سپاہیون کی سی تھی مگر وردی نہ تھی آج مین نے یہ سنا ہے کہ کچھ سپاہی موقوف شدہ شہر مین پھرتے ہین اور اقوام مونہال کا ذکر کیا کرتے ہین اور غالب ہے کہ اُنھون نے یہ تصور کیا ہوگا کہ اگر افسران انگریزی کو ہم مار ڈالینگے تو جتنے سپاہی اُنکے ہین وہ سب بیدل ہوکر ہم مین آکر شامل ہونگے اور اگر شامل نہونگے تو بغیر افسران انگریزی کے وہ کام بروقت لڑائی نہ کر سکینگے جو بسر کردگی افسران مذکور کرتے ہین ڈاکٹر صاحب اور مین دونون خدا کی قدرت سے بچے ورنہ کوئی صورت بچنے کی نہ تھی مجھے نہین معلوم ہوتا

اُنکی پیروی نہ کی اور جب سواروں نے دیکھا کہ اب اُنکے تعاقب مین کوئی نہین وہ پھر جمع ہو کر بہ آئین شائستہ رسالون کے بجانب دہلی روانہ ہوے۔

وقایع نگار لکھتا ہی کہ اِس موقع پر سوار انتظامی افسر فوج کی نظر مین آئی ورنہ اسقدر فساد بھی نہوتا بد انتظامیون کا مفصل حال لکھنا اور اُس صاحب تک جرم کو پہونچانا جو اسمین اصل کارپرداز تھا مناسب نہین اسواسطے اتنا ہی بیان لکھنا کافی ہی کہ بریگیڈیر النس صاحب کا رفوج سے موقوف ہو گئے۔

اِس مقام پر چونکہ میجر پارسیدین صاحب کی مصروفیت کا حال لکھا گیا ہی اسواسطے بدانست راقم اگر کچھ مختصر حال صاحب موصوف کا یہان درج کیا جاوے تو شاید بے محل نہوگا اسواسطے لکھتا ہون کہ یہ صاحب قبل از فساد ڈپٹی کمشنر گوگرہ کے تھے اور وہان سے رخصت ولایت جانے کی لیکر بمقام فیروزپور اِس خیال سے تشریف لائے تھے کہ یہان سے بسواری کشتی دریاے ستلج کا سفر کرکے سندھ کو تشریف لیجاوین اور وہان سے براہ بمبئی ولایت جاوین مگر ہنوز بندوبست کشتی سواری کا نہوا تھا کہ فساد دہلی اور میرٹھ مین شروع ہو گیا اِسکا حال سُنکر صاحب ممدوح کو جوش شجاعت دل مین آیا اور خود جیجی اِس مضمون کی لکھکر روانہ صدر کی کہ جبتک یہ فساد موقوف نہوگا ہم ولایت نجاوینگے چونکہ اُنکی درخواست جوش طبیعت سے تھی اِسواسطے منظور ہوئی اور صاحب موصوف مقام فیروزپور مین رہے اور وہان ایسے ایسے کارہاے نمایان اُنسے ظہور مین آئے کہ مستوجب تحسین و آفرین حکام پنجاب اور نواب گورنر جنرل بہادر کے ہوے۔

روہنی

بتاریخ ۱۲ ماہ جون روز جمعہ قریب نو ساعت نو گھنٹہ شب میجر میک دونلڈ صاحب کمانڈنٹ رسالہ نجیم اپنے بنگلے کے صاحن مین مع مسز نورمن لیلی صاحب اجیٹن اور ڈاکٹر گرنٹ صاحب کے چاے نوش کر رہے تھے کہ تین آدمی دھوتی لگائے ہوے اور تلوارین ہاتھ مین لیے ہوے اُنکے پاس آئے اور ایک مرتبہ مارنا شروع کیا۔

مسز نورمن لیلی صاحب ایک بچی کرسی پر بیٹھے تھے اُنکے شانے پر ایسا سخت زخم لگا کہ وہ آگے کو گر گئے اور بعد ازان کئی اور زخم اُنکو لگے میجر میک دونلڈ صاحب کے بھی زخماے شدید لگے اور ڈاکٹر گرانٹ صاحب کو بھی دو زخم ایک بازو پر اور دوسرا انو پر لگا مگر ان دونون صاحبون نے کرسیان آگے کرلین اور اپنے تئین بچاتے ہوے اُنکو دروازے سے باہر کر آئے مگر مسز نورمن لیلی صاحب کے ایسے زخماے کاری لگے تھے کہ وہ آدہ گھنٹہ بعد اِس واقعے کے مر گئے اِس حال کو میجر میک دونلڈ صاحب نے اِسطرح پر تحریر کیا ہی۔

بتاریخ ۱۲ ماہ حال لفٹنٹ مسز نورمن لیلی صاحب اور ڈاکٹر گرانٹ صاحب حسب معمول وقت شام میرے بنگلے پر چاے پینے آئے قریب پاؤ گھنٹہ نو مین باقی تھا کہ ڈاکٹر گرانٹ صاحب اسواسطے اُٹھے کہ بنگلے مین جاکر گھنٹے کو کنجی لگادین کہ یکایک اُنکی زبان سے نکلا یہ کون ہی اور اتنے ہی مین صداے پاگوش زد ہوئی گویا ہماری طرف کوئی آتا ہی مین یہ سُنکر اُٹھنے ہی کو تھا کہ تین زخم میرے سر پر لگے اُسکے بعد مین نے کرسی اُٹھائی اور اُس سے اور تین زخم جو مجھپر لگے تھے روکے اور کرسی سے ایسا دھکا ایک آدمی کو مارا کہ وہ متوحش ہو کر بھاگا اور اُسکے پیچھے باقی ماندہ دو آدمی بھی بھاگ گئے

یا اُنکی تحقیقات کرتے تو خوب ہوتا۔

چھاونی رسالۂ دہم مین شب کو قبل از فساد کچھ غُل اور آواز پہیہ ہاے گاڈی غیر وقت سماعت مین آئی تھین اور گھوڑے اصطبل سے باہر معلوم ہوتے تھے اب اُسکا سبب معلوم ہوا کہ اُس شب کو عورات سپاہیان فیروزپور سے روانہ کی گئی تھین۔

چند سواران جو نمک حلال اور باوفا مشہور تھے اُنکو قلعے مین لایا تھا کہ اُنکی جان بچے کل شب کو اُنکے ہی صاحب افسرون نے اُنکی رخصت کرائی اور جب وہ دروازے کے باہر جاتے تھے تو چند سوارون کے بسترون مین سے چند ضرب پستول گر پڑی اور گورون نے اُٹھائی اِسکی اطلاع سارجن گورہ نے اپنے افسر کو کی اور صاحب افسر نے اُنکو حکم دیا کہ تم اِن پستولون کے ذمہ دار ہو۔

ایک وقائع نگار احوال بلوہ رسالہ دہم کا اِسطرح بیان کرتا ہی کہ بتاریخ ۱۱۔ ماہ جولائی کچھ علامات فساد کے رسالۂ مذکور سے جو ابتک نمک حلال اور وفادار تھا اور جسنے فساد جمٹھاے مذکورۂ بالا مین کیسے کیسے کارہاے نمایان کیے تھے ظاہر ہوے اور اِسی سبب سے اُنکے ہتھیار چھین گئے سوارون نے بغیر عذر اور تکرار کے اپنی تلوارین دے دین اور یہین سبب کچھ ضرورت تدابیر سخت اور درشت کی نہوئی کچھ عرصے بعد یعنی بتاریخ ۲۰۔ ماہ اگست سوار بے اختیار ہوکر مصدر حرکات مفسدانہ ہوے اُنھون نے اِس تاریخ تو پخانہ کپتان دوڈ کرک صاحب پر بدین خیال حملہ کیا کہ اُسکو قبضے مین کرلین اور قلعہ پر گرے اور وہان جو گورہ سنتری پہرے پر تھے اُنکو قتل کیا اور دو توپین قبضے مین لاکر اُنکا رُخ بجانب چھاونی گورہ جو اُسوقت کھانے پر تھے پھیر کر فیر کرنا شروع کیا مگر یہ گورے فوراً اُٹھ کھڑے ہوے اور مفسدین پر حملہ آور ہوے اِسی عرصے مین ۱۶ رجمنٹ شاہی بھی موجود ہوئی اور سب مفسدین کو وہان سے مار کر بھگا دیا اور بمبئی کے فیوزلیر جو وہان آگئے تھے اُنکو تعاقب مفسدین کا حکم ہوا اور توپخانہ میگزین بھی بخلاف مفسدین کام مین آیا اور اُنکے گولون سے اکثر سوار اور گھوڑے سرکاری مارے گئے قریب دوسو گھوڑے سوارون کو ملے اور وہ سوار ہوکر بھاگے راستے مین ملسن صاحب ڈاکٹر اسپان کو قتل کیا اور جو صاحب عیسائی اُنکے روبرو آتا وہ گویا اپنی موت کے سامنے آگیا تھا چار سوار بجانب جہلخانہ روانہ ہوے تاکہ قیدیون کو رہا کرین مگر جو سکھ سوار بھی رجمنٹ کے وہان موجود تھے اُنھون نے یہ امر نہونے دیا بلکہ ایک شخص کو اُنمین سے گرفتار بھی کیا اور بعد تحقیقات معلوم ہوا کہ یہ شخص کسی صاحب کا بہرا یعنی کہار تھا اِس ہنگامے مین میجر پارسدین صاحب بہت مشغول اور مصروف تھے صاحب موصوف اول لین سواران مین گئے بعد ازان جہان جہان میم لوگ اور بچے تھے اُنکو جاکر دیکھا پھر جہلخانے مین گئے اور وہان گارد وغیرہ کا سب بندوبست کرکے مقام کچہری کو گئے بعد ازان جو کپتان سیلمن صاحب نے نئی بھرتی کی تھی اُسکی افسری لیکر تعاقب مفسدان مین روانہ ہوے مگر چونکہ سپاہ پیدل سے تعاقب سوارون کا غیر ممکن تھا اِسواسطے اُنکو چھوڑ کر سواران مہاراجہ پٹیالہ ہمراہ لیکر اُنکے تعاقب مین گئے اور چونکہ اُنکے پاس جمعیت کافی واسطے قتل کرنے یا مقابلہ کرنے مفسدین کے نہ تھی لہذا وہ اِسطرح پر اُنکے تعاقب مین رہے کہ اُنکی حرکات دیکھتے جاتے تھے اور اُنکو اپنی نظر سے غائب نہونے دیا اِس سے غرض یہ تھی کہ جب اور کمک آوے تو مفسدین کی تلاش نہ کرنی پڑے مگر قریب دو میل کے فاصلے پر جاکر مفسدین جنگل وغیرہ مین منتشر ہوکر بجانب مکتیسر بھاگ گئے اور اِسطور صاحب ممدوح کی نظر سے غائب ہوگئے اور توپین جو وہان پہونچی تھین اُنسے بھی کچھ فائدہ مترتب نہوا مفسدین کا موضع جالیوالا تک کیا گیا یہ مقام ۷ میل کے فاصلے پر چھاونی سے ہی اور یہان یہ خیال اِسکے کہ آگے جانا بے سود ہی

ہار کر فراری ہوے کل کے روز گورہ لوگون کو اور خصوصاً گولہ اندازون کو مکانے پر دیکھ کر اور اس موقع کو مفید تصور کر کے یہ رسالہ یکایک توپون پر گرا اور جو دو ایک گورے وہان تھے اُنکو قتل کیا لیکن جو جزوی سپاہی گورہ ۶۱ رجمنٹ شاہی کے وہان موجود تھے یہ حال فساد کا دیکھ کر مفسدین پر حملہ آور ہوے اور توپین اُنسے چھین لین اور اشارات اطلاع دہی فساد ظاہر کیے اسپر توپین میگزین کی سر ہونی شروع ہوئین اور گراب اور کانسٹبلون سے بہت گھوڑے اور سپاہی مارے مفسدین تاب مقابلہ نہ لاکر روبفرار ہوے اور جو گھوڑا اُنکو ملا اُسپر سوار ہو کر بھاگے راستے مین جو کوئی صاحب لوگ یا عیسائی ملا اُسکو قتل کیا اور تمام شہر مین منتشر ہو گئے مین نے سُنا ہی کہ صاحب برگیڈیر اور دو ایک اور افسر بمشکل مفسدین سے جان بر ہوے جو سوار ان مفسد کہ گھوڑون سے جدا ہو گئے تھے جہان کچھ بھی پناہ کی صورت دیکھی وہان پر متواری ہوے لیکن سپاہ فیروزپور اور بستم رجمنٹ پیادگان پنجابی نے اُنکو ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر قتل کیا بعد از پاک کرنے بازارون کے یہ ارادہ ہوا کہ اُنکی چھاونی کی تلاش کرنی چاہیے اور قبل از انکہ یہ وہان پہونچین دیکھتے کیا ہین کہ ایک بڑا گروہ قریب ایک سو پچاس یا ایک سو اسی سوارون کے اپنی پریڈ سے بفاصلہ قریب دو سو بیس یا دو سو پچاس قدم کے روبرو چھاونی کے بہ آرام تمام بلاو سوسہ یا دغدغہ گشت کرتے ہین اور تھوڑے عرصے کے بعد ایک مرتبہ اپنی تلوارون کو چمکا دیتے ہین افسوس کہ ایسے موقع پر توپین نہ آئین ورنہ سب قتل ہوتے باعث نہ پہونچنے توپون کا یہ سُنا گیا کہ سائیس و رابی موجود تھے اُنھون نے آگے بڑھانے سے انکار کیا اسواسطے توپین موقع پر نہ پہونچین اب وہ سائیس وغیرہ سب قید ہین اور یقین کہ اپنے کیفر کردار کو پہیدہ کو پہونچینگے۔

می شٹوارصاحب متعلقہ سڑک آہنی کی چٹھی سے یہ مختصر حال اس واقعہ کا معلوم ہوا۔

قریب ۳۵ یا ۴۰ سوار اول ہلکر توپون پر اور توپخانے کے مقام گارد واصطبل پر جو عقب توپخانہ واقع تھا حملہ آور ہوے اُنھون نے اول ہی بندوقون کو جو گارد توپخانہ کی تھین لے لیا اور من بعد ارادہ قبضہ کرنے توپون کا کیا کہ توپین لیکر چھاونی کو گوڑہ سر کرنی شروع کرین بلکہ ایک دو توپون پر ہاتھ بھی پڑ گیا تھا اس عرصے مین گولہ انداز ان گورہ جو بارک متصلہ مین کھانا کھاتے تھے امداد گارد کو پہونچے اور اُنکی کمک کو سپاہی ۶۱ رجمنٹ شاہی جو ہسپتال مین موجود تھے آئے غرض کہ ان سب نے توپین مفسدین سے چھین کر اُنپر سر کرنی شروع کین مفسدین توپین چھوڑ کر اپنے گھوڑون کی جانب جو روبرو توپخانے کے کھڑے تھے بھاگ گئے۔

اول جسنے مفسدین پر گولی ماری تھی ایک گورہ مسمی مری ۶۱ رجمنٹ شاہی کا تھا اور چونکہ یہ رجمنٹ بارک متصل زمین قیام پذیر تھی اسواسطے یہ ہی اول توپخانے کی کمک کو پہونچی تھی کیونکہ بارک سے نکلتے ہی اُنھون نے فیر اپنی بندوقون کا مفسدین پر کیا اور بعد از ان توپون پر گرے۔

سپاہ فیروزپور بفور سُننے خبر کے اپنی بارک سے بھاگی مگر اُنکی بارک دوسرے سرے چھاونی پر تھی اسواسطے جبتک وہ پہونچے اُسوقت تک توپین مفسدین سے گولہ اندازون نے اور سپاہ ۶۱ رجمنٹ شاہی نے دوبارہ لے لی تھین۔

بیچ تعاقب کے اکثر سواران پنجابی زخمی گولیان پستول سے ہوے تھے اگرچہ سپاہ کے ہتھیار لے لیے تھے مگر تاہم تعجب ہے کہ ہنگام فساد ہر ایک کے پاس پستول اور تلوار موجود تھی اور جیسے دیگر موقع فساد پر کچھ علامات فساد کی ظاہر ہوئی تھین یہان بھی ویسی ہی علامات قبل از فساد کے ظہور مین آئی تھین اور اگر حکام اُنکا تدارک کرتے

تمام مقصود پر اپنے کاروبار شب باشی مین مشغول ہوے اور رباب سوخت کرنے چھاونی کے اُنھون نے کچھ کہا عرصہ تعلیل گذرا تھا
کہ یکبارگی رجمنٹ کا اُڑا دیا گیا اس واقعہ سے لوگ کچھ جادۂ استقلال سے علٰحدہ ہونے کو تھے مگر جب اُنھون نے یہ سُنا کہ یہ
واقعہ بہ حکم صاحب برگیڈیر عمل مین آیا ہی وہ پھر قائم ہو گئے اور اپنے خیمے وغیرہ نصب کرنے لگے تھوڑے عرصے کے بعد
برگیڈیر میجر صاحب تشریف لائے اور بے تامل آکر کہا کہ حکم سرکار یہ ہی کہ ساری رجمنٹ اپنے ہتھیار دیوے یہ سُنکر
بمنتہ سب سپاہی متامل ہوے اور آپسمین سرگوشی کرنے لگے بعد ازین کمان افسر لائٹ کمپنی نے اپنے سپاہیون کو
اسطے حوالے کر دینے اسلحے کے کہا اور ساری کمپنی نے بے تامل اور بلا تکرار اپنے ہتھیار سب سپرد کر دیے ایک لمحہ
نہ لگنے پایا تھا کہ صاحب کمانیر مذکور نے دوبارہ اُنکو اسلحہ حوالے کر دیے اور اُنکو برگیڈیر صاحب کے بنگلے پر لیگیا
وہان بھی سب سپاہیون نے حسب الحکم ہتھیار حوالے کر دیے اور موافق حکم کے اپنی چھاونی مین گئے اور اُنکے افسر بھی
اُنکے ساتھ لین مین گئے بہت عرصہ اُنکو چھاونی مین وارد ہوے نہ گذرا تھا کہ تمام چھاونی ۱۶ رجمنٹ شاہی اور سوار توپخانہ سے
بھر گئی یہ لوگ بہ تعاقب ۵۴ رجمنٹ ہندوستانی جنھون نے رُخ چھاونی کا کیا تھا آئے تھے اب کسی شخص نے سپاہیان
رجمنٹ ۵۷ کو جو اپنے مقام پر تھے خبر دی کہ لائٹ کمپنی قتل ہو گئی اور اُسکے ہندوستانی افسرون کو فوج گورہ نے مار ڈالا اس
خبر سے وہ لوگ سب گھبرائے اور یکبارگی سب نے اپنے ہتھیار اُٹھا لیے اور اُنمین سے قریب دو سو پچاس یا دو سو ستر
سپاہیون کے وہان سے دوڑ پڑے اور باقی سب اپنے مقام پر رہے اور شام کو بنگلۂ برگیڈیر صاحب پر گئے اور اپنے
ہتھیار حوالے کر کے اپنی چھاونی مین واپس گئے بعد ازین اُنکا طریق اور رویہ مثل سپاہیان نیک وضع رہا اور اکثر
اُنمین کے کارسرکار پر موجود ہین۔

بتاریخ ۲۷ باقی ماندہ سپاہ ۵۴ رجمنٹ ہندوستانی کے جنمین نو سردار اور ۳۱ حوالدار اور ۱۱۸ سپاہی تھے ہتھیار چھین لیے
بعد ازان بوقت نو اخت ۶ گھنٹہ صبح ایک باز و ۶۱ رجمنٹ شاہی کا جسکے ہر دو جانب تین تین توپین رکھی گئین تھین اور ایک
دستہ سواران رسالۂ سوم میدان مین آئے اور مفسدین ۵۴ رجمنٹ ہندوستانی بہ لباس قدیم یعنی اپنی پوشاک ہندوستانی پہنے ہوے
بجانب راست جمائے گئے اور ۵۷ رجمنٹ ہندوستانی بجانب چپ کھڑی ہوئی اسطرح سے تین ضلع ایک مربع کے بنائے
بعدہ توپخانہ حرکت مین آیا من بعد لفٹنٹ ہوگن صاحب کوارٹر ماسٹر ۵۴ رجمنٹ کے نے آگے بڑھکر اور روبرو ۵۴ رجمنٹ
کھڑے ہوکر بہ آواز بلند و زبان صاف اور بامحاورہ اُردو مین حکم صدر سُنایا اور ۵۷ رجمنٹ کو بھی حکم سُنایا گیا بعد ازان
سپاہیان ۵۴ رجمنٹ کو جو مفسد ہو گئے تھے حکم ہوا کہ سیدھے ہو کر چھاونی سے باہر چلے جاوین اور دو توپین اور
دستہ رسالۂ دہم اُنکے ہمراہ ہوا۔

ایسی تابعداری اور نمک حلالی دیکھکر کون خیال کرتا کہ یہ رسالہ جسنے اِسوقت ایسا کارنمایان کیا یعنی مفسدین کو
باہر نکالا اور آپ جادۂ اطاعت پر قائم رہا چند روز بعد منحرف ہو جاویگا مگر ایسا ہی ہوا یعنی چند عرصے کے بعد یہ بھی سرکار سے
برگشتہ ہو کر مفسدین کے شامل ہوا۔

رسالۂ دہم نے بھی آخرکار پیروی اپنے بھائی مفسدین کی کی اور نلسن صاحب اکثر اسپان یعنی سالوتری ولایتی کو

۵۷ رجمنٹ ہندوستانی کی قلعے مین تھی اُنسے بھی علامات فساد کے ظاہر ہوے یعنی اُنھون نے ایک روز بغیر حکم کے اپنی بندوقین بھرنی شروع کین مگر لفٹنٹ اینچلو صاحب نے اپنی دونون توپین اُنکی جانب درست کین اور اُنین گراب بھرنے کا حکم دیا اس تدبیر سے ہندوا ۶۱ رجمنٹ شاہی اُنکے ہتھیار چھین لیے اور اُنکو قلعے سے باہر کر دیا ۴۵ رجمنٹ ہندوستانی بجانب برف خانہ روان ہوئی اور اپنی سپاہ مقتولین کو اُٹھا لیگئی اور قبرستان مین جو متصل قبرستان انگریزان واقع ہی لیجاکر ڈالدیا شب کو قریب دوسو مفسد واپس چھاونی مین آئے اور دس دس بیس بیس سپاہی یکجا ہوکر آگ لگانے مین مشغول ہوے کسی نے گرجا گھر پر کسی نے پوسٹ کا اور کسی نے رومن کتھلک کا جلادیا اور اسی طرح دو خالی ہسپتال اور ۶۱ رجمنٹ شاہی کا مس کوٹ گھر اور بلیارد گھر اور بنگلہ ہاے افسران اور پاڈماسٹر کا بنگلہ اور کپتان بلوم فیلڈ صاحب کا اور کپتان سیلمنڈ صاحب کا اور میجر ہاروی صاحب کا اور کپتان کاٹن صاحب کا اور میجر الفرٹ صاحب کا اور لفٹنٹ بیکر صاحب کا بنگلہ جلادیا اور برادرتھ صاحب کا بنگلہ مسمار کردیا اور بلول صاحب کا مکان توڑدالا لفٹنٹ کینڈی صاحب کا بنگلہ جلادیا غرض کہ کل، ابنگلے جلاکر خاک کر دیے اس آتش زدگی مین کسی نے اُنکو منع نہ کیا اور نہ کوئی اُنکے برروآیا مگر جب گرجا گھر رومن کتھلک کا جلانا شروع کیا ہیوس صاحب سوداگر کے بیٹے نے اُنکے ایک سپاہی کو گولی سے مار دیا اُسکے مرنے سے سب خائف اور خوف زدہ ہوگئے روز دوم مفسدین نے لوٹنا مکانات افسران کا شروع کیا مگر ایک دستہ ۶۱ رجمنٹ شاہی اور دہم رسالہ غیر آئین نے آکر اُنکو نکالدیا اور چند اُنکے آدمیون کو مار دیا۔

قریب سات بجے صبح کے اُسی روز بدین اندیشہ کہ میگزین ۴۵ اور ۵۷ رجمنٹ کا مفسدین کے ہاتھ نہ لگ جاوے توپخانے دونون سے دو توپین طلب ہوئین اور دو گولے اُسمین مارے کہ وہ سب میگزین اُڑگیا اُسی روز ۵۷ رجمنٹ کے ہتھیار چھین لیے اور مفسدین ۴۵ رجمنٹ ہندوستانی نے جو قریب دوسو کے تھے خود آکر وردی اور اسلحہ اور نیز اپنے تئین سپرد سرکار کر دیا۔

ہرطرح سے اب امن معلوم ہوتا تھا ساکنین صدر بازار شہر فیروزپور مین چلے آئے اور شہر کی مضبوطی کی گئی اور سپاہ جو میجر پارسدین صاحب نے خاص کر واسطے شہر کے بھرتی کی تھی شہر مین تعینات ہوئی تمام صاحب لوگ مع عیال و اطفال کے میگزین مین آگئے صرف کوٹ صاحب اور ہیوس صاحب سوداگر اپنے اپنے مکانون مین رہے مگر اُنھون نے اپنے مکانون کی سب طرح مضبوطی کرلی تھی اور سوداگران پارسی نے بھی اپنے مکانون کو خوب مضبوط کرلیا تھا اور وہ بھی میگزین وغیرہ مین نہ آئے۔

یہان پر یہ بیان نہ کرنا انصاف سے بعید ہی کہ رسالہ دہم نے اور اُن سوارون نے جنکو میجر پارسدین صاحب نے بھرتی کیا تھا بہت کارنمایان کیے اور اُنکا چلن بہت درست اور عمدہ رہا اور استقلال اور جانفشانی برگیڈیر النس صاحب اور میجر پارسدین صاحب اور کپتان یولیس صاحب اور کپتان سمسن صاحب اور کپتان مرسر صاحب کی مع جنرل کورنمنٹ صاحب کے در باب انسداد مفسدی کے مستحق تعریف اور توصیف کے ہی۔

ایک روز رپورٹ سے حال ۵۷ رجمنٹ ہندوستانی کا اسطرح واضح ہوتا ہی کہ بتاریخ ۱۳- ماہ مئی ۵۷ رجمنٹ کو حکم ہوا تھا کہ وہ چھاونی سے کوچ کرکے بفاصلہ ایک میل سڑک کالان پر قیام کرین بوقت نواخت پانچ گھنٹہ صبح کے روانگی شروع ہوا اور سپاہی بہ انتظام تمام بطور شائستہ روانہ ہوے اور سب چیز اپنی سواے کوٹ کے لین مین چھوڑ گئے اور بوقت وارد ہونے

چند دیگر مقامات پولس پر جو براستہ ملتان درمیان مقامات دوبرجی اور گوگرہ کے واقع تھے حملہ کیا یہان سے تین دستہ فوج بسرکردگی میجر چمرلین صاحب اور کپتان سمسن صاحب و کپتان ہوسکن صاحب روانہ ہوے اور بتاریخ ۲۵ سرکشون کو شکست فاش دی اُنکا اسمین نہایت نقصان جان ہوا مگر ہماری جانب بھی برکیلی صاحب اسسٹنٹ کمشنر گوگرہ کام آئے اُنکے ہمراہیون نے اُنکو چھوڑ دیا تھا اور وہ تنہا لڑکر مر گئے ایک روز پیشتر اس واردات کے کپتان سمسن صاحب کے دستہ پر جسمین ۸۰ سوار اور ۱۰۰ پیادے تھے مفسدین بمقام جلیر احملہ آور ہوے تھے اور اُنکا مقابلہ اس جانب سے خوب ہوا آخرکار تاب لاکر مفسد فرار ہوے اور مقام جلیر اقبضہ فوج سمسن صاحب مین آگیا سوائے اِن اقوام کے ایک اور قوم نے جو بنام کہرل مشہور تھی بسرکردگی احمد خان کچھ فساد برپا کیا تھا مگر کچھ فوج لاہور سے اور کچھ ملتان سے وہان گئی اور احمد خان گرفتار ہوکر قتل ہوا اُسکے گرفتار ہوتے ہی تمام قوم منتشر ہوکر بھاگ گئی اور پھر آکر اُنھون نے اپنے تئین سپرد اولیاے دولت سرکار کر دیا۔

فیروزپور

بتاریخ ۱۳- ماہ مئی وقت نو اخت دو گھنٹہ بعد دوپہر خبر ہوئی کہ ۵۴ اور ۵۷ رجمنٹ آمادۂ فساد ہین اِس لیے تمام میم لوگون کو اور عیسائی عورتون کو ہدایت ہوئی کہ میگزین مین جسکے گرد خندق وغیرہ طیار کی گئی ہی جاکر رہین اور دونون رجمنٹہاے مذکورۂ بالا اور رسالہ دہم غیر آئین کی اپنے اپنے میدان پریٹ پر پریٹ ہوئی۔

رسالہ متصل دیوار آرسنبل کے نصب کیا گیا اور ۵۷ رجمنٹ ہندوستانی کو حکم ہوا کہ عقب چھاونی گورہ جاکر قیام کرین اور ۵۴ رجمنٹ ہندوستانی کو حکم ہوا کہ شمال صدر بازار کے جاکر مقیم ہون مگر جب وہ بازار کے سرے پر پہونچے تو اُنھون نے وہان مکث کیا اور آگے جانے سے انکار کیا اور اپنی بندوقین بھر کر بجانب میگزین پلٹ پڑے اور وہان جاکر شمالی و مغربی برج میگزین پر جاکر کھڑے ہوے اور دل مین فکر کرنے لگے کہ اب کیا کرنا چاہیے اِس فکر مین تھے کہ کمپنی ۵۷ رجمنٹ نے جو میگزین کے اندر تعینات تھی اُنکو اطلاع دی کہ اُس برج مین رسی اور زینہ موجود تھے بعضے شخصون نے یہ سامان مفسدین کے پاس پھینک بھی دیا جسکے ذریعے سے وہ برج پر چڑھ کر باہر کی دیوار میگزین پر زینہ لگاکر چڑھ گئے یہان یہ بھی بیان کرنا چاہیے کہ قبل از پریٹ کے ایک کمپنی گورہ ۶۱ رجمنٹ شاہی قبل از کوچ کرنے سپاہ ہندوستانی کے میگزین مین واسطے بدلنے کمپنی ۵۷ رجمنٹ کے جو وہان تعینات تھی روانہ ہوے تھے اور اگر اُنکی ہوشیاری مدد نہوتی تو مقام فیروزپور کچھ عرصے کے واسطے ہمارے قبضے سے نکل جاتا جب مفسدین کے تین سو سپاہی میگزین مین گھس گئے اُنھون نے خوب شور و غل کیا اور اُس دروازے کی طرف روانہ ہوے جسمین سے راستہ گودام اسباب جنگی وغیرہ کی جانب جاتا تھا مگر پانچ سپاہی ۶۱ رجمنٹ شاہی نے اُنکو وہان سے نکالدیا اِس طور پر کہ سب نے ایک مرتبہ اُنپر بندوقین سر کین جنگی گولیون سے قریب بارہ مفسد مارے گئے اسکے بعد وہ وہان سے بھاگ نکلے اِس ہنگامہ مین کرنیل رڈمند صاحب کمانیر گورہ کے زانو پر زخم گولی لگا تھا مفسد اسکے بعد بجانب غرب اِس ارادے سے روانہ ہوے کہ فوج گورہ کے عقب جاکر ماریں مگر اسمین بھی اُنھون نے غلطی کی کیونکہ ۶۱ رجمنٹ شاہی نے اُنکو ہر جگہ سے نکالدیا آخرکار مفسد دیوار پر سے باہر کو پھاندے اور گورہ سپاہی نے اُنکو مار گندون کے نیچے گرادیا فوج قلعہ داری کی کمک کو دو کمپنی اور سپاہ گورہ ۶۱ رجمنٹ کی اور دو توپین زیر حکم لفٹنٹ اینجلو صاحب کے آئین اب جو کمپنی

سپاہ پیادہ نے دشمنون کا تعاقب وہان تک کیا جہان تک اُنسے ہوسکا۔

ملتان

بروقت آنے خبر فسادات مقامات مختلفہ سے سپاہیون نے سکندر صاحب کے سوارون سے سازش کرنی شروع کی جنکو اُنھون نے بہتیرا چاہا کہ اُنکے شامل ہون مگر وہ نہوے سوارون نے یہ سب حال بکم وکاست اپنے کمانڈنگ افسرون کے گوش گزار کیا اور افسرون نے حکم دیا کہ ایک کمیٹی سب عہدہ داران ہندوستانی ۶۲ اور ۶۹ رجمنٹ ہندوستانی اور سواران سکندر صاحب کی جمع ہو اس کمیٹی مین مقدمہ کارتوس کا پیش ہوا اور سب ہندوستانیون کو بخوبی سمجھا دیا گیا کہ یہ کارتوس وہی ہین جو تیس برس سے وہ لوگ برتتے ہین اور اُن سب کی فہم مین بھی آگیا اور سب راضی برضا رخصت ہوے بروز دوم وقت صبح سب سپاہ کی پریڈ ہوئی اور اُنسے دریافت کیا گیا کہ اُنکو کچھ عذر ان کارتوس مین باقی ہی یا نہین کسی نے عذر پیش نہ کیا مگر ہر طرح کی تسلی مین آنی کہ ناگہانی فساد سے بھی کچھ اندیشہ باقی نہ رہا خزانہ قلعہ مین بھیجا گیا اور توپخانہ بھی قلعہ ہی مین کھا گیا جو پہرے پلٹن پولس کے تھے اُنکو حکم ہوا کہ قلعہ مین جاکر اپنی چھاونی مین رہین سواران پولس بھی جو باہر تعینات تھے وہ بھی ملتان مین طلب ہوے۔

شروع ماہ اگست مین ۶۲ اور ۶۹ رجمنٹ نے کچھ کچھ ارادہ فساد کا ظاہر کیا اول رسالہ غیر آئین اب تک نمک حلال اور جادۂ اطاعت مین مستقیم تھا اور جب اول رسالہ پنجاب اور دوم پیدل پنجاب ملتان مین وارد ہوے دونون رجمنٹ مذکورہ بالا یعنی ۶۲ و ۶۹ کے ہتھیار لے لیے گئے اور قبل از لینے اسلحہ کے ایک صوبہ دار میجر اور ایک حوالدار میجر اور نو سپاہی ۶۹ رجمنٹ کے توپ سے اُڑا دئے گئے تھے اور یہ امر ثابت ہوگیا تھا کہ دونون رجمنٹ مذکورہ بالا نے ارادہ مصمم کیا تھا کہ فساد کرکے ہر ایک انگریز کو قبل از وارد ہونے سپاہ مطلوبہ کے قتل کرین مگر خوش طالعی سے ایسا نہونے پایا۔

ایک وقائع کار باقی ماندہ حال اس مقام کا اسطرح پر بیان کرتا ہی کہ جب تدابیر ضروری واسطے مقابلہ کرنے مفسدین کے عمل مین آئین تو یہ بھی گھاٹون پر حکم بھیجا گیا کہ جو شخص فوج سے بھاگ کر گھاٹ پر آوے یا بروقت استفسار سبب معقول واسطے عبور دریا کے بتلا نہ سکے تو اُسکو گرفتار کرو اب بتاریخ ۱۰ جون کچھ علامات فساد کے رجمنٹ ہاے ۶۲ و ۶۹ سے نمودار ہوے اور یہ تجویز قرار پائی کہ اُنکے ہتھیار چھین لینے چاہین اور میجر جیمرلین صاحب کمانڈنگ اول رسالہ غیر آئین نے ایسی خوبی و خوشاسلوبی سے اُنکے اسلحہ لیے کہ ایک قطرۂ خون بھی نہ گرا جب ان دونون رجمنٹون کے ہتھیار لیے تو ایک کمپنی گورہ متعلق توپخانہ اور اول رسالہ غیر آئین اور اول رسالہ کشادہ پنجابی اور دوم رجمنٹ پنجابی موجود تھین جب یہ امر ختم ہوچکا تو افسرون کی تجویز ہوئی کہ تحقیقات سپاہ در باب بلوہ برداری شروع ہو اور باعانت میر برکت علی وردی میجر اول رسالہ غیر آئین کے اکثر سپاہی مجرم ثابت ہوے حسب اطلاع دہی میر مذکور کے صوبہ دار میجر باہر خان گرفتار ہوا اور جنرل کورٹ مارشل مین اُسکی تحقیقات ہوکر جرم بغاوت اُسپر ثابت ہوا اور اس جرم کے پاداش مین روبرو سب سپاہیون کے توپ سے اُڑا دیا گیا اور کئی سپاہی وغیرہ ان رجمنٹون کے اسی طرح اُڑا دئے گئے۔

بماہ ستمبر اقوام خانہ بدوشان نے جو قریب گوگرہ کے رہتے تھے کچھ فساد کیا اُنھون نے تحصیل ٹریا اور تھانہ کا لوٹ لیا اور

روانہ کیے گئے قریب تین بجے صبح کے کپتان صاحب موصوف نے لکھ بھیجا کہ دشمن قریب ہین مگر شمار فوج معلوم نہین کہ کتنے ہین یہ خبر سُنکر ایک اور کمپنی گورکھہ کی بسرکردگی لفٹنٹ گریوس صاحب اور تمام سپاہ پولس زیر حکم ریڈ صاحب روانہ ہوئی اور فوج ملیشیا کو حکم ہوا کہ جسوقت توپ اطلاعی سر ہو اُسی وقت روانہ جنگ گاہ کے ہون ۔

تمام افسران رخصتی مع کالون صاحب اسسٹنٹ کمشنر کو حکم ہوا کہ کوہ المورا سے اپنے مقام پر آکر شامل اس خونریزی کے ہون مگر دیکھو کہ تمام خیالات سرد مرغیون کے اور بوقلمہاے رم کے اور دیگر سامان سفر یا لڑائی وغیرہ کے جو ناگوار تھے مگر اسباب مین باندھے جاتے تھے ایک دوسری چٹھی کپتان صاحب موصوف سے رفع ہوگئی مضمون اُسکا یہ تھا کہ سبب اندیشہ باطل مذکور سابق کا یہ تھا کہ چند زمیندارون نے بندوقین واسطے بھگانے شیرون کے سرکی تھین جنپر گمان آمد فوج مفسد کا کیا گیا تھا مگر نینی تال مین ایک مرتبہ اور بھی اندیشہ ہوا یعنی بتاریخ ۱۰ ستمبر خبر آئی خان بہادر خان کی سپاہ نے آکر مقام ہلدوانی لے لیا صداقت اس خبر کی اس سے اور زیادہ ہوئی کہ چند عہدہ داران ہندوستانی و دیگر مفرورین مقام مذکور سے یہان وارد ہوے باستماع اس حال دوسو اسی سپاہ گورکھہ اور ستر سپاہ نو بھرتی اور باقی ماندہ سواران ہشتم رسالۂ غیر آئین مع ایک دستہ فوج ملیشیا کو حکم کوچ کا ہوا اور وہ سب روانہ ہوگئے ۔

بروقت زیر کوہ پہونچنے اس فوج کے علامات دست برد مفسدین نمودار ہوئین یعنی مفسدین نے ایک گانون جلا دیا تھا اور ڈاک بنگلہ واقع کاٹھگودام کو بھی آگ دیدی تھی اور قریب یکصد و پنجاہ پالکی اور ڈولی کو اور دیگر اسباب کو ضائع کر دیا تھا جبکہ یہ فوج آگے بڑھی تو اُسنے بھی اطلاع دی کہ مقام ہلدوانی دشمنون کے قبضے مین ہو اور وہ مستعد پیکار ہین اس فوج مین اب طیاری حملہ کرنے کی ہوئی اور ہماری یہ جزدی فوج بائین شائستہ وطریق بالسّتہ قدم زن پیشتر کی ہوئی سامنے تو سواری رکھی گئی اور سکرمشہ یعنی سپاہ منتشر دونون جانب بگلون مین دیکھتے ہوے جاتے تھے اور فوج وسطے بہ آئین قوائد راستہ پر قدم زن تھی بعد از قلیل عرصے کے ہلدوانی نظر پڑی اور اُسکے سامنے دشمن بھی صف بستہ کھڑے تھے پانچ یا چھ جھنڈے لہرا رہے تھے اُنکی تعداد شمار نفری اسوقت مین ناممکن تھی مگر از روے اخبارون کے اور اطلاع کے اور اُنکی شوکت اور شان کے معلوم ہوتا تھا کہ کم از پانصد و پنجاہ یا ششصد آدمی جنگی ہونگے ہماری فوج آہستہ آہستہ قدم زن تھی جب قریب دوسو گز کے فاصلے پر پہونچی تو سوارون کو حکم ہوا کہ سامنے سے راست وچپ ہوجاوین اور گانون کے گرد ہوکر دشمن کا عقب مارین اور سپاہ پیادہ اُنکے آگے سے حملہ آور ہوگی جسوقت دشمن نے یہ ترکیب دیکھی اُنمین بھی ایک حرکت پیدا ہوئی مگر فوج پیادہ نے فوراً حملہ کیا اور ایک صدا ایسی شور انگیز کی کہ حرامزادے تاب نہ لاکر متفرق ہوکر فراری ہوے اور اب تماشا ہوا کہ شجاعان گورکھہ نے قدم دو چند بڑھاکر حرامزادون کو لے لیا اور دس دس بارہ بارہ آدمیون کو ہر قدم پر مارنا شروع کیا چونکہ جنگل دونون جانب راستے کے نہایت گنجان تھا دشمن جھاڑیون مین بھاگ گئے مگر گورکھہ نے بھی بہ قاعدہ سکرمش منتشر ہوکر اُنکا تعاقب کیا اور جہان جو ملا وہین اُسکو خاک کے برابر کیا اور تعاقب کئی میل تک کرتے رہے ادھر سوارون نے بھی اصل جماعت مفسدین کا تعاقب کیا تھا اور اُنکو گھیر کر قیمہ کر ڈالا تھا قریب ۵ میل تک کاٹتا اور قتل کرتا جاری رہا حتی کہ کوئی آدمی دشمن کا نظر نہ پڑتا تھا کیونکہ جو بچ کر بھاگ گئے تھے وہ جنگل مین چلے گئے تھے اور جنگل ایسا گنجان تھا کہ اُسمین تعاقب غیر ممکن تھا اور

سیاہ

اس سے زیادہ مقام مادھو پور سے واقع ہی شب پیوستہ کو بگڑ گئے اور انھون نے اپنے افسرون کو قتل کیا اور شہر کو لوٹ لیا اور اب وہ اس مقام پر خزانہ لوٹنے کو آتے ہین و اصل یہ خبر غلط تھی کیونکہ جمعہ چہارم تمام فوج ہندوستانی مین بتر اور نیک وضع تھی اور اس خبر کی کچھ اصل نہ تھی مگر تاہم ایک اندیشہ اس سے پیدا ہوا میم لوگ اور لڑکے آدھے گھنٹے کے عرصے مین طیار ہوئے اور فرار مثال شملہ یہان بھی عام ہوگیا اور ایک ایک مکان مین بہت سے لوگ جمع کیے گئے گو گرمی روز بروز بہ شدت تھی دس میم صاحبان اور بارہ لڑکے ایک دو سیرسٹرک کے مکان مین جو بہ فاصلہ قریب ۱ میل کے چھاونی سے تھا جمع ہوگئے اور وقت شام ہمراہی اودر سب وہان سے روانہ ہوکر براہ گورداس پور بمقام امرتسر وارد ہوئے۔

ادھر تدابیر واسطے مقابلے مفسدین کے عمل مین آئین اور وہ یہ تھین۔

اکزیکیوٹو انجینر کا دفتر خانہ مقام مناسب واسطے مقابلے کے تصور ہوا اور دو کھنہ توپین جو صرف دیدار دتھین اور کار آمد تھیں کارخانجات سے لاکر بالاخانہ مقام مذکور پر چڑھائی گئین اور خندق گرد مکان کے کندہ ہوئی اور دروازے تختون سے پاٹ دیے گئے اور دیوار بالاخانہ پر لوہے کی چادرین کھڑی کی گئین کہ محافظین کی حفاظت کرین اور طور قلعداری کا عمل مین آیا اس مقام مین جا بجا گاردہاے مضبوط برقند ازان قائم کیے گئے ہر ایک شخص اپنا مکان چھوڑ کر شب کو دفتر مذکور مین مع اسلحہ آکر رہتا تھا یہ طریق قریب ایک عشرہ یا تین ہفتون کے جاری رہا بعد ازان چونکہ کوئی علامت فساد کی ان اضلاع مین نظر نہ آئی ہماری گرم جوشی اور شجاعت کم ہوگئی اور شب کو اٹھ کر ایک گھنٹہ گشت وغیرہ کرنا ہر ایک کو اب ایک جبر معلوم ہوا اس لیے ہم سب اپنے قدیم طریق پر چلنے لگے اور ہماری اوقات معین دوبارہ قائم ہوئی۔

امنیت مادھو پور کی ایک مرتبہ پھر باعث فساد سیالکوٹ کے تخلل پذیر ہوئی تھی مفسدین مذکورین نے یہ ارادہ کیا تھا کہ مقام مذکور مین آوین بلکہ اکثر لوگ اُنکے بہیر کے بازار مین آبھی پہونچے تھے مگر جکسن صاحب نے کہ ہز ہز نجاب تھے اُنکے تعاقب مین آکر اُنکو مار کر وہان سے نکالدیا۔

کوہ نینی تال

بعض شخصون نے یہ خیال کیا تھا کہ مثال فساد شملہ و منصوری اس کوہ پر کچھ فساد نہوگا کیونکہ زمانہ فساد مذکور کو بہت گذر گیا تھا مگر یہ خیال باطل ہوگیا اور یہان بھی باشندون کو اندیشۂ جان پیدا ہوا باعث اُسکا یہ تھا کہ ایک چٹھی ضروری کپتان رامزی صاحب کے پاس سے اس مضمون کی آئی کہ تین ہزار مفسدین بریلی جنکو خان بہادر خان نے آمادہ کیا تھا بجانب کوہ مذکور آتے تھے اور دریاے کچا کو کہ بہ فاصلہ ۲۰ میل دامن کوہ سے جاری ہی اور جسمین ترائی بھی واقع ہی عبور کر چکے تھے یہ خبر وحشت اثر سُنکر سب میم صاحبون کو روانہ کوہ المورا کیا یہ اندیشۂ فساد آخر ماہ اگست مین پیدا ہوا تھا مگر غلطی اس خبر کی جلد دریافت مین آگئی اور میم لوگ واپس یہان آکر بطور سابق جاگزین ہوئین۔

بماہ آیندہ یعنی ماہ ستمبر ایک اور خبر اس مضمون کی آئی جس سے لوگون کو پھر اندیشۂ جان پیدا ہوا کہ مولی خان مع تین ہزار سپاہ کے کنارۂ دریاے کچا پر آپہونچا ہی انسپیکٹر پچاس سپاہی گورکھہ بسرکردگی کپتان ملول صاحب اور لفٹنٹ جمین صاحب مع تمام سواران غیر آئین جو ہمراہ عہدہ داران بریلی آئے تھے بسرکردگی انسائن میجر صاحب بمقام لدھوانی جو براہ بریلی واقع ہی

اور سرگوشی کرتے تھے روز دوم یہ خوف کم ہو گیا خصوصًا دلیرانہ استقلال چند میم صاحبون کے سے جو اپنے مکانون سے کلب میں نہین گئی تھین صاحب کمانڈنٹ بمقام لندھور ہر ایک تدبیر واسطے حفاظت اور قائم رہنے انتظام کے عمل مین لائے ایک اجتماع ساکنان منصوری کا بمقام کلب ہوس قرار پایا بعضے متعجب ہو کر آپس مین سرگوشی کرتے تھے اور مابقی اس حال عجیب و غریب کو دیکھ کر قہقہہ مارتے تھے اور آپس مین تمسخر اور مذاق کرتے تھے فی الحقیقت یہ حال ایسا ہی عجیب و غریب تھا اندفاع اس خوف کا اسطرح پر ہوا کہ بعد نواخت چھ گھنٹے شام سپاہی مع بندوق گشت کرتے تھے اور اگر کوئی بعد اس وقت کے انکی حد مین چلا جاوے تو اس سے اول پوچھتے تھے کہ کہان جاتے ہو اور کون ہو اور اگر کسی سبب سے جواب دینے مین ذرا بھی توقف ہوا تو گولی سامنے موجود ہوتی تھی مین نے سنا ہی کہ ایک شخص گھوڑے پر سوار چلا جاتا تھا اور گشت والون کے سوال کے جواب دینے مین کچھ تعویق ہوئی وہ فورًا گولی سے قریب مرگ ہو گیا کوہ منصوری کی دوسری حد پر پادری میڈک صاحب کے مدرسہ کے لڑکون کو مسلح کیا تھا اور وہ شب کو گشت روند کرتے تھے اور نہایت خوشی سے ایک کھیل سمجھ کر تمام شب پھرتے رہتے تھے اسمین شک نہین کہ انکو اس گشت سے نہایت خوشی تھی مگر جنگ کا رات کا آرام جاتا رہا تھا انکو تو بہت ہی اچھا معلوم ہوتا ہوگا آخر کار جو نہایت خوفناک تھے وہ کوئی تین روز سختی اٹھا کر اپنے اپنے قدیم مکانون مین واپس چلے گئے۔

احتیاط اور تدابیر ہر طرح کی عمل مین آئی کہ اگر بازار والے کچھ فساد برپا کرین تو اسکے اندفاع کے واسطے کارآمد ہو گورہ سپاہی کنولیسنٹ ڈپو کے سب مسلح کیے گئے اور بازارین اور دیگر مقامات لندھور و منصوری مین واسطے پہرہ کے تقسیم ہوئے صاحب لوگ بھی بخوشی مستعد ہو کر ہر شب راستون مین گشت کرتے تھے ماسوائے اندیشۂ عید و بقرعید کے اور کسی روز کسی طرح کا اندیشہ سوء انتظامی کا منصوری اور لندھور مین نہوا اور وہ اندیشہ بھی خفیف اور بے اصل تھا۔

برہام پور

بتاریخ یکم۔ اگست گھاٹ سے ورود ہونے رجمنٹ شاہی کا ذریعہ اسلحہ گرفتن سپاہ سوار و پیادہ مقام ہذا کا نیک تصور کیا گیا سپاہ گورہ خشکی پر آکر مقیم ہوئی اور سپاہ ہندوستانی کو حکم پریٹ کا صادر ہوا اسی اثنا مین جہازہائے دخانی پر حکم گیا تھا کہ وہ بھی اپنے تئین مقابل میدان پریٹ کے لگا رکھین بعد از قلیل قواعد کے ایسی ترکیب ہوئی کہ سپاہ نزدیک دونون جانب سپاہ گورہ آگئی اور سوار مقابل مین تھے اس موقع پر حکم ہوا کہ ہتھیار رکھدو سپاہ و پیادہ نے فورًا تعمیل حکم کی اور سوارون نے بھی اطاعت کی مگر بعد از تامل جب اسلحہ پریٹ پر لے لیے تو سپاہ گورہ کو حکم ہوا اور ہتھیار جو انکی چھاؤنی مین اور بازارین ہون وہ بھی تلاش کر کے لے آوین ان دونون مقامون سے بھی بہت ہتھیار برآمد ہوئے بعض بعض بندوقون مین جو سپاہ سے لی گئی تھین گولیان بھری ہوئی تھین اور بعضے سوارون کے زین مین سے ماسوائے کارتوس وغیرہ معمولی کے اور کارتوس اور گولیان برآمد ہوئین۔

مادھو پور

بتاریخ ۱۸ مئی ہندوستانیون مین یہ خبر منتشر ہوئی کہ ہم رجمنٹ ہندوستانی بمقام نور پور جو ۲۰ میل کے فاصلے پر یا کچھ

اپنے بنگلے مین گئے اور وہان جاکر ایک دریچہ مین سے دیکھا کہ سب سپاہی بے آہستگی اپنی اپنی بندوقین بھر رہے ہین یہ دیکھکر صاحب موصوف نے اپنے نوکر کو جگایا اور مکان کے عقب سے راہ فرار لی دو گولیان اُسپر سر ہوئین مگر کوئی نہ لگی وہ وہان سے بجانب دریا روان ہوے اور غارون مین جاکر پوشیدہ ہو رہے یہان بھی چار گولیان اُنکے اور اُنکے خانسامان کے سر پر سے گئین مگر کوئی نہ لگی اندیشہ اور خوف اب عام ہوگیا اور تمام عیسائی اِس مقام کے مرد و زن و بچہ بجانب مکان راجہ صاحب بھاگے جاتے تھے فی الحقیقت یہ بڑے تعجب کا مقام ہو کہ اسقدر میم لوگ اور بچے کیونکر بھاگے ہین اور سپاہیون کا مذکور ہو کہ اُنھون نے ایک میم اور اُسکے بچون کی جان بچائی تھی اسطرح پر کہ اُنھون نے میم کو مع بچون کے ایک کوٹھی کی چھت پر بٹھا دیا تھا اور جبتک مفسدین بنگلہ بہ بنگلہ تلاش کرتے رہے اُنھون نے اُنکو اُسی مقام پر رکھا مگر جب دیکھا کہ وہ لوگ اب اور بنگلے کے لوٹنے مین مصروف ہین اُسوقت اُنکو وہان سے اُتار کر بمقام محفوظ پہونچا دیا اُسوقت ہین مفسدین کا کام سوائے لوٹنے اور ضائع کرنے اسباب کے اور کچھ نہ تھا تمام جو صاحب لوگ بھاگ گئے اُنکو مہاراجہ صاحب نے بروز دوم روانہ آگرہ کیا مگر وہ لوگ تھوڑی دور گئے تھے کہ ایک سوار نے جاکر خبر دی کہ دربار مین فساد ہوگیا یہ سُنکر جو سوار ہمراہی اُن صاحب لوگون کے تھے اُنھون نے کہا کہ ہم واپس جاوینگے اور اُنکو وہان تنہا چھوڑ کر چلے گئے اِس حالت غیر حفاظت مین وہ لوگ بجانب مُلک راجہ گئے اور راجہ صاحب نے از راہ مہربانی اپنے آدمی اُنکے ساتھ تا آگرہ کر دیے مگر یہ آدمی جو ہمراہ تھے سُنا ہو کہ ایسے بدذات اور گستاخ تھے کہ اُن سب صاحبون کو ہر وقت اندیشہ اپنے قتل ہونے کا دل مین آتا تھا اِسواسطے کہ وہ سوار بجانب اِنکے بنگاہ وحشت انگریز دیکھتے تھے اور زبان انگریزی کی نقل کر کے طعنہ و تشنیع کے کلمات زبان پر لاتے تھے مگر خوش نصیبی اُن صاحبون کی سے اُن سوارون کے دل مین ارادۂ فساد نہ آیا اور وہ سب اب آگرہ مین موجود اور زندہ ہین مقام رقت اور تاسف کا ہو اور ہمکو بڑا رنج ہوتا ہو جب ہم دیکھتے ہین کہ چند میم صاحبون کا جسم بروقت بھاگنے کے غارہاے پُرخار مین اور چلنے سے سنگ ریزون پر کٹ گیا تھا اور قیمہ ہوگیا تھا۔

افسران و میم صاحبان مفصلۃ الذیل جو متعلق بہ گوالیار کنٹنجنٹ کے تھے بسلامت آگرے اور ہوشنگ آباد مین پہونچے لفٹنٹ لیمارکند اور لفٹنٹ رائل اور لفٹنٹ میک دوکل اور کپتان کارٹر اور کپتان ہیریسن اور ڈاکٹر ولسن اور ڈاکٹر سلیفنٹ اور بی بی برلٹن مع بچہ اور بی بی ہرسن مع تین بچے اور بی بی لیمارکینڈ مع چار بچے اور بی بی ہین مع مس ہین اور دو سارجن سٹرک اور دو عورتین اور تین بچے جنکا نام مذکور نہین ہو۔

کوہ منصوری

بمجرد وصول ہونے خبر قتل موقوعۂ مقام میرٹھ و دہلی خوف ہر ایک ساکن کوہ ہذا کے دل مین پیدا ہوا۔

چھان اور ڈانڈے اور اور میم لوگ گھوڑون پر سوار بہ لباس خانگی اور سنگ ولایتی یعنی وہ سنگ جو ہمیشہ فلانل وغیرہ پہنا جاتا گرم مین رہتے تھے اور جانوران خوش آواز اور طوطے وغیرہ تمام بجانب کلب ہوس صبمین دو مکان تھے ایک تو کھانا کھانے کا اور ایک آرام کرنے کا روان تھے پچھلے مکان یعنی آرام گاہ مین میم لوگ جاکر جمع ہوئین اِسوقت ایک عجب عالم مکان مذکور مین تھا کہ کبھی کسی پہاڑی آدمی نے نہ دیکھا تھا اور پہاڑی اپنی اپنی میم لوگون کا جنکے وہ نوکر تھے اسباب ضروری لیے جاتے تھے

اور جرنیلی ڈاکٹر کرک صاحب اور پادری کوپلینڈ صاحب درمیان چھ اور آٹھ گھنٹہ صبح بروز دوشنبہ تاریخ چہم قتل ہوے ماسوائے انکے ساجن ٹولیشم اور ساجن فریب اور ساجن بایک اور ساجن کیلی اور ساجن کرونٹی اور پلشن خواز ہل اور کولنز اور میم پانگ صاحب اور میم بترو صاحب بھی مفسدین کے ہاتھون سے جان دے بیٹھے القصہ ۱۹ صاحبون کے قتل کی تو خبر آگئی اب بھی کچھ اور صاحب لوگون کا پتہ نہین ملتا۔

میم ہاکنس صاحب مع تین بچون کے اور چند دیگر مفرورین کے بتاریخ ۲۲ ۔ بعد از گوار اکرنے تکالیف اور سختی موسم کے وارد اس مقام آگرہ کے ہوئین۔

صاحبان مفصلۃ الذیل بعد ازین بہ سلامت بمقام آگرہ وارد ہوے مسماۃ سارا کرونٹی مع ایک بچے کے اور مری ہل اور مری مونکس مع دو بچون کے بی بی وب صاحب اور میم تولیشم صاحب مع پانچ بچون کے اور ببتہ صاحب اور مورس صاحب مع میم صاحبہ اور ساجن پائب صاحب مع میم صاحبہ۔

دوسرا بیان جو ذیل مین درج ہوتا ہی اس سے دیگر احوال باقی ماندہ فساد واضح ہوگا۔

بروز شنبہ گذشتہ یعنی ایک روز قبل از وقوع فساد کے چند بنگلون مین آگ لگی بہت سے صاحب لوگ اور ایک یا دو میم مقام واردات پر بدین ارادہ گئے کہ انکی مدد بجہ حفاظت اسباب وغیرہ کرین اور میم اسواسطے گئین کہ ان بنگلون کی میم اور بچون کو اپنے بنگلے مین لے آوین وہان جاکر دیکھا کہ سپاہی بدل برآمد کرنے اسباب مین مصروف ہین اور گھر جل رہا ہی کوئی امر ایسا نہ تھا جس سے ارادۂ فساد ظاہر ہو بلکہ انکی بدل مصروفیت سے کوئی شک جو نسبت وفاداری اور نمک حلالی انکے عائد ہوا تھا باقی نہ رکھا چند انمین جو حرامزادے تھے انکے طریق سے کچھ گستاخی پائی جاتی تھی بلکہ ایک نے انمین سے بآواز پست وخفیف یہ کہا تھا کہ آج تو آگ کا تماشا دیکھنے مین آیا کل کچھ اور تماشا دیکھنا پڑیگا یہ کلمہ مفسدانہ سننے مین آیا تھا مگر چونکہ یہ صفائی سے اور آواز بلند سے نہ کہا گیا تھا جس شخص نے یہ سنا تھا اسنے دو چار سے اسکا تذکرہ کیا مگر اپنی حفاظت کی طیاری درصورت فساد برپا ہونے کر رکھی تھی روز یکشنبہ تمام دن بخیریت گذرا اور کوئی علامت فساد کی ظاہر نہوئی تا ہنگام سر ہونے توپ شب کے جب یہ گل بجا اور سب فوج باہر ہوگئی اس وقت تک سب افسر اپنی سپاہ کی نمک حلالی پر اعتماد کلی رکھتے تھے فساد اول پریڈ پر شروع ہوا چند افسرون پر گولی چلی اور کچھ بھاگ گئے مگر مفسد اسپر بھی راضی نہوکر بجانب بنگلہ برگیڈیر صاحب کے گئے اور وہان جاکر اسکو بہ آواز گستاخانہ بلایا اور جب وہ باہر نہ آئے تو گولیان مارنی شروع کین وہ قدرت خدا سے بچ گئے کیونکہ جسوقت وہ کمرے سے باہر جاتے تھے ایک سپاہی نے انکا ہاتھ پکڑ لیا تھا مگر اس سے بچ کر وہ حاطے کے باہر بھاگ گئے اور غارون مین جو متصل تھے چلے گئے مفسدین نے جب برگیڈیر امزی صاحب کو نہ پایا تو انکا اسباب سب لوٹ لیا اور انکے بنگلے کو آگ لگادی ایک اور افسر کو اسکے گارد کے سپاہی نے دس بجے رات کو جگایا اور ان نو نفر سپاہیون مین سے جو اسکے حاطے مین تھے ایک سپاہی صاحب کے پاس گیا اور اسنے جاکر کہا خاوند بھاگو سب بگڑ گیا یہ سپاہی ابھی انکے پاس سے علحدہ ہوا تھا کہ سب سپاہی بھاگ کر صاحب کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ مکانات جلتے ہین اگر حکم دو تو ہم اپنی بندوقین بھرین مگر صاحب نے کہا کہ آگ کے منطفی کرنے کو بندوق کا بھرنا ایک امر بیوقوفی کا ہی یہ سنکر سپاہی واپس چلے گئے اور صاحب

اور مارٹین صاحب اور دیگر صاحبان متعلقہ محکمۂ تار برقی کپتان میڈ صاحب ۸ رجمنٹ شاہی انبس صاحب کی میم اور کرسٹیس صاحب کی میم اور ایک بچہ ہینسی صاحب کی میم اور ایک بچہ اور میڈ صاحب کی میم مع دو بچہ ہمری صاحب کی میم اور ایک بچہ اور فرس صاحب کی میم اور تین بچہ سرسن صاحب کی میم اور پراسن صاحب کی میم اور اُنکے نوا سے راستے مین ہمکو لفٹنٹ کلارک صاحب حاکم ثانی دوم رجمنٹ پیادہ اور ڈاکٹر کویک صاحب نمبر ۲ کمپنی توپخانہ جو بمشکل چھاونی سے بھاگے تھے آملے اُنکے بیان سے ہمکو نہایت اندیشہ قتل اُن صاحبون کا ہوا جنکا پتا ابتک نہین ملا۔

ہم سب بمقام چندا جو ۱۸ میل گوالیار سے ہی بوقت نو اخت نو بجے صبح کے پہونچے اور چار بجے شام تک قیام کرکے پھر روانہ دھول پور ہوے بروقت وارد ہونے بمقام ہنگونا ہمکو خبر ملی کہ بہت آدمی مسلح مقام مذکور مین موجود ہین اور اُنکا ارادہ مصمم ہی کہ ہمکو آگے نہ جانے دین ہوشیاری ہر طرح کی در صورت حملہ آور ہونے گروہ مذکور کے عمل مین آئی اور بعد از بہت توقف اور اندیشے کے ہم روانہ ہوے اور بخیریت مقام مذکور سے آگے بڑھے اور آگے جاکے سُنا کہ دریاے چمبل کے غارون مین مفسد توپ لیے بیٹھے ہین اور اُنکا ارادہ حملہ کرنے کا مصمم ہی سُنکر قریب مقام ہنگونی کے ہمنے تا صبح قیام کیا اور تمام شب فکر و تردد مین گذری صبحی ہم وہان سے بھی روانہ آیندہ ہوے تھوڑی دور گئے تھے اور یہان سے مقام کھنتیری ۱۴ میل تھا کہ جو سپاہ ہمارے ساتھ تھی اُسنے واپس جانے کا ارادہ کیا اور کہا کہ شہر گوالیار کو مفسدین نے حملہ کیا ہی اور مہاراجہ کا حکم آیا ہی کہ ہمارا وہان واپس جانا بہت ضرور ہی اور وہ واپس چلے گئے اور اُنکے عوض بہت سے ٹھاکر ہماری محافظت کو آئے اور ہمارے ساتھ تا بدریاے چمبل گئے یہان کچھ سپاہ رانا صاحب کی اور ہاتھی ہمارے واسطے منتظر تھے ہم نو اخت قریب دہ گھنٹے صبح بمقام دھولپور وارد ہوے اور بوقت غروب آفتاب وہان سے بجانب آگرہ روانہ ہوے میم صاحبون کی اور بچون کی سواری مین گاڈی ہندوستانی تھین اور صاحب لوگ ہاتھیون پر سوار اور سپاہ رانا محافظ اور ہمراہ تھی شب کو راستے مین دو تین مرتبہ اندیشہ ہوا تھا مگر آخر کار قریب نو اخت دس بجے صبح کے ہمنے سفر طے کیا اور بہ چھاونی آگرہ پہونچے یہان پہونچکر ہم نہایت شکر گزار ہوے کہ بعد از ایسے واقعون کے ہم صحیح و سلامت پھر مقام حفظ و امن مین فائز ہوے۔

روز جمعہ وقت صبح میم صاحبان مندرجۂ ذیل گوالیار سے وارد آگرہ ہوئین اُنکو راستے مین بہت تکلیف اور دقت ہوئی اور لوگ اُنکے ساتھ بدزبانی و بے آبروئی پیش آئے اِس گروہ مین کیمبل صاحب کی میم اور ایکس صاحب کی میم اور بروکر صاحب کی میم اور کرک صاحب کی میم اور بلنگ صاحب کی میم اور کولبند صاحب کی میم اور چند عورات و بچہ ہاے ولایتی یعنی یورپین بھی اُنکے ساتھ تھے اور ڈاکٹر کویک صاحب کی میم دریاے چمبل کی ریگ مین نکان اور صدمۂ موسم سے جان بحق ہوئین اِس گروہ کے بیان سے واضح ہوتا ہی کہ مفسدین نے صاحبان مفصلۂ ذیل کو قتل کیا۔

میجر بلیک صاحب جو خبر فساد کی سُنکر میدان پریڈ پر گئے تھے اُنکو اُنکے اپنے سپاہیون نے زخمی شدید کیا اور میجر شرف صاحب بھی اُسی موقع پر بہ ضرب گولی ہلاک ہوے کپتان سٹوارٹ صاحب تو اُسوقت زخمی ہوے تھے مگر دوسرے روز مفسدین فوج پیدل نے اُنکو قتل کیا اور کپتان اکنس صاحب مع دو بچون کے اور میم سٹوارٹ صاحب کی مع ایک بچے کے بمقام چھاونی رسالہ بوقت نو اخت ایک گھنٹہ شب مفسدین سپاہ پیادہ کے ہاتھ سے مقتول ہوے اور لفٹنٹ بروکر صاحب

ہند و قین سب طرف چھاونی کے اور شمال و مغرب کے جانب اس مقام کے سرہونی شروع ہوئین گولیان اب نزدیک آنے لگین اور برگیڈیر صاحب اور اُنکے ہمراہی اصطبل کی پشت کی طرف واسطے حفاظت جان کے چلے گئے مگر جب اُنھون نے دیکھا کہ اب کچھ چارہ نہین ہوسکتا وہ پھر گارد کی طرف آئے اور ہمراہ حوالدار و چار سپاہی مذکورہ بالا کے دریا پار ہوگئے راستے مین اُنپر کوئی گولی نہ چلی اور نہ کسی نے اُنکو کسی طرح کی تکلیف دی۔

دس بجے کے وقت تمام پھر امن ہوگیا اور گھنٹے حسب دستور بجنے لگے۔

سواریون کی پل پر گذرنے کی اجازت نہ تھی اور جو گارد وہان متعین تھے وہ ڈراتے تھے کہ جو ہمارے نزدیک آویگا اُسکو ہم مار ڈالینگے اس گروہ کو میدان مین جاتے ہوے نہایت اندیشہ پیدا ہوا اور کبھی اُنکے دل مین آتا تھا کہ چھاونی مین جاوین اور کبھی یہ کہتے تھے کہ پھول باغ مین جانا بہتر ہی آخر کار صلاح یہ قرار پائی کہ پھول باغ ہی جانا مناسب ہی کبھی وہ صدر بازار کی جانب جاتے تھے تاکہ دریافت کرین وہان کیا ہوتا ہی کیونکہ اب بالکل امن معلوم ہوتا تھا اور کچھ شور و غل نہ تھا اب قریب بارہ بجے تھے جب وہ قریب دریا کے پہونچے اور دریا اُنسے چند قدم رہ گیا تھا کہ ایک بنگلے مین آگ لگی اور اُسکی روشنی سے تمام میدان گرد و نواح کا روشن ہوگیا اور تھوڑی گولیان بھی اُس جانب کو سر ہوئین یہ سُنتے ہی اُنھون نے چھاونی کی طرف پشت کی اور پھول باغ کا راستہ لیا اور قریب ایک بجے رات کے مقام مذکور مین پہونچے برگیڈیر صاحب اور شیٹ صاحب بھی اُسی وقت وہان پہونچے تھے اور مہاراجہ صاحب نے اُنکی نہایت خاطرداری کی تھی اور مہاراجہ صاحب نے اپنی فوج کو وہان مسلح طیار کر رکھا تھا آدھے گھنٹے کے بعد میم ہنیسی صاحب اور کرسٹی سن صاحب مع ہنیسی صاحب کے وہان پہونچے اور قریب تین بجے صبح کے پولیٹکل اجنٹ صاحب مع اپنی ہمشیرہ کے اور لفٹنٹ اسمیلی صاحب انجینر کے وہان پہونچے ہنیسی صاحب اور اُنکے ساتھ کی میم صاحبون کو راستے مین نہایت مشکلات پیش آئی تھین اور اُنکی حفاظت کے واسطے سپاہی گرانڈیل رجمنٹ کے ساتھ ہوگئے تھے۔

مہاراجہ صاحب کو ہر لحظہ خبر پہونچتی تھی کہ کیا چھاونی مین ہوتا ہی اسواسطے یہ تجویز قرار پائی کہ صبح کو سب صاحب آگرہ روانہ ہون کیونکہ مہاراجہ اُنکو مفسدین سے بچا نہ سکینگے کیونکہ یہ معلوم ہوگیا تھا کہ مہاراجہ کی فوج بھی شریک صلاح فساد ساتھ مفسدین کے تھی گو اُنکی فوج مرہٹہ شامل اور شریک نہ تھی مگر وہ تھوڑے تھے یعنی قریب نصف کے اور نصف فوج اور اقوام کی تھی جو شریک صلاح مفسدان تھے۔

دوسرے روز وقت صبح ہم سب صاحب مہاراجہ کی گاڑیون مین سوار ہوکر بجانب آگرہ روانہ ہوے جب ہم زرید ہنسی کی کوٹھی مین پہونچے تو دیکھا کہ وہان بھی کئی صاحب چھاونی سے بھاگ کر پناہ گیر ہوے تھے آدھ گھنٹہ وہان مکث کرکے پھر ہم وہان سے بھراہی سپاہ بودی گارد مہاراجہ صاحب روانہ ہوے۔

ہمارے گروہ مین صاحبان مفصلۂ ذیل تھے میجر منک فرسن صاحب پولیٹکل اجنٹ برگیڈیر وامری صاحب کمانیر فوج کنٹنجنٹ کپتان میڈ صاحب برگیڈیر میجر لفٹنٹ اسمیلی صاحب انجینر لفٹنٹ پرسن صاحب اجینٹ دوم رجمنٹ پیادہ کپتان مری صاحب ماتحت برگیڈیر یعنی حاکم ثانی چہارم پیدل شیٹ صاحب ڈاکٹر چہارم پیادہ ہنیسی صاحب گارن صاحب

اسواسطے ہمنے اپنے بچاؤ کے واسطے یہ سامان کیا تھا افسرون نے اُنکو سمجھا دیا اور مطمئن کر کے اُنکو چھاونی کے اندر روانہ کیا بعد ازین افسران مذکورین ہرگیڈیر صاحب کے پاس گئے اور اُنکو اِس حال کی اطلاع دی اور طمانیت کر دی کہ اب بالکل امن ہے اُسی وقت نو بجے کی توپ سر ہوئی گورنر یکشنبہ سے نو بجے کی توپ بباعث اِسکے سر نہین ہوا کرتی تھی کہ ایک توپ قبل از نماز شام بعوض اُسکے سر ہوا کرتی تھی اِس آواز توپ سے چند آدمیون نے آکر کہا کہ فساد چھاونی مین ہوگیا اور توپ اطلاع فساد کی سر ہوئی یہ سُنکر سب صاحبون نے ہتھیار باندھے اور ہرگیڈیر صاحب نے حکم دیا کہ اپنی اپنی چھاونی مین جاوین اور وہ سب بموجب حکم کے گئے افسرون کے نام ذیل مین درج ہوتے ہین یعنی میجر شیرف صاحب کپتان ہاکنس صاحب کپتان سٹوارٹ صاحب لفٹنٹ کلارک صاحب لفٹنٹ رائیوز صاحب اور ڈاکٹر میک کیلر صاحب جسوقت یہ سب صاحب بجانب چھاونی روانہ ہوے اُسی وقت آواز بندوقون کی داہنی طرف چھاونی سے گوش زد ہوئی بازارہاے چھاونی مین آدمی مسلح جمع ہوے اور جو سامنے اُنکے آتا تھا اُسکو وہ مارتے تھے چند بنگلون کو بھی آگ لگادی اور شور وغل اور تردد بکثرت پیدا ہوا جسوقت پہلی آواز بندوقون کی سر ہو چکی تھین چند سپاہی ۱۲ رجمنٹ کے نے ڈاکٹر میک کیلر صاحب سے کہا کہ چلو چھاونی مین چلکر میجر بلنگ صاحب کو دیکھو وہ زخمی پڑے ہین ڈاکٹر صاحب اُس طرف کو روانہ ہوے اور اُنکے ساتھ لفٹنٹ پیرسن صاحب اجیٹن رجمنٹ کے اور لفٹنٹ رائیوز صاحب متعلقہ ۱۲ رجمنٹ بھی گئے راستے مین کئی مرتبہ اُنپر گولیان سر ہوئین اور لفٹنٹ پیرسن صاحب کا گھوڑا گولی سے مارا گیا مگر تینون صاحب زندہ رہے اور وہان پہونچ کر دیکھا کہ میجر بلنگ صاحب کے سینے کے پار گولی ہوگئی تھی اور وہ زمین پر پڑے تھے اور اُنکا گھوڑا مرا ہوا اُنکے نزدیک پڑا تھا چند سپاہیون نے افسوس ظاہر کیا مگر اِسطرح سے کہ اُنکی باتون سے بناوٹ پائی جاتی تھی اِس عرصے مین چند سپاہیون نے ڈاکٹر صاحب کو کہا کہ تم یہان سے چلے جاؤ اور ڈاکٹر صاحب اور لفٹنٹ رائیوز صاحب دونون برہنہائی سپاہیان مذکور وہان سے روانہ ہوے راستے مین اکثر اُنپر گولیان پڑین اور کئی مرتبہ خطرات جان ہوا مگر سب سے بچکر وہ دریا پار ہوگئے اور بجانب آگرہ روانہ ہوے بندوقین وغیرہ قریب پون گھنٹے کے سر ہوتی رہین بعد ازان موقوف ہوئین اِس عرصہ مین میڈ صاحب اور مری صاحب مع عیال واطفال اور پانچ یا چھ نوکرون زن ومرد کے کئی سو گز کے فاصلے پر چھاونی سے اُس طرف دریا کے کھڑے تھے اور اِس فکر مین تھے کہ کیا کیا جاوے کپتان مری صاحب بھی اپنا بنگلہ ہنگام آتش زدگی خالی کر کے مع عیال واطفال میڈ صاحب کے بنگلے مین سونے کو جاتے تھے اور میڈ صاحب خبر فساد کی سُنکر ہرگیڈیر صاحب کے پاس جانے کو تھے کہ آوازہاے بنادیق اُنکے گوش زد ہوئین ان صاحبون نے جب دیکھا کہ جس مکان مین وہ سونے کو ہین اُسکے گرد وپیش بہت سپاہی پہرہ وغیرہ پر ہین اُنھون نے چاہا کہ اگر ممکن ہو تو میم صاحبون اور بچون کو باہر مکان مذکور کے پہونچا دین اور اِس ارادے سے اُنکو پچھلے گاردے کے مکان مین لے گئے جسکے حوالدار اور سپاہیون نے اقرار اُنکی حفاظت جان کا کیا بعد ازین کپتان مری صاحب اور کپتان میڈ صاحب ہرگیڈیر صاحب کے پاس گئے اور اُنکو اپنے اصطبل کے روبرو کھڑا ہوا پایا صاحب ممدوح نے اُن دونون صاحبون سے کہا کہ اب چھاونی مین جانا بیفائدہ ہے کیونکہ سپاہی راستے مین موجود ہین اور کسی کو سلامت جانے نہین دیتے اور اب کچھ نہین ہو سکتا اِس عرصے مین

گوالیار

بتاریخ ۲۷- ماہ مئی علامات فساد ہماری فوج کنٹنجنٹ سے ظاہر ہوے پولیٹیکل اجنٹ صاحب اور برگیڈیر کمانڈنگ صاحب کو اطلاع ہوئی کہ مفسد انکی جان کے درپے ہین دوسرے روز قریب تین بجے دن کے ایک لیس دفعہ وار رسالۂ اول برگیڈیر میجر صاحب کے پاس آیا بعد اُسنے آکر اطلاع دی کہ آج شب کو قریب گیارہ بجے کے فوج فساد برپا کریگی اور اپنے افسرون کو مار کر بطرف دہلی روانہ ہوگی اور اُسنے بیان کیا کہ چہار م پیدل اور دو باٹری توپخانہ اور تھوڑے سے سوار اس سرکشی مین شامل ہوگئے ہین کپتان ہاکنس صاحب کمانیر توپخانہ کو اسکی اطلاع دی گئی مگر اُنکو یقین نہ آیا کہ اُنکے سپاہی شامل ہوے ہون اور صاحب موصوف نے اپنے ہندوستانی افسرون کو بلوایا برگیڈیر صاحب اور میجر بلنگ صاحب نے جو ماتحت برگیڈیر صاحب کے حکم فرماتھے اظہار اُس آدمی کے سماعت فرمائے اِسی اثنا مین ایک اور سوار نے آکر کہا کہ مجھے کچھ برگیڈیر صاحب سے عرض کرنا ہی اُسکے اظہار بھی موافق بیان دفعہ دار کے تھے بلکہ اُسنے یہ بھی کہا کہ برگیڈیر صاحب کا داروغہ جو اب سوارون مین نوکر ہی وہی برگیڈیر صاحب کے مارنے کو مستعد ہوا ہی اور تجویز یہ ہوئی ہی کہ سوار چھاونی سے باہر بر سر سڑک متعین ہونگے تاکہ جو کوئی افسر فرار ہوگا اُسکو راستے مین گرفتار کرکے قتل کرینگے بعد از مشورے کے یہ صلاح قرار پائی کہ میم صاحبون اور لڑکون کو مع عورات ولایتی فوراً چھاونی سے کوٹھی رزیڈنسی مین پہنچا دین اور ایسا ہی ہوا اور یہ بھی تجویز ہوئی کہ سب افسر بوقت معمولی مس کوٹ مین جاکر کھانا کھاکر اپنی اپنی چھاونی مین جاکر شب باش ہون تمام افسر تو اپنی اپنی رجمنٹ مین اور برگیڈیر صاحب مع اپنے رفقا کے توپخانے مین رہین اور ایسا ہی عمل مین آیا اِس سبب سے شب کو کچھ فساد نہوا مگر یہ ثابت ہوگیا کہ ارادۂ فساد ہوا تھا اور کسی وجہ سے ظہور مین نہ آیا۔

بتاریخ ۳۰- تمام اندیشۂ فساد بظاہر رفع ہوگیا اور میم صاحبان بھی اپنے اپنے مکانون مین واپس آگئین۔

بتاریخ ۷- جون بوقت طلوع آفتاب سب سپاہ کی پریٹ ہوئی اور اُنھون نے سُنا کہ ہم سب راضی ہین جہان چاہو دہلی یا کسی اور جگہ بمقابلۂ مفسدان ہمکو بھیجدو بتاریخ ۱۴- نماز گرجا گھر مین ہوئی بوقت نو اخت ایک گھنٹہ بعد دوپہر ایک بنگلہ جو وسط چھاونی مین واقع تھا اسمین آگ لگی اور تھوڑی دیر کے بعد مس کوٹ گھر مین سے جو قریب اسّی یا نوے گز کے فاصلے پر اس بنگلہ آتش دیدہ سے تھا آگ نمودار ہوئی اور دونون جلکر بالکل خاکستر ہوگئے اور بنگلہ مس پاتھ بھی جلکر خاک ہوگیا اور بڑی مشکل سے کپتان سٹوارٹ صاحب کا بنگلہ بچ گیا بظاہر معلوم ہوا کہ آگ کسی نے لگائی تھی اتفاقی نہ تھی۔

اب علامات فساد برملا ہونے لگے اور چند افسرون نے چاہا کہ اپنے عیال و اطفال کو کسی اور مقام پر روانہ کرین مگر خیال اِس امر کا کہ سپاہ پر اُنکی بے اعتباری ظاہر نہو ورنہ فساد برملا ہوجاویگا یہ ظن غالب تھا اور اِسی گمان سے وہ بھی جنھون نے ارادہ کیا تھا اِس امر سے باز آئے چند ساعت قبل از نو بجے شب کے یہ خبر چھاونی سے آئی کہ توپخانہ بگڑ گیا اور اُنھون نے توپین بھر لی ہین۔

افسران توپخانہ یعنی کپتان ہاکنس صاحب اور کپتان سٹوارٹ صاحب یہ خبر سُنکر چھاونی مین گئے اور دیکھا کہ اُنکے آدمی مصروف ہین اور طیاری کر رہے ہین بروقت استفسار سپاہ نے بیان کیا کہ ہمکو یہ خبر آئی تھی کہ ہمپر حملہ ہونے والا ہی

تین عہدہ دار انمین ایک ملکی تھا اور دو غیر متعہد تھے اور پانچ عورتین اور چھ لڑکے بوقت نصف شب کارخانے مین پہونچائے گئے ایک گھنٹے کے بعد لفٹنٹ بمبرٹن صاحب اور لفٹنٹ جیفری صاحب مع ایک کنڈکٹر اور چار عہدہ داران غیر متعہد کے صحیح وسالم آکر انکے شامل ہوے بلکہ تمام انگریز متعلقہ فوج مذکور محفوظ اور امن مین تھے بوقت صبح ایک جماعت مضبوط کو حکم ہوا کہ بسرکردگی کپتان میک لیکن صاحب جاکر چھاونی پر اپنا قبضہ کرکے اسباب سرکاری اپنے اختیار مین کرلین وہان پہونچ کر دریافت ہوا کہ سب سپاہی شب کو ایک گروہ باندھکر چلے گئے اور صرف دو عہدہ دار ہندوستانی اور قریب چالیس سپاہی کے چھاونی مین موجود تھے سپاہیان موجودہ کی زبانی معلوم ہوا کہ سپاہی بخوف اسکے بھاگ گئے کہ شاید سپاہ کارخانجات جمنوں نے تین توپین چھوڑی طیار کی تھین اور جنکے پاس گولہ ہاے گراپ وکانسٹر موجود تھے اُنپر حملہ آور ہون۔

جو گیرسن یعنی فوج قلعہ کارخانے مین تھا اُنمین قریب سو نفر کے لشکری اور غیر متعہد آدمی تھے اور پچاس عورات اور تینتالیس لڑکے بچے بعد از حفاظت کامل کرنے گیرسن کے گروہ سپاہ بطور تیرول دیہات گردونواح مین بھیجے گئے تاکہ رفع بدنظمی ہو جو گوجر اور بنجارون نے غارتگری اسباب واتلاف جان شروع کی تھی اور نیز گوجر وغیرہ نے دزدی بتعدی اور قتل اور آتش زنی پر کمر باندھی تھی اس گروہ تیرول نے بڑا کام بچ دوبارہ قائم کرنے انتظام کے اور تسلی دینے باشندون کے کیا اور قریب پندرہ یا بیس میل تک بہ ایام بلوہ آیندہ امن وامان رہا گو چند خفیف وارداتین بھی ہوئی تھین مگر کوئی صورت بلوے کی نمودار نہوئی۔

بتاریخ ۱۱ جون ایک جماعت ملکی اور غیر متعہد باشندگان بجنور نے روڑکی مین آکر پناہ لی اُنکو فوراً آرام وآسایش ہر طور کی دی گئی۔

بتاریخ ۱۲ جون روز شنبہ امنیت مقام ہذا مین کچھ تخلل بباعث اسکے واقع ہوا تھا کہ ضرورت ہتھیار چھین لینے اُس گروہ سواران کی ہوئی تھی جو جماعت بجنور کے ساتھ آئی تھی کیونکہ مشہور یہ ہوا تھا کہ سواران مذکور ہردوار جانے سے انکار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ کچھ تنخواہ پیشگی دو تو جاوین اور چونکہ ایسے امر مین ہوشیاری تمام عمل کرنا ضرور تھا اسواسطے ایک جماعت انگریزون کی مع ایک ضرب توپ اُنکے مقام گاہ مین گئی اور اُنکو گرفتار کرلیا۔

اُسی شب کو ایک جماعت بمقام ہردوار روانہ ہوئی کہ سب کمیدکر سیتون صاحب اور اُنکی میم اور کورپورل بروس صاحب کو جو رجیمنٹ سے بچکر بھاگے تھے اور یہی صرف بچے تھے اور اب نجیب آباد سے آتے تھے لاوین اور دوسرے روز صاحبان مذکورین کو لے آئے۔

کارخانے مین اب کام شروع ہوا اور گولہ وسیسہ اور توپین ڈھلنے لگین تین تین پنی التواپ اور ایک غبارہ ڈھل کر طیار ہوا چار لنبی لوہے کی ۱۸ اپنی جو کارخانے مین واسطے دوبارہ ڈھلنے کے بھیجی گئی تھین اب اُنکو پھر پر چڑھایا اور ایک اُنمین کی دیوار پر چڑھائی گئی تاکہ دروازہ کا ان کی حفاظت رہے اور تین باقی ماندہ اُس دمدمہ پر جو باہر واسطے حفاظت جانب شرقی مکان مذکور کے طیار ہوا تھا چڑھائی گئین اس ہیئت جنگی نے اُن تمام آدمیون کے جو نزدیک اس مقام کے آکر اسکی طیاری دیکھتے تھے ارادہ بلوہ پردازی کو دل ہی دل مین روک رکھا۔

پچھلی شرط البتہ ناگوار تھی مگر لاشاہی صاحب نے صلاح دی کہ اگر شرائط مذکورہ منظور نہ ہونگے تو نتیجہ متخیلہ کے مطابق نہ ہوگا آخر کار یہ صلاح قرار پائی کہ اپنا مقام اور اپنے اسلحہ صبح تک نہ دینے چاہیے اور میم صاحبان اور لڑکے شب کو جدا کیے گئے کہ شبانہ شب طیار کر کے صبح کو شملے سے فرار ہو جاویں اور تا صبح اکثر شجاعان شملہ غائب ہو گئے بلکہ اپنی اپنی پلٹن کو بھی چھوڑ کر اکثر افسر بھاگ گئے۔

بروز شنبہ قریب نو ساعت یا ۹ گھنٹہ صبح گارڈ گورکھے نے بسرکردگی میجر بیکٹ صاحب کوچ کر کے خزانہ پر اپنا گارد تعینات کیا اور وہاں سے جا کر کوٹھی بنگ کا قبضہ کر لیا خبر بالا میں تزاید اور مبالغہ ہوتے ہوتے ایسا اختلاف ہوا کہ تمام شملہ میں یہ خبر اسطور پر مشتہر ہوئی کہ گورکھے مکانات مذکورہ کا قبضہ کر لیا اور فرار پر قرار واد عالم ہوا۔

بروز یکشنبہ بخیر بن آمین کہ گارڈ گورکھے نے خزانہ کسولی لوٹ لیا اور کسولی اور دکشاہی دونوں مقام فساد ہوا اور سب مقیم مقامات مذکورہ مسلح ہوئے اور ڈاک شملہ راستے میں گرفتار ہو کر جلا دی گئی اس عرصے میں کپتان برگ صاحب کو کمانڈر انچیف صاحب بہادر نے باختیار کل یہاں بھیجا کہ جیسا مناسب ہو ویسا سپاہ گورکھے سے پیش آویں صاحب موصوف نے آکر حکم دیا کہ قصورات گذشتہ ہر ایک کے معاف ہونگے اگر وہ اب بھی انبالہ کو کوچ کر جاویں یہ شرط سپاہ نے منظور کی اور بتاریخ ۴ ۔ مقام مذکور سے کوچ کر کے سب باشندگان شملہ کو اطمینان دیا۔

جن گورکھیوں نے خزانہ کسولی لوٹا تھا انکو اُن ہی کے ہموطن اور ہموطن نے جو چھاونی جنوگ یعنی چھاونی شملہ میں تھے گرفتار کیا اور بطور قیدیان اپنی چھاونی میں لائے سب روپیہ مغروبہ انسے واپس لیکر داخل خزانہ سرکار کیا۔

روڑکی

بتاریخ ۱۲ ۔ ماہ مئی خبر آئی کہ میرٹھ میں فساد ہوا اور مقام میرٹھ سے درخواست اس مضمون کی آئی کہ چھ کمپنی سپر مانیر کی بجملہ آٹھ کمپنی موجودہ روڑکی برائے کار ضروری مقام مذکور میں روانہ کریں اور یہ کمپنیاں اُسی روز براہ تری کشتیوں پر روانہ ہوئیں بتاریخ ۱۳ ۔ وقت شب بارک چھاونی گورہ واقع احاطۂ مدرسہ میں آگ لگی اور ایسا معلوم ہوا کہ جیسے کسی نے لگائی ہو یہ شبہ نسبت کمپنی سپر مانیر کے حائد ہوا اور اُنکے اور اطوار شنیدہ سے تدابیر حفاظت مقام مذکور کی ضروری متصور ہوئی باشندگان مقام مذکور پیٹرول بنے اور کارخانجات کو ایسا درست کیا کہ وقت ضرورت تمام آدمی اسمیں آکر جمع ہو سکیں۔

کمپنیان سپر مانیر نے جو قریب تین سو نفر کے تھیں بتاریخ ۱۸ و ۱۹ وقت شب فساد شروع کیا مگر ایک قطرۂ خون بھی اس فساد میں زمین پر نہ گرا ایک کمپنی کو حکم واسطے شامل ہونے کالم کمانڈر انچیف کے ہوا تھا اور وہ روانہ ہو کر نصف راہ سہارنپور تک پہونچی تھی کہ انکو خبر فساد میرٹھ کی پہونچی جسمیں کپتان فریزر صاحب مارے گئے تھے یہ خبر سنکر اُنھوں نے آگے جانے سے انکار کیا اور اپنے افسروں کو ساتھ لیکر واپس اپنی چھاونی روڑکی میں آئے اور اس اثنا میں اپنے افسروں کی عزت اور توقیر میں کچھ فرق نہ کیا جب وہ واپس آئے تو معلوم ہوا کہ لفٹنٹ ڈرامنڈ صاحب اور لفٹنٹ بگہام صاحب اور لفٹنٹ فلفورڈ صاحب افسران ہندوستانی چھاونی سے بچا کر مدرسہ میں پہونچا آئے تھے اور اُنکے شریک ایک جماعت پرانے سپاہیوں کی بھی تھی جنھوں نے ایک گروہ قلیل کا جو انھیں سپاہیوں میں سے تھا اور جنھوں نے ارادہ قتل انگریزان کیا تھا اور اس امر کی سب کو صلاح دیتے تھے بمقابلہ ہو کر فسخ ارادہ کروا دیا تھا۔

تشریف لائے اور باغیون کو پس پاکیا دونون مرتبہ یعنی ۲۵ - اپریل اور ۲۳ - ماہ مئی کو ایسا ہی ہوا ان خدمات نمایان کے
جلد وہین تمام ہر قندازان تھانۂ مذکور کو جو صرف ایک سو چھیانوے ۱۹۶ نفری تھے سرکار سے انعام مرحمت ہوا اور مسمی رنجیت سنگھ والد باجد
شیو سنگھ صاحب کو بباعث انکی خیر خواہی اور خدمات شائستہ کے تعلقہ کا پٹہ وغیرہ جسکی مالگزاری معہ ۱۰ روپیہ ہزار منظوری حکام عنایت ہوا
اور بہ مزید عنایت کرسی بھی روبرو حکام کے ملی اور جب تسلط سرکار اس ضلع مین ہوگیا تو شیو سنگھ کو اوپر تھانہ داری پورہ وہ
سرفراز کیا یہان بھی اُنسے اور باغیون سے جو زیر حکم بینی مادھو بخش کے تھے ایک لڑائی ہوئی اسمین بھی باغی اپنی مراد کو نہ پہونچے
فی الحقیقت جو اپنے آقا اور مالک کی خیر خواہی کرتا ہی اُسکو کبھی دنیا اور عقبیٰ مین ندامت اور پشیمانی نصیب نہین ہوتی اور گو چند روز
اُس عمل کے کرنے مین تکلیف بھی ہوتا ہم آیندہ ثمرۂ نیک اُسکو حاصل ہوتا ہی چنانچہ شیو سنگھ کو ہوا کہ بباعث اُسکی خدمات کے وہ
رفتہ رفتہ صوبہ دار اور افسر پولیس ہوگیا اور کل کام اُسکے ضلع کا اُسکے اعتبار پر چھوڑا گیا -

شملہ

بتاریخ ۱۴ - مئی کمنڈر انچیف صاحب مع رفقا کے اس مقام سے روانہ ہوے اور چونکہ کوئی سپاہ ولایتی یعنی گورہ
یہان موجود نہ تھی اسواسطے باشندگان مقام ہذا تدابیر واسطے اپنی حفاظت کے عمل مین لائے اور قریب ایک سو صاحب لوگ کے
جمع ہوکر ایک کمیٹی مقرر کی اُسمین حاکم اول جنرل بینی صاحب ہوے اس کمیٹی مین یہ تجویز ہوئی کہ کوٹھی بنگ بہت مناسب موقع پر ہی
اور یہ صلاح قرار پائی کہ اگر فساد ہوے تو سب صاحب لوگ وہان پر جمع ہوجاوین اور خبر کرنے کی تجویز یہ ہوئی کہ دو آواز توپ کی
ہونگی اور تمام گھنٹے جو گرجا گھر مین ہین وہ بجینگے بس اُنکی آواز سُنکر سب کو اطلاع فساد ہوجاویگی ہتھیار اور سامان جنگ سب کو
تقسیم ہوگیا اور پیر دل اور پہرہ جابجا مقرر ہوگئے -

بتاریخ ۱۵ - خبر آئی کہ فوج گورکھ حسب الحکم انبالہ جانے سے انکار کرتی ہی یعنی آمادۂ فساد ہی جنرل صاحب نے حکم دیا کہ آج جاڑے
سب سپاہ گورکھ کی گنتی ہوگی مگر بباعث چند در چند تین بجے ہی گنتی شروع ہوئی اب خبر آئی کہ سپاہ گورکھ نے فساد کردیا
اور خزانہ اور میگزین بھی قبضے مین کرلیا اسمین بآواز توپ اور گھنٹہ مذکورۂ بالا سب کو خبر بنگ گھر مین جمع ہونے کی ہوئی عجب
موقع تھا ایک سو کوٹھیون مین سے جو اس مقام مین ہین عورات اور بچے نکل نکل کر کوئی سوار اور کوئی پیادہ اور کوئی
کسی کی گود مین بھاگتے ہوے بنگ گھر کی جانب چلے آتے ہین بازار مین بھی اندیشہ پیدا ہوا اور کچھ انتظام صاحب لوگون مین نہ رہا
بعضے بعضے صاحب لوگ نہایت بدوضع معلوم ہوے ہنگام غروب آفتاب یہ خبر آئی کہ گورکھ نہایت درجہ بگڑ گئے
اور اُنکے افسر وہان گھر گئے اور ہر لحظہ گوش برآواز تھے کہ اب آواز شور و غل اور قتل کی گوش زد ہو مگر یہ فکر
اور اندیشہ کچھ کم ہوگیا جب قریب نو اخت دس بجے رات کے لاٹ ولیم ہی صاحب ٹیٹی کمشنر شملہ چھاونی گورکھ سے
یہ شرائط منجانب مفسدین لائے -

اول یہ کہ گارد گورکھ دوبارہ خزانہ پر مقرر کیا جاوے -

دوم یہ کہ دو مہینے کی تنخواہ اُنکو دیجاوے -

سوم یہ کہ جو ہتھیار اور سامان اُنکے میگزین مین سے نکال لیے گئے ہین وہ واپس اُنکو ملجاوین -

سرکاری نے آگے کوچ کیا اور بیس میل تک مفسدین کو مارتے ہوے گئے اور جاکر بشارت گنج پر قبضہ کر لیا مفسد اس جنگ آوری فوج گورہ سے ایسے بدحواس ہوکر بھاگے تھے کہ اکثر توپین اُنھون نے کنوون مین ڈال دین اور ہتھیار میدانون مین پھینک فراری ہوے اور پل مقام نبی کا بھی اُنسے توڑا نہ گیا القصہ تعاقب مفسدین مین ہماری فوج نزدیک لکھنؤ کے پہونچی قریب دو یا تین میل اِس جانب لکھنؤ کے دشمنون نے ایک نہایت مضبوط مورچال طیار کیا تھا وہان پچاس ضرب توپ اُنکی موجود تھین یہان پر خوب لڑائی ہوئی اور ہمارے سپاہیون نے داد شجاعت کی دی اور دشمنون پر ایسا ہنگامہ زد و ضرب گرم کیا کہ وہ تاب نہ لاکر بھاگ نکلے اور ہماری فوج کچھ تو عالم باغ مین رہی اور کچھ واسطے رہائی محصورین بیلی گارد کے آگے بڑھی اور جب وہ بیلی گارد مین پہونچے تو اسقدر خوشی محصورین کو ہوئی کہ گویا اُنکی زندگی دوبارہ ہوئی اور فی الحقیقت یہ امر ایسا ہی تھا کیونکہ اُسوقت مفسدین ایک سُرنگ طیار کرتے تھے اور وہ تھوڑی باقی رہ گئی تھی اگر اور ایک یا دو روز یہ فوج اُنکی رہائی کو نہ پہونچتی تو اُس سُرنگ سے سب بیلی گارد والے اُڑ جاتے مگر مشیت ایزدی اور ہی طرح پر تھی اور ابھی رہائی اُنکے مقدر مین نہ تھی کیونکہ مفسدین نے کیا نہ کیا کہ جب یہ فوج داخل بیلی گارد ہوئی اُنھون نے چارطرف سے مقام مذکور کو گھیر لیا اور پل جو درمیان لکھنؤ اور عالم باغ کے واقع تھا اُسکو توڑ ڈالا اِسی پل کے شکست ہونے سے آمد رسد اور خبر رستۂ عالم باغ کی مسدود ہوگئی۔

جسوقت سے کہ ہماری یہ فوج داخل رزیڈنسی ہوئی ہے اُسوقت سے ایک لمحہ بھی گولہ رانی موقوف نہین ہوئی ہمارا توپخانہ بھی شہر پر گولہ ڈالتا ہے اور قریب پانچ میل کے مکانات شہر صدمات گولہ سے صاف ہوگئے مگر چونکہ مفسدین کی کمک اب مقام دہلی سے آنے والی تھی کیونکہ مقام مذکور قبضۂ اولیاء دولت مین آگیا ہے اور وہان کے مفسد بھاگ کر یہان آنے والے ہین اگر یہ آگئے تو ہماری فوج کو بھی اور مدد درکار ہوگی فوج انگلستان سے چلی آتی ہے اور کچھ مقام کلکتے مین بھی وارد ہوچکی ہے اور کلکتے سے بھی بہ سواری گاڑی وڈاک گاڑی وبان گاڑی وڈولی غرض جو کچھ دستیاب ہوتا ہے اُسپر سوار کرکے روانہ ہوتی جاتی ہے اسی اثنا مین سرکولین کیمبل صاحب بھی مع صاحبان ہمراہی کلکتے سے روانہ ہوکر بمقام کانپور وارد ہوے اور چندے قیام پذیر ہوکر عبور دریاے گنگ کرکے روانۂ لکھنؤ ہوے اور جو جو کارہاے نمایان اُنسے سرزد ہوے وہ محتاج بیان کے نہین اور اِس مختصر مین اُسکی گنجایش بھی نہین اِسواسطے یہ مضمون اِسی قدر رہا آئندہ اگر موقع ہوا تو مفصل حال جنگ لکھنؤ کا درج صفحات کیا جاویگا۔

ایک دوست کے خط سے حال مرقومۂ ذیل جو بمقام اونام واقع ہوا تھا دریافت ہوا اور واسطے اطلاع مشتاقین تواریخ درج کیا جاتا ہے کہ ہنگام بلوے مین ایک صاحب شیو سنگھ نامے تھانہ دار ستھراوان ضلع اونام کے تھے بتاریخ ۲۵- ماہ اپریل ۱۸۵۸ء اور ۲۳- ماہ مئی سنہ مذکور باغیون نے جو قریب چار ہزار سوار اور پیادے کے تھے بسرکردگی امراؤ سنگھ اور گھبیر سنگھ اور درگا سنگھ اور اوجاگر سنگھ تھانہ مذکور کو محاصرہ کرکے دست زد و ضرب سپاہیان تھانہ پر دراز کیا اور صبح سے تا یکپاس روز ہنگامۂ جنگ و پیکار گرم رہا مگر باغیان مذکور کسی طرح غالب نہ آئے اِس عرصے مین جناب پترک کارنیگی صاحب جو اُسوقت مین ڈپٹی کمشنر ضلع بنی تھے اور جناب السریڈ الیٹ صاحب اسسٹنٹ کمشنر باستعانت تھانہ

ایک وقائع نگار احوال لکھنؤ کا سوائے اُسکے جو سابق مذکور ہو چکا ہی اسطرح پر بیان کرتا ہی کہ جب انگریزان محصورین نے یہ سُنا تھا کہ فوج عظیم واسطے رہائی اُنکے بسرکردگی جنرل ہیولوک صاحب آتی ہی تو اُنکو نہایت خوشی ہوئی تھی بلکہ جان تازہ قالب نیمجان مین آئی تھی مگر جب انتظار حد سے گذرا تو اور یاس زیادہ از سابق رونما ہوئی تھی اور سوائے صبر و شکر کے اور کچھ چارہ نظر نہ آتا تھا مگر اسپر بھی اُنھون نے شجاعت اور مردانگی کو نچھوڑا اور یہ ارادہ مصمم تھا کہ جہان تک ممکن ہو بیلی گارد کو بچائیے اور جب کسی صورت یہ امر امکان نہ رکھے تو جان عزیز کو جسقدر قیمت گران پر ہو سکے فروخت کیجیے القصہ اسی طرح اُنکو ایک مہینا گذرا اس عرصے مین جنرل ہیولوک صاحب کلکتے سے روانہ ہو کر اور راستے مین مفسدین کو سزا دیتے ہوے اور تین مرتبہ نانا کی فوج کو شکست فاش دیکر وارد کانپور ہوے اور وہان سے بتاریخ ۱۶ ماہ جولائی عبور دریاے گنگ کر کے ملک اودھ مین با فوج جرار داخل ہوے اور اُسی روز چلکر مفسدین کا مقابلہ بمقام اوناؤ کیا یہ مقام مفسدین نے خوب مضبوط کر رکھا تھا تمام مکانات شہر مین دو رویہ دیوارون مین بندوقون کی نال کے برابر سوراخ کر رکھے تھے اور اُنمین سے گولی مارتے تھے اور آپ مکان کے اندر زد فوج سرکاری سے امن مین تھے اور سوائے اسکے شہر مذکور پر از فوج مفسد تھا اور اُنکے پاس پندرہ ضرب توپ کی موجود تھین اور مقام مذکور ایسے موقع پر تھا کہ سوائے حملہ کے اور کسی طرح وہ قبضے مین نہ آتا اسی واسطے فوج سرکار کی ایک بار گی حملہ کر کے دشمن کی توپون پر جا گری اور دو تین مرتبہ وہان سنگین کی لڑائی ہوئی اسمین فوج طرفین خوب لڑی آخرکار تاب زد و ضرب فوج سرکاری کی نہ لاکر دشمن پسپا ہوئی اور شہر اوناؤ قبضۂ اولیاے دولت سرکار مین آگیا اس شہر کو فتح کر کے فوج سرکاری آگے بڑھی اور فتحپور چورا سی پر حملہ آور ہوے اسمین جسا سنگھ مفسد مقیم تھا اور شہر کے عقب مین توپخانۂ مفسد جمع تھا اول جو صاحب مقام مفسد مذکور مین پہونچا لفٹنٹ دینجر فیلڈ متعلقہ مندراس فیوزلیر تھا اُسکے بعد فوج بھی وہان جا پہونچی اور مقام مذکور پر قبضہ کر لیا ان دونون لڑائیون مین ہماری فوج کا بہت نقصان ہوا اور اس نقصان کے ہوئے مین ۸۸ سپاہی ہمارے خستہ اور کشتہ ہوے جنکا ہمکو نہایت افسوس ہی۔

کچھ عجب نہین ہی کیونکہ مفسد اچھے موقع پر قیام پذیر تھے اور تدابیر بھی اُنکی اچھی تھی اور ہم ہر طرح ہموقع مقامون سے لڑتے تھے اور جو تھا وہ ہمارا دشمن تھا مگر تاہم فتح ہماری رہی اور مفسد دونون مقامون سے فراری ہوے یہان سے بھی ہماری فوج نے اب عزم پیش قدمی کا کیا مگر وباے ہیضہ اس زور شور سے ہماری فوج مین پھیلی کہ سوائے مراجعت کے اور کچھ چارہ نہ تھا لہذا ہماری جنرل ہیولوک صاحب اپنی فوج فتحیاب کو واپس بمقام کانپور لے گئے۔

مفسد اس قابو کو غنیمت جانکر پھر تا بہ دریاے گنگ آکر قابض ہو گئے اور کنارۂ دریا پر مورچال ایسے موقع سے طیار کیے کہ جنکی زد دریا پر تھی اور جسکے سبب اُنکی دانست مین سد راہ فوج ظفر موج ہو گیا تھا مگر جب کانپور مین اور فوج سرکاری آئی تو جنرل ہیولوک صاحب نے پھر عزم عبور دریا کیا اور بتاریخ ۱۹ ستمبر مفسدین کی توپون کے روبرو ہو کر عبور کیا اور وہان سے دشمنون کو ہٹا دیا مفسد وہان سے ہٹ کر ایک مقام پر جمع ہوے اس مقام کا نام منگر وار تھا فوج سرکاری بھی اُنکے تعاقب مین وہان گئی اور بتاریخ ۲۱ اُنپر حملہ آور ہوئی چار گھنٹے میدان جنگ گرم رہا آخرکار مفسد شکست کھا کر و بفرار لاے اور پانچ توپ اسپی اور دو ضرب باٹری کی چھوڑ گئے یہ سب فوج ظفر موج کے قبضے مین آئین اور اُسی روز فوج

باتون کے ہمارے آدمیون کو مرمت توپ وغیرہ کی کرنی پڑی تھی اور کشتہ وخستہ حیوانات کو دفن کرنا ہوتا تھا اور رسد وسامان جنگ وغیرہ ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہونچانا پڑتا تھا اور سوائے اسکے اور اکثر امور کیا کرتے تھے جنکا بیان یہان محال ہے اور جنکے کرنے سے بڑی دقت ہوا کرتی ہے۔

جب ہم اول محصور ہوے تھے تو ہمکو کچھ خبر باہر کی معلوم نہوتی تھی اور ہمکو کچھ خبر اور برادران مصیبت زدہ کی پہونچ نہین سکتی تھی ہرچند کبھی کبھی جاسوس باہر سے واسطے ورغلانے ہمارے رفیقون کے آتے تھے اور ظاہر مین وہ کچھ کچھ خبرین بیان کرتے تھے مگر وہ کب قابل اعتبار کے تھین اور جو شخص ہمارے پاس سے باہر جاتا تھا وہ پھر واپس نہین آتا تھا مگر ۲۶ دن بعد ایک شخص انگدنامے واپس آیا اور بیان طراز ہوا کہ جنرل ہیولوک صاحب کا کمپو واسطے کمک کے آتا ہے اور پانچ یا چھ روز بعد یہان پہونچیگا یہ خبر سنکر ہمنے فوراً ایک قاصد روانہ کیا اور کمپوے مذکور کو کہلا بھیجا کہ جب تم نزدیک شہر کے آؤ گے اُسوقت دو برج آتشبازی کے اُڑانا تاکہ ہمکو تمھاری آمد کی خبر ہو اور ہم یہان سے تمھارے شامل ہونے کو اور مفسدین سے مقابلہ کرنے کو باہر آئین اس انتظار مین چھ دن گذرے مگر کوئی علامت اُنکی آمد کی ظاہر نہوئی بلکہ کئی روز بعد تک اُنکی کچھ خبر نہ آئی اور نہ کوئی برج نظر پڑا اس انتظار مین نہایت حیرانی وپریشانی ہوئی اور بعد ازین ہمنے بتاریخ ۲۹۔ ماہ اگست یعنی ۲۵ روز کے بعد سُنا کہ فوج آئی تھی مگر باعث نہ پہونچنے کمک کے واپس چلی گئی اور اس خبر کے بعد پھر ہمنے کچھ نہ سُنا کہ کیا ہوا جبتک دو روز قبل از وارد ہونے جنرل اوٹرام صاحب کے خبر آمد آمد فوج جنرل صاحب ممدوح کی گوش زد ومسامع افروز ہوئی اور جنرل صاحب خود بتاریخ ۲۵۔ ماہ ستمبر وارد ہوے۔

ایک اور خرابی وپریشانی جو عائد حال ہم لوگون کے تھی یہ تھی کہ نفری گولہ اندازون کی اسقدر کم ہوگئی تھی کہ گورہ ہاے ۳۲ رجمنٹ شاہی اور وہ صاحب لوگ جو خود درخواست دیکر شامل فوج ہوگئے تھے اُنکی امداد کرتے تھے مگر تاہم اُنکو جسطرف فوج مفسد کا زور ہوتا تھا اُسطرف اپنے مقامات قدیم چھوڑکر جانا پڑتا تھا اور وہان سے پھر جہان اور زور معلوم ہوتا تھا وہان اُنکو جانا پڑتا تھا کیونکہ جسقدر توپین تھین اُسقدر گولہ انداز نہ تھے حتی کہ نفری گولہ اندازون کی ۴۲ تھی اور اضراب التوا پ مع غبارہ وغیرہ تیس تھے اس سے خیال کرنا چاہیے کہ فی توپ ایک گولہ انداز بھی موجود نہ تھا پس کیونکر انتظام توپون کا بغیر جانے گولہ اندازان عارضی کے ایک مقام سے دوسرے مقام پر جہان ضرورت زیادہ معلوم ہوتی تھی ہوسکتا تھا۔

ہمارے ساتھ جو فوج ہندوستانی تھی اُسکی نمک حلالی اور وفاداری بیرون از تحریر وتقریر ہے کیونکہ باوجودیکہ اُنکو کھانا بھی اچھا نہین ملتا تھا اور مکان بھی اُنکے واسطے موافق نہ تھے اور اُنکے مقام پر خصوصاً ۱۳ رجمنٹ کے قیام گاہ پر دشمنون کی گولیان اس کثرت سے پڑتی تھین کہ اُنکے آدمی بہت ضائع ہوگئے تھے اور وہ مفسدین کے نزدیک اسقدر تھے کہ آپس مین گفتگو ہوا کرتی تھی اور مفسد ہر طور سے اُنکو فہمایش کرتے تھے اور دماغ سبز دکھاتے تھے مگر اُنھون نے ہماری رفاقت سے تن دہی نہ کی اور اگر وہ بھی ایسا ہی کرتے اور اُنکی دماغ سوزش مین آجاتے تو ہم ولایتی کہ تھوڑے سے تھے کبھی مفسدین سے جان بر نہوتے فقط

جو انھون نے بمقابلہ مورچہ ۱ اپنی توپ کے جہان میجر ایپ تھورپ صاحب حکمران تھے اڑائی اور بعد ازان نہایت جد وجہد وکد وکاوش سے مورچۂ مذکور پر حملہ کیا حتی کہ نزدیک دیوار کے آکر زینے لگا دیے اور اُنکے وسیلے سے مورچہ تک پہونچ بھی گئے یہان پر ہنگامہ زد و ضرب کا خوب گرم ہوا آخر مفسدین پس پا ہوے چند لحظہ کے بعد اُنھون نے ایک اور سُرنگ جو روبرو ے بریگیڈمس کوٹ گھر طیار کی تھی اُڑائی اور بعد ازان حملہ آور ہوے مگر شجاعت اور مردانگی رائفل والون کی نے ایسا زور دکھایا کہ مفسد یہان سے بھی گریزان ہوے اور ایسی بدحواسی سے فراری ہوے کہ زینہ وغیرہ سب چھوڑ کر بھاگ گئے اور ایک سردار اُنکا اس ہنگامے مین کام آیا یہ سردار بہت دیدار و اور جہان دیدہ تھا اُسکے قتل ہونے سے مفسد نہایت پریشان ہوے ماورا ے مقامات مذکورۂ بالا دشمنون نے اور چند مقامون پر اس روز حملہ کیا مگر کہین فتحیاب نہوے اور ہر جگہ شکست کھا کر دلفگار لائے اس روز دشمنون کا نہایت اتلاف جان ہوا کیونکہ اس روز وہ بہت زور شور سے آئے تھے اور بلکہ شب کو دیکھا کہ وہ بہت سی لاشین دریا کے پار بجانب چھاؤنی لیجاتے تھے یہ روز گویا آخر دن مفسدین کی زور آزمائی کا تھا اسواسطے اُنھون نے بھی جان توڑ توڑ کر ہنگامۂ جنگ گرم کیا تھا مگر روبرو ے ہمارے شجاعون کے کچھ پیش رفت نہوئی اور یہ چار ہنگامے جنگ کے پیکار کے ایسے سخت اور صعب تھے کہ اگر اُنمین سے ایک کا بھی بیان کیا جاوے تو ایک دفتر بن جاوے مگر ہمارے نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل خود خیال فرماوینگے کہ ایسے نازک وقت مین جب آدمی بھی کم ہون اور اُنمین فوج کے آدمی اور بھی کم ہون اور مقام ایسا ہو کہ سب طرف سے محصور اور دشمن بکثرت ہون اور ایسے نزدیک کہ بخوبی ہمکلام ہوسکین اور قواعد وغیرہ فن جنگ آوری سے خوب ماہر ہون تو ایسے وقت مین سواے تائید الٰہی اور ہوشیاری و مردانگی سپاہ محصور اور کیا تصور کیا جاوے ہمارے جزوی آدمی ہر وقت ہوشیار رہتے تھے کیونکہ دشمن کسی وقت مین گولہ اندازی سے غافل نہ تھے اور اگر سُرنگ کی شکست کے باب مین کوشش نہوتی تو ہم سب ابتک کبھی کے کام آگئے ہوتے اور مقام رزیڈنسی بھی قبضۂ مفسدین مین آگیا ہوتا مگر ہمنے ایسی کوشش سے شکست سُرنگ کی کی کہ اُنکی کئی سُرنگین اِدھر سے اُڑا دین بلکہ ایک سُرنگ کے اُڑانے مین تو اُنکے اسّی آدمی مرگئے اور دوسری کے اُڑنے سے قریب بیس سپاہی کے جان سے ہلاک ہوے القصہ ایسی ایسی ہوشیاری اور جان نثاری سے ہمنے مقام رزیڈنسی کو ہاتھ سے نجانے دیا اور جو کچھ ہمارے پاس تھا اور جو ہمارے ساتھ تھے اُنکی حفاظت مین جان و دل سے مشغول اور مصروف رہے۔

سواے معرکہ آرائیون کے ہمارے سب آدمیون کو اندیشۂ جنگ و حملہ دشمنان رہا کرتا تھا اور اس سبب سے وہ بہت تنگ تھے مفسد ہمیشہ شور و غل مچاتے تھے اور گولہ اندازی اور ایسی ایسی باتین کرتے تھے کہ جس سے ہم لوگون کو یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ مستعد بحملہ آوری ہین مگر آخر کو وہ اپنے مقامات سے حرکت نہ کرتے تھے اور ہم لوگون کو ناحق ہر وقت مستعد اور آمادہ رہنا پڑتا تھا کیونکہ ہمارے پاس اتنی فوج وافر نہ تھی کہ کچھ اُسمین سے ہوشیار اور نگران حرکات مفسدین رہتی اور باقی ماندہ کچھ آرام کر لیتی اسواسطے جتنی فوج تھی سب ہر وقت اور خصوصًا وقت شب کمربستہ رہا کرتی تھی اس مستعدی لاحاصل سے ہمارے سب آدمی بہت تنگ اور ماندے ہوگئے تھے اسی طرح اُنکو ستائیس روز یعنی قریب تین مہینے کے بسر کرنے پڑے بعد اس عرصے کے لڑسرجی اوٹرام صاحب تشریف لائے اور اُنکو اس مقام بیم و یاس سے رہائی بخشی ماورا ان سب

نواخت ۱۰ گھنٹہ قبل از دوپہر اُنھون نے ایک سرنگ اُڑائی جو قریب مورچال رزیڈنسی کے تھی اور یہ سمجھا کہ مقام مذکور اُڑ گیا مگر اُس سے کچھ ہمارا نقصان نہوا اور جب دھوان فرو ہو گیا تو اُنھون نے مقام مذکور پر حملہ کیا مگر ادھر سے اُنپر ایسی گولہ رانی اور آتشبازی ہوئی کہ عرصۂ قلیل کے بعد وہ پسپا ہوے اور اُنھون نے بڑی زک اُٹھائی اُسی عرصہ مین ایک اور دستے نے اِنس صاحب کے مورچال پر حملہ کیا وہان لفٹنٹ لوٹن صاحب متعلق ۱۳ رجمنٹ ہندوستانی سرگروہ تھے اور اُنکے ماتحت چند صاحب لوگ جو خود درخواست دیکر شامل فوج ہوے تھے اور کچھ گورہ ۳۲ رجمنٹ شاہی کے اور کچھ سپاہ ۱۳ رجمنٹ ہندوستانی کی تھی اُنھون نے ایسی داد شجاعت کی دی کہ صفحۂ روزگار پر اُنکا نام نقش ہو گیا اور مفسدین وہان سے بھی شکست فاش کھاکر و بفرار لائے اور اکثر اُنمین کے کشتہ و خستہ میدان جنگ مین خاک و خون مین غلطان پڑے تھے سوائے اِن حملون کے مفسدین نے اِس روز ہر ایک مقام رزیڈنسی پر حملہ کیا اور سب جگہ سے شکست کھاکر فراری ہوے یہ ہنگامہ حملہ آوری اُنکا تا ہنواخت دو گھنٹہ بعد دوپہر گرم رہا مگر جب اُنھون نے دیکھا کہ کہین پیش رفت نہین ہوتی ناچار اِس حرکت سے باز رہے مگر گولہ اندازی شبانہ روزی اُنکی جاری رہی اور تاریخ ۱۰ ماہ اگست کو مفسدین نے ایک اور سرنگ اُڑائی جس سے باہر کی دیوار ہمارے مورچے پر کے دھس کی اُڑکر اندر آرہی اور جب تاریکی فرو ہوئی تو ایک شق دیوار مذکور مین ایسا بڑا معلوم ہوا کہ جسمین سے اگر فوج آراستہ ہو تو ایک پوری رجمنٹ نکل آوے اور مفسدین کے کچھ سپاہی اُسمین سے اندر دیوار کے آتے نظر آئے مگر یہان سے ایسا اچھا اُنکا استقبال ہوا کہ وہ لوگ بہت جلد رو بفرار لائے اور جو لوگ اُنمین نہایت دلیر اور مستقل مزاج تھے وہ نہ بھاگے اور اُسی جگہ سب نے جان دی اِسی عرصے مین ایک دستہ مفسدین اُس مورچال پر جو جانب کانپور واقع ہی حملہ آور ہوے اور اُسکے خندق تک پہونچ کر کچھ عرصے تک وہان مقیم رہے آخرکار سپاہ رزیڈنسی نے اُنکو وہان سے نکالدیا ایک اور دستے نے کپتان اندرسن صاحب کے مورچال پر حملہ کیا اور زینہ ہاے جو بین آنکر دیوار پر لگا دین مگر یہان جو فوج متعینہ تھی اُنھون نے ایسی جوانمردی کی کہ مفسدین جگہ نہ پکڑ سکے اور آخرکار زینہ وغیرہ چھوڑ کر فرار ہو گئے اور اپنے اپنے مورچال پر جاکر حسب دستور گولہ اندازی شروع کی اِس ہنگامے مین جتنے افسر اُنکے ساتھ آئے تھے سب کام آئے صرف سپاہ فراری ہو گئی بتاریخ ۱۸ ماہ اگست دشمنون نے ایک اور سرنگ جو برابر مورچال سکھان کندہ کی تھی اُڑائی اُسکے صدمے سے ہمارا نہایت نقصان اور اتلاف جان ہوا کپتان اُور صاحب جو فوج سرکاری کے ملازم نہ تھے اور لفٹنٹ مچیم صاحب اور لفٹنٹ سویٹ صاحب جنکے زیر حکم ایک گروہ باجہ نوازون کا تھا اُس سرنگ سے اُڑ گئے مگر قدرت خدا اور حفاظت حافظ حقیقی سے جب زمین پر گرے تو سوائے صدمے اُڑنے اور گرنے کے اور کسی طرح کا آسیب اُنکو نہین پہونچا مگر اِنکے سے خوش نصیب اور محصورین بیلی گارد یعنی رزیڈنسی نہ تھے کیونکہ گیارہ آدمی اِس سرنگ کی گرد کے نیچے دب گئے اور بباعث شدت اور کثرت گولہ اندازی مفسدین کے اُنکا نکالنا دشوار تھا اِسواسطے وہ سب وہین دفن ہو گئے اِس سرنگ سے ایک دیوار شق ہو گئی اور اِسمین سے مفسدین نے حملہ کرکے چاہا کہ اندر بیلی گارد آجاوین مگر دلاور ان سرکاری نے اُنکا مقابلہ کیا اور ایسی داد مردانگی کی دی کہ دشمن پسپا ہو کر و بفرار لائے مگر چند مفسد شق دیوار کی پناہ مین بیٹھے رہے اور اُنکو بوقت شام گورہ ہاے متعلقہ ۳۲ و ۸۴ رجمنٹ شاہی نے سنگینون سے مار کر بھگا دیا بتاریخ ۵ ماہ ستمبر مفسدین نے ایک اور حملہ باشدو مد بسیار کیا یعنی ایک اور سرنگ

تبسم کنان جواب دیا کہ ایسے مکان خرد مین یقین جانو کہ اور گولہ اب آکر نہ گریگا مگر حکم خدا کا اور طرح پر جاری ہونے والا تھا اور بروز دوم اُسی مقام پر ایک اور گولہ آکر پھٹا اور ایک ٹکڑا اُسکا صاحب موصوف کے ایسا لگا کہ جسنے زخم کاری پہونچایا اور صاحب اُس سے جان برنہوے اُسی موقع پر کپتان ولسن صاحب ڈپٹی اسسٹنٹ اجیٹن جنرل صاحب کو بھی گولۂ مذکور سے صدمہ پہونچا تھا۔

مسٹر ہنری لارنس صاحب کی مرگ کا صدمہ ایسا تھا کہ ہر ایک مقیم رزیڈنسی کے دل سے کئی روز تک نہ بھولا اور جب کچھ اُسکا رنج دور ہوا تو ایک اور رنج نے اُنکے دل پر غلبہ کیا یعنی میجر بنگ صاحب جو بجاے لارنس صاحب کے کام کرتے تھے وہ بھی غلولہ تفنگ سے بتاریخ ۲۱ - جولائی اسطرح پر کام آئے کہ وہ ایک مقام رزیڈنسی مین کھڑے دیکھ رہے تھے کہ اُنکے سر مین گولی لگی اور فوراً اُنھون نے جان بحق تسلیم کی۔

جب محاصرہ اور گولہ اندازی مقام رزیڈنسی مین شروع ہوئی اُسوقت تک صرف وہ مورچال رزیڈنسی مین طیار تھی اور باقی مقامات حفاظت کے ناتمام تھے بلکہ وہ عمارات جو قریب رزیڈنسی کے تھے اور جسمین مفسدین بحفاظت بیٹھکر غلولہ اندازی کرتے تھے وہ بھی صاف اور منہدم نہین ہوے تھے حق تو یہ ہی کہ ہمارا اتلاف جان جو رزیڈنسی مین ہوا وہ اول تفنگچیون کی گولیون سے ہوا جو مساجد اور دیگر مکانات متصلہ رزیڈنسی مین سے غلولہ اندازی کرتے تھے اور اُن مقامات کے انہدام کے واسطے اکثر صاحب انجنیر یعنی مہتمم عمارات نے سر ہنری لارنس صاحب سے کہا تھا مگر صاحب ممدوح نے یہی جواب دیا تھا کہ حتی الامکان عمارات مذہبی و مکانات رعایا کو بچانا بہتر ہی اس لحاظ مذہب اور خیال فائدۂ رعایا و سپاہ مفسد کا انجام یہ ہوا کہ ہمارا ایسا بڑا صاحب مارا گیا اور نقصان جان و مال اسقدر زیادہ ہوا القصہ جب مفسدین نے محاصرہ رزیڈنسی کا کرلیا تو اُنھون نے اُن عمارات پر جو متصل اور اسقدر قریب تھین کہ پستول کی گولی بھی وہان کام کرتی تھی قبضہ کرلیا اور اُنکی دیوارون مین سوراخ برابر نال بندوق کے کرکے وہان سے شبانہ روز گولیان مارنی شروع کین جنسے ہر روز ہمارے بہت آدمی خستہ و کشتہ ہوتے تھے کیونکہ ایک مرتبہ اُن مقامات سے قریب آٹھ ہزار گولی کے ہمارے مقام پر پڑتی تھی اور کوئی مقام رزیڈنسی مین ایسا نہ تھا کہ جو اُنسے محفوظ رہتا یہان تک کہ جو مقام ہسپتال کا تجویز ہوا تھا اُسکے بھیتر گولیان پہونچتی تھین اور بیمارون کو اُنکے بستر پر ہلاک کرتی تھین جو مقام میمون کے واسطے محفوظ تر تصور ہوا تھا اُسمین بھی لفٹنٹ دورن صاحب کی میم اور دیگر میم صاحبان اور بچے گولیون سے نہ بچے مفسدین نے اسی عرصہ مین مورچال بھی طیار کرلیے اور چالیس یا پینتالیس توپین جنمین بھاری توپین بھی تھین اُنپر چڑھادین اور اُنمین سے بعضی بعضی پچاس گز کے فاصلے سے بھی کم فاصلے پر تھین اور مقام اُنکے ایسے محفوظ تھے کہ ہماری توپین وہان کچھ کام نہ کرتی تھین اور اُنکے گرد جو مفسدین نے دیوارین حفاظت کی طیار کرلی تھین تو ہمارے غلولہاے تفنگ بھی وہان پر کچھ کام نہ کرتی تھین ماورا اسکے ہمارے سیل کے گولے بھی وہان بیکار تھے کیونکہ مفسدین نے ہر ایک توپ کی پشت پر خندق آٹھ فیٹ کی عمیق بناکر پناہ گاہ کرلی تھی کہ جسوقت ہمارے سیل کے گولے چلتے تھے وہ خندق مین بیٹھ جاتے تھے اور خندق ایسی بنائی تھی کہ جسوقت مفسد اپنی توپ بھرتے تھے تو سواے اُنکے ہاتھ کے اور کچھ ہمین نظر نہ آتا تھا۔

الغرض تا تاریخ ۲ - ماہ جون مفسدین بطور مذکورۂ بالا شبانہ روز گولہ رانی مین مشغول رہے اور تاریخ مذکور کو بوقت

نکل آئے اور فوج مذکور کو گھیر لیا فوج گورہ اور غبارے والے گولہ انداز ان نے اُنکو عرصۂ قلیل تک روکا اور اُنکا مقابلہ بجرأت تمام کیا اگر توپخانہ اودھ اور سوار ان سکھ ہمراہ رہتے اور اسی طرح کوشش کرتے تو فتح ضرور نصیب اولیاے دولت ابدمدت سرکار ہوتی گو سپاہ سرکار بہت کم تھی اور مفسد بکثرت تھے مگر گولہ انداز ان اودھ تو دغاباز تھے اُنھون نے تو بین تو خندق اور غارون مین ڈالدین اور راسین گھوڑون کی کاٹ کر اُنکو چھوڑ دیا اور آپ شامل مفسدین ہونے کے واسطے فرار ہوے ہرچند اُنکے افسرون نے اور خود سرہنری لارنس صاحب اور اُنکے ہمراہ افسرون نے اُنکو فہمایش کی بلکہ سرہنری صاحب نے آخرکار شمشیر آبدار سے اُنکو خوف دلایا مگر کچھ فائدہ مترتب نہوا اور مفسد قریب تر آگئے اور دو جانب سے ایسا زور ڈالا کہ فوج سرکاری کو سواے گریز کے اور کچھ چارہ نظر نہ آیا اور سوار اور پیادۂ مفسد کا ایسا زور پڑا کہ تین توپین سرکار کی اُنکے ہاتھ آئین اور بہت سپاہ دغابازی اور نمکحرامی گولہ انداز ان اودھ سے اِس کارزار دغل اور فصل مین کام آئی اور چونکہ سوار سپاہ سرکاری مین نہ تھے اِسواسطے عقب فوج کی حفاظت دشوار ہوگئی اور بباعث شدت گرما و قلت سامان جنگ جو ہنگام کارزار سب کام مین آگیا تھا اور عدم موجودگی سوار اے مراجعت مین ہمکو نہایت تکلیف ہوئی اور ہمارا بہت نقصان بھی ہوا۔

سابقاً لارنس صاحب کا یہ ارادہ تھا کہ دو مقامون مین سب صاحب جو بیلی گارد مین تھے رہین یعنی کچھ مقام رزیڈنسی مین اور کچھ مقام مچھی بھون مین اور مچھی بھون ایک قلعہ قدیم تھا مگر شکستہ اور اسی لحاظ سے صاحب ممدوح نے اُسکی کچھ مرمت کی تھی مگر تاہم بخوبی استحکام اُسکا نہوا تھا اور یہ مقام قریب مکانات شہر کے واقع تھا اور اُسپر اسی سبب سے زد اُن مکانات کی تھی مگر ہنگامہ ۳۰ جون نے اِسقدر نقصان فوج سرکار مین کیا تھا کہ سپاہی باقی ماندہ واسطے حفاظت دونون مکان کے کافی باقی نہ رہے تھے اِس لحاظ سے لارنس صاحب نے مقیمان مچھی بھون کو حکم بھیجا کہ بوقت شب مقام مذکور کو خالی کرکے ارادہ اور مقام رزیڈنسی مین داخل ہو تعمیل اِس حکم کی اِس خوبی سے ہوئی کہ بوقت نواخت ۱۲ گھنٹہ شب یعنی وقت نیم شب فوج مچھی بھون تمام اسباب خزانہ اور سامان جنگ و توپ وغیرہ ہمراہ لیکر بغیر اتلاف کسی سپاہی ہمراہی کے مقام رزیڈنسی مین داخل ہوگئی اور عرصۂ قلیل کے بعد اُڑنے ۲۴۰ کُپے بارود اور سات لاکھ کارتوس جنگی سے جو مقام مذکور مین چھوڑ آئے تھے لارنس صاحب اور دیگر افسران کو تیقین ہوگیا کہ مچھی بھون اور جو کچھ اُسمین باقی تھا سب اُڑ گیا اور مفسدین کے ہاتھ اُس مقام مین سے کچھ نہ آیا اگر یہ تدبیر صائبہ عمل مین نہ آتی تو غالب تھا کہ کوئی شخص مقیمان رزیڈنسی اور مچھی بھون سے زندہ باقی نہ رہتا کیونکہ ابھی بیان ہوچکا ہے کہ مچھی بھون ایسا مقام تھا کہ اُسپر زد اکثر مکانات شہر سے تھی اور سواے اِسکے سامان توپخانہ بھی اُسمین کم تھا اور جو جو تکالیف اور شدائد مقیمان رزیڈنسی نے باوجود شامل ہونے فوج مچھی بھون کے گوارا کی ہین اور جس جس رقت اور مشقت سے اُنھون نے مقام مذکور کی حفاظت کی ہے وہی کافی دلیل اِس امر کی ہے کہ اگر دونون مقامون مین قیام ہوتا تو ایک بھی نہ بچتا اور دونون مقام مفسدین کے قبضے مین آجاتے۔

بتاریخ یکم جولائی ایک سیل کا گولہ آٹھ انچہ کا اُس مقام مین آیا جہان لارنس صاحب بیٹھے تھے اور آکر اُنکے اور کوپر صاحب کے درمیان مین پھٹا مگر کسی کو ضرب نہ آئی اب کوپر صاحب اور دیگر صاحبان نے لارنس صاحب سے کہا کہ اِس مقام کو چھوڑکر کہین اور قیام کرنا بہتر ہے کیونکہ یہ مقام اب گویا نشانہ گولہ ہاے توپ و تفنگ مفسدین کا ہوگیا ہے پر سنکر صاحب موصوف نے

وجوانمردی جس سے حفاظت رزیڈنسی کی بخلاف بیشمار انبوہ مفسدین تشنۂ خون محافظین مقام مذکور کے واضح ہوتا ہی کسی تواریخ مین ایسا حال نظر نہین آیا جیسا اس بیان سے پایا جاتا ہی یعنی آج کے دن تک کوئی ایسا واقعہ نہین ہوا جسمین ایسی شجاعت واستقلال ہوشیاری وتحمل شدائد وگرسنگی وماندگی کسی سے ظہور مین آئی ہون جیسے محصورین لکھنؤ سے بروے کار آئین اور اس حفاظت رزیڈنسی مین صرف وہ ہوشیاری ودلاوری ظہور مین نہین آئی ہی جو انگریزون سے ہنگام کارزار وقوع مین آئی ہی بلکہ وہ شجاعت ومردانگی ظاہر ہوئی ہی جو بخلاف بیشمار مضرت اور نقصان اور نا امیدی ومحنت ومشقت وتفکرات بے اندازہ اور بیرون از قیاس کے مستقل اور قائم رہے ہین اور آخر کار مقصد محال اور سر بستہ پر فتحیاب ہوے ہین یہ موقع ایسا دشوار اور سخت تھا کہ اتوا ب قلعہ شکن مفسدین کی پچاس گز کے فاصلے پر مورچال رزیڈنسی سے قائم تھین اور اسقدر قریب تھین کہ کلمات خوش آمد اور دھمکاوٹ اور طعن وتشنیع کے جو مفسدین ہندوستانی محصورین رزیڈنسی سے کہتے تھے سب بخوبی سماعت مین آتے تھے اور گولی بندوقون مفسدین کی وہان تک پہونچتی تھی جہان میم لوگ اور بچے اور زخمی رہتے تھے اور مفسد اکثر سرنگ دیوار رزیڈنسی مین دوڑ اکر ارادہ داخل ہونے مقام مذکور کا کرتے تھے اور ہمیشہ سرنگ انکی بنا کرتی تھی اور محصورین کا حال یہ تھا کہ ہر روز بلکہ ہر وقت منتظر آمد فوج کمک کے رہا کرتے تھے اور انتظار حد سے زیادہ بڑھتے جاتے تھے اور گولہ انداز جنکی موجودگی بہت ضرور تھی ہر روز کم ہوتے جاتے تھے یہان تک کہ توپ پیچھے ایک گولہ انداز بھی باقی نہ رہا تھا یعنی جسقدر ضرب توپ تھین اُنسے کم نفری گولہ اندازون کی باقی رہ گئی تھی القصہ یہ حال ایسا تھا کہ جو ہموطن اُن دلاوران رزیڈنسی کا سنیگا اُسکو نہایت رقت اُنکے حال پر آویگی اور اُن لوگون کو بخوبی نصیحت ہوگی جو کبھی یہ ارادہ کرین کہ دغابازی یا کثرت ازدحام یا برملا ہنگامہ پردازی شجاعت وپردلی انگریزان مین کچھ نقصان یا کمی کرین۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہی کہ روز ہنگامہ پردازی کے شام کو یعنی ۲۹۔ جون وقت شام سر ہنری لارنس صاحب بہادر کے پاس مختلف خبرین اس مضمون کی آئین کہ فوج مفسد جو بکثرت موجود تھی مقام چنہٹ سے جو قریب آٹھ میل کے فاصلے پر لکھنؤ سے اوپر راستے فیض آباد کے واقع ہی دوسرے روز وقت صبح حملہ آور ہوگی یہ سنکر صاحب ممدوح الوصف نے چاہا کہ کوچ کرکے اُنکو ایسے مقام پر متصل شہر کے روکین جہان وہ زیادہ مضرت نہ پہونچا سکین اور اگر ایسا ممکن نہو تو پل نالہ کو کہ اُن اور اُنسے جنگ ہو یہ نالہ راہ فیض آباد کو کاٹ کر قریب نصف راہ درمیان لکھنؤ اور چنہٹ کے جاری ہی۔

فوج مفصلۂ ذیل واسطے روانگی کے طیار ہوئی چار توپین اسپی فیلڈ باٹری دو توپین نمبر ۳۔ اسپی فیلڈ باٹری اور ایک غبارہ آٹھ انچ کا اور رسالہ دو لیٹر اور ۲۰۔ اسوار متعلقہ سواران اول ودوم وسوم اور دو رسالہ اور تین سو گورہ ۳۲ رجمنٹ شاہی اور ۵۰ پیادہ سپاہی ۱۳ رجمنٹ ہندوستانی اور ۶۰ سپاہی ۴۰ رجمنٹ ہندوستانی اور ۲۰ سپاہی ۷۱ رجمنٹ ہندوستانی جو قوم کے سکھ تھے سب طیار ہوے۔

فوج مذکورۂ بالا کو مخبرون نے اخبار غلط پہونچا کر فریب دیا اور کہا کہ مقامات لکھنؤ اور چنہٹ کے درمیان کوئی مفسد نہین ہی اگر ہونگے تو کم نفری اُنکی ہونگی یہ سنکر فوج مذکورہ حد معینہ سے آگے بڑھی اور راستے مین مفسد درختون مین اسقدر پوشیدہ ہوکر کمین مین تھے کہ کسی گارد کے متلاشی نے آنکھ سے اُنکو نہ دیکھا جبتک کہ چہار طرف سے مفسد یکبارگی

ینک پھینک کر بھاگ جاتے ہین فقط

جو سپاہ کہ یہان مفسد اور منحرف ہوگئی ہی اُسکی تفصیل یہ ہی نصف رجمنٹ ۴۸ اور نصف ۷۱ اور قلیل سپاہی ۱۳ رجمنٹ کے
ردو ترب رسالہ ہفتم کے اِس فساد مین ہین افسر تو مارے گئے اور تین زخمی ہوے مگر نام صرف اِن ہی تین صاحبون کا
ور ہی برگیڈیر ہند سکوم صاحب اور لفٹنٹ گریٹ صاحب اور ریلی طفل مذکور بالا —

تعاقب مفسدین کا دوسرے روز ہوا اور اسی سبب سے اکثر اُنمین کے بھاگ کر بطرف سیتاپور چلے گئے کرنیل برج صاحب
انیر نے جب یہ سُنا تو وہ چار کمپنیان ۴۱ رجمنٹ کی لیکر اُنکے مقابلے کو آئے مگر مفسدین یہ راستہ ہی چھوڑ کر گنگا پار ہوگئے —

تا تاریخ ۱۵ - جون سر ہنری لارنس صاحب نے تمام تدابیر واسطے حفاظت رزیڈنسی اور مچھی بھون کے درست
رمین تین دروازے رزیڈنسی کو تو بند کروا ڈالے اور اُنپر تیغہ بھی ہوگیا بہت سی توپین تمام جانب اُسکے چڑھائی گئین اور
ر ایک تدبیر محافظت کی جو خیال مین آئی کی گئی تاکہ اگر حملہ بھی ہو تو بھی اُسکی حفاظت رہے اب یہان پیادہ اور سوار جملہ
رہ سو آدمی موجود ہی میم صاحبون کو اور بچون کو مکانات گنبس صاحب اور اومینی صاحب جو درمیان رزیڈنسی کے
اقع تھے رہنے کو ملے —

بہ نظر اِسکے کہ راہ فیض آباد سے کچھ الحاق نہ رہے ایک دو پل پختہ سنگین جو متصل مچھی بھون کے تھے منہدم کیے گئے
ور جو راستہ وہان سے قلعے مین جانے کا تھا وہ بند ہوا اور ایک مضبوط جماعت سپاہ گورہ کی متصل پل کے قائم کی گئی
تمام خزانہ قلعے مین گیا اور رسد بکثرت جمع ہوگئی ہزارہا من غلہ شہر سے خرید ہوا اور سوجی اور شکر بکثرت کانپور سے قبل از
سدود ہونے آمد و رفت کے آگئی تھی —

بعد از اِس فساد کے چھاونی مین کوئی امر تخلل امن اور باعث فساد کا شہر مین واقع نہوا بتاریخ ۵ - جون یا قریب
اِس تاریخ کے سید حسین کی رجمنٹ کو جو سابق ملازم شاہی تھی حکم ہوا کہ ہتھیار رکھدو مگر اُنھون نے اُسوقت تک انکار کیا جبتک
توپین اُنکے سامنے ہوئین اِسپر اُنسے اسلحہ چھین کر اُنکو شہر بدر کیا —

تا تاریخ ۲۰ - جون سب امن و امان رہا بعد ازین سُنا کہ ایک جماعت مفسدین کی کسی مقام پر جو ۱۲ میل لکھنؤ سے ہی جمع ہوتی ہی
اُسکا ارادہ یہ ہی کہ جب سب فوج وہان جمع ہوجاویگی تو لکھنؤ پر حملہ آور ہونگے ایک جماعت فوج قلعہ داری لکھنؤ سے جسکو زبان
انگریزی مین گریس کہتے ہین مع چار توپون کے واسطے مقابلہ مفسدین کے جو شہر سے باہر جمع ہوئی تھی گئی —

لڑائی درمیان مفسدین اور فوج گریس کے بتاریخ ۲ - جولائی برپا ہوئی فوج گریس بسرکردگی سر ہنری لارنس صاحب کے
گئی تھی اِس جنگ مین لارنس صاحب کے پیر مین زخم آیا اور چوتھے روز وہ شخص جو نہایت تابندہ جواہر کان انسانی اور
مہر درخشندہ آسمان کاروانی اور وہ شخص جو اِس نازک وقت مین بہت ضرور تھا اِس جہان سے اُٹھ گیا اُسکی تدابیر سے
فوج قلیل لکھنؤ ایسی مضبوط ہوگئی کہ اُنھون نے مفسدین کو اپنے نزدیک نہ آنے دیا اور اپنی جگہ پر اُسوقت تک قائم
رہے جبتک اور کمک اُنکے پاس پہونچ گئی —

ایک صاحب احوال لکھنؤ بعد از وقوع وقائع مذکورہ بالا اِسطرح تحریر فرماتے ہین اُنکے بیان سے حالات دلاوری

اسواسطے وہ مقام پر رہ گیا تھا اور قلیل عرصہ پیشتر ہمارے وہان پہونچنے کے اُسنے ارادہ بھاگ جانے کا کیا تھا کہ اس اثنا مین اُسی رسالے کے ایک سوار نے جسمین وہ تھا اُسکو پستول اور تلوار سے زخمی کرکے مار ڈالا تمام میم صاحبان اور بچے ایک قلعہ یعنی ہیلی گارد واقع شہر مین محفوظ اور مصون ہین یہ لوگ وہان کچھ عرصے سے گئے ہوے تھے تین افسر حسب تفصیل ذیل مارے گئے برگیڈیر ہنڈسکوم صاحب اور لفٹنٹ گرنٹ صاحب اے رجمنٹ کے اور ریلی مذکور رسالہ ہفتم کا اکثر افسر مجروح بھی ہوے ہین مگر کسی کو زخم شدید نہین آیا دو رسالے باہر تعینات ہین اُنکے افسرون کی طرف سے جنکا نام سٹیل صاحب اور بولٹن صاحب اور مارتین صاحب ہی ہمکو بڑی فکر ہی اب ہم چھاونی مین نزدیک ۳۲ رجمنٹ پیادہ اور توپخانہ کے مقیم ہین انھون نے ہمکو نہایت سمجھایا تھا کہ کل کی رات مدکی پورنیمہ رہو مگر ہم اُنسے زیادہ سمجھتے تھے میری دانست مین اگر ہم کل کی شب وہان رہتے تو وہ ہمارا اگلا بیشک کاٹ ڈالتے کل شب کو یہ ارادہ تھا کہ کچھ سپاہی ۳۲ رجمنٹ شاہی کے ہاتھیون پر سوار کرکے روانہ سیتاپور کیے جاوین لیکن ارادۂ فساد جو شہر مین ہونے والا تھا اور حالت مصیبت جسمین ہم قلیل انگریز گرفتار تھے مانع روانگی ہوا گرمی نہایت شدت سے ہی اور اسپر باعث دھوپ مین پھرنے کے اور کم سونے کے اور کم کھانے کے ایسے ایسے اور سببون کے ہم کچھ سست ہوگئے ہین دیکھو استقلال سپاہ گورہ کا کہ کسطرح جو قلیل سپاہ ہمارے پاس ہی وہ اپنی جگہ پر قائم ہی اگر ہمارے پاس پانچ سو سپاہ گورہ اور آجاوے تو ہمین یہان کچھ فکر نہ رہے مفسدین عذر کرتے ہین کہ ہمنے ناچار ہوکر یہ کیا کیونکہ سرکار نے ہمارے مذہب مین تخلل ڈالنا چاہا تھا میری دانست مین تو سوء انتظام میرٹھ باعث اِس سب فساد کا ہی وہ چاہتے ہین کہ نو بھرتی توپخانہ کو چھوڑ دین اور وہ سوار ان رسالۂ سوم سے وقت بوقت سختی و درشتی پیش آتے ہین۔

بتاریخ سوم۔ جون اب ہم کمپوے فوج مین ہین اور یہان تک تو ہمارے حق مین بہتر ہی اور گو یہان بھی نہایت تکلیف ہی الا کسی کو نچاہیے کہ چند روزہ تکلیف کا خیال کرے بلکہ شکر گزار اِس امر کا ہو کہ ہماری جان بچ گئی بعد از فساد مذکورۂ بالا کے اب تک امن رہا ہی اور سپاہ مفسدین کے بشرے سے پایا جاتا ہی کہ اُنکے دل پر خوف غالب ہی آئین جنگی مقرر ہوگیا ہی اور ہر روز کورٹ ہوکر سپاہ کی تحقیقات سب طرف ہوتی ہی ایام رحم و رعایت گذر گئے اب ہمارا بچاؤ اِسی مین ہی کہ اُن بے ایمانون کے ساتھ از حد سختی سے پیش آوین ہم سب کا اکثر اسباب غارت ہوگیا اور یقین کرنا کہ میرے پاس ایک یا دو قمیز ہین اور ایک اوپر کی گرتی اور دو یا تین جوڑے پاجامے کے باقی ہین میرے خیال مین یہ آتا ہی کہ ہمارے نوکر ہی چور بن گئے کیونکہ جو انمین کا گرفتار ہوکر آتا ہی ایک دو بقچے کپڑے کے اُسکے پاس سے نکلتے ہین اور چونکہ یہ لوگ بھاگ بھی نہین سکتے ہین اِسواسطے ہر روز صبح و شام بیس تیس گرفتار ہوکر پید کھاتے ہین اور اکثر مفسدین بھی گرفتار ہوتے ہین اور اُسمین سے ہر ایک کو پھانسی ہوگی بلکہ ہر روز اکثرون کو پھانسی ہوتی جاتی ہی مین نے سُنا ہی کہ ایک گروہ مفسدین کا قریب تین سو آدمیون کے نہایت تباہ حال ہین جنکے پاس کپڑے تک ثابت نہین اِس ارادے سے سیتاپور جاتے ہین کہ وہان امان جان کی چاہینگے مگر میرے نزدیک یہ خبر قرین صدق نہین کیونکہ ممکن نہین کہ تین سو سپاہیون کی جماعت کو گانوں والے لوٹ لین اور بندوقین جو ہر روز بکثرت آتی ہین اُنسے ظاہر ہی کہ مفسدون کو نہایت خوف پیدا ہوا ہی کہ وہ اِسقدر ہر روز

کوچ نہ کیا اور جبتک اُنکو حکم کوچ نہ ملا بروقت حکم کوچ کے وہ یکایک پھر کر بھاگے مگر پانچ منٹ کے بعد اُنکا تعاقب ہوا تو اُنکو ثابت ہوگیا کہ ارادۂ فرار اُنکا بیکار اور بیفائدہ تھا تعاقب مین جو سپاہی تھے اُنھون نے ایسی غلولہ اندازی کی کہ قریب نصف مفرورین کے تو جہنم واصل ہوے اور سپاہ تعاقب کنندہ منتشر ہوکر اُنکے پیچھے رہی اور اکثرون کو جو پریشان ہوکر بھاگتے تھے گرفتار کرکے قتل کیا تو پنجاہ بھی مع ۱۲ سواران سکھ اور چند ہندوستانی گولہ اندازون کے راستے پر آگیا تھا اور جب یہ آگے بڑھا تو چند مفسدین جو سابق کوٹھی کمنبل صاحب مین جواب مقام قیام فوج پٹیالہ ہے مخفی تھے غلولہ تفنگ سے مارے گئے ایک اور آدمی حاطۂ کوٹھی چیک ایلن سوداگر مین کام آیا بعد ازجانے قریب دو میل کے بجانب کرنال وہ اُلٹے پھرے اور پھر کر بازار کو نرغہ کیا سپاہ مفسدین کی ۹۰ لاشین متصل بارک کے شمار مین آئین اور کل سپاہ مذکورین سے تعاقب وغیرہ مین قریب یکصد و پنجاہ نفر قتل ہوے ۔

لکھنؤ

بتاریخ سبع ام مئی ۱۸۵۷ع فوج منحرف ہوگئی ایک صاحب اس حال کو اسطرح تحریر کرتے ہین کہ بوقت نواخت نہ گھنٹہ شب فساد شروع ہوا ہم کئی صاحب مس کوٹ گھر مین بیٹھے چوسر کھیل رہے تھے کہ آواز توپ کی اور اُسکے بعد بندوقون کی گوش زد ہوئی ہمنے فوراً ہتھیار باندھے اور جب افسران انگریزی میدان پریٹ پر پہونچے تو قریب پچاس نفر مفسدین گھوڑون پر سوار سیدھے چھاونی کی طرف بھاگے کہ وہان شامل مفسدین ہون چونکہ تعیناتی آج کل بہت تھی اسواسطے ہم صرف قریب دوسو نفر کے تھے القصہ جب ہم چھاونی مین پہونچے تو وہان سوائے شعلہ ہاے مکانات آتش زدہ اور کچھ نظر نہین آتا تھا وہان سے ہم بطرف شہر روانہ ہوے اور درمیان پلہاے آہنی وپختہ کے گشت کرتے رہے اور قریب ایک بجے صبح کے چھاونی مین آکر باہر کوٹھی رزیڈنسی کے ڈیرہ کیا اس مقام پر تا صبح مقیم رہ کر پھر میدان پریٹ پر جہان انگریز اور توپین تھین گئے ۔

۱۷ رجمنٹ سب سے زیادہ فساد پر آمادہ تھی اور ۴۸ اُس سے کم اور ۱۳ برائے نام کیونکہ ۱۳ رجمنٹ کے صرف ڈھائی سو سپاہی بھاگے تھے اور اُسمین کے بھی اب بہت سے آتے جاتے ہین اسمین شک نہین کہ اسوقت تک یہ رجمنٹ نمک حلال ہے مگر کسی کا اب اعتبار نہین کیا جاسکتا صبح کو قریب پانچ بجے بعد فساد کے سوارون کو حکم ہوا تھا کہ جلدی بطرف مدکی پور جہان ہم لوگون کی چھاونی تھی جاوین اور جب ہم قریب میدان گھڑدوڑ کے پہونچے تو دیکھا کہ تمام میدان مفسدین سے بھرا ہوا ہے قریب پندرہ سو آدمی مفسدین وہان جمع تھے اُنھون نے غلولہ اندازی اور قتل کرنا شروع کیا اور کچھ اُنکے لوگ منتشر ہوگئے کہ اِکے دُکے کو چھانٹ لین اس عرصے مین ایک شخص سوار بہ لباس سفید نمودار ہوا اور اُسنے ہاتھ اُٹھا کر کچھ کہا جسکے سُنتے ہی قریب نصف آدمیون نے جو حراموزادے ہمارے ساتھ تھے ہمکو چھوڑ دیا اب ہم نہایت حیرانی مین ہوے اور ہمنے تو پین طلب کین مگر تا آنے توپون کے ہمارے سب بنگلے واقع مدکی پور لٹ گئے میرا جو کچھ اسباب از قسم گھوڑا بگھی خیمہ کتابین وغیرہ تھا سب غارت ہوا اور جو کپڑے میرے جسم پر تھے وہ ہی باقی رہے اور جو سوار پہرے پر تھے اُنھون نے بھی اپنے افسرون کے مکان وغیرہ جلائے اور لوٹے اور زیادہ تر افسوس یہ ہے کہ اُنھون نے ایک لڑکے کو جو چند روز سے آکر شامل اپنی رجمنٹ کے ہوا تھا اور جسکا نام ریلی تھا مار ڈالا اُسکی عمر چودہ برس سے بھی کم معلوم ہوتی تھی اور چونکہ سواری اسپ اُسکو نہین آتی تھی

کہ دو بابو اُس گاڑی مین سے نکلے اور بہت سے کاغذ اُنکی بغل مین تھے اور کوچوان بھی اُنکے پیچھے ہی کودا اور تینون گاڑی کو چھوڑ کر بھاگ گئے چونکہ اِس حرکات سے شبہہ پایا گیا اِسواسطے ہر دو صاحبان نے پالکی کی تلاشی لی اور اکثر کاغذ چھاپے کے اور تحریری اُسمین سے نکلے گاڑی مع اسباب محمولہ کے حکام قلعہ کے سپرد ہوئی اور اِسی سبب سے مالک گاڑی مذکور کا کہ ایک دولتمند دیوان تھا مقید ہوا۔

ازروے کاغذ اخبار کمپنی واضح ہوا کہ بماہ جولائی ایک بڑی سخت سرکشی واسطے رہائی بادشاہ معزول کے ہونے والی تھی کہ باعث افشاے راز کے ملتوی رہی مشہور اِسطرح پر ہی کہ ساٹھ آدمی چیدہ دلاور آدمیون نے یہ تجویز کی تھی کہ شب مقررہ مین دیوار قلعہ پر زینہ لگا کر قلعے کے اندر جاوین اور وہان چار طرف منتشر ہو کر صاحب لوگون کو اُنکے بسترون پر عالم خواب مین قتل کر کے شاہ مقید کو رہا کرین تجویز تو بیشک نہایت دلیرانہ تھی مگر یہ ایک امر دیگر ہی کہ وہ کسقدر ممکن الوقوع تھی بہرحال یہ ثابت ہی کہ کینہ مفسدین کا ہماری جانب اِسقدر ہی کہ اگر اُنسے ہو سکے تو ہماری بیخ و بُن اُکھاڑ ڈالین۔

چند روز بعد ایک اور بیہودہ تجویز کا افشا ہوا یعنی مفسدین نے چاہا تھا کہ گودام جنگی قلعہ کو اُڑا دین ایک آدمی شاہ دہلی کی جانب سے پیغام لیکر آیا کہ جو شخص گودام مذکور اُڑا دیگا اُسکو دس ہزار روپیہ اور جسقدر جاگیر چاہیگا ملیگی۔

دو اور پیغامبر جو دہلی سے آئے تھے اور جو ۷۰ رجمنٹ کے ساتھ سازش کیا چاہتے تھے گرفتار ہوے ایک غازی نے یہ تجویز کی کہ قلعہ کلکتہ مین جو جھنڈا انگریزی ہی اُسکو اُتار کر جھنڈا مفسدین اُسکے عوض قائم کرے اور مشہور ہی کہ اُسنے سب پختگی اِس امر کی کر لی تھی اور قریب تھا کہ یہ امر وقوع مین آوے کہ غازی مذکور گرفتار ہو گیا۔

انبالہ

بتاریخ یکم۔ جون رجمنٹ پنجم کے ہتھیار لے لیے ایک گروہ ۹۰ سپاہیون سے جو اسّی رجمنٹ کے تھے اور بمقام مذکورۂ بالا متعین تھے علامات فساد کے ظاہر ہوے ایک اور گروہ اِس رجمنٹ نے جو بکار سرکار مقام سہارنپور روانہ ہوے تھے فساد برپا کیا ۶۰ رجمنٹ کے سپاہیون کے بھی ہتھیار چھین لیے اُنسے بھی حرکات مفسدانہ ظہور مین آئے تھے مگر جب بوقت ثبوت وہ نمک حلال پائے گئے تو اُنکو اسلحہ دوبارہ دیکر روانہ رہتک واسطے مسدود کرنے فساد کے کیا ہنگام تعیناتی اِس مہم کے اُن لوگون نے پھر فساد کیا اور مع اسلحہ و سامان جنگ وغیرہ مفسدان دہلی سے جا کر شامل ہو گئے بعد از روانگی اِس رجمنٹ کے آتش زنی جو اِس شہر مین اکثر ہوتی تھی بالکل موقوف ہو گئی اور امنیت چھاونی مین جو تخلل اِس باعث واقع ہوتا تھا رفع ہو گیا احتیاطاً تدابیر محافظت کی عمل مین آئی ہین اور حاطۂ گرجا گھر پر مورچال قائم کیے گئے ہین کہ بروقت ضرورت کار آمد ہون مگر بعد ازین سواے ایک یا دو مرتبہ کے پھر تا آخر اگست کوئی اندیشہ یا علامات فساد کی ظاہر نہوئین۔

بتاریخ ۲۷ اگست کہ شب پنجشنبہ تھی دو یا تین پہرے سپاہیان ۵ رجمنٹ کے اپنی چھاونی چھوڑ کر بھاگ گئے بروز دوم وقت سہ پہر باقی ماندہ سپاہ موجودہ رجمنٹ مذکور کو حکم پریٹ کا بدین غرض دیا گیا کہ سب کو جیلخانہ بھیجدین بروقت پریٹ اُنکے سامنے قلیل سپاہی آٹھ رجمنٹ کے مع تین ضرب توپ کے گئے سپاہیان رجمنٹ پنجم خاموش کھڑے رہے جبتک اُنکا گارد پیشین نے

حکم دیدینے اسلحہ کا ہوا اور کچھ ایک ناراضی سے اُنھون نے ہتھیار دیدیے۔

تمام سپاہی جو کلکتے مین اور متصل کلکتہ کے تھے سب کے مع کلکتہ ٹیلشیا اور آخر کار بودی گارد کے اسلحہ لیلیے گئے اُنھون نے کچھ تکرار دینے اسلحہ مین نہ کی اُنکے اسلحہ اُن ہی مقامون پر لیے گئے تھے جہان وہ اُسوقت موجود تھے یعنی گورنمنٹ ہوس کے گارد کے ہتھیار وہان ہی لیلیے اور خزانے کے خزانے مین اور ٹکسال کے ٹکسال مین اور بینک کے بینک مین اور قلعہ کے قلعہ مین ہر ایک گروہ سپاہ ہندوستانی کے سامنے فوج گورے کی گئی یہ دیکھکر جسوقت اُنکو حکم قبل کرنے اسلحہ کا ہوا سب نے بے تامل قبل کر دیے اور پارتین پر پھینک دیے بعد ازین اسلحہ اور سامان جنگ سپاہ گورہ نے لیا اور سپاہ ہندوستانی کے پاس سوائے گز کے اور کچھ باقی نہ رہا اس امر سے سپاہ کی بدانیان سی اُڑ گئین مگر اُنکا دوبارہ جی مین جی آیا جب اُنکو انسپکٹر پیٹر صاحب نے مخاطب ہوکر کہا کہ خاطر جمع رکھو تمکو تنخواہ ملیگی اور تم اپنا کام بھی حسب دستور سابق کرتے رہوگے اور اسلحہ جو لیے گئے تو بنظر احتیاط لیے گئے ہین کیونکہ ملک مین کچھ فساد سا ہوگیا ہی لیکن جب دوبارہ امن ہوجاویگا تمکو پھر یہ ہتھیار ملجاوینگے۔

بتاریخ ۱۳۔ بروز شنبہ ایک شخص مسلمان شہر سے قلعہ مین آیا اور ایک سپاہی ہمون ۳۴ رجمنٹ سے جو پہرے پر تھا اول اور اور باتین کرکے حال دریافت کرنے لگا کہ کیا تدبیرین فوج گورہ کی قلعہ مین کی گئین ہین اور کیونکر اُسکا انتظام ہی غرض ایسے ایسے بہت سوال کیے سپاہی مذکور نے عمداً اُس سے سب حال سُنا اور کہا کہ تم شام کو آنا جسوقت وہ شام کو آیا سپاہی مذکور نے جو نمک حلال تھا اُسکو فوراً گرفتار کرکے حوالہ حکام کیا کل مگر اُسکی تحقیقات کورٹ مارشل مین ہوئی تھی اور آج حکم پھانسی کا نسبت اُسکے صادر ہوا تمام تدبیرین اُسکے قتل یعنی پھانسی کی دست ہوئین رسّا ایک درخت کی شاخ سے متصل ہسپتال دروازے قلعہ کے باندھا اور ڈوم بھی موجود ہوے مگر حکم پھانسی منسوخ ہوا۔

بتاریخ ۱۵۔ ماہ جون روز دوشنبہ بوقت نو اخت تین گھنٹہ صبح جو جہاز دخانی سمیر مس نامے بمکان شاہ معزول اودھ تھا وہانسے طلب کر لیا گیا ایک گھنٹہ قبل از روانگی جہاز مذکور مکان شاہ سے سپاہ گورہ کو حکم طیار ہونے کا ہوا تھا اور اکثر اُنمین کے حسب الحکم روانہ بھی ہوگئے تھے اور کئی توپین بھی اُنکے پیچھے روانہ ہوئین جب یہ سب فوج اور توپخانہ مکان شاہ تک پہونچا تو اُنکو حکم محاصرہ کرنے مکان کا ہوا اور مسلح تا بہ صبح رہے وقت صبح شاہ کو تو قید کر لیا اور اُسکے ہمراہیون کے ہتھیار چھین لیے شاہ کو اُسی وقت ایک گاڑی مین سوار کر دا کر بحراست دو عہدہ داران متعہد کے قلعہ کو روانہ کیا اور تلاشی کو اغذ کی لیگئی کیونکہ اُس مسلمان نے جو ساتھ سپاہی پہرہ والہ ۳۴ رجمنٹ کے سازش کرنے آیا تھا اور جسکی نسبت حکم پھانسی کا ہوا تھا روبروے حکام کے بیان طراز ہوا تھا کہ شاہ اودھ کی تحریک اس سرکشی مین ہی اور کچھ کاغذ بھی اُنکے پاس موجود ہین۔

اُسی تاریخ کی شب کو ڈڈ صاحب پائیلوٹ سروش کی ایک پالکی گاڑی مین سوار پھرتے تھے ایک ویسی ہی گاڑی سامنے سے آئی اور اُنکی گاڑی کو ایسی ٹکر لگی کہ وہ اُلٹتے اُلٹتے بچ گئی چونکہ گاڑی مین لالٹین نہ تھی اسواسطے دونون صاحب گاڑی مین سے باہر کودے تاکہ اُس پالکی گاڑی کے سوارون کو گرفتار کرین جسوقت وہ باہر گاڑی کے آئے تو اُنھون نے دیکھا

اور نہ دیکھا تھا کیا ذلت اور خواری سے ہمارے ہموطن یہان قتل ہوے ہین اور کس کس خرابیون سے اُنکی لاشین پڑی تھین اِس حال کے تحریر کرنے سے قلم بھی اشک سیاہ روتا ہی اور دوات بھی پارچہ صوف سے اپنے اشک سیاہ پوچھتی ہی مگر کہان تک پاس کرے کہ تمام اشکون مین ڈوبی ہوئی ہی ناچار اس مطلب کو یہان ہی چھوڑا۔

اب بعد فتح کانپور سہیولوک صاحب تو روانۂ لکھنؤ ہوے اور جنرل نیل صاحب واسطے بندوبست ضلع اور سزادہی مفسدین کانپور مین قیام پذیر رہے نیل صاحب نے بھی ایسی سزاے سخت مفسدین کو دی کہ رہتی دنیا تک زمانے مین یادگار رہیگی کسی کو پھانسی دی اور کسی کو اول بید لگائے اور پھر پھانسی دی اور کسی سے جو قوم کا بہت بزرگ مشہور تھا اور جو مفسدی مین بھی زیادہ تر مستعد تھا آمر ہے مکان قتلگاہ صاف کروایا اور انواع انواع کارہاے زبون اور نازیبا اُس سے لیکر بعد ازان اُسکو بجفاے گلو قتل کیا مگر یہ سب بدانست راقم کمتر سزا ہی کیونکہ جو جو حرکات قبیحہ اور زبون اُسنے نسبت انگریزان کے صادر ہوئی ہین وہ درحقیقت ایسی تھی کہ اگر اِس سے زیادہ تر سزا اور ایسی جو کبھی کسی نے نہ سُنی ہو اور نہ دیکھی ہو بلکہ انسانیت سے خارج ہو دیجاوے تو بجا اور واجب ہی۔

روہتک

بتاریخ ۲۲ ماہ مئی وقت شام چہار صد نفر سپاہ پیادہ اور اُسی قدر سوار مفسدان مع پانچ اضراب انواب مقام دہلی سے بجانب روہتک روانہ ہوے بتاریخ ۲۳ سپاہ مذکور بمقام بہادر گڈھ جو علاقۂ نواب داوری مین واقع ہی پہنچ کر مقیم ہوئی اُنھون نے اِس مقام کو نہ لوٹا اور وہان سے روانہ ہوکر دوسرے روز بوقت نو اخت آٹھ گھنٹہ صبح روہتک مین وارد ہوے اور پہونچتے ہی اوپر خزانے کے حملہ آور ہوے جو ساتھ سپاہی متعینہ خزانہ تھے وہ مفسدین کے ساتھ شامل ہوگئے اور تمام فوج نواب جھجر کی بھاگ گئی خزانہ کرانچیون پر لادلیا من بعد جیلخانے مین گئے اور تمام قیدیون کو رہا کیا قیدیون نے فوراً بنگلہ ہاے افسران کو لوٹنا شروع کیا اور بہ شراکت مفسدین شہر کو بھی لوٹا صاحبان انگریز مع تھانہ دار وغیرہ بھاگ نکلے قبل از روانہ ہونے روہتک سے مفسدین نے تمام ملازمین سرکاری کو برطرف کرکے نواب جھجر کے آدمی نوکر رکھے اور منادی اِس مضمون کی باواز دہل پھرادی کہ مقام روہتک سپاہ نے انگریزون سے فتح کرکے نواب جھجر کو دیا فقط

کلکتہ

بتاریخ ۱۴ ماہ جون روز شنبہ حکام بارکپور کو دریافت ہوا کہ سپاہ تجویز فرار کی پیش نہاد خاطر رکھتی ہی اور بہ صلاح حکام کلکتہ یہ تجویز قرار پائی کہ اُنکے اسلحہ لیلینے چاہییں اور بروز دوم یعنی یکشنبہ صبحی ایک بازوے ۳۴ جمبٹ شاہی کلکتے سے لوکن بیگلو کو روانہ ہوا کہ درصورت آنے سپاہ مذکور کے بجانب کلکتہ اُنکو راستے مین روکین ۸ جمبٹہاے لندر کو حکم ہوا کہ مقام چنسورا سے بارکپور کو جاوین۔

بروز یکشنبہ وقت صبح بہت گاڑیان وچھکڑے جمع ہوے بوقت نو اخت ساڑھے چار بجے شام کے فوج کی پریٹ ہوئی بازوے ۳۴ جمبٹ شاہی اور ۸ ہاے لینڈر اور توپین سامنے ہندوستانی فوج کے قائم کی گئین اِسطرح پر کہ مربع کی تین جانب انگریزی فوج قائم ہوئی اور ہندوستانی فوج نے ایک جانب یعنی چوتھی جانب مربع کے پاؤ میل کے فاصلے پر رہے جائے بعد اِسکے

جنگہاے متواترہ مین کام آیا تھا تاہم صاحب موصوف نے شجاعت ذاتی انگلنڈ کو خیرباد نہ کہا جب مفسدین نے اُنکے قیام گاہ پر حملہ کیا جب ہی صاحب موصوف نے اُنکو مار کر پس پا کیا اور اگر حفاظت اِسقدر رسیم وغیرہ کی اُنکے ذمہ نہوتی تو وہ کبھی کے اُس مقام سے نکل کر اور مفسدین کو جواب معقول دیتے ہوے آلہ آباد چلے گئے ہوتے۔

آخر کار بتاریخ ۲۶۔ ماہ جون ویلر صاحب کے پاس صرف دو روز کا کھانا باقی رہ گیا اور پانی بالکل دستیاب نہوتا تھا اور سامان جنگ بھی صرف مین آچکا تھا اِسواسطے اُنھون نے ارادہ کیا کہ ایک حملہ کرکے مفسدین کا غلہ وغیرہ اپنے قبضے مین کرلین اور اُنھون نے ایسا ہی کیا اور مفسد پس پا ہوے اور رویفرار لائے مگر صاحب کے پاس سوار نہ تھے کہ اِس فتح کا حظ اُٹھاتا اِسواسطے مفسدین کو اور کمک فوج اودھ سے جو ملی تو وہ پھر صاحب کی طرف آئے اور اُنکو گھیر لیا کیونکہ جماعت اُنکی کثیر تھی اور صاحب کی قلیل یہ حال دیکھکر ناچار صاحب اپنے تئین اور اپنی فوج قلیل کو بچاتے ہوئے پھر مورچال مین آگئے اور تمام محنت بیکار ہوگئی جب یہ حال گذرا تو اب اُنکے پاس نہ کھانا تھا اور نہ پانی تھا اور نہ کچھ سامان جنگ تھا اور وہان قیام کرنا گویا موت کو خود طلب کرنا تھا اِسواسطے مجبوری اُنھون نے نانا کی شرائط قبول کی اور سب سامان اور خزانہ نانا صاحب کے ہاتھ دیکر خود بجان واحد سب انگریزون کو اور عیسائی باشندون وغیرہ کو اپنے ساتھ لیکر کشتیون پر گئے اور اُنکو یقین تھا کہ اب ہم بخیریت اپنے دوستون سے ملینگے اور اپنا وطن پھر دیکھینگے مگر یہ خام خیالی تھی جب یہ سب کشتیون پر سوار ہوے نانا نے حکم دیا کہ جو توپین کنارۂ دریاے گنگ پر پوشیدہ اِس مطلب کے واسطے رکھی تھین سر ہون اور اُنکے گولون سے سب کشتیان پارہ پارہ ہوکر ڈوب گئین کچھ آدمی جو اُنپر سوار تھے تھوڑے عرصے کے واسطے بچے اور جو ہنوز سوار ہی نہوے تھے وہ کنارے پر گرفتار ہوے اور قید مین بھیجے گئے بعد ازان جب نانا نے خبر آمد فوج انگریزی کی سُنی تو اُنکو بھی ایک مرتبہ مار ڈالا اور جس بیرحمی سے مارا اُسکا حال ایک مرتبہ اوپر بیان ہوچکا ہی۔

جب چٹھی درخواست فوج گورہ کی کلکتے مین پہونچی تو نواب لاٹ صاحب بہادر نے جو بہ صلاح مستر ہنری لارنس صاحب اور لاٹ الفنسٹن صاحب کے اِس بلوے کا بندوبست کرتے تھے حکم روانگی فوج کا دیا اور مدراس حاطے سے اور پرسیلون یعنی لنکا سے اور جزائر ماریشیس سے اور کیپ سے فوج گورہ طلب ہوئی مگر اِس عرصے مین اضلاع شرقی بھی اِس آتش فساد سے شعلہ ور ہوگئی تھی اور اِسی سبب سے کرنیل نیل صاحب کو اول سزا دہی مفسدین بنارس اور آلہ آباد لازم آئی اور جبتک وہ اِسطرح راستے مین مفسدین کو سزا دیتے ہوے کانپور پہونچے اُسوقت تک قتل انگریزان وغیرہ مقام مذکور مین ہوچکا تھا کرنیل نیل صاحب نے ہر چند اول اپنے وارد ہونے سے چار سو گورہ اور پانچ سو سکھ سپاہ بسرکردگی میجر رینارڈ صاحب روانہ کانپور کیے تھے اور اُسکے بعد بارہ سو گورہ بتاریخ ۱۰۔ ماہ جولائی زیر حکم جنرل ہیولوک صاحب روانہ ہوے تھے مگر سود مند نہوے ہیولوک صاحب اور نیلا صاحب نیارد صاحب کی فوج سے بتاریخ ۱۲۔ ماہ مذکور شامل ہوے اور بتاریخ ۱۳۔ فوج نانا صاحب کو بمقام فتحپور شکست دیکر پس پا کیا بتاریخ ۱۵۔ شکست دوم فوج مذکور کو بمقام پرانڈی جو بمفاصلہ ۲۰ میل کانپور سے جاری ہی نصیب ہوئی اور بتاریخ ۱۶۔ خاص کانپور مین اُنکو شکست فاش ہوئی اور نانا رویفرار لاکر بجانب بٹھور بھاگ گیا کانپور مین پہونچکر جو حال زبون اور نادیدنی ہمارے گورہ لوگون نے اور افسرون نے دیکھا اُسکا بیان غیر ممکن ہی ایسا حال نہ کبھی کسی نے سنا تھا

ہسپتال کا بارک واسطے قیامگاہ کے پسند کیا یہ بارک وسط میدان پر میٹہ پر واقع ہی اور ضرورت ایسے مقام کی اسواسطے منظور ہوئی
کہ ویلر صاحب کو اول ہی شبہہ تھا کہ سپاہ موجودہ ضرور پیروی سپاہ دہلی و میرٹھ کی کریگی اور ہمین لحاظ صاحب موصوف نے اس
مکان کو بتعمیر مورچال مضبوط کیا اور تمام اتوا پ باٹری اُسکے اوپر چڑھادین اور ۳۲ رجمنٹ شاہی کی جتنی عورات اور بچے تھے اور
جتنی میم لوگ مقام کانپور مین موجود تھین سب کو حکم مقام مذکور مین آنے کا ہوا اسی اثنا مین سپاہ سے علامات ہنگامہ پردازی
آشکارا ہونے لگے شب کو پنجاتین لین مین ہوتی تھین اور اُنکے ہتھیار لینے ناممکن تھے اسواسطے ویلر صاحب نے سر ہنری
لارنس صاحب کو واسطے کمک کے لکھا مگر گولارنس صاحب کے پاس صرف چھ سو نفری گورے کی موجود تھی اور اسی سپاہ سے اُنکو
انتظام کل ملک اودھ کا کرنا تھا تاہم صاحب محتشم الیہ نے ستر گورے واسطے کمک کے روانہ کانپور کیے بآخر ماہ مئی اسی گورہ
۵۴ رجمنٹ شاہی کے اور مدراس فیوزلیر وارد کانپور ہوے اور ویلر صاحب نے گورہاے لکھنؤ کو واپس جانے کی اجازت دی
اور بتاریخ ۳۱ ماہ مئی کلکتے کو ایک چٹھی اس مضمون کی روانہ کی کہ وقت بہت نازک ہی اور حفاظت چار یا پانچ سو میم اور ناقابل
جنگ کرنے والون کی جو مقیم کانپور تھے بہت ضرور ہی اور اُنکے پاس صرف ۵۰ نفری گورے کی بمقابلہ اسقدر فوج ہندوستانی
اور مفسدین شہری کے موجود ہی مگر یہ چٹھی کلکتے پہونچنے بھی نہ پائی کہ بتاریخ ۵ ماہ جون سپاہ نے ہنگامہ برپا کیا خزانہ
لوٹ لیا قیدی جیلخانے سے چھوڑ دیے اور اکثر افسرون کو جو مقام مورچہ بندی کے جانب بھاگے جاتے تھے قتل کیا
افسوس کہ اُسوقت تک اکثر عیسائی باشندگان شہر مقام ہسپتال مین نہین آئے تھے اور وہ لوگ بیچارے اُسی روز قتل
ہوے اور بنگلہ ہاے صاحبان اور بارکہاے سپاہ شعلہ ور ہوئی بعد ازین سپاہ مفسد بجانب مورچال روانہ ہوئی مگر
چونکہ اُنکے پاس توپ نہ تھی اسواسطے ظن غالب تھا بلکہ یقین واثق کہ اگر وہ شخص جسکا نام تا بہ ابد تواریخ ہند مین رو سیاہ رہیگا بدعہدی
نہ کرتا اور اپنے قول و فعل پر قائم رہتا تو ویلر صاحب تا آنے فوج کمک کے مفسدین کا ہرگز غلبہ ہونے دیتے یہ شخص سری منت
دھوندھو پنت نانا صاحب راجہ بٹھور تھا اس شخص کو پیشوا باجی راؤ نے متبنیٰ کیا تھا اور اُسکے مرنے کے بعد اُسکی جگہ قائم ہوا
مگر پنشن باجی راؤ کی اُسکو نہ ملی الا اور سب خزانہ وغیرہ اُسکے قبضے مین رہا بلکہ اُسکو گورنمنٹ کا حکم یہ بھی ہوا تھا کہ کچھ سپاہ اور
کچھ توپین اپنے قلعہ بٹھور مین رکھا کرے یہ ہی توپین آج بخلاف گورنمنٹ مذکور اُسکے کام آئین سابق مین جتنے صاحب کانپور مین تھے
اُنسے اِسکی نہایت دوستی تھی اور اکثر اُنکے ساتھ سیر و شکار کو جایا کرتا تھا مگر خبر ہنگامہ میرٹھ کی سُنتے ہی اِسنے سپاہ ہندوستانی کی
راے لینی شروع کی اور جب اُنکو بھی آمادہ فساد پایا تو فوراً آپ بھی بگر بیٹھا اور اول ہی یہ حرکت کی کہ جو قریب سو انگریزون
اور میم وغیرہ کے فتح گڈھ سے فراری ہوکر کانپور آتے تھے اُنکو اثناے راہ مین اپنے مقام بٹھور مین گرفتار کرکے ہلاک کیا
سپاہ کانپور نے بتاریخ ۵ اُسکو اپنے عزم بلوے کی اطلاع دی اور اُسنے اُسی وقت اپنی چھ توپین اور سپاہی لیکر
ارادہ مقام مذکور کا کیا اور جو توپین بھاری اُسکے یہان زمین مین دفن تھین اُنکو بھی نکالا اور یہ سب سامان لیکر بسبرداری
فوج مفسد بمقابلہ ویلر صاحب کانپور مین آیا اور گولہ رانی مقام مورچہ بندی صاحب موصوف پر شروع کی ہرچند
ویلر صاحب کے پاس توپین ایسی بڑی نہ تھین کہ وہ مفسدین کی توپ کا جواب دے سکتے مگر تاہم ایسی حکمت سے
توپ سرکاری چلتی تھی کہ مفسد قریب نہ آسکتے تھے اور ہرچند ویلر صاحب کی فوج کا ایک ثلث بعرصہ پانزدہ روز

مع فوج وغیرہ کانپور چھوڑ کر بحفاظت سیادِ نانا الہ آباد جاوے قبول اور منظور ہوئی ہم خوب جانتے ہین کہ کسطرح کی حفاظت اُس حرام زادے نے اُنکی کی تمام انگریز سوائے عورات اور بچون کے جنکو اُسنے قید کیا تھا وہ بھی گو اُنھون نے حسب شرائط مقبولہ طرفین اپنے تئین حوالے کر دیا تھا بدعہدی صریح قتل ہوے۔

راقم کو کچھ پرچہ ہاے کاغذ پوشاک میم صاحبان مین سے جو قتلگاہ مین حسب الحکم نانا قتل ہوئی تھین ملے یہ حالات غم آلود پرچہ ہاے خون آلود پر ہین اور تحریرات مندرجہ ذیل اُنپر بمیل سرمہ بخط میم صاحبان ثبت ہی لیکن یہ پرچہ دو میم صاحبون کے روزنامچہ سے جدا کیے ہوے معلوم ہوتے ہین زیرا کہ خط دو لونون کا ایک سا نہین ہی۔

ایک پرچہ مین تو یہ تحریر ہی

بتاریخ ۱۲۔ جون ماما یعنی والدہ مر گئی۔

بتاریخ ۹۔ جون ایلسی جان بحق ہوئی۔

بتاریخ ۲۷۔ جون کو جورج نے جان دی۔

بتاریخ ۲۱۔ مئی کو بارکون مین گئے۔

بتاریخ ۵۔ جون رسالہ بھاگ گیا۔

بتاریخ ۶۔ جون اول گولہ رانی شروع ہوئی۔

بتاریخ یکم۔ جون چچا ویلی مر گیا۔

بتاریخ ۱۷۔ جون خالہ لسیلی نے جان بحق تسلیم کی۔

بتاریخ ۲۷۔ جون بارکون سے نکلے اور جب دریا پر پہونچے تو فوراً قید ہوے۔

دوسرا پرچہ اِس مضمون کا ہی

بتاریخ ۲۱۔ مئی ہم بارکون مین گئے بتاریخ پنجم جون بوقت نو بجے دوپہر دو گھنٹہ صبح سوارا ن رسالہ دوم نے فساد شروع کیا اور دو تین مابقی رجمنٹہاے ہندوستانی بھی چلی گئین دوسرے روز وقت صبح ہم سب روبرو بارکون کے بیٹھے تھے کہ ایک گولہ چوبیس پونڈی توپ کا آکر مورچون مین لگا اور اِس زور سے تا تاریخ ۲۵۔ جون گولہ رانی علی الاتصال جاری رہی اِس تاریخ کو دشمن نے کچھ شرائط جنرل ویلر صاحب کے پاس پیش کین اور جنرل صاحب نے اُنکو منظور کیا اور ۲۷۔ کو ہم سب نے بارکون کو چھوڑا اور سب دریا پر واسطے جانے الہ آباد کے گئے کہ وہان سے کشتیون پر سوار ہو کر جاوینگے جب ہم دریا پر پہونچے تو دشمنون نے ہم پر گولہ رانی شروع کی اور تمام انگریزون کو اور تھوڑی سی میم لوگون کو مار ڈالا اور کشتیون کو جلا دیا کچھ قلیل آدمی ڈوب گئے اور ہم گرفتار ہو کر ایک مکان مین یکجا قید کیے گئے ہین۔

ایک صاحب جو براہ کانپور سفر کرتے تھے شروع ماہ ستمبر قتلگاہ کو دیکھنے گئے وہ بیان کرتے ہین کہ اِس مکان مین اب تک اُلجھے ہوے بال طویل پڑے ہین اور میم صاحبون کے جوتے بھی موجود ہین چھوٹے بچون کے کپڑے اور اکثر علامات سنج افزا نظر آتے ہین اور ایک ستون کے چبوترے پر نشان خون کا چار دن اُنگلیون اور ایک انگوٹھے کا بنا ہوا ابتک موجود ہی۔

ایک وقائع نگار باقی ماندہ احوال مقام کانپور کا اسطرح پر تحریر فرماتے ہین کہ اِس مقام مین بتاریخ ۱۶۔ ماہ مئی خبر ہنگامہ مقامات دہلی اور میرٹھ کی پہونچی اسوقت یہان یکم اور ۲ اور ۵۶ رجمنٹ ہندوستانی اور دوم رسالہ غیر آئین اور پچاس نفر سیاہ گورہ متعلق بہ توپخانہ موجود تھی اور مقام کانپور ایسے موقع پر واقع ہی کہ اسمین کوئی صورت بچاؤ کی ممکن نہین تاہم سر ہیو ویلر صاحب

اُنھون نے اپنے تئین حوالۂ مفسدان کیا جنھون نے اُنکو قید کرکے اور ایک چھکڑے پر بٹھاکر جسکے اوپر پوشش بھی کچھ نہ تھی کہ آفتاب سے جو اُن روزون نہایت گرم تھا حفاظت ہوتی کانپور لائے یہان نانا کے روبرو گئے اور نانا نے گرین ڈی صاحب کلان کی میم سے کہا کہ تیرے پاس بہت دولت ہی وہ ہمکو دے اور ہم تجھے اور تیرے خاندان کو جان سے نہ مارینگے اور اگر زیادہ نہین تو دو لاکھ روپیہ دے میم صاحبہ نے جواب دیا کہ میرے کارخانے کا مالک میرا فرزند طامس ہی اُسکو اور تمام میرے خاندان کو بحفاظت الہ آباد پہونچا دو تو جو مانگوگے وہ دونگی نانا نے اِس امر کا اقرار کیا مگر اُسوقت یہ ہی حکم دیا کہ میم صاحبہ کو اور اُسکے فرزند ایڈورڈ کو اور اُسکے خاندان کو سویدا نام مکان مین جو کانپور مین تھا پہرۂ گارد مین رکھو فقط

اور خبر جو ہمارے پاس اِس واقعہ جانکاہ کی پہونچی ہی صرف یہ ہی جو ذیل مین تحریر ہوتی ہی اور غالب کہ نہایت تاسف آمیز اور جگر خون کن ہی یہ خبر ہمکو ایک صاحب کی چٹھی سے ملی ہی جو ہمراہ لشکر برگیڈیر جنرل نیل صاحب کے کانپور مین آئی تھی۔

میرے پاس زیادہ خبر ویلر صاحب کی شجاعانہ حفاظت کانپور کی نہین پہونچی مگر پرچہ ہاے ملفوفہ جو مین نے پارچہ ہاے میم صاحبان مقتولین مین پائے اُنسے کچھ کچھ حال معلوم ہوسکتا ہی مین نے انبار پارچہ ہاے خون آلودہ مین سے تین تصویرین بھی پائی ہین مگر وہ مین کبھی اور مشتہر کرونگا اور اسی واسطے بالفعل اپنے پاس رکھتا ہون جسوقت ہم کانپور مین بعد فتح لڑائی کے پہونچے اُسی وقت ایک شخص نہایت خوفناک ہماری طرف بھاگتا ہوا آیا صورت سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی رجمنٹ کا باورچی ہی مگر بعد ازان معلوم ہوا کہ وہ کوئی کرانی دفتر کمسریٹ کا تھا اُسنے خود جاکر ویلر صاحب سے کہا تھا کہ مین برضا و خوشی اپنے مورچال سے باہر جاکر دریافت کرتا ہون کہ کمک آتی ہی یا نہین اور ویسی ہی اطلاع آپکو دونگا مگر مفسدین نے اُسکو گرفتار کیا اور بطور جاسوسان تحقیقات اُسکی کرکے حکم تین برس قید کا بامشقت و جولانہ اُسکی نسبت صادر کیا حسب الحکم وہ قید رہا اور جہان وہ قید تھا وہان قریب تین سو ہندوستانیون کے اور قید تھے اور اکثر اُنمین کے اِسواسطے قید ہوے تھے کہ اُنکے پاس روپیہ نانا کے دینے کو موجود نہ تھا اور جسوقت اِن قیدیون نے شور و غل ہماری فتح یاب فوج کا سُنا اُسی وقت اپنے گارد کے سپاہیون پر دوڑ اُٹھے اور اُنکو مغلوب کرکے فراری ہوے اُس بیچارے نے اپنے گھر کے نو آدمی مورچال مین چھوڑے تھے جسمین سے ایک بھی زندہ نہ بچا اور کس بیرحمی سے قتل ہوے کسقدر رقت اُسے دیکھ کر آتی ہی جب وہ گرد و پیش قتل گاہ کے لاشون کو تلاش کرتا پھرتا ہی میری دانست مین وہ اِسواسطے تلاش کرتا ہی کہ شاید کچھ پتا اُسکے خاندان مقتول کا ملے وہ بے اختیار پھرتا جاتا ہی اور کوئی اُس سے نہین بولتا اور نہ کچھ اُسکی تسکین کی صورت پیدا کرتا ہی ہمارے نزدیک اِسوقت مین کچھ بھی اُس سے درباب تسکین اور تسلی کے کہنا گویا زہرہ خندہ ہو جائیگا اکثر آدمی بیان کرتے ہین کہ ویلر صاحب کو بجاے اُس مقام پر مورچال بنانے کے جہان اُنھون نے قائم کیے تھے مناسب تھا کہ میگزین مین جاکر مضبوطی کرتے اِس سے مفسد بھی توپین اور سامان جنگ اِسقدر کثرت سے نہ پاسکتے ہسپتال توپخانہ جسکو ویلر صاحب نے چند روز بچایا تھا بالکل گولون سے چلنی ہوگیا ہی مفسدون کے پاس اِتنی توپین تھین کہ اُنسے ہر انچ پر اُنکا گولہ پہونچتا تھا اور مجھے یقین ہی کہ ایک توپ ۲۴ پنی اُنھون نے لاکر اوبرو کنوین کے قائم کی ہوگی کیونکہ یہ ہی ایک چوبیس ۲۴ پنی اُنکے پاس تھی اکثر محصورین پانی کے لانے مین مارے گئے اور آخر کار پانی بھی جو اُسوقت اور اُس ایام مین زندگی کا باعث تھا ملنے موقوف ہوگیا ایسے وقت تنگی مین شائد شرائط نانا کی کہ ویلر صاحب

طرف سے اور اسطرح مورچال کے اس کنارے تک لاکر اُنکو ایک ڈولی مین لٹا دیا میم صاحبہ نے ایک انگشتری الماس میری جانب پھینکی اور ایک انگشتری طلا اُس باورچی کی طرف کہ لاکر میرے پاس اب اور کچھ دینے کو نہین ہی یہ تم لیلو اور انگشتری الماس مین نے اب ترنچل صاحب کی میم کو دیدی ہی تھوڑے عرصے کے بعد ایک سپاہی آیا اور ڈولی مذکور واسطے ایک افسر زخمی کے لیگیا اور میم صاحبہ کو اُتار دیا باورچی نے جب یہ دیکھا تو وہ ایک ہاتھی لایا اور اُسپر میم صاحبہ کو بمشکل سوار کروا دیا اور ہنری اور جون اور فریدرک اور میری پیادہ ہاتھی کے ساتھ ساتھ چلتے تھے اسطرح وہ گھاٹ تک پہونچے گھاٹ پر ریڈ صاحب کی میم مع بچون کے کھڑی تھی ہنری جون اور میری اُنکے پاس گئے مگر فریڈرک نے اپنی مان کو نہ چھوڑا دو سوارون نے میری مالکنی کو ہاتھی سے اُتارا اور تین سپاہی اُنکو کشتی تک لیگئے مین نے اُسکو کشتی پر بیٹھتے ہوے دیکھا وہان وہ ایک جگہ پشت لگا کر بیٹھی اور انجیل جسکو اُسنے اِس عرصے مین کبھی اپنے سے جدا نہ کیا تھا پڑھنے لگی اور فریدرک اُسکے پاس بیٹھا اب گولہ رانی توپہاے پوشیدہ سے اور تفنگ اندازی کشتیون پر شروع ہوئی مین نے اُس کشتی کو چلتے دیکھا جسمین میم صاحبہ تھین جب یہ نوبت ہوئی تو انجیل کھول کر اُسنے اپنے آگے رکھی اور فریدرک کو اپنی بغل مین دبایا اور اِس ہیئت سے جل گئے ایک سوار نے ہنری کے ایسا ایک ہاتھ شمشیر کا مارا کہ اُسکا شانۂ راست جدا ہوگیا اِسپر وہ تھوڑی دور بھاگا اور زمین پر گر کر مرگیا اور جون اور میری سیمبول گرین ڈی صاحب کے دونون لڑکون کے ساتھ گرفتار ہوکر ایسمیلی روم مین قید کیے گئے تھے۔

سیمبول گرین ڈی صاحب بھی اُسی وقت جنرل ویلر صاحب کے ساتھ گرفتار ہوکر اور قیدیون کے ساتھ مارے گئے۔

گرین ڈی صاحب کلان کی میم اور اُنکا لڑکا ایڈورڈ اور اُسکے عیال واطفال بعضے کہتے ہین کہ مرگئے اور بعضے یہ بیان کرتے ہین کہ ایسمیلی روم مین ہمراہ دیگر قیدیون کے بتاریخ ۱۵۔ ماہ جولائی ۱۸۵۷ع قتل ہوے القصہ کوئی اُنمین سے اب زندہ نہین ہی۔

کوئی تحقیق حال سدرلینڈ صاحب اور اُنکی میم کا جو فتح گڈھ مین تھے معلوم نہین ہوتا مگر یقین ہی کہ وہ بھی کانپور مین ہنگام مفسدہ مرگئے وہ بھی متعلق خاندان گرین ڈی صاحب سے تھے خبا[illegible] کرنے کا مقام ہی کہ فساد کانپور اور فتح گڈھ مین پچیس ۲۵ آدمی ایک خاندان کے قتل اور ضائع ہوے فقط

احوال مندرجۂ ذیل زبانی ہندوستانیون کے جو ملازم قدیم گرین ڈی صاحب کے خاندان کے تھے معلوم ہوا۔

قریب دو روز بعد ہنگامۂ کانپور کے نانا صاحب کو اطلاع پہونچی کہ کچھ فرنگی ایک کارخانہ مین جو کانپور سے بہت فاصلے پر نہین ہی مخفی ہین اُسنے ایک گروہ مفسدین کو حکم دیا کہ وہان جاکر اُنکو گرفتار کرلاؤ بر طبق اِسکے کچھ سوار اور پیادہ بجانب بخف گڈھ روانہ ہوے اور ایک گروہ بدمعاشون کا بھی اُنکے ساتھ ہوا جسوقت یہ خبر ایڈورڈ گرین ڈی صاحب کو پہونچی فوراً وہ مع اُسکی والدہ اور میم و بچے کے اور میجر ہولنگ صاحب متعلقۂ انولیڈ پارنمنٹ کے کوٹھے پر چڑھ گئے اور زینہ اوپر کھینچ لیا صاحبان موصوفین اپنی بندوقین اور اُسقدر بارود وغیرہ سامان جنگ اپنے ساتھ لیگئے جسقدر لیجا سکے جب مفسدین نے اُنکو آگھیرا تو اُنھون نے لڑنا شروع کیا اور دو روز تک مفسدین کو اپنے پاس آنے دیا آخر کار بعد دو روز کے میجر ہولنگ صاحب مارے گئے اور سامان بھی دو بہ کمی لایا اب کوئی تدبیر لڑنے کی یا فرار ہونے کی نظر نہ آئی اور بنا چاری

بیمار پڑنے کے اُسنے ایک ساعت طلائی مجھے دی تھی اور یہ کہا تھا کہ اگر تو کلکتے پہونچے تو یہ گھڑی میری خالہ جون ترنیل صاحب کی میم کو دینا کیونکہ اُسکو معلوم ہوگیا تھا کہ مین اِس تکلیف مین زندہ نہ رہونگی اور نہ اُسکو دوبارہ اب دیکھونگی اِس حکم کی تعمیل مین کر چکی یعنی گھڑی میم صاحبہ مذکورہ کے پاس پہونچادی بعد ازین میرا مالک پھر بستر بوریا سے نہ اُٹھا اُسکو اِس لڑکی کے مرنے کا نہایت رنج ہوا اور وہ اُسکی بڑی پیاری تھی اِس رنج اور فکر اور خوف مین وہ بھی بتاریخ ۱۷- مر گیا تین روز پیشتر اپنے مرنے کے اُسنے ایک چٹھی مجھے دی تھی اور یہ کہا تھا کہ میری بہن ترنیل صاحب کی میم کو یا میرے بھائی ولیم کرین ڈی صاحب کو جیسا موقع ہو دینا مگر یہ کاغذ جسوقت مین مورچال سے باہر نکلتی تھی ایک سوار نے مجھسے چھین لیا۔

قریب تاریخ ۱۸- جون مس سٹوارت جسکا ذکر اوپر آچکا ہی خوف آتش زدگی سے جو اُس بارک مین لگی تھی جسمین وہ رہتی تھی باہر بھاگی اور باہر نکلتے ہی ایک گولہ اُسکی پشت پر لگا جسکے صدمے سے وہ وہین گر کر مر گئی جی صاحب کی میم جسکے اوپر بھی بہت شدائد اور سختیان گذر رہی تھین ۲۱- جون کو مر گئی اب صرف یہ لوگ زندہ تھے یعنی طامس گرین ڈی صاحب کی میم مع اپنے بچون جن جون فریڈرک اور میری کے اور سیمبول گرین ڈی صاحب اور اُسکے دو لڑکے اور تیسرا جو اُن ہی دونون مین پیدا ہوا تھا باعث نہ ملنے شیر مادر کے اور پینے صرف پانی کے اٹھارہ دن کا ہو کر مر گیا تھا۔

قریب تاریخ ۲۵- کے جیکوبی صاحب کی میم جو باشندۂ کانپور تھی نانا کی طرف سے ویلر صاحب کے پاس یہ پیغام سپرد کر دینے آئی پیغام یہ تھا کہ تمام ولایتی آدمی بحفاظت الہ آباد تک پہونچا دیے جاوینگے اگر وہ اپنے تئین حوالے نانا کے کرین اور سب خزانہ اُسکو دیدین جب یہ شرط منظور ہوئی تو لڑائی طرفین سے موقوف ہوئی اور اب انگریز بیخوف و خطر مورچال کے باہر بھی پھرنے لگے۔

سیمبول گرین صاحب اور مین اِس قابو کو غنیمت سمجھ کر اُس مکان مین گئی جہان یہ مشہور تھا کہ میم گرین ڈی صاحب کلان کی اور ایڈورڈ گرین ڈی صاحب کلان کی اور ایڈورڈ گرین ڈی صاحب مع اپنے عیال و اطفال کے قید مین ہمنے اُس مکان کے اندر جاکر کیا دیکھا کہ ایڈورڈ گرین ڈی صاحب کی میم میلے اور پھٹے ہوے کپڑے پہنے ہوے خالی زمین پر بیٹھی ہی اور اُسکی گود مین گرین ڈی صاحب کلان کی میم کا سر ہی اور وہ لیٹی ہوئی ہی اور ایڈورڈ گرین ڈی صاحب بھی زمین پر لیٹے ہوے تھے اور اُنکے بچے فرانسس لیٹیا اور مارتھا تہون بیٹھے تھے اُنھون نے مجھے دیکھتے ہی رو دیا اور کہا کہ ہم بھوکے ہین اور نانا صاحب کے آدمیون نے ہمکو پانچ چھ روز سے کچھ کھانا نہین دیا اُنکی خوش نصیبی سے جو بہشتی نانا نے اُنکو پانی دینے کو ملازم رکھا تھا وہ میرے مالک کا قدیم نوکر تھا اور یہ شخص اکثر کچھ شیرینی بازار کی یا روٹی اپنے کپڑے مین چھپا کر اُنکے واسطے لیجایا کرتا تھا۔

بتاریخ ۲۷- نانا صاحب نے خبر دی کہ کشتیان طیار ہین اور طیاریان واسطے لیجانے انگریزون کے مورچال سے گھاٹ تک عمل مین آئین ہاتھی اور ڈولیان اور اُنکی سواری کو آئے اور وہ سب روانہ ہوے لیکن میری مالکہ ایسی کمزور تھی کہ اُٹھ بھی نہین سکتی تھی اور کوئی اُنکی مدد کو نہ پہونچا آخرکار ایک باورچی جسکا لڑکا قدیم سے میرے مالک کا نوکر تھا اور جو اپنے لڑکے کی تلاش مین آیا تھا اتفاقاً اُنکے پاس آیا اور اُسنے میم صاحبہ کو ایک طرف سے اُٹھایا اور جون نے دوسری

طامس گرین ڈی صاحب خود شام کو اُنکے پاس پہونچے۔

اِس روز یعنی بتاریخ ۴۔ ماہ جون ایڈورڈ گرین ڈی صاحب اپنی مائی یعنی میم گرین ڈی صاحب کلان کی مجوز ہوئی کہ کارخانۂ نجف گڈھ مین جہان وہ اپنی میم اور بچون کو روانہ کر چکے تھے اور جو قریب سولہ میل کانپور سے واقع ہی اُنکے ساتھ جائین اُنکے بچہ ہا حسب تفصیل ذیل تھے یعنی فرانسس ۱۱ برس کی عمر کا لیما آٹھ برس کی اور مارتھا دو برس کی۔

بتاریخ ۵۔ ماہ مذکور قریب نو اخت دو گھنٹہ صبح سپاہی اور سوارون نے اپنی اپنی چھاونیون کو جلانا شروع کیا اور شور و غل مچاتے ہوے خزانۂ کلکٹری کی جانب جو نواب گنج مین تھا روانہ ہوے میرے مالک یعنی گرین ڈی صاحب کلان کی میم اور تمام اُسکے ہمراہی جنمین ریڈ صاحب مع میم صاحبہ و بچگان بھی شامل تھے اب مورچال مین گئین جسمین ایک انبوہ کثیر جمع تھا اُسمین ایک بارک تھی جسکو بارک ہسپتال کہتے تھے اُسمین تو تمام افسر اور عہدہ دار مع اُنکی میم لوگون کے اور سپاہی مقیم ہوے اور ایک اور مکان مختصر تھا جو واسطے سود اگران چھاونی کے تجویز ہوا تھا اُسمین ایک حصہ میرے مالک کو مع اُسکے ہمراہیون کے بمثل میم صاحبہ و بچہ ہا و دیگر خویشان و اقارب اور ریڈ صاحب مع عیال و اطفال و کرک صاحب کی میم مع بچون کے ملا تھا یہ مکان قریب بیس فٹ طول و دس فٹ عرض مین تھا کسی کے پاس بستر تک نہ تھا اِسواسطے ایک بوریا لاکر زمین پر فرش کیا اور میرا مالک کچھ کھانا مورچال مین لایا۔

مفسدین یعنی سواران رسالہ دوم و سپاہ رجمنٹہاے ۱ و ۵۳ و ۵۶ رجمنٹ بعد از لینے خزانے کے بمقام کلیان پور جو ۷ میل فاصلے پر کانپور سے ہی جاکر مقیم ہوے اِس سے تمام عیسائی انگریزون کے دل مین یہ خیال ہوا کہ مفسد اُنکو چھوڑ گئے دوسرے روز صبح بتاریخ ۶۔ ماہ مذکور مفسدین مذکورین بسر کردگی نانا صاحب مع اُسکی سپاہ و توپون کے واپس کانپور مین آئے اور جلانا بنگلون کا اور گولہ رانی کرنی اوپر مورچال کے شروع کی۔

میرے مالک نے مع عیال و اطفال کے نہایت سختی از طرف تفکرات وجوع و عطش کے اُٹھائی جس کنوین سے مورچال مین پانی آتا تھا وہ ایسے بُرے موقع پر تھا کہ اُسپر دشمن کا گولہ برابر پڑتا تھا اور کوئی آڑ اُسکے گرد نہ تھی اِس سبب سے نسبت کم آدمی پانی لینے جاتے تھے اور جو جاتے تھے وہ گویا اپنی جان سے ہاتھ دھوکر جاتے تھے اِسواسطے پانی ایسا گران ہو گیا تھا کہ ایک مشک تین روپے سے گیارہ روپے تک کو ملتی تھی۔

تمام اسباب خورش جو میرا مالک اپنے ساتھ لایا تھا وہ گولۂ توپ سے برباد ہو گیا اور جو گولے طرفین سے بکثرت چلتے تھے اُسکے خوف سے میرے مالک کو ایسا خوف دل مین سمایا کہ اُسنے کھانا چھوڑ دیا روٹی ہاتھ کی پکی ہوئی مورچال مین ایسی گران قیمت ہو گئی تھی کہ ایک روٹی آٹھ آنہ سے ایک روپیہ تک کو ملتی تھی۔

سیموئل گرین ڈی صاحب کی میم کے دل پر ایسا صدمہ بیٹھا کہ وہ دیوانی ہو گئی اور بتاریخ ۹۔ ماہ مذکور مر گئی اور جی صاحب بباعث عمری اور ضعف کے نہایت ناتوان ہو گئے تھے اُنکے بیٹھے بیٹھے ایک پارہ مکان جو صدمۂ گولہ سے گرا تھا سر پر گرا اور ایک اور تکلیف اُٹھا کر بروز دوم یعنی ۱۱۔ ماہ مذکور اُنھون نے دولیعت حیات سپرد کی اِس عرصے مین لوئی زاکو بخار آیا اور تین روز رہا اِن تین دن مین اُسکی تکلیف نہایت رنج دہندہ تھی کیونکہ پانی کمیاب بلکہ نایاب تھا تیسرے روز اُسنے اپنے والدین کو بلایا اور کہا کہ مین مرتی ہون اور اُن دونون کو توشۂ آخرت دیکر جان بحق تسلیم کی قریب تین روز پیشتر اُسکے

اور کسی کو اُنمین سے زندہ نہ رکھو یہ قتل عام ۱۵ ماہ جولائی کو واقع ہوا اور جنرل صاحب اور دیگر صاحب لوگ جو راستے سے گرفتار ہو کر آئے تھے وہ بتاریخ دوم ماہ مذکور قتل ہوے تھے جب مقیدین نے سُنا کہ نانا نے حکم قتل صادر کیا ہے اُنھون نے اپنے کپڑے پھاڑ پھاڑ کر دروازے کو اُنسے خوب مضبوط باندھا ایک سوار نے آکر ہندوستانی ڈاکٹر کو قتل کیا بعد اِسکے باورچی اور مہترانی کو دوسرے سوار نے دیوار پھاند کر اور مکان مین جاکر قتل کرنا شروع کیا اور اُسکے پیچھے اور سوار بھی دروازے کی راہ سے اندر جاکر قتل عام مین اُسکے شامل ہوے تمام مقیدین اِسطرح قتل ہوے اِس واقعہ کی اطلاع فوراً نانا کو ہوئی اور اُسنے حکم دیا کہ میموں کی لاشین ایک کنوین مین ڈال دو ایسا ہی ہوا اور پشتہ ہاے مقتولین کے نیچے سے پچیس ۲۵ عورات اور بچے زندہ نکلے تھے نانا نے اُنکو جلاد کے حوالے کیا اور چند بچہ ہاے شیر خوارہ کو تو مفسدین نے اُٹھا کر زمین پر مار کر مار ڈالا یہ امر بتاریخ ۱۷ جولائی بوقت صبح وقوع مین آیا تھا اور بوقت شام نانا بمقام بٹھور بھاگ گیا اکثر عورات مجروح کنوین مین ڈالدی گئین تھین اُنکے اوپر اور لاشین مُردون کی اور مٹی وغیرہ ڈالدی تھی کہ سب دب جاوین قبل ازو اپس جانے نانا کے اُنھون نے میگزین اُڑا دیا تھا فقط

ایک اور عیسائی عورت مسماۃ میری آئن جو گرین ڈی صاحب کی ملازم تھی صاحب ممدوح اور اُنکے عیال و اطفال کی حکایت مفصل بیان کرتی ہے اور اِسی پر قیاس کرنا چاہیے کہ اِسی طرح پر ہر ایک شخص کو تکلیف اُن بیس ۲۰ دن مین جسمین وہ لوگ محصور رہے تھے ہوئی ہوگی۔

کئی روز پیشتر وقوع ہنگامہ سے یعنی تاریخ ۵ جون ۱۸۵۷ء سے عیسائی باشندگان کانپور نہایت متفکر اور اندیشہ ناک تھے کیونکہ ہر روز یہ خبر مشہور ہوتی تھی کہ ہندوستانی رجمنٹون سے علامات بغض ظاہر ہوتے ہین ہمین خوف ہے میرے مالک یعنی گرین ڈی صاحب نے چار کشتیان طیار کروائین کہ سب اسباب اور عیال و اطفال کو اُنپر تا بمقام کلکتہ لیجاوے رسد و اسباب سب اُنپر بار کر دیا گیا تھا اور سب طیار روانگی کو تھے کہ عمدہ داران لشکری نے منجانب سپاہ طمانینت کی اور کہا کہ سپاہ سب نمک حلال ہے اور کوئی آمادۂ فساد نہین اِسی قیل و قال مین تین چار مرتبہ کشتیان لدین اور خالی ہوئین اِس عرصہ مین میرے مالک اور اُنکے عیال و اطفال سب رات کو ایک اور بنگلے مین جو برلب دریا تھا جاکر شب باش ہوا کرتے تھے اور کشتیان گھاٹ پر باندھ دیجاتی تھین۔

آخر کار میرے مالک نے ایک بنگلہ جو سر ہیو ویلر صاحب نے تعمیر کروایا تھا اور متصل مورچال کے واقع تھا بہ کرایہ بدین خیال لیا کہ وقت ضرورت مع عیال و اطفال وہان جاکر رہینگے۔

بتاریخ نہم ماہ جون یہ خبر تمام شہر مین مشہور ہوئی کہ سپاہی اور سوار اب زیادہ عرصے تک خاموش نہ رہینگے کیونکہ علامات بغض اُنسے اب ہر ملا ہوتے ہین یہ سُنکر میرے مالک نے ارادہ بنگلہ مذکورہ بالا مین انتقال کرنے کا مصمم کیا اور بر طبق اُسکے طامس گرین ڈی صاحب کی میم مع بچگان یعنی لوئی زاجو قریب پندرہ برس کی عمر کے تھی اور ہنری گیارہ برس کا اور جون قریب دس برس کا اور خربیڈرک قریب سات برس کا اور میری قریب ساڑھے پانچ برس کی تھی مع اُنکے محافظ مسماۃ مس سٹوارٹ کے جو عنقریب کلکتے سے آئی تھی اور حی صاحب اور اُنکی میم اور سمبول گرین ڈی صاحب مع زن و بچہ یعنی روزاین جو قریب چار برس کے تھے اور امیلیا دو برس کی اور ایک بچہ دو روز کا تھا بروز روشن بنگلۂ مذکور مین روانہ ہوے اور

درست پایا تو نہایت خوش ہوے جب قلیل اُنمین کے کشتیون پر سوار ہو چکے تھے اور مابقی سوار ہوتے تھے کہ یکایک ایک توپ
اُنپر چلی اُسمین کانسٹر گولیان بھری تھین اور یہ توپ اور دیگر اتواپ جو بعد ازین سر ہوئین سب چھپا کر رکھی تھین اِس گولہ سے ایک کشتی مین
آگ لگی اِسکے بعد دوسری توپ سے ایک گولہ آیا جسنے چار کشتیون کو جلایا جو لوگ آگ سے بچے وہ پانی مین کود پڑے اور سپاہیون نے بھی
بندوقین اُنکو مارین سوار مع گھوڑے پانی مین اُتر گئے اور اکثر آدمیون کو اُنھون نے وہان قتل کیا پندرہ کشتیون کے سوار جو انگریز
وغیرہ تھے سب قتل ہوے ایک سو آٹھ عورات اور بچے قتل سے بچے تھے مگر اکثر اُنمین کے زخمی تھے اور نانا نے کہا کہ اُنکو قتل نہ کرو
قید رکھو ایک کشتی جسمین جنرل ویلر صاحب تھے اُسکو سپاہی کھینچ کر لیگئے بیچارے جو کشتیون پر تھے وہ گریۂ وبکا کرتے تھے اور جو
پانی مین تھے وہ خدا سے مدد چاہتے تھے ایک دختر جنرل ویلر صاحب کی کو ایک سوار گرفتار کرکے اپنے گھر مین لیگیا اور اپنی
بی بی کے پاس اُسکو رکھا یہ سوار چوک کے گرجا گھر کے پاس رہتا تھا دختر مذکورہ اُسکے گھر مین شام تک رہی سوار مذکور شام کو
بازار مین گیا اور وہان شراب پیکر بیہوش ہوکر گھر مین آکر سو رہا دختر مذکورہ نے قابو پاکر تلوار سے اُسکا سر کاٹ ڈالا اور اُسکے بھائی کا اور
دو اُسکے لڑکون کا اور اُسکی بی بی کا بھی سر تن سے جدا کیا اور آپ گھر سے باہر نکلی راستے مین کچھ سوار اُسکو ملے اُنسے اُسنے کہا کہ جاؤ
گھر مین جاکر دیکھو مین نے کس خوبی سے رسالدار کے پیر پھیلائے ہین وہ اندر گئے اور وہان دیکھا کہ سب قتل کیے ہوے پڑے ہین جب
یہ خبر مشتہر ہوئی تو وہ ایک کنوین مین کود پڑی اور اوپر سے لوگون نے اُسکو مار ڈالا بعد ازان یہ دیکھ کر کہ ایک دختر خورد سال نے
کیا سانحہ کیا بخوف جان کسی کو جرأت نہوئی کہ کسی عورت انگریزی سے جنکو نانا نے قید کیا تھا اور چاہتا تھا کہ اُنکو سپاہ مین تقسیم کردے
کچھ کم ایک سو پندرہ عورات اور بچے قید تھے اور بمشکل چھ روز کی خوراک اُنکے پاس تھی بناچاری وہ نخود اور دیگر غلہ اِس قسم پر
بسر کرتے تھے اب وہ کشتی جسمین جنرل ویلر صاحب اور دیگر میم لوگ اور افسر تھے بہت دور نکل گئی تھی یعنی قریب بائیس میل کے
گئی تھی کہ وہان زمینداروں نے اُسکو گرفتار کیا اور اُنکے ہاتھ پشت پر باندھ کر سب کو نانا کے پاس روانہ کیا نانا اُنکو دیکھ کر بہت
خوش ہوا خصوصًا جنرل ویلر صاحب کو اور بباعث اُنکے معمری کے حکم دیا کہ جنرل صاحب کے ہاتھ کھولدو ہولاس سنگھ
کوتوال کانپور نے کہا کہ ایسا نہ کیجیے تب نانا نے کہا کہ اچھا جنرل صاحب کو گارد مین رکھو اور مابقی صاحبون کو جسمین ریڈ صاحب
اور کرین ڈی صاحب اور کرک پاترک صاحب اور میک کنزی صاحب اور کپتان میک کنزی صاحب اور واکن ہیرس صاحب
اور دیگر صاحب لوگ تھے اُنکو جہان وہ ہین وہین رہنے دو بعد ازین ایک سپاہی اور ایک سوار نے ہر ایک انگریز کو قتل کیا ڈاکٹر
ہیرس صاحب کو دو گولیان مارین اُنھون نے مفسدین کو قبل از مرنے کے بدشنام دہی یہ کہا کہ مجھے قتل کردو گولی مارو مگر میرے
ہموطن بہت جلد میرا بدلا تمسے لینگے یہ سُنکر دو سوارون نے اُنکو بہ ضربات شمشیر قتل کیا اگر زمیندار اِس کشتی کو گرفتار نہ کرتے تو یہ سب
بچ گئے تھے وہ میم لوگ جو سابق سے مقید تھین اُنکے کھانے کے واسطے حکم تھا کہ خراب خراب چیزین بازار سے خرید کر اُنکو کھانے کو دیا کرو
دس روز بعد اِسکے نانا نے اُن سب کو ایک مکان مین جو السیبلی روم مشہور تھا بھیجا بعد ازین نانا نے مفسدین دہلی کو لکھا کہ اِسقدر عورات
اور بچے انگریزان اُسکے پاس قید ہین اور درخواست کی کہ اُنکے باب مین کیا کرنا چاہیے وہان سے جواب آیا کہ اُنکو مار ڈالنا مناسب نہین
اِس جواب کے بعد نانا نے کچھ آدمی اُنکے واسطے نوکر رکھے چند روز بعد اور مفسدۂ الہ آباد ایک سوار نے آکر نانا کو اطلاع دی کہ ایک میم نے
مقیدین مین سے ایک چٹھی الہ آباد کو لکھی تھی اُسکے بموجب بہت سے انگریز کانپور کو آتے ہین یہ سُنکر نانا نے حکم دیا کہ سب مقیدین کو قتل کر ڈالو

نے کہین نانا نے بجواب اسکے کہلا بھیجا کہ اگر اُس طرف سے گولہ رانی موقوف ہو تو اِس بات کا جواب مین خود جاکر کہونگا جنرل صاحب نے کہا تا تصفیہ اِس مقدمہ کے طرفین سے لڑائی موقوف ہو اور ایسا ہی ہوا دوسرے روز نانا بہمراہی اپنے برادر بابا بھٹ و برادر زادہ اور بہت سی سپاہ کے مورچال تک گیا جنرل صاحب بھی اُسکی ملاقات کو وہان آئے نانا نے کہا کہ اپنی عورات اور بچون کو الہ آباد پہونچاؤ بعد ازان اگر تمھارے سپاہی لڑنے پر راضی ہون تو آکر لڑنا ہم تمسے اِس امر مین بدعہدی نہین کرینگے جنرل صاحب نے کہا کہ تم اپنے دھرم کے بموجب قول و قسم کرو اور ہم انجیل پر عہد کرتے ہین کہ ہم مورچال چھوڑ دینگے نانا نے کہا کہ ہمارا عہد یہ ہی کہ جسکی ہم دست گیری کرتے ہین اور جو ہم پر اعتماد رکھتا ہی ہم اُس سے دغا نہین کرتے اور اگر اُس سے بھی ہم دغا کرین تو خدا دیکھتا ہی اور وہ ہمکو اِسکی سزا دیگا جنرل ویلر صاحب نے کہا کہ اگر تمکو دغا کرنی ہی تو ہمکو ابھی مار ڈالو دیکھو ہمارے پاس اِسوقت کوئی ہتھیار نہین ہی نانا نے جواب دیا کہ ہم تمسے دغا نہین کرینگے ہماری بات پر اعتماد رکھو اور رسد وغیرہ تمھارے ساتھ کرکے تمکو ہم الہ آباد پہونچا دینگے یہ سُنکر جنرل ویلر صاحب مورچال مین گئے اور وہان افسرون سے اور سپاہ سے اِس باب مین صلاح کی سب سپاہ نے کہا کہ ہندوستانیون کا اعتبار نہ کرنا چاہیے وہ تمھارے ساتھ دغا کرینگے مگر چند آدمیون نے کہا کہ اُنکا اعتبار کرنا چاہیے اور یہ امر بہت مناسب وقت ہی آخرش یہ ہی صلاح مقرر ہوئی اور جنرل صاحب نے واپس جاکر کہا کہ تمھارے شرائط ہمکو منظور ہین تم ہمکو صرف فتح پور تک پہونچا دو آگے ہم الہ آباد باسانی چلے جاوینگے اِسکا جواب نانا نے یہ دیا کہ نہین صاحب ہم تمکو الہ آباد تک بحفاظت پہونچا دینگے اور حکم دیا کہ بیس کشتیان خس پوش ہوکر طیار ہون جب نانا نے دیکھا کہ سب باتین تصفیہ پا چکین اُسنے کہلا بھیجا کہ خزانے کا لیجانا کچھ ضرور نہین ہی خزانہ میرے پاس بھیجدو جنرل صاحب نے کہا تم روپیہ لیلو اِسوقت اُنکے پاس تین لاکھ روپیہ تھا اب نانا نے کہلا بھیجا تمھاری حاضری اور کھانا کل کشتیون پر ہوگا اِسواسطے گیارہ بجے تک کل مورچال خالی کردو جنرل صاحب اِسپر بھی راضی ہوے دوسرے روز وہ سب طیار واسطے روانگی کے بیٹھے تھے کہ ایک پیغام نانا کا اِس مضمون سے آیا کہ آج کشتیان طیار نہونگین تم کل روانہ ہونا اور بہتر ہی اگر وقت شام تم روانہ ہو اور چند باتین ایسی ایسی کہلا بھیجین جنرل صاحب نے اُسپر جواب کہلا بھیجا کہ ہم رات کو روانہ نہونگے شاید تم کچھ فریب ہمسے کرو اِسکے جواب مین نانا نے کہا کہ بہتر چار بجے شام کے روانہ ہونا اور دوسرے روز نانا سب خزانہ اُنکے پاس سے لیگیا اب پھر اُنکی روانگی مین کچھ توقف ہوا تمام میم لوگ اور بچے پوشاکین پہنکر طیار تھے اور جنرل صاحب نے نانا سے دریافت کیا کہ ہمارے سب نوکر بھی ہمارے ساتھ جاوینگے یا نہین نانا نے کہا ہان سب کو لیجاؤ دوسرے روز اگرچہ اشتباہ نسبت طریقہ سپاہ نانا کے پیدا ہوا تھا مگر تاہم اُنھون نے یہ سمجھا کہ سب معاملہ درست ہی بروز یکشنبہ نانا نے کہلا بھیجا کہ نوکرون کا لیجانا کچھ ضرور نہین ہی کیونکہ میم لوگ اور دیگر عورات اپنا کام آپ کرلینگی یہ سُنکر سب کے دلون مین اندیشہ پیدا ہوا سات بجے صبح کے مفسدین نے آکر مورچال کا محاصرہ کرلیا اور سب صاحب لوگ اب اُنکے اختیار مین آگئے نوکر بھاگنے لگے اور دشمنون نے اُنکو بھی قتل کیا قلیل نوکر جان بچاکر بھاگ گئے اب سب کو اندیشہ اور زیادہ ہوا مفسدین مورچال مین گھس آئے اور آکر کہا آؤ کشتیون پر چلو سب سامان طیار ہی میم لوگ اور بچے ہاتھیون پر اور ڈولیون پر روانہ ہوے اور سپاہ وغیرہ مردون نے پیادہ پا کوچ کیا اور دریا پر پہونچ کر کشتیون پر سوار ہوے جب وہان جاکر اُنھون نے کھانا طیار دیکھا اور سب سامان

ہیولاک صاحب کی جاتی تھی پہونچادیا۔

اُن صاحبون مین کے جو کشتیون پر سے مقید ہوے تھے اکثر تو اُسی روز قتل ہوے تھے اور مابقی یعنی عورات ولڑکے ولایتی افسرون اور سپاہیون کے ایک مکان واقعہ چھاونی کانپور مین قید کیے گئے تھے اِن قیدیون مین سے قلیل نے تو تکالیف سے بباعث مرگ نجات پائی اور باقی جو واسطے دیکھنے اور مصیبتون کے زندہ رہے وہ وقت بوقت جب خبر فتح آلہ آباد کی فوج کی آتی تھی گروہ مفسدون کے ہاتھ سے قتل ہوتے تھے۔

جب فوج جنرل ہیولاک صاحب کی کانپور پہونچی اُس صبح سب مقیدین باقی ماندہ کے انفاس ختم ہوے اور جسوقت فوج سرکاری چھاونی مین داخل ہوئی علامات قتل وخونریزی کے تازہ تھے زمین قید خانے پر خون اور بال پھیلے ہوے تھے اور کنواجو متصل مکان مذکور کے تھا اُسمین لاشین قیمہ کی ہوئین پڑی تھین یہ دیکھکر ہر ایک شخص کو نہایت افسوس ہوا کہ ہم کانپور پہونچے تو سہی مگر افسوس کہ بدیر پہونچے۔

چند حالات جو اوپر مذکور نہین ہوے ہین اور جو بیان لفٹنٹ ڈلافوسی صاحب سے معلوم ہوے تھے اُنکی وضاحت بیان مسماۃ میزبین سے بھی جو بطور آیا ملازم گرین ڈی صاحب سوداگر مقیم کانپور کے تھی ہوئی اِسواسطے ذیل مین درج ہوتے ہین

بعد دس روز کے ایک گولا اوپر چھت ایک مکان پختہ کے جو مورچال مین واقع تھا گر پھٹا اور اُسنے تمام مکان مین آگ لگادی تمام اچھی پوشاکین اور دیگر اشیا میم صاحبون کے اور بچون کے سوخت ہوگئے اِسواسطے اب اُنکو از حد تکالیف مین گذران کرنا پڑی کھانا بھی بہت کم پکتا تھا کیونکہ سب لوگ خوف جان سے بھاگ گئے تھے اور سپاہی میم لوگون اور بچون کے واسطے کھانا پکاتے تھے مگر کئی روز تک اُنکو کھانا بالکل نہین ملا تھا اِس عرصے مین قریب ایک سو پچاس مرد وزن وبچہ بیماری وزخمون سے مرگئے خصوصاً عورات وبچہ بکثرت لذت گیر ذائقہ موت ہوے اور کچھ دیوارون کے گرنے سے اور بعضے تفکرات وتکان وتکالیف سے مرگئے جیکوبی صاحب کی میم ایک نواب کے گھر مین مخفی تھی اور نواب مذکور نے چاہا کہ اُسکو بہ لباس ہندوستانی برائے حفظ جان لکھنؤ بھیجے اور میم صاحبہ روانہ ہوئی گھاٹ تک پہونچی تھی کہ ایک سوار نے اُسے شناخت کیا اور گرفتار کرکے ناناکے پاس بھیجدیا ناناصاحب نے اُسکو گرین ڈی صاحب کے ساتھ حکم قید کا دیا سپاہی اب ہر روز کے لڑنے سے ایسے بہ تنگ آئے تھے کہ اُنھون نے ناناسے کہا کہ اگر تم اپنا اقرار اب پورا نہین کرتے تو ہم تمکو قتل کرینگے ناناے اُنکو جواب دیا کہ کچھ اندیشہ نہ کرو مین تمکو اقرار سے زیادہ دونگا اور اُسنے میم صاحبہ مذکورہ سے پوچھا کہ تم ہمارا خط جنرل ویلر صاحب کے پاس لیجاؤگی جیکوبی صاحب کی میم نے کہا کہ ہان لیجاؤنگی غرضکہ چٹھی لکھی گئی اور مصحوب میم صاحبہ پاس جنرل صاحب کے مرسل ہوئی جب وہ نزدیک کمپو کے پہونچی تو اول سپاہ پہرہ نے اُنکو نزدیک آنے دیا مگر جب زبان انگریزی مین کچھ تقریر ہوئی تو سپاہ نے اجازت نزدیک آنے کی دی۔

مضمون چٹھی مذکور کا یہ تھا کہ یہ تمھارے حق مین بہت بہتر ہوگا اگر تمھاری مرضی لڑنے کی نہو کہ تم جیتے اب زندہ ہو آلہ آباد چلے جاؤ اگر ایسی مرضی ہو تو تمھارا وہان زندہ پہونچنا ممکن ہے کانپور چھوڑ دو اور تمھاری جان بچ جاویگی فقط

جب میم صاحبہ مورچال مین پہونچین تو جنرل ویلر صاحب اُنسے ملنے آئے اور مضمون خط سے اطلاع پاکر کہنے لگے کہ ایسے امر کا خط کتابت کے ذریعہ سے طے کرنا غیر ممکن ہے اگر ناناکچھ قرارداد کیا چاہتا ہے تو اُس سے کہو کہ خود آکر کرے یہ ہی جواب جیکوبی صاحب کی میم ناناکے پاس

کچھ تو قتل ہوے اور کچھ ڈوب گئے اور مابقی مقید ہوے۔

جو ایک کشتی روان ہوگئی تھی اُسمین پچاس آدمی سوار تھے اور وہ تو دریا مین جاتی تھی اور دونون کنارون پر سے مفسد اُنہ
غلولہ اندازی مثال آتش بازی کر رہے تھے قریب چھ میل جاکر کشتی مذکور تہ دریا پر جا اٹکی اور سوار ان کشتی مذکور تا شام متوقف
رات کو سب نے ملکر اُسکو ریت سے نکال کر روان کیا اور آٹھ میل تک پھر وہ نہ رُکی مگر مضاف گڈھ مین پہونچکر پھر اٹک گئی یہان پھر مفسد
اُسپر حملہ آور ہوے اور اکثر کشتی نشینون کو قتل کیا مگر آخر کار پسپا ہوکر کانپور بھاگ گئے اُنسے احوال کشتی و کشتی نشینان استماع کر
نانا کی دو پوری رجمنٹ اُنکے تعاقب مین روانہ ہوئین بوقت شب ایک ایسا طوفان آیا کہ اُسنے کشتی کو وہان سے سرکا دیا او
وہ پھر روان ہوئی مگر بباعث ناواقفیت دریا کے وہ بوقت صبح پھر تہ پر جا لگی اور جب صبح صادق ہوئی تو کشتی نشینا
دیکھا کہ اُنکے بیجیا اور دغا باز دشمن اُنکے ساتھ کنارۂ دریا پر آپہونچے اب کشتی ۳ میل کے فاصلے پر کانپور سے بقا
شیوراج پور آپہونچی تھی۔

اب چونکہ کشتی کا روان کرنا ممکن نہ تھا جو وہ آدمی اُنمین سے بجانب کنارہ اِس ارادے سے آئے کہ دشمنون کو بھگا دین
اور آنکر اُنھون نے ایسا ہی کیا مگر جوش مین آکر خشکی پر زیادہ دور تک اُنکے تعاقب مین نکل آئے مفسدین نے وہان اُنکو گھیر
یہ جماعت قلیل شجاعان کی جب پیچھے ہٹی تو کشتی کی راہ بھول گئے اور بناچاری کنارۂ دریا پر قریب ایک میل کے ہٹتے گئے جب مفسد
بہت ہی قریب آئے اور اُنکا بہت زور پڑا تو ناچار کہین پناہ کی جگہ کا خیال آیا اور ایک شوالہ جو قریب تھا اُسمین پناہ گیر ہوے
تاکہ چندے دم لین دروازۂ شوالہ پر ایک تو اُنمین سے کام آیا اور مابقی ۷ نفر اُسکے اندر چلے گئے اور اول تو امان مانگی مگر جب منظو
نہوئی تو اُنھون نے اپنی بندوقین پھر سنبھالین اور اکثر مفسدین کو کشتہ اور خستہ اور ناقابل جنگ آیندہ کیا مفسدین اِس قلیل
گروہ انگریزان سے بھی اِتنے خائف تھے کہ اُنپر حملہ آور نہو سکے اور ایک توپ لاکر اُس شوالے کے آگے لگا دی اِس توپ سے بھ
کچھ اثر نہوا بعد ازان مفسدین نے انبار ہیزم شوالہ کے دروازے پر بدین ارادہ جمع کرنا شروع کیا کہ اُسکو آگ سے جلا دین افسو
کہ عمارات شوالہ گول تھی اِس لیے جماعت اندرونی مفسدین کو جمع کرنے ہیزم سے بھی مانع نہ آسکی ان ہیزم سے بھی بخوبی کار براری نہ دیکھ
مفسدین نے باروت اُنپر رکھ کر اُڑانی شروع کی جسکے دھوین سے اندر شوالہ کے اُس جماعت کو نہایت تکلیف ہونے لگی بلکہ دم خ
ہونے لگا اب اُنھون نے ارادہ کیا کہ باہر نکل کر بجانب دربار روان ہون جسوقت یہ لوگ باہر آئے تمام دشمن ہر چار طرف فراری
چھیاسات انگریز جو شناوری سے آشنا نہ تھے دشمن کے غول مین گھس گئے اور جان عزیز کو اُسقدر قیمت گران پر دیا جسقدر اُنسے
ہوسکا اور مابقی صاحب لوگ دریاے گنگ مین کود پڑے دو اُنمین کے اول ہی قتل ہوے تھے اور تیسرا شناوری سے تھک کر
قریب کنارے کے آیا تھا کہ وہان وہ مارا گیا اور مابقی چار صاحب چھ میل تک شناوری کرتے ہوے گئے گو تین اُنمین کے زخمی تھے ا
وہان اُنکو دو یا تین سپاہی ایک راجہ خیر خواہ سرکار کے جو بعد ازین دریافت ہوا کہ مہاراجہ دیجے سنگھ راجہ بیسواڑہ من مضافات اودے
لیے چونکہ تین دن کے فاقے سے یہ صاحب لوگ تھے اور پھر آدھ میل سے کوئی اُنکے تعاقب مین بھی نہین آیا تھا اُن صاحبون نے ا
اپنے تئین محفوظ سمجھ کر راجہ کے پاس پہونچایا اور راجہ نے اُنکی حفاظت اور خبر گیری خوراک وغیرہ ۲۹ - جون سے لغایت ۲۸ جولائی
اور آخر کار کچھ سپاہی دیگر تا بہ کمپوے فوج سرکاری جو آلہ آباد سے کانپور واسطے شامل ہونے فوج زیر حکم بریگیڈیر جب

کوئی شخص اپنے مقام محفوظ سے کچھ فاصلے تک نہین جاسکتا تھا کہ بیس بندوقین اُسپر سر ہوتی تھین اوائل مین تو پانی دیوار کی اوٹ مین ہوکر جو قریب کنوے کے تعمیر ہوئی تھی بھر لایا کرتے تھے اب دیوار مذکور صدمات گولہ سے منہدم ہوگئی اور پانی جان سے ہاتھ دھوکر ملتا تھا یعنی جو شخص پانی لینے جاتا تھا وہ توقع زیست کی چھوڑ جاتا تھا۔

اب پناہ صرف نصف شکستہ دیوارین بارکون کی یا چند روزہ حفاظت انبار خیمہ و پیپہ وغیرہ کی باقی رہگئی تھی خوراک ایک مقام سے دوسرے مقام تک دن کو نہین پہونچ سکتی تھی اور لاش مردون کی وقت شب اُٹھاکر چاہ متصلہ مین بغیر ادائے رسوم تدفین ڈال دی جاتی تھین۔

توقع کمک کے آنے کی بتاریخ ۱۴ جون کو تھی مگر روز بروز امید ہی مین گذرتا تھا اور یہان گولی اور بیماری اپنا کام کرتی تھی رسد کم ہوتی جاتی تھی اور جو مصیبتین سب محصورین اُٹھاتے تھے اُنکا تصور بھی مشکل سے ہوسکتا ہی۔

تاہم محصورین حملہ آور ہوکر جو توپین متصل آجاتی تھین اُنکو لیکر میخ مار دیتے تھے اور واپس بارکون مین بغیر اُٹھانے نقصان کے چلے جاتے تھے اور کبھی کچھ اتلاف جان بھی ہوتا تھا مگر مفسدین پھر اور توپین میگزین سے لیکر اُنکی جگہ قائم کر دیتے تھے یا اُن ہی توپون کی مرمت کر لیتے تھے اور ہر چند مقام بارکون کا چند ان مضبوط اور مستحکم نہ تھا مگر مفسدین اسقدر دلاوری نہین رکھتے تھے کہ اُنپر حملہ آور ہون۔

اسوقت مین صرف مورچال والے ہی کچھ تکلیف مین نہ تھے بلکہ جو صاحب لوگ کہ شہر مین گرفتار ہوے تھے اور اکثر ہندوستانی جنپر شبہہ اعانت اور خدمتگزاری فوج انگریزی کا ہوتا تھا وہ بھی قتل ہوتے تھے ایک فرد مہاجنون اور صرافون کی طیار ہوکر اُن لوگون سے روپیہ بطور جرمانہ لیا گیا تھا اور اسباب ہر ایک قسم کا لوٹ لیا تھا اور تباہ و برباد کر دیا تھا۔

تاریخ ۲۶ جون تک فوج انگریزی نے اپنی جگہ قائم رکھی اُنکا نقصان سپاہ صرف مقتولین مین زیادہ از صد نفر نہ ہوا تھا اور یہ لوگ تکلیف اُٹھاتے اُٹھاتے دیوانی ہوگئی تھین بتاریخ مذکور صبح کو نانا نے پیغام صلح بھیجا اور کچھ عجب نہین اُسنے بھیجا ہوگا اور اُسکے پیغام کی سماعت بھی ہوئی۔

کپتان مور صاحب کمانڈنگ سپاہ ۳۲ رجمنٹ شاہی نے جسنے اول سے دلیری محصورین کی بڑھا رکھی تھی اور جو اُنسے حملہ کرواتے تھے محصورین کا حال تباہ دیکھکر اور اقرار نانا پر اعتماد رکھکر اجازت دستخط کرنے اقرار نامہ کی حاصل کی اور گو اکثر افسر موجودہ صلاح اور مشورہ اسکے خلاف مین دیتے تھے مگر صلح طرفین سے منظور ہوئی۔

کشتیان فوراً طیار ہوئین کہ مابقی محصورین کو الہ آباد تک پہونچا دین اور بتاریخ ۲۷ جون وقت صبح سب محصورین کشتیون کی جانب روان ہوے۔

اب موقع اُس قبیح اور زبون و غابازی کا آگیا تھا جو کبھی نہوئی ہوگی یعنی یہ لوگ کشتیون پر اچھی طرح بیٹھے بھی نہ تھے کہ حسب قرارداد سابق ملاح کشتیون کی پوشش خسی کو آگ لگا کر کنارے پر دوڑ آئے اور فوراً گراپ اور گولی انگریزون پر برسنی شروع ہوئی تیس کشتیان جو اُنکے واسطے طیار ہوئی تھین اُنمین سے دو کسی طرح سے چل نکلین مگر اُنمین سے بھی ایک صدمۂ گولہ سے شکست ہوگئی مگر اُسکے کشتی نشین دوسری کشتی تک جو آگے جاتی تھی جان بسلامت لیگئے اور اِن اٹھائیس باقی ماندہ کشتیون کے سوارون مین سے

ہر ایک بارک کے متعلق تھی۔

گرد ان بارکون کے ایک خندق کھودی تھی اور مٹی خندق کے باہر کی جانب بطور فصیل یا دیوار کے ڈالی گئی تھی جو قریب پانچ فٹ بلند ہوئی تھی مگر یہان اسطرح پڑی تھی کہ گولی بھی اُس سے نہ رُکے اور اسی طرح صاف میدان دونون طرف توپون کے واسطے رکھا گیا تھا اور کوئی شی اُنکے محفوظ رکھنے کی موجود نہ تھی اب خیال کرنا چاہیے کہ اسطرح کا مورچہ کسقدر پناہ بارک اور اشخاص موجودہ مورچال کی دے سکتا ہی حالانکہ بارکون سے تھوڑے ہی فاصلے پر حفاظت کی جگہ کافی واسطے بنا دیق اور توپون کے موجود تھی جس سے مفسدون نے اپنا فائدہ اُٹھایا۔

واسطے گھیرنے یعنی محفوظ رکھنے بارکون کے ایک دیوار چند فٹ بلند بہت ضرور تھی مگر خیال مین گذرتا ہی کہ شاید قلب مزدوران وسختی مٹی کی جو اواخر گرما مین مثال پتھر ہوجاتی ہی باعث طیار نہونے مضبوط دیوار آڑ کا ہوا ہوگا فقط

اب پھر مطلب کی طرف غور کرنا چاہیے یعنی گولہ رانی چار توپون مذکورۂ بالا سے شروع ہوئی مگر توپخانہ دشمن کا زیادہ بباعث قبضے مین ہونے میگزین کے ہوا اور عرصۂ چند گھنٹے مین اُنھون نے بارکون کے اوپر چوّدہ ضرب توپ اور غبارون سے آگ برسانی شروع کی۔

اول تو محصورون نے بھی خوب جواب اُنکی توپون کا دیا مگر چندان فائدہ نہ اُٹھایا کیونکہ اُنکی توپین فیلڈ گنز یعنی لوٹنی اور چھوٹی تھین اور دشمن ہزار گز سے زیادہ فاصلے پر بارکون سے تھے اور اُنکی توپون نے بھی اس روز چندان نقصان محصوران نہین کیا مگر دوسرے روز وہ اور ترکیب موثر تر عمل مین لائے یعنی دین کا جھنڈا شہر مین کھڑا کیا اور تمام مسلمانان ایماندار کو حکم ہوا کہ شامل ہون اور جو شامل نہوے اُنکو دھمکایا اور طعنے دیے اور اُنپر جُرمانے کیے اور محصورون کو اپنے حال سے مایوسی نئی فوج نانا کی بہت جلد بکثرت ہوگئی اور ہر روز زیادہ ہوتی تھی اسکا کچھ عجب نہین کیونکہ میگزین جسمین ہر طرح کا سامان بکثرت موجود تھا اور خزانہ جسمین لکھا روپئے تھے اور شہر جسمین ہزارہا آدمی تھے اُسکے قبضے مین تھا گولی بندوقون کی بلا فصل اِن مورچون پر عمارات متصلہ سے آتی تھین اور توپہاے کلان رفتہ رفتہ نزدیکتر آتی جاتی تھین اور اُنکے گولے سیل وغیرہ کے دیوار خشتی بارک پر علی الاتصال گرتے تھے خس پوش مکانون کو جنمین بیمار اور بیکس عورات اور زخمی آدمی بکثرت جمع کیے گئے تھے گولہاے کارکیس سے آگ لگی اور اکثر مردمان مذکورۂ بالا مین سے زندہ جل گئے اور دواخانہ بھی برباد ہوگیا اور سب بیمار وغیرہ بناچاری ایک مکان مین تنگی رکھے گئے بیمار اور زخمی بغیر علاج اور خبرگیری کے اکثر مرتے تھے جب محصورین کا بہت سامان جنگ صرف مین آگیا تو بناچاری اُنھون نے گولہ رانی کم کی اور آخرکار اُنکا حال مایوسی اور بیکسی کا ہوگیا اور یہ نوبت صرف تین روز کے گولہ رانی مین ہوگئی۔

ایک نالہ یا خندق تھوڑے فاصلے پر روبرو مورچال کے واقع تھا اُسکی راہ سے دشمن بجانب بارک آگے بڑھے اور یہان سے گولہ رانی متصل اور زیادہ موثر ہونے لگی۔

بجانب غرب محصورین ایک نئی بارک بنتی تھی اُسکی ناتمام دیوارون کی پشت پر دشمنون نے اپنے بندوقچی قائم کیے تھے مگر محصورین نے حملہ آور ہوکر اُنکو مقام مذکور سے پس پا کیا اور اپنے پہرے دو بارکون مین قائم کیے کیونکہ سیاہ محصورین اسقدر کثرت سے نہ تھی کہ دشمنون کو دوسری جانب دیوار مذکور کے بھی بندوقچی قائم نہ کرنے دیتی اب آمد و رفت بارکون کی مشکل ہوئی

رسالہ سے بچ کر بھاگ نکلے جنرل ویلر صاحب نے سب حال سُنکر سکھوں کو رخصت کیا مورچال بارکہاے ۳۲ رجمنٹ شاہی کی ڈیوڑھیں باندھنے شروع کیے اور ہر ایک انگریز کو حکم ہوا کہ بارکہاے مذکور مین آکر رہا کرین۔

بتاریخ ۲- جون اول کمک جسمین دو کمپنی ۳۲ رجمنٹ شاہی کی اور ۵۰ نفر سپاہی گورہ مدراس فیوزلیر کی تھی پہونچی ایک کمپنی رجمنٹ مذکورۂ بالا کی مع اُس کمپنی ۳۲ رجمنٹ شاہی کے جو چند روز پیشتر آئی تھی روانۂ لکھنؤ کی گئی۔

بتاریخ ۳- جون رسد وغیرہ ایک مہینے کی اور ایک لاکھ روپیہ مورچال مین جمع ہوا لیکن تاہم نو لاکھ روپیہ خزانہ مین جمع تھا اور کچھ تدبیر اُسکے لیجانے کی یا سامان جنگ و ذخیرہ وغیرہ جو بکثرت اور ڈنیس اور میگزین مین پڑا تھا عمل مین نہ آئی اِس واردات کا یہان بیان کرنا اِسواسطے ضرور ہی کہ معلوم ہو کہ صرف نانا پر ہی کُل اعتماد نہ رکھا گیا تھا بلکہ جو حال کہ گذرتا تھا اُسکا بھی کچھ خیال کیا گیا تھا عہدہ داران رسالہ دوم و رجمنٹہاے اول و ۵۶ کو حکم ہوا کہ اپنی اپنی چھاونی مین شب باش نہوا کرین۔

بتاریخ ہشتم ماہ مذکور بوقت نو ساعت دو گھنٹہ صبح فساد شروع ہوا اور رسالۂ دوم اور رجمنٹ اول نے اپنی اپنی چھاونی چھوڑکر باہر فساد شروع کیا مگر اپنے اپنے افسرون کو جو احوال شروع ہنگامۂ سُنکر اپنی اپنی چھاونی مین آگئے تھے نہ مارا۔

مفسد اول خزانہ اور میگزین پر گئے جو سول لاین مین بجانب غرب شہر واقع تھے اور اِن دونون مقامون پر بے مقابلہ گارد متعینہ کے قبضہ حاصل کیا من بعد وہ جیلخانے مین گئے اور سب قیدیون کو رہا کر دیا اور تمام مکانات دفاتر سرکاری کو جلا دیا بعدہ بجانب کلیان پور جو کانپور سے اول منزل بطرف دہلی ہی روانہ ہوے اور مقام مذکور مین پہونچ کر قیام کیا قبل از دوپہر رجمنٹہاے ۵۳ و ۵۶ بھی مقام مذکور مین جاکر شامل اُنکے ہوئی۔

یہ قابو پاکر نانا نے بہت سا خزانہ اپنے قبضے مین کر کے اور مقام مفسدان مین جاکر اُنکو ترغیب دی کہ واپس کانپور چل کر تمام مکانات منہدم کرو اور کل افسران و سپاہ اور باشندہ عیسائی انگریزون کو قتل کرو بعد اُسکے دہلی یا لکھنؤ چلینگے اور کچھ سپاہ واسطے قبضے مین رکھنے شہر اور ضلع کے کانپور مین چھوڑ دینگے۔

بموجب اُسکی صلاح کے کاربند ہو کر اور اپنے تئین اُسکے ماتحت گردان کر اُسی شام کو مفسد واپس کانپور مین آئے اور نانا نے بے تامل جنرل ویلر صاحب کو کہلا بھیجا کہ اب مین تمسے لڑنے آیا ہون۔

جو لوگ کہ کچھ لائق تھے اُنکو دھمکا کر اور ہر ایک شی جو اُنکو ملی اُسکو لوٹ کر اور ہر ایک انگریز جو اُنکے ہاتھ لگا اُسکو مار کر نانا نے اپنے پیغام کی صداقت اِسطرح پر کی کہ دو اپنی توپین اور دو کلان توپین جو وہ میگزین مین لایا تھا سامنے ویلر صاحب کے کمپو کے قایم کین اور گولہ رانی دس بجے صبح کے تاریخ ۷- جون سے شروع ہوئی۔

اِس مقام پر بدین نظر کہ حال محصورین کا بخوبی ظاہر ہو مختصر بیان اِس امر کا بہت ضرور ہی کہ جنرل ویلر صاحب نے کیسی خراب اور بے موقع جگہ پسند کی تھی اور تدابیر اُسکی حفاظت کی کیسی غیر مکتفی تھین۔

ڈیوڑھ ۳۲ رجمنٹ شاہی کا جسمین بیمار اور بیکار آدمی اور عورات اور لڑکے رجمنٹ مذکور کے تھے ایک وسیع میدان مین دو بارکین شرقی کنارۂ شہر پر تھین یہ بارکین ایک منزلہ تھین اور فی بارک ایک کمپنی یعنی سو سپاہیون کے رہنے کے لائق تھی ایک امنین سے سرپوش تھی اور دوسری کھلی ہوئی مگر دونون کے آگے برآمدہ بنا ہوا تھا دیوارین خشتی یک میم فٹ چوڑی تھین اور ایک کنوان اور معمولی مکانات ملازمین

اور تین ضرب توپ کی دے رکھی تھی اور یہ فوج درحقیقت حکومت سرکاری سے خارج تھی نانا کو کل اختیار اس فوج کا تھا۔

اب پھر کانپور کا حال شروع ہوا کانپور مقام چھاونی افواج اور بڑا وسیع مقام قریب پانچ میل طول مین بجانب راست دریاے گنگ کے واقع ہے اور اگرچہ سابق مین یہان فوج گورہ بہت رہی تھی مگر اب بہت کم ہوگئی تھی ہنگام فساد فوج گورہ مع کمک جو اُنکو بھیجی تھی حسب تفصیل ذیل تھی ایک کمپنی توپخانہ کی ۸۰ نفر سپاہی اور چھ ضرب توپ فوج پیادہ ساٹھ نفر ۸۴ رجمنٹ شاہی اور ستر نفر ۳۲ رجمنٹ شاہی کے مع بیمار و بیکار اور ۷۰ نفر اول مدراس فیوزلیر کی اور فوج ہندوستانی مین سے دوم رجمنٹ سواران خیراُمین اور اول ۵۳ و ۵۶ رجمنٹ پیادگان اور گولنداز متعلقۂ باٹری کے تھے اور جنرل سرہیو ویلر صاحب کمانیر اس فوج کے تھے۔

ماسوا گورہ مذکورۂ بالا عیسائی اور ولایت زا انگریز اس چھاونی مین بکثرت رہتے تھے اکثر اُنمین کے متعلق بدفاتر ملکی و سرکار آہنی و نمر وغیرہ کے تھے اور میم تمام سپاہیان گورہ ۳۲ رجمنٹ شاہی جو لکھنؤ مین مقیم تھے رہتی تھین بدین نظر اسمین کچھ شک نہین کہ ایک نفری عیسائیون کی یعنی باشندگان یورپ کی سب مرد و زن و بچہ سات سو پچاس سے کم نہوگی۔

خبر فساد میرٹھ و دہلی اس مقام مین بتاریخ ۱۴ ماہ مئی کو پہونچی اور اگرچہ بے اعتباری جو کم و زیاد حاطۂ بنگالہ مین ہوگئی تھی کانپور مین بھی معلوم ہوتی تھی خصوصاً منجانب توپخانہ و اول رجمنٹ ہندوستانی جو سالہا سال سے ایکجا رہتے تھے اور اُنکے ارادۂ فاسد بر ملا معلوم ہوتے تھے مگر کوئی تدبیر اُسکے انسداد کی سواے اسکے عمل مین نہ آئی کہ توپخانہ بارک گورہ مین بھیجا گیا تھا اور اُسکے لیجانے کی وجہ بھی یہ ہوئی کہ بتاریخ ۱۶ ماہ مذکور وقت شب چھاونی ہندوستانی مین آگ لگی آگ کے خوف سے توپخانہ کو وہان بھیجدیا تھا اب میم لوگ اور سوداگر چھاونی بھی آکر بارکون مین پناہ گیر ہوے ایک کمپنی ۳۲ رجمنٹ شاہی لکھنؤ سے وارد ہوئی اور سب افسرون کو حکم ہوا کہ اپنی اپنی رجمنٹ کی چھاونیون مین شب باش ہوا کرین زیادہ تر سبب اندیشے کا کانپور مین یہ ہوا تھا کہ ایک خبر تمام شہر مین مشہور ہوگئی تھی کہ بتاریخ ۲۳ ماہ مئی وہ کارتوس تقسیم ہونگے جنکی اتنی شہرت ہے اور یہ بھی مشہور ہوگیا تھا کہ توپخانے والون نے صاف کہدیا ہے کہ ہم بخلاف اُنکے جو کارتوس مذکور لینے مین اِنکار کرینگے اپنی توپین سر کرینگے اِس سبب سے زیادہ تر اندیشہ دلون مین غالب تھا یہانتک کہ بتاریخ ۲۴ ماہ مذکور روز مبارک سال گرہ ملکہ معظمہ تھی سلامی معمولی بھی فیر کرنی مناسب متصور نہوئی۔

نانا بٹھور والے نے ظاہر کیا کہ درصورت فساد مین نگہبانی خزانہ کرونگا اور اِس لیے صاحب کلکٹر بہادر کی صلاح سے بتاریخ ۲۶ ماہ مئی اُسنے دو توپین اور دو سو نجیب لاکر خزانے پر تعینات کیے گو وہان ایک کمپنی ۵۳ رجمنٹ ہندوستانی کا بھی گارد موجود رہا۔

دوم رسالۂ اودھ زیر حکم لفٹنٹ باربر صاحب متعلقۂ ۷۰ رجمنٹ چھاونی مین تعینات ہوے کہ وہان گشت کیا کرین اور اپنے پہرے مقرر کرین۔

چند روز بعد طریقہ اودھ رسالہ مین بھی کچھ شبہہ پایا گیا اِسواسطے رسالہ مذکور کو روانہ فتح گڈھ کیا اور اُنکی ہمراہی مین کپتان ہیسن صاحب متعلقۂ ۶۲ رجمنٹ جو سکرٹر لشکری مسٹر ہنری لارنس صاحب چیف کمشنر اودھ تھے اور کپتان کیری صاحب متعلقۂ ۱ رجمنٹ گئے اور ایک یا دو روز بعد اُنکے لفٹنٹ عیش صاحب نصف باٹری توپخانہ اسپی لیکر روانہ مقام مذکور کے ہوے دو چار منزل پہونچ کر سواران رسالہ نے فساد شروع کرکے کپتان ہیسن صاحب کو قتل کیا چند سکھ جو رجمنٹ مین تھے بطرف کانپور روانہ ہوے اور راستے مین سے لفٹنٹ عیش صاحب کی باٹری سے ملکر صاحب موصوف کو بھی واپس اپنے ساتھ لائے کپتان کیری صاحب بھی

اور تکلیف دہ ہو مگر اُسکے آگے وہ سختی اور تکلیف کچھ معلوم نہین ہوتی اور انسان اُسکے واسطے سب کچھ گوارا کرتا ہی۔

بروز ششم بعد روانگی مقام دہلی سے مین کرنال مین پہونچا وہان مجھے ایک نیک سمیر ٹن ملا اور چونکہ اندیشہ و فکر و خطرۂ جان اب رفع ہو گیا کچھ مجھے ہوش آنے لگا اور جب ہوش آیا تو بیماری بخار نے منھ دکھایا نوبت بسرسام پہونچی اب مجھے کچھ کچھ اتفاق ہونا شروع ہوا ہی فقط

اب غور اور خیال کرنے کا مقام ہی کہ زمانۂ سلف سے اب تک جتنے فساد اور واقعہ گذرے ہین کب ایسا ہوا ہی کہ بچہ غیر ائیدہ رحم مادر سے نکالا گیا ہو کب بچہ ہاے انگریزان چلاتے ہوے اور تڑپتے ہوے تلوارون کی نوک پر فخریہ اُٹھا کر بازارون مین پھرائے گئے تھے کب عورات انگریزان چاندنی چوک دہلی مین روبرو دے ہزارہا آدمیون کے برہنہ اور بصد ذلت و خواری بیگناہ قتل کی گئی تھین کب عورات انگریزان تختون پر زندہ میخ ماری گئی تھین یا زندہ جلائی گئی تھین تمام ان قبیح اور ناشایستہ حرکات و ظلم و تعدی سے نیک سیرتی اور نیک کرداری ہندوستانیون کی ظاہر ہوتی ہی القصہ تمامی مفرورین دہلی کسی نہ کسی طرح کی حفاظت تلطف آمیز یا سلوک مہمان نوازی کا بیان کر سکتے ہین ایک فقیر بتاریخ ۱۲ ماہ مئی میرٹھ مین آیا ایک بچہ انگریز کا اُسکے پاس تھا جو اُسنے دریاے جمن مین سے ڈوبتا ہوا نکالا تھا میرٹھ آنے تک راستے مین کئی جگہ اُسکو بباعث اُس بچے کے مار پڑی اور تکالیف ہوئین مگر اُسنے اُسکو بچایا اور ہزار طور سے اپنے ہی پاس رکھا میرٹھ مین آکر جب حکام کو حوالے کیا تو اُسکو روپیہ بالعوض حفاظت کے دینے لگے اُسنے انکار کیا کہ مین نہ لونگا مگر یہ درخواست کی کہ ایک چاہ اُسکے نام سے کندہ کرا دو جسکے سبب یہ امر یادگار رہیگا۔

حالات معرکہ دہلی مقدمہ دہلی مین جو باآخر کتاب ہذا ثبت ہوا ہی تحریر کیا گیا اسواسطے کہ اس مقام پر لکھنا تحصیل حاصل متصور ہوا

کانپور

تمام واقعات قتل بلکہ اُسکو ذبح کہنا چاہیے جو پچھلے ہنگامہ مین اکثر مقامات مین وقوع مین آئے ہین جو قتل کانپور مین نانا بٹھور والے نے کیا سب سے زیادہ نادیدنی تھا سات سو پچاس نفری مین سے جو ایک مہینہ پیشتر خوب مضبوط اور جوان تھے صرف دو چار آدمی یہ قصہ پرغصہ کہنے کو باقی رہے لفٹنٹ ڈلافوسی صاحب اور لفٹنٹ تھامس صاحب ۵۳ رجمنٹ کے اور انسین برون صاحب ۵۶ رجمنٹ اور دو سپاہی صرف اس قتل عام سے جان بسلامت لیگئے تھے تین مرد اور چار عورتین اور بھی سنا ہی کہ بچ کر الہ آباد پہونچی تھین مگر اُنکا نام سننے مین نہین آیا یہ لوگ اُس قتل سے بچ رہے تھے جو دریا پر ہوا تھا اور کانپور مین اُسوقت تک مخفی رہے جبتک جنرل ہیولک صاحب کی فوج مقام مذکور مین پہونچی۔

یہان کچھ بیان نانا مذکور کا کرنا چاہیے یہ نانا مشہور بنام نانا دھوندو پنتھ وہ شخص ہی جسکو باجی راو پیشواے معزول پونا والے نے اپنا لڑکا بنایا تھا پیشواے مذکور سرکار کا پنشن خوار تھا اور بماہ دسمبر ۱۸۵۱ء مر گیا پیشواے مرحوم کی پنشن تعدادی آٹھ لاکھ روپیہ ماہواری نانا کو نہین ملی اور یہ شاید باعث اُسکے انحراف کا اسوقت مین ہوا ہو مگر قبل ازین یہ شخص بہت مانوس انگریزون سے معلوم ہوتا تھا اور اکثر اُنسے بتواضع پیش آتا تھا کہ یہ شخص بٹھور مین جو دس میل بجانب غرب کانپور کے واقع ہی بود و باش رکھتا تھا اور اس ضلع مین پیشواے مرحوم کی جائداد پر قابض اور متصرف تھا اُس شخص کو سرکار نے اجازت پانچ سو سوار اور پیادہ

خیال آیا تو دل نے کہا کہ یہ اسواسطے ادھر نہین آیا کہ اور کسی کو میری جانب خیال نہو اسی سبب مین اُسوقت وہان بیٹھا رہا جبتک
دھوبی تھوڑی دور چلا گیا بعد ازان مین اُٹھا اور اُسکے پیچھے ہولیا اور وہ آگے آگے جاتا تھا اور مین کچھ فاصلے پر پیچھے تھا جبتک
اُس کوچے کے باہر ہوے جسمین اُسکا بھائی رہتا تھا بعد ازان اُسنے ٹھہر کر مجھے اشارہ کیا مین اُسکے پاس گیا تب اُسنے کہا کہ
اُسکا بھائی بے ایمان ہی وہ کبھی تمکو نہ بچاتا اور مین اِس بہانے سے اب نکل آیا ہون کہ ایسے وقت شہر مین رہنا مناسب نہین
جب اِسطرح کا فساد برپا ہوا اور مین اپنے گانوں جاؤنگا یہان نہ رہونگا ہم دونون دروازۂ شہر کے باہر نکلے اور کسی نے
ہمکو نہ روکا ہم براہ سڑک قریب تین میل کے گئے تھے کہ دھوبی نے یہ صلاح دی کہ اب کرنال جانا مناسب ہی کرنال کا راستہ وہان سے
دور تھا اور ہمکو قریب سارے شہر کا چکر کر کے وہان پہونچنا تھا الغرض ہم اودھر کو روانہ ہوے اور راستہ مین اکثر آدمی
وارد و صادر ملے مگر کسی نے ہمسے کچھ نہ کہا ہم آہستہ آہستہ روان تھے اور قریب شام کے کرنال کے راستے پر پہونچے یہان
اور ہی معاملہ تھا یہان جو لوگ جاتے آتے تھے اُنکی تلاشی لیجاتی تھی کچھ مال لوٹ کا نہ لیجاتے ہون ایک گروہ مفسدین نے
ہمکو گھیرا اور کہا کہ یہ بوڑھا آدمی بڑا ہوشیار ہی مال لیے جاتا ہی دھوبی نے بے تامل اُس سے کہا کہ میرا بوجھ دیکھ لو جب اُنھون نے
اُسکو دیکھا اور اُسمین کچھ نہ پایا ہمکو چھوڑ دیا مین نے اب دھوبی سے کہا کہ آیندہ اگر کوئی گروہ مفسدان ملے تو اول ہی کہنا چاہیے
کہ جاؤ فرنگیون کو لوٹو اور یہ واقعہ جو ہوا ہی اُسکا ذکر ہنسی اور مذاق سے کرنا چاہیے اور اُسنے آیندہ ایسا ہی کیا جسکے سبب
کسی نے ہمپر پھر کچھ شبہہ نہ کیا دوسرے روز ہم بہت صبح یعنی تھوڑے عرصے بعد نصف شب کے روانہ ہوے اور تاریکی شب مین
مین بیل پر سوار ہوکر منزل طے کرتا تھا روز سوم ہم ایک چھوٹے سے شوالہ ہندوان کے نزدیک ٹھہرے ہم ایک پیپل کے
درخت کے نیچے بیٹھے اور ایک گوشائین آکر تالاب پر جو بڑا متصل تھا ٹھہرا دھوبی کچھ کھانا لانے گیا اور مین وہان ہمواے سرد
جو چل رہی تھی سو گیا جب دھوبی کھانا لیکر آیا تو اُسنے مجھے جگایا اور اُس گوشائین نے کہا کہ مین جانتا ہون یہ فرنگی ہی
ہمنے یہ سُنکر اُسکی خوش آمد کی اور کہا کہ ہمپر رحم کرو گوشائین نے کہا جاؤ مین کسی کو تکلیف نہین دیتا ہون اب مین اِن پارچۂ
زنانہ سے تنگ آیا تھا اور درحقیقت مجھے شرم بھی زنانہ بھیس سے آتی تھی اور مین نے یہ خیال بھی کیا کہ دہلی سے اِتنے فاصلے
اب کون تکلیف دہ ہوگا اِن خیالات سے مین نے تبدیل لباس کیا یعنی پارچۂ زنانہ چھوڑ کر لباس مردانہ مثال گاذران پہن لیا
اکثر گانون والے ہمکو طعنہ اور دشنام دیتے تھے اور ہماری ہنسی اُڑاتے تھے مگر کسی نے ہمکو تکلیف جسمانی نہین دی راستے مین
مین نے دیکھا کہ ایک انگریز کی لاش قیمہ کی ہوئی میدان مین پڑی ہی اور جب مین نے دیکھا کہ ایک گدھ بولتا ہوا اِسکی طرف
اُڑ کر جاتا ہی مجھے نہایت رنج ہوا اُسکے پاس لاش ایک انگریز کی نظر پڑی جو بظاہر قریب سولہ برس کے سن کا تھا اُسکے معاینہ
معلوم ہوتا تھا کہ اُسکو لاٹھیون سے مارا تھا مین نے اُسکو وہان دفن کیا مگر قبر اُسکی برائے نام تھی یعنی تھوڑی سی ریگ ادھر اودھر سرکا کر
اُسکی لاش وہان رکھ کر وہی ریگ پھر اُسپر ڈال کر اُسکو دبا دیا تھا افسوس صد افسوس راستہ مین مین نے سُنا کہ چند
صاحب لوگ آگے جاتے ہین اور چاہا کہ اُنسے جا ملون مگر اُنکے پاس تک پہونچ نہ سکا قبل از اِس فساد کے میری ٹانگ مین
درد تھا اور اب جو گرمی اور مٹی مین چلنا پڑا تو وہ اور زیادہ ہو گیا تھا اکثر مجھسے چلا نہ جاتا تھا تو مین پیر گھسیٹ کر رکھتا تھا
مگر چلنا ضرور تھا اگر ایسا موقع نہوتا تو کبھی مین ایسی تکلیف گوارا نہ کرتا مگر خیال حفاظت جان ایسا قوی ہوتا ہی کہ کوئی امر سخت

دونون پہلو بہ پہلو پڑے تھے یہ حال مجھسے بیان نہین ہوسکتا اور مین بیان نہ کرونگا کیونکہ مین سابق ذکر کرچکا ہون کہ کلارک صاحب کی میم کو قریب اولاد ہونے والی تھی۔

مین چیخنے کی آواز سُنکر تیسرے کمرے مین گیا اور وہان دیکھا کہ دھوبی مذکور ہاتھ ملل کر رو رہا ہی وہ دروازۂ غسل خانے پر کھڑا تھا مین دوڑکر دروازے تک گیا مگر غسل خانے مین نہ جاسکا کیونکہ وہان وہ حال تھا کہ دشمن کو بھی دیکھنا نصیب نہ ہو مجھے تو اسکا خیال بھی نہین ہوسکتا کہ مین مثال میم صاحبہ کلارک صاحب اپنی میم کو دیکھون مین وہان بجواس ہوکر دونون ہاتھ زانو پر رکھکر بیٹھ گیا مجھے اُسوقت رونا بھی نہ آیا اور ایسا معلوم ہوا کہ گویا ایک پہاڑ میرے دل پر قائم ہی جو اشک کو آنکھون سے آنے نہین دیتا مجھے معلوم نہین کہ کتنی دیر مین وہان بیٹھا رہا آخرش دھوبی نے آکر کہا کہ ادھر آدمی آتے جاتے ہین اور اب یہان رہنا مناسب وقت نہین اور وہی مجھے اُٹھاکر اپنے گھر مین لیگیا اب قریب شام کا وقت تھا اور تاریکی ہونے لگی تھی گمان مین آیا کہ اب ہمارے نوکر واپس اپنے اپنے گھر مین آوینگے مگر مجھے کسی کا اعتبار نہ رہا تھا دھوبی نے مجھسے کہا کہ آج رات کو مین تمکو اپنے بھائی کے گھر لیجاؤنگا جو دوسری طرف شہر مین رہتا ہی اور ایسی تجویز کرونگا کہ تم بھی کسی طرح شہر سے باہر پہونچو پھر تم ہم کرنال چلینگے مین اُسکے گھر کے اندر جاکر لیٹ رہا اور وہ باہر مکان کے بیٹھا رہا تھوڑا عرصہ بھی نہین گذرا تھا کہ ایک گروہ بدمعاشون کا حاطے کے اندر آیا وہ خوب ہنسے اور چلائے بعدازان ایک کھڑکی کی راہ سے جو متصل اِس مکان کے تھی باہر چلے گئے مین نے خود سُنا کہ ایک نے اُسمین سے یہ کہا کہ کیا تماشا ہی اب میرے نوکر بھی واپس آئے اور آپسمین ذکر واقعۂ مذکورۂ بالا کا کرنے لگے اور مجھے اِسکی نہایت خوشی ہی کہ اُنھون نے مجھے بھی مقتولون مین تصور کیا ایک نے اُسمین سے کہا کہ میم صاحب اور بچون کا مارنا نہایت قبیح امر ہوا اب روزگار کہان ملیگا مگر دوسرے نے اُسے فوراً جواب دیا کہ وہ لوگ کافر تھے اب شاہ دہلی ہر ایک کی پرورش کرینگے بعدازنصف شب کے مین باہستگی باغ مین گیا اور دھوبن کی کرتی پہن کر اور چادر اوڑھکر باہر نکلا اور مقام مقررہ پر پہونچکر دھوبی سے ملا وہ مجھے ساتھ لیکر اپنے بھائی کے گھر گیا ہر جگہ راستے مین نہایت کھل بلی مچ رہی تھی اور بجانب میگزین ایک تیز شعلہ نمودار تھا اور باہر فصیل کے بندوقین چل رہی تھین جب ہم قریب اُسکے بھائی کے مکان کے پہونچے تو دھوبی نے کہا کہ تم چُپ چاپ ایک گوشے مین ٹھہرو مین اندر جاکر دیکھون کہ کون کون ہین یہ امر میرے واسطے باعث خوش طالعی ہوا کیونکہ بعدازان معلوم ہوا کہ دھوبی کا بھائی بہت خوش تھا کہ اب ہمارے سب کپڑے اُسکے پاس رہینگے اور وہ ہرگز ہمارے بچانے کی تجویز نہ کرتا بلکہ ہمارے قتل پر آمادہ تھا مین اُس گوشے مین بہت دیر تک ٹھہرا رہا اور آدمی اکثر اودھر آتے جاتے تھے اگر اُنکو ذرا بھی معلوم ہوتا کہ ایک فرنگی اُنکے قریب موجود ہی تو خدا جانے کیا ذلتین اُٹھانی پڑتین مین تمامی غدر شہر مین رہا ہون مگر تاہم مجھے خوف تھا کہ کوئی اُن وارد وصادر مین سے مجھسے ہمکلام نہو اور میرے چادر کے بے ترکیب اوڑھنے سے مجھے شناخت نہ کرلین اِس شش وپنج مین مین تھوڑی دیر بیٹھا رہا اب صبح ہونے لگی اور اِس خیال سے کہ اب روز روشن ہوگا تو سب دیکھینگے اور پردہ کھل جاویگا اور زیادہ اندیشہ دل مین پیدا ہوا لیکن آخرکار دھوبی نکلا اُسکے آگے آگے ایک نرگا کپڑون کا لدا ہوا تھا وہ میری طرف نہ آیا بلکہ سامنے کو دوسرے کوچے مین چلا یہ دیکھکر مجھے افسوس ہوا کہ دیکھو یہ بھی مجھے چھوڑکر جاتا ہی خیر جو میری قسمت مین ہوگا وہ ہوگا لیکن جب اُسکی خدمت گزاری اور ایمانداری کا

اسکے سنتے ہی مجھ پر حالت غشی طاری ہوئی اور مین بیٹھ گیا دھوبی سے مین نے کچھ پانی پینے کو مانگا اُسنے اپنے گھر سے مجھے لا دیا بعد پانی پینے کے مین نے اُس سے پوچھا کہ کیا ہوا اور کیونکر ہوا اول تو وہ خوب رویا بعد ازان اُسنے کہا کہ اے صاحب جب تم چلے گئے تو دونون میم صاحب اور بچے ایکجا مخوف بیٹھ رہے کیونکہ گلی اور کوچے مین شور بہت ہوتا تھا اور آوازین بندوقون کی بھی آتی تھین یہ حال دیکھ کر کلارک صاحب نے اپنی بندوق شکاری نکالی اور اُسکو بھرا مین نے اُنسے پوچھا کہ اگر کہو تو دروازہ بند کر لون اُنھون نے بجواب کہا نہین ہمکو کچھ اندیشہ نہین ہی اسکے بعد ایک انبوہ کثیر لاٹھیان اور تلوارین اور برچھیان لیے ہوے اندر احاطے کے آئے کلارک صاحب زینہ پر کھڑے ہوے اور اُنھون نے اُنسے پوچھا کہ تم کیون آئے ہو اور کیا چاہتے ہو اُن آدمیون نے اُنکو سوائے دشنام کے اور کچھ جواب سوال کا نہ دیا اور کہا کہ ہم ہر ایک فرنگی کو مارینگے صاحب یہ سُنکر اندر چلے گئے اور دروازہ بند نہ کیا اُنکے پیچھے وہ سب آدمی بھی اندر گھس گئے نوکر سب بھاگ گئے صرف مین یہان رہا جب وہ سب اندر گھس آئے تو کلارک صاحب نے کہا یہ سب چیز موجود ہی لیجاؤ مگر ہمکو نہ مارو اُنھون نے تب صاحب کو دشنام دیکے اور اُنکی میم کی طرف دیکھکر کہا کہ یہ تمھاری میم ہی اور خوب ہنسے اب اُنھون نے سب اسباب کو توڑنا اور لوٹنا شروع کیا ہماری میم صاحب نے تینون بچون کو لیکر غسل خانے مین جاکر دروازہ بند کر لیا تھا کلارک صاحب آکر میرے پیچھے بندوق لیکر کھڑے ہو گئے جب اُنھون نے بندوق دیکھی تو کہا کہ یہ ہمکو دیدو اور ایک شخص اُسمین سے میم صاحب کے پاس گیا اور اُنکے رخسارے کو چھوکر کچھ فحش بکنے لگا کلارک صاحب یہ دیکھ کر چلائے کہ او سور اور اُسکو گولی سے مار دیا اور دوسرے کو دوسری گولی سے زخمی کر کے بندوق کی نال سے اُنکو مارنے لگے یہ دیکھ کر مین نے جانا کہ اب یہ لوگ سب کو مار ڈالینگے اور مین بھاگ کر غسل خانے کی طرف گیا کہ میم صاحب کو نکال لیجاؤن مگر وہان بھی بہت آدمی موجود تھے اُنھون نے مجھے مارا اور کہا کہ یہان سے بھاگ جا نہین تو ہم تجکو بھی مار ڈالینگے مین ناچار باغ مین جاکر ایک درخت کی اوٹ مین جا بیٹھا وہان سے اول مین نے بڑا شور و غل سُنا بعد ازان دیکھا کہ وہ لوگ اسباب نکال کر چارون طرف پھینک پھینک کر توڑتے تھے اور دروازے کے شیشے بھی توڑ ڈالے بعد ازین اُنھون نے کہا کہ اب چلو لوٹین اور وہ سب یہانسے چلے گئے یہ سُنکر مجکو تھوڑی دیر تو سُن کا عالم رہا پھر مین نے اُٹھکر دھوبی سے کہا کہ چلو اندر چلین اور مکان مین جاکر باہر کے کمرے مین دیکھا کہ اکثر چیزین ٹوٹی پڑی ہین میزون کو کلھاڑیون سے توڑا تھا اور سب چیزین فرش پر بکھری پڑی تھین جام اور جیلے کے ڈھیر لگے ہوے تھے بسکٹ تمام پھیلے پڑے تھے اور بوتلین برانڈی وغیرہ شراب کی جو توڑی تھین تو اُنکی بو تمام مین پھیلی ہوئی تھی۔

یہ ذرا ذرا حال میرے دل پر نقش ہی وہ اندیشہ جو بدتر دیکھنے کا ہر اک شخص کو ایسے موقع پر ہوتا ہی اُسی اندیشے سے مین اسی کمرے مین بہت دیر تک رہا اور ادھر اودھر دیکھتا رہا آخر کار دل کو مضبوط کر کے دوسرے کمرے مین گیا وہان جو حال ہوا تھا اُسکے دیکھنے کو فی الحقیقت دل بہت مضبوط کرنا چاہیے تھا وہان جاتے ہی سامنے جو نظر پڑی تو کلارک صاحب کا بیٹا دیوار پر ایک میخ سے لٹکا ہوا نظر آیا اُسکا سر نیچے لٹکتا تھا اور اُس سے جو ے خون دیوار پر جاری تھی اور نیچے اُسکے ایک چشمہ خون کا بنا ہوا تھا افسوس کہ یہ قتل اُنھون نے ماں کے سامنے کیا ہوگا یہ دیکھکر مین نے اپنی آنکھین بند کر لین اور لرزہ میرے بدن پر طاری ہوا اور جب دوبارہ مین نے چشم وا کین تو اُس سے زیادہ نادیدنی دیکھنا پڑا یعنی کلارک صاحب اور اُنکی میم

میرے مکان کی طرف بھی جاتا تھا مگر کئی چکر کھا کر اُس راستے مین ایک دروازے پر چند عورات اور ایک یا دو آدمی کھڑے تھے مگر اُنھون نے مجھے دیکھ کر کچھ نہ کہا وہان سے بھی مین آگے کو بھاگا تھوڑی دور آگے گیا تھا کہ دو آدمی ایک اور گلی مین سے بھاگتے ہوے نکلے اور میری طرف کو یہ کہتے ہوے آئے کہ مار فرنگی کو اُنمین سے ایک کے ہاتھ مین تلوار تھی اور دوسرے کے لاٹھی جب وہ نزدیک آئے تو مین بھی ٹھہرا اور مین نے ایک ایسا سونٹا اُس تلوار والے آدمی کے سر پر مارا کہ وہ زمین پر گر گیا دوسرے نے لاٹھی میرے سر پر ماری مگر مین نے سر جھکا لیا اور لاٹھی میرے شانے کو چھوتی ہوئی چلی گئی مین نے اپنی لاٹھی جو پھرائی تو اُسکے زانو پر اس زور سے لگی کہ وہ چیخ کر زمین پر بیٹھ گیا اِس عرصے مین لوگ وہان جمع ہونے لگے اور مین وہان سے بھی آگے کو روان ہو کر ایک نجار کی دوکان پر پہونچا وہان گاڑیان بہت سی کھڑی تھین اور ایک چھت گاڑی شکستہ زمین پر تر چھا پڑا تھا اُسمین جگہ میرے لائق کافی تھی اور مین اُسمین گھس بیٹھا اِس عرصے مین مین نے سُنا کہ چار پانچ آدمی یہ کہتے ہوے اودھر سے گذرے کہ ادھر ہی کو گیا مین مارے خوف کے دم بھر اچھی طرح نہین لیتا تھا تھوڑے عرصے بعد اُنکے جانے کے پھر وہان کچھ نہ تھا اور کوئی آدمی اودھر سے نہین گذرا اب مجھے خیال اپنے عیال واطفال کا اور کلارک صاحب اور اُنکی بی بی اور بچون کا آیا مین نے اپنے دل مین کہا کہ کیا وہ سب قتل ہوے اور اِس خیال کے آتے ہی مین نے کہا کہ جو ہو سو ہو اُنکے پاس تک یعنی گھر مین جانا چاہیے اور اِس خیال نے مجھے مثل دیوانہ بنا دیا اِن ہی توہمات مین تھا کہ دوبارہ اُس راستہ مین شور وغل پیدا ہوا ایک انبوہ کثیر غل وشور مچاتا ہوا اودھر سے گذرا اور وہ لوگ انگریزون کو گالیان دیتے جاتے تھے اِس اثنا مین دو تین عورات گھر سے باہر نکل کر نزدیک اُس چھت کے آکھڑی ہوئین اور ایک بچہ اُنکے ساتھ تھا وہ اُسکے نیچے جھانکنے لگا کسی نے اُنکو کوٹھے پر سے کہا کہ اندر آکر دروازہ بند کر لو مین وہان ایک عرصے تک چھپا رہا کیونکہ یہ بازار بہت چلتا تھا اور مین نے سوچا کہ اِسمین ہر جگہ آدمی ملینگے بعد ازین دوبارہ مجھے خیال اپنے عیال واطفال کا آیا اور اب مین نے یہ کہا کہ کچھ ہی ہو امتو ضرور گھر جانا چاہیے یہ کہہ کر مین باہر آیا اور ذرا کھڑا ہی ہوا تھا کہ ایک عورت نے پکارا کہ کون ہے مگر مین نے کچھ جواب دیا اور مین وہانسے روانہ ہوا یہ گلی وسط شہر مین واقع نہ تھی بلکہ قریب فصیل شہر کے تھی اور اُسمین بقال وبنیے وغیرہ نہین رہتے تھے مگر بابو بنگالی رہتے تھے تمام بدمعاش اب شہر کو لوٹنے گئے ہوے تھے مین اِس راستہ مین صرف ایک یا دو آدمیون سے ملا اور وہ مجھے جانتے تھے اُنھون نے کہا کہ اپنے تئین بچاؤ آخر الامر مین اپنے مکان کی پشت تک جہان ایک باغ واقع تھا پہونچا اور ایک کھڑکی مین سے اندر گیا اب قریب چار بجے کا وقت تھا کہ کیونکہ تمام دن مین اُس چھت کے نیچے رہا تھا مین نے وہان ہی بندوقون کی آوازین سُنی تھین اور ایک بڑا زلزلہ سا بھی آیا تھا جو بعد ازان معلوم ہوا تھا کہ باعث میگزین کے اُڑنے کا تھا جیسا پیشتر ذکر ہو چکا ہے مین اپنے باغ کے اندر آیا اور ہر شے کو مثال مُردہ خاموش پایا اور جب مین مکان کے نزدیک پہونچا تو گرد اُسکے کرسیان اور گلاس اور رکابیہاے شکستہ اور کتب وغیرہ اُفتادہ تھین اور چند دست بچہ پوشاک کے جل رہے تھے مین اول ادھر گیا جدھر نوکر وغیرہ رہتے تھے مگر اُسمین کوئی آدمی نظر نہ آیا مگر گاؤ خانے کی جانب سے کچھ ایسی آواز سی آئی جیسے کوئی سوتا ہو وہان جو مین گیا تو دیکھا کہ ہمارا قدیم دھوبی جسنے بیس برس میرے والد کی خدمت کی تھی پڑا ہے مین نے اُسکا نام لیکر آواز دی تب اُسنے آنکھ کھولی اور مجھے دیکھ کر رو رو کر کہنے لگا اے صاحب اُنھون نے اُن سب کو قتل کیا اُنھون نے اُن سب کو مار ڈالا

وہان سے آگے قدم نہ رکھا اور میم صاحبہ مع غازی مذکور کے بمقام سبزی منڈی پہونچی میم صاحبہ نے زانو پر گر کر سجدۂ شکر بدرگاہ پروردگار ادا کیا۔

میم صاحبہ عجب ذلیل وخستہ حال تھین اور اکثر ہمارے سپاہیون نے اُنکے حال زار کو دیکھکر بے اختیار رو دیا اُنکے کوئے پر ایک زخم تھا اور اُنکا نرانگشت بالکل گھس گیا تھا کیونکہ قید مین اُنکے انگوٹھے رسّی سے باندھکر اُنکو ایک جگہ باندھ رکھا تھا ہمارے سپاہیون نے اُنکی تواضعات گرسنگی کری کوئی پانی لایا اور کوئی رم شراب کوئی روٹی لایا اور کوئی گوشت مگر میم صاحبہ نے بباعث ضعف بدنی کچھ نہ کھایا اور نہ پیا تھورے عرصے تک اکثر سپاہی اُنکے گرد رہے اور اکثر سوالات کرتے رہے یہان تک کہ اُنکو وق کر دیا مگر میم صاحبہ نے سب کا جواب مجمل طور پر دیا آخر کار کپتان ہیلی صاحب وارد ہوے اور ایک ڈولی منگوا کر میم صاحبہ کو اُسمین سوار کیا اور بحفاظت پہرہ اُنکو کمپو مین روانہ کیا وہان اُنکو ایک خیمہ علیحدہ ملا اور جتنی چیزین ضروریات کی تھین سب مہیا ہوئین بروقت فرار ہونے کے شہر سے اُنکے پاس ایک پورا نا میلا کپڑا تھا جو اُنھون نے اپنے جسم کے گرد لپیٹ رکھا تھا اور ایک ٹکڑا اور تھا جو اُنکے سر پر لپیٹا ہوا تھا اُنکے ہاتھون مین دستانے نہ تھے اور پیرون مین پورا نا ہندوستانی جوتا تھا درحقیقت وہ اِس سے زیادہ بُری حالت مین نہین ہوسکتی تھین جسمین وہ آپ تھین جیمس موریلی صاحب جو بسبب خدمت اور استعانت ایک ادنیٰ ملازم کے جو ہندوستانی تھا جان بسلامت لیگئے تھے اِسطرح اپنا حال فرار جس سے بڑا تعجب پیدا ہوتا ہی بیان کرتے ہین۔

مین اور میرا دوست ولیم کلارک صاحب دونون ایک مکان دومنزلہ واقع بازار کشمیری دروازہ مین رہتے تھے ہم دونون کی شادی بھی ہوگئی تھی اور میرے تین بچے بھی تھے اور کلارک صاحب کا ایک لیکن کلارک صاحب کی میم کو قریب ہی ایک اور ہونے والا تھا بتاریخ ۱۱۔ ماہ مئی قریب نو اخت نو گھنٹے کے مین طیار دفتر جانے کو تھا کہ ایک بڑا شور بازار مین ہوا اسمین ایک میرا نوکر آیا اور اُسنے کہا کہ چند رجمنٹ اپنے ولایتی افسرون کو قتل کر کے میرٹھ سے یہان شہر مین آئے ہین ہماری کچھ سمجھ مین نہ آیا کہ کیا کرنا چاہیے اور مین نے اپنی بگھی واپس بھیجدی ہم دو یا تین گھنٹے مکان پر اور بھی ٹھہرے ایک اور نوکر نے آکر کہا کہ یہ بدمعاشان شہر جمع ہوکر انگریزون کو مارتے ہین یہ سُنکر میری بی بی اور لڑکون نے رونا شروع کیا کچھ نوکر ہمارے دروازے پر جاکر کھڑے ہوے اور ایک نے اُنمین سے کہا کہ چلو میرے مکان مین پوشیدہ چھپ رہو مگر میرا ارادہ یہ تھا کہ باہر جاکر دیکھون تو کیا ہو رہا ہی پس ایک موٹی چوبدستی ہاتھ مین لیکر مین گلی مین گیا مگر وہان کوئی نظر نہ پڑا مین اور آگے بڑھا وہان تک بھی کوئی نہ تھا آخر اُس گلی کو طے کر کے دوسرے کوچے مین گیا جو بجانب راست تھا اُسمین بھی کوئی آدمی موجود نہ تھا صرف ایک معمر آدمی ایک دوکان کے دروازے پر بیٹھا تھا مین تھوڑی دیر وہان ٹھہرا تو بجانب راست ایک انبوہ آدمیون کا نظر آیا مگر مجھے بہت دور تھے اور سوا سے غل وشور کے اور کچھ سمجھ مین نہ آتا تھا بخیال اِسکے کہ وہ میرے مکان پر آوینگے مین وہان ہی تھوڑی دیر کھڑا رہا اور اُنکو دیکھتا رہا آخر کار مین نے ایک شور پشت کی جانب سے سُنا اور پیچھے پھر کر جو دیکھا تو ایک گروہ آدمیون کا میرے دروازے کے اندر جاتا تھا اُنھون نے مجھے باہر کوچے مین دیکھکر چند آدمیون کو میری طرف روانہ کیا یہ حال دیکھکر مین فوراً دوسری گلی مین بجانب چپ لپکا جہانسے ایک راستہ

کیا دیکھتا ہون کہ سنپسر صاحب اور کمنگ صاحب دونون موجود ہین اور فضل الٰہی سے اُنکو کوئی مفسد بھی راستے مین نہین ملا تھا اور نہ اُنکو کسی طرح کا آسیب پہونچا تھا سنپسر صاحب نے ازراہ مہربانی میرے زخم دھوئے ہر دو صاحبان موصوفین نے نمبردار دیہ سے اقرار کیا تھا کہ اگر ہمکو آگرے پہونچا دوگے تو ہم فی صاحب پانچ سو روپئے دینگے بعد از قیل وقال بسیار نمبردار نے اِنکار کیا مگر اُنکی بندوقین اور تین سو روپئے جو اُنکے پاس تھے چھین لیے اُسی وقت ہمارے پاس ایک چٹھی مچل صاحب کی پہونچی اُنھون نے ہمکو طلب کیا تھا اور لکھا تھا کہ حامل چٹھی کے ساتھ چلے آؤ کہ یہ گانؤن خیرخواہ سرکار کا ہی ہر وقت استفسار معلوم ہوا کہ دیہ مذکور دو کوس ہمارے مقر سے تھا ہم روانہ ہوکر صاحب موصوف کے پاس پہونچے وہان ہم سب شام تک مقیم رہے ہمارے رہبر نے اب ہمکو صلاح دی کہ یہان سے روانہ ہوکر دوسرے گانؤن مین جو چھ میل فاصلے پر ہی جانا بہتر ہی کیونکہ گانؤن مذکور ایک کلان دیہ ہی اور اُسکے باشندگان ہماری حفاظت بھی کرسکتے ہین اُسکے کہنے بموجب ہم وہان گئے اور آٹھ یا نو روز تک وہان مقیم رہے گو اِس اثنا مین اکثر میواتیون نے اُس دیہ والون کو دھمکایا کہ اُنکے گانؤن پر حملہ آور ہونگے مگر اُنھون نے کچھ خیال نہ کیا اب ہمکو بالتحقیق یقین ہوا کہ اگر ہم اُس دیہ خرد مین مقیم رہتے تو بیشک سب قتل ہوتے ہمکو اب زیادہ تشفی ہوئی کہ فورڈ صاحب مجسٹریٹ گورگانوہ نے مقام ہوڈل سے پیشگاہ فوج بھرت پور کا ہماری حفاظت اور ہمراہی کے واسطے بھیجا اور ہمنے صاحب موصوف کے پاس پہونچ کر نہایت آرام پایا ہم وہان بہت روز مقیم رہے اور ہر روز انتظار آمد خبر فتح دہلی کے رہتے تھے کہ اِس عرصے مین مقام متھرا مین بھی فساد ہوگیا اور جو سپاہی ہمارے ساتھ تھے اُنھون نے بھی اُنکی پیروی کی یعنی اُنھون نے بھی فساد شروع کیا اور ہمکو کہا کہ یہان سے چلے جاؤ بعد ازین ہم ہارڈی صاحب کے ہمراہ ہوکر بامن وامان بتاریخ ۲۶ جون ہوڈل سے آگرے مین پہونچے۔

مچل صاحب نے قبل از روانگی مقام ہوڈل سے دو سو روپیہ اور گھوڑے سواری کے راجہ بلب گڈھ سے لیے تھے اور اِن گھوڑون مین بحساب فی سوار ایک گھوڑا کم تھا مگر تاہم فی الحقیقت بڑی رعایت راجہ صاحب نے کی تھی۔

بتاریخ ۱۹۔ اگست ایک میم صاحب یعنی لیسن صاحب کی میم کمپو مین روبرو ے شہر دہلی کے آئی اُنکے ہمراہ ایک غازی باشندہ مقام سوات تھا گو شہر سے دو غازی اُنکے ساتھ چلے تھے اُنمین سے ایک تو مفسدون کے ہاتھ گرفتار ہوگیا اور دوسرا ساتھ پہونچا لیسن صاحب کی میم بہیئت وبہ لباس طفل افغان فراری ہوئی تھین اور میم صاحبہ دہلی مین شروع فساد ۱۱۔ مئی یعنی تین مہینے سے زیادہ سے قید مین تھین اُنکا ایک بچہ اُنکی گود مین گولی سے جان بحق ہوا تھا اور وہی گولی میم صاحبہ کو بھی لگی تھی بعد زخمی ہونے کے دونون غازیان مذکورۂ بالا نے اُنکی حفاظت کی تھی۔

ایک شب پیشتر میم صاحبہ کے شامل کمپو ہونے سے وہ کسی تدبیر سے اجمیری دروازے کے باہر نکل کر مکھاس مین شب بھر پوشیدہ رہین وقت صبح اُنھون نے ایک کو غازیون مین سے بھیجا کہ جاکر دیکھے کہ فوج انگریزان سبزی منڈی مین ہین یا نہین وہ دیکھ گیا اور سب حال میم صاحبہ سے اُسنے واپس آکر بیان کیا تمام حال استماع کرکے میم صاحبہ وہان سے روانہ ہوئین اور جستا تیز قدم چل سکین قدم زن ہوئین سنتریان دشمن نے ایک غازی کو گولی سے مار دیا اور میم صاحبہ اور غازی باقی ماندہ کے تعاقب مین بھی چلے مگر جب ہماری گولی کے ٹپے پر پہونچے تو مفسدین تعاقب کنندگان نے

ایک تلوار ماری مین نے ہاتھ اُٹھاکر کہا بس جوڈیڑھ سو روپیہ میرے پاس ہی وہ مین دیے دیتا ہون اور مین نے دیدیے اور اُسکی تقسیم کرنے مین اُنمین تکرار ہوئی مین نے جو پیچھے دیکھا تو ٹیلر صاحب اُسی وقت میری نظر سے غائب ہوے مگر کوئی اُنکے تعاقب مین نہ تھا اِس اثنا مین ایک شخص دوڑکر آیا اور اُسنے میرے سر پر ایک تلوار بڑے زور سے ماری جسکے صدمے سے مین زمین پر گر پڑا مگر تلوار کُند تھی اور زخم مجھے نہ آیا زمین پر گرکر مین نے بہانہ مرجانے کا کیا اور سینے کے بھل زمین پر پڑا رہا اب وہ میرے کپڑے پوشاک پاپوش چُرٹ بکس وغیرہ کی بابت آپسمین تکرار کرنے لگے اور میرے چُرٹ بکس مین تیس روپے بھی تھے وہ بھی ایک نے کہا مین لون اور دوسرے نے کہا مین بعد از تقسیم اسباب مذکورہ وہ سب میرے گرد و پیش کھڑے ہوے اور تھوڑے عرصے تک کچھ بطور مرثیہ میرے اوپر گانے لگے اور کبھی کبھی کوئی ایک لات بھی مجھے مار دیتا تھا ایک نے بدین خیال کہ دیکھین مرگیا یا ابھی زندہ ہی میری گردن پر پانون رکھا اور اُسکو اُٹھاکر زمین پر پٹک مارا مگر مین نے بھی ایسا دم سادھا تھا کہ اُنکو کچھ معلوم نہوا اور جیسے کوئی پتھر ہوتا ہی اُسطرح کا میرا جسم ہوگیا اُسی شخص نے پھر میری گردن کے نیچے پیر ڈال کر مجھے سیدھا کیا اور جب مجھے معلوم ہوا کہ کسی نے ہاتھ میرے دل پر رکھا مین نے دم لینا بند کیا اور جبتک وہ ہاتھ میرے دل پر تھا اُسوقت تک مین نے دم نہ لیا اب کچھ غل وشور سا ہوا مگر مین صاف مطلب اُسکا سمجھ نہ سکا تھوڑے عرصے بعد جو مین نے ایک آنکھ کھولی تو کوئی نظر نہ پڑا تو مین اُٹھا مگر بباعث سیلان خون کے نہایت کمزور ہوگیا تھا اور بمشکل چل نہ سکتا تھا الغرض اُفتان وخیزان روان تھا کہ ایک گروہ مسلح آدمیون کا نظر آیا کہ آپسمین کچھ گفتگو کر رہے تھے مجھے دیکھکر اُنھون نے اشارے سے کہا کہ یہان سے چلا جا اور ایک اُنمین سے میرے پاس آیا اور حسب استدعا میری ایک کنوین پر لیگیا وہان مین نے پانی پیا اور اُسی آدمی نے ایک راستہ کہ خالی از خار وخس تھا بتلایا کہ میرے پیرون کو جو برہنہ تھے گزند نہ پہونچے اور میرے ساتھ چلا اُسنے کہا کہ اپنے کپڑے جو تمام خون آلودہ ہو رہے تھے مجھے دو کہ مین اُنکو دھوکر لادون اِس حیلے سے اُسنے میری کرتی وغیرہ اور فتوحی جسمین عقیق کے بوتام تھے اور زنجیر طلائی لگی ہوئی تھی اُتروالی اور چاہا کہ مجھے مارے مگر مین نے اُسکے ذہن نشین کردیا کہ اگرچہ مین زخمی ہون مگر ولایت زاہون یعنی اُسکو زمین پر گراکر مین آگے بڑھا مگر بباعث تابش آفتاب کے مجھ مین تاب باقی نہ رہی تھی مین نے قمیز ہندوستانی کپڑون کے نیچے سے نکال کر اپنے سر پر رکھی اور اسطرح ایک یا دو میل چلا تھا کہ دو یا تین آدمی لٹھ لیے ہوے میرے پاس آئے اور مجھے دھمکانے لگے مین نے اُنسے صاف کہدیا کہ اگر تم مجھے مار ڈالوگے تو تمکو کچھ نہین ملیگا اِسواسطے کہ میرے پاس ایک کوڑی بھی نہین ہی لیکن اگر تم مجھکو بلب گڈھ پہونچادوگے تو مین تمکو سو روپیہ دونگا اور اگر آگرے لیجاؤگے تو تین سو یہ سُنکر اُنھون نے مجھے تھوڑا پانی پلایا اور چھوڑ دیا بعد ازان ایک آدمی بہیئت وحشت ناک کھیتون مین سے دوڑتا اور غل مچاتا میری جانب آیا مین اُسے دیکھکر کھڑا ہوا اُسنے میرے پاس آکر قمیز جو میرے سر پر تھی اُتار لی اور مجھے مارنے کو تھا کہ مین نے ہاتھ اُٹھاکر کہا کہ میرے پاس کچھ نہین ہی ہان مگر بلب گڈھ پہنچکر سو روپیہ اور آگرے تک لیجانے کے تین سو روپیہ دے سکتا ہون اُسکو اِس بات کا یقین نہ آیا کہ راجہ بلب گڈھ ہمارا دوست ہی اِس عرصے مین دو گانون والے اور آئے اور اُنھون نے آکر کہا کہ دو صاحب لوگ آگے گئے ہین اور دوسرا گانون جو یہان سے قریب ہی اُسمین فروکش ہین اُنھون نے مجھے پانی بھی پلایا اور دیہ مذکور مین بھی پہونچایا وہان

عین شجاعت قرار دیکر جزوی اسباب جو ضروری تھا یکجا کرکے بابو کو حکم دیا کہ نوکرون کو اُسکے ساتھ روانہ کردے اور بعد ازان قریب دو بجے کے ہم خود بھی وہان سے روانہ ہوے اور آہستہ آہستہ سڑک آہنی کے کنارے کنارے چلے اور چند قدم اُن ڈیڑھ سو سوارون سے جو مقبرۂ ہمایون پر واسطے گرفتاری مفروریں کے مقیم تھے بچ کر آگے بڑھے اور چونکہ ہزار ہا قلی وغیرہ وہان کام کرتے تھے کسی مفسد نے ہمکو نہ دیکھا جب ہم ٹیلر صاحب کے بنگلے پر پہونچے تو معلوم ہوا صاحب موصوف اُسی وقت وہان سے چلے گئے تھے تھوڑی دیر ہم اُس بنگلے مین رہے اور وہان سے ہمنے میگزین کا اُڑنا دیکھا بعد ازان بنگلے سے روانہ ہوکر چار میل پر ٹیلر صاحب کو جا پکڑا اور وہان جو بنگلہ تھا اُسمین مکث کرکے کھانا کھایا اور پھر روانہ ہوکر فرید آباد مین جو چھ میل بنگلۂ مذکور سے تھا وارد ہوے یہان ہمنے مقام کیا چاے پی اور بہ ہوشیاری رہے نصف شب کو راجہ بلب گڈھ وہان آیا اور آکر ہمسے کہنے لگا کہ پچاس سوار تمھاری تلاش مین آتے ہین بہتر ہی کہ تم لباس اپنے خدمتگارون کا پہن لو اور جلدی میرے قلعہ مین آجاؤ مین تمھاری حفاظت کرونگا یہ کہکر آپ اپنے قلعہ کو گیا تاکہ وہان کچھ فساد برپا نہو راجہ نے بلب گڈھ پہونچکر ایک سوار بھیجا کہ ہمکو لیجاوے مگر وہ تھوڑی دیر باہر ٹھہر کر واپس چلا گیا اور ہم بھی قلعہ مین پہونچے فوراً راجہ نے ہمکو ایک مکان مین مخفی کر رکھا ہمارے وہان پہونچنے ہی کی دیر تھی کہ پچاس سوار بھی آپہونچے مگر اُنکو راجہ کے آدمیون نے کہا کہ صاحب لوگ تو آگے بڑھ گئے وہ یہ سُنکر آگے کو روانہ ہوے اور ہم وہان سے ایک نیند لیکر بہ سواری رتھ ایک گانؤن کو روانہ ہوے جو قریب چھ میل کے فاصلے پر تھا اور ہمارے ساتھ راجہ کا سالار واسطے حفاظت راہ کے متعین ہوا تھا اِس گانؤن مین تا پانچ دن ایک مکان کے کوٹھے پر چھوٹے سے مکان مین جسمین ایک دریچہ اور ایک ہی دروازہ تھا رہے بعد پانچ روز کے وہان سے بھی بہ سواری شتر مسلح راجہ صاحب بلب گڈھ ہمراہی معتمد راجہ صاحب بطرف متھرا روانہ ہوے اور راستے مین ہر ایک گانؤن سے بچتے بچاتے چلے جبتک ایک گانؤن مین پہونچے جسکا نام اروان تھا اور اُس گانؤن مین شتربان ہمکو سیدھا لیگیا مگر اُسکا راستہ ایک چھکڑے سے بند ہوگیا تھا اِسواسطے ہم اُس راستے سے واپس آئے چار تو بامن وامان باہر آئے مگر وہ مع بین صاحب کے پیچھے رہ گیا ہم اُنکے انتظار مین باہر ٹھہرے رہے اور گانؤن والے سب ہمارے گرد و پیش مسلح کھڑے تھے اِس عرصے مین دو آواز بندوق کی گوش زد ہوئی سُنتے ہی ہم سب وہان سے بھاگے شتر اولین جسپر محل صاحب سوار تھے وہ تو اچھی طرح باہر نکل گیا اور دوسرا جسپر سپنسر صاحب تھے وہ گر پڑا اور اُسکی نکیل ٹوٹ گئی اور وہ بھاگ گیا اور تیسرا بھی کمنگ صاحب کو لیکر گر پڑا اور بھاگ گیا اور ہمارا بھی زمین پر گرا اور پھر اُٹھ نہ سکا اور جو کوئی اُسکے قریب جاتا تھا اُسکو کاٹنے کو دوڑتا تھا اِسواسطے ناچار اُسکو وہین چھوڑنا پڑا سپنسر صاحب اور کمنگ صاحب تو راستہ چھوڑ کر بھاگے اور ٹیلر صاحب اور مین راستے پر بھاگتے تھے کہ ہمکو مفسدین نے آن لیا اور مارنا شروع کیا چونکہ صبح ہونے والی تھی ہم مفسدین کے مقابلہ پر آمادہ ہوے اُنھون نے ہمکو گھیر لیا ٹیلر صاحب نے اُنسے مصالحت کی اور مفسدین نے کہا کہ اگر تم اپنی بندوقین دیدو تو ہم تمکو تکلیف نہ دینگے اِس اقرار پر ہمنے اپنی بندوقین حوالہ کردین لیکن یہ معاملہ ہو ہی رہا تھا کہ ایک نے میرے شانے پر ایک صدمہ چوب پہونچایا مین نے بھی پھر کر اپنی رائفل کا کُندہ اُسکو جڑا جب ہم اپنی بندوقین دے چکے تھے اور بجانب گانؤن واپس آتے تھے کہ ٹیلر صاحب نے اپنا پستول اُس آدمی سے چھین کر جسکو اُنھون نے دیا تھا واپس راستے کی راہ لی اِس اثنا مین ایک شخص نے میرے سر پر

اب کوئی تدبیر باقی نہ رہی تھی صرف فضل الٰہی پر نظر تھی کہ جسنے اسوقت تک حفاظت جان کی تھی بتاریخ ۲۹ - جولائی تھوڑے سے شجاعان فوج ولایتی یعنی گورہ میرٹھ سے آئے اور مفسد مذکور کی فوج کو بمقام ہاپور شکست دی اس شکست سے اسقدر پریشانی و خوف واندیشہ قلعہ مین پیدا ہوا کہ سب کے حواس باختہ ہوے اور مین صبح بتاریخ ۳۰ - ماہ مذکور قید خانے سے نکل کر بمقام بلند شہر جو نزدیک دریاے گنگ کے واقع ہی پہونچا -

چند روز کے بعد سپٹ صاحب نے جنکی ملاقات بلند شہر مین مجھسے ہوئی تھی میرے فراری ہوکر مقام مذکور مین وارد ہونے کی خبر سنکر صاحب موصوف اور ڈنلوپ صاحب کلکٹر میرٹھ نے ایک چٹھی تلطف آمیز لکھ کر کچھ سوار ولسن صاحب کے رسالے کے میرے لینے کو بھیجے مقام میرٹھ مین ولیم صاحب نے کہ نہایت خلیق اور راحم ہین مجھپر بڑی مہربانی رکھی اور از حد میری خاطرداری کی بموجب اُنکے فرمانے کے مین نے اُنکو ایک نقشہ قلعہ بالاگڈھ کا اور حال مفسدین کا جو وہان گذرتا تھا لکھکر حوالہ کیا -

ایک میم خاندان سکندر صاحب مین سے لباس ہندوستانی پہن کر میرٹھ کو چلی گئی تھی اور بتاریخ ۱۴ - ستمبر مقام مذکور مین پہونچی تھی وہ اس طور پر حال مفسدۂ دہلی تحریر کرتی ہین کہ بروز فساد جو عیسائی دریاؤ گنج مین رہتے تھے ایک مکان کے کوٹھے پر سب جمع ہوے اور تین یا چار دن تک مقام مذکور مین قائم رہے جب سپاہیون نے دیکھا کہ بندوق سے وہ اُس مقام سے نہین اُتریںگے تب وہ ایک توپ لوہنی لائے اور اُسکے ایک گولے سے سب کنڈکٹر سٹل صاحب نے جان بحق تسلیم کی جسقدر عرصے تک کہ یہ لوگ کوٹھے پر رہے اُنکے پاس کچھ کھانا پینا نہ پہونچا اور غریب معصوم بچے جوع وعطش سے گریان و نالان رہا کرتے تھے اِن کم بخت نالایقون نے لڑکون کو کہا کہ اگر تم نیچے آؤ تو ہم تمکو کھانا پینا سب کچھ دینگے اور جب وہ ناچار نیچے اُترے تو فوراً اشارۂ قتل کیا اور سب معصومون کو ذبح کر ڈالا اور تھوڑے عرصے کے بعد قتل عام شروع ہوا جو لوگ وہان قتل ہوے اُنمین سے چند صاحبون کا نام ذیل مین درج ہوتا ہی -

تین صاحب کنڈکٹر میگزین مع عیال و اطفال اور میم پرایس صاحب کے مع عیال و اطفال اور میم پرایس صاحب کی دو دختران و دو نواسہ اور کنڈکٹر بکلی صاحب کی میم اور اطفال ایک ریلی صاحب کی میم اور دو بچے اور آئیوس صاحب کی میم اور پرلیس صاحب کی لڑکیان اور نواسہ وغیرہ -

رو ڈ صاحب مصور جو فراری تھے اپنا حال سفر چھ ہفتے کا جس عرصے مین وہ دہلی سے آگرے تک پہونچے تھے اسطرح تحریر کرتے ہین -

مین جی مچل صاحب انجینر ریلوے یعنی سڑک آہنی اور اے ریچ سپنسر صاحب اور کمنگ صاحب متعلقہ سڑک مذکور کے جو بڑے مہربان اور مہمان نواز ہین بنگلے مین رہتا تھا جو دو میل بجانب جنوب شہر دہلی کے واقع تھا -

قریب نو بجے صبح کے ہمنے خبر فساد کی سُنی دس بجے دو گھوڑے سوارون کے بغیر سوار اور جنکے زین کے قبور مین ایک پستول سر ہو چکا تھا ہمارے دروازے پر آئے بارہ بجے بنگ گھر کو لوٹا اور پانچ صاحب وہان قتل ہوے بنگلہ اے شہر و چھاؤ تمام روز جبتک ہمنے شہر چھوڑا جلتے رہے قریب ڈیڑھ بجے بعد دوپہر کے خبرین ایسی متوحش مشہور ہوئین کہ ہمنے احتیاط

اور تو مخبر سرکار ہی اور اِس کام کے واسطے تنخواہ ملتی ہی اِسواسطے ہم تجکو مار ڈالینگے اور ایک نے نال بندوق کی میرے سینے پر رکھی اور مستعد بقتل ہوا مگر گریۂ وزاری عورات خانہ اور عاجزی ہندو مسلمانان ہمسایہ وتفہیم کوتوال شہر جو اتفاقاً اُسوقت ادھر سے گذر اجاتا تھا اُنھون نے میرا مار ڈالنا ملتوی رکھا اور کہا اول خوب تحقیقات کرکے تجکو مارینگے۔

اِس واردات کے بعد مین مخفی ہوگیا اور کبھی کہین اور کبھی کہین رہنے لگا ہاجس صاحب بھی میرے عمو کے گھر سے میری خالہ کے مکان مین گئے اور وہان چند روز رہے اب اُنکے وہان مخفی رہنے کا شک لوگون کو ہوا اور ہاجس صاحب اور ہم سب کی یہ صلاح قرار پائی کہ قسمت آزمائی کیجیے اور یہان سے بھاگ چلیے تو بہتر اِس سے ہی کہ یہان گھر مین سے گرفتار ہوکر قتل ہوجیے یہ خیال کرکے اُنھون نے تبدیل لباس کیا اور آٹھ بجے رات کے صاحب باین ارادہ وہان سے روانہ ہوے کہ لاہور کی دروازے سے کسی طرح باہر ہوکر روانہ کرنال ہوجیے مگر اُنکا رہبر بیان کرتا ہی کہ نحوست طالع سے مفسدین نے اُنکے اطوار اور رفتار سے پہچان کر گرفتار کرلیا ہنگام گفتگو اُنکے تکلم سے بھی پایا گیا کہ وہ صاحب ہ لباس ہندوستانی ہین آخرکار ہاجس صاحب نے قبول کیا کہ وہ کون تھے یعنی عیسائی تھے اور کس واسطے اور کسکے پاس آئے تھے صاحب نے میرا نام بھی لے دیا۔

الغرض صاحب کو تو وہین قتل کیا اور اب درپے میری تلاش کے ہوے چند میرے دوستون نے پانصد روپیہ دینے کا اقرار کرکے خضر سلطان کو ایک شاہزادگان مفسدین سے تھا بادشاہ احسان فراموش سے درباب میرے شہر سے جانے کے ہمراہ ولی داد خان تعلقہ دار بالاگڈھ جو مقام قریب دو میل شہر بلند شہر سے واقع ہی اور جہان سپٹ صاحب کلکٹر اور مجسٹریٹ فرمان فرماتھے اجازت حاصل کی خان مذکور پنشن خوار و نمک حلال رعیت سرکار مین سے تھا اور تا تاریخ ۱۰۔ جون گذشتہ فرمان ہردوار صاحب کلکٹر رہا ایک پالکی مین پوشیدہ سوار ہوکر ہمراہ پالکیان زنانہ سواری خان مذکور مین شہر سے باہر نکلا خان مذکور نے شہر دہلی مین مجھسے اقرار کیا تھا کہ وہ مجکو مقام آگرے مین پہونچا دیگا اور ہمیشہ خیر خواہ سرکار رہیگا مگر بروقت سننے خرابی ہمارے انتظام کی جو چند مقامون مین واقع ہوئی تھی بیوقوف خود بھی منحرف ہوگیا اور مجکو بطور قیدیان اِس ارادے سے اپنے پاس رکھا کہ اگر فوج انگریزی اُسپر حملہ آور ہوگی تو وہ مجکو قتل کرکے خود فراری ہوجاویگا۔

اگرچہ مین نہایت متاسف اور مغموم تھا مگر ہر وقت اِسی تجویز مین رہتا تھا کہ کسی طرح اِس دغاباز کی قید سے رہائی ہو خفیہ مین نے راؤ گلاب سنگھ کو جو ایک معتمول اور بڑا تعلقہ دار کوچیر کا اور خیر خواہ سرکار اور دوست مفسد مذکور کا تھا لکھا کہ وہ ولی داد خان کو لکھکر مجھے اپنے پاس طلب کرلیوے راؤ مذکور نے ازراہ مہربانی اپنے دیوان کو دغاباز مذکور کے پاس بھیجا کہ وہ ازراہ عنایت مجکو اُسکے حوالے کردیوے مگر اُسنے اِسکو منظور نہ کیا۔

بعد ازین مین نے ایک اپنے دوست کو آگرے مین لکھا کہ قریب بیس نفر سپاہی ملازم رکھکر مقام بالاگڈھ مین آوے اور مجکو خفیہ قید مین سے نکال لیجاوے مگر اُسکے پاس اُسوقت روپیہ موجود نہ تھا اور نہ اُسکو سپاہی میسر آئے اِسواسطے اُس سے بھی کچھ میری اعانت نہوئی۔

ولی داد خان کے پاس پناہ گیر ہوا مگر ولی داد خان نے اُسکو قلعہ بالاگڈھ مین قید رکھا قلعہ مذکور مین وہ ۴۲ روز قید رہا بعد ازان وہان سے بھاگ کر آخر کار اول ہفتۂ ماہ اگست مین بمقام میرٹھ پہونچا وہ اپنا حال اسطرح ایک چٹھی مین جو اُسنے ہاجس صاحب کے بیٹے کے نام لکھی تھی بیان کرتا ہی۔

ہاجس صاحب بروز یکشنبہ تاریخ ۱۰۔ ماہ مئی بوقت حاضری مقام دہلی مین وارد ہوے اور ہم دونون ملاقات ہمدیگر سے بہت خوش ہوے اور تدبیر روانہ کرنے چیزون کی جو مین نے واسطے راجہ صاحب کے خریدے تھے کی بوقت شام مین اُنکو اپنی گاڈی مین سوار کرواکر عمارات عالیشان شہر کی دکھانے کے واسطے لیگیا ہمنے رات بخوشی تمام بسر کی تمھاری اور ہنری کی تعلیم کے باب مین اکثر ذکر رہا اور یہ بھی ذکر ہوتا رہا کہ وہ باوجود صغر سنی کے کس خوبی سے اپنے دفتر کا کام بمقام سرسہ سرانجام کرتا تھا۔

منحوس صبح ۱۱۔ ماہ مئی کی نمودار ہوئی یکشنبہ کی صبح تک سب طرح امن و امان شہر مین تھا اور کوئی علامت فساد کی معلوم نہین ہوتی تھی اور کلکتہ کے اخبار بھی ہمارے پاس آئے یکایک یہ خبر وحشت اثر سُنکر حالت یاس طاری ہوئی کہ مفسد میرٹھ کے یہان آپہونچے اور اُنھون نے بیرحم حرکات قتل و غارت گری و سوختگی مکانات عیسائیان وغیرہ شروع کیا بعد ازو رو دسواران رجمنٹ ہاے پیادہ بھی آپہونچے اور فوج دہلی نے شامل ہوکر کار قتل کو بخوبی سرانجام کیا جب مجھے وہ دن یاد آتا ہی میرے جسم پر لرزہ طاری ہوتا ہی۔

قریب دو بجے دن کے چار سپاہی مع بندوقون کے میرے دروازے کے روبرو آکر کھڑے ہوے گو دروازہ بند تھا مگر چونکہ اُنکو بدمعاشان شہر نے ترغیب دی تھی اُنھون نے بدزبان و لاسخن کہنا شروع کیا اور کہا کہ یہ مکان ایک عیسائی کا ہی اور کل ایک صاحب اِس مکان مین آکر فروکش ہوے ہین ہم مالک مکان کو اور اُس صاحب نو وارد کو دونون کو قتل کرڈالینگے ہمارے نوکرون نے اور محلہ والون نے کہا کہ یہ گھر کسی عیسائی کا نہین اور نہ اِسمین کوئی صاحب آکر فروکش ہوا ہی بعد ازبہت خوش آمد اور عاجزی کے اور دینے کچھ روپے کے جو شیر خان نے اُنکو دیا اُس روز تو حرام آپ چلے گئے۔

جسوقت تک کہ یہ سب تکرار ہوتی تھی اور وہ لوگ چلے نہ گئے تھے تمھارے والد اور مین دونون ایک مکان تنگ و تار مین جسمین ہمیشہ سوختنی رکھی جاتی تھی پوشیدہ بیٹھے رہے۔

تاریکی شب مین ہاجس صاحب کو اپنے عمو کے گھر مین نے اِس خیال سے بھجوادیا کہ اگر وہ سپاہی دوبارہ آوین اور مکان کے اندر چلے آوین تو صاحب کو وہان نہ پاوین۔

بتاریخ ۱۳۔ ماہ مذکور بدمعاشان شہر سے میرا کُل حال اور تعلق بہ سرکار سُنکر مفسدین کی جماعت کثیر آئے اور قرب وجوار کی دوکانون کو لوٹ کر میرے گھر مین بھی زبردستی گھُس آئے اور سب اسباب لوٹ لیا اور مجکو گرفتار کرکے چونکہ شہر والون سے سب حال سُن چکے تھے کہنے لگے کہ انگلستان جانے سے تو ہندو نہین رہا اور اپنی لڑکی یعنی دختر کو واسطے تعلیم کے ولایت بھیجنے سے اور ہاجس صاحب یعنی تمھارے باپ کی رشتہ داری سے تو مسلمان بھی نہین

چلے آتے تھے اب خیال کرنا چاہیے کہ یہ ملاقات ہر چند مغتنمات سے تھی مگر اُسمین رنج بھی زیادہ ہوا کہ ہمسے ذی رُتبہ آدمیون کے پاس کچھ باقی نہ رہا ہو اور ہم ہندوستانی کپڑون مین بسر کرین قبل از غروب آفتاب ہم وہانسے نکالے گئے اور راستہ سڑک چھوڑکر دو تین گانؤن طے کیے اور اِس تردد مین اِس قدر تھک گئے تھے اور ماندے ہو گئے تھے کہ ہمنے ایک زمیندار سے بلحاجت وسماجت کہا کہ ہمکو کہین بیٹھنے دو اور کچھ کھانے کو لاو وکل یہان سے چلے جاوینگے اُس زمیندار نے ہماری بڑی خاطر کی کھانا بھی بافراط لایا اور چارپائیان سونے کو دین دوسرے روز چار بجے صبح ہم وہان سے روانہ ہوے ایک گانؤن والے نے ایک چارپائی اور کہار میرے شوہر کے واسطے دیے اور اِس سبب سے اُس روز ہمنے بیس میل قبل از شام طے کیے میری جوتی گھس گئی تھی میجر ٹیرسن صاحب کی بھی سب اُڑ گئی تھی اور مین گرم ریگ پر اور خار وامیدانون مین برہنہ پا چلتی تھی الغرض ہم تھانہ کسولی کے قریب پہونچے اور یہان ہمارے ساتھ نہایت مہربانی اور رعایت ہوئی ایک آدمی نے ہم پر رحم کھاکر ہمارے واسطے نہایت مزیدار کڑھی پکائی دوسری صبح کو ہماری سواری کے واسطے دو گھوڑے ایک خچر اور ایک گدھا تحصیل کسولی تک جانے کو دیا جہان پہونچ کر ہمنے اپنے تئین محفوظ سمجھا دوسرے روز شکرم ہمارے واسطے کرنال سے آئی اور سپاہی مہاراجہ پٹیالہ کے ہماری حفاظت کے واسطے اُسکے ساتھ تھے ہم سب وہان سے روانہ ہوے اور بتاریخ ۱۰- ماہ مئی کرنال مین پہونچے اِس مقام مین پہونچ کر ہم رگھی صاحب کے مکان پر گئے اور راستی تو یہ ہو کہ اِس صاحب نے ہم فقیرون کے اور پناہ گیرندون کے ساتھ ایسا سلوک کیا جو اصل عیسائی کو واجب اور لازم ہو اِن صاحب سے ہمکو ہر طرح کا آرام و آسایش ملا اور ہم کبھی اُنکا احسان نہ بھولینگے اُن صاحب کے ساتھ ہم زیادہ ایک ہفتے سے رہے اور بعد ازین پھر اپنا سفر ملک ترین مین شروع کیا یعنی کرنال سے انبالے گئے اور انبالے سے ڈاک کارٹ پر سوار ہو کر کالکا پہونچے راستے مین اکثر گاڑی پر سے اُتر کر خود گاڑی کو گرم ریت مین کھینچنا پڑتا تھا ہمنے ڈاکٹر وڈ صاحب کے زخم کو گیارہ دن تک خود باندھا اور زخم ایسا خراب تھا کہ جبڑے دانت کے گولی سے اُڑ گئے تھے اور گیارہ روز کے بعد ایک ڈاکٹر صاحب نے اُسکا زخم ملاحظہ کیا ہماری مفروری نہایت خراب تھی ہمنے بڑی سختیان اُٹھائین اور طعنہ ہاے سخت و کریہ بلکہ خارج از آدمیت سہنے پڑے ہمارا اسباب سب درہم برہم لُٹ گیا اور ریل صاحب کی میم کے پاس اور میرے پاس بہت چیزین بیش بہا جواہرات کی تھین کچھ اُسمین سے دوستون نے بطور تحفہ دی تھین اور کچھ ہمنے آپ خرید کی تھین لیکن اُن نالائق غارت گرون نے کچھ اِسکا خیال نہ کیا ہمنے پانی کی طرف سے بھی نہایت مصیبت اُٹھائی ہمکو پیاس بہت لگتی تھی اور جب پانی ہمارے پاس سے ختم ہو جاتا تھا تو جھیلون کا پانی جو کنارۂ راستہ پر ہوتا تھا گو میلا اور کریہ دار ہوتا تھا ہم بخوشی اُسے پیتے تھے اور کنوون مین سے بھی پانی کھینچ کر ہر چند کھارا ہوتا تھا پی لیتے تھے۔

یہان پر یہ بھی مین کہتی ہون کہ اول مین کرنیل ریلی صاحب کی ڈولی ہمسے آگے آگے جاتی تھی لیکن کہان وہ رکھدی گئی ہمکو معلوم نہین مین جانتی ہون کہ ایسا ہوتا کہ ہم اُنکو بھی کوشش کر کے اپنے ساتھ لاتے مگر ہماری قدرت سے یہ امر باہر تھا اگر ممکن ہوتا تو ہم ہرگز اُنکو قتل ہونے کو تنہا نہ چھوڑتے۔

موہن لال جسنے کابل مین بھی سرکار کی خدمت کی تھی دہلی مین موجود تھا جب وہان فساد شروع ہوا اور قتل سے بچکر

ہم صرف دس میل طے کر چکے تھے کہ دیہاتی ہمارے پاس آئے اور اُنھون نے چاہا کہ ہمکو روکین اسی عرصے مین ایک سائیس نے ہمارے پاس آکر کہا کہ اگر تم آگے جاؤ گے تو مارے جاؤ گے کیونکہ دیہاتی راستے پر تمھارے انتظار مین کھڑے ہین یہان بھی ہمکو مشکل نظر آتی تھی کیونکہ ہمارے گھوڑے اُنھون نے پکڑ لیے تھے اور شمشیر برہنہ شائد ہمارے سائیس کے سر پر آختہ تھے القصہ ہم اُنسے تو بچ گئے مگر اب ارادہ یہ کیا کہ کمپنی باغ کو واپس چلین اور وہان دوسرے روز تک اپنے تئین مستور اور متواری رکھین یہ ہی ہمنے کیا اور مالیون نے اقرار کیا کہ ہم تمکو پناہ دینگے بہت عرصے کے بعد ایک گروہ چالیس یا پچاس آدمیون کا لاٹھیان لیکر ہمارے پاس آیا اور اُنھون نے کہا کہ جو کچھ تمھارے پاس ہی وہ دیدو اُنکا مقابلہ بیفائدہ تھا کیونکہ ہم دو عورتین بیکس تھین اور وہ ایک گروہ وحشیون کا اور ڈاکٹر ووڈ صاحب کے ایسا زخم شدید لگا تھا کہ وہ نہ اُٹھ سکتے تھے اور نہ بات کر سکتے تھے اب ہمارے پاس یعنی پیل صاحب کی میم کے پاس اور میرے پاس ایک ایک صندوق زیور و جواہرات وغیرہ کا تھا جسکے بچانے کی توقع مین ہم اپنے ساتھ لائے تھے اور سوائے اُسکے میرے پاس سو روپیہ نقد بھی تھے ہماری یہ توقع ناحق تھی کیونکہ اُنھون نے سب ہمسے چھین لیا اور سوائے پیل صاحب کی میم کا چوغہ اور ٹوپی اور میری پوشاک اور دو چادر خون آلودہ بھی لین اور ہماری سواری کی بگھی بھی توڑ ڈالی اور گھوڑون پر سوار ہو کر اپنی راہ لی اِنکے بعد پھر کئی مرتبہ اکثر گروہ غارت گران آئے اور اُسوقت تک اُنھون نے پیچھا نہ چھوڑا جبتک اُنھون نے خوب نہ دیکھ لیا کہ ہم فقیر ہو گئے تھے اور ہمارے پاس ایک حبہ کا اسباب باقی نہ رہا تھا اور یقین کر لیا کہ یہ لوگ جو ہمکو لوٹنے آئے تھے اُنمین سے ایک کے ہاتھ مین دستانہ حلوانی تھے قریب ایک بجے بعد نصف شب کے مین اور پیل صاحب کی میم ڈاکٹر صاحب کو ایک درخت کے نیچے چھوڑ کر بہ تلاش کسی موضع کے باغ سے باہر نکلین بعد از بڑی کوشش اور ترغیب کے ایک زمیندار ہمکو اپنے ساتھ لیگیا اور ہمکو مکان رہنے کو دیا اور دودھ اور روٹی کھانے کو دی اور اُس روز شام کو ہم وہان سے روانہ بجانب کرنال ہوے اور اِسی طرح رات رات کو ہم سات میل بدقت طے کرتے تھے کیونکہ ایک زخمی آدمی کو بھی ساتھ لیجانا پڑتا تھا اور گانوُن گانوُن سے کھانا مانگ کر کھاتے تھے اور خالی زمین پر سوتے تھے بعض بعض جگہ ہم پر لوگ مہربانی کرتے تھے مگر اکثر مقامون پر طعنہ اور نامہربانیان ہر طرح کی ہوتی تھین یہان تک کہ سایہ مین بھی وقت تمازت آفتاب کے کئی بیٹھنے نہین دیتا تھا اِسطرح ہمنے چھ دن کاٹے اُنمین سے تین دن تو آفتاب مین کسی درخت یا پیل کے نیچے رہتے تھے ہر وقت خوف جان کا تھا اور پانی بھی میسر نہ آتا تھا مگر اِس خبر سے البتہ ایک گونہ تشفی ہوتی تھی کہ ہم سوار ان بادشاہ کے ہاتھون سے شاید کہ بچینگے بروز ششم ہم مقام بال گڈھ مین وارد ہوے یہ دیرانی منگلا دیبی کا ہے اِس مقام پر ہماری خاطرداری اور مدارات رانی صاحبہ نے بخوبی کی اور کہا کہ ہم تمھاری حفاظت کرینگے مگر بروز دوم تمام توقعات برباد ہو گئین کیونکہ رانی کے اپنے آدمی اُسکی اِس مراعات سے جو ہماری نسبت ہوئی تھی ناراض ہوے اور اُنھون نے اُسکو دھمکایا کہ اگر تم اِنکو یہان سے روانہ نہ کروگی تو ہم سب تمھارا موضع لوٹ لینگے یہ نہایت افسوس کی بات ہمارے واسطے تھی مگر کچھ چارہ نہ تھا اور یہ تجویز مقرر ہوئی کہ رات کو یہانسے روانہ ہونا چاہیے اِس عرصے مین ایک اور صورت اطمینان کی نظر آئی یعنی اتفاقاً میجر ٹیرسن صاحب مجروح اور پیرون مین چھالے پڑے ہوے اور لنگی باندھے وہان وارد ہوے اور اُنسے دو گھنٹے کے بعد پیل صاحب بھی صحیح اور تندرست آپہونچے کیونکہ یہ صاحب تمام راستہ ہمارا پتا لگاتے ہوے

تمام سپاہی اب مفسد ہو گئے تھے اور کوئی اُنمین سے اپنے افسر کا حکم نہ مانتا تھا بس جسکو جدھر راستہ ملا وہ اودھر چلا گیا ڈاکٹر بالفور صاحب نے ازراہ مہربانی مجھپر رحم کیا اور اپنی گاڑی پر مجھے جگہ دی ہم جتنی جلد ممکن تھا سڑک چھوڑ کر بھاگے اور کنارے کنارے نہر کے ۲۵ میل جاکر ایک گھنٹہ مقام کیا اور پھر وہانسے روانہ ہو کر ایک چوکی پر جو ۱۵ میل اُس مقام سے تھی پہونچے اور باقی رات میدان مین کاٹی ایک ٹھیکہ دار نہر کا گانوُن مقصلہ سے ہمارے پاس آیا اور اُسنے کہا کہ مین نے سُنا ہی تم سب دہلی سے بھاگ کر آئے ہو مگر مین تمھاری حفاظت کرونگا۔

صبح کو اُس شخص نے آکر اور ہمکو دور لیجاکر ایک باغ مین رکھا جو اُسکے گانوُن کے پاس تھا اور کہا کہ دن کو یہان رہا کرو اور شب کو بخوف غارت گرون کے ہمکو اپنے مکان مین لیجاتا تھا وہان ہم کوٹھے پر یعنی مکان مذکور کی چھت پر رات بسر کرتے تھے اور چھ روز اسی طرح ہم وہان رہے آخر کار دیہاتیان ہمسایہ نے اُس سے کہا کہ تجکو انھون نے بہت روپیہ دیا ہوگا ورنہ تو کیون اسقدر اُنکی خاطر کرتا ہی پس اگر ہمکو بھی تو اُسمین سے حصہ دیگا تو بہتر ورنہ ہم شب کو آکر ان سب کو مار ڈالینگے یہ حال دیکھ کر ہمارے محافظ نے ہمسے کہا کہ اب بہتر یہ ہی کہ تم سیدھی کرنال چلے جاؤ وہان سننے مین آتا ہی کہ کچھ فوج سرکاری آگئی ہی اور وہ واسطے حفاظت راستے کے ہمارے ساتھ مقام مذکور تک گیا ہم مقام مذکور مین بروز چہارم پہونچے اور کمانڈر انچیف صاحب نے بعوض اِس خدمت اور محنت کے اُس شخص کو ایکہزار روپیہ انعام دیا۔

جو لڑکا مین گود مین لائی تھی وہ دو روز مین مرگیا اور مین نے یہ خبر بھی سُنی کہ میری والدہ بھی اُسی روز باعث سختی اور محنت کے جان بر نہوئی اور مرگئی۔

وہ گروہ جسکو ہمنے پیچھے چھوڑا تھا اور جسمین میری ہمشیرہ تھی اُنکے تعاقب مین مفسد گئے تھے مگر وہ بفضل خدا اِس اعجاز سے بچے کہ کبھی جھاڑیون مین پوشیدہ ہو رہتے تھے اور کبھی اُن ہی جھاڑیون مین بیٹھے بیٹھے اور لیٹے لیٹے چلتے تھے اور خار ہاے درخت جو اُنکے جسمون مین ہر جگہ چبھتے تھے اُنسے خون جاری ہو گیا تھا فقط

ڈاکٹر ووڈ صاحب کی میم نے بھی اپنی سختیون کا حال جو اُنھون نے اور دیگر صاحبان نے جو اُنکے ہمراہ تھے دہلی سے کرنال تک اُٹھائی تھین مشتہر کیا ہی۔

ڈاکٹر ووڈ صاحب زخمی ہو گئے اور مین پیادہ پا اُنکے ملنے کو دوڑی قبل ازین مین نے اُنکو کہلا بھیجا تھا کہ بُرج پہاڑی پر جو مقام محفوظ تر تھا آجاوین ہیل صاحب کی میم جو تمام سختیون مین میرے شریک تھی ایک دوست کی مہربانی سے اُسکو بھی پہنچنا تھا اور مین بھی اُنکے ساتھ سوار ہوئی اور جب مین ڈاکٹر ووڈ صاحب کے پاس پہونچی تو وہان ایک اسپتال کی ڈولی رکھی ہوئی تھی مین نے بدین خیال کہ ڈولی مین صاحب اچھی طرح سفر کرینگے بہ نسبت کسی اور سواری کے اُنکو ڈولی مذکور مین سوار کرا کر اپنے ساتھ لیا تھوڑی دور ہم گئے تھے کہ کہارون نے ڈولی رکھدی اور انکار آگے جانے سے کیا یہانسے اُنکو پالکی گاڑی مین جو اُنکے ساتھ آئی تھی سوار کروا کر روانہ کرنال کیا اور میجر ٹیرسن صاحب اور ہیل صاحب کو یہانسے رخصت کیا اب ہم دو میم سب سے پیچھے میدان پیریٹ سے گذرین تین مرتبہ راستے مین ڈاکٹر ووڈ صاحب کی سواری بدلنی پڑی اور اسمین عرصہ لگ گیا اور اور میم صاحبون اور صاحب لوگون سے ہم پیچھے رہ گئے اور اُن سب کے بعد دہلی سے روانہ ہوے

اپنی جان کا کچھ خوف نہ کرو ہم تم مین سے کسی کو ایذا نہین پہونچا دینگے لیکن ہمارا ارادہ ہی کہ سب عیسائیون کو جو دہلی مین ہین قتل کرین نوکرون نے کہا کہ سب بھاگ گئے ہمکو معلوم نہین کہ کہان گئے مگر کسی جگہ امن مین گئے ہونگے اور اگر تمکو گمان ہو کہ کوئی بنگلے مین ہوگا تو تم خود جاکر تلاش کرلو اس جواب سے سوارون کو اطمینان اور تسلی نہوئی اور وہ وہانسے باہر جاکر ہر طرف تلاش انگریزان مین مشغول ہوے تھوڑے عرصے کے بعد چھ سپاہی ۴ رجمنٹ کے اندر احاطے کے آئے اور انکو ہمارا مکان مخفی ہونے کا معلوم ہوگیا یہ دریافت کرکے وہ خوب ہنسے اور مضحکہ کرنے لگے بندوقین ہمکو دکھائین اور کہا کہ ہم تمکو مار ڈالینگے ہمنے بالحاح اور خوش آمد کہا کہ ہمکو نہ مارو اسپر انھون نے کہا کہ باہر آؤ اور ہمارے ساتھ چلو پھر دیکھنا کہ کیا ہم کرینگے ہم سب باہر نکلین اور انکے ساتھ ہولین وہ ہمکو مین گارڈین جہان وہ رہتے تھے لیگئے اور وہان ہمکو لاشہ ہاے افسران دکھائین جو زمین پر پڑی تھین اور ہنسکر ہماری طرف مخاطب ہوکر کہنے لگے کہ دیکھو یہ سب صاحب اسواسطے مارے گئے کہ کمانڈر انچیف صاحب نے ارادہ ہماری ذات خراب کرنے کا کاٹنے کا رتوسون سے کیا تھا۔

بعد ازین افسرون نے جو گارڈ پر تھے جب دیکھا کہ ہم لوگ نیچے سپاہیون کی لین کے پاس کھڑی ہین وہ جلدی دوڑکر ہمارے پاس آئے اور سپاہیون کو ہٹاکر ہمسے کہا کہ اوپر ہمارے مکان پر جاؤ یہ سنکر ہم سب وہان گئین وہان پہونچ کر ہمنے دیکھا کہ اکثر افسر موجود ہین اور ہم مقام مذکور مین نو اخت دس گھنٹے سے تین بجے تک نہایت تکلیف آب وخور مین رہین۔

میجر ایبٹ صاحب نے جو ایک افسران موجودہ مین سے تھے برج جھنڈہ والا پر کہلا بھیجا کہ پیٹیان توپ کی بھجوادو کہ اُنپر سب میم لوگون کو سوار کرکے اپنے سپاہیون کی کمپنی کی حفاظت مین برج مذکور تک پہونچادین زیرا کہ مقام حال مین امنیت کا بھروسا نہین اور مقام برج اسکی نسبت مامن تر ہی یہ پیٹیان تو آئین مگر انکے ساتھ توپین بھی آئین ایک گروہ سپاہیان ۳۸ رجمنٹ کا ہمراہ تھا میجر ایبٹ صاحب نے ہم سب کو اُنپر سوار کرکے آپ اپنی کمپنی لیکر آگے بڑھے اور حکم دیا کہ پیٹیان مذکور اسکے ساتھ آوین سپاہیان ۳۸ رجمنٹ جبتک میجر صاحب دروازہ کشمیری سے باہر گئے تب تک خاموش کھڑے رہے اور انکے باہر جاتے ہی دروازہ بند کیا اور ہم سب سے کہا کہ اگر تم ابھی اُنپر سے نہین اُترتین تو ہم تم سب کو مار ڈالینگے سب نے اُنکا کہنا مانا اور پیٹیون پر سے کود پڑین مگر میری ہمشیرہ کود نہ سکی کیونکہ اُسکی گود مین لڑکا تھا اور اُسنے اُن سپاہیون سے کہا کہ ذرا صبر کرو مین لڑکا کسیکو دون تو اُسپر سے اُترون مگر جب اُنھون نے دوبارہ اُترنے کو کہا تو اُسنے لڑکے کو میری گود مین ڈال دیا اور آپ پیٹی پر سے کود پڑی اس عرصے مین ایک ڈرامیر ۵۴ رجمنٹ نے میرا بازو پکڑا اور مجھسے کہا کہ اگر زندگی کی کچھ قدر ہی تو میرے ساتھ چل یہ کہکر مجھے زبردستی ایک کھڑکی کی راہ سے لیجاکر صدر بازار مین لیگیا راستے مین مین نے بندوقون کی آواز سنی اور دریافت کیا کہ سپاہی افسران مفرورین کو مارتے آتے ہین اور دیکھا کہ بہتون کے تعاقب مین سپاہیان ۳۸ رجمنٹ بھاگے جاتے تھے اور چند افسر قتل بھی ہوگئے تھے میرا ہمراہی مجھے کپتان برو صاحب کے بنگلے پر لیگیا اور وہان مجھسے کہا کہ اسمین ایک میم ہی وہ تمھاری خبرداری کریگی بعد ازان معلوم ہوا کہ وہ بھی برج جھنڈہ والا پر چلی گئی ہین اور مین نے اُس سے کہا کہ مجھے بھی وہان پہونچادے اکثر سپاہی مجھے دیکھکر ہنستے تھے اور ایک نے اُسمین سے میرے پاس آکر کہا کہ چلو مین تمکو بحفاظت وہان پہونچادونگا اور اُسنے ایسا ہی کیا مین کوئی دس منٹ برج پر ٹھہری تھی کہ صلاح بھاگنے کی مصمم ہوئی

صورتون مین اور مہربان دوستون مین بمقام میرٹھ پہونچ گئے فقط

ڈاکٹر بالفور صاحب اپنا دہلی سے فرار ہونے کا مختصر حال اسطرح پر بیان کرتے ہین۔

بعد ازین کہ فرار ہونا قرار پایا لیباس صاحب نے اپنی ڈاک کارٹ یعنی گھبی بکس وار جسکے اوپر پٹ وغیرہ کچھ نہین ہوتا ہی مجھے سواری کردی اور مین نے اپنی ہمشیرہ مس ہمیتہ کو اپنے ساتھ اُسپر بٹھایا اور راستے مین سے لفٹنٹ طامس صاحب انجینر اور میم ڈالنسن صاحب کو مع کپتان فریزر صاحب کے بچے کے جو میم صاحبہ کی گود مین تھا اُٹھا کر اپنے پاس اُسی بگھی مین جگہ دی ہم سب طرف کرنال کے روانہ ہوے بعد ازروانگی کے لفٹنٹ طامس صاحب نے کہا کہ بہتر یہ ہوگا کہ سڑک کو پار ہوکر اُسکے ڈیرے مین جو اُس راہ سے آتا ہی چلین اور وہان پہونچ کر جدھر صلاح قرار پاویگی روانہ ہونگے ہمنے ایسا ہی کیا اور چھوٹے تھانے تک پہونچے دوسرے روز صبح کو ہم صلاح ہی روانگی کی کر رہے تھے کہ نمبرداران موضع اوہد جو قوم کے جاٹ ہین ہمارے پاس آکر گویا ہوے کہ ہمنے قتل جو دہلی مین ہوا ہی سُنا اور ہم تم سب کو اگر مرضی ہو تو امن گاہ مین رکھین مین نے سب کو صلاح دی کہ اس امر کو قبول کرنا مناسب ہی اور وقت شب ہم سب اُنکے ساتھ گانون مین گئے وہان اُنھون نے ہمکو چار یا پانچ دن رکھا اور ہر طرح سے ہماری خاطرداری اور تواضع از حد کی اور آخر کار جب کسی فوج سرکاری کی خبر آمد بطرف دہلی نہ سُنی تو اُنھون نے ہمکو صلاح دی کہ کنارے کنارے نہر کے چل کر کرنال جانا مناسب ہی اُنھون نے ہماری حفاظت کی اور راستہ بتلایا اور جو گانون والے کہ مفسد ہوگئے تھے اُنسے بندوبست ہماری حفاظت کا کیا اور ہر طرح خاطرداری مین مشغول رہے اور ایسی خدمت ہم لوگون کی کی کہ مجھے اندیشہ اِس امر کا ہی کہ ہم اُسکا عوض لائقہ اُنکو کچھ نہ دے سکینگے ہم بتاریخ ۱۰ کرنال مین بامن و امان پہونچ گئے تو اب لفٹنٹ گورنر بہادر یہ امر سُنکر بہت خوش ہونگے کہ یہ ملک جسمین سے ہمنے گذر کیا تھا اُسمین زیادہ تر آدمی ہمارے یعنی سرکار کے جانب دار تھے اور نہایت بلوے مین بھی وفادار رہے اور سرکشی اور مفسدہ صرف قوم گوجر مین جو متصل سڑک کلان کے رہتے ہین مستولی تھا فقط

ایک میم صاحبہ جنکا ذکر ڈاکٹر بالفور صاحب کی چٹھی مین مندرج ہی اپنے حال فرار ہونے کو اسطرح پر بیان کرتی ہین۔

بروز دوشنبہ تاریخ ۱۱۔ قریب نو بجے دن آٹھ گھنٹے کے بعد از ادائے نماز صبح مین ایک دوست کی ملاقات کو جو میگزین کے پاس رہتے تھے گئی جب اول یہ خبر سُنی کہ مفسد لوگ میرٹھ سے آتے ہین تو مجھے اور دیگر میم صاحبون کو یہ صلاح دی گئی کہ ہم سب میگزین مین جاکر پناہ گیر ہون مین وہان نہ گئی اور اپنی والدہ کے گھر مین جو متصل تھا گئی اور اُنکو اِس امر کی اطلاع دی اور نوکرون سے یہ کہا کہ اِس امر کی خبر لیکر ہمکو اطلاع دو مگر اُسوقت اُن سب نے یہ کہا کہ یہان کچھ اندیشہ نہین اور کوئی خرابی یہان نہین ہوسکتی کیونکہ شہر دہلی کی بہت ہوشیاری سے خبرداری ہوتی ہی اور کئی میم صاحبان وہان آکر جمع ہوئین قریب نصف گھنٹہ گذرا ہوگا کہ نوکرون نے غل کیا کہ مفسد آگئے اور مکانات لوٹتے ہین اور گرجا گھر تک پہونچ گئے چونکہ گرجا گھر ہمارے حاطۂ کوٹھی سے نزدیک تھا اب بھاگنا بھی ناممکن ہوا اور ہمارے نوکرون نے ہمکو یہ صلاح دی کہ ایک مکان ملازمان مین جاکر سب مخفی ہورہین ہمنے فوراً ایسا ہی کیا فوراً بعد ہمارے مخفی ہونے کے دو سوار اندر حاطے کے آئے اور اُس مکان کے نزدیک آکر جہان ہم پوشیدہ تھین کھڑے ہوے اور نوکرون سے دریافت کیا کہ صاحب لوگ اور میم لوگ کہان ہین

ذمہ اُنھون نے کیا تھا ایک نالہ دریاے جمن سے جو پایاب تھا عبور کرواکر جنگل مین مخفی ایک مقام محفوظ مین رکھا اور وقت سنہ پھر اُنکو خبر دی کہ ایک اور گروہ صاحبون کا جنمین میم صاحبان بھی ہین اُنکے مقام سے کسی جگہ نزدیک مقیم ہین یہ وہ لوگ تھے جو مین گارڈ کشمیری دروازے سے فرار ہوگئے تھے اور جب مین گارڈ مذکور مین امن نظر نہ آیا تھا تو تمام میم صاحبون کو پیٹی توپ پر سوار کراکر چھاؤنی کی جانب روانہ کیا تھا اور راستے مین مفسدین نے اُنکو لوٹ کر گولیاے بندوق اُنپر مارنی شروع کی تھین اور بعد ازان یہ لوگ خندق مین اُتر کر اور دوسری جانب سے چڑھ کر فراری ہوگئے تھے اور اُنمین ایک میم صاحب کے شانے پر گولی کا زخم بھی آیا تھا الغرض وہانسے فراری ہوکر تمام شب اس گروہ نے بھی مثال گروہ مسبوق الذکر کاٹی تھی اور کئی مرتبہ سپاہیون کے ہاتھ سے بمشکل بچے تھے اور بعضے وقت تو ایسا ہوا تھا کہ سپاہیان مفسدین اُنکی تلاش مین گولی کی زد تک پہونچ گئے تھے مگر قدرت خدا کہ اُنکے پہنچے مین یہ نہ آئے۔

یہ دونون گروہ اکٹھا ہوکر ملاقات ہمدگر سے تسکین پذیر ہوے اور بباعث زیادہ ہونے نفری کے اپنی طاقت پر اطمینان بھی کچھ حاصل کرکے روانۂ آیندہ ہوے وہ دو یا تین میل تک کنارۂ جمن پر راہی رہے بعد ازان ایک نالۂ دریاے مذکور پر پہونچے جس سے عبور مشکل ہوا کیونکہ وہ گردن تک عمیق تھا اور زور بھی پانی کا ایسا تھا کہ پیر اکھڑے جاتے تھے بلکہ کچھ فاصلے تک وہ سب بہتے بہتے چلے گئے اور بمشکل قدم قائم کرکے دوسرے کنارۂ نالۂ مذکور تک جان بسلامت پہونچے۔

اب شام ہوگئی تھی اور رات کو بباعث عبور دریا بہت شدائد سر ہوپہونچے دوسری صبح پھر گانون والے اُنکے دوست بنے اور اُنکو ایک مقام پر جہان درخت بہت تھے لیجاکر مدارات کیا مگر تھوڑے عرصے بعد اُنکو اطلاع دی کہ وہان رہنا مناسب نہین کیونکہ گروہ ہاے سواران اُنکے درپے ہین یہان سے چل کر وہ لوگ ایک گروہ گوجران کے ہاتھون گرفتار ہوے جنکے ارادۂ فاسد جلدی ظاہر ہوگئے مگر چونکہ سب صاحبون کی بندوق وغیرہ پانی مین تر اور بیکار ہوگئی تھین اس لیے مقابلۂ گوجران بے سود اور ناممکن متصور ہوا گوجران مذکورین نے ایسا شور وغل مچایا کہ جس سے وحشت پیدا ہوا اور بیخبری وبیہودگی سب ہتھیار اور دیگر اسباب چھین اور لوٹ لیے بلکہ اُنکے پارچۂ پوشیدنی بھی جو اُنکے جسم پر تھے اُتروا کر اُنکو چھوڑ دیا یہ گوجر تو اُنکی جان بھی نہ چھوڑتے مگر کسی فقیر نے فہمایش کرکے اور اُنکی شفاعت کرکے اُنکی جان بچائی تھی اسطرح پر برہنہ جسم سواے مقامات مستور کے آفتاب اور گرم ہوا مین جلتے بھنتے چلتے چلتے شام کی اور آفتاب کی گرمی ہوا سے بھی اُنکو امان ملا وہان ایک گانون برہمنون کا تھا اُسمین جاکر کسی فقیر کے تکیہ پر جا پڑے وہان وہ سب صاحب تین دن رہے اور اپنے محافظون کے ہاتھ سے اُنھون نے بہت آرام پایا اُنھون نے بہت سی مدارات اور خاطرداری اُن صاحبون کی کی یہانتک کہ جراح بھی اُنھون نے اُنکے زخمون کے صاف کرنے کے واسطے بہم پہونچایا اور جو دوائی وغیرہ گانون مین مل سکتی تھی سب اُنکے واسطے مہیا اور موجود کی گئی اس گانون سے وہ ایک اور گانون مین حسب خواہش ایک زمیندار کے جو پیدایش سے جرمن تھا اور جسنے اُنکی خبر پائی تھی چلے گئے وہان اُنکو یہان سے زیادہ آرام ملا وہان اُنکو مکان رہنے کو کھانا اور کپڑا سب اچھی طرح سے ملا اس شب کو اور زیادہ تر اطمینان ہوا کیونکہ ایک رسالہ سواران میرٹھ سے مع جواب چٹھی جو اُن صاحبون نے مقام فرودگاہ سابق سے روانہ کیے تھے اُنکے پاس آیا زمیندار مذکور نے اُنکو سواریان کردین اور آٹھوین روز روز فرار مقام دہلی سے وہ صاحب دوبارہ انگریزی

لکھدی اور درخواست اعانت کی کی اُس آدمی کی چٹھی پر ایکدن بھر انتظار رہا اور جب اُسکا کچھ جواب نہ آیا اور نہ کچھ کمک آئی تو مین نے یہ مصلحت سمجھی کہ اب میرٹھ کا چلنا مناسب ہی جو فقیر کہ مجکو وہان تک لیگیا تھا اُسنے اقرار میرٹھ جانے کا بھی میرے ساتھ کیا اور اکثر آدمی اس گانون کے میرے ساتھ تا بمقام ہرچند پور گئے جہان ایک زمیندار مسمی فرانس کوہن صاحب کہ سابق مین تحصیلدار سرکاری بھی رہتے تھے یہ بزرگ آدمی از حد مہربانی سے میرے ساتھ پیش آیا اور مجکو چٹھیات کرنیل بنوٹ صاحب کی اور کپتان سالکیلڈ صاحب کی اور لفٹنٹ ہولنڈ صاحب کی اور سارشل صاحب سوداگر دہلی کی اور اکثر صاحب لوگون کی دکھائین اُنمین درج تھا کہ کوہن صاحب نے اُنکی بڑی خاطرداری اور تواضع کی ہی اور اُنکو بحفاظت تا بمقام میرٹھ پہونچا دیا ہی یہان سے مین نے تجویز روانہ ہونے مقام مذکور کی کی کہ اس عرصے مین ایک چٹھی میرے نام موضع کیکرا سے اس مضمون کی آئی کہ سو سوار راجہ چھند کے بسرکردگی کپتان میک اندرو صاحب کے مقام کیکرا مین میرے منتظر ہین اور وہ مجھے تا بمقام رائی کہ مقام کمپو ہی پہونچا دینگے کوہن صاحب نے مجھے اپنی گاڑی مین سوار کروا کر روانہ موضع مذکور کا کیا یہان پہونچ کر کپتان میک اندرو صاحب اور لفٹنٹ میو صاحب کو کہ وہ دونون صاحب میری رجمنٹ کے تھے دیکھ کر مجھے خوشی ہوئی اور جان مین جان آئی مین پچیس دن تک دیہات اور باغچون اور ویرانون مین سرگردان پھرتا تھا اور اگر مجھے زبان ہندوستانی اسقدر خوبی اور صفائی سے نہ آتی ہوتی تو مین بھی ضرور کہین نہ کہین قتل کیا جاتا زبان ہندی مین ایسی بولتا ہون جیسے زبان انگریزی اور مین اپنی جان بری اس تہلکۂ عظیم سے کار اعجاز و نتیجہ فضل الٰہی سمجھتا ہون مگر جو صعوبات و تکالیف مین نے اُٹھائے ہین اُنکا بیان مجھسے نہین ہوسکتا۔

ایک اور گروہ افسران و میم صاحبان جو بجانب میرٹھ روانہ ہوا تھا وہ اپنا حال اسطرح بیان کرتے ہین اول حال طریق مفسدانہ افواج دہلی بیان کرکے باقی ماندہ حال اسطرح درج کرتے ہین۔

یہ ارادہ چھاونی والون کا تھا کہ برج جھنڈہ والا پر قائم ہوکر مقابلہ مفسدان کیا جاوے مگر اب یہ امر بیکار متصور ہوکر ارادۂ فرار پیش نہاد خاطر قرار پایا اور جب روانگی شروع ہوئی تو سپاہی ۳۸ رجمنٹ اور ۷۴ رجمنٹ کے بھی فوراً مقام مذکورۂ بالا سے روانہ ہوے اور تھوڑے سے سپاہی افسرون کے اور جھنڈہ کے پاس باقی رہے میم صاحبان اور گاڑی وغیرہ بجانب کرنال روانہ ہوئین افسرون کو بعضے بعضے اُنکے سپاہیون اور خدمتگارون نے فوراً بھاگ جانے کی صلاح بلکہ جبراً اُنکو وہان سے بھگایا کیونکہ مقام مذکور پر بھی مفسدان شہر سے آنے والے تھے یہ وقت شام کا تھا اور تاریکی شب زمین پر طاری ہوچکی تھی کہ بندوقین اُنکے گرداگرد سر ہونی شروع ہوئین اور اکثر بنگلہ ہاے چھاونی مین آگ لگی اور اُنکی روشنی دور دور تک پہونچی اب کوئی اور تدبیر سواے فرار کے باقی نہ رہی اور جو افسر کہ وہان باقی تھے اُنھون نے بھی اپنی کوشش درباب دوبارہ قائم کرنے انتظام سپاہ کے بے سود تصور کرکے جگہ چھوڑ دی جو ہر لحظہ اُنکے واسطے زیادہ تر نقصان دہندہ ہوتی جاتی تھی اور سرگردان ہوے کبھی تھک کر زمین پر دراز ہوجاتے تھے کہ شاید نیند آوے اور بعض وقت جان کا خوف کھاکر اُٹھ بیٹھتے تھے غرض اسطرح رات کاٹی صبح کو سپاہی مفسد اُنکے گرد و پیش مین نظر آئے مگر سپاہیون کو اُنکا مقام معلوم نہوا ناچار وہان سے سپاہی اور آگے تلاش مین بڑھے افسران مذکور مین نیک خدمتی گانون والا ہاے قرب و جوار کے نہایت مشکور ہوے کسی نے کھانا اُنکو دیا اور کسی نے اُنکو اپنے پاس مخفی رکھا دن مین جو صاحب شب بھر جدا تھے وہ آن ملے اور جو شب بھر ساتھ تھے وہ جدا ہوگئے گانون والون نے اُن صاحبون کو جنکی حفاظت کا

مگر جب مین اس گانؤن سے روانہ ہوا تو کوئی دس روز کے بعد مین نے سُنا کہ کرنیل صاحب موصوف کو کسی سپاہی نے برف خانے کے پاس قتل کیا چند روز مجھے موضع باوری مین قیام پذیر ہوے گذرے تھے کہ یہ بات مشہور ہوئی کہ تمام فرنگی جو میرٹھ اور انبالہ اور کلکتے مین تھے سب قتل ہو گئے اور شاہ دہلی کی حکومت قائم ہوئی اور اگر کوئی شخص کسی فرنگی کو مخفی اپنے گھر یا گانؤن مین رکھیگا تو وہ قتل اور اُسکا گانؤن ویران کیا جاویگا یہ اشتہار سُنکر موضع باوری والے گھبرائے اور اُنھون نے مجھکو بوقت شب گانؤن سے نکال کر ایک مقام پر جہان کچھ درخت انبہ کے تھے چھوڑ آئے اور وہان مین شب و روز تنہا رہتا تھا شب کو کوئی نہ کوئی گانؤن والا میرے پاس آکر مجھے کھانا اور پانی دیجاتا تھا ایسے نازک وقت مین جو کچھ مجھپر گذرتا تھا بیان سے باہر ہی مین تمام دن آفتاب مین اور شدت گرمی مین رہتا تھا اور شب تنہائی مین گذرتی تھی اوشغال وغیرہ گرد آکر چلایا کرتے تھے صرف خدا ہی آگاہ ہی یا مین جانتا ہون جو جوشدائد مین نے اُٹھائے بعد از گذرنے پانچ دن کے ان درختون مین سے مجھے پھر گانؤن مین لیگئے اور وہان ایک کوٹہ مین جسمین بھوسہ تھا پوشیدہ کر رکھا مین اس مقام مین ۴ گھنٹے تھا اور جو گرمی اسمین معلوم ہوتی تھی اور دل خفا ہوتا تھا اُسکا بیان زبان سے اور انہین ہو سکتا مین نہین کہہ سکتا کہ کونسی مصیبت زیادہ سخت ہی یا تنہائی مقام درختہاے انبہ اور یا کوٹہ بھوسہ اب ایک اور خبر مشتہر ہوئی کہ سوار واسطے تلاش فرنگیون کے مقرر ہوے ہین اور وہ ہر ایک گانؤن مین جاکر تلاش کرین اب مصلحت یہ قرار پائی کہ مین ایک فقیر جوگی کے ساتھ موضع باوری سے روانہ ہون اور یہ فقیر میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ جہان تم کہو گے وہان مین تمکو لیجاؤنگا مگر یہان تمھارا قیام آیندہ اچھا نہین مین اُسی وقت روانہ ہو کر مقام برسوہ مین گیا اور وہان تمام شب بسر کی اس فقیر نے میرے سب کپڑے اپنے ایک دوست کے گھر مین جاکر رنگے اور مجھکو مالا اور دراچھ کے پہننے کو دیئے تاکہ فقیر جوگی کی اور میری صورت مین کچھ فرق نہ رہے بعد از درستی سب سامان فقیرانہ کے اُسکے ساتھ مین نے بھی پھیری شروع کی وہ میرے تئین کئی گانؤن مین لیگیا اور کہین مجھے کشمیری اور کہین داؤدبنتی اور جوگی فقیر بتلایا ہر ایک گانؤن مین کہ ہمارا گذر ہوا وہان کے باشندون نے کچھ نہ کچھ مجھسے پوچھا اور مین جو اُنکا جوتش یعنی نجوم وغیرہ علوم جانتا تھا جسنے پوچھا اُسکا جواب شافی اُسکو دیا اس سبب سے اور بھی زیادہ میری خاطر ہونے لگی اب کوئی پیسہ مجھے دیتا ہی اور کوئی کھانا میرے واسطے لاتا ہی جتنے ہندو تھے وہ سب فرنگیون کے حال پر رحم کرتے تھے مگر جتنے مسلمان تھے وہ سب خون کے پیاسے تھے وہانسے روانہ ہو کر ایک اور گانؤن مین پہونچے وہان سیوک داس مہنت فقیر کبیری رہتا تھا اُسکے پاس گئے مین اُسکے مذہب کی باتون سے بھی واقف تھا اور کچھ کبت جو اُسکے سامنے پڑھے وہ میرے حال پر نہایت مہربان ہوا مین نے اُس سے بوقت دریافت بیان کیا کہ مین کشمیری ہون مگر اُسکو یقین نہ آیا اور اُسنے کہا کہ کشمیری کبری آنکھون والا اور یہ بھی کہا کہ تمھاری زبان اور اوضاع اور کپڑے وغیرہ سب درست ہین مگر تمھاری کبری آنکھین تمکو چھپنے نہین دینگی تم بالتحقیق فرنگی ہو مین نے بھی صاف ظاہر کر دیا کہ ہان مین ہون مگر چونکہ اقوال کبیر مین نے اُسکے روبرو پڑھے اور قول و قسم کری وہ بطور شائق مجھسے بہ مہربانی پیش آتا تھا مین اسی فقیر مکان مین تھا کہ ایک سپاہی آیا اور کہنے لگا کہ میرے پاس چٹھیان واسطے فوج انبالہ کے جو بالفعل مقام رائی مین مقیم ہی موجود ہین مین وہان یہ چٹھیان لیجاؤنگا اسنے مجھے نہ پہچانا کہ یہ بھی فرنگی ہی مگر مین نے اُس سے کہا کہ مین ڈاکٹر صاحب ہون اور چاہتا ہون کہ میری چٹھی صاحب کمان افسر فوج مذکور کے پاس لیجائے گا کیا اور مین نے اُسکو چٹھی

واسطے انصاف کرنے کے بموجب کردار لوگون کے دنیا مین پیدا ہونگے تو وہ مجھے بیگناہ نہ مارین اور دیگر مسائل مذہبی واخلاقی آمیز کیے تاہم اُنمین سے ایک نے ایک وار شمشیر کا مجھپر کیا مگر مین زمین پر گر پڑنے سے اُسکو بچا گیا اور چونکہ وہ سوار تھے اُنکی تلوارین پھر مجھ تک نہ پہونچین میرے کلمات عجز آمیز نے کچھ اُنکے دلون مین اثر کیا اور اُنھون نے مجھے پھر نہ مارا اور یہ کہا کہ اگر تو بنام آنحضرت امان نہ مانگتا تو تو بھی مثال اور کافرون کے نہ بچتا مین بہت اب گھبرایا اور کھڑے رہنے کی بھی طاقت مجھ مین باقی نہ تھی مگر چونکہ چلنا ضرور تھا ناچار مین وہانسے آگے روانہ ہوا قریب ایک میل اور چلا ہونگا کہ بہت سے مسلمان نظر پڑے اور وہ میری طرف بھاگ کر آئے اور مجھے دیکھکر کہنے لگے یہ فرنگی ہی کافر کو مار ڈالو اور میری طرف مخاطب ہوکر کہنے لگے کہ تم فرنگیون نے یہ چاہا تھا کہ ہم سب لوگون کو کرسٹان کرین یہ کہکر مجھے کشان کشان ایک گانؤن مین لیگئے جو قریب ایک میل کے یا کچھ زیادہ فاصلے پر راستے سے تھا اور میرے بازو پشت پر باندھ دیے بعد ازان ایک نے اُنمین سے کہا کہ کریم بخش جاؤ اور اپنی تلوار لے آؤ ہم اس کافر کا سر کاٹینگے کریم بخش گیا اور جبتک وہ تلوار لیکر آوے اور میری دریاے ہمیشگی مین ڈوبنے کی تدبیر کرے کہ آواز گانؤن والون کی آئی کہ دھاڑے دھاڑے یہ سُنکر جتنے مسلمان میرے پاس تھے سب اپنی اپنی فکر کرنے گئے وہ اودھر گئے اور مین قابو پاکر بے تحاشا راستے کی جانب بھاگا اور اسطرح ان بیرحمون سے نجات پائی اور راستے پر آکر بجانب کرنال روان اور دوان ہوا راستے مین پھر مجھے چند آہنگرون نے جو میگزین دہلی مین ملازم تھے گھیر لیا مگر ایک نے پہچان کر مجھے کہا کہ صاحب خوف نہ کرو اور میرے ساتھ گانؤن مین چلو مین آپکے کھانے پینے کی فکر وہان کرونگا اور اگر تم آگے جاؤگے تو بیشک اُن مسلمانون کے ہاتھ سے جو گانؤن سے بارادۂ لوٹنے اور مار ڈالنے فرنگیون کے باہر گئے ہین مارے جاؤگے مین اُن آہنگرون کے ساتھ اُنکے گھر مین گیا اور اُنھون نے فی الحقیقت میری نہایت خاطرداری اور تواضع کی کسی نے مجھے دھوتی لگانے کو دی اور کسی نے ٹوپی اور کسی نے دودھ پینے کو اور روٹی کھانے کو دی غرض کہ یہان مین نے سمجھا کہ کچھ انفاس زندگی باقی ہین مگر ایسا گھبرایا ہوا تھا کہ مجھسے بولا بھی نہین جاتا تھا اُنھون نے مجھے ایک چارپائی بھی دی اور مین اُسپر لیٹ گیا مگر نیند نہ آتی تھی مین نے اُن آدمیون سے کہا کہ مین ڈاکٹر ہون یہ سُنکر وہ اور میری خاطر زیادہ کرنے لگے دوسری صبح کو چودھری گانؤن نے مجھے بلوایا اور تمام گانؤن والے فرنگی ڈاکٹر کے دیکھنے کو جمع ہوے ہر چند مین تھکا ماندا تھا مگر جو گانؤن والے مجھسے پوچھتے تھے اُسکا جواب شافی مین اُنکو دیتا تھا اور جب اُنھون نے یہ دیکھا کہ مین اُنکے مذہب اور رسوم سے آگہی کلی رکھتا ہون وہ از حد خیال میرے زندہ رہنے کا رکھنے لگے اور یہ بھی برملا کہتے تھے کہ وہ مجکو حتی المقدور بچاوینگے مین اسی گانؤن مین رہتا تھا اور مین نے سُنا کہ ڈاکٹر وڈ صاحب ۳۸ رجمنٹ کے کسی گانؤن مین جو بفاصلہ ۵ یا ۶ میل کے ہی اور نامزد بسمیع پور ہی موجود ہین اور ایک آدمی نے اُس گانؤن سے میرے پاس آکر کہا کہ ایک صاحب ڈاکٹر ڈوڈ صاحب نامے میرے گانؤن مین ہین اور اُنکو کچھ ادویہ مطلوب ہین اور تم سب ہندوستانی دوائیات جانتے ہو از راہ مہربانی بتلاؤ کیا اُنکو دیا جاوے مین نے ایک نسخہ لکھدیا مگر مجھے معلوم نہین کہ دوا اُنکے پاس پہونچی یا نہین مین اسی گانؤن مین مقیم تھا کہ کرنیل ریلی صاحب کی خبر مجھ تک پہونچی کہ صاحب موصوف مجروح وخستہ برف خانے کے قریب جو متصل میدان پریٹ کے واقع ہی پڑے ہین یہ سُنکر مین نے گانؤن والون سے کہا کہ صاحب بہت بڑے نامی صاحب ہین اگر تم اُنکے واسطے کھانا پانی لیجاؤگے تو سرکار تمکو بعوض اس خدمت کے انعام بہت سا دیگی گانؤن والے اُنکے پاس سات روز تک کھانا لے گئے

اگر جب مین اس گانؤن سے روانہ ہوا تو کوئی دس روز کے بعد مین نے سُنا کہ کرنیل صاحب موصوف کو کسی سپاہی نے برزخانے کے پاس قتل کیا چند روز مجھے موضع بادری مین قیام پذیر ہوے گذرے تھے کہ یہ بات مشہور ہوئی کہ تمام فرنگی جو میرٹھ اور انبالہ اور کلکتے مین تھے سب قتل ہو گئے اور شاہ دہلی کی حکومت قائم ہوئی اور اگر کوئی شخص کسی فرنگی کو مخفی اپنے گھر یا گانؤن مین رکھیگا تو وہ قتل اور اُسکا گانؤن ویران کیا جاویگا یہ اشتہار سُنکر موضع بادری والے گھبرائے اور اُنھون نے مجکو بوقت شب گانؤن سے نکال کر ایک مقام پر جہان کچھ درخت انبہ کے تھے چھوڑ آئے اور وہان مین شب و روز تنہا رہتا تھا شب کو کوئی نہ کوئی گانؤن والا میرے پاس آکر مجھے کھانا اور پانی دیجاتا تھا ایسے نازک وقت مین جو کچھ مجھپر گذرتا تھا بیان سے باہر ہی مین تمام دن آفتاب مین اور شدت گرمی مین رہتا تھا اور شب تنہائی مین گذرتی تھی اوشغال وغیرہ گردآکر چلایا کرتے تھے صرف خدا ہی آگاہ ہے مین جانتا ہون جو جو شدائد مین نے اُٹھائے بعد از گذرنے پانچ دن کے ان درختون مین سے مجھے پھر گانؤن مین لیگئے اور وہان ایک کوٹہ مین جسمین بھوسہ تھا پوشیدہ کر رکھا مین اس مقام مین ۴ گھنٹے تھا اور جو گرمی اسمین معلوم ہوتی تھی اور دل خفا ہوتا تھا اُسکا بیان زبان سے اور انہین ہوسکتا مین نہین کہہ سکتا کہ کونسی مصیبت زیادہ سخت ہی یا تنہائی مقام درختہاے انبہ اور یا کوٹہ بھوسہ اب ایک اور خبر مشتہر ہوئی کہ سوار واسطے تلاش فرنگیون کے مقرر ہوے ہین اور وہ ہر ایک گانؤن مین جاکر تلاش کرین اب مصلحت یہ قرار پائی کہ مین ایک فقیر جوگی کے ساتھ موضع بادری سے روانہ ہون اور یہ فقیر میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ جہان تم کہو گے وہان مین تمکو لیجاؤنگا مگر یہان تمھارا قیام آیندہ اچھا نہین مین اُسی وقت روانہ ہوکر مقام برسوہ مین گیا اور وہان تمام شب بسر کی اس فقیر نے میرے سب کپڑے اپنے ایک دوست کے گھر مین جاکر رنگے اور مجکو مالا اور دراچھ کے پہننے کو دیئے تاکہ فقیر جوگی کی اور میری صورت مین کچھ فرق نہ رہے بعد از درستی سب سامان فقیرانہ کے اُسکے ساتھ مین نے بھی پھیری شروع کی وہ میرے تئین کئی گانؤن مین لیگیا اور کہین مجھے کشمیری اور کہین داؤدبنتی اور جوگی فقیر بتلایا ہر ایک گانؤن مین کہ ہمارا گذر ہوا وہان کے باشندون نے کچھ نہ کچھ مجھسے پوچھا اور مین جو اُنکا جوتش یعنی نجوم وغیرہ علوم جانتا تھا جسنے پوچھا اُسکا جواب شافی اُسکو دیا اس سبب سے اور بھی زیادہ میری خاطر ہونے لگی اب کوئی پیسہ مجھے دیتا ہی اور کوئی کھانا میرے واسطے لاتا ہی جتنے ہندو تھے وہ سب فرنگیون کے حال پر رحم کرتے تھے مگر جتنے مسلمان تھے وہ سب خون کے پیاسے تھے وہانسے روانہ ہوکر ایک اور گانؤن مین پہونچے وہان سیوک داس مہنت فقیر کبیری رہتا تھا اُسکے پاس گئے مین اُسکے مذہب کی باتون سے بھی واقف تھا اور کچھ کبت جو اُسکے سامنے پڑھے وہ میرے حال پر نہایت مہربان ہوا مین نے اُس سے بوقت دریافت بیان کیا کہ مین کشمیری ہون مگر اُسکو یقین نہ آیا اور اُسنے کہا کہ کشمیری کبری آنکھون والا اور یہ بھی کہا کہ تمھاری زبان اور اوضاع اور کپڑے وغیرہ سب درست ہین مگر تمھاری کبری آنکھین تمکو چھپنے نہین دینگی تم بالتحقیق فرنگی ہو مین نے بھی صاف ظاہر کر دیا کہ ہان مین ہون مگر چونکہ اقوال کبیر مین نے اُسکے روبرو پڑھے اور قول و قسم کری وہ بطور شائق مجھسے بہ مہربانی پیش آتا تھا مین اسی فقیر کے مکان مین تھا کہ ایک سپاہی آیا اور کہنے لگا میرے پاس چٹھیان واسطے فوج انبالہ کے جو بالفعل مقام رائی مین مقیم ہی موجود ہین مین وہان یہ چٹھیان لیجاؤنگا اسنے مجکو نہ پہچانا کہ یہ بھی فرنگی ہے مگر مین نے اُس سے کہا کہ مین ڈاکٹر صاحب ہون اور چاہتا ہون کہ میری چٹھی صاحب کمان افسر فوج مذکور کے پاس لیجائے اُسنے اقرار لیجانے کا کیا اور مین نے اُسکو چٹھی

واسطے انصاف کرنے کے بموجب کردار لوگون کے دنیا مین پیدا ہونگے تو وہ مجھے بیگناہ نہ مارین اور دیگر مسائل مذہبی واخلاقی آمیز کہے تاہم اُنمین سے ایک نے ایک وار شمشیر کا مجھپر کیا مگر مین زمین پر گر پڑنے سے اُسکو بچا گیا اور چونکہ وہ سوار تھے اُنکی تلوار مین پھر مجھتک نہ پہونچین میرے کلمات عجز آمیز نے کچھ اُنکے دلون مین اثر کیا اور اُنھون نے مجھے پھر نہ مارا اور یہ کہا کہ اگر تو بنام آنحضرت امان نہ مانگتا تو تو بھی مثال اور کافرون کے نہ بچتا مین بہت اب گھبرایا اور کھڑے رہنے کی بھی طاقت مجھ مین باقی نہ تھی مگر چونکہ چلنا ضرور تھا ناچار مین وہانسے آگے روانہ ہوا قریب ایک میل اور چلا ہونگا کہ بہت سے مسلمان نظر پڑے اور وہ میری طرف بھاگ کر آئے اور مجھے دیکھ کر کہنے لگے یہ فرنگی ہی کافر کو مار ڈالو اور میری طرف مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ تم فرنگیون نے یہ چاہا تھا کہ ہم سب لوگون کو کرسٹان کرین یہ کہکر مجھے کشان کشان ایک گانؤن مین لیگئے جو قریب ایک میل کے یا کچھ زیادہ فاصلے پر راستے سے تھا اور میرے بازو پشت پر باندھ دیے بعد ازان ایک نے اُنھین سے کہا کہ کریم بخش جاؤ اور اپنی تلوار لے آؤ ہم اِس کافر کا سر کاٹینگے کریم بخش گیا اور جبتک وہ تلوار لیکر آوے اور میری دریاے ہمیشگی مین ڈوبنے کی تدبیر کرے کہ آواز گانؤن والون کی آئی کہ دھاڑے دھاڑے یہ سُنکر جتنے مسلمان میرے پاس تھے سب اپنی اپنی فکر کرنے گئے وہ اودھر گئے اور مین قابو پاکر بے تحاشا راستے کی جانب بھاگا اور اسطرح اِن بیرحمون سے نجات پائی اور راستے پر آکر بجانب کرنال روان اور دوان ہوا راستے مین پھر مجھے چند آہنگرون نے جو میگزین دہلی مین ملازم تھے گھیر لیا مگر ایک نے پہچان کر مجھے کہا کہ صاحب خوف نہ کرو اور میرے ساتھ گانؤن مین چلو مین آپکے کھانے پینے کی فکر وہان کرونگا اور اگر تم آگے جاؤگے تو بیشک اُن مسلمانون کے ہاتھ سے جو گانؤن سے بارادۂ لوٹنے اور مار ڈالنے فرنگیون کے باہر گئے ہین مارے جاؤگے مین اُن آہنگرون کے ساتھ اُنکے گھر مین گیا اور اُنھون نے فی الحقیقت میری نہایت خاطرداری اور تواضع کی کسی نے مجھے دھوتی لگانے کو دی اور کسی نے ٹوپی اور کسی نے دودھ پینے کو اور روٹی کھانے کو دی غرض کہ یہان مین نے سمجھا کہ کچھ انفاس زندگی باقی ہین مگر ایسا گھبرایا ہوا تھا کہ مجھسے بولا بھی نہین جاتا تھا اُنھون نے مجھے ایک چارپائی بھی دی اور مین اُسپر لیٹ گیا مگر نیند نہ آتی تھی مین نے اُن آدمیون سے کہا کہ مین ڈاکٹر ہون یہ سُنکر وہ اور میری خاطر زیادہ کرنے لگے دوسری صبح کو چودھری گانؤن نے مجھے بلوایا اور تمام گانؤن والے فرنگی ڈاکٹر کے دیکھنے کو جمع ہوے ہر چند مین تھکا ماندا تھا مگر جو گانؤن والے مجھسے پوچھتے تھے اُسکا جواب شافی مین اُنکو دیتا تھا اور جب اُنھون نے یہ دیکھا کہ مین اُنکے مذہب اور رسوم سے آگہی کلی رکھتا ہون وہ از حد خیال میرے زندہ رہنے کا رکھنے لگے اور یہی برملا کہتے تھے کہ وہ مجکو حتی المقدور بچاوینگے مین اِسی گانؤن مین رہتا تھا اور مین نے سُنا کہ ڈاکٹر وڈ صاحب ۳۸ رجمنٹ کے کسی گانؤن مین جو بفاصلہ ۵ یا ۶ میل کے ہی اور نامزد بسمیع پور ہی موجود ہین اور ایک آدمی نے اُس گانؤن سے میرے پاس آکر کہا کہ ایک صاحب ڈاکٹر وڈ صاحب نامے میرے گانؤن مین ہین اور اُنکو کچھ ادویہ مطلوب ہین اور تم سب ہندوستانی دوائیات جانتے ہو از راہ مہربانی بتلاؤ کیا اُنکو دیا جاوے مین نے ایک نسخہ لکھدیا مگر مجھے معلوم نہین کہ دوا اُنکے پاس پہونچی یا نہین مین اِسی گانؤن مین مقیم تھا کہ کرنیل ریلی صاحب کی خبر مجھتک پہونچی کہ صاحب موصوف مجروح وخستہ برف خانے کے قریب جو متصل میدان پریٹ کے واقع ہی پڑے ہین یہ سُنکر مین نے گانؤن والون سے کہا کہ صاحب بہت بڑے نامی صاحب ہین اگر تم اُنکے واسطے کھانا پانی لیجاؤگے تو سرکار تمکو بعوض اِس خدمت کے انعام بہت سا دیگی گانؤن والے اُنکے پاس سات روز تک کھانا لے گئے

مگر اس سے زیادہ اور کیا شجاعت کا کام ہی کہ وہ اسپتال مین صرف چھ روز تھا کہ بعد اُسکے برگیڈیر ولسن صاحب بطرف دہلی روانہ ہونے کو تھے کہ یہ صاحب بھی برگیڈیر صاحب کے پاس پہونچے اور درخواست کی کہ مجھے بھی ہمراہ لیچلو مگر بباعث زخمون کے کہ ابتک ہرے تھے برگیڈیر صاحب نے منظور نہ کیا تاہم ہمنے سُنا کہ صرف وہ لو دن اسپتال مین تھے اور بروز دہم ہمراہ توپخانہ وسامان جنگ جو واسطے فوج میرٹھ کے روانہ ہونے والا تھا روانہ ہوے اور اُنکے ساتھ مقام پل مینڈن پر پہونچ کر ہمراہ فوج کے داخل چھاونی دہلی ہوے اور تا تاریخ ۱۷ ماہ جون فوج کے ساتھ رہے اِس عرصے مین تین مرتبہ اُنکو نوبت سرسام کی ہوئی دو مرتبہ تو راستے مین اور ایک مرتبہ مورچال چھاونی پر جہان وہ کار ضروریہ مین مشغول تھے سبب اِس مرتبہ سرسام کی نوبت ہونے کا یہ تھا کہ اول تو جسم نقیہ دوم ہر وقت آفتاب مین کارہاے سخت کا انجام دینا الغرض بتاریخ مذکور اُنکو واپس میرٹھ روانہ کیا مگر اسمین اُنکی مرضی نہ تھی گورون کی وہان چھاونی مین مقیم رہ کر کارہاے سخت کرنے سے اُنکی جان کا خوف تھا اب سُنا ہی صاحب موصوف کو بہت آرام ہی اب ہم پوچھتے ہین کہ اِس شخص کے واسطے کیا کرنا واجب ہی اِس شخص نے چھبیس ۲۶ سال خدمت سرکار کی ہی اور اِس چھبیس ۲۶ برس کے عرصہ مین سترہ ۱۷ برس اور ڈینس یعنی میگزین کا کام کیا اور جو کچھ مال واسباب تھا وہ سب برباد کیا زیادہ تر رقت کا مقام یہ ہی کہ اُنکی میم صاحبہ اور تین اطفال بھی اِسی مین ضائع ہوے ۔

ڈاکٹر ایس ایچ ٹبسن صاحب بیس ۲۰ پچیس ۲۵ روز ہندوستانیون مین سرگردان تھے اور ہر طرح کے صعوبات وبیعزتی اُنھون نے اِس عرصے مین اُٹھائی اور تین چار مرتبہ یہ حال ہوا تھا کہ وہ اپنے تئین قریب بمرگ تصور کرتے تھے اُنکا اپنا بیان صعوبات اور خوفون کا جو اُنپر حالت فرار مین طاری ہوے تھے ذیل مین درج ہوتے ہین بہ توجہ واشتیاق تمام پڑھے جاوینگے ۔

تمام میم صاحبان برج پہاڑی واقع دہلی مین جمع تھین اور جب کہ خوف ظاہر ہوگیا مین برگیڈیر گریوس صاحب کی خدمت مین جو اُسوقت کمانیر فوج دہلی تھے گیا اور جاکر کہا کہ مین چٹھی لیکر میرٹھ جاؤنگا اگر چٹھی بطلب کمک مدد فوج گورہ تحریر ہو برگیڈیر گریوس صاحب نے فوراً چٹھی لکھ کر میرے حوالے کردی اور مین اپنی میم سے اور تین لڑکیون سے اور دیگر میم صاحبان سے رخصت ہوکر اپنے بنگلے پر گیا اور لباس فقیرانہ بدل کر چہرہ اور ہاتھ اور پانؤن کو رنگ دیا اور روانہ ہوا شہر مین ہوتا ہوا پل جمن تک پہونچا مگر وہان کیا دیکھتا ہون کہ پل شکستہ ہوگیا ہی ناچار وہانسے واپس بطرف چھاونی اِس نیت سے آیا کہ گذر واقع مقام متصل میگزین بارود چھاونی سے عبور دریا کیا جاوے مگر اِس عرصہ مین سواران رسالۂ سوم چھاونی مین پہونچ گئے تھے اور گوجر اور جاٹ دہات متصلہ چھاونی لوٹنے کو جوق جوق چلے آتے تھے اور بنگلہ ہاے صاحبان کو آگ لگ چکی تھی یہ حال دیکھ کر مین مایوس پہونچنے میرٹھ کا ہوا اور براہ میدان پریٹ آگے بڑھا اِس اثنا مین دو سپاہیون نے میرے اوپر گولی چلائی مگر مین بچ گیا اور اُس باغ تک پہونچا تھا جو متصل شہر کے واقع ہی کہ گانؤن والون نے مجھے گرفتار کرکے سب کپڑے میرے چھین لیے وہانسے برہنہ مادر زاد بطرف کرنال اِس خیال سے روانہ ہوا کہ شاید کوئی صاحب یا میم جو اُسطرف کو روانہ ہوے ہین راستہ مین ملے مگر مین ایک میل بھی نہ گیا تھا کہ دو سپاہی نمودار ہوے جنھون نے اور صاحبون کا تعاقب کیا تھا مگر اُنکے ہاتھ کوئی نہ لگا تھا وہ میرے پاس پہونچے اور شمشیر ہاے برہنہ ہاتھ مین لیکر کہنے لگے کہ فرنگی ہی مارو مین اُنکے سامنے بلجاجت تمام گر پڑا اور چونکہ مین مذہب اسلام سے اور زبان ہندی سے واقف تھا مین نے تعریفین اُنکے پیغمبر محمد کی کرنی شروع کین اور کہا کہ اگر وہ یقین کرتے ہین کہ امام مہدی

بندوقین اور اُسقدر تلوار اور سنگینین لین جسقدر وہ لے سکا۔

خلاصیون نے اپنے گھر پلنگ سمیت نفیس اوزار اور اسلحہ اور ٹوپی بنادیق سے بھر لیا اور بعد ازان بتدریج اُنکو بہ نرخ دو سیر فی روپیہ فروخت کیا۔

چادرہاے مسی بہ نرخ تین سیر فی روپیہ فروخت ہوتی ہین اور اندنون نہایت بڑی قیمت بندوق کی آٹھ آنہ ہی مگر کوئی شخص خوف سے خرید نہین کرتا اور اچھی انگریزی کرچ چار آنہ پر بھی گران ہی اور ایک آنہ واسطے سنگین کے بڑی قیمت متصور ہی۔

توزدان اور پرتلے اِس کثرت سے ہین کہ اُنکے لوٹنے والون کو ہنگام فروخت ایک حبہ بھی نہین ملتا۔

جو باروت مجنون کے ٹیلے مین تھی اُسمین سے قریب نصف کے تو گوجر اور باشندگان شہر لوٹ لیگئے اور مابقی شہر مین آگئی۔

کتابہاے مذکورۂ بالا مین ذکر بطور سرسری فراریان شہر کا جنکی جانبری مین کار اعجاز ہوا ہی کیا گیا ہی اب ہم چند صاحبون کا حال لکھتے ہین جنکی مصیبت اور خوف نظیر نہین رکھتا۔

اوپر ابھی ذکر ہو چکا ہی کہ کسقدر شجاعت و مردانگی گنڈکٹر بکلی صاحب اور دیگر صاحبان بروقت حملۂ مفسدان میگزین مین بروے کار لائے ہین اب چٹھی مندرجہ ذیل سے واضح ہوگا کہ بکلی صاحب پر بعد از اُنکے بھاگنے کے اور بعد اُڑنے میگزین کے کیا واقعہ ہوا۔

اول میگزین سے نکلتے ہی صاحب موصوف نے روبرت صاحب کی میم کو مع اُنکے طفل چہار سالہ کے عبور دریا کروایا اور اب وہ دونون یعنی میم صاحبہ و طفلک میرٹھ مین صحیح موجود ہین اسمین دقت یہ تھی کہ صاحب کے ایک ہاتھ مین تو ایسا زخم میگزین کی لڑائی مین آیا تھا کہ وہ ہاتھ بیکار ہو گیا تھا اور صرف ایک ہاتھ باقی تھا جسکے ذریعہ سے دو آدمی عبور دریا کرانے ان ہی صاحب کا کام تھا اور آدمی کیسے کہ ایک تو میم صاحبہ اور دوسرا ایک طفل چہار سالہ القصہ جب صاحب موصوف مقام میرٹھ مین پہونچے تو اُنکو واسطے علاج کے اسپتال مین لیگئے کیونکہ اُنکے جسم پر کئی زخم تھے ایک تو وہ تھا جو ہاتھ پر میگزین مین آیا تھا اور پانچ چھ زخم بعد عبور دریا اُنکے جسم پر اسطرح لگے تھے کہ جب اُنھون نے عبور دریا کیا تو مفسدین نے اُنکو گھیر لیا اور سواے قمیز کے اور جو کچھ پارچہ وغیرہ اُنکے جسم پر تھے سب چھن گئے تھے اور اُنکو کئی زخم مار کر بدانست خود مُردہ زمین پر چھوڑ گئے تھے مگر قدرت خدا کہ وہ اِسپر بھی زندہ رہے بعد از آوارہ گردی بارہ دن کے صاحب موصوف مع لفٹنٹ رینر صاحب اور اُنکے عیال و اطفال کے میرٹھ مین پہونچے تھے اور رینر صاحب سے وہ بظاہر دوسرے دن ملگئے تھے اور اُس حالت مین ملے تھے کہ رینر صاحب وغیرہ کے پاس بھی جو کچھ تھا سب مفسدین نے چھین لیا تھا اور اُنکو گھیر رکھا تھا رینر صاحب اور اُنکی میم صاحبہ مجھسے بیان کرتے تھے کہ اگر اُس شخص یعنی راقم خبر کی شجاعت و دلیرانہ طریق کا واسطہ درمیان نہوتا تو وہ کبھی صحیح و سالم مقام میرٹھ تک نہ پہونچتے کیونکہ اُسنے کئی مرتبہ بیخوف و خطر اپنا سر زمین پر رکھدیا اور ایک نے مفسدین سے اُنکے سر پر پیر رکھا کہ اُسکو تن سے جدا کرے مگر جب اُنھون نے یہ حکم کیا کہ مین اپنے سر کو اِس نیت سے قربان کرتا ہون کہ تم بعد از میرا سر لینے کے عورتون کی بے پردگی اور بے ستری نہ کرنا تو مفسدین کو رحم آیا اور اُنھون نے سر نہ کاٹا

لایا گیا مگر یہ معلوم ہی کہ بتاریخ ۱۷ جون ایک لاکھ اور انیس ہزار روپیہ خزانۂ شاہی مین موجود تھا۔

شہزادہ ہا افواج شاہی کے افسر مقرر ہوے ہین ان عیشی بندون پر مجھے رحم آتا ہی بعضے بوقت عین تابش آفتاب کے اُنکو شہر سے باہر جانا پڑتا ہی اُنکے دل آواز ہاے توپ و تفنگ سے دھڑکتے ہین اُسپر مشکل یہ ہی کہ وہ نابلد آئین حکمرانی فوج سے ہین اور اُنکے سپاہی اُنکی ناواقفی پر قہقہہ مارتے ہین اور بعض وقت اُنکی بدنظمی کے باعث اُنسے بدزبانی کرتے ہین بادشاہ شیرینی واسطے فوج کے میدان کارزار مین بھیجتے ہین مگر اُن تک نہین پہونچتی کیونکہ سپاہیان متعینہ دروازہ ہاے شہر اُسکو بطور اسباب دشمن لوٹ لیتے ہین شجاعت افواج شاہی ہر طرح قابل تعریف کے ہی وہ فی الحقیقت نہایت دانا ہین جب کبھی وہ چاہتے ہین کہ میدان جنگ سے واپس آوین تو پارچہ ہاے کہنہ اپنی ٹانگون پر باندھکر بہانۂ زخم شہر کے اندر تلک لنگ کنان ہاے وہوے کرتے ہوے دوستون کو ہمراہ لیکر چلے آتے ہین۔

بتاریخ سی ام جون وقت شب بمقام پل ہینڈن مفسدین بالکل بدحواس ہوگئے تھے اکثرون نے اُنمین سے اپنی بندوقین اور تلوارین کنوون مین ڈال دی تھین اور منتشر ہوکر بجانب دیہات و جنگل فراری ہوگئے تھے کیونکہ اُنکو یقین تھا کہ سپاہ مظفر انگلشیہ اُنکے تعاقب مین چلی آتی ہی اگر افواج انگریزی اُنکے تعاقب مین آتی تو اُسی شب شہر دہلی پر قبضہ ہوجاتا زیرا کہ سپاہیان مذکورین دوسرے روز شہر مین واپس آئے اور اکثر اُنمین کے مفقود الخبر ہوگئے اُنکو راستے مین گوجرون نے خوب لوٹا حتی کہ جب وہ شہر مین داخل ہوے تو کسی کے پاس ایک حبہ بھی باقی نہ تھا۔

اطاعت حکم بادشاہ شاذ و نادر ہوتی ہی اور حکم شاہزادگان کو کوئی بھی نہین مانتا۔

سپاہی ہرگز اپنی رجمنٹ کے بیوگل کو نہین مانتے اور اپنے افسرون کی نافرمانی کرتے ہین اور اپنے کار متعلقہ مین تغافلی کرتے ہین اُنکی کبھی گنتی نہین ہوتی اور وہ کبھی اپنی وردی نہین پہنتے رئیس و بیگمات و شاہزادگان اپنے ایام خوش سابقہ کا حسرت کرتے ہین اور یہ خیال کرتے ہین کہ مفسدون کا آنا گویا بدبختی کا آنا ہی شاہزادگان زبان سپاہ کی فہم نہین رکھتے اور بغیر ایک مترجم یا تعبیر کنندہ کے اُنسے گفتگو نہین کرسکتے۔

سیل کے گولون نے اکثر مکانات شہر کو منہدم کردیا ہی اور قلعہ مین جو تخت سنگ مرمر دیوان خاص مین تھا وہ پارہ پارہ ہوگیا بادشاہ سلامت بہت گھبراتے ہین جب کوئی گولہ قلعہ مین جاکر پھٹتا ہی اور شاہزادے اُسکے ٹکڑے لاکر شاہ کو دکھاتے ہین باین وجہ اکثر خاندان شاہی نے بخوف بود و باش قلعہ کو ترک کردیا۔

مدرسۂ دہلی روز اول لوٹا گیا تھا اور انگریزی کتابین ابتک گلی و کوچہ مین پڑی ہین۔

جو انگریزی زبان بولتا ہی اُسکو سپاہی مارتے ہین اور قید کرتے ہین۔

تاریخ ۱۱ مئی کو میگزین اُڑا تھا اور اُسکے سبب مکانات متصلہ کو نہایت گزند پہونچا اور قریب پانچ سو آدمی جو کوچہ ہاے مختلفہ متصلہ مین آمد و رفت کرتے تھے اُسکے صدمے سے مرگئے اور گولیان اسقدر مکانات باشندگان مین گرین کہ بعضے لڑکون نے آدھ سیر اور بعضون نے سیر بھر اپنے مکانون کے صحن مین سے چنین بعد ازین مفسد مع کمینۂ باشندگان شہر اندر احاطۂ میگزین کے گئے اور ساز و یراق و اسلحہ و ٹوپی بنادیق خوب لوٹی لوٹ میگزین کی تین دن تک رہی اور ہر ایک سپاہی نے تین تین چار چار

تو وہ اِس مقام کو دم اخیر تک نہ چھوڑینگے۔

جو ظلم اور زیادتی مفسدین نے نسبت باشندگان شہر کین وہ اُس مقدار سے کم نہ تھین جسقدر اُنسے توقع تھی شہر دہلی ہمیشہ سے دولتمند مشہور ہی اور مفسدین بھی اِس حال کو خوب جانتے تھے۔

ایک ہندوستانی احوال اُس ایام کا جس عرصہ تک وہ شہر مین تھا یعنی ۲۱ مئی سے ۲۳ جون تک کا اِسطرح بیان کرتا ہی کہ اُنھون نے یعنی مفسدین نے ہر ایک دولتمند کے گھر اور دکان کو شہر مین لوٹا اُنھون نے ہر ایک گھوڑا جو کسی باشندۂ شہر کے طویلے مین تھا چھین لیا اُنھون نے اکثر دوکاندارون کو بوجہ طلب کرنے قیمت واجبی اشیاء کے جان سے ہلاک کیا اُنھون نے بزرگ آدمیون سے بدزبانی کی گارد پل دریاے جمن نے ہر ایک مسافر صادر و وارد کو لوٹا۔

جس روز سے کہ مین داخل شہر ہوا اور جس روز تک کہ وہان سے روانہ ہوا یعنی تواریخ مذکورۂ بالا مین مین نے کبھی سارا بازار کھلا نہین دیکھا صرف دو چار بقالون کی دکانین باسباب جزوی کھلا کرتی تھین دوکاندار اور باشندگان شہر نہایت افسوس واسطے برباد جانے امن و امان کے کرتے ہین اور مفسدین کو صبح سے شام تک بددعا دیا کرتے ہین مفلس اور اہل حرفہ کی نوبت فاقہ کشی کی پہونچی اور عورات بیوہ اپنے اپنے مکانون مین رویا کرتی ہین۔

نامی اور مشہور ملازمان انگریزی نے اپنے مکانون سے نکلنا موقوف کر دیا ہی۔

ایک کوتوال ہر روز نیا مقرر ہوتا ہی سپاہیون نے شہر مین جہان روپیہ تھا وہانسے لوٹ کر لے لیا اور یہ سب روپیہ سپاہیون کے ابھی پاس ہی اِسمین سے ایک حبہ بھی خزانۂ شاہی مین داخل نہین ہوا اِسی سبب سے چار یا پانچ رجمنٹ کے فی سپاہی کے پاس ہزار ہا روپیا ہو گیا تھا یہانتک کہ اُسکی وجہ سے وہ لوگ بمشکل حرکت کر سکتے تھے اِس باعث سے اُنھون نے اُسکی مُہرین بدلوالین مہاجنون نے نرخ مُہر کا یہانتک بڑھا دیا کہ جو مُہر سولہ روپیہ زر کی تھی اُسکے چوبیس اور پچیس روپیے کر دیے اور چونکہ سپاہیون نے مہاجنون کو اول مین لوٹا تھا اُنھون نے اب سپاہیون کو اِسطرح لوٹنا شروع کیا اور یہانتک لوٹا کہ مُہر ہاے مسی بجاے طلائی کے اُنکے ہاتھ فروخت کین۔

جن رجمنٹ کو کچھ لوٹ ہاتھ نہین لگی وہ اُن دولتمند سپاہیون پر رشک لیجاتے ہین اور چونکہ سپاہیان متمول لڑائی پر بلکہ صرف میدان جنگ تک جانے کو راضی نہین ہوتے اِس بہانے سے وہ لوگ اِنکو بہت سخت و سست کہتے ہین میرے نزدیک اُنمین آپس مین کسی روز خوب لڑائی ہوگی بلکہ مین نے کئی مرتبہ ہنگام قیام بمقام دہلی خود سُنا کہ دولتمند اور غریب سپاہیون مین لڑائی ہونے والی ہی۔

ایک رجمنٹ علی گڈھ سے اور ایک سو پچاس سوار مین پوری سے اور تھوڑے بے سلاح سپاہی آگرے سے اور ایک رجمنٹ اور دو سو سوار ہانسی اور حصار سے اور تھوڑے بے سلاح سپاہی انبالہ سے اور دو سو سوار اور دو کمپنی نظامت کی متھرا سے ششم رسالہ لایٹ اور دو رجمنٹ جلندھر سے اور دو رجمنٹ اور توپخانہ نصیر آباد سے میرے روبرو دہلی پہونچے اور شامل مفسدان ہوے۔

مین اب بیان کرتا ہون کہ کس کس خزانہ کا روپیہ خزانۂ شاہی مین مفسدین نے لاکر داخل کیا یعنی خزانۂ مراد نگر تحصیل سرکانہ متصل پل ہینڈن خزانۂ روہتک خزانۂ علی گڈھ خزانۂ ہانسی خزانۂ متھرا خزانۂ ہرسروگی گڈھی اور خزانۂ ترسیلی اِس روپیہ مین سے بادشاہ فی سپاہی پیدل چار آنہ اور فی سوار ایک روپیہ فی یوم دیتے ہین مجھے یہ نہین معلوم کہ کسقدر روپیہ خزانہ ہاے مذکورۂ بالا سے

بجانب مقام مذکور روانہ ہوئین سابق اس سے یہ بھی بیان کرنا لازم تھا کہ قریب گیارہ بجے کے ایک سپاہی لائٹ کمپنی ۵۴ رجمنٹ کا میرے پاس آکر بیان طراز ہوا کہ مجکو رجمنٹ والون نے اسواسطے آپکے پاس بھیجا ہی کہ آپ اُنکو جہان حکم دین وہ وہان جاوین مین یہ سُنکر متعجب ہوا اور مین نے اُس سے دریافت کیا کہ رجمنٹ کہان ہی اُسنے کہا کہ سبزی منڈی مین ہی یہ سبزی منڈی ایک بڑا آباد بازار بجانب چھاؤنی کے ہی مین نے اُس سے پوچھا کہ رجمنٹ وہان کسواسطے اور کیونکر گئی تب اُسنے جواب دیا کہ جسوقت مفسدین نے افسرون پر حملہ کیا تو سب سپاہی متفرق ہوکر بھاگ گئے اور تمام شہر مین پھر پھرا کر اب بازار مذکور مین جمع ہوے ہین یہ سُنکر مین نے حکم دیا کہ رجمنٹ کو جاکر کہو کہ سب میرے پاس چلے آوین یہ سُنکر وہ گیا اور سب سپاہی حسب الحکم مع نشان جھنڈہ وغیرہ حاضر ہوے بعدازین حوالدار میجر نے آکر مجھسے کہا کہ تمام راستے مین سوار ان رسالۂ سوم ہمراہ سپاہیون کے تھے اور ترغیب اُنکے ساتھ شامل ہونیکی دیتے رہے مگر سپاہیون نے انکار کیا یہانتک تو حال بچشم دید مین نے بیان کیا مگر جب مین مین گارد سے چلا آیا تو جو حال بعدازان وہان واقع ہوا وہ ازروے چٹھی ایک صاحب کے جو میرے بعد وہان موجود تھے اور سب صاحبون کے ساتھ وہان سے بھاگے تھے درج کیا جاتا ہی کہ جب سپاہیان ۳۸ رجمنٹ نے افسرون پر غلولہ بازی شروع کی تو سب افسر صاحب بھاگ کر براہ بدر و جواندر کمرے مین گارد کے تھی پناہ گیر ہوے مگر وہان پہونچنے تک تین صاحب لوگ یعنی کپتان گارڈن صاحب اور لفٹنٹ اسمتھ صاحب اور لفٹنٹ ریوبلی صاحب کہ تینون ۵۴ رجمنٹ کے تھے مارے گئے اور لفٹنٹ اوسبورن صاحب ۵۴ رجمنٹ کے ایک زخم گولی کا ٹانگ پر آیا مگر یہ صاحب سب کے ساتھ مقام مذکور پر پہونچے اور وہان اپنی ٹانگ کے زخم کو باندھ کر خندق مین کود پڑے اور صحیح وسلامت تہ خندق تک پہونچے اور صاحب بھی اُنکے پیچھے کودنے کو طیار ہوے تھے کہ آواز گریہ وزاری میم صاحبان جو کمرہ مین گارد مین تھین گوش زد ہوئی یہ سُنکر سب صاحب کچھ پروا گولیون کی نہ کرکر جو شمال باران اُنپر برستی تھین کمرۂ مذکور مین واپس گئے اور سب میم صاحبون کو وہان سے نکال لائے اور سب صاحبون نے اپنے اپنے رومال لیکر اور سب کو یکجا باندھ کر ہر ایک میم صاحبہ علیحدہ علیحدہ اُن رومالون کے ذریعہ سے جو بمنزلۂ رسن کے بن گئے تھے خندق مین اُتار دیا اور بعد اُنکے آپ بھی خندق مین اُتر کر دوسری جانب چڑھکر اُن ہی رومالون کے ذریعے سے تمام میم صاحبون کو دوسری جانب کھینچ لیا وہان سے وہ سب بجانب دریا روانہ ہوے مگر ہر قدم پر یہ خیال تھا کہ اب مفسد آئے اور اب ہمکو مار ڈالا مگر نہایت تعجب کا یہ امر ہی کہ مفسدین نے اُنکی پیروی نکی اور نہ اُنکو اُسوقت بھی مارا جب وہ خندق مین اُترے اور اُسکی دوسری جانب چڑھے کیونکہ اس فرورو ی اور بالا برآمدگی میم صاحبان مین آدھے گھنٹے سے زیادہ عرصہ لگا ہوگا الغرض یہ سب صاحب لوگ اور میم صاحبان سلامت آنروے دریا پہونچے اور وہانسے روانہ ہوکر بصد خوف جان بعد سرگردانی و فاقہ کشی ہفت روزہ ایک دہ مین پہونچے جو صرف بارہ میل دہلی سے فاصلے پر تھا اور جہان کے نمبردار نے اقرار روانہ کرنے چٹھی کا بمقام میرٹھ کیا تھا فوراً چٹھی لکھکر روانہ کی گئی اور تیسرے دن کچھ فوج آئی اور سب قافلے کو بحفاظت میرٹھ لیگئی لفٹنٹ ٹیلر صاحب اور النسا مین انجلو صاحب بھی مین گارد سے بھاگ گئے تھے مگر کسی گانوں مین مارے گئے۔

بعد از قتل انگریزان مفسدین نے ایک شاہزادے کو تخت پر بٹھایا اور اپنے چوکی پہرے سب دروازون پر اور کوتوالی مین نصب کیے تو مین چہار طرف قلعہ کے چڑھائی گئین اور خزانہ قلعہ مین رکھا گیا کیونکہ مفسدین کا یہ ارادہ تھا کہ اگر انگریز حملہ کرینگے

کہتے تھے کہ شہر والون نے مارا تھا اب شہر والون نے لوٹنا گھر جا گھر اور دیگر کوٹھی ہاے صاحبان شروع کیا اور ہر ایک مقام کو خوب لوٹا میم صاحبان بمشکل مقام مین گارڈ تک جان بسلامت لیگئین قطع نظر امور مذکورۂ بالا کے اور سب طرح اسوقت تک یعنی دو یا تین بجے تک شہر مین امن و امان رہا بعد ازین آواز الوا ب منجانب میگزین سماعت مین آئین مین یہ بیان کرنا بھول گیا کہ بوقت نو اخت ایک گھنٹہ بعد دوپہر کے ۴ رجمنٹ زیر حکم میجر ایبٹ صاحب ہمسے آملی تھی بعد گذرنے عرصہ قریب ایک گھنٹہ کے میگزین کے اڑنے کی آواز آئی مگر ہم جتنے صاحب لوگ مین گارڈ مین تھے ہمکو یہ نہ معلوم ہوا کہ کسنے اڑایا اور کیونکر اڑا جبتک کہ لفٹنٹ ولوبی صاحب نے جو میگزین سے بھاگ کر ہمارے پاس پہونچے تھے آکر بیان کیا کہ مین نے اور ساجنٹ لوگون نے اُسکو تا بہ مقدور بچایا اور اُسوقت تک نہ اڑایا جبتک کہ اُسکا بچنا ممکن تھا مگر جب شاہ دہلی نے زینہ ہاے جنگی بھیجے اور وہ ہر طرف دیوارون پر قائم ہوکر مفسدین اندر تک پہونچ گئے اور خلاصی وغیرہ ہمسے منحرف ہوکر استعانت مفسدین مین مشغول ہوے تو ناچار ہمنے اُسکو اُڑا دیا اور یہ تدبیر ہمنے اول ہی کر رکھی تھی کہ بہت سی باروت جمع کرکے شتابی اُسمین لگا رکھی تھی پس جب ہمنے دیکھا کہ اب محافظت میگزین کی غیر ممکن ہے اور مفسد بھی بہت سے اندر آچکے ہین اُسوقت اول شتابون کو ہمنے آگ دی اور یہ معلوم نہین کہ کتنے آدمی اُسمین مرے مگر مین بمشکل بچ کر بھاگ نکلا ہون اور صاحب موصوف کے چہرے سے بھی عیان تھا کہ سواے فضل خدا کے اور کوئی صورت اُنکے بچنے کی نہ تھی مگر باروت کے صدمے سے تمام چہرہ انکا سیاہ ہوگیا تھا۔

اس روز تمام دن کوئی حکم صاحب بریگیڈیر کے پاس سے ہمارے پاس نہین آیا ہر چند ہمنے کئی مرتبہ حکم کے واسطے آدمی بھیجے مگر ایک مرتبہ بھی صاحب موصوف اور نہ اُنکے بریگیڈ میجر صاحب ادھر دیکھنے تک آئے کہ یہان کیا ہو رہا تھا گو اسمین شک نہین کہ اُنکو یہان آنا ضرور تھا صاحب موصوف نے البتہ دو ضرب توپ توہماری اعانت کو بھیجی تھین مگر پھر واپس منگالی تھین ڈاکٹر ڈف صاحب ۳۸ رجمنٹ کو بروقت اُنکے واپس جانے کے مین گارڈ سے جہان وہ رجمنٹون کے علاج کے واسطے آئے تھے ایک سپاہی توپخانہ نے زخمی شدید کیا اُنکے چہرے پر زخم سخت لگا یا قریب پانچ بجے شام کے ایک حکم اس مضمون کا آیا کہ ایک دیگ یا ایک کل رجمنٹ ۴۷ یہ مجھے بخوبی یاد نہین جو زیر کمان میجر ایبٹ صاحب کے تھے برج جھنڈہ والا پر جو پہاڑی پر ہے اور جہان ۳۸ رجمنٹ طیار کھڑی ہے آجاوے فوراً جب سپاہی طیار ہوے اور منتظر حکم کوچ کے کھڑے تھے کہ بعض سپاہیان ۳۸ رجمنٹ نے افسرون پر جو صحن مین موجود تھے گولیان مارنی شروع کین مین اتفاقاً متصل دروازۂ کشمیری کے تھا اور مین نے دیکھا کہ ایک افسر زخمی ہوکر زمین پر گرا اسمین ایک سپاہی میری پلٹن رجمنٹ کا میرے پاس آیا اور میرے شانے پر ہاتھ رکھ کر مجھے باہر دروازے کے دھکا دیکر نکال دیا اور یہ کہا کہ اگر ایک لحظہ بھی یہان ٹھہروگے تو تم بھی اسی طرح مارے جاؤگے جو ہین مین باہر آتا تھا کہ ایک اور افسر ۴۷ رجمنٹ کا میرے ساتھ ہوا اور ہم نے سپاہی ساتھ لیکر راستہ چھوڑ کر احاطہ ہاے بنگلہ ہا کی راہ سے برج جھنڈہ والا کی راہ لی اور وہان پہونچ کر بریگیڈیر صاحب اور اور صاحب لوگون کو سب حال جو مین گارڈ مین واقع ہوا تھا کہا اس مقام پر تمام میم لوگ چھاونی اور سویلین مع ڈاکٹر عہدہ داران موجود تھین اور جب یہ حال سنکر عزم فرار بالجزم ہوا تو ازدہام اور کثرت گاڈی اور بگھی اور پالکی گاڈی وغیرہ کی قابل دیکھنے کے تھی یہ سب بجانب کرنال روانہ ہوئین مگر جب اُس مقام پر پہونچین جہان سے راستہ میرٹھ کو جاتا تھا چند سوار ان

مع دونون توپون کے ہمراہ لیجاکر پل دریا پر جاوین اور چند مفسدین رسالۂ سوم کو جو آنے والے تھے اُنکو عبور دریا نہ کرنے دین
تمام رجمنٹ گورہ فوراً باہر آئی اور دس منٹ کے عرصے مین طیار ہوکر بخوشی تمام روانہ ہوئی جب مین پریٹ پر پہونچا تو کرنیل صاحب نے
مجھے حکم دیا کہ اپنی کمپنی یعنی نہم اور کمپنی اول کو لیکر اور توپخانہ مین جاکر اُن دونون توپون کے جو روانہ ہونے والی تھین ساتھ
رہین چونکہ کپتان ڈی ٹشیر صاحب کا بنگلہ راستے مین تھا مین اُنکے پاس گیا اور اُنسے احوال روانگی اتواپ مذکور دریافت کیا
کپتان صاحب ممدوح نے بجواب کہا کہ ایک لمحہ مین طیار ہونگے اور تم جاکر صدر بازار مین اُنکا انتظار کرو دونون جلدی وہان
پہونچینگی مین بموجب اُنکے کہنے کے صدر بازار مین جاکر ٹھہرا مگر آدھے گھنٹے سے زیادہ گذرا اور کچھ نشان توپون کا نظر نہ آیا
ناچار ہوکر مین نے لفٹنٹ دائی مارٹ صاحب سے جو میرے ساتھ تھے کہا کہ وہ جاکر دریافت حال و رنگ و تساہل کا کرین اور
مین اپنی کمپنیان لیکر طرف شہر کے جاتا ہون تاکہ وقت رانگان بجاوے لفٹنٹ دائی مارٹ صاحب اُسوقت وہان پہونچے
جب توپین باہر آتی تھین اور میرے پاس اُسوقت پہونچین جب مین نصف راستے سے زیادہ طی کر چکا تھا جب مین قریب
سوگز کے نزدیک مین گارڈ کے پہونچا تو کپتان ولیسن صاحب متعلقہ ۴۷ رجمنٹ میرے پاس آئے اور مجھسے جلد روانہ ہونے کو کہا
کیونکہ مفسد وہان آگئے تھے اور اُنھون نے تمام افسران ۴۷ رجمنٹ کو قتل کیا تھا یہ سُنکر مین نے حکم دیا کہ دونون توپین
اور سب بندوقین فوراً بھری جاوین اِس عرصہ مین مین نے دیکھا کہ کرنیل صاحب مجروح خستہ مین گارڈ سے باد او فالف
میجر ۴۷ رجمنٹ کے چلے آتے ہین اور فالف میجر نے اُنکو ایک پالکی گاڑی مین سوار کروا دیا چونکہ ہر دو کمپنی نے بندوقین طیار
کرنی تھین مین اُنکو لیکر بہ تلاش مفسدان بجانب مین گارڈ روانہ ہوا مگر وہان کوئی مفسد اُسوقت نہ تھا اور نہ کوئی سپاہی
ہشتم کمپنی ۴۷ رجمنٹ کا جو مجھسے پہلے وہان آئے تھے موجود تھا یہ حال دیکھکر مین نے دونون توپین اُس دروازۂ شہر پر قائم کین
جو روبروے شہر تھا اور پہرے جابجا مقرر کر دیے مین اِس مقام پر یہ بھی بیان کرتا ہون کہ کپتان ولیسن صاحب نے مجھسے
کہا تھا کہ جو پہرہ مین گارڈ پر تھا جسمین پچاس نفر سپاہی ۳۰ رجمنٹ کے تھے اُنھون نے چند گز کے فاصلے پر سے کھڑے ہوکر
دیکھا کہ کرنیل ریلی صاحب کو مجروح و خستہ کیا اور کسی نے اُنکی مدد نہ کی گو کپتان ولیسن صاحب نے سب تدبیر سے اُنکو
ترغیب اعانت کی دی تھی اور کرنیل ریلی صاحب بھی خود بیان کرتے تھے کہ مجھے ایک اپنی رجمنٹ کے سپاہی نے سنگین سے
مجروح کیا یہ جو ہو سو ہو مگر یہ امر بیرظاہر ہی کہ اُنھون نے کچھ تدبیر واسطے روکنے مفسدین کے قتل و مجروحی افسران سے نہ کی
واسطے کہ ڈاکٹر اسٹوارٹ صاحب بھی بیان کرتے ہین کہ صاحب موصوف نے اُنکو سواران مفسدین سے دست و بغل
کرتے ہوے دیکھا تھا۔

الغرض جو کوئی مفسد نظر نہ آیا تو ہمنے تلاش لاشہاے افسران مقتولین شروع کی اور اُنکو جابجا پڑا ہوا میدان مین
روبروے گرجا گھر و دیگر مکانات متصلہ کے پایا اور سب کو صحن مکان مین گارڈ مین جمع کیا لاشہاے افسران مفصلہ الذیل کو پہچانتے
ہوے کپتان اِسمتھ صاحب کپتان ہروسن صاحب لفٹنٹ ایڈورڈ صاحب اور لفٹنٹ والٹر فیلڈ صاحب اور ڈاکٹر ڈوگلس
صاحب اور ہین صاحب یعنی لفٹنٹ ٹیلر صاحب اور لفٹنٹ اوس بورن صاحب اور النساین انجلو صاحب بھاگ گئے تھے
اور بعد ازین بسلامت ہمارے ساتھ آملے مگر اِنمین سے بھی لفٹنٹ ٹیلر صاحب کو ایک سخت زخم سر پر آیا تھا جو صاحب

لگایا اور اُنکو یہ حکم تھا کہ جب لفٹنٹ دلوبی صاحب کے حکم سے کنڈکٹر بکلی صاحب اپنی ٹوپی سر پر سے اُٹھا دین اُسیوقت اُسکو آگ دیدو اور نکلی صاحب نے یہ شتابہ اوڑایا مگر اُسوقت کہ جب ایک ایک گولہ غبارے کا جل چکا تھا اس عرصہ مین گارڈ قلعہ سے آیا اور قبضہ میگزین کا بنام شاہ دہلی طلب کیا مگر اسکا کچھ جواب یہان سے نہ دیا گیا۔

فوراً بعد اسکے صوبہ دار گارڈ میگزین نے لفٹنٹ دلوبی صاحب کو اور مجکو خبر دی کہ شاہ دہلی نے مفسدین کو کہلا بھیجا ہی کہ ہم زینہ بھیجتے ہین تاکہ وہ لوگ زینہ لگا کر دیوار ہاے میگزین پر چڑھ آوین اور تھوڑے عرصہ کے بعد زینے بھی آپہونچے اور جب دیوارون پر لگائے گئے تو ہندوستانی عملہ والے سب دیوارون پر چڑھ کر زینہ ہاے مذکور کے ذریعے سے باہر اُتر گئے اور کثرت مفسدین کی دیوارون پر نظر آئی ہمنے جبتک گولہ گولی باقی رہا خوب گراب اُن پر ماری اور اُنکا نقصان بھی بہت ہوا مگر وہ بہ کثرت تھے اور قبل از بھاگ جانے کے ہندوستانی عملہ نے توزوان رنجک پوشیدہ کر دیے تھے اور ایک شخص اُنمین سے کریم بخش نامے دربان خاص گروہ مفسدین سے ملا تھا کیونکہ وہ مفسدین بیرونی سے متکلم ہوتا تھا اور اندر کے حال کی سب خبر اُنکو دیتا تھا لفٹنٹ دلوبی صاحب اس شخص کی حرکات سے ایسے تنگ ہو گئے تھے کہ اُنھون نے مجکو حکم دیا تھا کہ اگر ابکی یہ شخص دروازے کے پاس جاوے تو اسکو گولی مار دو۔

لفٹنٹ رینر صاحب نے ہمراہ دیگر صاحبون کے سب کچھ کیا جو واسطے حفاظت میگزین کے ضرور اور ممکن تھا کنڈکٹر بکلی صاحب نے تمام اتواپ مذکورۂ بالا کو صرف باعانت میرے کم از کم چار چار فیرفی توپ سر کیے اور اس مضبوطی اور درست اوسان سے یہ امر کیا کہ گویا اپنی پریٹ پر کام دے رہے تھے ہر چند از جانب مفسدین کہ ۴۰ یا ۵۰ گز کے فاصلے پر تھے بارش گولیون کی ہمپر ہوتی تھی جب سب گولی چل چکی تو کنڈکٹر نکلی صاحب کے ایک گولی بازو پر کہنی سے اوپر لگی اور یہ گولی بعد ازین نکال لیگئی اور تھوڑے عرصے کے بعد مجھے بھی دو گولیان بازوے چپ پر لگین کہ اسوقت مین بیکار ہو گیا بعد اسقدر جنگ و ہنگامہ کے لفٹنٹ دلوبی صاحب نے حکم اُڑا دینے میگزین کا دیا اور کنڈکٹر بکلی صاحب نے فوراً اُسکی تعمیل کی اور تمام شتابون کو آگ دکھا دی جب میگزین اُڑا تو جو بچ گئے ہر چند کوئی بے آسیب نہ رہا تھا وہ اُن راستون سے جو دروازے وغیرہ مین اُڑنے میگزین سے ہو گئے تھے دریا کی جانب باہر آئے لفٹنٹ دلوبی اور مین جان بہ سلامت لیکر کشمیری دروازے تک پہونچے اور مین نہین کہہ سکتا کہ اورون کو کیا ہوا لفٹنٹ رینر صاحب اور کنڈکٹر بکلی صاحب بھی جان بسلامت میگزین سے باہر بھاگ گئے تھے اور سارجنٹ موئل صاحب تو بوقت نواخت ۱۱ گھنٹہ جب وہ واسطے حفاظت میگزین اور اعانت میگزین کے آتے تھے مفسدون کے ہاتھ سے مارے گئے تھے۔

اب اس قصۂ رنج افزا کے ختم کرنے کے لیے ہم چھٹی ایک افسر ۵۴ رجمنٹ کی جو رجمنٹ صرف تمام کھپوی دہلی مین سے قائم رہی تھی بطور شہادت درج کرتے ہین۔

بہ صبح دوشنبہ تاریخ ۱۱ مئی تمام فوج دہلی کو پریٹ کرنے لگا اور پریٹ وسطی کے واسطے سننے تجویز کورٹ مارشل کے جو درباب سواران رسالہ سوم کے پڑھی جاتی اور فہمایش کیجاتی صادر ہوا تھا چنانچہ سب پریٹ پر جمع ہوے اور بعد پریٹ بدستور قدیم اپنی اپنی چھاونی کو گئی قریب نو بجے کے کرنیل ریلی صاحب کمنڈنگ ۵۴ رجمنٹ آئے تاکہ اپنی رجمنٹ کو

دو بجے بعد دوپہر کے بجانب میرٹھ روانہ ہوے اور وقت غروب آفتاب مقام مذکور مین پہونچ گئے۔
ایک اور گروہ جسمین لفٹنٹ ہوزپیل ایڈجکٹین صاحب اور لفٹنٹ ہایسلوپ صاحب اور لفٹنٹ انجلو صاحب مع لفٹنٹ ولوبی صاحب
کے تھے بظاہر دیہاتیون کے ہاتھ سے مارے گئے کیونکہ ابتک کوئی نشان اُنکا معلوم نہین ہوتا۔
لفٹنٹ ولوبی صاحب اور لفٹنٹ فورسٹ صاحب اور لفٹنٹ رنیر صاحب و دیگر صاحبان نے میگزین واقع اندرون
شہر کو بہادرانہ بہت عرصہ تک بچایا مگر جب دیکھا کہ بباعث دغابازی اشخاص اندرون میگزین و بکثرت اجماع مفسدان بیرون
میگزین حفاظت و قبضہ مقام مذکور کا ناممکن ہی تو محافظان بہادر نے جو صرف آٹھ صاحب تھے میگزین کو آگ لگاکے اوڑا دیا اور
اُس ہنگامہ مین چند صاحب بھاگ نکلے لفٹنٹ فورسٹ صاحب کی چٹھی سے حال محافظت میگزین کا اسطرح واضح ہوتا ہی
بتاریخ ۱۱ ماہ مئی درمیان سات اور آٹھ بجے صبح کے سرتھی اوفلس مٹکلف صاحب میرے مکان پر آئے اور مجھسے کہا کہ میگزین مین
چل کر دو توپین نکلوا کر پل پر بھیجدو تاکہ مفسد عبور دریا نہ کرنے پاوین مین اُنکے ہمراہ ہوا اور میگزین مین آکر دیکھا تو لفٹنٹ ولوبی صاحب
اور لفٹنٹ رنیر صاحب مع کنڈکٹر بکلی صاحب شا صاحب سکلی صاحب اور ایکٹنگ سب کنڈکٹر کرڈ صاحب اور سارجنٹ ایڈورڈ
صاحب اور ستوارٹ صاحب مع عملۂ ہندوستانی وہان موجود ہین سرتھی اوفلس صاحب اپنی گھوڑی سے اُترے اور مین اور لفٹنٹ
ولوبی صاحب دونون اُنکے ساتھ اُس بُرج پر گئے جو دریا کی طرف تھا اور جہان صاف پل نظر آتا تھا وہان پہونچ کر دیکھا کہ مفسد پار سے
عبور کر رہے ہین اور یہ جانب پل کا یعنی جانب دہلی قبضۂ سواران مفسدین ہی یہ حال دیکھ کر سرتھی اوفلس مٹکلف صاحب لفٹنٹ
ولوبی صاحب کو ہمراہ لیکر دروازہ شہر پناہ کو دیکھنے گئے کہ آیا وہ بند ہوگیا ہی یا درآمد مفسدین کے واسطے کھلا ہی مگر یہ امر کچھ ضرور نہ تھا
کیونکہ مفسدون کے لیئے تو دروازے کھل گئے تھے اور وہ شادان و فرحان دروازہ ہاے قلعہ مین داخل ہوکر بادشاہی مکانات تک
پہونچ گئے تھے جب لفٹنٹ ولوبی صاحب واپس آئے تو اُنھون نے دروازے میگزین کے بند کر کر تیغے کروا دیے اور ہر ایک تدبیر
ممکن الوقوع واسطے حفاظت کے عمل مین آئی اندر دروازے کے دو توپین چھ پنی دو چند گراب دیکر باہتمام ایکٹنگ سب کنڈکٹر
کرڈ صاحب سارجنٹ ستوارت صاحب موصوفین کے رکھی گئین اور ان صاحبون کے ہاتھ مین بتیان شیردی گئین اور یہ حکم ہوا
کہ اگر قصد توڑنے دروازے کا اور اندر آنے کا کیا جاوے تو دونون توپون کو بتی ایک ساتھ دیکھا کر آپ اُس مقام پر اندر
چلے جاوین جہان لفٹنٹ ولوبی صاحب اور مین دونون مقیم تھے بڑا دروازہ میگزین کا بھی اسی طرح دو توپون سے مضبوط کیا گیا تھا
اور اندر اُسکے گوکھرو بچھا دیے گئے تھے اور بہ نظر زیادہ تر حفاظت کے اور دو توپین اسطرح پر قائم کی گئی تھین کہ اُنکا گولہ دروازے
اور ایک بُرج پر جو نزدیک تھا پہونچتا تھا درمیان فاصلہ ساٹھ گز دروازے سے روبرو دفتر اور سامان دونون راستے کے تھے تین
چھ پنی اور ایک عبارہ ۲۴ پنی اس طرح پر قائم کیا گیا تھا کہ وہ جدھر چاہین اودھر پھیر کر مکانات متصلہ کی حفاظت کر سکے جب
اسطرح سب توپین اور عبارہ قائم ہوے تو اُسمین دو چند گراب دیے گئے بعد ازین یہ تدبیر ہوئی کہ سب ہندوستانی عملہ کو
ہتھیار دیے جاوین اور جب اُنکو دینے لگے تو اُنھون نے نہایت ناخوشی سے لیے اور اُنکے چہرے سے گھبراہٹ عین پائی گئی
بلکہ سرکشی اور سینہ زوری کیونکہ جو حکم اُنکو صاحبان سے بلا اُنھون نے اُسکی تعمیل نہ کی خصوصاً عملۂ اہل اسلام تو بالکل منحرف
معلوم ہوتے تھے بعد ازان اس تدبیر کے کنڈکٹر بکلی صاحب اور سکلی صاحب اور سارجنٹ ستوارٹ صاحب نے ایک شتابہ

نہ ملا تھا اور نہ آیندہ کچھ توقع ملنے کی تھی بہرحال بہتر ہے —

میجر ایبٹ صاحب قریب شام کے اپنی رجمنٹ کے مقام کوارٹر گارڈ مین گئے اب وہان اُنکے سپاہیون نے صلاح کرنی شروع کی کہ صاحب کو کیونکر بچا رکھیے اسی مشورے مین ایک حوالدار نے صاحب سے کہا کہ اگر آپ یہان سے چلے جاوین تو بہتر ہی تھوڑے اُنمین سے چھاونی مین گئے کہ صاحب کے واسطے گھوڑا سواری کا لاوین اور سب نے بعجز و الحاح یہ کہا کہ تم یہان سے چلے جاؤ کیونکہ اگر سپاہیان ۴۵ رجمنٹ یہ سن لینگے کہ تم یہان تھے ہو تو وہ آنکر تمکو مار ڈالینگے اور اُسوقت ہمسے کچھ نہوگا اور نہ ہم آپکو بچا سکینگے اِس عرصہ مین بہت سی گاڈیان اور گھبیان بجانب کرنال بھاگتی نظر پڑین یہ دیکھ کر سپاہیون نے کہا دیکھو صاحب سب افسر و میم صاحبان بجانب کرنال بھاگے جاتے ہین تم بھی اُنکے ساتھ چلے جاؤ اِس عرصہ مین میجر ایبٹ صاحب کی گاڈی جسمین اُنکے سب عیال و اطفال بیٹھے تھے نظر پڑی اور ہر چند کوچوان کو آوازین دین اور ٹھہرنے کو کہا مگر وہ بدین گمان کہ شاید مفسد اِس بہانے سے اُسکو ٹھہراتے ہون نہ ٹھہرا اور چلا گیا اِس اثنا مین کپتان ہاکی صاحب بہ سواری گھوڑا وہان پہونچے اور میجر صاحب کو اپنے پیچھے سوار کر کے لیچلے اور اُن دو توپون تک پہونچا دیا جو بجانب کرنال جاتی تھین ایک توپ کے پہیئے پر میجر صاحب سوار ہوے اور باتفاق النسائن اولٹن صاحب چار میل تک گئے مگر آگے جانے کو دراہیون نے انکار کیا اور کسی طرح بطمع انعام یا خوف سزا دغابازی و بے ایمانی کے راضی آگے جانے کو نہوے اور اِن دونون صاحبون کو راستہ پر اوتار دیا خدا کی قدرت سے کپتان ڈبلیس صاحب بہ سواری گھبی اُنکے پاس آپہونچے اور دونون صاحبون کو اپنے ساتھ سوار کر کے روانہ آگے کے ہوے —

اکثر گاڈی و گھبی وغیرہ جو اول مرتبہ فرار ہو کر چھاونی سے نکل گئین اور ہیڈ پیر گریوز صاحب اور کپتان مکول صاحب و کپتان ٹیلر صاحب مع عیال و اطفال اِس گروہ مین تھے اور اکثر میم صاحبان تھین سب سیدھی کرنال کو پہونچ گئے اور تمام راستہ مین صرف ایک جگہ قریب چالیس میل دہلی سے کہ وہان ڈاک بنگلہ ہی واسطے کھانا کھانے کے ٹھہرے تھے مگر کرنیل نیوٹ صاحب اور جو اُنکے ساتھ تھے بھاگ نکلے تھے گئے اور میدانون مین سرگردان رہے آخرکار رسالہ سوم پر حکم لفٹنٹ گف صاحب اور لفٹنٹ میک کنزی صاحب نے اُنکو بھی حفاظت مین لیا اور اِس گروہ مین کرنیل نیوٹ صاحب لفٹنٹ پروکٹر صاحب اور لفٹنٹ کیلر صاحب تینون ۳۸ رجمنٹ کے اور لفٹنٹ ولسن صاحب توپخانہ والا اور لفٹنٹ سالگیلد صاحب انجنیٹنٹ وائی بارٹ صاحب ۴۵ رجمنٹ کے لفٹنٹ جی فورسٹ صاحب میگزین والا اور فورسٹ صاحب کی میم مع تین لڑکیون کے اور نیز صاحب کی میم شامل تھی یہ سب صاحب شکر گذار ایک صاحب کو ہن نامے کے ہین جو ہر چندپور مین رہتے ہین اور رشتہ دار ولس صاحب کے جنکو ثمرو کی بیگم نے اپنا لڑکا قرار دیا تھا ہین کو ہن صاحب موصوف نے اِن سب صاحبون کی بڑی مہمان نوازی اور اپنی حفاظت مین رکھا اور بجا بدوے اِس کارنمایان کے سرکار سے مستحق پرورش کے ہین صاحبان مفصلہ الذیل بمقام باغپت بوقت نو اخت دو گھنٹہ صبح بتاریخ ۱۲ مئی میجر ایبٹ صاحب و کپتان ولسن صاحب مع میم صاحبہ کپتان ہاکی صاحب اور النسا ہٹن صاحب متعلقہ ۴۵ رجمنٹ ہندوستانی کپتان ڈی ٹشیر صاحب توپخانہ والا مع میم صاحبہ و میم صاحبہ ہچنسن صاحبہ اور صاحب کلکٹر کشتم مع والدہ صاحبہ اور ہیلی صاحب مع میم صاحبہ و اطفال یہ سب صاحب بامن و امان تا بمقام بلینی پہونچے جہانبردار نے اُنکی بڑی مہمانداری کی اور اِس نمبردار نے جو صاحب اُسکے گانون کے جانب آنکلا اُسکی بڑی خاطرداری اور تواضع اِس مقام مین اِن سب صاحبون نے کھانا کھایا اور قریب

دو بجے بعد دوپہر کے بجانب میرٹھ روانہ ہوے اور وقت غروب آفتاب مقام مذکور مین پہونچ گئے۔

ایک اور گروہ جسمین لفٹنٹ ہوزیل ایڈجکٹین صاحب اور لفٹنٹ ہایسلوپ صاحب اور لفٹنٹ ایجلو صاحب مع لفٹنٹ ولوبی صاحب کے تھے بظاہر دیہاتیون کے ہاتھ سے مارے گئے کیونکہ ابتک کوئی نشان اُنکا معلوم نہین ہوتا۔

لفٹنٹ ولوبی صاحب اور لفٹنٹ فورسٹ صاحب اور لفٹنٹ رنیر صاحب و دیگر صاحبان نے میگزین واقع اندرون شہر کو بہادرانہ بہت عرصہ تک بچایا مگر جب دیکھا کہ باعث دغابازی اشخاص اندرون میگزین و بکثرت اجماع مفسدان بیرون میگزین حفاظت و قبضہ مقام مذکور کا ناممکن ہی تو محافظان بہادر نے جو صرف آٹھ صاحب تھے میگزین کو آگ لگاکے اوڑا دیا اور اُس ہنگامہ مین چند صاحب بھاگ نکلے لفٹنٹ فورسٹ صاحب کی چٹھی سے حال محافظت میگزین کا اسطرح واضح ہوتا ہی

بتاریخ ۱۱-ماہ مئی درمیان سات اور آٹھ بجے صبح کے سرتھی اُدفلس مٹکف صاحب میرے مکان پر آئے اور مجھسے کہا کہ میگزین مین چل کر دو توپین نکلوا کر پل پر بھیجدو تاکہ مفسد عبور دریا نہ کرنے پاوین مین اُنکے ہمراہ ہوا اور میگزین مین آکر دیکھا تو لفٹنٹ ولوبی صاحب اور لفٹنٹ رنیر صاحب مع کنڈکٹر بکلی صاحب شا صاحب سکلی صاحب اور ایکٹنگ سب کنڈکٹر کرڈ صاحب اور سارجنٹ ایڈورڈ صاحب اور ستوارٹ صاحب مع عملۂ ہندوستانی وہان موجود ہین سرتھی اُدفلس صاحب اپنی گھی سے اُترے اور مین اور لفٹنٹ ولوبی صاحب دونون اُنکے ساتھ اُس بُرج پر گئے جو دریا کی طرف تھا اور جہان صاف پل نظر آتا تھا وہان پہونچ کر دیکھا کہ مفسد پار سے عبور کر رہے ہین اور یہ جانب پل کا یعنی جانب دہلی قبضۂ سواران مفسدین ہی یہ حال دیکھ کر سرتھی اُدفلس مٹکف صاحب لفٹنٹ ولوبی صاحب کو ہمراہ لیکر دروازہ شہر پناہ کو دیکھنے گئے کہ آیا وہ بند ہوگیا ہی یا درآمد مفسدین کے واسطے کھلا ہی مگر یہ امر کچھ ضرور نہ تھا کیونکہ مفسدون کے لیئے دروازے کھل گئے تھے اور وہ شادان و فرحان دروازہ ہاے قلعہ مین داخل ہوکر بادشاہی مکانات تک پہونچ گئے تھے جب لفٹنٹ ولوبی صاحب واپس آئے تو اُنھون نے دروازے میگزین کے بند کر کر تیغے کروا دیے اور ہر ایک تدبیر ممکن الوقوع واسطے حفاظت کے عمل مین آئی اندر دروازے کے دو توپین چھ پنی دو چند گراب دیکر باہتمام ایکٹنگ سب کنڈکٹر کرڈ صاحب سارجنٹ سٹوارت صاحب موصوفین کے رکھی گئین اور ان صاحبون کے ہاتھ مین بتیان شیردی گئین اور یہ حکم ہوا کہ اگر قصد توڑنے دروازے کا اور اندر آنے کا کیا جاوے تو دونون توپون کو بتی ایک ساتھ دیکھا کر آپ اُس مقام پر اندر چلے جاوین جہان لفٹنٹ ولوبی صاحب اور مین دونون مقیم تھے بڑا دروازہ میگزین کا بھی اسی طرح دو توپون سے مضبوط کیا گیا تھا اور اندر اُسکے گوکھرو بچھا دیے گئے تھے اور بہ نظر زیادہ تر حفاظت کے اور دو توپین اسطرح پر قائم کی گئی تھین کہ اُنکا گولہ دروازے اور ایک بُرج پر جو نزدیک تھا پہونچتا تھا درمیان فاصلہ ساٹھ گز دروازے سے روبرو دفتر اور سامان دونون راستے کے تین چھ پنی اور ایک عنبارہ ۲۴ پنی اس طرح پر قائم کیا گیا تھا کہ وہ جدھر چاہین اودھر پھیر کر مکانات متصلہ کی حفاظت کر سکے جب اسطرح سب توپین اور عنبارہ قائم ہوے تو اُسمین دو چند گراب دیے گئے بعد ازین یہ تدبیر ہوئی کہ سب ہندوستانی عملہ کو ہتھیار دیے جاوین اور جب اُنکو دینے لگے تو اُنھون نے نہایت ناخوشی سے لیے اور اُنکے چہرے سے گھبراہٹ نمایان تھی باکہ سرکشی اور سینہ زوری کیونکہ جو حکم اُنکو صاحبان سے بلا اُنھون نے اُسکی تعمیل نہ کی خصوصاً عملۂ اہل اسلام تو بالکل منحرف معلوم ہوتے تھے بعد ازان اس تدبیر کے کنڈکٹر بکلی صاحب اور سکلی صاحب اور سارجنٹ استوارٹ صاحب نے ایک شتابہ

نہ ملا تھا اور نہ آیندہ کچھ توقع ملنے کی تھی بہرحال بہتر ہے۔

میجر ایبٹ صاحب قریب شام کے اپنی رجمنٹ کے مقام کوارٹر گارڈ مین گئے اب وہان اُنکے سپاہیون نے صلاح کرنی شروع کی کہ صاحب کو کیونکر بچا رکھیے اِسی مشورے مین ایک حوالدار نے صاحب سے کہا کہ اگر آپ یہان سے چلے جاوین تو بہتر ہی تھوڑے اُنمین سے چھاونی مین گئے کہ صاحب کے واسطے گھوڑا سواری کا لاوین اور سب نے بعجز و الحاح یہ کہا کہ تم یہان سے چلے جاؤ کیونکہ اگر سپاہیان ۴۵ رجمنٹ یہ سُن لینگے کہ تم یہان تھے ہو تو وہ آنکر تمکو مار ڈالینگے اور اُسوقت ہمسے کچھ نہوگا اور نہ ہم آپکو بچا سکینگے اِس عرصہ مین بہت سی گاڈیان اور گھبیان بجانب کرنال بھاگتی نظر پڑین یہ دیکھ کر سپاہیون نے کہا دیکھو صاحب سب افسر و میم صاحبان بجانب کرنال بھاگے جاتے ہین تم بھی اُنکے ساتھ چلے جاؤ اِس عرصہ مین میجر ایبٹ صاحب کی گاڈی جسمین اُنکے سب عیال و اطفال بیٹھے تھے نظر پڑی اور ہر چند کوچوان کو آوازین دین اور ٹھہرنے کو کہا مگر وہ بدین گمان کہ شاید مفسد اِس بہانے سے اُسکو ٹھہراتے ہون نہ ٹھہرا اور چلا گیا اِسی اثنا مین کپتان ہاکی صاحب بسواری گھوڑا وہان پہونچے اور میجر صاحب کو اپنے پیچھے سوار کر کے لیچلے اور اُن دو توپون تک پہونچا دیا جو بجانب کرنال جاتی تھین ایک توپ کے پہیے پر میجر صاحب سوار ہوے اور باتفاق النسائن اولٹن صاحب چار میل تک گئے مگر آگے جانے کو دراہیون نے انکار کیا اور کسی طرح بطمع انعام یا خوف سزا دغابازی و بے ایمانی کے راضی آگے جانے کو نہوے اور ان دونون صاحبون کو راستہ پر اوتار دیا خدا کی قدرت سے کپتان ڈبلیس صاحب بسواری گھبی اُنکے پاس آپہونچے اور دونون صاحبون کو اپنے ساتھ سوار کر کے روانہ آگے کے ہوے۔

اکثر گاڈی و گھبی وغیرہ جو اول مرتبہ فرار ہو کر چھاونی سے نکل گئین اور بریگیڈیر گریوز صاحب اور کپتان مکول صاحب و کپتان ٹیلر صاحب مع عیال و اطفال اِس گروہ مین تھے اور اکثر میم صاحبان تھین سب سیدھی کرنال کو پہونچ گئے اور تمام راستہ مین صرف ایک جگہ قریب چالیس میل دہلی سے کہ وہان ڈاک بنگلہ ہی واسطے کھانا کھانے کے ٹھہرے تھے مگر کرنیل نیوٹ صاحب اور جو اُنکے ساتھ تیز بھاگ نکلے تھے گئے اور میدانون مین سرگردان رہے آخر کار رسالہ سوم زیر حکم لفٹنٹ گف صاحب اور لفٹنٹ میک کنزی صاحب نے اُنکو بھی حفاظت مین لیا اور اِس گروہ مین کرنیل نیوٹ صاحب لفٹنٹ پرو کٹر صاحب اور لفٹنٹ کیملر صاحب تینون ۳۰ رجمنٹ کے اور لفٹنٹ ولسن صاحب توپخانہ والا اور لفٹنٹ سالگیلد صاحب انجنیر لفٹنٹ دائی بارٹ صاحب ۴۵ رجمنٹ کے لفٹنٹ جی فورسٹ صاحب میگزین والا اور فورسٹ صاحب کی میم مع تین لڑکیون کے اور فریزر صاحب کی میم شامل تھی یہ سب صاحب شکر گذار ایک صاحب کو ہن نامے کے ہین جو ہر چندپور مین رہتے ہین اور رشتہ دار ڈیوس صاحب کے جنکو شمرو کی بیگم نے اپنا لڑکا قرار دیا تھا ہین کو ہن صاحب موصوف نے اِن سب صاحبون کی بڑی مہمان نوازی کی اور اپنی حفاظت مین رکھا اور بجا بدوے اِس کارنمایان کے سرکار سے مستحق پرورش کے ہین صاحبان مفصلہ الذیل بمقام باغپت بوقت نو اخت دو گھنٹہ صبح بتاریخ ۱۲ مئی میجر ایبٹ صاحب و کپتان ولیسن صاحب مع میم صاحبہ کپتان ہاکی صاحب اور النسائن اولٹن صاحب متعلقہ ۴۵ رجمنٹ ہندوستانی کپتان ڈی ٹشیر صاحب توپخانہ والا مع میم صاحبہ و میم صاحبہ جانسن صاحبہ اور مرفی صاحب کلکٹر کشتم مع والدہ صاحبہ اور ہیلی صاحب مع میم صاحبہ و اطفال یہ سب صاحب بامن و امان تا بمقام بلیسنی پہونچے جہان نمبردار نے اُنکی بڑی مہمانداری کی اور اِس نمبردار نے خود صاحب اُسکے گانون کے جانب آنکلا اُسکی بڑی خاطرداری اور تواضع کی اِس مقام مین اِن سب صاحبون نے کھانا کھایا اور قریب

اور سب کو ایک پٹی توپ کی خالی کروا کر اسپر سوار کروا دیا کیونکہ انکی ابھی گاڑی جسکے واسطے اول حکم آنے کا ہوا تھا اسوقت تک نہین پہونچی تھی
چونکہ اب صاحب ڈپٹی کلکٹر کو گئے ہوے ایک عرصہ ہوا تھا کہ وہ واپس نہین آئے میجر صاحب نے زیادہ توقف تعمیل حکم برگیڈیر صاحب مین
مناسب نہ سمجھا اور سواے ازین گارڈ کے حوالدار نے اُنسے کہا کہ اُسنے کچھ آوازین بندوقون کی چھاونی کی جانب سنین اور اب صاحب کو
مناسب ہی کہ زیادہ توقف یہان نہ کرین درین صورت میجر صاحب نے ارادہ کیا کہ اپنی رجمنٹ کو چھاونی مین لیجاوین اور افسران رجمنٹ مذکور کو
حکم طیاری کا دیکر کوچ بولا اور توپخانہ کو حکم ہمراہی دیا قریب ۱۲۰ سپاہی ۷۴ رجمنٹ کے میجر صاحب کے ہمراہ ہو کر بجانب چھاونی روانہ
ہوے قریب سو قدم دروازے سے باہر ہوے ہونگے کہ سپاہیان ۳۸ رجمنٹ دروازے مین گھس گئے اور دروازہ بند کر لیا
اب توپخانہ بھی اندر ہی رہا اور دروازہ بند کرتے ہی سپاہیان مذکورین نے اُن عہدہ دارون پر جو باہر نہ نکل سکتے تھے بندوقین
فیر کرنی شروع کین کپتان گوردن صاحب ۷۴ رجمنٹ کے اول مارے گئے ایک سپاہی ۳۸ رجمنٹ نے اُنکو پیچھے سے گولی ماری اور
وہ فوراً گر کر مر گئے بعد اُنکے لفٹنٹ اویلی صاحب اُسی رجمنٹ کے زخمی شدید ہوے مگر اُنھون نے گرتے گرتے اپنی دونالی کی دونون
گولیان بجانب گروہ مفسدین سر کین اور بعد ازین جان بحق تسلیم کی انساین اولٹن صاحب متعلقہ ۷۴ رجمنٹ نے جب یہ حال دیکھا تو وہ وہان سے
بھاگے اور دیوار مین گارڈ پر چڑھ کر خندق مین کود پڑے اور دوسری پٹری پر چڑھ کر جنگل کی راہ سے چھاونی کا راستہ لیا صاحب
ممدوح کو راستہ مین میجر پٹرسن صاحب ۵۴ رجمنٹ کے ملے جو ہمراہ ۷۴ رجمنٹ کے دروازے سے نکل گئے تھے بلکہ اُنکو ایک اُنکے
سپاہی نے بصدمۂ دست زبردستی نکال دیا تھا یہ دونون صاحب مقام پہاڑی پر جہان برج جھنڈے کا ہی قریب چھ بجے کے پہونچے
میجر ایبٹ صاحب نے آواز بنادیق اندرون دروازۂ کشمیری سنکر اپنے سپاہیون کی طرف پھر کر پوچھا کہ وہ کیا ہی جو سپاہی کہ اُنکے
نزدیک تھے اُنھون نے جواب دیا کہ ۳۸ رجمنٹ والے اپنے افسرون کو مار رہے ہین یہ سنکر میجر صاحب نے حکم دیا کہ واپس چل کر عہدہ
دارون کی کمک کرو مگر کسی نے نہ مانا اور تمام خوش آمد اور چاپلوسی میجر صاحب کی بیفائدہ تھی صرف یہ جواب تھا کہ ہمنے تمکو بچا لیا اور ہمسے
وہان جا کر کچھ نہوگا بلکہ تمکو بھی وہان کھو بیٹھینگے اور تمکو ہمنے اُن حرامزادون سے ابتک بچا لیا ہی یہ کہکر سب سپاہی گرد میجر صاحب کے آئے
اور اُنکو زبردستی چھاونی ۷۴ رجمنٹ مین لیگئے معلوم ہوتا ہی کہ اس عرصہ مین مفسدین کشمیری دروازہ اُن افسرون اور میمون پر بے سروپا
فیر کرتے تھے جو وہان اندر دروازے کے رہ گئے تھے لفٹنٹ اسمتھ صاحب چار سپاہیان ۳۸ رجمنٹ سے بچ کر آخر کار ایک سپاہی
مسمی گلزار سنگھ کے ہاتھ سے مارے گئے مشہور ہی کہ سپاہیان ۳۸ رجمنٹ نے اس شخص کو اس امر قبیح کے واسطے یعنی قتل
اسمتھ صاحب کی بابت اسواسطے پسند کیا تھا کہ اس شخص کو صاحب موصوف نے حسب تجویز کورٹ مارشل بباعث غفلت بکار سرکار
عہدے سے گھٹا دیا تھا اور لفٹنٹ اسیورن صاحب کے ایک زخم زانو پر آیا تھا اور فورسٹ صاحب کی میم کے شانے پر ایک
گولی لگی تھی مابقی تمام عہدہ دار اور میم صاحبان برج کے اوپر چڑھ گئے تھے اب فضل خدا و حکم ربانی سے مفسدین نے سر کرنا بنادیق کا
موقوف کر کے بارادہ لوٹ جانب خزانہ روانہ ہوے مگر چلتے چلتے تمام توپون کو بجانب اُن بیکسون کے سر کیا اور ہر چند فاصلہ قریب
۴۰ گز کا تھا مگر فضل خدا سے کسی کو اُنمین سے آسیب نہ پہونچا اور گولے اوپر دیوار کے ہو کر باہر چلے گئے اب اِن صاحبون کو
فرصت ملی تو یہ سب خندق مین اُتر کر اور پار جا کر کوٹھی مٹکاف صاحب مین پہونچے وہان خوبی طالع سے صاحب موصوف کے واسطے
کھانا طیار تھا یہ سب وہان بیٹھ گئے اور بعد فاقہ کشی تمام روز اُنھون نے کھانا کھایا اور دیگر عہدہ داران وغیرہ سے جنکو صبح سے کچھ

اِس اثنا مین توپین جاکر قریب ایک گروہ ۳۸ رجمنٹ کے پہونچین اور اُنکے پہونچتے ہی آواز سر ہوئے بندوقون کی گوش زد ہوئی اور فوراً توپین شہر کی طرف جاتی ہوئی نظر آئین کپتان وی ٹشیر صاحب یہ دیکھکر گھوڑے پر سوار ہوکر توپون کی طرف گئے کہ اُنکو جاکر لے آوین جب قریب گولہ کی زد کے پہونچے تو اُنھون نے حکم دیا کہ دہنی طرف ہوکر جلدی ہمارے پاس آؤ اب اُنکو معلوم ہوا کہ سبب توپون کے شہر کی طرف جانے کا کیا تھا اکثر سپاہیون ۳۸ رجمنٹ نے اپنی بندوقین اُنکی طرف کین اور اُنکو تو لایحال دیکھکر کپتان صاحب نے اپنا گھوڑا پھیرا کہ بُرج کو واپس جاوین اِس عرصہ مین چھ گولیان اُنکے اوپر آئین تین اُنمین سے صاحب کے گھوڑے کو لگین اور تین خالی گئین گھوڑے کو زخم کاری لگے مگر اسقدر طاقت اُسمین باقی تھی کہ وہ صاحب کو بُرج تک لیگیا اور وہان پہونچکر زمین پر گر کر مر گیا دونون توپین اور سپاہیان ۳۸ رجمنٹ طرف کشمیری دروازے کے چلے گئے۔

ہنگام وارد ہونے لفٹنٹ ولوبے صاحب کے مین گارڈ مقام کشمیری دروازہ مین میجر ایبٹ صاحب نے ایک کمپنی ۴ ۷ رجمنٹ کو روانہ کیا کہ جاکر دریافت کرین کہ آیا مفسدان راہ شق جو دیوار میگزین مین واقع ہوئی تھی پیش قدمی کرتے ہین یا نہین مگر اُس مقام پر اُن لوگون کی ایسی خدمت ہوئی تھی کہ وہ خوف جان سے وہان ایکدم ٹھیرے تھے اور سب بجانب شہر فرار ہوگئے تھے۔

اب وقت قریب تین بجے کا تھا اور کچھ نشان مفسدین کا کشمیری دروازے پر نمایان نہ تھا اِس اثنا مین چھاونی سے حکم آیا کہ دونون توپین زیر حکم لفٹنٹ ایسلیبی صاحب واپس چھاونی کو بھیجی جاوین حسب الحکم اُنکو حکم واپسی دیا گیا کہ بزودی مقام مذکور پر پہونچین میجر ایبٹ صاحب نے اب یہ ارادہ کیا کہ جو میم صاحب مقام مین گارڈ مین پناہ گیر تھین اُنکو روانہ چھاونی کرین اور ہمین خیال حکم دیا کہ اُنکی گاڑی طیار ہوا وے۔

بعد از عرصۂ بعید کے وہی دونون توپین جو زیر حکم لفٹنٹ ایسلیبی صاحب کے چھاونی کو واپس روانہ ہوئی تھین مقام کشمیری دروازہ پر پھر آئین مگر لفٹنٹ صاحب اور گولہ انداز اُنکے ہمراہ نہ تھے دراہیون نے آکر بیان کیا کہ گولہ انداز چھوڑ کر بھاگ گئے اور ہم بغیر اُنکے چھاونی نجا سکے ہمراہ توپون کے اکثر سپاہی ۳۸ رجمنٹ کے اندر کشمیری دروازے کے تین تین چار چار ملکر آئے قریب ساڑھے چار بجے کے حکم بریگیڈیر صاحب کا اِس مضمون سے بنام میجر ایبٹ صاحب صادر ہوا کہ جتنے سپاہی ۴ ۷ رجمنٹ کے اُنکے ہمراہ مین گارڈ مین ہون اُنکو لیکر جلدی مقام چھاونی مین آجاوین جب یہ حکم میجر ایبٹ صاحب کے پاس پہونچا تو میجر برسن صاحب اور صاحب ڈپٹی کلکٹر نے بیان کیا کہ ۴ ۷ رجمنٹ کا مقام مین گارڈ سے جانا مناسب نہین کیونکہ میجر پیٹرسن صاحب کی راے مین بغیر سپاہیان رجمنٹ مذکور مقام مذکور پر متعذر تھا اور صاحب ڈپٹی کلکٹر کی راے مین طریق ۴ ۷ رجمنٹ کا اُنکے اوضاع و اطوار سے مشتبہ تھا پس اِس صورت مین مقام ۴ ۷ رجمنٹ کا بمقام مین گارد بہت نزدیک بلکہ انسب ہی مگر میجر ایبٹ صاحب نے بجواب کہا کہ چونکہ خاص حکم اُنکے نام صادر ہوا ہے اُسکی متابعت اُنکو واجب اور لازم ہی پھر صاحب ڈپٹی کلکٹر نے میجر صاحب سے درخواست کی کہ آپ حکم کی تعمیل مین کچھ توقف فرمائیے اور مین چھاونی جاکر بریگیڈیر صاحب کو ضرورت قیام ۴ ۷ رجمنٹ کا مقام مین گارڈ عیان کرتا ہون اور یہ کہکر سوار ہوے تھوڑے عرصے بعد تو مین چھاونی سے بغیر گولندازون کے کشمیری دروازے پر آئین اور جب میجر صاحب نے اُنسے پوچھا کہ تم بجاے جانے چھاونی کے واپس یہان کیون آئے تو دراہیون نے جوابات لاطائل و پوچ اِسطرح پر دیے کہ گولنداز توپین چھوڑ کر بھاگ گئے یہ سنکر میجر صاحب نے اُنکو حکم دیا کہ ہمارے ساتھ چھاونی چلو اور چونکہ بہت سی میمین وہان موجود تھین میجر صاحب نے خیال کیا کہ اُنکو بھی چھاونی لیجانا اکمل ہوگا

شہر مین بھیجی گئی —

یہان ایک اور حرکت بجیائی سپاہیان ۳۸ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کی ظاہر ہوئی یعنی کپتان ڈی ٹشیر صاحب کی توپین اور ایک حصہ ۳۸ اور ۴۰ رجمنٹ کا پریٹ پر طلب ہوا اور برگیڈیر صاحب نے ہر ایک کمان افسر سے کہا کہ وہ اپنے سپاہیون کا ارادہ اسطرح دریافت کرین کہ اُنسے بلا کر کہین کہ حاضر ہو کر بطور دولنسیر یعنی ازطرف خود درخواست دیکر شامل ہون تاکہ معلوم ہو کہ وہ وفادار ہین یا نہین جب ایسا ہی عمل مین آیا تو تمام سپاہیان میجر ایبٹ صاحب حسب الطلب حاضر آئے مگر ایک متنفس بھی ۳۸ رجمنٹ کا اپنے مقام سے تل بھر نہ سرکا ۴۰ رجمنٹ کے سپاہیون کو جو حاضر آئے تھے حکم بھرنے بندوقون کا دیا گیا اور اُنھون نے بے تامل تعمیل حکم کی اور شہر کی طرف باانتظام تمام روانہ ہو کر تھوڑی دیر بعد دوپہر کے کشمیری دروازے پر پہونچے مگر وقت گذر چکا تھا یعنی مفسدین وہان سے چلے گئے تھے اسواسطے اُنسے سوائے اسکے اور کچھ فائدہ نہوا کہ وہ وہان جاکر قیام پذیر ہوے —

اب مفسدین کہین نظر نہین آتے تھے اور نہ کسی نے بتلایا کہ کہان گئے بہت سے سپاہی ۴۰ رجمنٹ کے بھی غائب تھے صرف دو کمپنیان اُنکی زیر حکم میجر ٹیرسن صاحب کی وہان موجود تھین —

عرصۂ قلیل کے بعد لاشین افسرون مقتولین کی چھاونی مین گاڈی پر ڈال کر بھیجی گئین اُنپر میم صاحبون کی گون وغیرہ پڑی تھی —

جب ۴۰ رجمنٹ شہر کو چلی گئی تھی تو کپتان ڈی ٹشیر صاحب مع دو توپون کے پیچھے رہگئے اور اُنھون نے چاہا کہ آگے بڑھکر اُس مقام وسطی پر قائم ہون جسکے ایک جانب پختہ سڑک چھاونی کی تھی اور دوسری جانب راستہ پہاڑی کا تھا بہ وقت تمام صاحب موصوف نے ۳۸ رجمنٹ کو واسطے گھیرنے راستے کے بھیجا اُنکی غرض یہ تھی کہ کپتان ڈی ٹشیر صاحب کی توپون کا قبضہ کرلین اور کپتان صاحب حکمت عملی سے سپاہیان رجمنٹ مذکور کو اپنی توپون کے گرد جمع نہونے دیتے تھے مگر تاہم تمام روز چار یا پانچ سپاہی اُنکے ہر وقت گرد گولہ اندازان توپ مذکور کے رہے —

قریب بارہ بجے دن کے برج جھنڈہ والا میم صاحبون اور انگریزی سوداگرون و دیگر عیسائیون سے بھر گیا اور تمام مکان غل و شور سے پر تھا اور کوئی شخص ایسا نہ تھا کہ کسی طرح کی ہدایت یا انتظام اُس انبوہ مین کرتا یا اُس شور و غل کو دور کرتا اس موقع پر سارجنٹ لانے کپتان ڈی ٹشیر صاحب کو خبر دی کہ اُسکے ایک بانسری نواز نے ۳۸ رجمنٹ کے سپاہیون کو یہ کہتے ہوے سُنا ہے کہ اگر ایک بھی آواز گولہ توپ کی ہوئی تو سب سپاہی ۳۸ رجمنٹ کے پھر جاوینگے اور سب انگریزون کو قتل کرینگے —

مگر وقت گذرتا جاتا تھا اور شہر مین آگ ہی آگ نظر آتی تھی —

قریب تین بجے کے شہر مین ایک آواز بڑی چیز کے اُڑنے کی ہوئی یہ آواز میگزین کے اُڑنے کی تھی سپاہیون نے جب دیکھا کہ کیا ہوا تو کہا کیا بڑا آدمی جرنیل ہی ہمارے آدمیون کو اسطرح مارتا ہے کپتان ڈی ٹشیر صاحب نے پھر برگیڈیر صاحب سے کہا کہ جو دو توپین تحت حکم میجر ایبٹ صاحب کشمیری دروازے کو گئی ہین اُنکو پھر بُلوالو اور صاحب برگیڈیر صاحب نے اسی بموجب حکم دیا کہ وہ زیر حکم لفٹنٹ ایلبی صاحب کے واپس آوین تھوڑے عرصہ کے بعد حکم گیا کہ میجر ایبٹ صاحب ۴۰ رجمنٹ کو واپس لے آوین عرصۂ واجبی کے بعد دونون توپین زیر حکم لفٹنٹ ایلبی صاحب کے بڑے راستے پر نظر پڑین گویا چھاونی کو پھر جاتی تھین یہ دیکھکر کپتان ڈی ٹشیر صاحب نے ہیوگل دیا کہ وہ آکر شامل اُنکے بمقام برج ہون مگر وہ نہ پھرین تو کپتان صاحب موصوف نے یہ خیال کیا کہ شاید اُنھون نے آواز بیگل سُنی نہین

بیان ذیل جو درباب حرکات ۴۰ رجمنٹ و دیگر رجمنٹہاے تقسیم دہلی کے ہوئے اُس کتاب سے جسکا نام ہر کلز آف دی میوٹنی دہلی یعنی حالات مفسدہ دہلی ہی اور جو میرٹھ مین بغیر نام مولف کے چھپی ہی استنباط کیا ہی —

جب خبر آمد مفسدان و حال قتل چند انگریزان و سماری محصول خانہ میر بحر و سوختگی چند عمارت کی چھاونی مین پہونچی تمام فوج کو حکم طیاری کا ہوا ۴۰ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی جو قریب تر حکام شہر کے تھی اول طیار ہوئی جسمین کی چھ کمپنیان زیر حکم کرنیل ریلی صاحب کشمیری دروازہ پر واسطے روکنے مفسدین کے گئین اور دو کمپنیان زیر حکم میجر پیٹرسن صاحب توپون کے ساتھ جانے کے واسطے کٹہری رہین کرنیل ریلی صاحب باعث ناواقفیت اصل ماہیت فساد کے اور تصور کرکے کہ فساد صرف بازاریون کا ہی اپنی سپاہ کو خالی بندوقون کے ساتھ لیگئے اُنکے خیال مین یہ تھا کہ اس فساد بازاری کو سنگینون سے فرو کرکے مفسدین کو منتشر کردینگے یہ فوج جب شہر مین پہونچی ناگہان سامنے سے چند سوار ان مفسد نظر پڑے اور اُنھون نے آتی ہی افسرون پر حملہ کیا اور سپاہ سے کہا کہ ہم تمسے کچھ نہین کہتے چونکہ افسرون کو اس فساد کا اتنا گمان بھی نہ تھا وہ سب آگے فوج کے تھے اور اسیواسطے وار مفسدین کا اول اُنپر ہوا اور گولیان کارباین اور پستولون کی اُنکے اوپر پڑنے لگین کرنیل ریلی صاحب اول تو گولی لگی اور بعد ازان مفسدین نے کئی زخم شمشیر کے اُنکو مارے اور دو تین عہدہ دار اور بھی گولیون سے زخمی ہوے افسرون نے سپاہ سے ہرچند کہا کہ ہمکو بچاؤ مگر اُنھون نے اپنی بندوقین پر نہ کین اور نہ کوشش مفسدین کے بھگا دینے مین کی بلکہ بخلاف اسکے چند دغاباز سپاہیون نے کرنیل ریلی صاحب کے کئی زخم سنگین کے لگائے اس ہنگامہ مین کپتان ڈبلیس صاحب جو اُس ہفتے کے واسطے گارڈ شہر پر تعینات تھے مقام فساد پر آپہونچے اور چونکہ کمانیر گاردہاے شہر کے تھے جو گارڈین کہ ۳۸ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی مین سے تھین اسیواسطے حکم اپنے گارڈون کو دیا کہ طیار ہوکر مقابلہ مفسدین کا کرین اور چونکہ اُنکی بندوقین پر تھین اس لیے حکم فیر کرنے کا دیا ان بدذاتون نے انکار صاف اتباع حکم سے کیا اور ہرچند صاحب موصوف نے نصیحتاً و تحکماً کہا اُنھون نے کچھ خیال نہ کیا اور در جواب سواے طعنہ آمیز اشارات و حرکات کے اور کچھ اُنسے حاصل نہوا آخر کار اُنھون نے صاف بزبان مفسدانہ بیان کیا کہ ہم اُن لوگون کے واسطے کچھ نہین کرینگے جنھون نے ارادہ ہمارے مذہب کے بدلوانے کا کیا تھا اور جو چاہتے تھے کہ ہماری ذات دونون ہندو اور مسلمان کی بگڑجاوے غرض کہ اُنھون نے اور بہت سے الزام غلط سرکار کو لگائے اور کہا کہ اب ہم اُسکا بدلینگے اس عرصۂ قلیل مین پانچ افسر ۴۰ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کے یعنی کرنیل ریلی صاحب زخمی شدید ہوکر اور کپتان اسمتھ صاحب اور کپتان برو اور لفٹنٹ ایڈورڈ اور لفٹنٹ واٹر فیلڈ اور کوارٹر ماسٹر سرجنٹ بھی مارے گئے مگر گمان یہ ہی کہ ان صاحب کو شہر والون نے جو شامل مفسدین ہوگئے تھے مارا اور لفٹنٹ ٹیلر صاحب کو بھی اُنھون نے زخمی کیا ایک سپاہی ۴۰ رجمنٹ مذکور کا بھی زخمی ہوا اُسکے بازو پر زخم گولی کا آیا اس حالت بلوہ مین جب سرکشون نے دیکھا کہ سپاہ نے اُنکا مقابلہ نہ کیا وہ طرف کشمیری دروازے کے چلے جہان ایک چھوٹا سا مورچہ بنا ہوا تھا اور اُسمین مقام گارد کا بنا ہوا ہی اور اُسکے آگے سائبان اور صحن ہی مگر خوش نصیبی ہماری سے توپخانہ زیر حکم لفٹنٹ ولسن صاحب اور دو کمپنیان ۴۰ رجمنٹ ہندوستانی وہان آپہونچین اور سواران مفسدین اور بدمعاشان شہر کو پھر شہر مین ہٹا دیا —

خبر اس بیجا اور بدذات طریق ۴۰ اور ۳۸ رجمنٹ کی قریب گیارہ گھنٹہ بجے کے چھاونی مین پہونچی اسکے سنتے ہی سپاہیان ۴۰ رجمنٹ ہندوستانی کو جمع کیا تو اُسمین سے قریب ایک سو پچاس نفری کے موجود تھی اور باقی مقامات مختلفہ چھاونی مین اول ہی تقسیم اور تعینات ہوچکی تھی باقی ماندہ سپاہی مع دو توپون کے واسطے اعانت کے زیر حکم میجر ایبٹ صاحب کے

تقسیم دہلی

تھوڑے سے سپاہی اُنکے ساتھ تھے کیونکہ جسوقت آواز اُڑنے میگزین کی آئی تھی اُسی وقت بہت سے سپاہی اُنکو چھوڑکر اپنی لین کی طرف چلے گئے تھے۔
برگیڈیر صاحب نے اُن دونون توپون کو جو کپتان دی تشٹر صاحب کے توپخانہ کی تھین اور جو صبح کو روانہ شہر ہوئی تھین واپس منگایا تھا
وقت واپسی اِن دونون توپون کے سپاہیون نے وہ راستہ چھوڑکر جو بُرج مذکور کو جاتا تھا وہ راستہ اختیار کیا جو چھاونی کا تھا اُنکو راستہ مین
تھوڑے سے سپاہی کپتان ٹیلر صاحب کی جماعت کے ملے جنھون نے کپتان صاحب کو چھوڑ دیا تھا اور فوراً توپون کا قبضہ کرکے کپتان ایلین صاحب
کمانیر اور سارجنٹ کو بھگا دیا سپاہیان مذکور نے چند گولیان اُنپر سر کین اور اُنکو بطرف دریا بھگا دیا لفٹنٹ صاحب اور سارجنٹ صاحب یہ حال
دیکھکر بھاگے اور اِس بُرج مین آئے میری دانست مین یہی دونون صاحبون اُن صاحبون مین تھے جو شہر مین گئے تھے اول یہان پہونچے تھے بعد ازین
سپاہیان مذکور نے توپون کو پھیرا اور جانب شہر روانہ ہوے چونکہ حملہ کرنا سپاہیون کا اوپر لفٹنٹ ایلین صاحب کے اور چھین لینا توپون کا بُرج سے
معلوم نہین ہوتا تھا اِسواسطے کپتان دی تشٹر صاحب نے جو توپون کو شہر کی جانب جاتے ہوے دیکھا سوار ہوکر اُنکی طرف باین ارادہ گئے کہ اُنکو
پہاڑی پر لاوین جسوقت سپاہیون نے اُنکو آتے دیکھا اُسی وقت اُنپر گولیان مارنا شروع کین اور صاحب کی سواری کا گھوڑا زخمی ہوگیا جب سپاہیان مذکور
قریب تر شہر کے پہونچے تو اُنھون نے ڈپٹی کلکٹر گرنجر اصاحب کو دیکھا اور اُسپر بھی بارش گولیان شروع کی مگر یہ صاحب بھی بھاگ کر بُرج پر بسلامت
آپہونچے دِن مین بہت ہندوقین اور سامان جنگ بُرج مین جمع کیا اور ہمکو امید قوی تھی کہ اگر توپخانہ نہ بگڑ جاویگا تو عمدہ داران انگریزی اور سارجنٹ
اور دیگر عیسائی بُرج پر تا آنے مدد میرٹھ کے قائم رہ سکتے ہین مگر یہ نہ معلوم تھا کہ میرٹھ مین کیا ہوا۔
قریب شام بعد از مشورہ جنگی عمدہ داران کے یہ صلاح قرار پائی کہ میرٹھ کی طرف چلو اور تمام میم صاحبان اور وہ لوگ جو قابل لڑنے کے نہ تھے
اُنکو بگھیون پر سوار کرکے وزیر آباد کے گھاٹ سے جو قریب چھاونی کے ہے جمنا پار ہوکر روانہ ہون بگھیان اور دونون توپین کپتان دی تشٹر صاحب کے
آگے بڑھین اور پیادہ اُنکے پیچھے چلے سپاہی ہندوستانی جو ساتھ چلے تو آہستہ اور نہایت بیدلی سے بعد از اوترنے پہاڑی کے ہمنے دیکھا کہ بگھیان
اور توپین کرنال کے راستے پر چلین اور راستہ وزیر آباد گھاٹ کا چھوڑ دیا مین اپنے سپاہیون کے ساتھ پیادہ چلتا تھا اِسواسطے کہ میرا گھوڑا میرے ساتھ
نہ تھا اور بہت سے افسر اور برگیڈیر اور برگیڈ میجر بھی میرے ساتھ تھے جب ہم قریب اپنی لین ۳۸ رجمنٹ کے پہونچے تو سب سپاہی سرخود ہوکر
لین مین چلے گئے اور کسی طرح ولا سے یا دھکاوٹ سے آگے نہ چلے سپاہی سب منتشر ہوکر اپنے اپنے چھپرون مین چلے گئے میرا بنگلہ بھی چونکہ
نزدیک تھا مین بھی وہان گیا اور اپنے گھوڑے کو طیار پایا مین اُسپر سوار ہوکر لین مین گیا اور سپاہیون سے دریافت کیا کہ میرے ساتھ چلتے ہو
مگر اُنھون نے کچھ جواب نہ دیا بلکہ بظاہر معلوم ہوا کہ میرا بولنا بھی اُنکو ناگوار تھا مگر اِسوقت تک وہ سب خاموش تھے اور کوئی حرکت سختی یا گستاخی کی
اُنسے ظہور مین نہین آئی تھی وہ سب چھوٹے چھوٹے گروہون مین علٰحدہ علٰحدہ جمع تھے صرف ایک سپاہی جو بدچلن معلوم ہوا ایفل کمپنی کا تھا
اور جب مین نے اُس سے پوچھا کہ تمنے میم صاحبون کی بگھیان اور گاڈیان کرنال کی طرف جاتے ہوے دیکھین اُسنے نہایت درشت
اور فحش جواب دیا۔

بعد ازین مین کرنال کی طرف باین ارادہ چلا کہ گاڈیون سے ملون اور تھوڑی دور جاکر دونون توپین جو گاڈیون کے ساتھ گئی تھین
ملین وہ دہلی کی طرف واپس آتی تھین کیونکہ گولہ اندازون نے کرنال جانے سے اِنکار کیا مین راستے مین اکثر افسران رخیمہاے مختلف سے ملا
وہ سب کرنال کی طرف بھاگے جاتے تھے اُنھون نے متفق اللفظ سوائے اِسکے اور کچھ نہ کہا کہ اب کچھ باقی نہین اور کسی طرح جاے امن
ڈھونڈھنی چاہیے اب وقت قریب شام کے تھا اور کچھ تاریکی ہونے لگی تھی فقط

اتو اب اور فوج موجود ہی وہ سب پہاڑی کے اوپر جاکر برج جھنڈہ کے پاس قائم ہون اس مقام پر اتنا اور بیان کرنا چاہیے کہ زیادہ تر سپاہ ۴۰ رجمنٹ اور دو توپین زیر حکم میجر ایمٹ صاحب کے واسطے اعانت گارد مقیم کشمیری دروازہ کے بھیجی گئی تھی اب جیسا مین پیشتر بیان کرچکا ہون باقی ماندہ فوج پہاڑی پر جاکر مقیم ہوئی اور دونون ضرب توپ برج کے سامنے اسطور پر لگائی گئین کہ انکی زد راستے پر جو شہر کو جاتا تھا تھی جو سپاہی باقی ماندہ ۳۸ رجمنٹ کے تھے انھون نے بجانب راست برج مذکور کے ہتھیار لگا دیے تمام میم صاحبان اور انکے بچے وغیرہ آپ آکر برج مین جمع ہونے لگے اور تھوڑے عرصے کے بعد بہت سے باشندگان شہر بھی آپہونچے اب خبرین قتل تمام انگریزون کی جو شہر مین تھے آنے لگین اور یہ بھی خبر لگی کہ جو سپاہ میگزین اور اور مقامون کے پہرے پر تھی اور جو تینون رجمنٹون کی تھی سب نے کارسرکار کرنے سے انکار کیا صاحب برگیڈیر نے اب ایک چٹھی لکھکر معرفت شتر سوار کے میرٹھ کو روانہ کی اور دس بجے کے وقت حکم دیا کہ بذریعۂ تار برقی خبر مفسدے کی انبالہ کو بھیجی جاوے صاحب ممدوح نے بعد ازین سب سپاہ کو جمع کیا اور انسے دریافت کیا کہ سبب انکی فریاد کا کیا ہی بعض سپاہ نے کچھ کچھ عذر لاطائل در باب زیولی کارتوس بیان کیے اسپر صاحب موصوف نے انکو سمجھایا اور یقین کروادیا کہ سرکار کا ارادہ ہرگز نہین کہ کسی طرح انکے مذہب مین خلل انداز ہو اور انکو کبھی ایسے کارتوس جنسے کچھ انکو حرج واقع ہو نہ دیے جاوینگے ایسی گفتگو ہوتی رہی مگر سپاہ ترش رو اور ناراض نظر پڑی مین انکی نگاہون سے مطمئن نہ تھا وہ سب پہاڑی کے اوپر گرد آکر بیٹھے تھے مین بھی انکے پاس گیا اور وہان بیٹھ کر باتین کرنے لگا انھون نے یہ خبر سنکر کہ تمام افسران ۵۴ رجمنٹ کے مارے گئے بہت تاسف کیا اور کہا ہمکو یہ نہایت ناگوار معلوم ہوا مین نے انسے پوچھا کہ تم ساتھ رہوگے یا مجھے اور میرے عیال و اطفال کو بلکہ تمام انگریزون کو مارے جاتے ہوے دیکھوگے اکثر سپاہ نے یہ کہا کہ جہان تمھارا ایک قطرہ پسینا گریگا وہان ہمارا ایک قطرہ خون کا گریگا اور مجھسے وہ بلحاظ و ادب تمام پیش آتے رہے۔

اس مقام پہاڑی سے کہ بلند تھا ہم خوب اچھی طرح شہر کو دیکھ سکتے تھے اور وہان اب کئی مقامون پر آگ نظر آتی تھی بہ ظاہر وہ سب مقامات انگریزون کے تھے قریب ساڑھے تین گھنٹہ بجے سہ پہر کے ہمنے دیکھا کہ بہت سا کچھ اڑ گیا اور ہمنے بالیقین جانا کہ میگزین اڑ گیا آواز اڑنے کی بہت زور کی نہ تھی اس سے ظاہر ہی کہ اسمین بارود کم تھی۔

یہان اب یہ ہوا کہ جتنے سپاہی تھے سب اپنے ہتھیار لیے دوڑ پڑے جو انھون نے فیل کر رکھے تھے اور غل مچاکر اور اشارات بیہودہ کرکے کہا کہ دوستو پیارے بھائی سپاہی کیونکہ گارڈ ۳۸ رجمنٹ کا اسوقت میگزین پر تعینات تھا اڑ گئے اور ہم شہر مین جاتے ہین بمشکل انکو اسوقت روکا اور جانے نہ دیا آخرکار وہ پھر کچھ راضی ہوے اور ہتھیار کو پھر فیل کر رکھا مین اور افسرون کے ساتھ عین انکے بیچ مین تھا اور مین نے اسوقت تک کوئی لفظ بیہودہ انکی زبان سے نہین سنا صرف ایک جوان سپاہی نے اتنا کہا تھا کہ تمھارا نمک کھایا ہی اب کھایا نہین جاتا۔

قبل از اڑنے میگزین کے ایک گاڑی شہر سے آئی تھی جسمین لاشین کپتان ہمفرے اور کپتان بروصاحب اور لفٹنٹ ایڈورڈ اور لفٹنٹ وابر فیلڈ صاحب کی تھین اور یہ سب صاحب متعلق ۵۴ رجمنٹ کے تھے لاشون پر سیم صاحبون کے کپڑے پڑے ہوے تھے۔

بعد ازین آواز بندوقون کی از جانب چپ پہاڑی گوش زد ہوئی اور عرصۂ قلیل کے بعد کپتان ٹیلر اور گارڈنر صاحب برج پر پہونچے

کمانڈنگ اور کرنیل نیوٹ صاحب دونون موجود ہین اُنھون نے بھی میری ہی خبر کا تصدیق کیا اور کہا کہ ۵ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی مع دو ضرب توپ شہر مین بھیجی گئی ہی اور دو دو کمپنی ۳ و ۴ رجمنٹ کی پہاڑی پر جو درمیان چھاونی اور شہر کے واقع ہی قیام پذیر ہونگی اور باقی سپاہی رجمنٹہاے مذکور کے کمین بھیجے بجا دینگے مگر اپنی چھاونی مین مستعد اور مسلح رہینگے ہنگام واپسی اپنے بنگلے کے راستے مین کپتان نکول صاحب سے جو میجر پیٹ کا کام کرتے تھے مجھے ملاقات ہوئی مگر اُنھون نے اتنا ہی بیان کیا کہ کچھ سواران مفسد نے جو قریب ایک سو پچاس نفری کے ہین پل کشتی کا قبضہ کرلیا ہی اور جو انگریز اُنکو میرٹھ سے آتے ہوے ملا اُسکو قتل کیا۔

تھوڑے عرصے کے بعد دونون الوداب مذکورۂ بالا میرے بنگلے کے برابر سے بطرف شہر گئین اُنکو دیکھکر مجھے اطمینان ہوا کہ ۵ رجمنٹ اور یہ دونون توپ واسطے رفع کرنے مفسدین کے کافی ہونگی اور جو بعد ازین وقوع مین آیا اُسکا کبھی گمان بھی نہ تھا لیکن مین نے بنظر احتیاط اپنا روڈ لور یعنی طپانچہ پنج نالہ کسا اور حکم دیا کہ گاڈی کے گھوڑے طیار رکھو۔

قریب بارہ بجے دوپہر کے میرے نوکرون نے مجھے خبر دی کہ چھاونی دریا گنج کے نزدیک قلعہ کے سب جل رہی ہی اور نیز یہ بھی کہا کہ میری رجمنٹ کے صاحب اجینٹ اور صاحب کمانڈنگ چھاونی کو گئے ہین مین بھی سوار ہوکر گیا اور دیکھا کہ سپاہ کو سامان جنگ تقسیم ہو رہا ہی مین اپنی کمپنی مین گیا اور سپاہیون سے گفتگو کرنے لگا وہ سب نیک چلن معلوم ہوتے تھے اور سب نے کہا کہ ہم کچھ اس فساد کے حال سے واقف نہین بلکہ بہت سے سپاہی ظاہر مین کربندی سے ناخوش معلوم ہوتے تھے اور کہتے تھے کہ ابھی ہم شہر کی تعیناتی ہفت روزہ سے آئے ہین اور ابھی روٹی پانی بھی نہین کیا درجواب اسکے مین نے اُنسے کہا کہ یہ فساد غالب کہ تھوڑے عرصے مین فرو ہوجاویگا کیونکہ ۵ رجمنٹ اور توپین واسطے سزا دہی مفسدین کے روانہ ہوچکی ہین مین نے یہ بھی اُنسے کہا کہ مجھے یقین ہی کہ تم سب اگر ضرورت پڑے تو لڑوگے اور حق نمک ادا کروگے درجواب اُنھون نے مجھسے کہا کہ ہمنے سرکار کمپنی کا نمک کھایا ہی اور ہم بالکل مستعد لڑنے پر ہین اُنمین سے ایک حوالدار نہایت شور و غل مچاکر اپنی صفائی ظاہر کرتا تھا مگر باحتیاط تمام اُسنے یہ کلمہ زبان سے نہ نکالا کہ ہم مفسدین سے لڑینگے یہی کہتا تھا کہ اگر کوئی غنیم راہ بالبوا دیگا تو اُس سے لڑینگے۔

بعد عرصہ قلیل کے دو کمپنی یعنی نمبر ۱ و ۹ زیر حکم کپتان ٹیلر صاحب اور کپتان گارڈنر صاحب کی پہاڑی کو روانہ ہوئین کہ وہان جاکر مقیم رہین اُنھون نے بروقت روانگی ایسا شور و غل مچایا کہ بیان سے باہر ہی معلوم ہوتا تھا کہ اُنکو کچھ خوشی ہی مگر اُنکے کردار کسی طرح پر مفسدانہ نظر نہین آتے تھے مین اپنے سپاہیون سے گفتگو مین مشغول رہا اور اُنکے کلام با طریقہ سے کوئی امر خلاف سرزد نہین ہوتا تھا اسی عرصہ مین خبر پہونچی کہ ۵ رجمنٹ نے بروقت پہونچنے اندر شہر کے انکار لڑنے سے کیا اور سواران رسالۂ سوم سے اپنے افسرون کو کٹوا دیا اور کچھ اُنکا مقابلہ نہ کیا اب مقدمہ بہت سنگین معلوم ہوا اور سپاہ کو حکم کوچ کا ہوا اور سب سپاہ پریٹ توپخانہ پر جمائی گئی اور صاحب برگیڈیر اور برگیڈیر میجر صاحب دونون موجود تھے سپاہ کو حکم ہوا کہ کارتوس جنگی بھرین اُنھون نے تعمیل حکم کی باجے والون کو بھی ہتھیار اور سامان جنگ دیا گیا یہان ہو ہی رہا تھا کہ کرنیل ریلی صاحب ۵ رجمنٹ کے ڈولی مین وہان آئے اُنکو بہت زخمہاے شدید لگے تھے اور کوارٹر گارڈ توپخانہ مین رکھے گئے مین نے بگوش خود سنا کہ وہ کسی افسر سے کہتے تھے کہ مجھے اپنے ہی سپاہیون نے سنگین مارین ڈاکٹر استوارٹ صاحب جو فوج قلعہ کے ڈاکٹر تھے وہ بھی شہر سے آئے اور اُنھون نے بھی بیان غم افزاے قتل افسران ۵ رجمنٹ کا کیا بعد از مشورہ سروست درمیان برگیڈیر گریوس صاحب اور برگیڈ میجر اور کپتان ڈی لٹشیر صاحب توپخانہ و دیگر افسرون کے یہ قرار پایا کہ جو

اِس عرصہ مین ولیعہد شاہی بھی وہان پہونچے اور مفسدین سے کہا کہ انکو ہمین دیدو ہم انکو اپنی حراست مین رکھکر انکی نگہبانی کرینگے مگر مفسدین نے کچھ خیال نہ کیا اور سب کو تہ تیغ کیا۔

مسٹر جورج سکتر صاحب اُنکی میم مع بال بچون کے قلعہ مین پناہ گیر تھے جاسوسون نے خبر دی اور مفسدین نے اُنکو قلعہ سے کوتوالی مین لیجاکر بصد خواری ہلاک کیا ڈاکٹر چمن لال ہندوستانی ڈاکٹر کو شفاخانہ مین اور انگریزی ڈاکٹر صاحب کو جیلخانہ مین قتل کیا تین روز تک لاشین مقتولین کی بیگور و کفن پڑی رہین اور بروز چہارم مفسدین نے اُنکو اُٹھواکر دریا مین ڈلوادیا۔

اب مفسدین نے بادشاہ سے درخواست کی کہ یا تو ہمکو دو مہینے کی تنخواہ دو اور یا ہمارا روزینہ مقرر کرو یعنی رسد وغیرہ ہر روز دلوادیا کرو بادشاہ نے سب مہاجنان شہر کو طلب کیا اور حکم دیا کہ اگر وہ درخواست سپاہ کی پوری نہ کرینگے تو سب اپنی جانون سے ہاتھ دھو بیٹھینگے مہاجنون نے عرض کی کہ ہم بیس روز تک اُنکو دال روٹی دے سکتے ہین اور اِس سے زیادہ ہم مین مقدور نہین یہ سُنکر مفسدین نے کہا کہ ہم لوگ تو مرنیکو کمر باندھکر بیٹھے ہین جو چند روز ہماری زندگی کے باقی ہین اُنمین ہم دال روٹی کیونکر کھاوین بادشاہ نے یہ کلام استماع کرکے حکم دیا کہ چار آنے روز تمکو ملاکرینگے۔

مفسدین نے اب دو توپین ہر ایک دروازۂ شہر پر چڑھاوین اور ایکہزار من باروت میگزین چھاؤنی سے لاکھی اور جتنا گولہ گولی وغیرہ میگزین شہر مین تھا اُسپر قبضہ کرلیا اِس شور و شر سے رسد شہر مین آنے سے بند ہوگئی اور ہر شی گران ہوگئی یعنی آٹا ۳ اثار اور گندم ۸ اثار اور روغن زرد ۱ ثار بکنے لگا اور علی ہذا القیاس سب چیزین گران قیمت ہوگئین اور جتنے دیہاتی گردنواح کے تھے سب اُٹھ کھڑے ہوے اور سب نے لوٹنا شروع کیا بادشاہ نے رفع فساد کے واسطے پانچ دیہات گوجران کو جلوادیا جو کوٹھی کرنیل سکتر صاحب مرحوم کی بمقام بلاس پور تھی وہ بھی لُٹ گئی۔

بعد ازلوٹنے دہلی کے ۲۰۰ سو سوار مقام گورگانوہ کو گئے اور مقام مذکور مین بازار آتش زنی گرم کرکے خزانہ کو لوٹا اور سات لاکھ چوراسی ہزار روپیہ وہان سے اپنے ساتھ دہلی کو لے آئے اب مفسدین کے پاس نقد روپیہ خزانۂ دہلی اور خزانۂ گورگانوہ کا اکیس لاکھ چوراسی ہزار روپیہ موجود ہی اور یہ روپیہ قلعہ مین زیر حراست سپاہ مفسد و سپاہ شاہی کے رکھا گیا ہی۔

اب مقام دہلی مین تین رجمنٹ ہین ایک تو میرٹھ کی اور دو دہلی کی اور دو سو سوار موجود ہین اور باقی سپاہ مفسدین بطرف علی گڈھ اور آگرہ روانہ ہوگئی ہی لیکن چند سیٹھ نے جو بڑا متمول اور ہنوز سیٹھ ہی اپنی کوٹھی کو دست برد مفسدین سے بباعث ہر روز دعوت کرنے سپاہ مفسدین کے بچا رکھا ہی اور صرف یہی ایک کوٹھی وال ہی جسکو مفسدین نے نہین لوٹا۔

ایک افسر ۳ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کا اِسطرح پر اپنی مصیبت کا حال جو اُسپر بباعث سرکشی دہلی کے پڑی تھی بیان کرتا ہی یہ صاحب اور افسران رجمنٹ مذکور سے جدا ہوکر بہ ہمنائی بخت سیاہ دو سواران مفسد سے دوچار ہوا اور اُنھون نے اُسکو مجروح خفیف بھی کیا اور یہ صاحب ۷ تاریخ تک یعنی چودہ روز دیرانون اور جنگلون مین پھرتے پھرتے میرٹھ پہونچے اور اِس عرصہ مین کئی مرتبہ غارت گرون کے ہاتھ سے بچے بیان یہ ہی کہ بتاریخ ۱۱ قریب ساڑھے دس بجے صبح کے ایک میرانوکر بھاگتا ہوا میرے کمرے مین آیا اور اُسنے کہا کہ بڑی کھل بلی مچ رہی ہی اور لوگ کہتے ہین کہ تمام سپاہ ہندوستانی میرٹھ کی دہلی کے لینے کو آتی ہی یہی اول خبر مفسدہ کی میرے پاس پہونچی تھی چونکہ میرا بنگلہ چھاؤنی مین تھا مین نے یہ خبر سنکر پیادہ بنگلہ السانین کیمبر صاحب اجیٹن ۳۸ رجمنٹ ہندوستانی پر جاکر دیکھا کہ صاحب افسر

اور سب سپاہی داخل قلعہ ہوگئے۔

شمس فریزر صاحب اور کپتان ڈگلس صاحب قلعہ دار نے ہر چند صوبہ دار سے کہا کہ یہ کیا دغابازی ہی اپنے سپاہیوں سے کہو کہ بندوقین بھرین کیونکہ اگر زیادہ نہین تو ایک کمپنی کا گارد دروازۂ قلعہ پر ہمیشہ رہتا ہی مگر صوبہ دار نے کچھ نہ مانا اور صاحب کمشنر کو دشنام دہی کرکے کہا کہ یہانسے چلا جا جب فریزر صاحب اور کپتان ڈگلس صاحب نے یہ حال دیکھا اور کلمات فحش سنے تو وہ دونون وہانسے بھاگ کر اندرون قلعہ چلے مگر راستہ مین سواران مفسد اُنکے دربی ہوے اور ایک نے ایک پستول طرف فریزر صاحب کے سر کیا جس سے اُنکو زخم پہونچا اور وہ ایک دیوار کے سہارے کھڑے ہوگئے اِس اثنا مین ایک اور مفسد آیا اور ایک ہی ضرب شمشیر سے اُنکا سر تن سے جدا کردیا۔ ایک اور صاحب اِس واردات جگرخون کن کو اِسطرح پر بیان کرتے ہین کہ ایک شخص بچشم خود دیکھ کر یون بیان کرتا تھا کہ جب فریزر صاحب کو کسی سوار مفسد نے زخمی غلولہ تفنگ کیا تو اُنھون نے دو مفسدون کو وہان مارا اور اپنی بگھی پر سوار بھاگے گو زخم سے خون جاری تھا اور تکلیف جراحت کی بہت تھی لیکن تاہم اُنھین طاقت بگھی چلانے کی باقی تھی کہ اِس عرصہ مین ایک مفسد آیا اور اُسنے صاحب کے سائیس کو تلوار دی اور کہا کہ تو صاحب کو مار ڈال سائیس نے تلوار لیکر ویسا ہی کیا اور صاحب کے سینے پر ایسا تلوار کا ہاتھ مارا کہ دل پاش پاش ہوگیا فقط بعد ازین مفسدین نے راستہ مین کپتان ڈگلس صاحب قلعہ دار کو بھی مجروح وہلاک کیا پھر وہ قلعہ کے دیوان عام شاہی مین پہونچے جہان اُنھون نے دو میم صاحبون کو مارا (وہ شاید جنگ صاحب اور گلفورڈ صاحب کی لڑکیان تھین) اور وہانسے دریا گنج جاکر سب مکانون کو آگ لگادی اِس عرصہ مین ایک اور جمبٹ مفسدون کی شہر مین داخل ہوئی اور آتے ہی بدمعاشان شہر کو کہا کہ تم شہر کو لوٹو اور ہمکو اسباب لوٹ مین ہاتھ لگانا حرام ہی سواران مفسد جو دریا گنج کو جلا رہے تھے اُنھون نے وہان پانچ انگریز اور تین میمون کو مارا اور باقی عیسائی جتنے وہان تھے وہ سب بھاگ کر کوٹھی راجہ کشن گڈھ مین پناہ گیر ہوے مفسد دریا گنج کو اِسطرح تباہ وخاک سیاہ کرکے کوٹھی بینک مین گئے اور وہان اسکو آگ لگاکر پانچ صاحبون کو قتل کیا اور وہان سے کوتوالی جاکر بدمعاشون کو کہا کہ شہر کو لوٹو یہ سُنکر کوتوال بھاگ گیا اور اُسنے کوئی تدبیر بچانے مظلومان شہر کی نہ کی بعد ازان مفسدان کرنیل سکنر صاحب مرحوم کی کوٹھی پر آئے مگر اُسکو نہ چھیڑا اور جتنے مکانات قرب وجوار گرجا گھر کے تھے اُن سب کو آگ لگادی اور جتنی میم اور صاحب لوگ اور اُنکے بچے ملے سب کو مار ڈالا من بعد پانچ نفر سوار پاشنہ کوب چھاونی کو گئے اور جب نزدیک چھاونی کے پہونچے تو جتنے سپاہی وہان تھے اُنھون نے اپنے افسرون کے بنگلون کو جلانا اور جو انگریز اُنکو ملا اُسکو مارنا شروع کیا باقی سواران مفسد شہر مین میگزین کو گئے جب وہ نزدیک میگزین کے پہونچے تو چار افسر انگریز اور قریب ہزار آدمی شہر والے میگزین کے ساتھ اڑ گئے دو جمبٹ چھاونی دہلی کو توالی مین شامل مفسدان ہوکر شہر کو لوٹنا شروع کیا اور دو جمبٹ نزدیک لعل ڈگی روبرو قلعہ کے مقام پذیر ہوئین ایک گارد بدین خیال راجہ کشن گڈھ کی کوٹھی پر گیا کہ اُسنے انگریزون کو پناہ دی ہی اور فی الحقیقت اُس کوٹھی مین تقریباً ۳۲ انگریز و میم اور اُنکے بچون سے زیادہ پناہ گیر تھے وہان پہونچکر مفسدون نے اُسکو آگ لگادی اور کوٹھی مذکور ایکدن اور ایک رات تک جلتی رہی مگر انگریز سب تہ خانہ مین محفوظ تھے روز دوم صبح کو مفسدو دو توپین میگزین سے لائے اور تمام روز اُنھون نے کوٹھی مذکور پر گولہ اندازی کی مگر کسی کو آسیب نہ پہونچا بعد ازین مفسدین نے ہر مقام شہر کو لوٹنا شروع کیا کوٹھی کرنیل سکنر صاحب مرحوم جسکو مفسدین میرٹھ نے ہاتھ بھی نہ لگایا تھا بدمعاشان دہلی نے خوب لوٹا۔

بتاریخ ۱۴ مفسدین دوبارہ اُن انگریزون پر حملہ آور ہوے جو کوٹھی راجہ کشن گڈھ مین پناہ گیر تھے اُس روز انگریزون نے بھی کوٹھی پر سے گولیان مارین اور تیس نفر مفسدین کو مقتول کیا مگر جب اُنکے پاس سامان حرب وغا کچھ باقی نہ رہا تو تیس انگریز باہر آئے اور چارتہ خانہ مین رہے

اعمال زشت کو پہونچا دین مگر کوئی حرف مطلب دلی گوش نواز سماعت منتظران نہوا جو راستہ مفسدین نے پکڑا تھا وہ بھی معلوم ہوا اور یہ بھی ظاہر تھا کہ ہر ایک صاحب ولایت زا جو دہلی مین مقیم ہی اُنمین سے ایک بھی دست تظلم بدمعاشان جنگی سے جان بر نہوگا مگر تاہم کوئی امر اُنکی حفاظت کا منصۂ شہود پر نہ آیا درصورت ایسی فروگذاشت کے کچھ مقام تعجب اور استغراب نہین جو فوج دہلی نے بفور وارد ہونے مفسدین میرٹھ کے شمولیت اُنکی اختیار کی کیونکہ اُنکو اور زیادہ تقویت اِس خیال سے ہوئی ہوگی کہ جزوی سپاہ ہندوستانی نے جو میرٹھ مین تھی کیسا کارنامہ کیا اور باوصف موجود ہونے ایسی فوج کثیر گورہ جو اِسقدر آراستہ اور پیراستہ تھی کہ جسکا ثانی ہندوستان کے کسی مقام پر یکجا نہ تھا اُسکا ایک موے تن بھی آزار کش نہوا اور یہ بھی کچھ مقام تعجب نہین جو بعد ازین اور بوادید حالات مرقومۂ بالا شہر دہلی ملجا و ماواے مفسدان و سرکشان ہوا۔

دہلی

بتاریخ یکم ماہ اپریل یعنی قریب ایک مہینا گیارہ روز پیشتر وقوع اِس بلوہ کے ایک اشتہار جامع مسجد مین آویزان کیا گیا تھا اُسکا مضمون یہ تھا کہ بتاریخ ۱۱ ماہ مئی دہلی لوٹی جاویگی اور بڑا کشت و خون ہوگا لیکن ظاہر ہی کہ اُسوقت حکام نے کچھ توجہ اِس جانب نہ کی اور جیسے اور امور اِس قسم کے اُسوقت مین ہنسی مین ٹالے جاتے تھے یہ بھی اخبار نویسان اضلاع شمالی و مغربی نے ہنسی مین ٹال دیا تھا اور اِسی سبب سے پھر کچھ خیال اِسکا کسی کے دل مین نہ آیا جبتک کہ بتاریخ ۱۱ مئی ایک گروہ مفسدین میرٹھ کا جسمین کچھ سوار اور پیادہ تیسرے رسالہ اور رجمنٹہاے ۲۰ و ۱۱ ہندوستانی کے تھے بجانب شہر دہلی رہ گرا ہو کر صبحی وقت ۷ بجے تاریخ مذکور کے پل کشتی سے عبور کر کے داخل شہر ہوے جو کچھ بیان واقعی یا جو مفصل حال بعد داخل ہونے مفسدین مذکورین کے شہر مین ہمکو دستیاب ہوا وہ بذریعہ عرضی ایک منشی ملازم میجر جی سکنر صاحب کے حاصل ہوا اور بجنسہ ذیل مین تحریر کیا جاتا ہی۔

مضمون عرضی بروقت وارد ہونے اوپر پل کے سپاہیان مفسدین نے صندوق محصول میر بحر کو لوٹا اور ایک رجمنٹ سپاہ مذکور عبور دریا بذریعہ پل کر کے داخل شہر ہوے اور پل پر ایک انگریز کو جو اُنسے دوچار ہوا تھا مار ڈالا بعد عبور رجمنٹ مذکور کے ملاحان نے پل توڑ دیا اور سوار گھوڑون پر پار ہو کر براستہ دہلی دروازہ داخل شہر ہوے اور سر سواری پاشنہ کوب انگوری باغ کو جو نیچے قلعہ کے ہی باین ارادہ گئے کہ بڑے صاحب کو وہان قتل کرین۔

کوتوال شہر نے جب یہ خبر سُنی فوراً سمسن فریزر صاحب کو اطلاع کی اور صاحب موصوف نے بزودی ہرچہ تمام تر حکم دیا کہ کواغذ دفتر شہر مین لیجاؤ اور خود بگھی مین سوار ہو کر دونالی بھر کر اور دو سواران اردلی ہمراہ لیکر بجانب مفسدین روانہ ہوے جب مفسدین نے صاحب ممدوح کو دیکھا تو اُنکے درپے جان ہوے اور صاحب موصوف نے ایک مفسد کو ایک گولی سے اور ایک اسپ سوار مفسد کو دوسری گولی سے مارا اور بگھی مین سے باہر کود پڑے اور براہ سمن برج قلعہ کے اندر جا کر دروازہ قلعہ بند کیا اور وہان سے لاہوری دروازہ قلعہ پر پہونچ کر صوبہ دار گارد کو جو پہرہ پر تھے حکم بند کرنے دروازہ مذکور کا کیا اور صوبہ دار نے فوراً تعمیل حکم کی اِس اثنا مین ایک سوار مفسد نے دروازہ پر آکر صوبہ دار سے کہا کہ دروازہ کھولو صوبہ دار نے پوچھا کہ تو کون ہی اُسنے جواب دیا کہ مین سوار رسالۂ میرٹھ کا ہون پھر صوبہ دار نے کچھ تامل کر کے دریافت کیا کہ اور سپاہی کہان ہین تب اُسنے کہا کہ اور سپاہی انگوری باغ مین ہین صوبہ دار نے تب اُسکو کہا کہ جاؤ اُنکو بھی لے آؤ تب مین دروازہ کھولونگا سوار یہ سُنکر واپس گیا اور تھوڑے عرصہ مین سب کو لے آیا جب وہ سب دروازہ پر آئے تو صوبہ دار مذکور نے دروازہ کھولا

مندرسن صاحب اور لفٹنٹ شولاہیم صاحب اور لفٹنٹ نیپل صاحب اور لفٹنٹ ٹائلر صاحب اور ڈاکٹر ایڈلی صاحب بالاتفاق بے سلاح اور پیادہ چلے جدھر جاتے تھے گروہ کثیر مفسدین کا نظر پڑتا تھا ہر ایک گلی کوچہ جادہ و راستہ مکان و احاطہ ایک ہیئت مجموعی سرکشی کی نظر آتی تھی جس سے صورت ممات اور تباہی فرنگیان رونما تھی غرض کہ صاحبان موصوفین لڑتے ہوئے اور مفسدین مسلحہ کو بہ ضربات مشت پسپا کرتے ہوئے کرنیل اسمٹ صاحب کی کوٹھی تک پہونچے اور وہاں جاکر مکانات خدمتگاران مین جو خالی پڑے تھے جاگزین ہوئے یہانسے لفٹنٹ مندرسن صاحب اور لفٹنٹ نیپل صاحب اور کپتان ٹیل صاحب علحدہ ہوکر دوسرے مکان مین گئے اور شناخت ہوکر منزل معہود کو پہونچے اسطرح پر کہ جن مکانات مین یہ سب صاحب تھے اُنمین بھی دست آتشین فساد دراز ہوا اور یہ سب شعلہ کو باکوب کرتے ہوئے نکلے اس اثنا مین کپتان ٹیلر صاحب تو اُسی وقت گروہ مفسدین کے ہاتھ سے جان بحق ہوئے اور لفٹنٹ ٹیل صاحب اور لفٹنٹ مندرسن صاحب کے اوپر کوئی سو گولی پڑی مگر کوئی کارگر نہوئی کیونکہ اُنکو اس سے زبون تر موت سے مرنا تھا جب یہ دونون صاحب اُن گولیون سے بچ کر کسی طرف کو بھاگے تو اور مفسد روبرو ہوئے اور اُنھون نے بہ زخمہائے شمشیر دونون صاحبون کو پارہ پارہ کرکے اسطرح کاٹا کہ کوئی عضو یا استخوان ثابت نہ رہا باقی ماندہ تین صاحبون نے عہد کیا کہ لڑکر مرنا اچھا ہے اور لکڑیان ہاتھ مین لیکر ایک معبد گاہ مین جو کرنیل صاحب کے احاطہ مین تعمیر تھا پناہ گیر ہوئے قدرت خدا اور برکت معبد گاہ سے اُنکی نجات ہوئی یعنی تمام احاطہ مین وہی ایک مکان آسیب آتش و فتنہ سے بچا اور پانچ گھنٹہ تک یہ تینون صاحب وہان رہے بعد ازین اُنکو خبر پہونچی کہ فوج گورہ آگئی یہ سُنکر وہ وہانسے نکلے اور شامل فوج ہوکر اس قتل عام اور مرگ ناگہانی سے محفوظ رہے۔

یہ تمام قتل اور خونریزی اور تلف جانہائے بنی نوع جو اکثر مقامات مین وقوع مین آئی ہرگز واقع نہوتی اگر مفسد مقام دہلی تک پہونچتے اور راستہ ہی مین اُنکا علاج قرار واقعی کرنا باعث موجود ہوئے افواج گورہ بمقام میرٹھ کچھ مشکل نہ تھا یہ اظہر من الشمس ہے کہ الفیل شصتم وقت شام باستماع خبر فساد جمع ہوکر منتظر حکم تعاقب مفسدان تھے مگر نصف گھنٹہ تک اُنکو حکم نہ ملا اور جب حکم ملا تو یہ ملا کہ آہستہ آہستہ بطور کوچ سو گواران قدم زن ہون اور تیز گامی کہ جسکو زبان انگریزی مین ڈبل کوچ کہتے ہین ہرگز نہ کرین بروقت وارد ہونے موقع فساد پر اور دیکھنے غدر اور خونریزی مفسدان کے نائرہ غضب شجاعان ولایتی کا جوش مین آیا اور وہ مستعد اس امر کے ہوئے کہ بزودی ہر چہ تمام تر تعاقب مفسدان کرکے خاک وجود سرکشان جسمین آتش فتنہ بیجا شعلہ ور ہو رہا تھا تند باد توپ و تفنگ رعد آہنگ اور آب شمشیر دلاوری و مردانگی سے فرو کرکے برباد دیویں مگر بخلاف مناسب وقت اُنکے دل پر جوش سرد ہو گئے کیونکہ اُنکو کوئی حکم مناسب نہ ملا بلکہ زیادہ تر رنج اُنکو اس امر سے ہوا کہ کوئی کار شجاعت و دلاوری اُنسے نہ لیا گیا اور تن بہ تقدیر وہ لوگ ناظر حرکات مفسدان رہے ہندوستانی ہر چہار طرف دوان دوان تھے اور شور و غل مچا رہے تھے اور بازار غارت گری اور آتش زنی اور قتل و خونریزی کا گرم کر رہے تھے اور ان شجاعان میدان صف آرائی کو حکم سرکرنے التواپ کا یا گرفتار کرنے مفسدین کا نہ دیا گیا زیادہ برین ایک امر یہ ہوا کہ بعد ازین دلاور ان ولایتی کو حکم ہوا کہ واپس راستہ پختہ پر جاکر مقیم ہون اور اسطرح زیادہ از نصف چھاونی دست تظلم و غارت گری سرکشان مین چھوڑ دی جمعہائے ہندوستانی نے بعد از صدور کرنے ہر ایک امر تعدی و ستم کے کوئی دقیقہ دقائق ایذا رسانی سے فروگذاشت نہ کیا اور من بعد بفتح و فیروزی روانہ مقام دہلی ہوئے تعجب تو یہ ہے کہ تعاقب ایسے بدکردارون کا تا بحدود چھاونی بھی نہوا گو مقام میرٹھ مین دو جمعہائے دلایتی من کل الوجوہ آراستہ و پیراستہ موجود تھین جو یہ حادثات دیکھ کر پیچ و تاب کھا رہے تھے کہ کسی طرح حکم ہو تو اُن بدکردارون کو بیاد آتش

اور کچھ شور و غل نہین اور سپاہی تمام خاموش ہین تو اُنکو یہ خیال بھی نہ آیا کہ اپنے اپنے مقامات پر جاکر اسلحہ وغیرہ زیب تن کرین سپاہی افسران مذکورین سے یہ کہا کرتے تھے کہ ہمنے سنا ہو کہ سپاہ گورہ واسطے قبضہ کرنے میگزین رجمنٹ بستم کے آتی ہی افسران محمدوحین چھاونی مین پھرتے تھے اور سب کی تسلی اور اطمینان کے واسطے یہ کہتے تھے کہ جبتک تمسے کوئی امر ناشائستہ ظہور مین نہین آتا تمھارا میگزین تمھارے پاس رہیگا جب وہ قریب میگزین کے پہونچے تو کیا دیکھتے ہین کہ باشندگان شہر اور ساکنان صدر بازار بکثرت صدر بازار سے میگزین تک جمع ہین اور میگزین کے گرد تو ایک جم غفیر ہجوم آور ہی کپتان ٹیلر صاحب نے کمپنی گرانڈیل کو حکم دیا کہ لاٹھیان لیکر اُس گروہ کو منتشر کرین مگر کسی سپاہی نے اپنی جگہ سے حرکت نہ کی اور طنبورچی اور باجے والون نے جو قوم کے عیسائی تھے تعمیل حکم کی بعد از قریب پاؤ گھنٹہ کے جس عرصہ مین افسر لوگ سپاہ کو فہمایش کر رہے تھے اور اُنکی طمانیت مین کوشش کر رہے تھے کیا دیکھتے ہین کہ اکثر سپاہی اپنی اپنی بندوق پر از غلولہ لیکر بھاگے جاتے ہین افسر بھی اُنکے تعاقب مین گئے اور فہمایش کی کہ اپنی چھاونی مین آجاوین اس عرصہ مین ایک سوار رسالہ سوم کا پاشندہ کوب چھاونی مین گیا اور اسطرح پر زبان آور ہوا دیکھو انگریز لوگ آتے ہین اگر تمکو پاس سپاہ گری کا ہی تو آؤ اور جو کچھ کرنا ہی ایک مرتبہ کر لو بازاری آدمی بھی اُسکے ساتھ متفق اللفظ ہوے اب اکثر سپاہ کمپنی کمپنی کی باہر آئی اور افسران مذکورین نے ہر چند بہت فہمایش کی اور کچھ آدمیون کو باز بھی رکھا مگر اکثر سپاہی بطرف میگزین روانہ ہوے وہان پہونچ کر سب نے ہتھیار لے لیے اور ارجمنٹ کے کرنیل فیس صاحب کو جو قریب میگزین کے آئے تھے بغلولہ تفنگ مقتول کیا اور کپتان میگڈونلڈ صاحب متعلق بستم رجمنٹ اور ترنگیر صاحب مہتمم مدراس کو بھی بعد از ان ہلاک کیا باقی ماندہ افسرون نے جگہ چوک صدر بازار مین قائم رکھی اور فوج میسرہ کو روکا گولیان چارون طرف سے مثال قطرات باران اُنپر برستی تھین اس عرصہ مین کسی شخص نے اُنکو خبر دی کہ افسران مذکورہ بالا ہلاک کو پہونچ گئے اور اکثر سپاہیون نے اُنسے کہا کہ تم اب یہان سے بچ جاؤ افسران موصوفین بافسوس تمام مقام مذکور سے روانہ ہوے اور جب وہ چھاونی سے باہر آئے تو سپاہ اُنکے تعاقب مین بھاگی یہ حال ملاحظہ کر کے افسران مذکورین بھی تیز قدم ہوے مگر بعد ازان حرکات غصہ آمیز سپاہ کو بزم قدمی ملائم کیا اس حالت پر بھی افسران رجمنٹ بستم نے کوئی امر خلاف مردانگی یا سوء شجاعت نہین کیا یعنی لفٹنٹ ہمفری صاحب نے بعد از قتل ہونے تین افسرون کے ارادہ میگزین جانے کا کیا اور اثنائے راہ مین گیارہ گولی کھاکر اُنکا گھوڑا گرا کوئی اُن افسرون مین سے گو کہ بے ہتھیار تھے ایسا نہ تھا کہ جسنے تامل بیچ جادہ راستی پر لانے سپاہ مفسد کے نہ کیا ہو اور بصورت انحراف مفسدین مسلح جنکے پاس بنادیق پُر اور کسی ہوئی تھین بضربات مشت زمین پر نہ گرا دیا ہو مگر چونکہ ہر ایک امر کا ایک وقت ہی اور کسی وقت جنگ کرنا اور کسی وقت گریز کرنا مصلحت وقت ہوتا ہی اب وقت گریز کا آگیا تھا اور جان بسلامت لیجانا ہر ایک افسر رجمنٹ بستم کا بغیر تائید غیبی اور کم از اعجاز نہ تھا کیونکہ جب لفٹنٹ ہمفری صاحب کا گھوڑا جیسا پیشتر مذکور ہوا ہی مارا گیا تو یہ صاحب زمین پر گرے اور اکثر سپاہ نے جو اُنسے چند قدم کے فاصلے پر تھی گولیان اُنپر ماریں مگر صاحب کو کوئی نہ لگی اور صاحب ممدوح وہان سے اُٹھکر بھاگے اور ایک مکان مین جو اسپتال کے حاطہ مین خدمتگارون کے واسطے بنا تھا جاکر مخفی ہو رہے کپتان ارل صاحب بھی پر سوار مجمع مفسدین اور بارش غلولہ مین سے بھاگ نکلے اور گھوڑے یا بھی یا سوار کو کچھ آسیب نہ پہونچا کپتان لواسن صاحب کی گردن مین ایک گولی لگی جسکے بعد وہ بھی بھاگے اور سپاہی اور بدمعاشان بازار اُنکے تعاقب مین ہوے مگر صاحب موصوف کوٹھی بہ کوٹھی بھاگتے ہوے ایک بھی کے نزدیک پہونچے جو بہ تیزی تمام بھاگی جاتی تھی اور اُسپر سوار ہوکر جان بسلامت لیگئے کپتان ٹیلر صاحب اور لفٹنٹ

مگر کم نصیبی دیکھنی چاہیے کہ تروپ مذکور کا راستہ گم ہو گیا اور وہ اُسوقت گردش کھاکر مقام جیلخانہ مین پہونچے کہ جب تمامی محبوسین فرار ہو چکے تھے۔

اور جب فوج گورہ چھاونی ہندوستانی مین وارد ہوے تو سوائے شعلہ کے اور کچھ وہان نہ تھا اور نشان کسی مکان کا اس جانب شہر کے باقی نہ رہا تھا ہندوستانی آدمیون نے اُسوقت تک فساد رکھا جبتک سپاہ رائفل نے گولہ رانی شروع نہین کی اور جب گولہ سپاہ گورہ سے سر ہوے وہ تمام روگردان ہوکر روبہ فرار لیگئے اور سپاہ گورہ نے چند میل تک تعاقب کرکے حدود شہر سے فتنہ انگیزون کو باہر کر دیا۔

شب یازدہم مین کوئی امر فتنہ انگیز تر وقوع مین نہ آیا سوائے اِسکے کہ طویلۂ اسپانِ توپخانہ جو خالی تھا اُسمین شعلہ جاگیر رہا جسکے بسبب بجاے خرابی کے ایک فائدہ حاصل ہوا یعنی اُسکی روشنی سے واضح ہوا کہ چند گوجر شریک فساد تھے۔

ایک مصیبت زدہ اپنا حال اِسطرح پر بیان کرتا ہی جس سے واضح ہی کہ وہ اور اُسکے عیال و اطفال کسطرح امداد الٰہی سے جان بسلامت لیگئے۔

قتل نادیدنی جو نتیجہ اِس فساد کا بمقام ہذا مین ہوا تھا اُسیقدر قبیح تھا جسقدر اتفاقیہ و خلاف توقع تھا میرا بنگلہ از بسکہ چھاونی سپاہ ہندوستانی مین واقع تھا اول لقمۂ طعمۂ شعلہ ہوا مین اور میرے عیال و اطفال گودام شراب مین جو زنانہ خانہ مین تھا بھاگ کر پناہ گیر ہوے اُس امن مین ہمارے قدم رکھنے کی دیر تھی کہ مفسد داخل بنگلہ ہوے اور جو اسباب وغیرہ اُسمین تھا اُسکو آگ لگا دی خدا کا بڑا رحیم و کریم ہی اُسنے مفسدین کو ایسی ہدایت کی کہ وہ نزدیک اُس مکان کے نہ آئے جسمین ہم تھے اور جو صرف پانچ قدم کے فاصلے پر بنگلے واقع تھا اور اُسکی کریمی پر نظر کرنی چاہیے کہ شعلہ بھی اُس مکان تک نہ پہونچا بعد چلے جانے مفسدین کے میرے نوکر ہمارے پاس آئے اور میرے بدن پر لباس خدمتگاران راست کرکے میری میم کو بطور آیا محلی کیا اور ہمارے چہرے پر رنگ سیاہ کرکے ہمکو باغ مین لیگئے اور اپنی چارپائیون کے نیچے ہمکو مخفی و متواری کیا تین مرتبہ مفسد میری تلاش مین آئے مگر خدمتگارون نے یہی کہا کہ صاحب تو بنگلہ مین جل گئے کہ اُس غرفہ مین میرے باغبان اور چوکیدار نے یہ مشورہ کیا کہ ایکی مرتبہ اگر مفسد آکر تلاش کرین تو صاحب کو مع میم صاحبہ حوالہ کر دینا چاہیے مگر شکر اُس حافظ حقیقی کا ادا کرنا چاہیے کہ فوج گورا اِس اثنا مین آپہونچی اور مین فوراً جاکر اُنکی حفاظت مین پناہ گیر ہوا تمام میرا اسباب اور کوائف وغیرہ جو تھے خراب و برباد ہو گئے اور ہر چیز جل کر خاک سیاہ ہو گئی میری گاڑیان وغیرہ نیم سوختہ و بیکار ہو گئین اور گھوڑے مفسد لیگئے کُل نقصان میرا قریب آٹھ ہزار روپے کے ہوا جس شخص نے میرے بنگلے کو آگ لگائی تھی وہ بروز شنبہ گرفتار ہوا اور شناخت ہوکر پھانسی دیا گیا۔

بیانات مذکورۂ بالا کے ساتھ ایک اور احوال ذیل مین درج کیا جاتا ہی جو ایک صاحب نے کہ افسران جمٹ بستم مین سے تھے دربارۂ اپنی جان بری اور حفاظت کے تحریر فرمایا ہی فی الحقیقت جان بسلامت لیجانا ایک تنہا آدمی کا ایسے موقع پر سے کہ درمیان مفسدین کے ہو اور اُنکو نمایش بھی باز آئے حرکات فساد سے کرتا ہو اور ایسے وقت مین کہ جسوقت نائرۂ مفسدہ شعلہ ور ہو کم از اعجاز نہین۔

بروز یکشنبہ تاریخ دہم ماہ مئی وقت ساڑھے پانچ بجے شام کے اکثر افسران جمٹ بستم بنگلہ کمان افسر مین بیٹھے تھے کہ لفٹنٹ مبیل صاحب خبر لائے کہ چھاونی مین کچھ فساد ہو گیا ہی تمام افسران موجودہ چھاونی کو روانہ ہوے اور وہان جاکر جو دیکھا کہ کچھ علامت فساد کی ظاہر نہین

اور بغیر شور و شغب کے درخواست واسطے رہائی اپنے ۸۵ نفر سواران کے کی اور اپنا مطلب حاصل کرکے واپس اپنی چھاونی مین چلے آئے
لہ خانہ زین سے باہر نہ آئے اور نہ اسلحہ اپنے جسم سے جدا کیے اسی اثنا مین رجمنٹ ۱۱ و ۲۰ مع اسلحہ شامل اُنکی ہوگئی تمام افسران متعلقہ ہر سہ رجمنٹ
پریڈ پر جمع ہوے اور سپاہ کو فہمایش کرنے لگے مگر کچھ فائدہ مترتب نہوا اور سب سپاہ نے ایک دفعہ بند و قین سرکین اور اکثر افسرون کو ہلاک کیا
اس عرصہ مین خبر سرکشی کی میم ہاے مقیم میرٹھ کو پہونچی اور سب چھاونی گورہ کی طرف روانہ ہوئین اُنمین سے میم صاحبان یعنی میکڈونلڈ صاحب
و جیمر صاحب کی میم مع عیال و اطفال کے بحالت خوار و زبون قتل کی گئین اور اُنکی لاشین بجاے زمین کے سپرد شعلہ نیران کی گئین بمجرد
سماد انگریزی افواج کے باشندگان صدر بازار و ساکنان دیہات قرب و جوار نے کر غارت گری پر چست باندھکر اور ہاتھ ظلم کا دراز کر
دل تو قیدیان جہلخانہ کو جو قریب ۸۰۰ نفری کے تھے اور جنمین اکثر دایم الحبس تھے رہا کیا بعد ازان شہر میرٹھ کو لوٹنا شروع کیا مفسدین افواج نے
بعد از قتل کرنے صاحب لوگون کے مع میم صاحبون کے اور اُنکے اطفال کے جو سامنے آگئے بہت خرابی کی اور اپنی چھاونی کو جلاکر اور دیگر عمارات
قرب و جوار و آنروے نالہ جو درمیان چھاونی کے جاری ہی سوخت و تاراج کرکے بطور کوچ سپاہ تین گروہ آگے پیچھے اور وسط مین
رست کرکے بجانب دہلی روانہ ہوے تعجب تو یہ ہی کہ چھاونی میرٹھ مین سپاہ گورہ بکثرت تھی اور ہر طرح کا ساز سامان حرب و ضرب کا
ادہ و آراستہ تھا تسپر بھی تعاقب ان بدمعاشون کا نہوا اور یہ مفسد جنکا قلع و قمع راستہ ہی مین ممکن اور مناسب تھا بے مزاحمت
ربے دغدغہ داخل شہر دہلی ہوے۔

تیسرا بیان اس مفسدہ کا اسطرح پر ہی

بتاریخ دہم ماہ مئی روز یکشنبہ وقت شام جب قدرے سپاہی گورہ واسطے اداے نماز کے گئے تھے رجمنٹ بستم پیادگان ہندوستانی نے
ماد شروع کیا اور رجمنٹ ۱۱ کو واسطے شامل ہونے کے بلایا فوراً سپاہ ۱۱ رجمنٹ کرنیل فنس صاحب کے پاس جاکر خواہان اسلحہ ہوے
ل صاحب نے اسلحہ عنایت نہ فرمائے اور ہمراہ اُنکے پریڈ پر تشریف لیجاکر فہمایش سپاہ رجمنٹ بستم کی شروع کی مگر سپاہ مذکور نے
تامل کرنیل صاحب کو گولی سے مارکر زمین پر گرادیا افسران دیگر جو اُس ہنگامہ مین مقام پریڈ پر آئے سپاہ کے ہاتھ سے جان بر
دے رسالہ سوم نے جب یہ شور و غل سنا تو وہ بھی اپنی چھاونی سے باہر آئے اور شریک مفسدان ہوے اب ہنگامہ آتش زنی اور قتل کا
پا ہوا اور کوئی انگریز بلا تمیز فرقہ و عمر یعنی بغیر لحاظ ذکور و اناث و طفل و جوان و پیر کے جو اُنکے سامنے آگیا گویا موت کے سامنے آگیا تھا ایک
ہ مفسدان بطرف جہلخانہ گئے اور جو سپاہی رسالہ سوم ایک روز پیشتر بباعث نہ لینے کارتوس کے قید ہوے تھے اُنکو رہا کرکے
نے ساتھ لے آئے بعد ازان بدمعاشان صدر بازار شامل مفسدان ہوے اور جو کچھ بروے کار آیا نادیدنی اور ناشنیدنی ہی کوئی بنگلہ
وہ چھاونی ہندوستانی ویرانی اور سوختگی سے نہ بچا اور اکثر افسران ۱۱ رجمنٹ طعمۂ اجل ہوے مگر افسران ۱۱ رجمنٹ کو اُنکے سپاہیون نے
ظت مین رکھا اور اکثر اُنمین کے اس ہنگامہ مین جان بر ہوے۔

ایک تروپ توپخانہ اسپی اور ایک باٹری کا مع تمام رائفل شصتم و سپاہ ڈراگون فوراً موقع فساد پر موجود ہوے اور چند گولہاے
پ اُس جانب کو اہی کیے جدھر سے آواز تفنگ آتی تھی مگر بباعث تاریکی شب اصل مقام مفسدین کا معلوم نہوتا تھا کہ گولہ
شست پر جاکر کارگر ہوتا۔

ایک تروپ ڈراگون کا نروی ہر چہ تمامتر جانب جہلخانہ روانہ ہوا کیونکہ مخبا حکام مین فوراً یہ خیال گذرا کہ سپاہ اول قیدیون کو رہا کریگی

رسالۂ سوم باستثنائے ہفتاد و یا ہشتاد سواران کے اور تمام رجمنٹ ششم پیادگان ہندوستانی شب یکشنبہ کو روانہ مقام دہلی ہوے مگر رجمنٹ ۱۱ پیادگان ہندوستانی جو ہر گز شریک مفسدان نہین ہوے تھے اور جنھون نے اپنے افسرون کو نہین مارا تھا اور نہ اُنکے مکانات جلائے تھے بلکہ اکثر عورات اور بچگان صاحبان کی حفاظت کی تھی قریب میرٹھ کے مقیم رہے اور ایک سو بتیس نفر سپاہ تو واپس آگئی ہین اور یقین ہی کہ اور بہت سپاہی واپس آوینگے کیونکہ ایک اشتہار معافی جرائم کا جاری ہوکر اُنکے پاس بھیجا گیا ہی۔

بشب دوشنبہ اکثرے از میم صاحبان و اطفال تعلیم گاہ تو پخانہ مین جسکے گرد دیوار حصار تھی اور پہرہ وغیرہ بمضبوطی تمام قائم کیے گئے تھے شب باش رہین اور شب مذکور مین کوئی امر فساد انگیز سرزد نہوا مگر بارہا بندوقین درمیان پہرہ والا و بدمعاشان دیہات و بازار چلتی رہین اور تجویز میجر جنرل صاحب بہادر آئین جنگی ضلع میرٹھ مین جاری ہوا۔

اکثر صاحب لوگون کے پاس کوئی چیز سوائے رخت بدن باقی نہ رہا خصوصًا پادری الفریڈ صاحب اور مبلبند صاحب کی میم کے پاس تو اسباب ایک حبہ کا بھی باقی نہ رہا پادری صاحب گرجا گھر مین نماز ادا کرتے تھے جب مفسدہ شروع ہوا اور صاحب عبادت گاہ سے دوان دوان چھاونی گورہ مین پہونچ کر جان بسلامت لیگئے اور بدمعاش اُنکے مکان مین جو اندرون شہر واقع تھا گئے اور تلاش ہر ایک گوشہ و کنارۂ مکان مین کی مگر صاحب خوش طالعی سے اُنکو دستیاب نہوے الامکان مذکور دست ستم بدکاران سے جلکر خاک سیاہ ہوگیا۔

گریٹ ہڈ صاحب کی میم کے بچنے مین اعجاز ہوا تھا جب مکان اُنکا جلتا تھا تو وہ بام خانہ پر تھین مفسدون کو جب وہ باہر کوٹھی کے نہ ملین اور نوکران صاحب سے دریافت ہوا کہ صاحب اور میم صاحبہ دونون گھر مین نہین ہین اور اُنکی تلاش بیان بیفائدہ ہی تو مفسد آگ لگاکر چلے گئے بعد جانے مفسدون کے میم صاحبہ اسطرح بام سے اُتر کر مکان سوختہ مین سے نکل بھاگین کہ ایک بال کو بھی آسیب نہ پہونچا اور گریٹ ہڈ صاحب کے اتفاق مین تمام شب ایک درخت کے نیچے بسر کی۔

افسران و سربراہکاران طویلہ ہاپور جسکو زبان انگریزی مین سنڈ کہتے ہین مع اپنی عیال و اطفال کے بتاریخ ۱۴ ماہ مئی فرار ہوکر صبحی روز دوم بلامزاحمت وارد میرٹھ ہوے نام افسران مذکورین ذیل مین درج ہوتا ہی کپتان دی اویلی صاحب مع میم صاحبہ و دیگر متعلقان کپتان ہرٹ صاحب مع میم صاحبہ و دیگر متعلقان پیری صاحب ڈاکٹر اسپان سکالی صاحب نائب ڈاکٹر اور باقی ماندہ باشندگان قوم عیسائی مع قبائلان۔

چھ کمپنی سفر مینا کی بتاریخ ۱۴ مقام میرٹھ مین روڑکی سے آئین اور جب اُنکو حکم ہوا کہ سب اپنے ہتھیار حسب الحکم جرنیل صاحب کے سپرد کردو تو سپاہ مذکور نے انکار کیا اور اپنے کمان افسر کپتان فریزر صاحب کو بغلولہ بندوق ہلاک کیا اور بھاگ کر میدان مین قیام پذیر ہوے مگر توپخانہ اسپی اور گارڈ ڈرگون نے اُنکا تعاقب کیا اور پچاس نفر سپاہ مفسدین قتل ہوے اور اکثر گرفتار آئے بعد ازان سپاہ گرفتار شدہ نے ارادہ فرار کیا اور اس ارادہ مین ۵۹ نفر سپاہی اور مقتول ہوے دو کمپنی نے ہتھیار سپرد سرکار کردیے اور میرٹھ مین مقیم رہین۔

ایک ہندوستانی کا بیان جو بخوبی اس معاملہ سے واقف تھا اسطرح پر ہی کہ بتاریخ نہم ماہ مئی قریب شام بوقت نواخت شش گھنٹہ کے جب صاحب لوگ گرجا گھر جاتے تھے سواران رسالۂ سوم اپنے گھوڑون پر زین کرکے سوار ہوکر بطرف جیلخانہ روانہ ہوے

سیاہ گورہ میدان سرکشی مین جان بحق ہوے تھے اُنکی تفصیل ذیل مین لکھدی جاتی ہی —

ٹریگر صاحب مہتمم مدارس کپتان میکدونلد صاحب بستم پیادگان ہندوستانی مع میم صاحبہ کپتان ٹیلر صاحب اور ٹیل صاحب اور ہندرس صاحب متعلق رجمنٹ مذکور اور کرنیل فنس صاحب کمانیر ۱۱ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی اور چیمبر صاحب کی میم جنکا قاتل بتاریخ ۱۴ ماہ مذکور گرفتار ہوکر سزایاب خفاے گلو ہوا اور جسم مجرم کا بآتش غضب سوختہ و خاکستر کیا گیا اور رسالہ سوم مین صاحبان مفصلہ ذیل مقتول ہوے تھے فلپ صاحب ڈاکٹر اسپان واسن صاحب مع میم صاحبہ منک نیب صاحب جو چند عرصہ سے شامل رسالہ ہوے تھے اور لنبکڈل صاحب اور رائیڈنگ ماسٹر کی ایک دختر خرد سال اور سواے اکثر گورہ توپخانہ و شصتم رائفل و عورات و اطفال گورہ و دیگر عیسائیان کی نسبت ساکنین مقام میرٹھ کے جو جو حرکات خارج از انسانیت و مردمی بیچ قتل انگریزون کے وقوع مین آئے ہین قابل بیان نہین چنانچہ ایک اُنمین سے جسکے بیان مین قلم ایک نی خشک ہی اشک سیاہ روتا ہی یہ ہی کہ سارجن لو صاحب جو چھاونی سے بفاصلہ رہتے تھے اور ایک میم اور پانچ اطفال اُنکے تھے شب یکشنبہ کو مجروح و مقتول ہوے یہ تو معلوم نہین کہ وہ کسطرح زخمی ہوے اور مارے گئے اور کیا اُنکے اوپر گذرا مگر جب صبح روز دوم یعنی دوشنبہ کی صبح کو مردمان تعلیم گاہ جسکے وہ ملازم تھے اُنکی تلاش مین نکلے تو بنگلہ سے بفاصلہ قریب چالیس قدم کے صاحب کی لاش نظر پڑی جسم کا یہ حال تھا کہ خدا دشمن کو بھی دیکھنا نصیب نہ کرے اور قریب چار گز کے فاصلہ پر اُسکے ایک لڑکے کی لاش پڑی تھی مردمان مذکور جب بنگلے مین گئے تو وہان دو لڑکے صاحب مرحوم کے خستہ و مجروح مثل گوشت قیمہ زدہ پڑے تھے مگر حیات باقی تھی کہ وہ دم زندگی کا بھرتے تھے دونون لڑکون کو اُسی وقت ڈولی مین ڈال کر اسپتال کو روانہ کیا چنانچہ ایک اُنمین سے جان بحق ہوا اور دوسرا ہنوز زندہ ہی اور ظن قوی ہی کہ وہ جان بر ہوگا اب اسکو اعجاز مسیحائی اور فضل الٰہی کہتے ہین کہ میم صاحبہ اور دو اطفال باقی ماندہ جو اسقدر مجروح و خستہ ہوگئے تھے کہ کوئی جگہ اُنکے جسم پر خالی از جراحت نہ تھی بعد از نصف شب کسی طرح افتان و خیزان یا غلطان و پیچان اسپتال تک پہونچ کر مثال اجسام بیجان زمین پر گرے اُسی وقت معالجہ اُنکا شروع ہوا اور باوجود اسقدر صعوبت اور تکالیف رنج و الم و محن و غم کے اب اُنکو بہت افاقہ ہی اور چند روز مین صحت کلی نصیب ان بیکسون کے ہوگی —

شروع سرکشی مین مفسدون نے اول ۸۵ نفر قیدیان سپاہی رہا کیے اور باقی ماندہ قیدیان جو چودہ سو آدمی تھے وہ بھی بھاگ نکلے اور جیلخانہ کو آتش دیدی قیدیان پابزنجیر کپتان گیلووی صاحب کے حاطے مین گئے اور جو آہنگر اُنکا ملازم تھا اُس سے سلسلہ قید کا شکست کروایا یعنی زنجیرہاے آہنی جو اُنکے افعال قبیحہ سے شرمگین ہوکر اُنکے پابوس ہوئی تھین اور ہر وقت یہ صدا کرتی تھین کہ آیندہ ایسی حرکات سے باز رہو اپنے پانون سے جدا کین اور بخلاف حکام وقت آمادہ فساد ہوے —

لفٹنٹ جی جی ایکفورڈ صاحب نے جو متعلق رجمنٹ ششم پیادگان ہندوستانی اور جو مقام میرٹھ مین علاقہ انجینیر یعنی بارک ماسٹری کا رکھتے تھے عرصہ کثیر تک مفسدین سے لڑتے رہے اور خزانے کو بچایا مگر آخر کار مفسدین نے مکان صاحب ممدوح کو آتش دی اب ایکفورڈ صاحب باہر کوٹھی کے آئے اور اکثر مفسدین کو تہ تیغ بیدریغ کرکے خود زخمی ہوکر زمین پر گرے اور جب تک مکان مین آگ روشن رہی بے حس و حرکت افتادہ رہے اور صاحب کے عیال و اطفال باغچہ مکان مین پوشیدہ تھے بعد ازین بہ افضال الٰہی و اعانت غیبی اس معرکہ مہلکہ سے تمام خاندان نے نجات پائی اور اب زخمہاے صاحب ممدوح اندمال پذیر ہوگئے ہین اکثر ملازمان ہندوستانی نے اس ہنگامہ مین ایسا طریق اختیار کیا جس سے وہ لوگ مستوجب تحسین و آفرین کے ہوے —

رسالہ

اداے نماز شام جاتا تھا کہ راستہ مین دو سپاہی گورہ شصتم رجمنٹ شاہی کو کیا دیکھتا ہون کہ مجروح و خستہ و خون آلود بہ عدد چند رفیقون کے چلے آتے ہین
بعد ازان جب مین گرجا گھر مین پہونچا تو دیکھا کہ بگھیان اور گاڑیان بخوف و ہراس تمام بھاگی جاتی ہین اور ایک گروہ مردم میرے قریب آئے
اور مجھے جانب شہر اشارہ دیکھنے کا کیا مین نے جو دیکھا تو اودھر سواے شعلہ اور دھوین کے اور کچھ نظر نہ آتا تھا اور آواز بندوق سماعت مین
آتی تھی اور غل و شور خلائق کا گوش زد ہوتا تھا پادری راٹن صاحب جو میرے شریک نماز تھے مع اپنی میم صاحبہ کے اس اثنا مین آپہونچے
مگر چونکہ کوئی شخص وہان نماز گزاری کو موجود نہ تھا ہم بھی واپس اپنے مکانون کے جانب روانہ ہوے اب وقت قریب ۸ گھنٹہ شام کا تھا
اور ہمنے دانستہ راستہ اور مقامات مجمع عام کو بچا کر راہ جانب رائفل اور توپخانہ کے اختیار کی اثناے راہ مین ایک پہرہ کے سپاہیون نے
جو قریب آٹھ یا دس نفری کے توپخانہ پر تعینات تھے اور جسمین سے تین سپاہی بعد از ہمارے جانے کے مقام مذکور پر بمقابلہ ایک افسر
ولایتی جو اپنے سپاہیون کو ساتھ لیکر انکے مقام پر قبضہ کرنے کو آیا تھا مارے گئے تھے ہمکو سلام کیا مین بخیریت اپنے مکان پر پہونچا مگر
میرے ہمسایہ یعنی بنگل صاحب مع میم صاحبہ نے جو توپخانہ اسپی سے تعلق رکھتے ہین بیان کیا کہ سپاہی پہرہ برگیڈیر صاحب نے جو قریب تر
اس مکان سے ہی تھوڑا عرصہ ہوا کہ ایک گولی سر کی تھی اور وہ میرے اور میم صاحبہ کے بیچ مین سے گذر گئی ہم اسوقت دروازہ احاطہ پر
کھڑے تھے بعد از سماعت اس حال کے ہم بالاتفاق بجانب برآمدہ مغربی گئے اور آواز ایک گولی کی سنی جو نزدیک راستہ پر سر ہوئی تھی
اور اسکے بعد آواز ٹاپ اسپ کی و پہیہ بگھی کان مین آئی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ فلپ صاحب ڈاکٹر اسپان متعلقہ رسالہ سوم کی
یہ بگھی تھی اور وہ بخرابی تمام پانچ سوارون کے ہاتھ سے مارا گیا اور ڈاکٹر کرسٹی صاحب جو تھوڑے عرصہ بعد صاحب مذکورہ بالا کے اپنی
بگھی مین آتا تھا مجروح و خستہ ہوا مگر ابتک زندہ ہی اور امید زیست رکھتا ہی اس اثنا مین فوج ولایتی یعنی ششم کارڈ ڈراگون شاہی ایک
رسالہ اور ایک توپخانہ بنگال حاطہ اور یکم پلٹن شصتم رائفل شاہی چھاونی پیادگان ہندوستانی مین آپہونچی اور گراپ اور بندوقین
سر ہونی شروع ہوئین مگر سپاہ سے زیادہ تو خرابی اور ظلم باشندگان شہر اور ساکنان صدر بازار نے کی انھون نے کپتان میکدونلد
صاحب کی میم کا تھوڑی دور تعاقب کر کے بزخمہاے شمشیر وغیرہ قیمہ کر ڈالا مگر شکر خدا کہ اسکے بچہ ہاے خرد سال اسطرح پر بچ رہے
کہ وہ آیا کے پاس تھے اور آیا انکو اپنے ساتھ بچا کر لیگئی اور نیز ان لوگون نے اجیٹن جمیر صاحب کی میم کو جو باغ مین خفیہ بیٹھی تھی کیونکہ
اجیٹن صاحب خود چھاونی مین کار سرکار پر گئے تھے قتل کیا اور اس بیرحمی سے مارا کہ اول تو میم صاحبہ کے کپڑے انکے بدن پر
جلائے اور بعد ازان گولی سے مار کر شمشیر سے جسم میم صاحبہ کا پارہ پارہ کیا قریب دس بجے کے پانچ سواران رسالہ سوم نے ایک
بنگلے کو جو روبرو ہمارے بنگلے کے تھا آگ لگا دی اور بعد ازان برگیڈیر صاحب کی کوٹھی جلانے کا ارادہ کیا مگر خوش نصیبی ہم لوگون
کی سے اسنے آگ نہ لی بعد از نواخت گیارہ گھنٹہ کے مضبوط پہرہ گورہ لوگون کے ہمارے مکانات کے گرد قائم کیے گئے اور سوار
اور توپخانہ ولایتی گرداگرد گشت کرنے مین مشغول ہوے مگر ساکنان دیہات قرب و جوار نے بازار آتش زنی تا صبح گرم رکھ کر دست
تطاول بمال ضعفا دراز کیا اور اس ہنگامہ مین نقصان جان و مال بہت ہوا وہ حصہ میرٹھ کا جہان سرکشی واقع ہوئی تھی وہان
مکانات ویران و سوختہ کے سواے اور کچھ نظر نہین آتا ہی چند باشندگان کی محافظت جان مین مثل گرنٹ ہڈ صاحب کمشنر قسمت میرٹھ
اور انکی میم صاحبہ مین ایک اعجاز ہوا تھا کوئی باغات مین اور کوئی مکانات خدمتگاران مین پوشیدہ ہو کر بچے اور کوئی لباس خدمتگارانہ زیب تن
کر کے جان بسلامت لیگئے گو کہ سپاہ وغیرہ دشمنان جان انکے عقب مین سرگرم خونریزی تھی بہ شب یکشنبہ یعنی شب مفسدہ جو انگریز قبل از آنے

اور حوالدار میجر کو بھی خلعت حسب تفصیل بالا عنایت ہوا۔

اور رام ناتھ دوبے سپاہی ۱۰ رجمنٹ اور شیخ حسین سپاہی ۱۳ رجمنٹ کو کہ اب یہ شیخ حسین نائیک ہوگیا ہی فی نفر ایک قبضہ شمشیر مرصع و ایک عمامہ قیمتی اور چند تھان پارچہ سفید مرحمت ہوے اور سوائے از پارچہ سفید مذکورۂ بالا کے تین تین سو روپے نقد بھی فی نفر عنایت ہوے۔

شروع احوال فساد

باستثنائے این حال کہ جناب سر ہنری لارنس صاحب بہادر اسطرح مفسدین کو سزا اور وفاداروں کو انعام دیتے تھے وہ سرکشی جسکا مدت سے خوف تھا بمقام میرٹھ برپا ہوئی اور یہ مقام بباعث قیام توپخانہ و سپاہ گورہ بخیال عوام اسقدر مستحکم تھا کہ اسمین گمان سرکشی بھی خارج از وہم و گمان بلکہ دیوانہ پن تھا۔

میرٹھ

بتاریخ ۲۳ ماہ اپریل کرنیل اسمٹ صاحب کمانیر رسالہ سوم نے باین خیال کہ خوشنودی و رضاجوئی سپاہ اسمین متصور تھی حکم صادر فرمایا کہ جمعہ کے سوار پریٹ پر حاضر ہوکر طریق سرکہ نئی بندوقون کا بغیر کاٹنے کارتوس کے دیکھین اور حوالدار میجر اور اسکا اردلی جو بنگلہ صاحب پر موجود تھے انکو صاحب نے دکھایا کہ کسطرح یہ عمل ہوسکتا تھا اور اردلی حوالدار میجر نے دو مرتبہ اسی طرح نئی بندوق سر کی بوقت شب اس افسر کا خیمہ آتش زنی سے خاک ہوگیا اور اسپتال سوا ان جو متصل میگزین کے تھا اسکا بھی یہی حال ہوا بوقت نواخت دو گھنٹہ شب کرنیل اسمٹ صاحب کو خبر پہونچی کہ کچھ سوار کارتوس لینے مین انکار کرتے ہین باستماع این حال ایک افسر نے واسطے ملتوی رکھنے پریٹ کے عرض کی مگر بخیال اسکے کہ اس امر مین سبکی سرکار اور غلبہ سپاہ متصور ہی اور نیز بدین گمان کہ صبح تک سپاہ راستی پر آجاویگی حکم التوا جاری نہوا الغرض صبح کو سپاہ پریٹ پر حاضر ہوئی اور حوالدار میجر نے ایک کارتوس سر کیا اور انکو ترکیب سر کرنے کی بتلائی مگر منجملہ ۹۰ نفر سپاہ پانچ نے تو کارتوس لیے اور باقی نے انکار کیا تماشا یہ ہوکہ یہ کارتوس وہ تھے جنکا وہ ہمیشہ استعمال رکھتے تھے اور نئے کارتوس نہ تھے فوراً اطلاع اس امر کی کمانڈر افسر مقام میرٹھ کو ہوئی اور ہشتاد و پنج نفر سپاہ جنھون نے انکار لینے کارتوس سے کیا تھا معطل ہوکر چھاونی مین بھیجے گئے تحقیقات مقدمہ کورٹ مین شروع ہوئی اور بتاریخ نہم ماہ مئی پریڈ پر تمام سپاہ گورہ و ہندوستانی جماکر مجرمون کو واسطے سنانے حکم سزا کے حاضر لائے اور روبرو تمام سپاہ کے انکو پابزنجیر کرکے حکم قید کا سنایا گیا حوالدار جسنے سپاہ کو لینے کارتوس سے منع کیا تھا اور وہ لوگ جو زیادہ تر مجرم تھے دس دس برس قید ہوے اور باقی پانچ پانچ برس کو محبوس ہوے۔

تمام شب تاریخ نہم و صبح دہم مجرمون کے دوست سپاہ رجمنٹ ۱۱ و ۲۰ اور نیز مردمان بازار کے پاس جاکر مشورہ سنج ہوے کہ کیا تدبیر استخلاص مقیدین مین مستحسن ہو۔

شروع بتجویز مقدمہ مذکورۂ بالا سے ہر شب ایک یا دو مکان سرکاری نذر شعلہ ہوتے تھے مگر سوائے آتش زدگی کے اور کوئی امر فساد انگیز باشتثنا یکشنبہ دہم ماہ مذکور وقوع مین نہین آیا تھا الا دہم کو از حد جنگ و خونریزی کا بازار گرم ہوا جسکا بیان بتجسیم دیدہ ذیل مین درج ہوتا ہی

اول بیان پادری سمتھ صاحب کا ہی جو مقام میرٹھ مین پادری تھے اور وہ یہ ہی کہ۔

بتاریخ دہم ماہ مئی روز یکشنبہ بشام تک امن و امان تھا اور مین بھی مین سوار ہوکر گرجا گھر جو قریب ایک میل کے میرے مکان سے تھا واسطے

۴۸ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کی ہین اور حسین بخش سپاہی ۱۳ رجمنٹ کو بھی دیکھو جسطرح اُنھون نے خدمات لائقہ کی ہین تین سپاہیان مذکورہ اولی نے ایک چٹھی سرکشان کی گرفتار کرکے تمام حال مفسدہ اپنے افسران بالا دست کے گوش گزار کردیا اور تم خوب جانتے ہو کیا نتیجہ اُسکا ہوا اور تقسم رجمنٹ بے آئین پیادگان اودھ پر کیا بلا نازل ہوئی زیادہ از پچاس نفر افسر و سپاہ رجمنٹ مذکور کے قید ہین اور تمام رجمنٹ منتظر حکم گورنمنٹ کی ہے دیکھو حسین بخش سپاہی ۱۳ رجمنٹ کو کہ کیسا وہ نیک آدمی ہے اور بتلاؤ تو کہ وہ نیک اور وفادار سپاہی ہے کہ نہین اُسنے تین مفسدون کو گرفتار کرکے حاضر کیا اور وہ اب قید ہین منتظر اپنی سزاے اعمال کے ہین اور مین نے یہ آج تمکو اسواسطے جمع کیا ہے کہ تم دیکھو کسطرح انعام بجلدے خدمات لائقہ و وفاداری سرکار اُن آدمیون کو ملتا ہے جنھون نے کارہاے مذکورہ بالا جنسے تم بھی بخوبترین وجہ واقف ہو منصہ شہود پر لائے ہین اور تم یہ بھی سمجھو کہ جو لوگ وفادار اور نمک حلال ہین اُنکی ہمیشہ غور و پرداخت بہ بخشش انعام وغیرہ ہوگی سرکار انعام بخشنے مین مستعد اور سزا دینے مین چست ہے اور ہوشیار اور مشتاق اور شائق حفاظت رعایاے وفادار کی ہے مگر قائم اور مضبوط اور مستقل بھی اوپر بربادی اُنکی ہے جو اُس سے خلاف ورزی کرتے ہین اور اُسکو ناراض کرکے آمادہ عوض ستانی کرتے ہین خوب سوچ کیا مین نے کہا ہے اور خوب غور کرکے دیکھو کیا گذر چکا ہے اور مافو جو تمھارے بزرگ اور افسر جنھون نے قریب پچاس پچاس برس کے خدمت سرکار انجام دی ہے تمکو کہتے ہین اور یہ بھی یقین جانو کہ جس سرکار کی تم خدمت کرتے ہو وہ ایسی نہین کہ خفیہ یا در پردہ کوئی امر ایسا کرے جس سے تخلل کسی رعایا کے مذہب مین عائد ہو اور دیکھو کہ اُسنے ابتک ہر ایک شخص کو اجازت دی ہے کہ اپنے اپنے طریق بزرگان پر پرستش کیا کرین مگر جب یہ اجازت دی ہے تو اُسکے ساتھ یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ جو امر تعلق باانتظام فوج ہے اُسکی تعمیل کروانے مین کوئی امر فروگذاشت نہین ہوسکتا اور کسی طرح وہ نمکحرام مفسدین پر گوش نہین رکھینگے اور اُنکے عذرات بیجا سماعت نہین فرمائینگے اور اگر خدانخواستہ کوئی شخص کسی بیوقوف یا شریر آدمی کے ورغلانے مین آکر پیروی حرکات ۹ و ۴۸ رجمنٹ کا ہوگا تو یاد رکھو کہ سرکار جو فی الحقیقت قوی تر اور مضبوط تر ہے اور آمادہ اور لائق سزا دہی کے ہے فوراً ایسی سزاے سخت دیگی کہ مدتہاے دراز تک انسانون کے دل سے نہ بھولیگی اب سپاہیون مین بخوشی تمام منجانب سرکار اُن لوگون کو انعام دیتا ہون جو بخدمات پسندیدہ و کارہاے حمیدہ مستحق حصول انعام ہوے ہین۔

آگے آؤ صوبہ دار سیوک تواری اور حوالدار اور سپاہیو تم بھی آؤ اور یہ انعامات جو سرکار کی طرف سے تمکو ملتے ہین لو سرکار بہت خوش ہے کہ تم سے وفادار سپاہی اُسکی خدمت مین موجود ہین ان پیش قبضون کو جو تمنے بآئین شائستہ و خدمات لائقہ وصول کی ہین قبول کرو خدا تمکو مدت دراز تک خدمات سرکار مین اِنکا نیب تن کرنا نصیب کرے۔

یہ روپیہ نقد اپنے عیال و رشتہ دارون کے واسطے لو اور یہ خلعت اپنے گھرون مین بروز ہاے سعید پہن کر تفاخر کیا کرو اور خدا کرے کہ تمھاری خدمات نمایان کے پیرو ہر ایک رجمنٹ مین پیدا ہون اور مجھے یقین ہے کہ ضرور اکثر سپاہی وغیرہ تمھارے پیرو می ایسے کارنیک مین اختیار کرینگے۔

بعد از گفتگوے بالا جناب سر ہنری صاحب بہادر نے اپنے ہاتھ سے انعام تقسیم کیے اور ہر ایک شخص سے جو متلع بجماعت ہوا تھا دوستانہ ہاتھ ملائے۔

صوبہ دار سیوک تواری ۴۸ رجمنٹ کو قبضۂ خنجر مرصع کار نہایت تحفہ اور ایک جفت دوشالہ قیمتی اور ایک چوغہ زرکار اور چار تھان کامدانی کے عطا ہوے۔

اپنے مذہب پر اور جاری رکھنے رسومات پرستش بطور بزرگان خود دیتی ہو اور آیندہ دیگی کوئی اور سرکار تمام دنیا مین اپنی سپاہ کی ایسی خاطر داری نہین کرتی جیسی سرکار کمپنی کرتی ہو اور ہر ایک گانون اور ہر ایک جماعت صداقت اس امر کی کرتے ہین —

ہر جگہ تم دیکھتے ہو کہ ہماری سپاہ کے قدیم سپاہی کسطرح بہ آرام تمام و بہ آسایش لاکلام پنشے پنشن کھاتے ہین جو پنشن اُنکو بعوض وفاداری سرکار یا زخم اور یا شجاعت کے ملی ہو اور اپنے دوستون مین ورشتہ دارون مین اور رفیقون مین بیٹھکر اسطرح اپنی عمری و پیرانہ سالی بہ آرام و خوشنودی و عزت کے بسر لیجاتے ہین کہ ہر ایک ہمسایہ اُنکا ادب کرتا ہو اور سرکار اُنکی عزت کرتی ہو —

اور کس ملک مین تم ایسے حالات خوش و احوال دلکش دیکھتے ہو پس ہوشیار رہو کہ کسی بیوقوفی یا نادانی سے یہ فوائد بے بہا ہاتھ سے نجاتے رہین —

ہندوستان کی کسی قوم یا ضلع مین قحط سپاہی کا نہین جہان ہماری سرکار ایک سپاہی کی خواہش رکھتی ہو وہان پچاس سپاہی نوکری کے واسطے حاضر ہو جاتے ہین صرف ہفتہ گذشتہ مین اسی شہر لکھنؤ مین تین سو سپاہی کی درکار تھی اور تین ہزار آدمی خدمت کے واسطے حاضر ہو کر تمنی پرورش سرکار تھے سب سرکار اپنے وفادار اور مستعد آدمی کی پرورش اور پرداخت کرتے ہین اور بیوفا اور احسان فراموش کو سزاے قرار واقعی دیتے ہین کسی فوج نے روے زمین پر ایسی خدمات نمایان نہین کی ہین جیسی فوج بنگالے نے کی ہین مین اُنکی خدمات سے خوب واقف ہون اور یہ افسران شجاعت شعار یعنی بریگیڈیر ہیند سکوم صاحب اور بریگیڈیر گری صاحب اور کرنیل ہیلفورڈ صاحب اور کرنیل پام صاحب اور اکثر افسران موجودہ جلسۂ ہذا بھی خوب جانتے ہین جنکے باعث تمکو ہدایات فتحیابی بہم پہونچین اور جو تمھاری سرداری مین کھڑے ہو کر جنگ آور ہو کر مجروح و خستہ ہو رہے ہین اور جنکی نیکنامیان وال تمھاری شجاعت پر ہین اور جنکے بیانات فتحاے متکاثرہ سے تمھاری مردانگی اور انتظام اور دلاوری میدان حرب و وغا مین ظاہر اور آشکارا ہوتے ہین اکثر صاحب لوگ مانند میرے تمھارے ساتھ معمر اور پیر ہو گئے ہین اور تمھارے ساتھ عہد شباب سے رہے ہین اور تمھارے ساتھ جنگہاے عظیم مین رہ کر شریک خوف و تکالیف اور فتوح کے اور کوچ و مقام و جنگ و جدال مین ملک برہما سے کوہستان برف بانیان تک رہے ہین ہم سب تمھارے دوست ہین اور ہمارا اور تمھارا ایک سا حال ہی اگر تمھاری رو سیاہی ہو تو ہماری پہلے ہو گی اور اگر تمھاری بے عزتی ہو گی تو گویا تمھارے ساتھ ہماری ہو گی

اب بدکرداری اور بیوفائی چھوڑ دو اور فریب چند بے ایمان نمک حرامون کا مت کھاؤ ماہ گذشتہ مین بہت کچھ ہو چکا جس سے نیکنامی سپاہ بنگالہ کی ضائع ہو گئی یہ سپاہ ایسی تھی کہ جسنے چند سال خدمات مردانہ کر کے اب وہ نام پیدا کیا تھا کہ کوئی اور فوج میدان نیکنامی اور شہرت یابی مین گوے سبقت نہین لیگئی تھی اور جسنے دریاے ایراوتی سے دریاے سندھ تک جنگہاے عظیم بر سر کوروزگار لاکر فتح ملک کیا تھا اور جسنے ملک جاوا اور ملک چین اور دریاے نیل مین اپنے انتظام اور طریق لاثانی اور کارہاے شجاعت سے تعریف اور آفرین ہر ایک ناظرین کارزار کی حاصل کی تھین مگر بہ خجلت تمام ہم بیان کرتے ہین کہ اب بخلاف اُسکے ظاہر ہوتا ہی کیونکہ چند عرصہ گذرتا ہی کہ جب فوج بمبئی ملک ایران مین فتح حاصل کرتی تھی چند رجمنٹہاے بنگالہ سے وہ امر صادر ہوا کہ جس سے اُنکی نالیاقتی بیچ کار سرکار کے ثابت ہوئی اور اب ۱۹ رجمنٹ برطرف ہو گئی اور سات کمپنیان ۴۴ رجمنٹ کی بھی برخاست کی گئین نہین اکثر سپاہی مجرم اس امر کے تھے کہ وہ دوسرے کی شرارت اور سرکشی دیکھکر آمادہ ہوے تھے اب تم ہوشیار ہو جاؤ بعد ازین کرنیل سر ہنری لارنس صاحب بہادر متوجہ بطرف سپاہیان وفادار اور نیک وضع کے ہو کر یہ فرمانے لگے کہ دیکھو صوبہ دار سیوک تواری کو اور حوالدار ہیرالال دوبے کو اور رام ناتھ دوبے کو جو سپاہی

پامر صاحب اور کرنیل بردار صاحب اور میجر گال صاحب اور میجر بارونج صاحب تشریف فرما ہوکر رونق بخش کرسی ہوے اور اُنکے برابر کشتیون مین خلعت ہاے گران بہا رکھے گئے قبل از عطا فرمانے خلعت کے جناب سر ہنری لارنس صاحب بہادر نے ایک نہایت سپاہیانہ و مردانہ اور فصیح اور پُر زور کی گفتگو بزبان ہندوستانی بطرز خوب وصاف آہستہ آہستہ و بروے ہندوستانی افسران وسپاہ موجودہ اوا کی ہر ایک فقرہ اور ہر ایک لفظ اُسکا موبراندام ہاے مردمان موجودہ ایستادہ کرتا تھا اور ہر ایک شخص نے بہ تہ دل اُسکو سُنا اور اُسپر کاربند ہوے ہمکو نہایت افسوس ہے کہ اُس گفتگو کا (اس فقرے سے پایا جاتا ہے کہ وہ گفتگو زبان انگریزی مین تحریر ہوئی ہے اور اُسوقت ضرورتاً زبان ہندی سُنائی گئی تھی) ترجمہ زبان اُردو مین ہو کر ہر ایک رجمنٹ مقیم ہندوستان مین تقسیم نہوا مگر ہم اُسکا مضمون ذیل مین درج کرتے ہین۔

اے سپاہیو چند آدمی یہ شہرت ساری پھیلاتے ہین کہ خواہش سرکار اسطرح پر ہوئی ہے کہ مذاہب سپاہ مین خلل واقع ہو اور دست اندازی کیجاوے تم سب خوب واقف ہو کہ یہ امر دروغ محض ہے تمھارے بزرگ جانتے ہین اور تم بھی خود بخوبی آگہی رکھتے ہو کہ سو برس سے بلکہ زیادہ اس عرصہ سے تمھارے مذہب مین کبھی مزاحمت نہین ہوئی ہے اور منجملہ تمھارے وہ لوگ جنھون نے حالات پیشین پڑھا ہے اور جنھون نے تواریخ اس ملک کی دیکھی ہے اور وہ لوگ جو احوال بادشاہان سابق بزرگون سے سُنتے آئے ہین بخوبی واقف ہین کہ سابق مین عالمگیر نے اور حال مین حیدر علی نے بجبر ہزارہا ہندو مسلمان کڑالے اور مندر خراب کیے وشوالے مسمار کرڈالے اور جو ٹھاکر دوارے خانگی پرستش کے تھے وہ بھی چھین لیے اور زمانۂ حال کا احوال سنو کہ اکثر تم مین سے واقف ہین کہ رنجیت سنگھ نے مسلمانان پنجاب کو کبھی اذان دینے کی اجازت دی اور بڑی بڑی عالیشان مساجد مین جنسے شہر لاہور کی رونق ہے اور تعمیر کرنے والون کی شان اور شوکت ابتک اُنسے ظاہر ہوتی ہے کبھی اُسکے وقت مین اذان نہوئی اور خاص لکھنؤ مین سال بیوستہ تک کوئی ہندو شوالہ تعمیر کرنے نہ پاتا تھا مگر یہ تمام معاملات دگرگون ہو گئے اب کوئی شخص ایسا نہین جو ہمارے ہندو اور مسلمان رعایا کے مذاہب مین خلل انداز ہو یا کسی طرح باعث تصغیر اور تحقیر کا ہو تم بچشم خود دیکھتے ہو اور بخوبی واقف ہو اسواسطے میری شہادت یا تقریر اس امر مین کچھ ضرور نہین تم یہ بھی خوب جانتے ہو کہ تمام دنیا مین کوئی اور سلطنت ایسی نہین کہ ہم پلہ و ہم پیالہ سرکار انگلشیہ کے پیچ طاقت و دولت و آمدنی و روپیہ اور ملک کے سمجھی جاوے کوئی ایسا سمندر نہین ہے جسپر اس ملک کے صدھا جہاز نہین جاتے اور کوئی ملک ایسا نہین جسمین اُسکی سپاہ موجود نہین تم سب نے سُنا ہے کہ جنگ روس مین کیا ہوا اور کسطرح ہماری سپاہ بری اور بحری نے بخلاف ایسی ایک نہایت طاقت دار قوم کے اور باوجود لاحق ہونے عوارض گوناگون اور شدائد و تکالیف موسم سخت کے اور باوصف کم ہونے سپاہ اور مسافت ہزارہا کوس کے اپنے ملک سے ہر ایک ہیج کو رفع کرکے اور تمام مقابلون کو دفع کرکے لڑائی مین فتحیاب ہوئی اور بتاب شمشیر نصرت نام ملک کو روشن کیا اور دشمن قوی کو بمعائنہ ایسی فوج آراستہ و سامان شائستہ و جنگ آزمایان کہ جسکی ہمسری کوئی فوج کسی ملک کی نہین کرسکتی اور شکست دینے کا تو کیا ذکر ہے استعجاب اور استغراب مین ڈال دیا۔

اگر ضرورت ہو تو عرصۂ چند ماہ مین ایک لاکھ فوج ولایت سے ہندوستان مین آسکتی ہے۔

ایسی سرکار کو کہ جیسے ہماری سرکار ہے ضرورت روباہ بازی کی نہین جو کچھ اُسکو کرنا ہوتا ہے مثال شیر ببر بلا اور برروہو کر کرتی ہے اور خدا سے پاک سے اور کسی انسان سے پوشیدہ نہین کرتی اور ہر وقت مستعد اور آمادہ بمقابلہ و شکست عزم و حملہ دشمنان بیرونی و اندرونی ملک کے رہتی ہے ہماری سرکار ہمیشہ اپنے ارادۂ نیک و مستحسن پر قائم رہیگی اور اپنی رعایا و سپاہ کو اجازت قائم رہنے

سپاہ ۸۴ رجمنٹ کے اور کچھ ظاہر نہین ہوتا بعدہ خبر گرفتاری پیغام بران بظاہر مفسدین کے گوش زد ہوئی ہوگی کیونکہ بوقت شام تمام سپاہ مفسدہ پرداز خاموش ہوکر اپنے اپنے مقام مین جا بیٹھی اور یہ بھی اطلاع اُنکو ہوئی ہوگی کہ یہان سامان منظفی کرنے نائرہ فساد کا مہیا ہوتا ہے کیونکہ افسران ہندوستانی نے بعد ازان آکر بیان کیا کہ سپاہی سب حاضر ہین اور کہتے ہین کہ جیسے کارتوس ہمکو ملینگے ہم اُنکو کاٹینگے اس امر کی اطلاع بھی برگیڈیر صاحب کو کی گئی مگر مناسب وقت نہ تھا کہ اور وقفہ امتحاناً دیا جاوے بلکہ فوراً سزاے اعمال دینی یہ ضرور تھی اسواسطے قریب آٹھ بجے شب کے رجمنٹ ہفتم مکرر پریڈ پر جمائی گئی اور فوراً بعد ازان آواز سُم ستوران و اسلحہ شجاعان نزدیک معلوم ہوئی اور ثابت ہوا کہ رسالہ وغیرہ سب نزدیک آپہونچے تھوڑا عرصہ بھی نہ گذرا ہوگا کہ ہر طرح کی سپاہ موجود ہوئی اور بتفصیل ذیل میدان مین نصب کی گئی رسالہ ہفتم اور رسالہ گال صاحب بجانب راست اور توپخانہ محاذی اُنکے اور رجمنٹ ۸۴ پیادگان ہندوستانی اور چار کمپنی ۳۲ رجمنٹ گورہ سپاہ مفسدین کے سر پر قیام پزیر ہوئین مفسد تھوڑی دیر تو خاموش کھڑے رہے گویا عالم سکتے مین تھے مگر جب گولہ اندازون نے مشتابین روشن کین تو اُنکے دیکھنے سے زہرہ مفسدین نامرد آب ہوگیا اور زیادہ از نصف پا بگریز ہوے اور جو اسباب اور اسلحہ اُنکے تھے سب پھینک پھانک کر بھاگ نکلے صرف پارچہ جو اُنکے جسم پر تھے وہی ساتھ لیگئے ہر چند اُنکو روکا مگر کوئی نہ ٹھہرا آخر کار رسالہ اُنکے تعاقب مین گیا اور چند مفرورین کو گرفتار کرلائے اور وہ مفسد جو سکتے کے عالم مین تھے اور پیروی مفرورین اُنسے نہو سکی اُنھون نے حسب الحکم ہتھیار سپرد سرکار کر دیے اور بے عذر و حیلہ گرفتار ہوگئے اور پہرے سپاہ موجودہ مین سے چھاونی مفرورین پر مقرر ہوے تاکہ حفاظت چھاونی و سرکاری اسباب وغیرہ کی کرین اور اسی طرح قبل از سر ہونے توپ شام کے ہفتم رجمنٹ پیادگان اودھ فہرست مفسدان و سرکشان مین شامل ہوگئی۔

جیسا سابق مین ذکر ہوچکا ہی ہفتم رجمنٹ اودھ نے ارادہ کیا کہ ۱۲ اور ۸۴ رجمنٹہاے ہندوستانی بھی شریک فساد ہوکر مفسدین مین شامل ہون مگر کتابت جو اس باب مین روانہ ہوئی تھی قدرے سپاہیان رجمنٹہاے مذکورین نے گرفتار کرکے روبرو افسران لائینی کے گذرانی اور نتیجہ اُسکا یہ ہوا کہ ہفتم رجمنٹ اودھ برطرف کی گئی جناب سر ہنری لارنس صاحب بہادر کہ جو سزا دینے مین چست تھے اور انعام بخشی مین بھی سست نہ تھے یہ تجویز ہوئی کہ اشخاص مستحقین کو انعام نمایان و خلعتہاے گران بہا لائق عظم و شان سرکار سے عطا ہون تین آدمی ۸۴ رجمنٹ کے یعنی ایک صوبہ دار اور ایک حوالدار میجر اور ایک سپاہی اور ۱۲ رجمنٹ ہندوستانی کا ایک سپاہی جو وفادار اور جانب دار سرکار رہے تھے اُنکی عزت افزائی اور شہرت نام کے واسطے سر ہنری صاحب بہادر ممدوح نے بتاریخ ۱۲ مئی ایک دربار قرار دیا تاکہ جلسہ عام مین روبرو اشخاص مذکورہ بالا کا پایہ منظوری و رضامندی سرکار حاصل کرکے باعث عزت اور حرمت وفادار سپاہیون کا ہو۔

صحن جو روبروے کوٹھی رزیڈنسی کے واقع تھا فرش قالین سے آراستہ کیا گیا اور تین جانب فرش کے کرسیان بآئین شائستہ لگائی گئین تاکہ ہندوستانی افسر اور دیگر اشخاص رجمنٹ جو ہمراہی مین تھے اُنپر اگر بیٹھین اور برآمدہ مین جو وسیع اور رفیع تھا کرسیان اور پلنگ وغیرہ واسطے ملکی اور جنگی افسرون کے بچھائے گئے بوقت نواخت شش گھنٹہ شام سر ہنری لارنس صاحب بہادر کے سی بی ہمراہی سکرٹر صاحبان یعنی جے کوپر صاحب اور کپتان ہمین صاحب اور باتفاق برگیڈیر ہیند سکوم صاحب اور برگیڈیر گری صاحب مع اُنکے رفقاد مصاحبین کے یعنی میجر مریٹ صاحب پی ماسٹر کپتان میگ نیل صاحب مہتمم بازار کپتان جیمس صاحب ڈپٹی جنرنیل کپتان بارلو صاحب برگیڈ میجر متعلق اودھ بے آئین فوج اور کپتان بارڈل صاحب برگیڈ میجر لکھنؤ اور ہمراہی کرنیل بدفورڈ صاحب کرنیل ماسٹر صاحب کرنیل

خلل انتظام رجمنٹ مین واقع ہوتا کہ جونیکنامی تمہاری رجمنٹ کی اب تک مشہور ہی اسمین کچھ تخلل واقع ہوا اور نام سپاہ گری کا بدنام ہوجاوے سپاہیان مذکور نے کلمات مندرجۂ بالا پر توجہ تمام سُنے اور خاموش اپنی لین یعنی چھاونی کو رخصت ہوکر چلے گئے مگر اُنکے بشرے سے ایک صورت زشت و زبون نظر پڑی اور اُنکے حرکات سے ناخوشی تصور مین آئی جسکے ملاحظہ سے کپتان والسن نے مناسب سمجھا کہ برگیڈیر گری صاحب کو اطلاع اِن حالات کی ضرور ہی مگر قبل ازین کہ صاحب موصوف برگیڈیر صاحب ممدوح کو اطلاع حالات زبون کی دین تمام افسر ہندوستانی جمع ہوکر حاضر ہوے اور صاحب موصوف کو بہر طور قسم اور قول سے تیقن کیا کہ پرانے سپاہی سب خوش اور راضی ہین اور وہ سب کارتوس کاٹنے پر مستعد ہین بلکہ اِس نہج سے صاحب کی خاطر نشان کی کہ ہم سب افسر اُنکے اطمینان کے واسطے روبرو اپنی اپنی کمپنی کے یہ امر کرینگے تاکہ وہ سب پیروی ہماری کرین اور اُنکو یقین کامل ہوجاوے کہ کارتوس مین کوئی شی منافی مذہب نہین ہی مگر کچھ وقفہ درکار ہی اور صاحب ممدوح کی بہر طور خاطر جمع کی کہ ہمارے قول و فعل کے سب سپاہی قدیم پیروی کرینگے اور صاحب کو اِسپر آمادہ کرلیا کہ کچھ وقفہ دینے مین ہرج نہین ہی اور اطلاع وہی بالفعل موقوف رہی جب بوقت نو اخت تین گھنٹہ سہ پہر صاحب نے کل رجمنٹ کو اِس امر کی تعمیل کے واسطے طلب کیا تو سب حاضر آئے مگر بجاے ایفاے وعدہ و باستعجاب تمامی افسران انگریزی کسی افسر ہندوستانی نے کارتوس کو ہاتھ بھی نہین لگایا اور یہ کہا کہ ہمکو خوف ہی کہ سپاہ بعوض اِس حرکت کے ہمکو جان سے تلف کرڈالینگی افسران ولایتی نے کچھ اور فہمایش مناسب تصور نہ کرکے رجمنٹ کو رخصت کیا اور تمام سپاہ اپنی چھاونی مین بشور و غل داخل ہوئی گویا کہ اُنکے مقاصد دلی اور مطالب لابدی حاصل ہوے اب تمام امور شت از بام ہوگئے اور اطلاع اِس حال کی برگیڈیر گری صاحب کو کی گئی اور برگیڈیر صاحب کپتان بارلو صاحب برگیڈیر میجر کو ہمراہ لیکر فوراً چھاونی ہفتم رجمنٹ مین تشریف لیگئے اور سب رجمنٹ کو جمع کرکے استفسار اِس امر کا فرمایا کہ تم سب جو کارتوس اب تک استعمال کرتے ہو اُنکو آیندہ بھی کاٹوگے یا نہین تمام و کمال سپاہیان رجمنٹ مذکور نے اِنکار صاف کیا باستماع جواب صاف برگیڈیر صاحب نے حکم دیا کہ سپاہ مفسد کی نگرانی رہے اور خود واپس اپنے مقام پر تشریف لائے رات تو باامن و امان گذر گئی مگر صبح یعنی تیسری تاریخ کو قریب دس گھنٹہ بجے کے کمپنی گرانڈیل ہر ایک کمپنی کے پاس جاکر مبین ہوئی کہ تم اپنے اپنے اجیٹن اور کوارٹر ماسٹر سارجنٹ اور دریل حوالدار کو مارڈالو عرصہ ایک یا دو گھنٹہ کا گذرا ہوگا کہ کچھ آدمی دوان دوان صاحب لوگون کے پاس آئے اور التماس کی کہ حضور جلدی مسلح ہوون کیونکہ رجمنٹ اپنے ہتھیار لینے کے واسطے دوڑ پڑی ہی افسران ولایتی یہ حال سُنکر فوراً بجانب چھاونی روانہ ہوے وہان جاکر کیا دیکھتے ہین کہ سپاہی بیچو اس بھاگتے پھرتے ہین مگر جب سپاہیون نے اپنے افسران ولایتی کو دیکھا تو کچھ اپنی چھاونی مین چلے گئے اور بندوقین اپنی پوشیدہ کرلین اور اکثر سپاہی آکر مظہر خیر خواہی اور نمک حلالی ہوے اور زیادہ برین یہ بھی اُنھون نے کیا کہ اپنے افسرون کے گرد تلوارین لٹکائے ہوے جمع ہوگئے اور اُنکی حفاظت مین بخلاف اُس سپاہ کے جو زیادہ مفسدہ پرداز تھی مستعد اور آمادہ ہوے اِسی اثنا مین کہ صاحب کمان افسر سپاہ کو نہایت اور نصیحت کررہا تھا کہ تم سب علیحدہ ہوجاؤ اور اپنے جرم کو زیادہ سنگین نہ کرو ورنہ نتیجہ زبون تر از وہم و قیاس تمکو ملیگا اور نیز اُنکو آگاہ کررہا تھا کہ اگر اِسطرح وہ لوگ بدنظمی و سوء انتظامی کے باعث ہونگے تو اُنکے حق مین سواے سزاے شدید اور کچھ متصور نہین ہی اور ایسے ایسے کلمات نصایح آمیز اور سخنان تند و تیز سے اُنکو منتشر بھی کردیا تھا کہ تمام افسران ہندوستانی حاضر خدمت ہوکر عذر آمد ہوے مگر اِس جانب تو یہ واقعہ ہوسی باغ مین ہورہا تھا اور اُدھر ہر اِس رجمنٹ مفسدہ نے پیغام ۸ رجمنٹ کو مقام منڈیالون مین روانہ کیے کہ سپاہ رجمنٹ ۸ نے پیغام ہرون کو گرفتار کرکے حاضر حضور کرنیل پامر صاحب کمان افسر کے کیا اِس حرکت سے سواے کمال ایمان داری اور وفاداری

اور یہ شہرت محض بے بنیاد ہی مگر سوائے ازین اور کچھ فائدہ نہوا کہ کچھ اور آٹا اسی قسم کا بہ نرخ اٹھائیس سیر کے خرید کیا گیا اور دیگر رسد آسیا ہوتے آئی بلکہ جو آرد باقی ماندہ تھا وہ پڑا پڑا خراب ہوگیا دو ہزار من آٹا چکیون پر موجود تھا مگر کسی نے نہ لیا کیونکہ بتاریخ دہم اپریل خرید و فروخت اس قسم کے آٹے کی یکدست موقوف ہوگئی۔

بعد ازین ارادہ فاسد سپاہ ہندوستانی کا جا بجا مبسوط ہونا شروع ہوا اور اول ظہور اس ارادے کا بہ کثرت واردات آتش زدگی مقام انبالہ مین بتاریخ ۱۶ اپریل نمایان ہوا یعنی ایک اسپتال سپاہ ہندوستانی مین بوقت نواخت آٹھ گھنٹہ شب آگ لگی اور تمام مکان خاک سیاہ ہوگیا مگر خوبی طالع سے یہ اسپتال خالی تھا اور ایک گھنٹہ بعد گودام شراب کمسریٹ جو بفاصلہ ایک کروہ اسپتال آتش زدہ سے واقع تھا شعلہ ور ہوا اس گودام مین چار سو بیالیس پیپے شراب کے تھے جنکے سوخت ہونے سے علاوہ قیمت مکان گودام مذکور جو ایک جزو چھاونی گورہ کا تھا سو ۱۰۰ روپیہ کا نقصان سرکار ہوا شب دوم کو اور چند مقامات پر شاہ ناری نے دست درازی کی اور چند روز مین متعدد عمارات مثال دل افسردان جل کر خاک سیاہ ہوگئین مگر ہنوز یہ نہ معلوم ہوا کہ موجد اور مصدر اس امر ناخدا ترسی کے کون ہین لیکن گواہی چوکیداران گودام مذکور سے واضح ہوا کہ جب گودام مین آگ لگی تھی اُسکے بعد ایک سوار گودام مین سے طرف شہر انبالہ کے پاشنہ کوب گیا تھا۔

بتاریخ اٹھارہوین ماہ مذکورۂ بالا جو رجمنٹ ہندوستانی مقیم چھاونی انبالہ تعین اُنکو حکم ہوا کہ کارتوس نئے استعمال مین لاوین مگر انھون نے پوست کندہ جواب انکار یہ دیا اِسپر بدین لحاظ کہ کوئی امر صریح باعث فساد یا زیادتی منجانب سرکار واقع نہو سپاہ مذکور کو حکم ہوا کہ وہ کارتوس نئے قسم کے خود طیار کرلین اس موقع پر لفظ صریح اسواسطے لکھا گیا کہ قبل ازین نواب گورنر جنرل بہادر نے بذات خود سپاہ بارک پور کو آگہی بخشی تھی کہ نئے کارتوس مین کوئی شی منافی مذہب ہنود و مسلمین نہین ہی اور اب جو اُنکو خود طیار کرنے کا حکم ہوا تو اِس سے صراحت ماہیت کارتوس بخوبی معلوم ہوسکتی ہی اور اِس حکم سے یہ بھی متصور تھا کہ جب سپاہ کو کُل حال بے نقصی کارتوس معلوم ہوگا تو چھاونی بلاے آتش زدگی سے محفوظ رہیگی مگر سپاہ تو یہ بلا برگشتہ ہوگئی تھی اور ایک دلیل قوی اُنکی برخلافی سرکار سے یہ ہی کہ تمام قیمتی اسباب افسران ہندوستانی نے باندھ کر برآمدہ مین نکال رکھا تھا کہ جسوقت شعلہ آتش زدگی اُنکی چھاونی مین مشتعل ہو فوراً اپنا اسباب لیکر راہی ہون۔

اب سرکشی دوسری جانب بھی رفتہ رفتہ نمودار ہوئی یعنی ہفتم رجمنٹ پیادگان اودھ نے سر بہ شورش اُٹھایا اور ارادہ کیا کہ ۳۴-اودھ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کو بھی شریک اپنا گردانین بیان شورش رجمنٹ مذکور کا بمقام لکھنؤ ذیل مین درج ہوتا ہی۔

چند روز گذرتے ہین کہ سپاہ رنگروٹ یعنی نئی بھرتی نے نئے کارتوس کے کاٹنے سے انکار کیا تھا مگر جب اُنکے افسران ملایمت نے فہمایش کی تو وہ اِس حرکت سے باز آئے اور دوسرے روز بوقت پریڈ سب نے کارتوس لیے اور کاٹے اور افسران مذکورین نہایت خوش ہوکر باہم کلمۂ مبارک باد زبان پر لائے کیونکہ ایسی مہم مشکل پر ایسی آسانی سے غالب آئے تھے مگر افسوس کہ اُنکی خوشی اور مبارکباد کی کچھ اصل نہ تھی کیونکہ بتاریخ یکم سپاہ مذکور نے دوبارہ عذر پیش کیا اور مقید گارڈ رجمنٹ مین ہوگئے مگر افسران ہندوستانی اِن نوملازمون کی حرکات پر نفرین کرتے تھے اور بار بار افسران انگریزی کی طمانینت کرتے تھے کہ پرانے سپاہی سب اضی اور خالی از شبہات للطائل ہین بتاریخ دوم ماہ مئی صبح کو اکثر سپاہ رجمنٹ دولتخانہ سے کہ جہان وہ نوکری پر مینگزین مین تھے واپس آئے اور قبل از اُنکے رخصت کرنے کے صاحب کمان افسر وائٹ صاحب نے مناسب تصور فرماکر اُنکو اطلاع کی کہ کیا نوملازم سپاہیون نے کیا تھا اور اُنکی حرکت بیجا سے کیا سزا اُنکو دی گئی اور بعد ازان سپاہ مذکور کو فہمایش کی کہ تم اپنے کام پر مستعد رہنا اور کسی طرح کا عذر بیجا پیش کرنا اور دیکھنا کسی کا

رفع شک وخام خیالی کردیا ہوگا۔

ہرچند اور لوگون کی نسبت فریب دہی اور بدگوئی غرض گویان گنجایش رکھتی ہی مگر افسران ہندوستانی اور سپاہیان ۳۴ رجمنٹ مذکور فریب دہی وبدگوئی پیش نہین کرسکتے کیونکہ چند عرصہ قبل از وقوع واقعہ ۲۹ ماہ مارچ اُن لوگون کو یہ امر بخوبی وبدفعات فہمایش کیا گیا تھا اوّل مرتبہ اُنکے صاحب کمان افسر نے اُنکے دل نشین کردیا تھا کہ خطرۂ مذہب بیجا ہی اور بارزانی مسیحی جنرل کمان افسر کل ضلع نے بھی یہی امر اُنکے ذہن نشین کیا تھا اور یہ امر اُنکو کلیۃً اور صراحتًا واضح کیا گیا تھا کہ جو کارتوس اُنکو ملینگے اُنمین کوئی شی خلاف اور منافی مذہب نہین ہی اگر بعد از فہمایش چندین وجوہ طمانیت آمیز بھی سپاہ ۳۴ رجمنٹ یا کوئی اور رجمنٹ کے سپاہی اپنے افسرون اور گورنمنٹ پر اعتبار نہین رکھینگے اور اُسپر بھی شبہات بیجا اپنے دل مین قائم کرکے برخلافی اور نافرمان برداری اور فساد پر بہ حجت بے محل وبے بنیاد مستعد اور کمربستہ رہینگے تو قصور اُنکا ہی اور سزا اُنکے سرون پر کھیلیگی اور نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل اُنکو آگہی بخشتے ہین کہ سزا ایسے قصور کی بے تامل نہایت سخت ہوگی۔

یہ حکم ہر ایک رجمنٹ ورسالہ اور کمپنی ملازم سرکار کو پریڈ پر سُنایا جاویگا اور بروقت وصول اِس حکم کے ہر ایک صاحب کمان افسر اپنی ماتحت فوج کو پریڈ کرکے یہ حکم سُنا دینگے۔

اِس مقام پر کہ بیان علامات مفسدہ پیش نظر ہی احوال مندرجہ ذیل بھی بے محل اور خارج از آہنگ متصور نہوا ایک ہندوستانی افسر سپاہ میرٹھ نے ایک حاکم اعلیٰ سے بتکرار استفسار کیا کہ کیا سرکار نے حکم اسطرح کا جاری فرمایا ہی کہ اُستخوان گاؤ غلہ گندم کے ساتھ سائیدہ ہوکر شامل آرد گندم کے بازار مین فروخت ہوا کرین اور اِس طرز تقریر سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہ روایت اکثر سپاہ اور باشندگان کو یقینی تھی اب لازم آیا کہ کچھ بیان باعث اِس روایت کا کیا جاوے۔

بتاریخ ہشتم ماہ مارچ ۱۸۵۷ء ایک بیوپاری بنام دلوالی سنگھ نے دو صد من آرد گندم آسیا بھولا سے کہ بفاصلہ پانچ کروہ مقام میرٹھ سے واقع ہی خرید کرکے براہ نہر گنگ شرق کو روانہ کیا اور یہ آرد کانپور مین پہونچکر بازار مین کھلا اور نرخ سترہ سیر فی روپیہ دست بدست فروخت ہوگیا بعد ازین تا آخر ماہ مذکور بیوپاری مسطور نے اور دیگر بیوپاریان نے قریب آٹھ سو من آرد آسیاہاے مختلفہ سے خرید کرکے مقام کانپور کو روانہ کیا اِس آرد مین شک آمیزش کا پیدا ہوا کیونکہ نرخ اسکا ارزان تھا اور ارزانی آرد کی باعث گرانی خاطر آردخواران ہوئی اور یہ تقریر درمیان آئی کہ گندم تو اٹھارہ سیر فروخت ہوتا ہی اور یہ آرد کہ فاصلہ سے آیا ہی کسوجہ سے ارزان بکتا ہی مگر یہ اصل مطلب سوچ کر بیوپاری نے خبر سُنی تھی کہ دیگر بیوپاریان آرد خرید کرکے نیت روانگی مقام کانپور رکھتے ہین پس اُسنے یہ خیال کیا تھا کہ اگر اور مال آگرا تو کیا عجب ہی کہ اِسکے فروخت مین یا نرخ مین کچھ فتور واقع ہو اِس نظر سے اُسنے قبل آنے آٹھ سو من آرد دیگر کے اپنا مال بہ نرخ ارزان فروخت کردیا تھا الغرض ایک سپاہی نے جسنے خود تھوڑا آٹا خریدا تھا یہ شہرت دی کہ اِس آٹے مین گاؤ اور خوک کی اُستخوان سائیدہ آمیز کیے ہین یہ شہرت رفتہ رفتہ ہر خاص وعام کے گوش زد ہوئی اور جو لوگ کہ ارادہ فساد کا دل مین رکھتے تھے اُنھون نے اور اشتعالک دی غرض کہ اب اِس آٹے کی خرید موقوف ہوئی ہرچند بیوپاری وغیرہ نے ہر طرح فہمایش کی کہ یہ شہرت بے اصل اور بے بنیاد ہی مگر چند روز کچھ فائدہ مترتب نہوا ایک منشی بنام کریم بخش جو گماشتہ کمسریٹ تھا خود مقام آسیا پر گیا اور تمام وکمال احوال دریافت کرکے خود تین روپیہ کا آٹا اپنے خرچ کے واسطے لایا بلکہ قریب سو نفر سپاہی بھی مختلف الاوان مین واسطے دریافت حال کے گئے اور آکر بیان کیا کہ اِس آرد مین کسی طرح کی آمیزش نہین

اور نواب گورنر جنرل بہادر آیندہ اُنپر اعتماد نہین رکھ سکتے اور ہمین لحاظ اُنکو خدمت سرکار سے معزول فرماکر حکم دیتے ہین کہ آیندہ اُنکو روزگار سرکار سے نہین ملیگا۔

لہذا نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کا یہ حکم ہی کہ ہندوستانی افسر اور سپاہی ۳۴ رجمنٹ پیادگان کے جو بالفعل مقام بارک پور مین مقیم ہین برطرف ہوکر فوج بنگالہ سے برخاست کیے جاوین اور مردمان مفصلۂ ذیل جنکی وفاداری و ایمان داری و خدمات شائستہ جو اُنسے اُسوقت مین نسبت بحکام و انتظام سرکار ظہور مین آئی ہین اور نواب گورنر جنرل بہادر کے روبرو پایہ صداقت کو پہونچی ہین حکم برخاستگی سے مستثنا کیے جاوین۔

صوبہ دار سویمبر پانڈے	صوبہ دار مدح خان	جمعدار دریاو سنگھ	حوالدار شیخ پلٹو	حوالدار گوربخش سنگھ	حوالدار جیو راکھن تواری
رام سہاے لال سپاہی	صوبا سنگھ سپاہی	آتما سنگھ سپاہی	میہو لال سپاہی	شیو بخش تیواری سپاہی	

علاوہ از اسامیان مذکورۂ بالا وہ لوگ بھی حکم برخاستگی سے مستثنا ہونگے جو بتاریخ ۲۹ ماہ مارچ چھاونی مین موجود نہ تھے یا اسپتال یا کسی اور سبب سے غیر حاضر تھے اور اُنکی غیر حاضری بروز مذکورہ پایۂ ثبوت کو پہونچیگی مگر یہ استثنا نسبت افسران ہندوستانی کے نہین ہی بلکہ کل افسر سواے افسران مذکورۂ بالا برخاست ہونگے۔

افواج ہند پر بخوبی روشن ہی کہ سرکار صرف افسرون کو ذمہ دار انتظام اور خوش وضعی و ایمان داری سپاہ قرار دیتی ہی بلکہ ایک حکم اِس مضمون کا احکام گورنری یعنی جنرل اورڈر مورخہ ۲۳ جنوری ۱۸۵۶ء نمبر ۱۳۲ مین مشتہر کیا گیا تھا اور ہر ایک رجمنٹ کو یقین واثق سمجھنا چاہیے کہ یہی قاعدہ مدام و مستدام بے کم و کاست علمدرآمد ہوگا۔

حکم برخاستگی چھاونی کلکتہ مین تعمیل ہوگا اور تمام رجمنٹہا جو دو منزلہ راہ تک مقیم ہونگے اِس موقع پر طلب فرمائے جاوینگے اور اُنکے روبرو تعمیل حکم مصدورۂ بالا ہوگی۔

اِس رجمنٹ کی پریڈ ہوگی اور ہر ایک معزول سپاہی اپنے اسلحہ دیکر تمام و کمال تنخواہ واجب الادا حاصل کرکے چھاونی سے باہر نکالدیا جاویگا اور اُسکی وردی بھی لے لیجاویگی۔

اول دفعات حکم مذکورۂ بالا حاوی اُن تین کمپنیون اِس ۳۴ رجمنٹ کے نہین ہی جو مقام چٹ گانون مین مقیم ہین اور جنکی نسبت کچھ الزام شور و فساد کا عائد نہین ہوا ہی۔

اب ایک امر اور تنقیح طلب بدانست نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل باقی رہا ہی اور وہ یہ ہی۔

وہ سپاہی جو اصل مفسد اِس فساد ۲۹ ماہ مارچ کا تھا اُسنے اپنے رفیقون سے یہ کہا تھا کہ ہماری مدد کرو کیونکہ ہمارا مذہب تخلل مین پڑا چاہتا ہی اور اب سرکار وہ کارتوس کٹوائیگی جسکے دانت سے کاٹنے مین زیان مذہب ہی اور جس تقریر سے اُسنے یہ مطلب ادا کیا تھا اُس سے معلوم ہوتا تھا کہ اکثر سپاہی اِس خیال خام مین اُسکے شریک ہین۔

عرصہ چند روز کا گذرتا ہی کہ نواب گورنر جنرل بہادر نے باجلاس کونسل سپاہیان بنگالہ کو سمجھا دیا ہی کہ گورنمنٹ ہند نے کبھی اپنی سپاہ سے بجبر و زبردستی کسی امر کی تعمیل کا جو اُسکے خلاف مذہب ہو آج تک حکم نہین دیا ہی اور ہم یقیناً بیان کرسکتے ہین کہ گورنمنٹ ممدوح کبھی ایسی حرکت نہ کریگی اور نواب محتشم الیہ کو یقین واثق ہی کہ اُسکے اِس وعدہ نے ہر ایک سپاہی کے دل سے

مقدمہ کی تحقیقات ہوکے اور سزاے پھانسی تجویز ہوکر اُسکو بھانسے گلو قتل کیا ایسے موقع پر ایک جمعدار نے جو گارد رجمنٹ مذکور کی کمان پر تعینات تھا نافرمانی کو شیوہ اپنا کیا اور حسب الحکم سپاہی مذکورۂ بالا کو گرفتار نہ کیا اسکی تحقیقات بھی کوٹ مین ہوئی اور یہ بھی اُسی طرح مجرم ثابت ہوکر پھانسی دیا گیا مگر یہی دو شخص اُس موقع پر مجرم نہ تھے۔

نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کو نہایت افسوس ہوکر رویہ وطین ہندوستانی افسر اور سپاہ ۳۴ رجمنٹ کا اس موقع پر سیاہ ثابت ہوا جس سے اعتبار انکا فسخ ہوا اور نواب محتشم الیہ کو سزاے سخت اُنکی نسبت تجویز فرمانی پڑی۔

سپاہی مفسد جسکا ذکر اوپر آیا ہی بے غل و غش زمین پر پٹے پر روبرو تمام سپاہ کے پس و پیش قدم زن رہا اور اپنے افسران ولایتی کو سخت و سست کہتا رہا مگر کسی نے تجویز اُسکی مغلوبی کی نہ کی بلکہ جب اُسنے نشانہ باندھکر اپنے سارجن میجر کی طرف بندوق سر کی اُسوقت بھی کوئی مانع اُسکا نہوا اور بعد ازان بھی کسی نے اُسکو اس حرکت قبیحہ سے باز نہ رکھا جب اُسنے دوبارہ اپنی بندوق پُر کرکے اپنے اجیٹین کی طرف جو اُسکو سمجھانے آیا تھا سر کی اور اُسکے سواری کے گھوڑے کو زخمی کیا اور جب گھوڑا زخمی ہوکر گرا اُسوقت بھی کسی نے جو پہرے پر تھے یا پریٹ پر موجود تھے اجیٹین صاحب کی مدد بھی نہ کی ہر چند یہ واردات دس قدم کے فاصلہ پر مقام گارد سے وقوع مین آئی تھی بلکہ جب اجیٹین صاحب کے اور سپاہی مفسد کے دست بدست آویزش رہی اور سارجن میجر صاحب بھی حتی المقدور امداد اجیٹین صاحب کی کرتے تھے سب سپاہی جو بے وردی تھے اور وہ جو وردی پہنے تھے سب گرد و پیش جمع ہوے مگر کسی نے مدد نکی اور نہ سپاہی مذکور کو اس حرکت فاسد سے باز رکھا اور وردی والے سپاہی تو شامل فساد بھی ہوگئے اور سارجن میجر صاحب کو بندوق کے کندون سے مار مار کر زمین پر گرادیا اور اسپر بھی ضربات کندہ کم نہ کین۔

نواب گورنر جنرل بہادر کو نہایت افسوس ہوکر وہ سپاہی جسنے یہ حرکت نامردانہ کی تھی گو شناخت بھی اُسکی بخوبی ہوگئی تھی مگر فراری ہوکر سزاے جرم سے محفوظ رہا۔

ہان مگر ایک سپاہی کمپنی گران ڈیل نے جسکا نام شیخ پلٹو تھا اور اب وہ عہدہ حوالداری پر مقرر ہوگیا ہی نقش اوپر دل اپنے ہم مجبوتون کے رکھا اور بے تامل اطاعت حکام پر مستقل رہا اور بجاے لفٹنٹ یا صاحب مین مجروح بھی ہوا مگر اُسنے وہ کام کیے جو بے ہتھیار سپاہی کے امکان مین تھا اور اُسکی خدمات محمول اوپر ایمان داری اور مردانہ شعاری کے ہوئین۔

جب اجیٹین صاحب مجروح و خستہ مقام واردات سے اپنے مقام قیام پر واپس آتے تھے تو سپاہی مذکور یعنی شیخ پلٹو چھاونی کے سامنے ہوکر گندا اُسنے اور مجمع سپاہ کو بسخت و درشت کلامی متکلم ہوکر کہا کہ لعنت تم پر ہی کہ تمنے اپنے افسر کو روبرو اپنی آنکھون کے مجروح ہونے دیا اور کچھ اعانت نہ کی سپاہیان مجمع نے کچھ جواب نہ دیا اور پشت دیکر چین بجبین ہوکر چلے گئے سپاہیان گارد مذکور نے جو اپنے کام مین ہلوتی کی تھی عوض اُسکے جمعدار گارد کو پھانسی ہوئی اس گارد مین سے جسمین بیس سپاہی تھے چار سپاہی برخلاف مفسد تعمیل حکم مستعد ہوئے تھے مگر جمعدار نے اُنکو منع کیا اور جب حاکم بالادست نے اُنکو حکم ہر ہی دیا تو اکثر سپاہی جبراً اُنکے ساتھ ہوے۔

بہ نظر حالات مرقومۂ بالا وہ گیرو جوہ متعلقہ نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے نزدیک یہ امر صاف اور روشن ہی کہ تمام کمپنی ہاے ۳۴ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی مقیم کلکتہ کے دل مین فساد غالب ہوا اور بدین وجہ کہ اس جنگ و جدل مین جو عرصہ تک رہی تھی کوئی اپنی جگہ سے متحرک نہوا اور نہ کسی نے ارادہ فرو کرنے اس نائرہ فساد کا کیا اسی سبب سے تمام و کمال سپاہی مستوجب سزاے مفسدین قرار آئے

پیش آوے اور کچھ کارسرکار نہ کرو جبتک تمکو اور اطلاع نہ پہونچے اور اسی طرح کا بہت سا مضمون درج تھا۔

کچھ احوال بر ملا فسادات کا بھی جو اوائل مین ۳۴ رجمنٹ ہندوستانی نے در پردہ ظاہر کیا تھا اور جو بحرکات جمعدار الیشری پانڈے و باظہارات مختلف گواہان اثنائے تحقیقات مقدمہ جمعدار مذکور اور باجتماع پنچایت وغیرہ جو مذکور ہ سابق بگوش حکام پہونچا تھا مگر کبھی مشتہر نہوا تھا بیان ہوچکا اب برائے حکام اس امر پر قرار پذیر ہوئی کہ اس رجمنٹ کو بھی برطرف کیا جاہیے۔

عجب شامت ایام اس نمبر کی رجمنٹ پر نازل ہوا کرتی ہی کہ سابق مین بھی ۱۸۴۴ء مین بوجہ انکار کرنے واسطے جانے ملک سندھ کے یہ رجمنٹ تمام وکمال برطرف ہوچکی تھی اور اُس ایام مین حکم جناب سپہ سالار بہادر کا بدین مضمون نسبت اس رجمنٹ کے بتاریخ ۲۰ ماہ مارچ ۱۸۴۴ء صادر ہوا تھا۔

دربارہ رجمنٹ نمبر ۳۴ کوئی وجہ تخفیف سزا و ترحم کی باقی نہین۔

بہ نیتی ہر ایک ادنی و اعلی کے دل مین روز اول سے سمائی ہوئی ہی افسران انگریزی نے ہر طرح اُنکو سمجھایا اور نیک و بد جتایا اور پند و نصیحت کی مگر ان بیہودہ اور مفسدہ پردازون کے دل مین کوئی امر اثر پذیر نہوا اور جو دلیل یا وجہ مدد اور معاون پیش کی اُسکی تردید اور اُسکی تنسیخ بوجہ کامل کی گئی مگر وہ لوگ اپنی حجت اور خلاف ورزی سرکار سے باز نہ رہے لہذا اب کوئی امر سوائے اِسکے باقی نہین کہ اس ۳۴ رجمنٹ کو وہ سزا ملے جسکی وہ مستحق ہی الیسا رویہ غیر متعارف و بدنام کنندۂ نام افواج بنگالہ جسکی یہ رجمنٹ مجرم قرار پائی ہی بغیر اشتعالک و سازش افسران ہندوستانی کے تجویز اور وقوع مین نہین آسکتا جسکی یہ دلیل قوی اور ہی کہ کسی نے افسران ہندوستانی مین سے دربارہ منع کرنے اور بعد ازان سزا دینے اِن سپاہیون کے کوشش اور اعانت افسران ولایتی کی نہین کی لہذا جناب صاحب سپہ سالار بہادر کی رائے مین ہر ایک سپاہی مع افسر ہندوستانی اس ۳۴ رجمنٹ کا لائق ہتک کرنے کے ہی اور بہ نظر اس امر کے کہ انتظام اور نیکنامی باقی ماندہ سپاہ کی جو صاحب محتشم الیہ کے زیر حکم ہین باقی رہے صاحب معزالیہ ذمہ داری خود و بہ توقع اتفاق رائے و منظوری سرکار گورنمنٹ ہند حکم صادر فرماتے ہین کہ نمبر ۳۴ فہرست افواج سے حک کیا جاوے اور ہر ایک افسر ہندوستانی باجہ نواز اور سپاہی بہ نظر اسکے کہ کوئی اُنمین سے لائق اعتبار خدمات سرکار اور قابل نام سپاہ گری کے نہین ہی برطرف کیا جاوے اور اس حکم کی تعمیل اُس تاریخ سے ہوگی جس تاریخ حکم ہذا مقام میرٹھ مین شتہر کیا جاویگا اور مقام مذکور کی تمام وکمال فوج کے روبرو سپاہیان رجمنٹ مذکور کو سنایا جاویگا اور سپاہیان مجرم کے سلاح اور وردی کہ یہ مال سرکار ہی اور اُنکے لگانے اور پہننے کے قابل وہ نہین ہین لیکر اور اُنکی تنخواہ اُس روز تک دام دام ادا کرکے ہر گونہ ندامت و بیعزتی اُنکو چھاونی سے بدر کرنا چاہیے۔

سپاہ بندیل کھنڈ نے برضا و رغبت خود پھر اس نمبر رجمنٹ کو ۱۸۴۷ء مین قرار دیا اور اب دس برس بعد یعنی بتاریخ ششم اپریل ۱۸۵۷ء کو سات کمپنیان اس رجمنٹ کی برخاست ہوئین اور سپاہیان برخاست شدہ کو دام دام حساب بیباق کرکے بلتا گھاٹ پر لیجاکر برخاست کیا اور مضمون مندرجہ ذیل برگڈیر جنرل ہیرسی صاحب نے بزبان مبارک سپاہ برخاست شدہ کو قبل از برخاستگی سنایا مضمون یہ ہی۔

بتاریخ ۲۹۔ ماہ مارچ ایک سپاہی ۳۴ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی مقیم بارک پور نے ایک بھری ہوئی بندوق اور ایک شمشیر برہنہ ہاتھون مین لیکر زمین پریڈ پر گیا اور بطور مفسدانہ و سرکشانہ اپنی رجمنٹ کے سپاہیون سے کہا کہ اگر بخلاف حکام اُسکے شامل ہون اور اُسنے اپنی رجمنٹ کے صاحب اجمین اور سارجن میجر صاحب کو جو اُسکو منع کرنے پیشتر قدم زن ہوے تھے مجروح شدید کیا اس آدمی کے

یہ حکم اُسکو دیا تھا جسکی متابعت اُسنے نہین کی تھی۔

قطع نظر اِن جرائم کے بروقت تحقیقات مقدمہ مذکورۂ بالا ظاہر ہوا کہ جمعدار مذکور قبل از وقوع واقعہ مسبوق الذکر مصدر حرکات مفسدانہ ہوا تھا یعنی اُسنے بنظر بانگیختہ کرنے فساد کے اپنی کمپنی کے سپاہیون کو یہ کہا تھا کہ جو کوئی کارتوس میرے روبرو لاویگا مین اُسکا سر تراش ڈالونگا اور اُسنے سپاہیان ۴۷ رجمنٹ ہندوستانی کو اطلاع دی تھی کہ واسطے برپا کرنے فساد عام کے بروز تہوار ہولی مستعد اور آمادہ رہین اور اُسنے یہ بھی شہرت دی تھی کہ مین نے اپنے مکان پر پنچایت کی تھی اور اُسمین دو بے حوالدار اور ایک نایک اور ایک لیس نایک ۴۷ رجمنٹ شامل تھے اور پنچایت مذکور مین تجویز ہوئی ہی کہ جمیع سپاہیان ہندوستانی بخلاف سرکار سرکشی کرینگے فقط بروقت اطلاع یابی اس امر کے دو بے حوالدار وغیرہ مذکورۂ بالا اور ایک جمعدار متعلق ۷۰ رجمنٹ ہندوستانی گرفتار ہوے۔

بروقت پھانسی کے ایشری سنگھ جمعدار نے چند کلمہ بآواز بلند اپنے شرکا یعنی سپاہیان مفسدین کو کہے مضمون کلمات جمعدار مذکور واسطے اطلاع کے ذیل مین درج کیے جاتے ہین۔

سپاہیو سنو کیا مین کہتا ہون مین نے ایسی سرکار نیک و منصف سے دغا کی اور اِس گناہ کبیرہ کے عوض مجکو سزا ملتی ہی مجھے اب پھانسی ہوگی اور مین مستوجب اِس سزا کا ہون سپاہیو تم اطاعت اپنے افسرون کی کرو تمھارے افسر حق شناس اور منصف ہین اور اگر نہ کروگے تو تم بھی میری طرح پھانسی پاؤنگے سپاہیو تم اپنے افسرون کی فرمان برداری کرو اور بگوش دل سنو اور بتہ دل مانو کیا وہ تمکو کہتے ہین اور کسی بیہودہ گو اور دغل باز کے کہنے پر مت جاؤ مین نے ناصحان مذکور کا کہنا نہ مانا اور دیکھو کس نتیجہ کو مین پہونچا اب مین دعا مانگتا ہون کہ گورنر جنرل صاحب بہادر اور جلیل القدر عہدہ داران سرکار کو اور جرنیلون کو اور دیگر صاحب لوگون کو جو یہان موجود ہین خدا برکت دے سیتارام سیتارام سیتارام۔

بنظر اِسکے کہ تخلل بیچ بیان واردات مذکورۂ بالا واقع نہو مضمون مندرجۂ ذیل اپنے مقام مناسب پر درج ہوا اِسواسطے اب واسطے آگہی ناظرین کے ثبت ہوتا ہی کہ بتاریخ دہم مارچ دو سپاہیان دوم گرانڈیل نے جنکا نام بودھی لال تواری اور بہادر سنگھ تھا ارادہ کیا تھا کہ گارد ٹکسال سے جو مقام کلکتہ مین ہی سازش کرین مگر سپاہیان مذکورین گرفتار ہوکر بکلم کورٹ چودہ چودہ برس کو قید ہوے جرائم ذیل اُنکی نسبت قرار دیے گئے تھے۔

اوّل بتاریخ دہم ماہ مارچ ۱۸۵۷ء قریب نو اختر دہ گھنٹہ شب اپنے گارد سے جو قلعۂ کلکتہ مین ٹون میجر صاحب کے تعینات تھا بغیر بدلی ہونے کے اور بلا اجازت علیحدہ ہوکر چلے گئے اور بعد ازان دوسرے روز گرفتار ہوکر بمثال قیدیان اپنے گارد مین آئے۔

دوم در اثنائے غیر حاضری گارد چنانکہ جرم اول مین ذکر ہوا ہی دونون باتفاق ٹکسال مین گئے اور وہان بدھ خان صوبہ دار کو جسکے تحت حکم گارد ٹکسال تھا ترغیب دینی شروع کی کہ اُسی شب باتفاق سپاہیان گارد قلعہ مین جاکر شامل مفسدہ و سازش جو بخلاف سرکار ہونے والی ہی ہووے۔

مقدمۂ کارتوس رفتہ رفتہ تا آخر ماہ مارچ ملک پنجاب مین بھی پہونچ گیا یہ ارادہ مفسدین کا ہوا کہ سپاہ سیالکوٹ کو بھی شامل فساد کرین اور اِسی نظر سے کاغذ اِس مضمون کا لکھ کر روانہ مقام مذکور کیا اور یہ کاغذ اُس لین یعنی جانب چھاؤنی سیالکوٹ سے برامد ہوا جو ملحق بمکان سلح خانہ تھا جسکو زبان انگریزی مین ڈیپو کہتے ہین مضمون اُسکا یہ تھا کہ تم بھی مثال دیگر برادران بارک پور تعمیل حکم فسخ مذہب بمقابلہ

حالات مرقومۂ صدر کو ہم مفسدہ پردازی مین شامل کر سکتے ہین کیونکہ ہرچند صرف ارادہ فساد کا حرکات مذکورۂ بالا سے معلوم ہوتا ہی مگر اسمین شبہ نہین کہ مفسد قتل اور غارت گری پر بھی مستعد اور آمادہ ہوتے اگر اُنکے حیز اختیار اور احاطۂ امکان مین ہوتا مگر یہ امور تو اُنکے دست قدرت سے بالفعل باہر تھے اسواسطے وہ اظہار نارضامندی پر جس سے ارادہ فساد تراوش پاتا تھا مکتفی ہوے ہر ایک خاص و عام پر بخوبی روشن تھا کہ جب سپاہیان بارک پور کو حکم ہوا تھا کہ وہ خود کارتوس چکنائی وغیرہ سے طیار کرین تو اُنھون نے انکار کیا تھا اور تخم فساد کا فوراً تمام سپاہ بارک پور و دیگر مقامات ہند کے مزرع دلون مین بویا تھا اور بروقت شب اکثر سپاہ جمع ہوکر گفتگو و رباب برپا کرنے فساد کے کرتی تھی بلکہ مقام بارک پور مین ایک پنچایت قرار پائی تھی اور اسمین یہ تجویز ہوئی تھی کہ کلکتہ سے بھی سپاہ آکر شامل ہوکر آپس مین تجویز کرین کہ کسطرح فساد عام برپا ہو اور کسطرح بشرط امکان قلعۂ کلکتہ پر قبضہ سپاہ ہوجاوے یہ تجویز اُنکی بھی اُتنی ہی بیہودہ تھی کہ جتنا اُنکا ارادۂ فساد شرارت آمیز تھا مگر بعد ازین اپنے موقع پر ظاہر ہوگا کہ فی الحقیقت ارادہ اُنکا تھا کہ فساد برپا کرین۔

جتنے عرصہ تک کہ سپاہ بارک پور حالت سرکشی مین مبتلا تھی تمامی سپاہ ہندوستانی مقیم کلکتہ اُنکے حال اور خیال کو مستوجب رحم تصور کرتی تھی اور چند سپاہی اُنمین سے بباعث اظہار علامات گستاخی و ترش روئی گرفتار بھی ہوگئے تھے۔

اس موقع پر یہ ذکر بھی خارج از محل نہوگا کہ ہندوستانیون کے مخیلہ مین ایک خیال بیسرو پا متمکن ہوگیا تھا اور ایسی جلدی شہرت پذیر ہوا تھا جیسے ہر ایک امر دروغ مشتہر ہوجاتا ہی اور وہ یہ تھا کہ نواب گورنر جنرل بہادر حال یعنی لارڈ کنینگ صاحب اس امر کا بیڑا اُٹھا کر ہندوستان مین تشریف لائے ہین کہ ہندوستانیون کو مذہب عیسائی مین داخل کرینگے اور نواب محتشم الیہ نے سرکار کورٹ سے یہ وعدہ کر لیا ہی کہ قبل از مراجعت بولایت اس امر اہم کو عرصۂ تین سال مین سرانجام فرماوینگے اور افواہ عام ہی کہ یہی باعث ناخوشی و نارضامندی سپاہ ملک ہند کا ہوا ہی مگر مثال دیگر یہ واقعہ بمثل کارتوس وغیرہ یہ بھی ایک عذر و حیلۂ بے بنیاد ہی۔

منگل پانڈے جسکا ذکر پیشتر آچکا ہی بتاریخ ہشتم اپریل بہ سزاے جرم معلومہ پھانسی دیا گیا اور مقدمہ جمعدار ایشری سنگھ کا بتاریخ دہم ماہ مذکور کوٹ مین واسطے تحقیقات کے سپرد ہوکر بتاریخ بست و یکم ماہ مذکور اُسکی نسبت بھی حکم پھانسی صادر ہوا اور اُسی روز سزاے پھانسی عمل مین آئی جرائم جو نسبت جمعدار مذکور کے پایۂ ثبوت کو پہونچے یہ تھے۔

اوّل بتاریخ بست و نہم ماہ مارچ ۱۸۵۷ء جب جمعدار مذکور بارک پور مین تھا اور کمان گارد رجمنٹ کی اُسکے سپرد تھی اُسنے کوشش بلیغ بلکہ کچھ ارادہ بھی واسطے فرو کرنے فساد منگل پانڈے سپاہی کمپنی نمبرہ رجمنٹ مذکور کے عمل مین نہ لایا جب سپاہی مذکور بوقت سہ پہر بتاریخ مذکور اپنے مکان سے نکل کر متصل اور روبرو گارد مذکور کے مسلح بابندوق و شمشیر ایستادہ ہوا اور وہان پر سپاہیان رجمنٹ کو ترغیب دی اور بہکایا کہ آنکر اُسکے شامل ہون اور مقابلہ حکام ذی حق کا کرین اور وہان پر سپاہی مذکور نے بندوق بجانب سارجن میجر ہیوسن صاحب اور لفٹنٹ باصاحب متعلق ۳۴ رجمنٹ کے سر کی اور اُسی مقام پر دونون صاحبون کو بزخم شمشیر مجروح کیا تب بھی جمعدار مذکور نے کوئی تدبیر یا کوشش واسطے گرفتاری سپاہی مذکور کے یا دربارۂ امداد لفٹنٹ باصاحب اور میجر ہیوسن صاحب کے نہ کی اور سواے ازین جمعدار مذکور نے دیگر سپاہیان گارد کو اعانت کرنے صاحبان ممدوحین سے منع کیا بلکہ سد راہ اس امر مین ہوا۔

دوم جب کمان افسر نے جمعدار مذکور کو حکم دیا کہ ساتھ گارد کے جاکر منگل پانڈے کو گرفتار کرے اُسنے بتعمیل حکم نہ کی اور نافرمان برداری سے پیش آیا یہ امر قبل از وقوع جرائم مسبوق الذکر واقع ہوا تھا اور اُسیوقت کرنیل ویلر صاحب نے جو کمان افسر ۳۴ رجمنٹ ہندوستانی کے تھے

حاضرین مین سے جواب طراز ہوے کہ وہ آدمی یعنی منگل پانڈے دیکھو پس و پیش گشت کر رہا ہی اور اُسکی بندوق پُر ہی۔

باستماع اِس کلمہ کے جرنیل صاحب نے فرمایا کیا یہان کوئی گارد نہین ہی جو اُسے گرفتار کرے یا اُسکو مثال سگِ دیوانہ قتل کو پہونچاوے اِسکا جواب یہ ملا کہ گارد والے نہین جاتے اِسپر جرنیل صاحب نے اپنا پستول خانۂ زین سے نکال کر اور دونون صاحبزادگان اور راس صاحب کو ہمراہ لیکر قدم آگے رکھا اور جمعدار اور گارد والون کو حکم دیا کہ ساتھ آوین۔

جمعدار مذکور نے بجواب کچھ عرض کی مگر جرنیل صاحب نے ہنوز اُسکی عرض سماعت نہ فرمائی تھی کہ مکرر حکم ہمرہی صادر فرمایا تاہم گارد والے اپنی جگہ سے نہ سرکے بوا دید اِس حال کے جرنیل صاحب نے بآواز غضبناک سہ کرر حکم ہمرہی دیا اب تو جمعدار نے دست و پا گم کرکے عرض کی کہ سپاہی اپنی بنادیق پر ٹوپی چڑھاتے ہین بعد چڑھانے ٹوپی کے گارد والے جرنیل صاحب کے پیچھے ہو کر بطرف منگل پانڈے سپاہی کے روانہ ہوے جب قریب بفاصلہ پچاس یا ساٹھ قدم سپاہی مذکور سے پہونچے کپتان ہیرسی صاحب نے جو بجانب چپ گارد مذکور کے تھے جرنیل صاحب سے کہا کہ وہ آدمی زانو پر بیٹھ کر آپکی طرف نشانہ تاک رہا ہی۔

جرنیل صاحب نے بجواب فرمایا کہ اُسے مارنے دو اگر مین مارا جاؤنگا تو تم اُسکو گرفتار کرکے بہ کنار اجل پہونچا دینا اِسی اثنا مین سپاہی مذکور نے بندوق فیر کی اور تمام گارد والے و دیگر سپاہی باستثنا ایک سپاہی کے کہ ذات کا سکھ تھا اور ایک اور سپاہی کے زمین سے لگ گئے اور چلائے کہ اُسنے خودکشی کی اور بیک مرتبہ سب اُسکے گرد جا کھڑے ہوے اُس سکھ نے اُسکے نیچے سے تلوار خون آلودہ جسپر سپاہی مجروح پڑا تھا نکالی اُسکا کپڑا جو گرد گردن کے تھا وہ جل رہا تھا جرنیل صاحب نے جمعدار مذکور کو حکم دیا کہ اُسکو منطفی کرے اور اُسنے تعمیل حکم کی ایک زخم کلان پہلوے چپ سے گردن اور شانے تک کھلا ہوا تھا اور خون بہ شدت اُسمین سے جاری تھا اور سپاہی مذکور حالت نزع مین پیچ و تاب کھا رہا تھا اکثر افسران ولایتی اب جمع ہو گئے تھے اور جرنیل صاحب نے بخیال اِسکے کہ سپاہی مذکور مر گیا حکم نشست کمیٹی صادر فرمایا اور آپ بہ طرف چھاونی ۳۴ رجمنٹ ہندوستانی جسمین اکثر سپاہی ارادۂ فاسد رکھتے تھے تشریف لیگئے اور زبانی فہمایش اور اطمینان اُنکی کی کیونکہ منگل پانڈے اُنسے بھی کہہ آیا تھا کہ اہل انگلستان اُنکی ذات لینے آئے ہین۔

بعد ازین جرنیل صاحب ۳۴ رجمنٹ مین گئے جہان ازدحام بکثرت تھا اور اُنکو بھی فہمایش کی گروہ مذکور نے ظاہر کیا کہ منگل پانڈے دیوانہ تھا باستماع اِس جواب کے جرنیل صاحب نے فرمایا کہ اگر وہ دیوانہ تھا تو تمکو لازم تھا کہ تم اُسکو بہر نہج گرفتار کرتے یا بہ مثل سگِ دیوانہ قتل کرتے بعدہ جرنیل صاحب نے اُنکو اِس امر سے بھی اطمینان کلی فرمایا کہ سپاہ گورہ اُنکی مزاحمت کو نہین آتی ہی بعد از قیل و قال جرنیل صاحب مع ہر دو صاحبزادون کے اپنی کوٹھی پر واپس تشریف لیگئے۔

ڈاکٹر ہچنسن صاحب نے بر سر موقع منگل پانڈے سپاہی مذکور کا زخم ملاحظہ کیا اور کہا کہ زخم کاری نہین ہی پس سپاہی مجروح کو اسپتال مین روانہ کیا اور ایک پہرہ اُسکے اوپر تعینات فرمایا اور دست و پا اُسکے زنجیر مین کیے۔

بروز دوم نوزدہ نفر سپاہیان ۳۴ رجمنٹ بباعث انکار جو اُنھون نے واسطے جانے کلکتہ کے کیا مقید ہو کر بیچ گارد سپاہیان ۷۰ رجمنٹ کے محبوس کیے گئے مگر وہ سپاہی جسنے یا لفٹنٹ یا صاحب پر گولی چلائی تھی اور محبوس تھا کسی ترکیب سے فراری ہو گیا جمعدار گارد جسنے اپنے پہرے مین منگل پانڈے کے رکھنے سے انکار کیا تھا وہ بھی قید کیا گیا اور یہ بھی مشہور ہی کہ جب یہ جمعدار کلکتہ سے بارک پور مین آیا تھا تو اُسنے اپنی کمپنی کے آدمیون کو بہکایا تھا کہ تم کارتوس لینے سے انکار کرنا اور چھاونی اپنی مت بنانا۔

مطابق آئین مردی کے جو بروقت برطرفی سپاہی کے عمل مین آتی ہی سرکار کو واپس دو تمھارے ساتھ پانچ کمپنیان ۳۴ رجمنٹ شاہی کی اور رسالہ گورنری پلٹن گھاٹ تک جاوینگے اور وہان سے تمکو جہاز ہاے دخانی پر سوار کرکے تا بمقام گھیرتے پہونچاوینگے تمام تمھارے افسران ولایتی تمھارے ہمراہ چلینگے اور تمھارے واسطے خیمے روانہ ہوچکے ہین ڈاکٹران ولایتی اور ہندوستانی اور عملہ اسپتال جو متعلق تمھارے رجمنٹ کے تھے وہ سب تمھارے ہمراہ ہونگے کیونکہ ہمنے سنا ہی کہ وبا ہاے ہیضہ تمھارے رجمنٹ مین شروع ہوگئی ہی اور بیمارون کی تیمارداری بہت ضرور ہی اسواسطے کہ جو سرکار منصف ہوتی ہی وہ معاوضہ جو نہین ہوتی بلکہ رعیت پرور ہوتی ہی اور تمھارا قیام ایک یا دو روز تک مقام گھیرتے مین ہوگا جہان تمام تمھارے حساب وکتاب کا فیصلہ معرفت تمھارے افسرون کے ہوگا بعد ازان تمھارا کوچ مقام مذکور سے چنسرا تک جو بفاصلہ شش میل کے ہی ہوگا اور مقام چنسرا سے تمکو اجازت دیجاویگی کہ جہان تمھارا دل چاہے وہان جاؤ جسکی طبیعت مین آوے وہ اپنے گھر جاکر اُن دیوتاؤن کی پرستش کرے جو اُنکے آبا و اجداد کرتے آئے ہین اور جو برہمن یا کوئی اور ہندو چاہے وہ جگناتھجی کے درشن کرے یا گیا جی مین یا کسی اور معبدگاہ مین جسکو وہ بزرگ سمجھتا ہو جاوے اور اسی طرح سے ہم بطلان اِس شہرت خلاف واقع اور بے بنیاد کا کرتے ہین جو عوام مین مشہور ہوگئی ہی کہ سرکار کو دست اندازی کرنی تمھاری ذات مین اور تخلل ڈالنا تمھارے مذاہب مین منظور ہی۔

بعد از سماعت کرنے تقریر مندرجۂ بالا کے سب سپاہیون نے کرنیل ہیرسی صاحب کو دعا دی کہ اللہ تعالی تمکو خوش رکھے اور عمر تمھاری دراز ہو اور قسمیہ بیان کیا کہ جہان کہین ہمکو سپاہیان ۳۴ رجمنٹ ملینگے ہم اُنسے اِسکا عوض ضرور لینگے جو اُنھون نے ہماری اور ہمارے عیال واطفال کی روٹی چھنوادی ہی جرنیل صاحب نے بھی بجواب اِسکے اُنکو کہا کہ خدا تمکو جلدی اپنے گھرون مین پہونچاوے اور اُنکو بھجایا کہ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ سرکار تمھاری درخواست عفو جرائم کی سماعت فرماوین تو تمکو لازم ہی کہ اقرار اِس امر کا کرو کہ راستہ مین جسطرح فوج آئینی بانتظام اور انضباط کوچ کرتی ہی اُسی طرح تم بھی کسی سے فساد یا کسی پر زیادتی نہ کروگے تمام سپاہ مذکور نے متفق اللفظ اقرار کیا کہ ہم کبھی نام اور نمبر اپنی قدیم رجمنٹ کا بدنام نہ کرینگے اور سرکار کو ثابت ہوجاویگا کہ ہم احسان فراموش نہین ہین۔

لیکن ارادہ فاسد سپاہیان بارک پور کا بجاے فرو ہونے کے اور زیادہ بلکہ بعزم قتل اجٹین صاحب اور سارجن میجر صاحب ۳۴ رجمنٹ کے شعلہ ور ہوا تفصیل اِس اجمال کی یہ ہی کہ رجمنٹ مذکور مین سے منگل پانڈے سپاہی نے کہ قوم کا برہمن تھا اپنی بندوق پُر کرکے اور ایک ہاتھ مین تلوار اور دوسرے مین بندوق لیکر اپنے مقام سے باہر آیا اور نعرہ زن ہوا کہ وقت قتل کرنے گورہ لوگون کا آگیا ہی اور یہ صدا کرتا ہوا ۳۴ رجمنٹ کے گارد کی طرف سے آگے بڑھا اِس اثنا مین سارجن میجر صاحب نے ارادہ اُسکے روکنے کا کیا مگر بغلوا تفنگ مجروح شدید ہوے جب یہ خبر لفٹنٹ باصاحب اجٹین کو پہونچی وہ پریٹ پر آئے اور بیقول بجانب سپاہی سر کیا مگر گولی نے خطا کی اور سپاہی مذکور نے سپاہی اجٹین صاحب کو گولی سے اور خود صاحب بہادر کو شمشیر سے زخمی کیا بعد ازان منگل پانڈے پریٹ کے بیچ مین گیا اور وہان دوبارہ اپنی بندوق کو پُر کرکے اور ٹوپی چڑھاکر ایک ہاتھ مین شمشیر خون آلود اور دوسرے مین بندوق لیے ہوے باین ارادہ آمادہ ہوکر پیش گشت کنان ہوا کہ جو افسر یا سپاہی وغیرہ بارادہ گرفتاری آگے آوے اُسکو مجروح یا مقتول کرے بمعائنہ اِس حال کے جب کسی نے گارد ۳۴ رجمنٹ مین سے یا افسرون مین سے پیش قدمی نہ کی تو میجر جنرل ہیرسی صاحب ہمراہی کپتان ہیرسی صاحب متعلق ۳۴ رجمنٹ ہندوستانی جو اُنکی معیت صاحب تھی اور باتفاق لفٹنٹ ایندرو ہیرسی متعلق ۵۶ رجمنٹ ہندوستانی جو دونون جرنیل صاحب کے صاحبزادے تھے سوار ہوکر پریٹ پر تشریف لیگئے اور کپتان راس صاحب سے جو اسسٹنٹ اجٹین جرنیل تھے اور اُسی وقت مقام پریٹ پر وارد ہوے تھے استفسار حال کیا کوئی صاحب

بعد ازین ۱۹ رجمنٹ کو حکم ہوا کہ وہ بارک پور کو کوچ کرے اور رجمنٹ مذکور مقام مسطور مین بتاریخ ۳۱ ماہ مارچ داخل ہوگئی گو بتاریخ ۲۷ ماہ مذکور تجویز سزا و تحریر حکم نسبت اس رجمنٹ کے باجلاس کونسل قرار پا چکا تھا اور بمجرد وارد ہونے رجمنٹ کے حکم برطرفی صادر ہوا اور اس حکم کی تعمیل کرنے مین کوئی دقیقہ حزم و ہوشیاری کا فروگذاشت نہوا اور ہر ایک سامان قوت نمائی اور زبردستی کا در صورت نافرمانی و عذر سپاہ کے کہ یہ دونون امر ناامیدی روزگار آیندہ سے پیدا ہوتے ہین مہیا کیا گیا تھا اور سنگینہا دے اور رجمنٹہاے شاہی اور نیز رسالہ گورنر مقیم بارک پور سے جو پربت پر موجود ہے حکام کو گمان قوی تھا کہ یاد حقوق سابق جو تنزل پر تھی ترقی پذیر ہوتی اور ایک رسالہ توپخانہ مندراس نے جسکی چندان ضرورت مقام دم دم مین نہ تھی اس سامان کو اور بھی رونق دی اور یہ بھی ظاہر ہوا کہ ایک فوج تو ابھی مردانہ طریق پر مستعد ہے اور دوسری اُسی قسم کی نے یہ کورنمکی ظاہر کی اور نیز یہ بھی اس سے واضح ہے کہ سرکار نے کسقدر سامان احتیاطاً بگمان ضرورت بھی موجود رکھا ہے اور کسقدر استغنا اور بے ہراسی افسران سرکاری کے دل مین قائم ہے اور ارادہ نواب گورنر جنرل بہادر موجودگی رسالہ گورنری سے پر ظاہر ہے اور اس موقع پر تدبیر مفصلہ ذیل بر روے کار آئی تھی فوج سرکار بصورت سہ اضلاع مربع قائم کی گئی تھی بجانب راست نو رسالہ گورنری اور وسط مین ۵۳ رجمنٹ شاہی توپخانہ مندراس چند اتواپ کلان دم دم اور ۸۴ رجمنٹ شاہی اور بجانب چپ دوم گرانڈیل اور ۳۴ رجمنٹ ہندوستانی بعد از اس بندوبست کے سپاہ مجرم کو چھاونی مین سے باہر لاکر اور ایک ضلع مربع مذکورۂ بالا کے روبرو سے لیجا کر وسط مین قائم کیا اور جنرل ہیرسی صاحب نے حکم برطرفی سنایا ہتھیار سب نے رکھدیے اور نشان گرادیے اور نام و نشان ۱۹ رجمنٹ کا باقی نہ رہا جو ساز و سامان سپاہ گری کا تھا وہ اُنسے لے لیا تاکہ مجرمون کو معلوم ہو کہ اُنکی غلطی سے کسقدر حقارت عائد حال اُنکے ہوئی مگر وردی اُنسے نہ لی گو وہ چیز اُنسے لینی تھی کہ جسکے رکھنے کے لائق وہ نہ باقی رہے تھے بعد ازین دو گھنٹہ مین اُنکی تنخواہ تقسیم کرکے اُنکو گرد ایک ضلع مربع مذکور پھرا کر بطرف پلٹا گھاٹ روانہ کیا اب رسالہ گورنری اُنکے گرداگرد ہوا اور اسی ہیئت مجموعی سے اُنکو بارک پور سے گھاٹ مذکور تک پہونچا کر اور تین جہاز دخانی پر سوار کروا کر پار دریاے ہوگلی کے کردیا بروقت رخصت جنرل ہیرسی صاحب نے ایک نصیحت نامہ زبان اُردو مین پڑھکر سب مجمع کو رخصت کیا ترجمہ اُسکا یہ ہے —

ای افسران و سپاہ ہندوستانی بگوش ہوش سنو تم جس سرکار کے نوکر تھے وہ منصف ہے اب بھی اگر تم اپنی عرضی مجھے دو تو مین بملاحظہ نواب گورنر جنرل بہادر گذراننے پر راضی و مستعد ہون ہر چند مین تمکو کوئی توقع قوی نہین دے سکتا مگر مین بسمع مبارک نواب محتشم الیہ گذران کر عرض کرونگا کہ تم عذر خواہ و از کردہ پشیمان ہو مین ہمیشہ تمھارا کمانیر اور دوست رہا ہون اور تمنے بھی کوئی امر خلاف وضع بعد از تاریخ ۲۶ ماہ فروری جب تم دشمنون کے ورغلانے سے مستعد بفساد ہوے تھے اور اُنکے شامل ہو کر اپنے افسرون سے بمقابلہ پیش آئے تھے جسکے عوض تمھارے ہتھیار چھن گئے تمسے ظہور مین نہین آیا اسی سبب سے سرکار بر سر رحم ہے ہر چند سزا تمکو ملی مگر کچھ زیادتی تمپر نہین ہوئی دیکھو تمکو مع وردی جانے کا حکم ہوا ہے جس سے جہان تم جاؤگے تمھارے ظاہری نام مین کچھ فرق نہین آئیگا گو یہ مصیبت برطرفی تمپر عاید ضرور ہوئی ہے اور چونکہ راستہ مین برہام پور سے یہان تک تمنے کوئی امر خلاف حکم نہین کیا اسواسطے از طرف سرکار تمکو اطلاع دیجاتی ہے کہ جو کچھ کہ صرف کرایہ سواری و باربرداری مع اجرت جہاز تمھارا اور تمھارے عیال و اطفال و اثقال و احمال کا ہوگا سرکار اپنی دریادلی سے ادا کریگی اور تمسے اس باب مین مزاحمت نہوگی اس امر سے ظاہر ہے کہ جو سرکار منصف اور زبردست ہوتی ہے وہ بحالت غضب بھی خودداری ہاتھ سے نہ دیکر اور اپنے تئین اختیار سے باہر نکرکے ایسی ترکیب کرتی ہے کہ جسکی وجہ سے رحم اوپر ضعفا کے کیا جاوے —

تمکو ایک ایک حبہ جو تمھارا برآمد ہوا دیا گیا اور تمکو لازم ہے کہ اپنا حساب کتاب رجمنٹ کے دوکانداروں سے فیصلہ کرلو — وردی جو مال سرکار ہے

اور یہ بھی ہماری سماعت مین آیا ہی کہ ارادہ سرکار کا یہ ہی کہ زبردستی کارتوس مذکور سپاہ سے کٹوادینگی ایسے خیالات سے ہمکو خوف اپنے مذہب اور دھرم کا ہی اور اُنھون نے یہ بھی بیان کیا کہ جو تسلی کرنیل صاحب بہادر نے دی ہی کہ یہ امر کبھی ظہور مین نہ آویگا اُس سے ہمکو اطمینان بھی ہو گیا ہی مگر اُسکے ساتھ یہ بھی ظاہر کیا کہ بتاریخ ۲۶ - فروری ہمنے کارتوس دو قسم کے دیکھے اور ایک قسم کے چکنے بھی تھے ہمین خیال ہمنے اُنکے لینے سے عذر کیا تھا۔

صاحب کمان افسر نے جب یہ عذر سُنا تو چھاونی مین جاکر تمام ہندوستانی افسران سپاہ کو بُلاکر فہمایش کی کہ ان کارتوسون مین کچھ نقص نہین ہی اور یہ کارتوس وہ ہین جو رجمنٹ یہان چھوڑ گئی ہی صاحب ممدوح نے افسران مذکورین کو حکم دیا کہ سپاہ کو اطلاع کردیوین کہ کل صبح ہر ایک کمپنی کا افسر کارتوس اپنی کمپنی کی سپاہ کو تقسیم کریگا اور جو اُسوقت عذر یا انکار کریگا اُسکی کورٹ مین تحقیقات ہوگی اور حسب تجویز سزا دیجاویگی یہ گفتگو بوقت نو ساعت آٹھ گھنٹہ شب درمیان آئی تھی۔

درمیان دس اور گیارہ بجے شب کے سپاہ اپنے اسلحہ لینے کو مستعد ہوئی اور بیلون پر زبردستی گرکر دروازہ توڑکر تمام ساز وسامان اپنا لیکر اپنے مقامات چھاونی مین مع اسلحہ واپس چلی گئی۔

باستماع اس واردات کے کرنیل مجیل صاحب نے حکم واسطے طیاری رسالہ یازدہم اور الواپ کے صادر کیا جب رسالہ قریب پریڈ کے پہونچا سپاہ ۱۹ رجمنٹ اپنی چھاونی سے شور وغل مچاتی ہوئی باہر آئی اور بیلون کے پاس جاکر اُنھون نے بنادلیق پُر کرنی شروع کین اور جب کرنیل مجیل صاحب اور دیگر صاحبان رجمنٹ نزدیک سپاہ کے پہونچے تو یہ آواز اُنکے گوش زد ہوئی کہ صاحب آگے نہ بڑھو ورنہ سپاہ گولی مارینگی۔

افسران ہندوستانی تمام جمع ہوے اور کرنیل مجیل صاحب بہادر نے سپاہ کی طرف متوجہ ہوکر افسران مذکورین کو حکم دیا کہ کمپنی کمپنی علٰحدہ کرکے سپاہ سے ہتھیار لیلو سپاہ نے اول تو کچھ تامل کیا مگر بعد ازان سب ہتھیار دیکر اپنی چھاونی مین چلی گئی۔

یہ علامات عظیم مفسدے کی تھین جو بتاریخ ۲۶ - فروری بمقام برہام پور ظہور مین آئی تھین۔

باوجود اس گستاخانہ اور مضرت رسان صدور انکار کے اور اس سرکش خلاف ورزی احکام کے اور اس کلیہ شکستگی آئین جنگی کے اور اس کلیۃً اظہار عزم فساد کے راے ایک اخبار نویس کلکتہ کی یہ تھی کہ یہ طریق مجرمون کا صرف حجت طفلانہ ہی اور کچھ دانستہ اور سنگین امر نہین مگر اخبار نویس مذکور کو یہ یاد نہین کہ سلاح جنگی اگر اطفال کے ہاتھ مین بھی ہون تو بھی مضرت رسان ہوتے ہین اور شاید اُنکے نزدیک قتل عام تمام افسران انگلشیہ اور عیسائیان ہندوستان کا ایک امر سنگین نہوگا جو ایسی بدنظمی کو بازیچہ طفلان کہتے ہین۔

اب چونکہ برہام پور مین فوج گورہ موجود نہ تھی اسواسطے یہ امر بعید از دانائی معلوم ہوا کہ سواران اور توپخانہ کو حکم زبردستی و سختی کرنے کا اوپر اُنکے سرکش بھائیون کے دیا جاوے کیونکہ درصورت اُنکی نافرمانی کے نتیجہ ہاے قبیح تر متصور تھے بدین خیال تجاویز اطفاے نائرہ فساد کے بچشم پوشی و فروگذاشت منجانب حکام عمل مین آئین اور وہ یہ تھین کہ شہرت اس امر کی دی گئی کہ حکم کاٹنے کارتوس کا منسوخ ہوا اور سپاہیون کو روپیہ دیا گیا کہ روغن زرد خرید کرکے بجاے چربی کے کارتوس مین لگاوین اور استعمال اُس کاغذ کا بھی جسمین گمان وشبہہ واقع تھا معطل رکھا گیا اور دیگر تدابیر عمل مین آئین جنسے ثابت ہوتا تھا کہ سرکار کا ہرگز یہ ارادہ نہین کہ تمام ہندوستانی سپاہ کا ایمان بدل دین۔

ہرطرح سے ویسی ہی ہین جیسے ابتک سپاہی استعمال کرتے ہین اور وہ کارتوس جو انفیلڈ رائفل مین چلتے ہین وہ سپاہیون نے خود تیل اور گھی سے چکنے کرکے بنائے ہین۔

باخر ماہ جنوری سرکار کو یہ خبر پہونچی کہ چند سپاہیون کو جو تعلیم گاہ مین مشق قواعد رائفل کرتے ہین عذر استعمال کرنے کارتوس مجرب کا ہوگا اس خبر کے استماع فرماتے ہی احکام جاری ہوے کہ کسی ہندوستانی سپاہ کو کارتوس مجرب نہ دیے جاوین اور راستی یہ ہے کہ ایک بھی کارتوس مجرب کسی سپاہ ہندوستانی کو نہین دیا گیا۔

بنظر رفع عذر و قطع حجت حکام مہتمم تعلیم گاہان معلومہ کو حکم ہوا تھا کہ کوئی اور شے بے علت بجاے چربی کے خرید کرکے سپاہیان تعلیم گاہ کو اجازت دین کہ وہ خود کارتوسون پر لگاوین اور نیز ایک ترکیب قواعد کی ایسی پیدا کی گئی تھی کہ جس سے کارتوس کا سرا منھ مین نہین دینا پڑتا تھا اور بغیر دانت لگانے کے وہ کٹ جاتا تھا۔ مگر بفور رفع ہونے حجت چربی کے شبہات ارباب کاغذ کارتوس کے بنزدیک سپاہ تعلیم گاہ کے پیدا ہوے زیرا کہ کاغذ ان کارتوسون کا نسبت کاغذ اور کارتوسون کے باریک تھا اور بباعث تنگ ہونے دہان رائفل ضرورتاً کاغذ باریک بنایا گیا تھا مگر وہ چکنا نہ تھا اور کوئی چیز عذر انگیز اور حیلہ آور اُسمین نہ تھی بلکہ بمثل اجزاے کاغذ سابق جو ہمیشہ سپاہ کے استعمال مین تھا یہی ویسے ہی اجزا سے ترکیب پاکر طیار ہوا تھا۔

مگر یہ درست ہی کہ کارتوس بنا دیق سابق اس کاغذ کے نہ تھے اور اُسکا کاغذ دس بارہ برس سے مقام سرپرام پور مین طیار ہوتا تھا گو اُسکے رنگ مین بھی اکثر اتفاقیہ تفاوت ہوتا تھا مگر بنظر خفیف ہونے معاملہ کے کسی کے دل مین گمان بد بسبب اس اختلاف کے عاید نہین ہوتا تھا اور یہ وہ کاغذ ہی جسکی نسبت ۱۹ رجمنٹ ہندوستانی نے عذر درمیش کیا اور یہ وہ کاغذ ہی جو اُنکو دیا گیا تھا اور یہ خیال عوام غلط ہی کہ کوئی اور کاغذ یا کوئی اور کارتوس کسی رجمنٹ کو دیا گیا تھا صرف اختلاف لون کو جو سابق بھی اکثر واقع ہوتا تھا وجہ شبہ قرار دیکر بیان کیا کہ اس کاغذ مین کچھ فی ہی مگر واقعی مین یہ امر نہین تھا سواے تبدیل لون کے یہ کاغذ ویسا ہی ہوا اور اُسی اجزا سے طیار ہوا ہی جس سے کاغذ سابق بنتا تھا جو ابتک استعمال مین ہی۔

۱۹ رجمنٹ ہندوستانی نے جو مقام سرپرام پور مین قیام پذیر تھی اول علامت ناخوشی کی ظاہر کی اور خبر کارتوس مذکورۂ بالا کی اِس مقام تک پہونچ چکی تھی۔

بتاریخ ۲۶ ماہ فروری اس رجمنٹ کو حکم ہوا کہ فی نفر پندرہ عدد کارتوس خالی لیکر دوسرے روز پریڈ پر حاضر ہو کیونکہ اسی قدر کارتوس خالی مقام مذکور مین موجود تھے اور یہ کارتوس وہ تھے جو ۷ رجمنٹ ہندوستانی نے کہ وہ مقام مذکور مین بیشتر ۱۹ رجمنٹ کے قیام پذیر تھی بنائے تھے اور بر وقت تبدیلی رجمنٹ مذکور کے اسقدر بچ رہے تھے اور یہ وہی کارتوس تھے جو ریکروٹ یعنی نو ملازم متعلقہ رجمنٹ ۱۹ اس تاریخ تک استعمال مین لاتے تھے۔

جب کہ تمام سامان جو روز دوم کے واسطے درکار تھا چھاونی مین پہونچا تو معلوم ہوا کہ سپاہ بسبب دو رنگ ہونے کاغذ کے کچھ عذر اُسکے لینے مین درمیش کرتے ہین اور جب حوالدار نے واسطے دینے ٹوپیون کے سب کو طلب کیا تو تمامی سپاہ نے متفق الفظ بیان کیا کہ ہمکو کارتوس مین شبہ ہی۔

بعد ازین سپاہ نے ایک عرضی بدین مضمون بخدمت میجر جنرل صاحب بہادر کمانیر کلکتہ و وزیر گذرانی کہ عرصہ زیادہ از دو ماہ گذرتا ہی کہ ہمنے مختلف افواہ در باب طیاری کارتوس کے بمقام کلکتہ سُنی اور یہ مشہور ہی کہ اُسمین ایسا کاغذ لگا ہی جو چربی گاؤ و خوک سے چکنایا گیا ہی

دل مین پیدا ہوا یہ ہی کہ جب ہدایت واسطے استعمال کرنے رائیفل کے جو ایک نئی وضع کی بہت دور رس بندوق ہی مقام کلکتہ مین پہونچی تو حاکم بالادست نے ایک بابو کو جو خاندان بزرگ سے تھا اور علم انگریزی سے بھی بہرہ رکھتا تھا واسطے ترجمہ کے دی بنگالی مذکور نے اُس مقام تک ترجمہ خوب کیا کہ جہان بیان کارتوس کے بنانے کا تھا اور اس جگہہ پہونچکر متامل ہوا گویا اُسکے دل مین خود بخود کچھ وہم پیدا ہوا وجہ کیا کہ جس چیز سے کارتوس کو چکنا کرنا لکھا تھا وہ ایک لفظ انگریزی مین ایسا تھا کہ جسکے معنی چربی گاؤ تھے اور عرفاً معنی چربی بز وغیرہ کے بھی اُس سے لیتے ہین اس شبہہ سے بنگالی مذکور نے اُس حاکم بالادست سے جسنے ہدایت ترجمہ کے واسطے دی تھی استفسار قسم چربی کا کیا حاکم ممدوح نے اُسکو اصل معنی لفظ سمجھا کر حکم دیا کہ ہندی زبان مین اس چیز کو جو کہتے ہین وہ درج کرنا چاہیے چنانچہ مترجم نے بعد از تامل بالاحاظ موقع معنی تحت لفظی لکھکر ترجمہ تمام کیا اسی سبب سے شہرت اس امر کی ہوگئی کہ کارتوس ایسی چیز سے چکنے کیے جاتے ہین کہ جسکو ہندو مسلمان کوئی مُنھ مین نہین لیتا اور بسرعت برق یہ خبر تمام روے زمین مین شہرت پذیر ہوئی۔

ایک اخبار اخبارات کلکتہ سے درباب اس مقدمہ کارتوس کے اسطرح پر بیان طراز ہی اور یہ روایت بھی اُسی قدر درست اور قرین قیاس معلوم ہوتی ہی جسقدر بیان مسبوق الذکر صحیح اور راست ہی۔

کہ جب سرکار نے استعمال انفیلڈ رائیفل کا اِس ملک مین قرار دیا تو واسطے طیاری کارتوس کے جو موافق اُسکی نال کے ہون ٹھیکہ دار مقرر کیے بلکہ انگلستان مین سنا ہی کہ ایسے کارتوس بچربی گاؤ طیار ہوتے ہین مگر اِس ملک ہندوستان مین بروقت ٹھیکہ دینے کے کوئی شے مجرب کا قرار دینا مناسب تصور نہوا تھا اور یہ امر ٹھیکہ دار کی راے پر منحصر کیا گیا تھا الغرض مقام ودم ودم مین اِن کارتوسون کا طیار ہونا مقرر ہوا اور ایک تعلیم گاہ بھی مقام مذکور مین واسطے تعلیم سپاہیون کے بیچ قواعد اِس رائیفل کے قرار دی گئی اور ہنوز سپاہیون نے مشق سر کرنے رائیفل مذکورۂ بالا کی شروع بھی نہین کی تھی کہ ایک روز ایک خلاصی جو کارخانۂ طیاری کارتوس مین ملازم تھا ایک سپاہی کو جو ذات کا برہمن تھا اور تعلیم گاہ کارتوس مین فن رائیفل سیکھتا تھا ملا سپاہی مذکور کے ہاتھ مین ایک لوٹا تھا اور خلاصی مذکور نے اُس سے تھوڑا پانی پینے کو مانگا سپاہی نے اِنکار کیا کیونکہ وہ خلاصی مذکور کی ذات سے واقف نہ تھا خلاصی نے بجواب اُسکے کہا کہ ذات کیا پوچھتے ہو چند روز مین تمھاری بھی ذات باقی نہ رہیگی کیونکہ جو کارتوس تمکو ملینگے اور تم اُنکو بوقت سر کرنے رائیفل کے دانت سے کاٹوگے اُسمین چربی گاؤ وخوک کی لگائی گئی ہی پس یہی گمان سپاہیون کے دل مین جاگیر ہوا اور یہ خیال اُنکے مخیلہ مین آیا کہ جو کارتوس آئندہ اُنکو ملینگے اُنکے مذہب کو خراب کرینگے اور طرفہ یہ کہ اُسی وقت اُسکی خاطر مین شک اِس امر کا واقع ہوا کہ حاکمون کا ارادہ اُنکے عیسائی کرنے کا مصمم ہوا غالب کر اور امور بھی حسب موقع مدد اِس گمان صدق نما ہوے ہونگے الغرض دونون ظن قوی کر اُنکے دھرم وایمان بگاڑنے کا اور اُنکو عیسائی کرنے کا ارادہ سرکار کا ہی اُنکے دلون مین متمکن ہوگئے اور ایسے خیالات کا گذرنا تعجبات سے نہین کیونکہ کارتوس جو اُنکے واسطے طیار ہوتے تھے چکنے تھے اور اُن سپاہیون کو اپنے دھرم وایمان کا بڑا پاس تھا اور یہ شہرت جو چند سپاہیون مین ہوئی تھی اور جا بجا اور جرگہ بجرگہ منتشر ہوئی تھی یہ بھی کچھ خلاف واقع نہ تھی کیونکہ یہان پر ہم یہ بھی گمان کرتے ہین کہ ٹھیکہ دار نے جو مسلمان تھا بے اطلاع سرکار کچھ چربی گاؤ بھی طیاری کارتوس مین لگائی تھی اور جو جوش طبائع سپاہ سے آیندہ نتیجہ استخراج ہوا وہ سب پر ظاہر ہی اور اِس جگہہ یہ امر بھی محتاج بیان کا نہین کہ سرکار نے جب خیالات فاسدہ عوام گوش زد فرمائے تو فوراً ہر ایک کارخانے مین جہان کارتوس اِس قسم کے طیار ہوتے تھے حکم نافذ فرمایا کہ کارتوس مذکور سپاہ کو نہ دیے جاوین اور ہم قسمیہ بیان کرتے ہین کہ احاطۂ بنگالہ مین ایک بھی اس قسم کا کارتوس سپاہ کو نہین دیا گیا اور وہ کارتوس جنکے بارہ مین اکثر مقامات مین اِسقدر تقریرات لاطائل عمل مین آئین

بجرات

بتاریخ ۲۳ جنوری چھاونی رانی گنج مین آگ لگی اور بعد از دو یا تین راتون کے بنگلہ سارجنٹ میجر صاحب کا وہی حال ہوا اور بتاریخ ۲۵ ماہ مذکور دفتر تار برقی بمقام بارک پور بھی آتش دیدہ ہوا اور اسی طرح بادشاہ ناری نے جائزہ اسباب کر مقامات اضلاع شمالی مین مغربی کا لینا شروع کیا بماہ فروری ایک اور امر ایسا ہی واقع ہوا تھا جو نزدیک اہل انگلستان کے اُسوقت مین حقیر اور ہیچ تھا مراد اس امر سے انقسام نان یعنی چپاتی ہے اُسوقت مین دریافت ہوا تھا کہ چوکیداران اضلاع مابین فرخ آباد اور گورگانوہ اور باندا بتقسیم نان گندمی ہمہ تن مصروف ہین اور بعد دینے روٹیون کے رسید اُنکی پٹواری دیہ سے بعد تصدیق تھانہ طلب کرتے ہین۔

طریق تقسیم نان کا یہ تھا کہ چوکیدار دیہ دو روٹیان لیکر اپنے قریب کے گانون مین جاتا تھا اور وہ روٹیان وہان کے چوکیدار کو دیکر یہ کہتا تھا کہ چھ روٹیان اور بناکر چوکیداران دہات قرب وجوار کو دو دو فی نفر دیکر یہی طریق تقسیم بہ ہات آیندہ سمجھا دینا اور ہر ایک چوکیدار دو نان اسمین سے اپنے پاس موجود رکھتا تھا کہ اگر کوئی شخص یا حاکم وقت طلب کرے تو پیش کیجاوین اور یہ ہدایت فوراً تعمیل کی گئی تھی اور روٹیان دیہ بدیہ تقسیم ہوئین۔

ایک چٹھی مورخہ صاحب مجسٹریٹ بہادر گورگانوہ جسمین طریق انقسام نان وطرز تعمیل ہدایت درج ہے ذیل مین لکھی جاتی ہے۔

ترجمہ چٹھی بطور رمز وکنایہ

مین آپکو اطلاع دیتا ہون کہ ایک امر درمیان اکثر دہات اس ضلع کے واقع ہوا ہے جسکی غرض کچھ ابتک ظاہر نہین ہوئی۔

چوکیداران دہات ضلع ہذا کو جو بضلع متحد ہین کچھ روٹیان گندم کی واسطے تقسیم کرنے تمام ضلع کے ملی ہین۔

نان مذکور اسطرح پر تقسیم ہوتی ہین کہ ایک چوکیدار بروقت وصول نان مذکور کے پانچ یا چھ اور ویسی ہی روٹیان بناکر تقسیم کرتا ہے اور اسی طرح روٹیان دیہ بدیہ پہونچ گئی ہین اور ایسی جلدی اس امر کی تعمیل ہوئی ہے کہ گانون گانون یہ روٹیان تقسیم ہوگئین۔

آج یہ روٹیان دہات ضلع گورگانوہ مین بھی تقسیم ہوگئین اور لوگون کو یہ خیال ہے کہ حکم سرکار سے تقسیم ہوئی ہین۔

دستخط ڈبلیو فورڈ مجسٹریٹ

پرچہ اخبار جو اضلاع شمالی ومغربی مین بہت معتبر ہے اسمین ورباب اس امر کے مضمون مندرجہ ذیل تمسخرانہ درج تھا

ہمارے ناظرین اخبار کو قصد اس نان معلوم ہوگا جو ہمراہ وہاے ہیضہ جسکا وہ پیش قدم قرار دیا گیا تھا مشتہر ہوا تھا ویسا ہی کوئی شخص شاید اب پھر ان اضلاع مین آنے والا ہے جہان بہ نظر گندہ ہونے موسم کے چند سال نہ آوے تو بہتر ہے اگر ہمکو درباب انتظام مالک کے کچھ شک ہوتا یا ضعف پایا جاتا تو شاید لوگون کو تو جو بجانب اندفاع اس شعلہ بدبختی کے بعوض ان گرم روٹیون کے ہوتی مگر اب اگر کچھ تحقیقات در باب اصلیت اس امر کے گو کہ کچھ اور قدر سے حال اس واقعہ کا زبانی خوش آمد گویون کے واضح بھی ہو تو بھی باعث استعجاب واستغراب ہوگا جیسے شہر لندن مین ڈیوک آف یورک سے براہ تھی وہ دوڑ ہوک گریٹ برنز ستریٹ تک ہوا تھا

قریب تین ہفتہ بعد تقسیم ہونے نانہاے مذکور کے ضلع دہلی مین یعنی تاریخ پنجم ماہ مارچ تک جمیع اضلاع قرب وجوار دہلی ولکھنؤ ودیگر مقامات اودھ مین پھیل کر رہیلکھنڈ بلکہ تمام اضلاع مین جنکو اپر انڈیا کہتے ہین پہونچ گئی تھین ظاہر ہے کہ کوئی امر بہتر اس سے واسطے شامل کرنے تمام مسلمانون کے ایک خاص امر مین اور حسب دلخواہ عمل مین لانے اُس امر کے نہین معلوم ہوتا۔

بعد ازین مقدمہ کارتوس درپیش ہوا جسکو اصل باعث اس فساد کا کہتے ہین ایک بیان تو اس حال کا جسکے باعث شبہہ سپاہیون کے

پختہ مسلمانون کے دل مین خلل ڈالکر اس بات پر آمادہ کیا ہی کہ جس تدبیر سے ہو سکے حکومت سابق جو سالہاسال سے اُنکے حیطۂ اختیار اور اقتدار سے باہر ہو گئی ہی حاصل کرین اور نیز اتفاقی جو حاطۂ مندراس اور بمبئی مین ظاہر ہوئی تھی اُس سے بھی پایا جاتا ہی کہ محض رعایت و پاسداری شاہ دہلی اور شاہ معزول اودھ مطلب اصلی اور علت غائی اِس فساد کی نہ تھی اور یہ رائے پایۂ صدق کو اِس سے بھی پہونچتی ہی کہ جب خبر سرکشی کی ملک طہران مین پہونچی تھی تو عالم اور موذن شہر مذکور کے درباب صداقت اور راستی اِس عزم سرکشی کے مساجد وغیرہ مین بیان کرتے تھے اور دعا مانگتے تھے کہ اللہ تعالیٰ برکت اِس مہم سرکشان کو بخشے۔

ایک اخبار اخبارات بمبئی مین سے مخبر ہی کہ اضلاع شمالی و مغربی مین پوربیہ یعنی ساکنین مشرق اصل ترغیب دہندہ و برانگیختہ کنندۂ فساد ہین دیگر اطراف مین گفتگو یہ ہی کہ ہندو بیچارہ باختیار مسلمین ہین جب چاہا اُنسے خدمت لی اور جب نچاہا علٰحدہ کر دیا مگر اِس بات کا تحقیق کرنا مشکل ہی یہ تو پر ظاہر ہی کہ ہندو بھی بدرجۂ مساوی شریک مفسدہ تھے اور اُنھون نے بھی ہمراہ مسلمانون کے سرکشی کی تھی ہرچند چند عرصہ تک علامات دلسوزی سرکار اُنسے ظہور مین آئے تھے مگر یہ بدین مراد اختیار کی گئی تھی کہ آیندہ کو زیادہ تر قباحت سرکار انگلشیہ کو اِس اعتبار سے لاحق ہو مختلف اقوام مقامات چھاونی وغیرہ جہان فساد شروع ہوا بمجرد سُننے خبر مفسدہ کے مستعد بدنظمی ہوے مگر اُنکی حرکات یہ تھین کہ صرف خلقت اور آبادی کو لوٹتے تھے اور مفسدہ بدین خیال خام عورات اور اطفال کو غارت و قتل کرتے تھے کہ بنیاد عیسائیون کی برکندہ ہو آدمی بہیئت فقیرانہ شہرون مین بدین ارادہ جاتے تھے کہ انتظام سرکار مین کسی طرح خلل انداز ہون اور ہندوستانی سپاہیون کے دل بجانب فساد مائل کرین اور سرکشی نے نہایت جلد پھیل کر ملک کو تباہ کیا تدابیر اور تراکیب جو مفسدین اِس فساد کے برپا کرنے مین عمل مین لائے ہین وہ اُنسے زیادہ بدنما و قبیح ہین جو کبھی کسی آدم وحوش سیرت وبہائم سریرت سے کہ جنکا نام بھی زمرۂ انسان مین لینا نچاہیے وقوع مین آئے ہون مگر موجدان سرکشی نے دربارۂ وقت مناسب اور درباب قوم جسکے خلاف اُنھون نے فساد کیا بڑا دھوکا کھایا اُنکو جوش خام خیالی بلکہ جنون سے ترغیب سرکشی ہوئی ہی اور یہ امر اُنکی تدبیر حصول مطلب اور حالات تعجب آمیز سے اور نہ سونے راست نیتی اور راست کرداری کے ظاہر ہی بلکہ اِس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہی کہ جو اُنکو سالہاسال صحبت ایسے داناؤن کی رہی ہی جنکی نیت ہمیشہ مصروف اِسکی تھی کہ اِن لوگون مین بھی دانائی اور علم اثر پذیر ہو اُسنے ایک قدم بھی جہالت اصلی اور وحشت ذاتی سے اُنکو بالاتر نہین کیا ایک پردہ خفا ابتک اِس واقعہ قبیحہ مین حائل ہی مگر عرصۂ قلیل مین مصروفان عرصۂ ہنگامہ کو طاقت بے نہایت جو اہل انگلستان کی ہی معلوم ہو گی اور سوائے بربادی کے اور کچھ اُنکے نصیب نہو گا بہت جلد اُن لوگون کو بالتحقیق واضح ہو گا کہ اُنکی جدوجہد ایسی تھی کہ جیسے طاقت سحر سے کسی جسم بیجان مین پیچ وتاب پیدا ہوتا ہی مگر یہ اُنکے خیال خام مین نہ گذرا کہ آسیب اور اسرار بچون کو خوف دیتے ہین اور نزدیک حکما و فضلا کے اُنکا اثر کچھ بھی نہین ہوتا معاودت طاقت و تسلط انگلشیہ ایسا یقینی امر ہی جیسے شکست ہاے متواترہ جو مفسدین کو بخلاف ہماری افواج نصیب ہوئی ہین جو کچھ کہ نقص اور کمی سرکار کی تھی قطع نظر اُسکے اب یہ تحقیق و ظاہر ہی کہ کیا امر مناسب وقت سرکار کے ہی اب وہ طاقت اور قوت سرکار کی کام مین آویگی جس سے واضح ہو گا کہ اسباب حفاظت رعایا بخلاف حملہاے مفسد اور سامان دوبارہ قایم کرنے حکومت سرکار بقاعدۂ مستحکم تر از سابق سرکار کے پاس کسقدر کافی اور موجود ہی۔

	علامات مفسدہ

اشتہار مندرجۂ بالا مین مضامین محررۂ ذیل بعبارت صاف درج ہین اول یہ کہ مسلمانان ہندوستان کو محل خطر ایمان بباعث بدعہدی اور فریبانہ حرکات انگلشیہ دربارۂ تغلب و تصرف ملک سمجھنا چاہیے دوم یہ کہ جو جنگ شاہ ایران شروع کرتا ہی وہ مذہب کے واسطے ہی اسواسطے تمام مسلمانان مسلم الایمان کو چاہیے کہ مسلح ہوکر واسطے حفاظت دین محمدی کے مستعد اور آمادہ ہوکر براہ خدا نصارا کو ہلاک و نیست و نابود کردین سوم یہ کہ واسطے جانے ہندوستان کے اور مدد کرنے باایمان ساکنین ولایت مذکور کے افواج آراستہ اور مقرر ہوئی ہی چہارم یہ کہ شراکت کی استدعا اور کلیہ فساد کی درخواست ہر ایک رئیس و غریب پیر و جوان سے کی گئی ہی پنجم یہ کہ تمام باایمان آدمیون کو اطلاع دیجاتی ہی کہ یہ جنگ صرف بعوض رخنہ و تخلل کے جو از دست انگلشیہ دین متین محمدی مین واقع ہوئی ہین قایم کی گئی ہی۔

پس ہمارے نزدیک مضامین مذکورۂ بالا کچھ نہ کچھ وسعت اس مفسدۂ عظیم سے کہ اب فرد ہوگیا ہی رکھتے ہین۔

مشہور ہی کہ شراکت شاہ معزول اودھ کی بھی اکثر کواغذ سے جو اُسکے قیامگاہ سے برآمد ہوے اور جنمین اُسکے دستخط موجود ہین پائی جاتی ہی فوراً بعد از تسلط سرکار انگلشیہ بملک اودھ جو بماہ مارچ ۱۸۵۶ء وقوع مین آیا تھا شاہ معزول نے رسم رسل و رسائل ساتھ شاہ ایران کے شروع کیا اور لکھا کہ تمام فوج ہندوستانی جو ملازم سرکار ہین اُنکو ترغیب اِس امر کی دیجاوے کہ وہ تمام ایک تن ہوکر ایک روز جو بعد ازین قرار پاویگا فساد شروع کرکے اپنے افسران انگریزی اور دیگر انگریزون کو اور ہندوستان زاعیسائیون کو جو اُنکے ہاتھ لگین قتل کرین اور تمام راجہا و رئیسان ہندوستانی کو صلاے عام واسطے شامل ہونے کے دین اور بعد از قتل کرنے یا بھگا دینے فوج گورہ کے تمام ممالک ہندو مسلمین کو جو قبل از آمدن قوم غربی اور مردود فرنگیون کے قبضۂ اقتدار اولیاے شاہنشاہی مین تھین دوبارہ تسلط شاہنشاہ دہلی مین کردین اور اول قدم جو شاہ معزول نے اِس جادۂ مفسدہ پر رکھا تھا وہ یہ تھا کہ جو دو رجمنٹ ہندوستانی نمبر ۱۹ اور ۳۴ - اُس زمانے مین مقام لکھنؤ مین قیام پذیر تھین اُنکو ترغیب اِس امر کی دی اور بروقت تبدیلی معمولی افواج ۱۸۵۷ء و ۱۸۵۸ء یہ دونون رجمنٹ لکھنؤ سے تبدیل ہوکر ایک تو برہام پور اور دوسری بار کیپور کو روانہ ہوئی مگر تخم فساد جو اُنکی زمین دل مین بو یا گیا تھا اُنکے مقامات مذکورہ مین پہونچا اور درمیان ۱۸۵۶ء کے سپاہیان رجمنٹہاے مذکور خصوصاً سپاہیان رجمنٹ ۳۴ در پاے ترغیب سرکشی بدگیر رجمنٹہاے اور ہر ایک رجمنٹ ہندوستانی سے خط کتابت اِس امر مین کرتے رہے اور فہمائش کرتے رہے کہ حمایت اور پاسداری اپنے قدیم بادشاہون کی بہتر ہی اور سبب نارضامندی کا اِسطور پر بیان کیا کہ اُنکے اکثر حقوق بباعث تسلط سرکار کے ملک اودھ پر اور بہ سبب بھرتی ہونے اکثر اقوام سکھ و پنجابی فوج انگلشیہ مین فروگذاشت ہوگئے اور آئندہ کو زیادہ تر قباحت ہوگی کیونکہ جو فائدہ خدمت سرکار مین ابتک اُنکو حاصل ہوتا تھا وہ اب سکھ وغیرہ کو ملیگا اور تلقین کرتے رہے کہ یہ وقت ہی جو بادشاہان و رئیسان ہند اپنی اپنی حق رسی کے واسطے جو مدت مدید سے بباعث غلبۂ انگلشیہ کے معرض تلف مین آگیا تھا مستعد ہون اور سپاہ کو لازم ہی کہ اپنے قدیم بادشاہون کی رفاقت کرین اور اِن اغیار عیارون کی صحبت سے فراغت حاصل کرین۔

اشتہار فارسی کا جو کہتے ہین کہ شہر دہلی مین برآمد ہوا تھا اُسمین درج تھا کہ جو تدبیر واسطے سلح بندی و قتل عام کُل سفید رویون کے بنظر دوبارہ قایم کرنے خاندان تیموریہ شہر دہلی مین کی گئی ہی اُسمین شرکت اہل اسلام کی ہوئی ہوگی اور اُنھون نے کوشش بلیغ بیج بونے تخم ناخوشی و نارضامندی کے بیج مزرعۂ دل فوج ہندوستانی کے کی ہوگی۔

کیا عجب ہی کہ سخنان مذکورۂ بالا سبب اِس مفسدہ کا ہوے ہون مگر ہمارے خیال مین یہ آتا ہی کہ اشتہار شاہ ایران نے تمام ملک کے

نکالدین اور اس خس و خاشاک کو بجانب دریاے غرب منتشر کردین خدا جسکو چاہے فتح بخشتا ہی اور اب مطابق قول پیغمبر جسنے تکلیف تمکو دی اُسنے تکلیف پیغمبر کو دی ہر ایک ساکن ایران کو فرض عین سمجھنا چاہیے کہ بموجب قول جو تمکو مارنا چاہتا ہی اُسکو تم بنام خدا مارو کاربند ہون اور ہر ایک کبیر و صغیر غریب و امیر عالم و جاہل رعیت و سپاہ کو چاہیے کہ واسطے محافظت دین محمدی کے ہمت کرین اور کمر شجاعت چست باندھکر باسلاح و یراق اپنے جسمون کو زیب و زینت دین اور ہر ایک عالم و واعظ کو چاہیے کہ مساجد و مقامات جرگہ و جلسہ اور ممبرون پر ندائے عام دیوین کہ ہر ایک شخص بنام خدا جہاد پر آمادہ ہو اور اس سجیہ رضیہ سے غازیان راہ خدا مستوجب وعدۂ آنحضرت ہونگے بالتحقیق ہم اُنمین سے ہین جو براہ خدا لڑتے ہین لیکن چونکہ فوج ظفر موج نے ہنوز شمشیر و شمنون پر علم نہین کی ہی اور اُس گروہ ہمتن شوق کو اجازت کوچ کرنے کی ابتک حاصل نہین ہوئی ہی اسواسطے مابدولت نے تقرری افواج بدین نمط فرمائی ہی کہ امیر الامرا مرزا محمد خان کشکچی باشی اور امیر علی خان شجاع الملک اور دیگر جرنیلان و کمانیر مع پچیس ہزار سپاہ کے بطرف فارس اور شاہزادۂ نواب صمصام الدولہ مع بیس ہزار سپاہ کے بجانب محمرہ اور غلام حسین خان سپہ دار اور جعفر علی خان میر پنجہ بافسری رجمٹہاے و رسالہ ہاے کرانچی و اہی و آذربیجان و کرمان بقدر بیس ہزار کے بطرف کرمان روانہ ہون اور بنام نواب احتشام السلطنت حکم ہوا ہی کہ براہ کچ و مکران جو واقع ملک سندھ ہین اور بنام سرداران افاغنہ مثل سردار سلطان احمد خان و سردار شاہ ولی خان و سردار سلطان علی خان و سردار محمد عالم خان حکم نافذ ہوا ہی کہ براہ افغانستان مع تیس ہزار سپاہ و چالیس ضرب توپ و دیگر سامان بیشمار حرب و ضرب بجانب ہندوستان روانہ ہون اور بفضل الٰہی امید ہی کہ اس فوج قہار کو فتح نصیب ہوگی۔

اب یہ امر ضروری ہی کہ اقوام افاغنہ و دیگر باشندگان افغانستان جو ہم مذہب ایرانیون کے ہین اور جو اُنمین سے اُسی قرآن اور قبلہ اور مسائل محمدی کے پیرو ہین شریک جہاد ہون اور دست امداد برادرانہ دراز کرین اور بعد وصول کرنے اس خوشخبری کے بموجب قول محمدی کے کاربند ہون بالتحقیق جو با ایمان ہین وہ آپسمین بھائی ہین اور اس حکم خدا کو عمل مین لاوین کہ خدا با ایمانون کے امور کو بے ایمان اور شریرون کے عمل سے مختلف اوزان مین وزن کریگا اور واسطے فرو کرنے اس فساد کے یہی صرف ضرور نہین کہ ایک جزوی گروہ حق پرستون کا آمادۂ محافظت دین ہو بلکہ لازم ہی کہ تمام باشندگان ممالک ہمارے حکم کی متابعت کرین اور یہ بھی واضح رائے اقوام افاغنہ ہو کہ شہنشاہ ایران کا یہ ارادہ ہرگز نہین ہی کہ جانب افغانستان ملک گیری کرے بلکہ یہ خواہش ہی کہ ملک قندھار سردار رحم دل خان اور خاندان سدوزائی کو بدستور لخلاف پہلے اور حاکم کابل اپنے ملک مقبوضہ و مفتوحہ مین حکمران رہے مگر یہ منشا ہمارا ہی کہ سب متفق جہاد بخلاف دشمنان دین ہون اور اُنمین شمار ہون جنکی نسبت آنحضرت نے یہ فرمایا ہی کہ رحمت خدا اُنپر نازل ہوتی ہی جو جہاد مین لڑتے ہین اور ہمکو یقین ہی کہ بعد ملاحظہ اس اشتہار کے سردار دوست محمد خان امیر کابل جسکی خواہش دلی ہمیشہ سے یہ تھی کہ فوج ایران جانب افغانستان متوجہ ہو اور رابطۂ دوستی و اتحاد اس سلطنت ایران سے پیدا ہو تاکہ اس وسیلہ سے استحکام اُسکی سلطنت کا بخلاف گمراہان از راہ راستی متصور ہو شامل ہمارے اس امر خیر مین ہونگے اور اس جہاد مین سرپرست ایک گروہ حق پرستون کے ہو کر غازی ہندوستان کہلاوینگے کیونکہ یہ خارج از قیاس ہی کہ وہ طلبگار ایسی قوم کی دوستی کے ہونگے جسکی شان مین پیغمبر نے یہ فرمایا ہی بالتحقیق وہ تمکو پیار نہین کرتے تم بھی اُنکو پیار نہ کرو اور یہ بھی عقل گوارا نہین کرتی کہ وہ واسطے دولت دنیا کے ایمان فروشی کرینگے۔ یہ اشتہار واسطے اطلاع اور آگہی حق پرستون کے مشتہر ہوا ہی اور انشاء اللہ جمیع پیروان اسلام ساکن ہندوستان بھی ہمارے شریک ہونگے اور اس قوم انصار سے اعوض اُن زیادتیون کا لینگے جو مذہب پاک پر اُنسے عائد ہوئی ہین اور کسی چیز سے اس امر متبرک مین دریغ نہ کرینگے فقط

اشتہار

جنگ ایران سے ارادہ اس فساد کا بہ نزدیک مفسدان کامل شروع ہوا تھا اُسوقت مین یعنی اوپر ختم ہونے سال گذشتہ اور شروع ہونے سال حال کے کچھ علامتین اُسکی ظاہر ہوئی تھین ہنوز خبر فتح ہرات بخوبی ہم تک نہین پہونچی تھی کہ آوازۂ جنگ چین بلند ہوا اور توجہ بجانب سرحدات ملک اودھ اور نیپال مصروف ہوئی اور ملک برھما جو ہمارے قبضے مین تھا اُسکی حفاظت کا بھی تفکر درپیش ہوا اور ممالک نظام اور دکن اور گوالیار اور راجپوتانہ اور اضلاع سونٹھال مین بھی انتظام قوی اور ارسال افواج ضرور پڑا اور یہ بھی پایا گیا کہ ہندوستانی فوج ولایتی کی طاقت ضعیف سمجھتے ہین اور اکثر معاملات جنگی مین کمی تصور کرتے ہین خصوصًا مقدار نفری فوج ولایتی جو ہندوستان مین تھی اُنکے نزدیک بہت کم تھی اور گفتگوے صلح جو فیما بین سرکار انگریزی اور امیر دوست محمد خان کے درپیش تھی اُسکی طرف سے اور خلجان خاطر تھا اور معلوم ہوتا تھا کہ یہ بھی ایک دام بلا مبسوط ہونے والا ہی۔

جب ہماری فوج نے مقام محمرہ مین فوج ایران پر فتح پائی تو درمیان اموال یغما جو خیمۂ شہزادے سے دستیاب ہوا تھا ایک اشتہار مشتہرۂ شاہ ایران جسپر دستخط بھی شاہ کے تھے مگر تاریخ تحریر نہ تھی برآمد ہوا مضمون اُسکا یہ ہی چونکہ سرکار انگلشیہ نے بوجہ طاقت و قدرت اپنی کے جو اُسکو باعث فتح ہند اور بسبب فوائد جو اُس فتح سے حاصل ہوئے ہین یہ ارادہ کیا ہی اور بلکہ طریق زیادتی کا بھی ہمین خیال اختیار کیا ہی کہ تمامی ملک شرقی قبضۂ سرکار مذکور مین آجاوے اور اسی نیت سے سرکار مزبور نے عزم فتح افغانستان کیا تھا گو کہ اس مہم مین بہت سی رکاوٹ اُٹھائی اور شکست فاش نصیب ہوئی مگر ملک افغانستان مین بڑا فتور برپا ہوا اور سرکار انگلشیہ نے لاہور اور پشاور اور دیگر مضافات افغانستان فتح کر لیے اور اس فتح سے اُنکا قصد یہ ہی کہ ملک ایران پر متسلط ہون اور وہ یہ چاہتے ہین کہ ہماری خط کتابت کسی رئیس افغانستان سے کہ جو ہمارے ہمسایہ اور ہم مذہب ہین اور ہمیشہ سے ہمارے دوست اور رفیق رہے ہین نہووے اس سے غرض اُنکی یہ ہی کہ اُنکو راستہ واسطے آنے ایران کے ہر طرف سے ملے اور بشرط دست قدرت شاہ ایران کو بطور راجہاے ہندوستان زیر نگین کرین اور مذہب اسلام کو خراب کرکے مثال مذہب مسلمانان ہند اُسمین بھی فتور ڈالین اور اس مطلب کے حاصل کرنے کو سرکار انگلشیہ نے فوج کشی اوپر ملک ایران کے شروع کی ہی اور جہال و دہاقین کو بدغابازی و بے ایمانی فریب دیکر مصدر افعال ناشائستہ ہوے تھے اور سرکار مابدولت ہنوز کوئی تدبیر بعوض ایسی حرکات ناشائستہ کے عمل مین نہین لائی ہی گو کہ اُس سرکار نے بخیال ضعف سلطنت حرکات ناشایستہ و بدعہدی کے یہان تک پہونچائے ہین کہ ترغیب ترک کرنے ملازمی شاہی اور اختیار کرنے نوکری سرکار انگلشیہ شاہزادہا و منشیان ملازم ایران کو دیتے ہین اور یہ طرز بفریب و کارستانی دعویہاے باطل و تجویزات نادرست پیش کرکے عزم حصول مطلب کی کیا چاہتے تھے کہ رفتہ رفتہ تمام افترا پردازی اُنکی ظاہر ہوگئی الغرض سرکار انگلشیہ نے فوج اپنی ملک ایران مین بھیجی اور چونکہ یہان گمان بھی ایسے امر کا نہ تھا اور اسی سبب سے کچھ تیاری عمل مین نہ آئی تھی ایک قلعہ ملک اسلام جو بر لب دریاے شور واقع تھا اور فوج قلیل اُسمین بطور محافظ قائم تھی اُنکے قبضے مین آگیا اور چونکہ کچھ اور فوج شاہی وہان موجود نہ تھی قلعہ مذکور مین جاکر فوج انگلشیہ قائم ہوئی مگر جب اُنھون نے دیکھا کہ پیش قدمی اُس جگہ سے باعث تردد ہوگا اور اُس قلعہ سے باہر نکلنا گویا ماہی بے آب کی طرح بیقراری مین پڑنا ہی وہین مقیم رہے کیونکہ یہ ظاہر ہی کہ اگر وہ پیش قدمی کرتے تو شمشیرہاے آبدار شجاعان اسلام اُنکے تن مین دم باقی نہ رکھتی۔

لیکن حضور مابدولت شاہنشاہ کو اب موقع اظہار یکنون خاطر و طیب دل بباعث بدعہدی سرکار انگلشیہ حاصل ہوا اور احکام مابدولت صادر ہوے ہین کہ فوج بیشمار سرحدات ممالک پر جمع ہون اور بنام فوج نصرت قرین حکم محکم شرف نفاذ پایا ہی کہ بطرف سرحد روانہ ہوکر دشمنان دین کو

ڈالین اور اس حقیر ہیچ میرز کو بکلمات خیر یاد فرماوین الانسان مرکب من الخطاء و النسیان۔

خطاب بناظرین از مؤلف کتاب انگریزی

مؤلف ہیچ بیان کرنے حالات مرقومۂ ذیل کے دعوی تصنیف کا نہین رکھتا بلکہ جو لکھا گیا ہو وہ اکثر چھپیات و اخبارات سے جو ممالک ہندوستان مین زمانۂ مفسدہ مین مشتہر ہوے تھے استنباط کیا ہی اور علاوہ اسکے اکثر حالات و کچھ ایسے بھی ہین جو کبھی کسی اخبار سے ظاہر نہین ہوے تھے اس سے ثابت ہو کہ مؤلف کو محنت صرف فراہم کرنے اخبار کی اور تصحیح کرنے حالات مختلفہ کی ہوئی ہی چونکہ فراہم کرنے مین احتمال غلطی کا بھی واقع ہوسکتا ہی لہذا عرض پرداز ہو کہ اگر چہ مؤلف نے ایسی غلطی بھی حتی الامکان واقع نہونے دی ہی الا اگر شاذ و نادر واقع ہوئی ہو تو ناظرین کتاب ہذا سے امیدوار ہون کہ معاف فرماوینگے ترتیب دینے مین ان حالات کے مؤلف نے قید تاریخ کی بدین خیال نہین رکھی ہو کہ بعد از شروع مفسدہ مقام میرٹھ اور دہلی کے تمام ملک شعلہ ور ہوگیا تھا اور اکثر فساد پانچ پانچ چھ چھ مقامون مین ایک ہی تاریخ شروع ہوا پس فرض کرو کہ منجملہ اُن مقامات کے دو کی اطلاع تو اُسی وقت ہوئی اور دو کی خبر ایک ہفتہ یا دو ہفتے کے بعد سُننے مین آئی اور باقی ماندہ دو جگہ کا حال صرف زبانی ہندوستانیون کے ظاہر ہوا جنکے اظہارات پر چندان اعتبار نہین ہوسکتا پس تاریخ وار حالات کیونکر درج ہوسکتا تھا اسلحاظ سے مؤلف نے کچھ قید تاریخ کی نہ رکھکر مقام وار اول سے آخر تک جسقدر ہم پہونچا تمام و کمال درج صفحات ذیل کیا ہر چند اس تالیف مین باعث کم بہم پہونچنے حالات واقعی کے احتمال دگرگون ہوسکتا ہی مگر مؤلف کو یقین ہو کہ میری اس محنت کے نتیجہ یعنی اس کتاب سے آیندہ مورخان ہند کو ہیچ بیان کرنے حالات اس مفسدۂ عظیم کے جسکا ثانی کبھی کسی وقت اور کسی ملک مین نہوا ہوگا امداد کامل پہونچیگی۔

دیباچہ مؤلف کتاب انگریزی

حکومت انگلستان پر جو ہندوستان مین تھی ایک نہایت نازک وقت گذرا بلکہ عافیت تنگ ہوگئی تھی اور اسکی آمدنی پر تخلل عظیم واقع ہوا اور شجاعت و دلیری قلیل فوج ولایتی کی جو اس ملک ہندوستان مین مقیم تھی محکِ امتحان پر چڑھی اور آتش بغاوت اور ہوائے فساد نہایت حرکت نامردانہ یعنی قتل عورات اور اطفال انگلشیہ سے تمام ملک مین پھیل گئی اور وغابازی اُن لوگون کی نے جو اپنے تئین بیحد وفادار بتلاتے تھے نام سپاہ گری کو داغ لگایا اور ہندوستانی رئیسون نے بھی جنکی جان و مال کی حفاظت باعث سرکار انگلشیہ کے ہوئی تھی حمایت و شراکت مفسدون کی بزور فوج کی مگر بافضال الٰہی تمام کوشش ان بیوفا اور بے ایمانون کی گو کہ ہزارون بڑے نامی قیدیان جیلخانہ اور ڈاکوان مشہور و معروف کی امداد بھی اُنکو پہونچی کام نہ آئی اور خدائے تعالی نے حفاظت انگلستان کی کی اور بروقت ضرورت شدید کو ملک بھی پہونچائی اور ہندوستان اب پھر انگلستان کا ہی اگرچہ آیندہ بھی زمین ہندوستان کی خون انگلستانیون سے آلودہ ہو اور گروہ نفراقان کے ملک کو خراب اور ویران کرین مگر بفضل خدا غلبہ انگلستانیون کا ابتک ہی اور آیندہ بھی ہیگا اور چند روز مین جمیع امور ہیئت سابق امنیت اور آسائش کی حاصل کرینگے قبل از بیان کرنے حالات جگر خون کن قتل انگریزان اور غارت گری اموال سرکار و رعایا جو امور از بعد از تاریخ دہم جنوری ۱۸۵۷ء وقوع مین آئے ہین مؤلف ارادہ رکھتا ہی کہ اول مختصر احوال اُن واقعات کا بیان کیا جاوے کہ جو پہلے برپا ہونے فساد میرٹھ اور دہلی کے واقع ہوے ہین کہ جنکے باعث مفسدون کو شدہ شدہ ترغیب اس امر کی ہوئی تھی کہ متابعت غیر قوم کی موقوف کرکے اپنی پسند کا بادشاہ مقرر کرین۔

رائے اکثر اصحاب کی یہ ہی کہ یہ سرکشی جو ہندوستان مین ہوئی ہی اسکی تجویز کئی برس سے ہو رہی تھی اور اب کلکتے مین وجوہ اسکے ظاہر ہوتے ہین مگر تمام کو اغذ سے جو نظر مین آئے ہین ایسی دلیل قوی کوئی اُنمین نہین ملتی کہ جس سے اُسوقت اتفاق رائے اس امر پر ہوتا ابتدائے

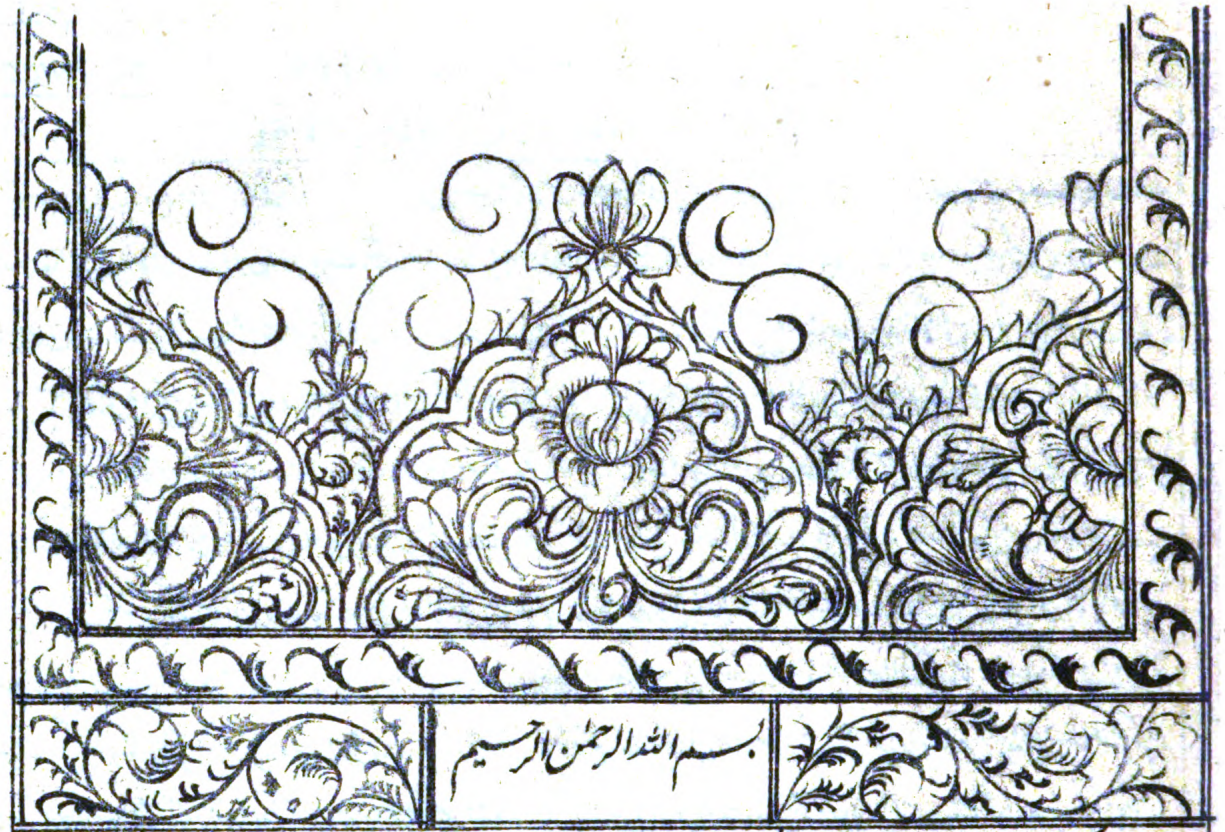

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نامش بزبان گفتنم از بیخردیست ٭ وصفش بدہان گفتنم از بیخردیست ٭ فی الجملہ چنانست کہ دائم گفتن ٭ انصاف چنان گفتنم از بیخردیست ٭

بعد حمد و نعت کے مدعا طراز ہی کہ حقیر پُر تقصیر ذرہ مثال پنڈت کنھیا لال کہ بدو شعور سے آج کے دن تک کہ حیات مستعار قریب چہل کے پہونچی بدل و جان کار سرکار انگلشیہ مین مصروف و مشغول رہا تھا اب فلک کجرفتار و گردون دوار نے ایسا چرخ مارا کہ روزگار سالہا سال ہاتھ سے جاتا رہا اس عرصۂ بیکاری و ایام بے شغلی مین کوئی صورت ایام گزاری کی نظر نہ آئی اک روز یہ خیال دل نیاز منزل مین گذرا کہ کچھ حال بلوہ بدمعاشان کج عقل جو سابق مین اخبارات وغیرہ سے استنباط کیا تھا درج صفحۂ قرطاس کرتا کہ دوستان دوستی شعار و شائقان خبر و اخبار کو ذریعۂ شغل و دلبستگی بہم پہونچے یہ ارادہ روبروے احباب صادق الولا کے لباس ظہور مین بیان کرکے مقبول نظر اُن صاحب نظرون کے ہوا مگر اب ایک امر اور تنقیح طلب تھا اور وہ یہ کہ یہ عروس زیبا حلیہ فارسی سے مزیب ہو یا خلعت اُردو سے مخلع آخرش صلاح دوستان دوستی شعار اسپر قرار پائی کہ زیور اُردو اس پردہ نشین حجلۂ خفا کے واسطے بہت شائستہ اور زیبا ہی لہذا بتبعیت ارشاد صداقت نہاد احباب صادق الاتحاد اور بہ نظر اسکے کہ ہر ایک شایق بے تکلف اسکے مطالعہ سے بہرہ ور ہو اور کسی طرح کی دقت تفہیم مین عائد نہو اس کتاب کو زبان روزمرہ اور صاف صاف مین تحریر کرکے نام اس کتاب کا محاربۂ عظیم ۱۲۷۶ رکھا گیا وجہ یہ کہ اس نام کے حروف سے تاریخ طبع ہونے کتاب کی ظاہر ہوتی ہی اور لطف یہ کہ اگر اسمین لفظ ہندوستانی زیادہ کیا جاوے تو ۱۸۵۶ء یعنی سال شروع علامات فساد اسمین سے نکلتے ہین اسواسطے یہ نام رکھا گیا اور جو کچھ اس کتاب مین درج ہی اُسکا حال ترجمۂ دیباچہ مؤلف کتاب انگریزی سے واضح راے اصحاب شوق ہوگا صرف اسقدر یہان تحریر کرنا کافی ہی کہ آخر کتاب مین جو مقدمہ تحریر ہوا ہی اُسمین مجمل اور یکجا حال اُن تدابیر کا درج ہی جو واسطے اندفاع فساد و بلوۂ عام کے منجانب سرکار گردون وقار ظہور مین آئی تھین اور اُسمین حال جنگ دہلی بھی ثبت کیا گیا ہی و بہمین نظر احوال جنگ مذکور حالات مقام مزبور مین تسطیر نہین ہوا التماس خدمات عالی ناظرین کتاب ہذا مین یہ ہی کہ احیاناً اگر کہین سہو یا غلطی نظر سے گذرے تو ظل عفو اُسپر

نام مقامات	صفحہ
سہارن پور	۱۵۳
سیال کوٹ	۱۷۶
سکرورہ اودھ	۱۸۸
ساگر	۲۰۴
سرسا	۲۲۱
سلطان پور	۲۴۴
ش	
شروع احوال فساد	۲۶
شکارپور	۱۴۵
شاہجہان پور	۱۸۶
شملہ	۱۰۵
ف	
فیروزپور	۱۱۸
فتح گڈھ	۱۵۴
فیض آباد	۱۳۸
ک	
کانپور	۷۴
کلکتہ	۹۱
کراچی	۱۶۹
گ	
گوالیار	۱۰۸
گوپی گنج	۲۲۲
ل	
لکھنؤ	۹۴

نام مقامات	صفحہ
لاہور	۱۵۰
م	
میرٹھ	۲۶
منصوری کوہ	۱۱۳
مادھوپور	۱۱۴
ملتان	۱۱۷
مری کوہ	۱۴۱
مراد آباد	۱۴۶
مہدپور	۱۷۶
منئو	۲۳۰
منگیر	۲۳۱
مندراس	۲۴۸
مقدمہ	۲۴۹
ن	
نینی تال کوہ	۱۱۵
نوگانوں	۱۳۰
نصیرآباد	۱۶۷
نیمچ	۲۲۴
ناگود	۲۳۵
ہ	
ہمیرپور	۲۰۳
ہانسی	۲۲۳

فہرست ابواب کتاب محاربۂ عظیم

نام مقامات	صفحہ
ا	
انبالہ	۹۳
امرت سر	۱۴۳
آگرہ	۱۶۴
آرہ	۱۷۰
الہ آباد	۱۹۶
اوکر	۲۰۹
اندور	۲۲۹
اعظم گڈھ	۲۳۱
اوریا	۲۴۱
ابوکوہ	۲۴۲
اورنگ آباد	۲۴۷
ب	
برہام پور	۱۱۴
بریلی	۱۸۹
بلند شہر	۱۱۹
بنارس	۲۳۲
پ	
پشاور	۱۳۶
پونا	۱۴۵
ج	
جنبگوری	۱۴۵

نام مقامات	صفحہ
جہیلم	۱۶۶
جونپور	۱۸۳
جھانسی	ایضاً
جلندھر	۲۰۷
جبل پور	۲۳۶
ح	
حصار	۱۲۵
حیدر آباد	۲۳۵
حیدر آباد سندھ	۲۴۸
د	
دیباچہ	۱
دہلی	۳۴
"	۱۴
دیوگڈھ	۱۵۳
دیسا	۱۳۵
ر	
روہتک	۱۹۱
روڑکی	۱۰۶
روہنی	۱۲۳
راول پنڈی	۴۴
س	

اطلاع - اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جسکے معاینہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے میٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین انمین بعض کتب تواریخ شاہان و رئیسان اردو و فارسی کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتابہی اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر دانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

کتب تواریخ شاہان اردو

تاریخ ٹاڈ راجستان - بڑی عمدہ تاریخ بسوط ہی مع نقشجات و تصویرات یہ کتاب دو جلد مین ہی جسکو صاحب ذیشان مورخ کامل لفٹنٹ کرنیل جیمس ٹاڈ صاحب بہادر سابق پولٹیکل ایجنٹ حصہ غربی ریاستہاے راجپوتانہ نے نہایت صحت حال کے ساتھ مدون فرمایا اور بعد ملاحظہ و منظوری شاہ جارج چہارم بادشاہ انگلستان کے ۱۸۲۹ء مقام لندن مین چھپی اسمین ہر مقام کی موجودہ حالت اور گذشتہ کیفیت اور وہان کے باشندون کا حال بہت تصریح سے لکھا ہی اور مشہور مقامات و راجگان نامور ان کی بھی تصاویر ہین چنانچہ مجمل توضیح ہر حال کی فہرست آغاز کتاب سے ظاہر ہی اور یہ دو جلد مین ہی ہر ایک جلد علیحدہ علیحدہ

صولت افغانی - اسمین واقعات فرمانروایان ہندوستان اور تحقیق انساب افغانان کمال تشریح سے مع شجرہ ہاے خاندان قوم نامی افغانان کے لکھے ہین مولفہ حاجی محمد زمردار خان جاگیردار راج کروہی

فتوحات ہند - خلاصہ تاریخ واقعات ہند مولفہ منشی عنایت حسین۔

تاریخ چین - ملک چین کے حالات ابتداے طوفان سے لغایت سنہ ۱۸۲۱ء خوب مفصل اسمین ہین اور سواے اسکے اور عجائبات اور غرائبات مذکور ہین تصنیف جناب جیمس کارن صاحب بہادر۔

تذکرۃ الکاملین - ذکر مشاہیر حکما و علما کا مع انکی تصاویر کے مولفہ منشی رام چندر پروفیسر سررشتہ تعلیم ریاست پٹیالہ۔

اقوام الہند - ہند کی اقوام مختلف کا بیان ہی مولفہ منشی کشوری لال۔

عجائبات روزگار - بیان عجائبات اشیاء و مقامات مع تصاویر مولفہ جناب ماسٹر رامچندر صاحب بہادر۔

تاریخ طلسم ہند - جسمین احوال تمامی راجگان ہند از برہما تا راجہ جدستر ہی اور بعد اختتام حکومت راجاؤن کے جو جو بادشاہ اسلامی گذرے اُنکا حال تا انقراض عہد دولت سلطان عالم واجد علی شاہ مصنفہ منشی طوطا رام شایان

تاریخ جدولیہ - اسمین احوال بنی اول حضرت آدمؑ سے تا ایندم جزو کل حال تاریخی ہر طبقہ کا انبیا و ائمہ و صحابہ و تمام سلاطین سے جداول ہین بطرز شایستہ لکھا ہی مدونہ و مولفہ منشی خادم حسین صاحب اکبرآبادی۔

تاریخ نپولین بوناپارٹ - مشہور شہنشاہ فرانس کی تاریخ جسکا ترجمہ مولوی مشتاق حسین نے فرمایا۔

سفرنامہ - متضمن حالات شہر و دیار یارقند مرتبہ و بچشم دیدہ جناب فورسائتھ صاحب بہادر کمشنر جنھون نے ۱۸۷۰ء مین یارقند کا سفر فرمایا۔

گلدستہ قنوج - تاریخ شہر قنوج کی ہی تصنیف منشی کشوری لال صدر امین۔

سیر پنجاب - تاریخ ملک پنجاب کی مفصل ہی دو حصہ ہین حصہ اول مولفہ رائے کالی رائے اکسٹرا اسسٹنٹ اور حصہ دوم فراہم کردہ لالہ تلسی رام۔

سیر سیاح - سفرنامہ منشی میان داد سیاح تخلص مع غزلہاے مشاعرہ لکھنؤ و کانپور مرتبہ حضرت سیاح۔

ریاض الاحرار - حالات امراے ہند جنکو گورنمنٹ سے سلامی شلک کا حکم ہی مولفہ منشی رحمن علی خان۔

تاریخ ستارہ ہند - مخصوص حالات شاہان اودھ مولفہ منشی طوطا رام شایان۔

خلاصہ تاریخ مسعودی - حضرت مسعود غازی کا احوال از محمد صادق وکیل۔

کمیشن برودہ - اسمین کامل مقدمہ زہر دینے کرنیل فیر صاحب بہادر رزیڈنٹ برودہ کو مہاراجہ ملہار راؤ رئیس گایکوار کی طرف سے اور روئداد گواہان انگریزی سے ترجمہ ہوا مترجمہ بابو دامودر داس وکیل آگرہ سند یافتہ آگرہ کالج۔

Tarikh Bagyat Hind

تاریخ بغاوت ہند

INDIAN INSTITUTE

جسکا ترجمہ چند کتب معتبر تواریخ انگریزی سے پنڈت کنھیالال صاحب سابق مترجم

چیف کمشنری اور حال مہاراجہ گڑھ اٹیھی کے منصرم ریاست نے زبان اردو مین فرماکر

محاربۂ عظیم

۱۲۷۶

تاریخی نام رکھا حقیقت مین اسم بامسمی ہی کہ بڑا معرکہ تھا اور واقعات صحیحہ وسوانح

معتبر ابتدای ۱۸۵۷ء سے اختتام ۱۸۵۸ء تک حتی الوسع معتبر تواریخ کے مقابلہ سے لکھے

تیسری مرتبہ

مطبع منشی نول کشور مقام لکھنؤ مین چھپی

سنہ ۱۸۸۲ء

Muḥārabaḳ-ĕ-ʿaẓīm.

15-E12.
2.

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.

حاضرین مین سے جواب طراز ہوے کہ وہ آدمی یعنی منگل پانڈے دیکھو پس و پیش گشت کر رہا ہی اور اُسکی بندوق پُر ہی۔
باستماع اِس کلمہ کے جرنیل صاحب نے فرمایا کیا یہان کوئی گارد نہین ہی جو اُسے گرفتار کرے یا اُسکو بمثال سگ دیوانہ قتل کو پہونچاوے۔ اِسکا جواب یہ ملا کہ گارد والے نہین جاتے اِسپر جرنیل صاحب نے اپنا پستول خانۂ زین سے نکال کر اور دونون صاحبزادگان اور راس صاحب کو ہمراہ لیکر قدم آگے رکھا اور جمعدار اور گارد والون کو حکم دیا کہ ساتھ آوین۔
جمعدار مذکور نے بجواب کچھ عرض کی مگر جرنیل صاحب نے ہنوز اُسکی عرض سماعت نہ فرمائی تھی کہ مکرر حکم ہمراہی صادر فرمایا تاہم گارد والے اپنی جگہ سے نہ سرکے بوادید اِس حال کے جرنیل صاحب نے باواز غضبناک سنکر حکم ہمراہی دیا تو جمعدار نے دست پاگم کرکے عرض کی کہ سپاہی اپنی بناوتی پر ٹوپی چڑھاتے ہین بعد چڑھانے ٹوپی کے گارد والے جرنیل صاحب کے پیچھے ہو کر بطرف منگل پانڈے سپاہی کے روانہ ہوے جب قریب بفاصلہ پچاس یا ساٹھ قدم سپاہی مذکور سے پہونچے کپتان ہیرسی صاحب نے جو بجانب چپ گارد مذکور کے تھے جرنیل صاحب سے کہا کہ وہ آدمی زانو پر بیٹھکر آپکی طرف نشانہ تاک رہا ہی۔
جرنیل صاحب نے بجواب فرمایا کہ اُسے مارنے دو اگر مین مارا جاؤنگا تو تم اُسکو گرفتار کرکے بکنار اجل پہونچا دینا اِسی اثنا مین سپاہی مذکور نے بندوق فیر کی اور تمام گارد والے و دیگر سپاہی باستثنا ایک سپاہی کے کہ ذات کا سکھ تھا اور ایک اور سپاہی کے زمین سے لگ گئے اور چلائے کہ اُسنے خودکشی کی اور بیک مرتبہ سب اُسکے گرد جا کھڑے ہوے اُس سکھ نے اُسکے نیچے سے تلوار خون آلودہ جسپر سپاہی مجروح پڑا تھا نکالی اُسکا کپڑا جو گرد گردن کے تھا وہ جل رہا تھا جرنیل صاحب نے جمعدار مذکور کو حکم دیا کہ اُسکو منطفی کرے اور اُسنے تعمیل حکم کی ایک زخم کلان پہلوے چپ سے گردن اور رشانے تک کھلا ہوا تھا اور خون بہ شدت اُسمین سے جاری تھا اور سپاہی مذکور حالت نزع مین پیچ و تاب کھا رہا تھا اکثر افسران ولایتی اب جمع ہو گئے تھے اور جرنیل صاحب نے بخیال اِسکے کہ سپاہی مذکور مرگیا حکم نشست کمیٹی صادر فرمایا اور آپ بہ طرف چھاونی ۳۴ رجمنٹ ہندوستانی جسمین اکثر سپاہی ارادۂ فاسد رکھتے تھے تشریف لیگئے اور زبانی فہمائش اور اطمینان اُنکی کی کیونکہ منگل پانڈے اُنسے بھی کہہ آیا تھا کہ اہل انگلستان اُنکی ذات لینے آئے ہین۔
بعد ازین جرنیل صاحب ۳۴ رجمنٹ مین گئے جہان ازدحام بکثرت تھا اور اُنکو بھی فہمائش کی گروہ مذکور نے ظاہر کیا کہ منگل پانڈے دیوانہ تھا باستماع اِس جواب کے جرنیل صاحب نے فرمایا کہ اگر وہ دیوانہ تھا تو تمکو لازم تھا کہ تم اُسکو ہر نہج گرفتار کرتے یا بہ مثل سگ دیوانہ قتل کرتے بعدہ جرنیل صاحب نے اُنکو اِس امر سے بھی اطمینان کلی فرمایا کہ سپاہ گورہ اُنکی مزاحمت کو نہین آتی ہی بعد ازین قیل و قال جرنیل صاحب مع ہر دو صاحبزادون کے اپنی کوٹھی پر واپس تشریف لیگئے۔
ڈاکٹر ہیچنسن صاحب نے بر سر موقع منگل پانڈے سپاہی مذکور کا زخم ملاحظہ کیا اور کہا کہ زخم کاری نہین ہی پس سپاہی مجروح کو اسپتال مین روانہ کیا اور ایک پہرہ اُسکے اوپر تعینات فرمایا اور دست و پا اُسکے زنجیر مین کیے۔
بروز دوم نوزدہ نفر سپاہیان ۳۴ رجمنٹ باعث انکار جو اُنھون نے واسطے جانے کلکتہ کے کیا مقید ہو کر بیچ گارد سپاہیان ۷۰ رجمنٹ کے محبوس کیے گئے مگر وہ سپاہی جسنے یا لفٹنٹ یا صاحب پر گولی چلائی تھی اور محبوس تھا کسی ترکیب سے فراری ہو گیا جمعدار گارد جسنے اپنے پہرے مین منگل پانڈے کے رکھنے سے انکار کیا تھا وہ بھی قید کیا گیا اور یہ بھی مشہور ہوا کہ جب یہ جمعدار کلکتہ سے بارک پور مین آیا تھا تو اُسنے اپنی کمپنی کے آدمیون کو بہکایا تھا کہ تم کارتوس لینے سے انکار کرنا اور چھاونی اپنی مت بنانا۔

مطابق آئین مردی کے جو بروقت برطرفی سپاہی کے عمل مین آتی ہی سرکار کو واپس دو تمھارے ساتھ پانچ کمپنیان ۸۴ رجمنٹ شاہی کی اور رسالہ گورنری پلٹا گھاٹ تک جاوینگے اور وہان سے تمکو جہازہاے دخانی پر سوار کرکے تا بمقام گھیرتے پہونچاوینگے تمام تمھارے افسران ولایتی تمھارے ہمراہ چلینگے اور تمھارے واسطے خیمے روانہ ہوچکے ہین ڈاکتران ولایتی اور ہندوستانی اور عملہ اسپتال جو متعلق تمھارے رجمنٹ کے تھے وہ سب تمھارے ہمراہ ہونگے کیونکہ ہمنے سُنا ہی کہ وباے ہیضہ تمھارے رجمنٹ مین شروع ہوگئی ہی اور بیمارون کی تیمارداری بہت ضرور ہی اسواسطے کہ جو سرکار منصف ہوتی ہی وہ معاوضہ جو نہین ہوتی بلکہ رعیت پرور ہوتی ہی اور تمھارا قیام ایک یا دو روز تک مقام گھیرتے مین ہوگا جہان تمام تمھارے حساب وکتاب کا فیصلہ معرفت تمھارے افسرون کے ہوگا بعد ازان تمھارا کوچ مقام مذکور سے چنسر تک جو بفاصلہ شش میل کے ہی ہوگا اور مقام چنسر سے تمکو اجازت دیجاویگی کہ جہان تمھارا دل چاہے وہان جاؤ جسکی طبیعت مین آوے وہ اپنے گھر جاکر اُن دیوتاؤن کی پرستش کرے جو اُنکے آبا و اجداد کرتے آئے ہین اور جو برہمن یا کوئی اور ہندو چاہے وہ جگناتھ جی کے درشن کرے یا گیا جی مین یا کسی اور معبدگاہ مین جسکو وہ بزرگ سمجھتا ہو جاوے اور اسی طرح سے ہم بطلان اس شہرت خلاف واقع اور بے بنیاد کا کرتے ہین جو عوام مین مشہور ہوگئی ہی کہ سرکار کو دست اندازی کرنی تمھاری ذات مین اور تخلل ڈالنا تمھارے مذاہب مین منظور ہی۔

بعد از سماعت کرنے تقریر مندرجۂ بالا کے سب سپاہیون نے کرنیل ہیرسی صاحب کو دعا دی کہ اللہ تعالی تمکو خوش رکھے اور عمر تمھاری دراز ہو اور قسمیہ بیان کیا کہ جہان کہین ہمکو سپاہیان ۳۴ رجمنٹ ملینگے ہم اُنسے اِسکا عوض ضرور لینگے جو اُنھون نے ہماری اور ہمارے عیال واطفال کی روٹی چھنوادی ہی جرنیل صاحب نے بھی بجواب اِسکے اُنکو کہا کہ خدا تمکو جلدی اپنے گھرون مین پہونچاوے اور اُنکو سمجھایا کہ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ سرکار تمھاری درخواست عفو جرائم کی سماعت فرماوین تو تمکو لازم ہی کہ اقرار اِس امر کا کرو کہ راستہ مین جسطرح فوج آئینی بانتظام اور انضباط کوچ کرتی ہی اُسی طرح تم بھی کسی سے فساد یا کسی پر زیادتی نہ کروگے تمام سپاہ مذکور نے متفق اللفظ اقرار کیا کہ ہم کبھی نام اور نمبر اپنی قدیم رجمنٹ کا بدنام نہ کرینگے اور سرکار کو ثابت ہوجاویگا کہ ہم احسان فراموش نہین ہین۔

لیکن ارادہ فاسد سپاہیان بارک پور کا بجاے فرو ہونے کے اور زیادہ بلکہ بعزم قتل اجٹین صاحب اور سارجن میجر صاحب ۳۴ رجمنٹ کے شعلہ ور ہوا تفصیل اِس اجمال کی یہ ہی کہ رجمنٹ مذکور مین سے منگل پانڈے سپاہی نے کہ قوم کا برہمن تھا اپنی بندوق پُر کرکے اور ایک ہاتھ مین تلوار اور دوسرے مین بندوق لیکر اپنے مقام سے باہر آیا اور نعرہ زن ہوا کہ وقت قتل کرنے گورہ لوگون کا آگیا ہی اور یہ صدا کرتا ہوا ۳۴ رجمنٹ کے گارد کی طرف سے آگے بڑھا اِس اثنا مین سارجن میجر صاحب نے ارادہ اُسکے روکنے کا کیا مگر بغلوا تفنگ مجروح شدید ہوے جب یہ خبر لفٹنٹ یا صاحب اجٹین کو پہونچی وہ پریٹ پر آئے اور پستول بجانب سپاہی سرکیا مگر گولی نے خطا کی اور سپاہی مذکور نے اسپ سواری اجٹین صاحب کو گولی سے اور خود صاحب بہادر کو شمشیر سے زخمی کیا بعد ازان منگل پانڈے پریٹ کے بیچ مین گیا اور وہان دوبارہ اپنی بندوق کو پُر کرکے اور ٹوپی چڑھاکر ایک ہاتھ مین شمشیر خون آلود اور دوسرے مین بندوق لیے ہوے باین ارادہ آمادہ ہوکر پیش گشت کنان ہوا کہ جو افسر یا سپاہی وغیرہ بارادہ گرفتاری آگے آوے اُسکو مجروح یا مقتول کرے بمعائنہ اِس حال کے جب کسی نے گارد ۳۴ رجمنٹ مین سے یا افسرون مین سے پیش قدمی نہ کی تو میجر جنرل ہیرسی صاحب ہمراہی کپتان ہیرسی صاحب متعلق ۳۴ رجمنٹ ہندوستانی جو اُنکی معاصب تھی اور باتفاق لفٹنٹ ایندرو ہیرسی متعلق ۷۵ رجمنٹ ہندوستانی جو دونون جرنیل صاحب کے صاحبزادہ تھے سوار ہوکر پریٹ پر تشریف لیگئے اور کپتان راس صاحب سے جو اسسٹنٹ اجٹین جرنیل تھے اور اُسی وقت مقام پریٹ پر وارد ہوے تھے استفسار حال کیا کوئی صاحب

بعد ازین ۱۹ رجمنٹ کو حکم ہوا کہ وہ بارک پور کو کوچ کرے اور رجمنٹ مذکور مقام مسطور مین بتاریخ ۳۱ ماہ مارچ داخل ہوگئی گو بتاریخ ۲۷ ماہ مذکور تجویز سزا و تحریر حکم نسبت اس رجمنٹ کے باجلاس کونسل قرار پا چکا تھا اور بمجرد وارد ہونے رجمنٹ کے حکم برطرفی صادر ہوا اور اس حکم کی تعمیل کرنے مین کوئی دقیقہ حزم و ہوشیاری کا فروگذاشت نہوا اور ہر ایک سامان قوت نمائی اور زبردستی کا در صورت نافرمانی و عذر سپاہ کے کہ یہ دونون امر ناامیدی روزگار آیندہ سے پیدا ہوتے ہین مہیا کیا گیا تھا اور سنگینہادے اور رجمنٹہاے شاہی اور نیز رسالہ گورنر مقیم بارک پور سے جو پربت پر موجود ہی حکام کو گمان قوی تھا کہ یاد حقوق سابق جو تنزل پر تھی ترقی پذیر ہوتی اور ایک رسالہ توپخانہ مندراس نے جسکی چندان ضرورت مقام دم دم مین نہ تھی اس سامان کو اور بھی رونق دی اور یہ بھی ظاہر ہوا کہ ایک فوج تو ابھی مردانہ طریق پر مستعد ہی اور دوسری اُسی قسم کی نے یہ کورنمکی ظاہر کی اور نیز یہ بھی اس سے واضح ہی کہ سرکار نے کسقدر سامان احتیاطاً بگمان ضرورت بھی موجود رکھا ہی اور کسقدر استغنا اور بے ہراسی افسران سرکاری کے دل مین قائم ہی اور ارادہ نواب گورنر جنرل بہادر موجودگی رسالہ گورنری سے پر ظاہر ہی اور اس موقع پر تدبیر مفصلہ ذیل بر روے کار آئی تھی فوج سرکار بصورت سہ اضلاع مربع قائم کی گئی تھی بجانب راست نو رسالہ گورنری اور وسط مین ۵۳ رجمنٹ شاہی توپخانہ مندراس چند اتواپ کلان دم دم اور ۸۴ رجمنٹ شاہی اور بجانب چپ دوم گرانڈیل اور ۳۴ رجمنٹ ہندوستانی بعد از اس بندوبست کے سپاہ مجرم کو چھاونی مین سے باہر لاکر اور ایک ضلع مربع مذکورۂ بالا کے روبرو سے لیجاکر وسط مین قائم کیا اور جنرل ہیرسی صاحب نے حکم برطرفی سنایا ہتھیار سب نے رکھدیے اور نشان گرادیے اور نام و نشان ۱۹ رجمنٹ کا باقی نہ رہا جو ساز و سامان سپاہ گری کا تھا وہ اُنسے لے لیا تاکہ مجرمون کو معلوم ہو کہ اُنکی غلطی سے کسقدر حقارت عائد حال اُنکے ہوئی مگر وردی اُنسے نہ لی گو وہ چیز اُنسے لینی تھی کہ جسکے رکھنے کے لائق وہ نہ باقی رہے تھے بعد ازین دو گھنٹہ مین اُنکی تنخواہ تقسیم کرکے اُنکو گرد ایک ضلع مربع مذکور پھراکر بطرف پلٹا گھاٹ روانہ کیا اب رسالہ گورنری اُنکے گرداگرد ہوا اور اسی ہیئت مجموعی سے اُنکو بارک پور سے گھاٹ مذکور تک پہونچاکر اور تین جہاز دخانی پر سوار کرواکر پار دریاے ہوگلی کے کردیا بروقت رخصت جنرل ہیرسی صاحب نے ایک نصیحت نامہ زبان اُردو مین پڑھکر سب مجمع کو رخصت کیا ترجمہ اُسکا یہ ہی —

ای افسران و سپاہ ہندوستانی بگوش ہوش سنو تم جس سرکار کے نوکر تھے وہ منصف ہی اب بھی اگر تم اپنی عرضی مجھے دو تو مین بملاحظہ نواب گورنر جنرل بہادر گذراننے پر راضی و مستعد ہون ہر چند مین تمکو کوئی توقع قوی نہین دے سکتا مگر مین بسمع مبارک نواب محتشم الیہ گذران کر عرض کرونگا کہ تم عذر خواہ و از کردہ پشیمان ہو مین ہمیشہ تمھارا کمانیر اور دوست رہا ہون اور تمنے بھی کوئی امر خلاف وضع بعد از تاریخ ۲۶ ماہ فروری جب تم دشمنون کے ورغلانے سے مستعد بفساد ہوے تھے اور اُنکے شامل ہوکر اپنے افسرون سے بمقابلہ پیش آئے تھے جسکے عوض تمھارے ہتھیار چھین گئے تمسے ظہور مین نہین آیا اسی سبب سے سرکار بر سر رحم ہی ہر چند سزا تمکو ملی مگر کچھ زیادتی تمپر نہین ہوئی دیکھو تمکو مع وردی جانے کا حکم ہوا ہی جس سے جہان تم جاؤگے تمھارے ظاہری نام مین کچھ فرق نہین آئیگا گو یہ مصیبت برطرفی تمپر عاید ضرور ہوئی ہی اور چونکہ راستہ مین برہام پور سے یہان تک تمنے کوئی امر خلاف حکم نہین کیا اسواسطے از طرف سرکار تمکو اطلاع دیجاتی ہی کہ جو کچھ کہ صرف کرایہ سواری و بار برداری مع اُجرت جہاز تمھارا اور تمھارے عیال و اطفال و اثقال و احمال کا ہوگا سرکار اپنی دریادلی سے ادا کریگی اور تمسے اس باب مین مزاحمت نہوگی اس امر سے ظاہر ہی کہ جو سرکار منصف اور زبردست ہوتی ہی وہ بحالت غضب بھی خودداری ہاتھ سے نہ دیکر اور اپنے تئین اختیار سے باہر نکرکے ویسی ترکیب کرتی ہی کہ جسکی وجہ سے رحم اوپر ضعفا کے کیا جاوے —

تمکو ایک ایک حبہ جو تمھارا برآمد ہوا دیا گیا اور تمکو لازم ہی کہ اپنا حساب کتاب رجمنٹ کے دوکانداروں سے فیصلہ کرلو — وردی جو مال سرکار ہی

اور یہ بھی ہماری سماعت مین آیا ہی کہ ارادہ سرکار کا یہ ہی کہ زبردستی کارتوس مذکور سپاہ سے کٹوا دیگی ایسے خیالات سے ہمکو خوف اپنے مذہب اور دھرم کا ہی اور اُنھون نے یہ بھی بیان کیا کہ جو تسلی کرنیل صاحب بہادر نے دی ہی کہ یہ امر کبھی ظہور مین نہ آویگا اُس سے ہمکو اطمینان بھی ہو گیا ہی مگر اُسکے ساتھ یہ بھی ظاہر کیا کہ بتاریخ ۲۶ - فروری ہمنے کارتوس دو قسم کے دیکھے اور ایک قسم کے چکنے بھی تھے بہمین خیال ہمنے اُنکے لینے سے عذر کیا تھا -

صاحب کمان افسر نے جب یہ عذر سُنا تو چھاونی مین جاکر تمام ہندوستانی افسران سپاہ کو بُلا کر فہمایش کی کہ ان کارتوسون مین کچھ نقص نہین ہی اور یہ کارتوس وہ ہین جو ۷ رجمنٹ یہان چھوڑ گئی ہی صاحب ممدوح نے افسران مذکورین کو حکم دیا کہ سپاہ کو اطلاع کر دیوین کہ کل صبح ہر ایک کمپنی کا افسر کارتوس اپنی کمپنی کی سپاہ کو تقسیم کریگا اور جو اُسوقت عذر یا انکار کریگا اُسکی کوٹ مین تحقیقات ہوگی اور حسب تجویز سزا دیجاویگی یہ گفتگو بوقت نواخت آٹھ گھنٹہ شب درمیان آئی تھی -

درمیان دس اور گیارہ بجے شب کے سپاہ اپنے اسلحہ لینے کو مستعد ہوئی اور بیلون پر زبردستی گر کر دروازہ توڑ کر تمام ساز وسامان اپنا لیکر اپنے مقامات چھاونی مین مع اسلحہ واپس چلی گئی -

باستماع اس واردات کے کرنیل مچل صاحب نے حکم واسطے طیاری رسالہ یازدہم اور اتواپ کے صادر کیا جب رسالہ قریب پریڈ کے پہونچا سپاہ ۱۹ رجمنٹ اپنی چھاونی سے شور وغل مچاتی ہوئی باہر آئی اور بیلون کے پاس جاکر اُنھون نے بنادیق پُر کرنی شروع کین اور جب کرنیل مچل صاحب اور دیگر صاحبان رجمنٹ نزدیک سپاہ کے پہونچے تو یہ آواز اُنکے گوش زد ہوئی کہ صاحب آگے نہ بڑھو ورنہ سپاہ گولی ماریگی -

افسران ہندوستانی تمام جمع ہوے اور کرنیل مچل صاحب بہادر نے سپاہ کی طرف متوجہ ہو کر افسران مذکورین کو حکم دیا کہ کمپنی کمپنی علٰحدہ کر کے سپاہ سے ہتھیار لیلو سپاہ نے اول تو کچھ تامل کیا مگر بعد ازان سب ہتھیار دیکر اپنی چھاونی مین چلی گئی -

یہ علامات عظیم مفسدے کی تھین جو بتاریخ ۲۶ - فروری بمقام برہام پور ظہور مین آئی تھین -

باوجود اس گستاخانہ اور مضرت رسان عذر وانکار کے اور اس سرکش خلاف ورزی احکام کے اور اس کلیۂ شکستگی آئین جنگی کے اور اس کلیۃً اظہار عزم فساد کے راے ایک اخبار نویس کلکتہ کی یہ تھی کہ یہ طریق مجرمون کا صرف حجت طفلانہ ہی اور کچھ دانستہ اور سنگین امر نہین مگر اخبار نویس مذکور کو یہ یاد نہین کہ سلاح جنگی اگر اطفال کے ہاتھ مین بھی ہون تو بھی مضرت رسان ہوتے ہین اور شاید اُنکے نزدیک قتل عام تمام افسران انگلشیہ اور عیسائیان ہندوستان کا ایک امر سنگین نہوگا جو ایسی بدنظمی کو بازیچہ طفلان کہتے ہین -

اب چونکہ برہام پور مین فوج گورہ موجود نہ تھی اسواسطے یہ امر بعید از دانائی معلوم ہوا کہ سواران اور توپخانہ کو حکم زبردستی اور سختی کرنے کا اوپر اُنکے سرکش بھائیون کے دیا جاوے کیونکہ درصورت اُنکی نافرمانی کے نتیجہ ہاے قبیح تر متصور تھے بدین خیال تجاویز اطفاے نائرہ فساد کے بچشم پوشی وفروگذاشت منجانب حکام عمل مین آئین اور وہ یہ تھین کہ شہرت اس امر کی دی گئی کہ حکم کاٹنے کارتوس کا منسوخ ہوا اور سپاہیون کو روپیہ دیا گیا کہ روغن زرد خرید کر کے بجاے چربی کے کارتوس مین لگاوین اور استعمال اُس کاغذ کا بھی جسمین گمان وشبہہ واقع تھا معطل رکھا گیا اور دیگر تدابیر عمل مین آئین جنسے ثابت ہوتا تھا کہ سرکار کا ہرگز یہ ارادہ نہین کہ تمام ہندوستانی سپاہ کا ایمان بدل دین -

اسطرح سے ویسی ہی ہین جیسے ابتک سپاہی استعمال کرتے ہین اور وہ کارتوس جو انفیلڈ رائفل مین چلتے ہین وہ سپاہیون نے خود تیا
اور گھی سے چکنے کرکے بنائے ہین۔

باخرہ جنوری سرکار کو یہ خبر پہونچی کہ چند سپاہیون کو جو تعلیم گاہ مین مشق قواعد رائفل کرتے ہین عذر استعمال کرنے کارتوس مجرب کا ہے
اس خبر کے استماع فرماتے ہی احکام جاری ہوے کہ کسی ہندوستانی سپاہ کو کارتوس مجرب نہ دیے جاوین اور راستی یہ ہے کہ ایک بھی کارتوس م
کسی سپاہ ہندوستانی کو نہین دیا گیا۔

بنظر رفع عذر و قطع حجت حکام مہتمم تعلیم گاہان معلومہ کو حکم ہوا تھا کہ کوئی اور شی بے علت بجاے چربی کے خرید کرکے سپاہیان تعلیم گاہ کو
اجازت دین کہ وہ خود کارتوسون پر لگاوین اور نیز ایک ترکیب قواعد کی ایسی پیدا کی گئی تھی کہ جس سے کارتوس کا سرا منھ مین نہین
دینا پڑتا تھا اور بغیر دانت لگانے کے وہ کٹ جاتا تھا۔ مگر بفور رفع ہونے حجت چربی کے شبہات درباب کاغذ کارتوس کے بنزدیک سپاہ تعلیم گاہ کے
پیدا ہوے زیرا کہ کاغذ ان کارتوسون کا نسبت کاغذ اور کارتوسون کے باریک تھا اور بباعث تنگ ہونے دہان رائفل ضرورتاً کاغذ باریک
بنایا گیا تھا مگر وہ چکنا نہ تھا اور کوئی چیز عذر انگیز اور حیلہ آور اُسمین نہ تھی بلکہ بمثل اجزاے کاغذ سابق جو ہمیشہ سپاہ کے استعمال مین تھا یہ
ویسے ہی اجزا سے ترکیب پاکر طیار ہوا تھا۔

مگر یہ درست ہی کہ کارتوس بنا دیق سابق اس کاغذ کے نہ تھے اور اُسکا کاغذ دس بارہ برس سے مقام سریرام پور مین طیار ہوتا تھا
گو اُسکے رنگ مین بھی اکثر اتفاقیہ تفاوت ہوتا تھا مگر بنظر خفیف ہوے معاملہ کے کسی کے دل مین گمان بد بسبب اس اختلاف کے عاید نہین
ہوتا تھا اور یہ وہ کاغذ ہی جسکی نسبت ۱۹ جمبٹ ہندوستانی نے عذر درپیش کیا اور یہ وہ کاغذ ہی جو اُنکو دیا گیا تھا اور یہ خیال عوام غلط ہے
کہ کوئی اور کاغذ یا کوئی اور کارتوس کسی رجمنٹ کو دیا گیا تھا صرف اختلاف لون کو جو سابق بھی اکثر واقع ہوتا تھا وجہ شبہ قرار دیکر یہ بیان کیا
کہ اس کاغذ مین کچھ فی ہی مگر واقعی مین یہ امر نہین تھا سواے تبدیل لون کے یہ کاغذ ویسا ہی ہوا اور اُسی اجزا سے طیار ہوا ہی جس سے کاغذ سابق
بنتا تھا جو ابتک استعمال مین ہی۔

۱۹ رجمنٹ ہندوستانی نے جو مقام بہرام پور مین قیام پذیر تھی اول علامت ناخوشی کی ظاہر کی اور خبر کارتوس مذکورۂ بالا کی اِس
مقام تک پہونچ چکی تھی۔

بتاریخ ۲۶ ماہ فروری اس رجمنٹ کو حکم ہوا کہ فی نفر پندرہ عدد کارتوس خالی لیکر دوسرے روز پریٹ پر حاضر ہو کیونکہ اسی قدر کارتوس خالی مقام
مذکور مین موجود تھے اور یہ کارتوس وہ تھے جو رجمنٹ ہندوستانی نے کہ وہ مقام مذکور مین بیشتر ۱۹ رجمنٹ کے قیام پذیر تھی بنائے تھے اور بر وقت
تبدیلی رجمنٹ مذکور کے اِسقدر بچ رہے تھے اور یہ وہی کارتوس تھے جو ریکروٹ یعنی نو ملازم متعلقۂ رجمنٹ ۱۹ اِس تاریخ تک استعمال مین لاتے تھے۔

جب کہ تمام سامان جو روز دوم کے واسطے درکار تھا چھاونی مین پہونچا تو معلوم ہوا کہ سپاہ بسبب دو رنگ ہونے کاغذ کے کچھ
عذر اُسکے لینے مین درپیش کرتے ہین اور جب حوالدار نے واسطے دینے ٹوپیون کے سب کو طلب کیا تو تمامی سپاہ نے متفق الفظ
بیان کیا کہ ہمکو کارتوس مین شبہہ ہی۔

بعد ازین سپاہ نے ایک عرضی بدین مضمون بخدمت میجر جنرل صاحب بہادر کمانیر کلکتہ و وزیر گذرانی کہ عرصہ زیادہ از دو ماہ گذرتا ہی کہ
ہمنے مختلف افواہ درباب طیاری کارتوس کے بمقام کلکتہ سُنی اور یہ مشہور ہی کہ اُسمین ایسا کاغذ لگا ہی جو چربی گاؤ دھوک سے چکنایا گیا ہی

دل مین پیدا ہوا یہ ہی کہ جب ہدایت واسطے استعمال کرنے رائیفل کے جو ایک نئی وضع کی بہت دور رس بندوق ہی مقام کلکتہ مین پہونچی تو حاکم بالادست نے ایک بابو کو جو خاندان بزرگ سے تھا اور علم انگریزی سے بھی بہرہ رکھتا تھا واسطے ترجمہ کے دی بنگالی مذکور نے اُس مقام تک ترجمہ خوب کیا کہ جہان بیان کارتوس کے بنانے کا تھا اور اس جگہہ پہونچکر متامل ہوا گویا اُسکے دل مین خود بخود کچھ وہم پیدا ہوا وجہ کیا کہ جس چیز سے کارتوس کو چکنا کرنا لکھا تھا وہ ایک لفظ انگریزی مین ایسا تھا کہ جسکے معنی چربی گاؤ تھے اور عرفاً معنی چربی بزوغیرہ کے بھی اُس سے لیتے ہین اس شبہہ سے بنگالی مذکور نے اُس حاکم بالادست سے جسنے ہدایت ترجمہ کے واسطے دی تھی استفسار قسم چربی کا کیا حاکم ممدوح نے اُسکو اصل معنی لفظ سمجھا کر حکم دیا کہ ہندی زبان مین اس چیز کو جو کہتے ہین وہ درج کرنا چاہیئے چنانچہ مترجم نے بعد از تامل بلا لحاظ موقع معنی تحت لفظی لکھکر ترجمہ تمام کیا اسی سبب سے شہرت اس امر کی ہوگئی کہ کارتوس ایسی چیز سے چکنے کیے جاتے ہین کہ جسکو ہندو مسلمان کوئی منہ مین نہین لیتا اور بسرعت برق یہ خبر تمام روے زمین مین شہرت پذیر ہوئی۔

ایک اخبار اخبارات کلکتہ سے درباب اس مقدمہ کارتوس کے اسطرح پر بیان طراز ہی اور یہ روایت بھی اُسی قدر درست اور قرین قیاس معلوم ہوتی ہی جسقدر بیان مسبوق الذکر صحیح اور راست ہی۔

کہ جب سرکار نے استعمال انفیلڈ رائیفل کا اس ملک مین قرار دیا تو واسطے طیاری کارتوس کے جو موافق اُسکی ناپ کے ہون ٹھیکہ دار مقرر کیے بلکہ انگلستان مین سنا ہی کہ ایسے کارتوس بیچربی گاؤ طیار ہوتے ہین مگر اس ملک ہندوستان مین بروقت ٹھیکہ دینے کے کوئی شی مجرب کا قرار دینا مناسب تصور نہوا تھا اور یہ امر ٹھیکہ دار کی راے پر منحصر کیا گیا تھا الغرض مقام ودم مین ان کارتوسون کا طیار ہونا مقرر ہوا اور ایک تعلیم گاہ بھی مقام مذکور مین واسطے تعلیم سپاہیون کے بیچ قواعد اس رائیفل کے قرار دی گئی اور جنور سپاہیون نے مشق سر کرنے رائیفل مذکورہ بالا کی شروع بھی نہین کی تھی کہ ایک روز ایک خلاصی جو کارخانہ طیاری کارتوس مین ملازم تھا ایک سپاہی کو جو ذات کا برہمن تھا اور تعلیم گاہ کارتوس مین فن رائیفل سیکھتا تھا بلا سپاہی مذکور کے ہاتھ مین ایک لوٹا تھا اور خلاصی مذکور نے اُس سے تھوڑا پانی پینے کو مانگا سپاہی نے انکار کیا کیونکہ وہ خلاصی مذکور کی ذات سے واقف نہ تھا خلاصی نے بجواب اُسکے کہا کہ ذات کیا یہ چیتے ہو چند روز مین تمھاری بھی ذات باقی نہ رہیگی کیونکہ جو کارتوس تمکو ملینگے اور تم اُنکو بوقت سر کرنے رائیفل کے دانت سے کاٹوگے اُسمین چربی گاؤ و خوک کی لگائی گئی ہی پس یہی گمان سپاہیون کے دل مین جاگیر ہوا اور یہ خیال اُنکے مخیلہ مین آیا کہ جو کارتوس آئندہ اُنکو ملینگے اُنکے مذہب کو خراب کرینگے اور طرفہ یہ کہ اُسی وقت اُسکی خاطر مین شک اس امر کا واقع ہوا کہ حاکمون کا ارادہ اُنکے عیسائی کرنے کا مصمم ہوا غالب کہ اور امور بھی حسب موقع مدد اس گمان صدق نما کے ہوے ہونگے الغرض دونون ظن قوی کہ اُنکے دھرم و ایمان بگاڑنے کا اور اُنکو عیسائی کرنے کا ارادہ سرکار کا ہی اُنکے دلون مین متمکن ہوگئے اور ایسے خیالات کا گذرنا تعجبات سے نہین کیونکہ کارتوس جو اُنکے واسطے طیار ہوتے تھے چکنے تھے اور اُن سپاہیون کو اپنے دھرم و ایمان کا بڑا پاس تھا اور یہ شہرت جو چند سپاہیون مین ہوئی تھی اور جا بجا اور جرگہ بجرگہ منتشر ہوئی تھی یہ بھی کچھ خلاف واقع نہ تھی کیونکہ یہان پر ہم یہ بھی گمان کرتے ہین کہ ٹھیکہ دار نے جو مسلمان تھا بے اطلاع سرکار کچھ چربی گاؤ بھی طیاری کارتوس مین لگائی تھی اور جو جوش طبائع سپاہ سے آیندہ نتیجا استخراج ہوا وہ سب پر ظاہر ہی اور اس جگہہ یہ امر بھی محتاج بیان کا نہین کہ سرکار نے جب خیالات فاسدہ عوام گوش زد فرمائے تو فوراً ہر ایک کارخانے مین جہان کارتوس اس قسم کے طیار ہوتے تھے حکم نافذ فرمایا کہ کارتوس مذکور سپاہ کو نہ دیے جاوین اور ہم قسمیہ بیان کرتے ہین کہ احاطہ بنگالہ مین ایک بھی اس قسم کا کارتوس سپاہ کو نہین دیا گیا اور وہ کارتوس جنکے بارہ مین اکثر مقامات مین اسقدر تقریرات لاطائل عمل مین آئین

بتاریخ ۲۳ - جنوری چھاونی رانی گنج مین آگ لگی اور بعد از دو یا تین راتون کے بنگلہ سارجنٹ میجر صاحب کا وہی حال ہوا اور بتاریخ ۲۵ - ماہ مذکور دفتر تار برقی بمقام بارک پور بھی آتش دیدہ ہوا اور اسی طرح بادشاہ ناری نے جائزہ اسباب اکثر مقامات اضلاع شمالی مین مغربی کا لینا شروع کیا بماہ فروری ایک اور امر ایسا ہی واقع ہوا تھا جو نزدیک اہل انگلستان کے اُسوقت مین حقیر اور پوچ تھا مراد اس امر سے انقسام نان یعنی چپاتی ہی اُسوقت مین دریافت ہوا تھا کہ چوکیداران اضلاع مابین فرخ آباد اور گورگانوہ اور باندا بتقسیم نان گندمی ہمہ تن مصروف ہین اور بعد دینے روٹیون کے رسید اُنکی پٹواری دیہ سے بعد تصدیق تھانہ طلب کرتے ہین -

طریق تقسیم نان کا یہ تھا کہ چوکیدار دیہ دو روٹیان لیکر اپنے قریب کے گانون مین جاتا تھا اور وہ روٹیان وہان کے چوکیدار کو دیکر یہ کہتا تھا کہ چھ روٹیان اور بناکر چوکیداران دہات قرب وجوار کو دو دو فی نفر دیکر یہ ہی طریق تقسیم بدہات آیندہ سمجھا دینا اور ہر ایک چوکیدار دو نان اُسمین سے اپنے پاس موجود رکھتا تھا کہ اگر کوئی شخص یا حاکم وقت طلب کرے تو پیش کیجاوین اور یہ ہدایت فوراً تعمیل کی گئی تھی اور روٹیان دیہ بدیہ تقسیم ہوئین -

ایک چٹھی مورخہ صاحب مجسٹریٹ بہادر گورگانوہ جسمین طریق انقسام نان وطرز تعمیل ہدایت درج ہی ذیل مین لکھی جاتی ہی -

ترجمہ چٹھی بطور رمز وکنایہ

مین آپکو اطلاع دیتا ہون کہ ایک امر درمیان اکثر دہات اس ضلع کے واقع ہوا ہی جسکی غرض کچھ ابتک ظاہر نہین ہوئی -

چوکیداران دہات ضلع ہذا کو جو بضلع متھرا ہین کچھ روٹیان گندم کی واسطے تقسیم کرنے تمام ضلع کے ملی ہین -

نان مذکور اسطرح پر تقسیم ہوتی ہین کہ ایک چوکیدار بروقت وصول نان مذکور کے پانچ یا چھ اور ویسی ہی روٹیان بناکر تقسیم کرتا ہی اور اسی طرح روٹیان دیہ بدیہ پہونچ گئی ہین اور ایسی جلدی اس امر کی تعمیل ہوئی ہی کہ گانون گانون یہ روٹیان تقسیم ہوگئین -

آج یہ روٹیان دہات ضلع گورگانوہ مین بھی تقسیم ہوگئین اور لوگون کو یہ خیال ہی کہ حکم سرکار سے تقسیم ہوئی ہین -

دستخط ڈبلیو فورڈ مجسٹریٹ

پرچہ اخبار جو اضلاع شمالی ومغربی مین بہت معتبر ہی اُسمین درباب اس امر کے مضمون مندرجہ ذیل تمسخرانہ درج تھا

ہمارے ناظرین اخبار کو قصد اُس نامعلوم سوار کا یاد ہوگا جو ہمراہ وباے ہیضہ جسکا وہ پیش قدم قرار دیا گیا تھا مشتہر ہوا تھا ویسا ہی کوئی شخص شاید اب پھر ان اضلاع مین آنے والا ہی جہان بہ نظر گندہ ہونے موسم کے چند سال نہ آوے تو بہتر ہی اگر ہمکو درباب انتظام ملک کے کچھ شک ہوتا یا ضعف پایا جاتا تو شاید لوگون کو تو جو بجانب اندفاع اس شعلہ بدبختی کے بعوض ان گرم روٹیون کے ہوتی مگر اب اگر کچھ تحقیقات دریاب اصلیت اس امر کے گو کہ کچھ اور قدرے حال اس واقعہ کا زبانی خوش آمد گویون کے واضح بھی ہو تو بھی باعث استعجاب واستغراب ہوگا جیسے شہر لندن مین ڈیوک آف یورک سے براہ تھی وہ دوڑ ہوک گریٹ برنرز سٹریٹ تک ہوا تھا

قریب تین ہفتہ بعد تقسیم ہونے نانہاے مذکور کے ضلع دہلی مین یعنی تاریخ پنجم ماہ مارچ تک جمیع اضلاع قرب وجوار دہلی ولکھنؤ ودیگر مقامات اودھ مین پھیل کر روہیلکھنڈ بلکہ تمام اضلاع مین جنکو اپر انڈیا کہتے ہین پہونچ گئی تھین ظاہر ہی کہ کوئی امر بہتر اس سے واسطے شامل کرنے تمام مسلمانون کے ایک خاص امر مین اور حسب دلخواہ عمل مین لانے اُس امر کے نہین معلوم ہوتا -

بعد ازین مقدمہ کارتوس درپیش ہوا جسکو اصل باعث اس فساد کا کہتے ہین ایک بیان تو اُس حال کا جسکے باعث شبہہ سپاہیون کے

پختہ مسلمانون کے دل مین خلل ڈالکر اس بات پر آمادہ کیا ہی کہ جس تدبیر سے ہو سکے حکومت سابق جو سالہاسال سے اُنکے حیطۂ اختیار اور اقتدار سے باہر ہو گئی ہی حاصل کرین اور نیز نا اتفاقی جو حاطۂ مندراس اور بمبئی مین ظاہر ہوئی تھی اُس سے بھی پایا جاتا ہی کہ محض رعایت و پاسداری شاہ دہلی اور شاہ معزول اودھ مطلب اصلی اور علت غائی اِس فساد کی نہ تھی اور یہ رائے پایۂ صدق کو اِس سے بھی پہونچتی ہی کہ جب خبر سرکشی کی ملک طہران مین پہونچی تھی تو عالم اور موذن شہر مذکور کے درباب صداقت اور راستی اِس عزم سرکشی کے مساجد وغیرہ مین بیان کرتے تھے اور دعا مانگتے تھے کہ اللہ تعالیٰ برکت اِس مہم سرکشان کو بخشے۔

ایک اخبار اخبارات بمبئی مین سے مخبر ہی کہ اضلاع شمالی و مغربی مین پوربیہ یعنی ساکنین مشرق اصل ترغیب دہندہ و برانگیختہ کنندۂ فساد ہین دیگر اطراف مین گفتگو یہ ہی کہ ہندو بیچارہ باختیار مسلمین ہین جب چاہا اُنسے خدمت لی اور جب نچاہا علٰحدہ کر دیا مگر اِس بات کا تحقیق کرنا مشکل ہی یہ تو پر ظاہر ہی کہ ہندو بھی بدرجۂ مساوی شریک مفسدہ تھے اور اُنھون نے بھی ہمراہ مسلمانون کے سرکشی کی تھی ہر چند چند عرصہ تک علامات دلسوزی سرکار اُنسے ظہور مین آئے تھے مگر یہ بدین مراد اختیار کی گئی تھی کہ آیندہ کو زیادہ تر قباحت سرکار انگلشیہ کو اِس اعتبار سے لاحق ہو مختلف اقوام مقامات چھاونی وغیرہ جہان فساد شروع ہوا بجرد سُننے خبر مفسدہ کے مستعد بندوبست ہوے مگر اُنکی حرکات یہ تھین کہ صرف خلقت اور آبادی کو لوٹتے تھے اور مفسدہ بدین خیال خام عورات اور اطفال کو غارت و قتل کرتے تھے کہ بنیاد عیسائیون کی برکندہ ہو آدمی بہیئت فقیرانہ شہرون مین بدین ارادہ جاتے تھے کہ انتظام سرکار مین کسی طرح خلل انداز ہون اور ہندوستانی سپاہیون کے دل بجانب فساد مائل کرین اور سرکشی نے نہایت جلد پھیل کر ملک کو تباہ کیا تدابیر اور تراکیب جو مفسدین اِس فساد کے برپا کرنے مین عمل مین لائے ہین وہ اُنسے زیادہ بدنما و قبیح ہین جو کبھی کسی آدم وحوش سیرت وبہائم سریرت سے کہ جنکا نام بھی زمرۂ انسان مین لینا نچاہیے وقوع مین آئے ہون مگر موجدان سرکشی نے دربارۂ وقت مناسب اور درباب قوم جسکے خلاف اُنھون نے فساد کیا بڑا دھوکا کھایا اُنکو جوش خام خیالی بلکہ جنون سے ترغیب سرکشی ہوئی ہی اور یہ امر اُنکی تدبیر حصول مطلب اور حالات تعجب آمیز سے اور نہو نے راست نیتی اور راست کرداری کے ظاہر ہی بلکہ اِس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہی کہ جو اُنکو سالہاسال صحبت ایسے دانائون کی رہی ہی جنکی نیت ہمیشہ مصروف اِسکی تھی کہ اِن لوگون مین بھی دانائی اور علم اثر پذیر ہو اُسنے ایک قدم بھی جہالت اصلی اور وحشت ذاتی سے اُنکو بالاتر نہین کیا ایک پردہ خفا ابتک اِس واقعۂ قبیحہ مین حائل ہی مگر عرصۂ قلیل مین مصروفان عرصۂ ہنگامہ کو طاقت بے نہایت جو اہل انگلستان کی ہی معلوم ہو گی اور سوائے بربادی کے اور کچھ اُنکے نصیب نہو گا بہت جلد اُن لوگون کو بالتحقیق واضح ہو گا کہ اُنکی جدوجہد ایسی تھی کہ جیسے طاقت سحر سے کسی جسم بیجان مین پیچ وتاب پیدا ہوتا ہی مگر یہ اُنکے خیال خام مین نہ گذرا کہ آسیب اور اسرار بچون کو خوف دیتے ہین اور نزدیک حکما و فضلا کے اُنکا اثر کچھ بھی نہین ہوتا معاودت طاقت و تسلط انگلشیہ ایسا یقینی امر ہی جیسے شکستہا متواترہ جو مفسدین کو بخلاف ہماری افواج نصیب ہوئی ہین جو کچھ کہ نقص اور کمی سرکار کی تھی قطع نظر اُسکے اب یہ تحقیق و ظاہر ہی کہ کیا امر مناسب وقت سرکار کے ہی اب وہ طاقت اور قوت سرکار کی کام مین آویگی جس سے واضح ہو گا کہ اسباب حفاظت رعایا بخلاف حملہاے مفسد اور سامان دوبارہ قایم کرنے حکومت سرکار بقاعدۂ مستحکم تر از سابق سرکار کے پاس کسقدر کافی اور موجود ہی۔

علامات مفسدہ	

اشتہار مندرجۂ بالا مین مضامین محررۂ ذیل بعبارت صاف درج ہین اول یہ کہ مسلمانان ہندوستان کو محل خطر ایمان بباعث بدعہدی اور فریبانہ حرکات انگلشیہ دربارۂ تغلب و تصرف ملک سمجھنا چاہیے دوم یہ کہ جو جنگ شاہ ایران شروع کرتا ہی وہ مذہب کے واسطے ہی اسواسطے تمام مسلمانان مسلم الایمان کو چاہیے کہ مسلح ہوکر واسطے حفاظت دین محمدی کے مستعد اور آمادہ ہوکر براہ خدا نصارا کو ہلاک و نیست و نابود کردین سوم یہ کہ واسطے جانے ہندوستان کے اور مدد کرنے باایمان ساکنین ولایت مذکور کے افواج آراستہ اور مقرر ہوئی ہی چہارم یہ کہ شراکت کی استدعا اور کلیہ فساد کی درخواست ہر ایک رئیس و غریب پیر و جوان سے کی گئی ہی پنجم یہ کہ تمام باایمان آدمیون کو اطلاع دیجاتی ہی کہ یہ جنگ صرف بعوض رخنہ و تخلل کے جواز دست انگلشیہ دین متین محمدی مین واقع ہوئی ہین قایم کی گئی ہی۔

پس ہمارے نزدیک مضامین مذکورۂ بالا کچھ نہ کچھ واسطہ اس مفسدۂ عظیم سے کہ اب فرو ہوگیا ہی رکھتے ہین۔

مشہور ہی کہ شراکت شاہ معزول اودھ کی بھی اکثر کواغذ سے جو اُسکے قیامگاہ سے برآمد ہوے اور جنبر اُسکے دستخط موجود ہین پائی جاتی ہی فوراً بعد از تسلط سرکار انگلشیہ بملک اودھ جو بماہ مارچ ۱۸۵۶ء وقوع مین آیا تھا شاہ معزول نے رسم رسل و رسائل ساتھ شاہ ایران کے شروع کیا اور لکھا کہ تمام فوج ہندوستانی جو ملازم سرکار ہین اُنکو ترغیب اِس امر کی دیجاوے کہ وہ تمام ایک تن ہوکر ایک روز جو بعد ازین قرار پاوے یکبارگی فساد شروع کرکے اپنے افسران انگریزی اور دیگر انگریزون کو اور ہندوستان زاعیسائیون کو جو اُنکے ہاتھ لگین قتل کرین اور تمام راجہا و رئیسان ہندوستانی کو صلاے عام واسطے شامل ہونے کے دین اور بعد از قتل کرنے یا بھگا دینے فوج گورہ کے تمام ممالک ہندو مسلمین کو جو قبل از آمدن قوم غربی اور مردود فرنگیون کے قبضۂ اقتدار اولیاے شاہنشاہی مین تھین دوبارہ تسلط شاہنشاہ دہلی مین کردین اور اول قدم جو شاہ معزول نے اِس جادۂ مفسدہ پر رکھا تھا وہ یہ تھا کہ جو دو رجمنٹ ہندوستانی نمبر ۱۹ اور ۳۴ - اُس زمانے مین مقام لکھنؤ مین قیام پذیر تھین اُنکو ترغیب اِس امر کی دی اور بروقت تبدیلی معمولی افواج ۱۸۵۶ء و ۱۸۵۷ء یہ دونون رجمنٹ لکھنؤ سے تبدیل ہوکر ایک تو برہام پور اور دوسری بار کیپور کو روانہ ہوئی مگر تخم فساد جو اُنکی زمین دل مین بو یا گیا تھا اُنکے مقامات مذکورہ مین پہونچا اور درمیان ۱۸۵۶ء کے سپاہیان رجمنٹہاے مذکور خصوصاً سپاہیان رجمنٹ ۳۴ در پے ترغیب سرکشی بدیگر رجمنٹہاے اور ہر ایک رجمنٹ ہندوستانی سے خط کتابت اِس امر مین کرتے رہے اور فہمائش کرتے رہے کہ حمایت اور پاسداری اپنے قدیم بادشاہون کی بہتر ہی اور سبب نارضامندی کا اِسطور پر بیان کیا کہ اُنکے اکثر حقوق بباعث تسلط سرکار کے ملک اودھ پر اور بسبب بھرتی ہونے اکثر اقوام سکھ و پنجابی فوج انگلشیہ مین فروگذاشت ہوگئے اور آئندہ کو زیادہ تر قباحت ہوگی کیونکہ جو فائدہ خدمت سرکار مین ابتک اُنکو حاصل ہوتا تھا وہ اب سکھ وغیرہ کو ملیگا اور تلقین کرتے رہے کہ یہ وقت ہی جو بادشاہان و رئیسان ہند اپنی اپنی حق رسی کے واسطے جو مدت مدید سے بباعث غلبۂ انگلشیہ کے معرض تلف مین آگیا تھا مستعد ہون اور سپاہ کو لازم ہی کہ اپنے قدیم بادشاہون کی رفاقت کرین اور اِن اغیار عیارون کی صحبت سے فراغت حاصل کرین۔

اشتہار فارسی کا جو کہتے ہین کہ شہر دہلی مین برآمد ہوا تھا اُسمین درج تھا کہ جو تدبیر واسطے سلح بندی و قتل عام کُل سفید رویون کے بنظر دوبارہ قایم کرنے خاندان تیموریہ شہر دہلی مین کی گئی ہی اُسمین شرکت اہل اسلام کی ہوئی ہوگی اور اُنھون نے کوشش بلیغ بیج تخم ناخوشی و نارضامندی کے بیچ مزرعۂ دل فوج ہندوستانی کے کی ہوگی۔

کیا عجب ہی کہ سخنان مذکورۂ بالا سبب اِس مفسدہ کا ہوے ہون مگر ہمارے خیال مین یہ آتا ہی کہ اشتہار شاہ ایران نے تمام ملک کے

نکالدین اور اس خس و خاشاک کو بجانب دریاے غرب منتشر کردین خدا جسکو چاہے فتح بخشتا ہی اور اب مطابق قول پیغمبر جسنے تکلیف تمکو دی اُسنے تکلیف پیغمبر کو دی ہر ایک ساکن ایران کو فرض عین سمجھنا چاہیے کہ بموجب قول جو تمکو مارنا چاہتا ہی اُسکو تم بنام خدا مار و کاربند ہون اور ہر ایک کبیر و صغیر غریب و امیر عالم و جاہل رعیت و سپاہ کو چاہیے کہ واسطے محافظت دین محمدی کے ہمت کرین اور کمر شجاعت چست باندھ کر باسلاح و یراق اپنے جسمون کو زیب و زینت دین اور ہر ایک عالم و واعظ کو چاہیے کہ مساجد و مقامات جرگہ و جلسہ اور ممبرون پر نداے عام دیوین کہ ہر ایک شخص بنام خدا جہاد پر آمادہ ہو اور اس سجیہ رضیہ سے غازیان راہ خدا مستوجب وعدۂ آنحضرت ہونگے بالتحقیق ہم اُنمین سے ہین جو براہ خدا لڑتے ہین لیکن چونکہ فوج ظفر موج نے ہنوز شمشیر دشمنون پر علم نہین کی ہی اور اُس گروہ ہمہ تن شوق کو اجازت کوچ کرنے کی ابتک حاصل نہین ہوئی ہی اسواسطے مابدولت نے تقرری افواج بدین نمط فرمائی ہی کہ امیر الامرا مرزا محمد خان کشکچی باشی اور امیر علی خان شجاع الملک اور دیگر جرنیلان و کمانیر مع پچیس ۲۵ ہزار سپاہ کے بطرف فارس اور شاہزادۂ نواب صمصام الدولہ مع بیس ہزار سپاہ کے بجانب محمرہ اور غلام حسین خان سپہ دار اور جعفر علی خان میر پنجہ بافسری رجمنٹہاے و رسالہ ہاے کراچی و اعی و آذربیجان و کرمان بقدر بیس ہزار کے بطرف کرمان روانہ ہون اور بنام نواب احتشام السلطنت حکم ہوا ہی کہ براہ کچ و بکرام جو واقع ملک سندھ ہین اور بنام سرداران افاغنہ مثل سردار سلطان احمد خان و سردار شاہ دولہا خان و سردار سلطان علی خان و سردار محمد عالم خان حکم نافذ ہوا ہی کہ براہ افغانستان مع تیس ہزار سپاہ و چالیس ضرب توپ و دیگر سامان بیشمار حرب و ضرب بجانب ہندوستان روانہ ہون اور بفضل الٰہی امید ہی کہ اس فوج قہار کو فتح نصیب ہوگی۔

اب یہ امر ضروری ہی کہ اقوام افاغنہ و دیگر باشندگان افغانستان جو ہم مذہب ایرانیون کے ہین اور جو اُنمین سے اُسی قرآن اور قبلہ اور مسائل محمدی کے پیرو ہین شریک جہاد ہون اور دست امداد برادرانہ دراز کرین اور بعد وصول کرنے اس خوشخبری کے بموجب قول محمدی کے کاربند ہون بالتحقیق جو باایمان ہین وہ آپسمین بھائی ہین اور اس حکم خدا کو عمل مین لاوین کہ خدا باایمانون کے امور کو بے ایمان اور شریکون کے عمل سے مختلف اوزان مین وزن کریگا اور واسطے فرو کرنے اس فساد کے یہی صرف ضرور نہین کہ ایک جزوی گروہ حق پرستون کا آمادۂ محافظت دین ہو بلکہ لازم ہی کہ تمام باشندگان ممالک ہمارے حکم کی متابعت کرین اور یہ بھی واضح راے اقوام افاغنہ ہو کہ شہنشاہ ایران کا یہ ارادہ ہرگز نہین ہی کہ جانب افغانستان ملک گیری کرے بلکہ یہ خواہش ہی کہ ملک قندھار سردار رحم دل خان اور خاندان سردار کہن دل خان کو ملے اور حاکم کابل اپنے ملک مقبوضہ و مفتوحہ مین حکمران رہے مگر یہ منشا ہمارا ہی کہ سب متفق جہاد بخلاف دشمنان دین ہون اور اُنمین شمار ہون جنکی نسبت آنحضرت نے یہ فرمایا ہی کہ رحمت خدا اُنپر نازل ہوتی ہی جو جہاد مین لڑتے ہین اور ہمکو یقین ہی کہ بعد ملاحظہ اس اشتہار کے سردار دوست محمد خان امیر کابل جسکی خواہش دلی ہمیشہ سے یہ تھی کہ فوج ایران جانب افغانستان متوجہ ہو اور رابطۂ دوستی و اتحاد اس سلطنت ایران سے پیدا ہو تاکہ اس وسیلہ سے استحکام اُسکی سلطنت کا بخلاف گمراہان از راہ راستی متصور ہو شامل ہمارے اس امر خیر مین ہونگے اور اس جہاد مین سرپرست ایک گروہ حق پرستون کے ہو کر غازی ہندوستان کہلاوینگے کیونکہ یہ خارج از قیاس ہی کہ وہ طلبگار ایسی قوم کی دوستی کے ہونگے جسکی شان مین پیغمبر نے یہ فرمایا ہی بالتحقیق وہ تمکو پیار نہین کرتے تم بھی اُنکو پیار نہ کرو اور یہ بھی عقل گوارا نہین کرتی کہ وہ واسطے دولت دنیا کے ایمان فروشی کرینگے۔ یہ اشتہار واسطے اطلاع اور آگہی حق پرستون کے مشتہر ہوا ہی اور انشاء اللہ جمیع پیروان اسلام ساکن ہند و سندھ بھی ہمارے شریک ہونگے اور اس قوم نصاریٰ سے عوض اُن زیادتیون کا لینگے جو مذہب پاک پر اُنسے عائد ہوئی ہین اور کسی چیز سے اس امر متبرک مین دریغ نہ کرینگے فقط

اشتہار

جنگ ایران سے ارادہ اس فساد کا بہ نزدیک مفسدان کامل شروع ہوا تھا اُسوقت مین یعنی اوپر ختم ہونے سال گذشتہ اور شروع ہونے سال حال کے کچھ علامتین اُسکی ظاہر ہوئی تھین ہنوز خبر فتح ہرات بخوبی ہم تک نہین پہونچی تھی کہ آوازۂ جنگ چین بلند ہوا اور توجہ بجانب سرحدات ملک اودھ اور نیپال مصروف ہوئی اور ملک برھما جو ہمارے قبضے مین تھا اُسکی حفاظت کا بھی تفکر درپیش ہوا اور ممالک نظام اور دکن اور گوالیار اور راجپوتانہ اور اضلاع سونٹھال مین بھی انتظام قوی اور ارسال افواج ضرور پڑا اور یہ بھی پایا گیا کہ ہندوستانی فوج ولایتی کی طاقت ضعیف سمجھتے ہین اور اکثر معاملات جنگی مین کمی تصور کرتے ہین خصوصًا مقدار نفری فوج ولایتی جو ہندوستان مین تھی اُنکے نزدیک بہت کم تھی اور گفتگوے صلح جو فیما بین سرکار انگریزی اور امیر دوست محمد خان کے درپیش تھی اُسکی طرف سے اور خلجان خاطر تھا اور معلوم ہوتا تھا کہ یہ بھی ایک دام بلا مبسوط ہونے والا ہی۔

جب ہماری فوج نے مقام محمرہ مین فوج ایران پر فتح پائی تو درمیان اموال یغما جو خیمۂ شہزادے سے دستیاب ہوا تھا ایک اشتہار مشتہرۂ شاہ ایران جسپر دستخط بھی شاہ کے تھے مگر تاریخ تحریر نہ تھی برآمد ہوا مضمون اُسکا یہ ہی چونکہ سرکار انگلشیہ نے بوجہ طاقت و قدرت اپنی کے جو اُسکو بباعث فتح ہند اور بسبب فوائد جو اُس فتح سے حاصل ہوئے ہین یہ ارادہ کیا ہی اور بلکہ طریق زیادتی کا بھی ہمین خیال اختیار کیا ہی کہ تمامی ملک شرقی قبضۂ سرکار مذکور مین آجاوے اور اسی نیت سے سرکار مزبور نے عزم فتح افغانستان کیا تھا گو کہ اس مہم مین بہت سی تکلیف اُٹھائی اور شکست فاش نصیب ہوئی مگر ملک افغانستان مین بڑا فتور برپا ہوا اور سرکار انگلشیہ نے لاہور اور پشاور اور دیگر مضافات افغانستان فتح کر لیے اور اس فتح سے اُنکا قصد یہ ہی کہ ملک ایران پر مسلط ہون اور وہ یہ چاہتے ہین کہ ہماری خط کتابت کسی رئیس افغانستان سے کہ جو ہمارے ہمسایہ اور ہم مذہب ہین اور ہمیشہ سے ہمارے دوست اور رفیق رہے ہین نہووے اس سے غرض اُنکی یہ ہی کہ اُنکو راستہ واسطے آنے ایران کے ہر طرف سے ملے اور بشرط دست قدرت شاہ ایران کو بطور راجہاے ہندوستان زیر نگین کرین اور مذہب اسلام کو خراب کر کے مثال مذہب مسلمانان ہند اُسمین بھی فتور ڈالین اور اس مطلب کے حاصل کرنے کو سرکار انگلشیہ نے فوج کشی اور بر ملک ایران کے شروع کی ہی اور جہال و دہاقین کو بدغابازی و بے ایمانی فریب دیکر مصدر افعال ناشائستہ ہوے تھے اور سرکار مابدولت ہنوز کوئی تدبیر بعوض ایسی حرکات ناشائستہ کے عمل مین نہین لائی ہی گو کہ اُس سرکار نے بخیال ضعف سلطنت حرکات ناشایستہ و بدعہدی کے یہان تک پہونچائے ہین کہ ترغیب ترک کرنے ملازمی شاہی اور اختیار کرنے نوکری سرکار انگلشیہ شاہزادہا و منشیان ملازم ایران کو دیتے ہین اور یہ طرز بفریب و کارستانی دعویہاے باطل و تجویزات نادرست پیش کر کے عزم حصول مطلب کی کیا چاہتے تھے کہ رفتہ رفتہ تمام افترا پردازی اُنکی ظاہر ہو گئی الغرض سرکار انگلشیہ نے فوج اپنی ملک ایران مین بھیجی اور چونکہ یہان گمان بھی ایسے امر کا نہ تھا اور اسی سبب سے کچھ تیاری عمل مین نہ آئی تھی ایک قلعہ ملک اسلام جو بر لب دریاے شور واقع تھا اور فوج قلیل اُسمین بطور محافظ قائم تھی اُنکے قبضے مین آگیا اور چونکہ کچھ اور فوج شاہی وہان موجود نہ تھی قلعہ مذکور مین جاکر فوج انگلشیہ قائم ہوئی مگر جب اُنھون نے دیکھا کہ پیش قلیلی اُس جگہ سے باعث تردد ہوگا اور اُس قلعہ سے باہر نکلنا گویا ماہی بے آب کی طرح بیقراری مین پڑنا ہی وہین مقیم رہے کیونکہ یہ ظاہر ہو کہ اگر وہ پیش قدمی کرتے تو شمشیرہاے آبدار شجاعان اسلام اُنکے تن مین دم باقی نہ رکھتی۔

لیکن حضور مابدولت شاہنشاہ کو اب موقع اظہار یکنون خاطر و طیب دل باعث بدعہدی سرکار انگلشیہ حاصل ہوا اور احکام مابدولت صادر ہوے ہین کہ فوج بیشمار سرحدات ممالک پر جمع ہون اور بنام فوج نصرت قرین حکم محکم شرف نفاذ پایا ہی کہ بطرف سرحد روانہ ہو کر دشمنان دین کو

ڈالین اور اِس حقیر ہیچ میرز کو بکلمات خیر یاد فرماوین الانسان مرکب من الخطاء والنسیان۔

خطاب بناظرین از مؤلف کتاب انگریزی

مؤلف ہیچ بیان کرنے حالات مرقومۂ ذیل کے دعوی تصنیف کا نہین رکھتا بلکہ جو لکھا گیا ہی وہ اکثر چھپیات واخبارات سے جو ممالک ہندوستان مین زمانۂ مفسدہ مین مشتہر ہوے تھے استنباط کیا ہی اور علاوہ اِسکے اکثر حالات وکیفیت ایسے بھی ہین جو کبھی کسی اخبار سے ظاہر نہین ہوے تھے اِس سے ثابت ہی کہ مؤلف کو محنت صرف فراہم کرنے اخبار کی اور تصحیح کرنے حالات مختلفہ کی ہوئی ہی چونکہ فراہم کرنے مین احتمال غلطی کا بھی واقع ہوسکتا ہی لہذا عرض پرداز ہی کہ اگرچہ مؤلف نے ایسی غلطی بھی حتی الامکان واقع نہونے دی ہی الا اگر شاذ ونادر واقع ہوئی ہو تو ناظرین کتاب ہذا سے امیدوار ہون کہ معاف فرماوینگے ترتیب دینے مین اِن حالات کے مؤلف نے قید تاریخ کی بدین خیال نہین رکھی ہی کہ بعد از شروع مفسدہ مقام میرٹھ اور دہلی کے تمام ملک شعلہ ور ہوگیا تھا اور اکثر فساد پانچ پانچ چھ چھ مقامون مین ایک ہی تاریخ شروع ہوا پس فرض کرو کہ منجملہ اُن مقامات کے دو کی اطلاع تو اُسی وقت ہوئی اور دو کی خبر ایک ہفتہ یا دو ہفتے کے بعد سُننے مین آئی اور باقی ماندہ دو جگہ کا حال صرف زبانی ہندوستانیون کے ظاہر ہوا جنکے اظہارات پر چندان اعتبار نہین ہوسکتا پس تاریخ وار حالات کیونکر درج ہوسکتا تھا اِسلحاظ سے مؤلف نے کچھ قید تاریخ کی نہ رکھکر مقام وار اول سے آخر تک جسقدر بہم پہونچا تمام وکمال درج صفحات ذیل کیا ہر چند اِس تالیف مین بباعث کم بہم پہونچنے حالات واقعی کے احتمال دگرگون ہوسکتا ہی مگر مؤلف کو یقین ہی کہ میری اِس محنت کے نتیجہ یعنی اِس کتاب سے آیندہ مورخان ہند کو بیچ بیان کرنے حالات اِس مفسدۂ عظیم کے جسکا ثانی کبھی کسی وقت اور کسی ملک مین نہوا ہوگا امداد کامل پہونچیگی۔

دیباچہ مؤلف کتاب انگریزی

حکومت انگلستان پر جو ہندوستان مین تھی ایک نہایت نازک وقت گذرا بلکہ عافیت تنگ ہوگئی تھی اور اُسکی آمدنی پر تخلل عظیم واقع ہوا اور شجاعت ودلیری قلیل فوج ولایتی کی جو اِس ملک ہندوستان مین مقیم تھی محکمۂ امتحان پر چڑھی اور آتش بغاوت اور ہوائے فساد نہایت حرکت نامردانہ یعنی قتل عورات اور اطفال انگلشیہ سے تمام ملک مین پھیل گئی اور دغابازی اُن لوگون کی نے جو اپنے تئین بیحد وفادار بتلاتے تھے نام سپاہ گری کو داغ لگایا اور ہندوستانی رئیسون نے بھی جنکی جان ومال کی اُنہی اور حفاظت بباعث سرکار انگلشیہ کے ہوئی تھی حمایت وشراکت مفسدون کی بزور وفوج کی مگر بفضال الٰہی تمام کوشش اِن بیوفا اور بے ایمانون کی گو کہ ہزارون بڑے نامی قیدیان جیلخانہ اور ڈاکوان مشہور ومعروف کی امداد بھی اُنکو پہونچی کام نہ آئی اور خداے تعالی نے حفاظت انگلستان کی کی اور بروقت ضرورت شدید کو مدد بھی پہونچائی اور ہندوستان اب پھر انگلستان کا ہی اگرچہ آیندہ بھی زمین ہندوستان کی خون انگلستانیون سے آلودہ ہوا اور گروہ قزاقان کے ملک کو خراب اور ویران کرین مگر بفضل خدا غلبہ انگلستانیون کا ابتک ہی اور آیندہ بھی ہیگا اور چند روز مین جمیع امور ہیئت سابق امنیت اور آسایش کی حاصل کرینگے قبل از بیان کرنے حالات جگرخون کن قتل انگریزان اور غارت گری اموال سرکار ورعایا جو امور کہ بعد از تاریخ دہم جنوری ۱۸۵۷ء وقوع مین آئے ہین مؤلف ارادہ رکھتا ہی کہ اول مختصر احوال اُن واقعات کا بیان کیا جاوے کہ جو پہلے برپا ہونے فساد میرٹھ اور دہلی کے واقع ہوے ہین کہ جنکے باعث مفسدون کو شدہ شدہ ترغیب اِس امر کی ہوئی تھی کہ متابعت غیر قوم کی موقوف کرکے اپنی ایسنہ کا بادشاہ مقرر کرین۔

راے اکثر اصحاب کی یہ ہی کہ یہ سرکشی جو ہندوستان مین ہوئی ہی اسکی تجویز کئی برس سے ہورہی تھی اور اب کلکتے مین وجوہ اسکے ظاہر ہوتے ہین مگر تمام کو اغذ سے جو نظر مین آئے ہین ایسی دلیل قوی کوئی اُنمین نہین ملتی کہ جس سے اُسوقت اتفاق راے اِس امر پر ہوتا ابتداے

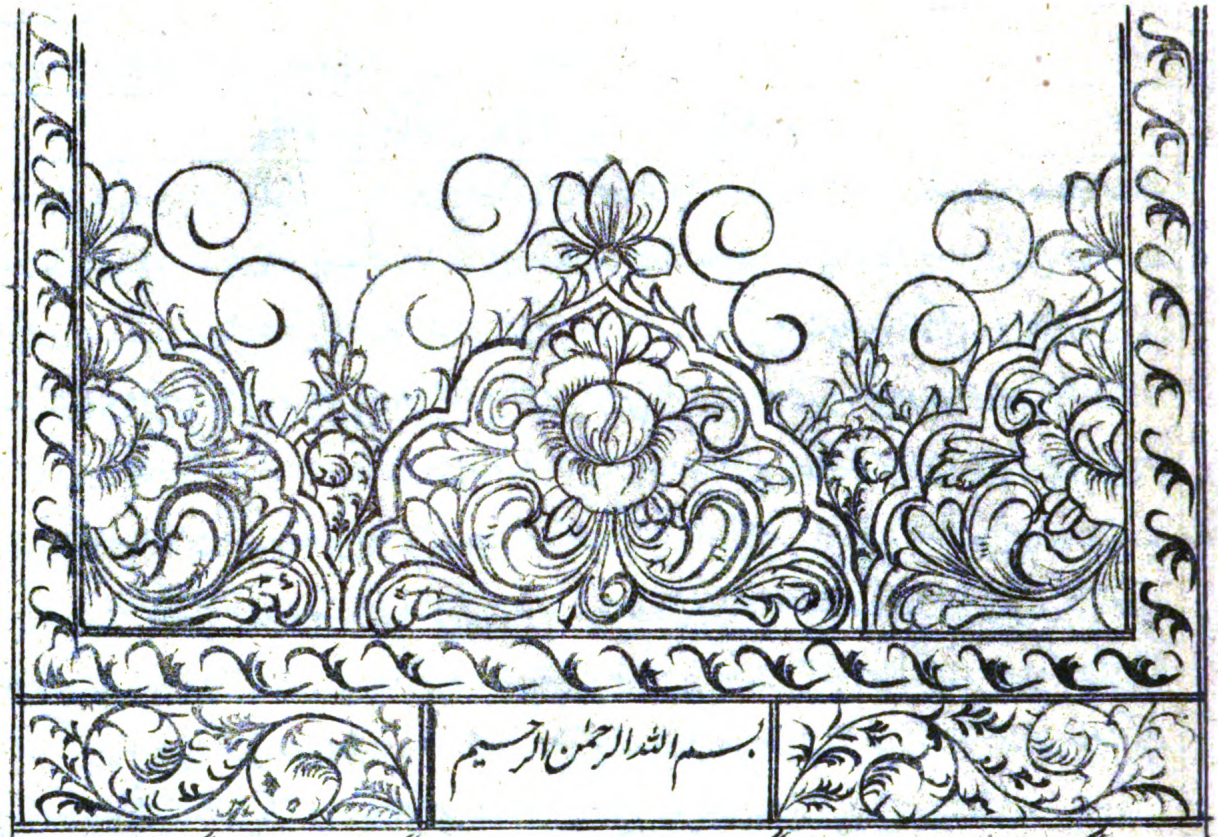

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نامش بزبان گفتنم از بیخبر دیست ۔ وصفش بدہان گفتنم از بیخبر دیست ۔ فی الجملہ چنانست کہ دانم گفتن ۔ انصاف چنان گفتنم از بیخبر دیست

بعد حمد و نعت کے مدعا طراز ہی کہ حقیر پُر تقصیر ذرہ مثال پنڈت کنھیالال کہ بدو شعور سے آج کے دن تک کہ حیات مستعار قریب چہل کے پہونچی بدل و جان کار سرکار انگلشیہ مین مصروف و مشغول رہا تھا اب فلک کجرفتار و گردون دوار نے ایسا چرخ مارا کہ روزگار سالہاسال اتھ سے جاتا رہا اس عرصۂ بیکاری و ایام بے شغلی مین کوئی صورت ایام گزاری کی نظر نہ آئی اک روز بخیال دل بیقرار منزل مین گذرا کہ کچھ حال بلوہ بدمعاشان کج عمل جو سابق مین اخبارات وغیرہ سے استنباط کیا تھا درج صفحۂ قرطاس کرتا کہ دوستان دوستی شعار و شائقان خبر و اخبار کو ذریعۂ شغل و دلبستگی بہم پہونچے یہ ارادہ روبرو ے احباب صادق الولا کے لباس ظہور مین بیان کر کے بقبول نظر ان صاحب نظرون کے ہو مگر اب ایک مراد اور تھی طلب تھا اور وہ یہ کہ یہ عروس زیبا حلیہ فارسی سے مزین ہو یا خلعت اردو سے مخلع آخرش صلاح دوستان و دوستی شعار اسپر قرار پائی کہ زیور اردو اس پردہ نشین حجلۂ خفا کے واسطے بہت شائستہ اور زیبا ہی لہذا بتبعیت ارشاد صداقت نہاد احباب صادق الاتحاد اور بہ نظر اسکے کہ ہر ایک شایق بے تکلف اسکے مطالعہ سے بہرہ ور ہو اور کسی طرح کی دقت تفہیم مین عائد نہو اس کتاب کو زبان روزمرہ اور صاف صاف مین تحریر کر کے نام اس کتاب کا محاربہ عظیم ۱۲ رکھا گیا وجہ یہ کہ اعداد نام کے حروف سے تاریخ طبع ہونے کتاب کی ظاہر ہوتی ہی اور لطف یہ کہ اگر اسمین لفظ ہند و ستانی زیادہ کیا جاوے تو ۱۸۵۷ء یعنی سال شروع علامات فساد اسمین سے نکلتے ہین اسواسطے یہ نام رکھا گیا اور جو کچھ اس کتاب مین درج ہی اسکا حال ترجمۂ دیباچۂ مؤلف کتاب انگریزی سے واضح رائے اصحاب شوق ہوگا صرف اسقدر بیان تحریر کرنا کافی ہی کہ آخر کتاب مین جو مقدمہ تحریر ہوا ہی اسمین مجمل اور یکجا حال ان تدابیر کا درج ہی جو واسطے اندفاع فساد و بلوۂ عام کے منجانب سرکار گردون وقار ظہور مین آئی تھین اور اسمین حال جنگ دہلی بھی ثبت کیا گیا ہو بہین لحاظ احوال جنگ مذکور حالات مقام مزبور مین تسطیر نہین ہوا التماس خدمات عالی ناظرین کتاب ہذا مین یہ ہی کہ احیاناً اگر کہین سہو یا غلطی نظر سے گذرے تو ظل عفو اسپر

نام مقامات	صفحہ
سہارن پور	۱۵۳
سیال کوٹ	۱۷۶
سکرورہ اودھ	۱۸۸
ساگر	۲۰۴
سرسا	۲۲۱
سلطان پور	۲۴۴
ش	
شروع احوال فساد	۲۶
شکارپور	۱۴۵
شاہجہان پور	۱۸۶
شملہ	۱۰۵
ف	
فیروزپور	۱۱۸
فتح گڈھ	۱۵۴
فیض آباد	۱۳۸
ک	
کانپور	۷۴
کلکتہ	۹۱
کراچی	۱۶۹
گ	
گوالیار	۱۰۸
گوپی گنج	۲۲۲
ل	
لکھنؤ	۹۴
لاہور	۱۵۰
م	
میرٹھ	۲۶
منصوری کوہ	۱۱۳
مادھوپور	۱۱۴
ملتان	۱۱۷
مری کوہ	۱۴۱
مراد آباد	۱۴۶
مہدپور	۱۷۶
منو	۲۳۰
منگیر	۲۳۱
مندراس	۲۴۸
مقدمہ	۲۴۹
ن	
نینی تال کوہ	۱۱۵
نوگانون	۱۳۰
نصیر آباد	۱۶۷
نیمچ	۲۲۴
ناگود	۲۳۵
ہ	
ہمیرپور	۲۰۳
ہانسی	۲۲۳

فہرست ابواب کتاب محاربۂ عظیم

نام مقامات	صفحہ
ا	
انبالہ	۹۳
امرت سر	۱۴۳
آگرہ	۱۶۴
آرہ	۱۷۰
الہ آباد	۱۹۶
اوکر	۲۰۹
اندور	۲۲۹
اعظم گڈھ	۲۳۱
اوریا	۲۴۱
ابوکوہ	۲۴۲
اورنگ آباد	۲۴۷
ب	
برہام پور	۱۱۴
بریلی	۱۸۹
بلند شہر	۱۱۹
بنارس	۲۳۲
پ	
پشاور	۱۳۶
پونا	۱۴۵
ج	
جنگوری	۱۴۵

نام مقامات	صفحہ
جہیلم	۱۶۶
جونپور	۱۸۳
جھانسی	ایضاً
جلندھر	۲۰۷
جبل پور	۲۳۶
ح	
حصار	۱۲۵
حیدر آباد	۲۳۵
حیدر آباد سندھ	۲۴۸
د	
دیباچہ	۱
دہلی	۳۴
،،	۱۴
دیوگڈھ	۱۵۳
دیسا	۱۳۵
ر	
روہتک	۱۹۱
روڑکی	۱۰۶
روہنی	۱۲۳
راول پنڈی	۴۴
س	

اطلاع - اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جسکے معاینہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے میٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین انمین بعض کتب تواریخ شاہان و رئیسان اردو و فارسی کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتابہی اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر دانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

کتب تواریخ شاہان اردو

تاریخ ٹاڈ راجستان - بڑی عمدہ تاریخ مبسوط ہی مع نقشجات و تصویرات یہ کتاب دو جلد مین ہی جسکو صاحب ذیشان مورخ کامل لفٹنٹ کرنیل جیمس ٹاڈ صاحب بہادر سابق پولیٹیکل ایجنٹ حصہ غربی ریاستہاے راجپوتانہ نے نہایت صحت حال کے ساتھ مدون فرمایا اور بعد ملاحظہ و منظوری شاہ جارج چہارم بادشاہ انگلستان کے ۱۸۲۹ء مقام لندن مین چھپی اسمین ہر مقام کی موجودہ حالت اور گذشتہ کیفیت اور وہان کے باشندون کا حال بہت تصریح سے لکھا ہی اور مشہور مقامات و راجگان نامور ان کی بھی تصاویر ہین چنانچہ مجمل توضیح ہر حال کی فہرست آغاز کتاب سے ظاہر ہی اور یہ دو جلد مین ہی ہر ایک جلد علحدہ علحدہ

صولت افغانی - اسمین واقعات فرمانروایان ہندوستان اور تحقیق انساب افغانان کمال تشریح سے مع شجرہ ہاے خاندان قوم نامی افغانان کے لکھے ہین مولفہ حاجی محمد زمردار خان جاگیردار رائج کروہی

فتوحات ہند - خلاصہ تاریخ واقعات ہند مولفہ منشی عنایت حسین۔

تاریخ چین - ملک چین کے حالات ابتداے طوفان سے نہایت ۱۸۲۱ء خوب مفصل اسمین ہین اور سوا اسکے اور اور عجائبات اور غرائبات مذکور ہین تصنیف جناب جیمس کارن صاحب بہادر۔

تذکرۃ الکاملین - ذکر شاہیہ حکما و علما کا مع انکی تصاویر کے مولفہ منشی رام چندر پروفیسر سررشتہ تعلیم ریاست پٹیالہ۔

اقوام الہند - ہند کی قوام مختلف کا بیان ہی مولفہ منشی کشوری لال۔

عجائبات روزگار - بیان عجائبات اشیاء و مقامات مع تصاویر مولفہ جناب ماسٹر رامچندر صاحب بہادر۔

تاریخ طلسم ہند - جسمین احوال تمامی راجگان ہند اور بہاراجہ جدستر ہی اور بعد اختتام حکومت راجاؤن کے جو جو بادشاہ اسلامی گذرے انکا حال تا انقراض عہد دولت سلطان عالم واجد علی شاہ مصنفہ منشی طوطا رام شایان

تاریخ جدولیہ - اسمین احوال بنی اول حضرت آدمؑ سے تا ایندم جزو کل حال تاریخی ہر طبقہ کا انبیاء و ائمہ و صحابہ و تمام سلاطین سے جداول مین بطرز شایستہ لکھا ہی مدونہ و مولفہ منشی خادم حسین صاحب اکبرآبادی۔

تاریخ نپولین بوناپارٹ - مشہور شہنشاہ فرانس کی تاریخ جسکا ترجمہ مولوی اشتاق حسین نے فرمایا۔

سفرنامہ - متضمن حالات شہر و دیار یارقند مرتبہ و بچشم دیدہ جناب فورسائتھ صاحب بہادر کمشنر جنھون نے ۱۸۷۰ء مین یارقند کا سفر فرمایا۔

گلدستہ قنوج - تاریخ شہر قنوج کی ہی تصنیف منشی کشوری لال صدر امین۔

سیر پنجاب - تاریخ ملک پنجاب کی مفصل ہی دو حصہ ہین حصہ اول مولفہ رائے کالی رائے اکسٹرا اسسٹنٹ اور حصہ دوم فراہم کردہ لالہ تلسی رام۔

سیر سیاح - سفرنامہ منشی میان داد سیاح تخلص مع غزلہاے مشاعرہ لکھنؤ و کانپور مرتبہ حضرت سیاح۔

ریاض الامرا - حالات امراے ہند جنکو گورنمنٹ سے سلامی شلک کا حکم ہی مولفہ منشی رحمن علی خان۔

تاریخ ستارہ ہند - مخصوص حالات شاہان اودھ مولفہ منشی طوطا رام شایان۔

خلاصہ تاریخ مسعودی - حضرت مسعود غازی کا احوال از محمد صادق وکیل۔

کمیشن برودہ - اسمین کامل مقدمہ زہر دینے کرنیل فیر صاحب بہادر رزیڈنٹ برودہ کو مہاراجہ ملہار راؤ رئیس گایکواڑ کی طرف سے اور روئیداد گواہان انگریزی سے ترجمہ ہوا مترجمہ بابو داموڑ داس وکیل آگرہ سند یافتہ آگرہ کالج۔

Tarikh Bagat Hind

INDIAN INSTITUTE

تاریخ بغاوت ہند

جسکا ترجمہ چند کتب معتبر تواریخ انگریزی سے پنڈت کنھیالال صاحب سابق مترجم

چیف کمشنری اور حال مہاراجہ گڑھ اٹھی کے منصرم ریاست نے زبان اردو مین فرماکر

محاربۂ عظیم

۱۲۷۶

تاریخی نام رکھا حقیقت مین اسم با مسمی ہی کہ بڑا معرکہ تھا اور واقعات صحیحہ وسوانح

معتبر ابتدای ۱۸۵۷ء سے اختتام ۱۸۵۸ء تک حتی الوسع معتبر تواریخ کے مقابلہ سے لکھے

تیسری مرتبہ

مطبع منشی نول کشور مقام لکھنؤ مین چھپی

سنہ ۱۸۸۲ء

Muḥārabaḥ-ē-ʿaẓīm.

15-E 12.
2.

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.